نُورٌ علیٰ نُورٍ یَهدِی اللهُ لِنُورِهٖ مَن یَّشَاءُ

کتاب شریف و صحیفۂ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع ثانی

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست جلد دوم یعنے علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح

نورٌ علیٰ نورٍ یہدی اللہ لنورہٖ من یشاء

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع ثانی

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب ہی بیان جنازون کے ف جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھ زیر جیم کے اور زبر جیم کے بمعنی میت کے کہ تخت پر ہو اور ساتھ زیر کے فصیح تر ہی اور بعضون نے کہا کہ جنازہ ساتھ زیر جیم کے بمعنی میت کے اور زیر سے بمعنی تخت کے کہ جسپر میت کو رکھ کر لیجاتے ہین اور بعضون نے بالعکس کہا ہی یعنے جنازہ جیم کے زیر سے میت کو کہتے ہین اور جیم کے زبر سے تخت کو کہتے ہین ۱۲ ح

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

باب ہی بیج بیان پوچھنے بیمار کے اور ثواب بیماری کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ بھوکے کو یعنے مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھڑا دو قیدی کو یعنے دشمن کے ہاتھ سے روایت کی یہ بخاری نے ف یہ سب اوامر واسطے وجوب علی الکفایۃ کے ہین پس اگر ایک بجا لاوے ساقط ہوتا ہی گناہ اورون کے ذمہ سے لیکن تابع سنت اور باعث ثواب ہی اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوے سب گنہگار ہون گے کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ نے لکھا ہی کہ بھوکے کو کھلانا سنت ہی اگر حد اضطرار یعنے ہلاکت کو نہ پہونچے اور فرض ہی اگر اضطرار کو پہونچے اور فرض کفایہ ہی اگر متعین نہو کوئی یعنے مثلاً ایک شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنے مثلاً ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکھتا ہو اور اور مفلس ہون اور بیمار پرسے بھی سنت ہی اگر کوئی خبرگیران بیمار کا ہو اور واجب ہی اگر کوئی خبرگیران اسکا نہو وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھ جانا جنازہ کے اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک والے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ پانچون باتین غرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بھی حقوق اسلام سے ہی چنانچہ آگے حدیث مین آویگا لیکن یہ سنت افضل فرض سے ہی اسلیے کہ اسمین تواضع ہی اور سبب ہی ادا ے واجب کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھ جانا جنازے کے اور اہل بدعت مستثنیٰ ہین انمین سے یعنے روافض وغیرہ کی نہ خبر پوچھے نہ انکے جنازے کے ساتھ جاوے اور قبول کرنا دعوت کا یعنے اگر کوئی بلاوے

مدد کرنیکے لیے تو قبول کرے اور چلا جاوے اور بعضون نے کہا کہ ضیافت کے لیے بلاوے تو حاضر ہووے بشرطیکہ اسمین گناہ نہو اور امام غزالی نے کہا کہ جو کہانا ازراہ مفاخرت اور نام ونمود کے پکاوین نہ قبول کرے اور سلف یعنے صحابہ اور اگلے علما مکروہ رکھتے تھے اسکو اور جواب دینا چھینک والے کا یعنے اگر وہ الحمد للہ کہے تو اسکے جواب مین کہے یرحمک اللہ لکھا ہی شرح السنۃ مین کہ یہ سب حق اسلام کے ہین برابر ہین انمین سب مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنے گنہگار غیر متبرع مگر خاص کیا جاوے نیک ساتھ بشاشت اور مصافحہ کے نہ فاجر ظاہر الاعلان گناہ کرنے والا اور اہل بدعت **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انھین ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ اے رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سے پس سلام کر اسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنے مدد کرنیکے لیے یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت خیرخواہی چاہے تجھسے پس خیرخواہی کر واسطے اسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اسکو یعنے یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو پس پوچھ اسکو اور جسوقت مرجاوے ساتھ جا اسکے یعنے نماز ودفن کے لیے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور جب بیمار ہو پس پوچھ اگرچہ ایکبار ہو اور یہ جو مشہور ہی کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی نہ کیجاوے کچھ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیرخواہی کا زیادہ ہی اور اسمین حقوق مسلمان کے مسلمان پر چھ فرمائے اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانی کے بہت ہین ہر مقام مین کچھ کچھ انمین سے بیان فرمائے ہین اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ یہ احکام وحی مین بتدریج یعنے ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئے ہون یعنے پہلے پانچ نازل ہوے ہون پھر چھ **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَہَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَہَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْمِیْثَرَۃِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّۃِ فَاِنَّہٗ مَنْ شَرِبَ فِیْہَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْہَا فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزکو کا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو ساتھ عیادت بیمار کے اور جانیکے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے اور جواب دینے سلام کے اور قبول کرنے بلانے والے کے اور سچا کرنے قسم کھانے والے کے اور مدد کرنے مظلوم کے اور منع فرمایا ہمکو پہننے انگوٹھی سونے کی سے اور پہننے ریشم کے سے اور اطلس کے سے اور دیباج کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سے اور کپڑے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال کرنے باسن چاندی کے سے اور ایک روایت مین ہی پینے سے چاندی کے باسن مین اسلیے کہ تحقیق جو شخص پیویگا اسمین دنیا مین نہ پیویگا اسمین بیچ آخرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سچا کرنے قسم کھانے والے کے یعنے اگر کوئی شخص قسم کھاوے ایک امر آئندہ پر اور تو قادر ہو اوپر پوری کرنے قسم اسکی کے اور اسمین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کھاوے کہ مین تجھسے جدا نہین ہونیکا یہان تک کہ کرے تو ایسا کام اور تو قادر ہو اسکے کرنے پر پس کر تاکہ اسکی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو قسم دلاوے کہ تجھے خدا کی قسم یہ کام کر تو مستحب ہی اسکو کہ کرے وہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہی داخل ہی اسمین مسلمان اور ذمی اور کبھی ہوتی ہی مدد ساتھ قول کے اور کبھی ساتھ فعل کے اور میثرہ اسم زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہی اسمین اور اسکو

زمین پر ڈال کر بیٹھتے ہیں اسکو نمذ زین کہتے ہیں عادات عجم سے ہو کہ وہ از راہ تکبر کے حریر و دیبا وغیرہ سے بناتے ہیں پس وہ اگر حریر کا ہو ہر رنگ کا حرام ہو
اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہو اور نہیں تو نہیں اور قسی نام ایک کپڑے کا ہو کہ ریشم اور کتان سے بنا جاتا ہو منسوب طرف قس کے کہ وہ
ایک قریہ ہو مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کے باسن سے منع فرمایا اور یہی حکم سونے کے باسن کا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہو اسکا استعمال کرنا
اور یہ چیزیں جو مذکور ہوئیں مردوں کو منع ہیں سوائے باسن چاندی کے کہ مردوں اور عورتوں کو دونوں کو استعمال انکا درست نہیں اور
نہ پیویگا اسمیں آخرت میں ظاہر یہ ہو کہ کہا جاوے یہ کہ وہ پینے کا نہیں آخرت میں مدت عذاب اپنے تک یا وقت وقوف اور حساب کے یا جنت
میں ایک مدت تک نہیں پینے کا پھر پیویگا اور ایسی ہی مراد نہ پہنے ریشم سے ہو اس حدیث میں من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ اور ایسی ہو
نہ پینے شراب سے اس حدیث میں من شربہا فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ + ع + ح وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَۃِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی یَرْجِعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ثوبان سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہو بھائی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہو بیچ میوہ خوری بہشت کے
یہانتک کہ پھرے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے بسبب سعی کرنیکے طرف عیادت بیمار کے لائق جنت اور میوہ خوری اسکے کے ہوتا ہو + ع
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ
فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ
اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَہٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّہُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَہٗ
لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ
قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِہٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ سَقَیْتَہٗ وَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے فرماویگا دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے
بیمار ہوا میں پس نہ پوچھا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پوچھتا میں تجھکو اور تو پالنے والا ہے عالموں کا یعنے اور پاک ہے بیماری
سے فرماویگا اللہ تعالے کیا نجانا تو نے کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس نہ پوچھا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پوچھتا تو اسکو البتہ
پاتا مجھکو نزدیک اسکے یعنے رضا میری اے بیٹے آدم کے کھانا مانگا میں نے تجھسے پس نہ کھلایا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح کھلاتا میں تجھکو
اور تو ہے پالنے والا عالموں کا یعنے اور تو کسی کا محتاج نہیں فرماویگا اللہ تعالے کیا نجانا تو نے یہ کہ کھانا مانگا تھا تجھسے بندے میرے
فلانے نے پس نہ کھلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر کھلاتا اسکو البتہ پاتا تو اسکو یعنے ثواب اسکا نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی
مانگا میں نے تجھسے پس نہ پلایا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پلاتا میں تجھکو اور تو پالنے والا عالموں کا ہے یعنے تجھکو کسی چیز کی احتیاج نہیں
نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجھسے بندے میرے فلانے نے پس نہ پلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پلاتا اسکو پاتا
تو اسکو یعنے ثواب اسکا نزدیک میرے روایت کی یہ مسلم نے ف عیادت مریض کی کرنے میں اللہ تعالے نے فرمایا کہ اگر عیادت کرتا پاتا مجھکو
نزدیک اسکے اور کھلانے اور پلانیکے حق میں فرمایا تا ثواب اسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت افضل ہے کھلانے اور
پلانے سے + ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ یَعُوْدُہٗ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ مَرِیْضٍ

يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُورُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذَنْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اسکی کے اور تھے حضرتؐ جب جاتے بیمار پر کہ پوچھیں اسکو فرماتے نہین کچھ ڈر یعنی غم نکھا اس بیماری سے اس لیے کہ پاک کرنیوالی ہے بیماری یعنے گناہون سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرتؐ نے واسطے اعرابی کے نہین کچھ ڈر پاک کرنیوالی ہے یہ بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہے کہ جوش مارتی ہے بوڑھے بڑے پر ملا دیگی یہ تپ اُسکو قبرون سے یعنے مار ڈالے گی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہان اسی طرح سے ہوگا اب روایت کی یہ بخاری نے

ف اس حدیث سے کمال تواضع حضرتؐ کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لے گئے تعلیم ہے امت کے لیے کہ ادنی ادنی کی خبر بھی لے کیا کرین اور ہان اسطرح جسے ہوگا یعنے غصہ ہوئے حضرتؐ اسپر کہ مین نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر وشکر کی بتائی اور باوجود اسکے تو نے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہوویگا جسطرح تو کہتا ہے اس لیے کہ نہین ہے جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اس نعمت سے اور احتمال ہے کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اجڈ گنوار تھا بسبب شدت درد کے بیتاب ہو کر اسطرح کہہ بیٹھا ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهٖ ثُمَّ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سے کوئی آدمی پھیرتے اسپر داہنا ہاتھ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہین شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچھوڑے کسی بیماری کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انہین عائشہؓ سے کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنے کسی عضو کی بیچ اپنے سے یعنی جب کوئی عضو دکھتا کسی کا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر کر ساتھ انگلی اپنی کے برکت حاصل کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یہ مٹی زمین ہماری کے ملی ہوئی تھی ساتھ لعاب بعضے ہمارے کے کہتے ہین ہم یہ تاکہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک انگلی پر لگاتے اور رکھتے اسکو خاک پر پھر رکھتے انگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے جاتے اسکو اس جگہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہ ایک سر ہے اسرار الٰہی سے بیچ علاج پھوڑون اور زخمون کے اس سر کو حضرت ہی جانتے ہون گے ہماری عقلین قاصر ہین اسکے معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے از راہ احتمال کے بیان کیا ہے کہ طب سے معلوم ہوتا ہے کہ لعاب دہن کو تاثیر ہے بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہے بیچ حفظ مزاج کے حتی کہ لکھا ہے حکما نے کہ مسافر کو چاہیے کہ کچھ خاک اپنے وطن کی ساتھ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے باسن مین ڈال دے اور وہ پانی پیتا رہے تا امن مین رہے تغیر مزاج سے پس اسلیے حضرت یہ عمل کرتے ہون اور بھی شارحین نے وجہین اسکی بیان کی ہین یہ سب احتمالات ہین حقیقت وہی ہے جو پہلے مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی منتر کے جب تک کہ اسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر

اور کلمہ کفر کے اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنی اُسکے معلوم نہون پڑھنا درست نہین کہ شاید الفاظ کفر کے ہون مگر
ایک منتر بچھو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ آخر تک پڑھنا اُسکا درست ہی اگرچہ معنی اسکے معلوم نہین ہین ع ہ ح + وَعَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى
وَجَعَهُ الَّذِىْ تُوُفِّيَ فِيْهِ كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ اور روایت ہی انھین عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات اور پھیرتے اپنے پر ہاتھ اپنا یعنے جہان تک پہونچ سکتا ہاتھ بدن مبارک پر پس جب
بیمار ہوے اُس بیماری مین کہ وفات کیے گئے اسمین تھی مین دم کرتی حضرتؐ پر معوذات وہ معوذات کہ تھے حضرتؐ دم کرتے اور پھیرتی
مین ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنے اسطرح کہ مین پڑھتی معوذات اور حضرتؐ کے ہاتھون پر دم کرتی اور دونون ہاتھ اُنکے بدن مبارک
پر پھیرتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ کہا حضرت عائشہؓ نے تھے حضرتؐ جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون مین
سے دم کرتے اسپر معوذات **ف** معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق او قل اعوذ برب الناس ہین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کے
کہا یا اقل جمع کے دو ہین یا دو سورتین یہ اور تیسرے قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہی اور بعضون نے
کہا قل یا بھی اسمین داخل ہی اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر ہاتھ پھیرنے کا نہین ہی پس احتمال ہی کہ پھیرتے ہونگے حضرتؐ لیکن ذکر
اسلیے نکیا کہ دم کرنے سے پھیرنا ہاتھون کا آپ ہی سمجھا جاویگا اور احتمال یہ بھی ہی کہ حضرتؐ ترک کرتے ہون اسکو کبھی اور اکتفا
کرتے ہون دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہی ہی اور اولے یہی ہی کہ دونون باتین کرے اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ کلام اللہ
کی آیتین پڑھکر دم کرنا سنت ہی ع + وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَعًا يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ
وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ انھون نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتے
تھے اسکو اپنے بدن مین پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ ہاتھ اپنا اُس جگہ پر کہ دُکھتی ہی بدن تیرے
سے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتھ عزت اللہ کے اور قدرت اسکی کے برائی اُس چیز کی سے
یعنے درد کی سے کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین یعنے زیادتی اسکی سے آیندہ کو کہا عثمانؓ نے پس کیا مین نے پس دور کی
اللہ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ
بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ جبرئیلؑ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے محمدؐ
کیا بیمار ہی تو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ہان کہا جبرئیلؑ نے ساتھ نام خدا کے افسون پڑھتا ہون تجھپر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجکو برائی ہر شخص
کی سے یا آنکھ حسد کرنیوالی کی سے اللہ شفا دے تجکو ساتھ نام اللہ کے منتر پڑھتا ہون تمپر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ

وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ وَیَقُوْلُ اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِھَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ اَکْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ بِھِمَا عَلٰی لَفْظِ التَّثْنِیَةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ میں دیتے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ساتھ اس دعا کے پناہ میں دیتا ہوں میں تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہیں برائی ہر شیطان کے سے اور ہر جانور زہریلے مار ڈالنے والے کے سے اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کے سے اور فرماتے حضرتؐ کہ تحقیق باپ تمہارے یعنے حضرت ابراہیمؑ پناہ میں دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ کو روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخوں مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے ف مراد کلمات اللہ تعالیٰ کے سے یا معلومات اُسکے ہیں یا نام پاک اُسکے یا کتابیں اُسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے بڑھ جانے والی کی برائی سے خواہ وہ جنات میں سے ہو یا آدمیوں میں سے یا جانوروں میں سے اور ہامہ اس جانور زہریلے کو کہتے ہیں کہ جسکے کاٹے سے آدمی مر جاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے سے مرے نہیں اُسکو سامّہ کہتے ہیں مانند بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہیں اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ پھرتی ہے طرف دو کلموں کے کہ جسپر من داخل ہوا ہے لیکن یہ تکلف ہے اسلیے کہا ہے طیبی نے کہ یہ بسبب سہو لکھنے والے کے ہے صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کے ہے بیچ بخ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّصِبْ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اُسکے بھلائی کا ہو جاتا ہے وہ مصیبت زدہ واسطے حصول بھلائی کے نقل کی یہ بخاری نے ف مصیبت کہتے ہیں ہر امر ناخوش کو پس پہونچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر ہی کے نہیں ہے بلکہ کبھی بسبب مہربانی کے بھی ہوتی ہے کہ گناہ جھڑتے ہیں اُس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے اُسپر علامت مہر کی ہے اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے علامت قہر کی ہے بخ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا ھَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں پہونچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ ہم اور نہ ایذا اور نہ غم یہاں تک کہ کانٹا پہونچایا جاتا ہے اُسکو مگر جھاڑتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اُسکے گناہ اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معانی لفظ ہم وغیرہ کے آپس میں قریب قریب ہیں اور فرق ہم و غم میں یہ ہے کہ ہم امر آیندہ میں ہوتا ہے کہ کوئی امر مشکل در پیش رکھتا ہو اور قصد کرنے اسکے کے رنج کھینچے اور غم امر گذشتہ میں ہوتا ہے حاصل یہ کہ کسی طرح کا رنج مسلمان کو پہونچے باعث جھڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہے بخ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُوْعَکُ فَمَسِسْتُہٗ بِیَدِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَتُوْعَکُ وَعْکًا شَدِیْدًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ فَقَالَ فَقُلْتُ ذٰلِکَ لِاَنَّ لَکَ اَجْرَیْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یُّصِیْبُہٗ اَذًی مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاہُ اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ بِہٖ سَیِّاٰتِہٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرتؐ بخار میں تھے پس لگایا میں نے اُنکو ہاتھ اپنا پھر کہا میں نے اے رسول خدا کے آپ کو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں تحقیق مجھے بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخصوں کے تم میں سے کہا ابن مسعود نے پس کہا میں نے یہ اس واسطے کہ ہو واسطے تمہارے دگنا ثواب پس فرمایا ہاں پھر فرمایا کہ نہیں کوئی مسلمان کہ پہونچے اُسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ سوا اُسکے مگر

دور کرتا ہے اللہ تعالی بسبب اسکے گناہ اسکے جیسے کہ جھاڑتا ہے درخت پتے اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن عائشۃ** رضی اللہ عنہا قالت ما رأیت
احدا الوجع علیہ اشد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے
کسیکو کہ بیماری اسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے روایت کی بخاری اور مسلم نے **وعنہا** قالت مات النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بین حاقنتی وذاقنتی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابدا بعد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے انھین عائشہ رض سے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان ہنسلی میرے کے
اور ٹھوڑی میری کے پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موت کے واسطے کسی کے کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے **ف**
یعنے وفات ہوئی حضرت کی اس حال مین کہ تکیہ کیے ہوے تھے مجھپر پس مین خوب جانتے ہون شدت موت انکے کی پس نہین مکروہ جانتی مین
اسکے لینے مین گمان کرتی تھی پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہے بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکھی مین نے سختی حضرت کی وفات کی جانا مین نے
کہ سختی موت کی نہین ہے علامت بری ہونے خاتمہ کے بلکہ وہ ہوتی ہے واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہین ہے بزرگی
واسطے حضرت کو بطریق اولے ہوتی ہے **وعن کعب بن مالک** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن
کمثل الخامۃ من الزرع تفیئہا الریاح تصرعہا مرۃ وتعدلہا اخری حتی یأتیہ اجلہ ومثل المنافق کمثل الارزۃ المجذیۃ
التی لا یصیبہا شیء حتی یکون انجعافہا مرۃ واحدۃ متفق علیہ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل پتھے تر و تازہ کھیتی کے ہے جھکاتی ہین اسکو باوین گرا دیتے ہین اسکو کبھی اور سیدھا
کر دیتے ہین کبھی یہان تک کہ آتی ہے اسکو موت یعنی اسی طرح مسلمان کو کبھی گرا دیتا ہے حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدھا اور درست
کر دیتی ہے تندرستی اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ محکم اور ثابت ہوتا ہے کہ نہین پہونچتی اسکو کوئی چیز یعنی بسبب باد کے
نہ جھکتا ہے نہ گرتا ہے یہان تک کہ ہوتا ہے اکھڑنا اسکا ایک دفعہ یعنی اسی طرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہے بغیر ضعف اور بیماری کے
ایکبارگی ہی گر پڑتا ہے اور مرتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری سے یا کمی مال سے
یا ذلت سے اور یہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریان اور
مصیبتین تاکہ نہ حاصل ہو انکو کفارہ اور نہ ثواب ھ ع ھ **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل
المؤمن کمثل الزرع لا تزال الریح تمیلہ ولا یزال المؤمن یصیبہ البلاء ومثل المنافق کمثل شجرۃ الارزۃ لا تہتز حتی
تستحصد متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی کے ہے
ہمیشہ رہتی ہین باوین جھکاتی اسکو اور ہمیشہ رہتا ہے مومن پہونچتی ہے اسکو بلا اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ نہین ہلتا
یہان تک کہ اکھاڑا جاتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اسی طرح منافق کو بلا کم پہونچتی ہے دنیا مین تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سے عقبی مین
ھ ع ھ **وعن جابر** قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ام السائب فقال ما لک تزفزفین قالت الحمی لا بارک
اللہ فیہا فقال لا تسبی الحمی فانہا تذہب خطایا بنی آدم کما یذہب الکیر خبث الحدید رواہ مسلم اور روایت ہے جابر
سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کانپتی ہے کہا اس نے تپ ہے نہ برکت
دے اللہ اسمین پس فرمایا حضرت نے مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہے گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا

نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایک روایت مین آیا ہو کہ اللہ تعالی دور کرتا ہو مومن سے تمام خطا یئن اسکی بسبب تپ ایک شب کی اور ابو داؤد سے آیا ہو کہ تپ ایک رات کی جھاڑتی ہو گناہ ایک برس کے **عَ** **وَعَنْ اَبِي مُوسٰى** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہو بندہ یا سفر کرتا ہو یعنے اور فوت ہوتے ہین اس سے بسبب اُسکے نوافل واوراد لکھا جاتا ہو واسطے اُسکے مانند اُس چیز کے کہ عمل کرتا تھا گھر مین تندرست نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہو ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہو اور بھاگتا نہین اور اُسمین مرجاتا ہو ثواب شہید کا سا پاتا ہو اور طاعون کہتے ہین مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہوجاتی ہو بسبب اُسکے ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضون نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتے ہین کہ زخم پڑجاتے ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کے اور گرد اُسکے سیاہی ہوتی ہو یا سبز یا سرخی **عَ** **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستون اور استسقا وغیرہا سے تیسرا ڈوبنے والا بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈوبنے والا ظاہر یہ ہو کہ درجہ شہادت کا اُس ڈوبنے والے کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہو اور اور حکمی ہین یعنے اُنکو بھی ثواب شہیدون کا سا ملتا ہو جاننا چاہیئے کہ شہداء حکمی کہ وارد ہوئے ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین جمع کیا ہو انکو سیوطی وغیرہ نے پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اور اور یہ ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مرے اور عورت جو مرے ساتھ حمل کے یعنی بچے سے یا جنکر یا باکرہ اور عورت کہ مرے حمل سے جننے تک یا دودھ چھٹانے تک اور سل والا یعنی دق والا اور مسافر اور مسافر کہ گرپڑے سواری پر سے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنے والا سرحد اسلام پر اور گرپڑنے والا گڑھے مین اور جسکو کھاجاوین درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے یا اہل یا دین یا خون اپنے کے یا مظلمہ کے یعنی حق کے اور میت اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سے مرجاوے اور رغبت کرنے والا شہادت مین کہ مرجاوے بچھونے پر اور حضرت علی رض سے روایت ہو کہ جسکو قید کرے بادشاہ از راہ ظلم کے پھر مرجاوے قید خانہ مین پس وہ شہید ہو اور جو مارا جاوے ظلم سے پھر مرجاوے اُسی مارنے مین پس وہ شہید ہو اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہو اور انس سے روایت ہو بطریق مرفوع کے کہ تپ شہادت ہو اور عبیدۃ بن الجراح سے روایت ہو کہ کہا اُنھون نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کونسا شہیدون مین بزرگ تر ہو اللہ کے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کھڑا ہو طرف امام ظالم کے پس کہے اُسکو امر بالمعروف اور منع کرے اُسکو منکر سے پھر مار ڈالے وہ امام اُسکو اور ابی موسی سے ہو کہ جسکو کچل ڈالے گھوڑا یا اونٹ یا مرے کاٹنے سے زہریلے جانور کے پس وہ شہید ہو اور ابن عباس سے ہو کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا اور چھپایا محبت کو پھر مر گیا پس وہ شہید ہو اور روایت ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسکو دوران سر ہو کشتی مین اور قے آوے اُسکو اجر شہید کا ہو اور ابن مسعود سے ہو بطریق مرفوع کے اللہ تعالی نے لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس

جسنے صبر کیا اُن عورتون مین سے یعنی سَوکن کے ہونے پر ہوگا اسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جسنے کہی دن مین پچیس بار یہ دعا اللہم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرا بچھونے اپنے پر دیتا ہی اسکو اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہی ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جسنے نماز پڑھی ضحے کی اور روزے رکھے تین دن کے مہینے مین اور نہ چھوڑے وتر سفر مین اور نہ حضر مین لکھا جاتا ہی اسکو ثواب شہید کا اور شہید ہی مین چنگل مارنے والا ساتھ سنت کے نزدیک فساد امت کے اور جو کہ مرے طلب علم مین اور مراد طلب علم سے یہ ہی کہ مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے مین اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو کوئی جیتا رہے اس حالت مین کہ مدارات کرنے والا ہو لوگون کے پس وہ شہید ہی اور جو لاوے غلہ طرف مسلمانون کے اور جو کوئی کماوے اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے لئے پس وہ شہید ہی اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکے فائدہ اٹھاوے شہید ہی اور ایسے ہی جنبے اگر مار ڈالین اسکو کافر لڑائی مین اور شریق یعنے جس کے گلے مین پانی پھنس گیا اور دم گھٹ کر مر گیا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو مسلمان اپنے مرض مین پڑھے دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پھر مرے اچھے اسی مرض مین دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہوتا ہی اچھا ہوتا ہی اس حال مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اسکی اور آیا ہی کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کے ساتھ ہوگا دن قیامت کے اور جو کوئی مرے شب جمعہ مین شہید ہی اور آیا ہی کہ موذن بعد اذان دینے والا مانند شہید کے ہی کہ لوٹتا ہوا اپنے خون مین اور جب مرتا ہی تو نہین کیڑے پڑتے اسکی قبر مین اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جسنے درود بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر دس بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر دس بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر سو بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر سو بار لکھتا ہی اللہ درمیان دونون آنکھون اسکے کے براءۃ یعنے خلاصی نفاق سے اور خلاصی آگ سے اور رکھیگا اسکو اللہ دن قیامت کے ساتھ شہیدون کے اور آیا ہی کہ جو کوئی کہے صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑھے تین آیتین اخیر سورۂ حشر کے متعین کرتا ہی اللہ تعالے ساتھ اسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اسپر شام تک پھر اگر مر جاتا ہی اس دن مین شہید مرتا ہی اور جو کوئی پڑھتا ہی شام کو یہی ثواب پاتا ہی اور آیا ہی کہ وصیت کی حضرت نے ایک شخص کو کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی پڑھے اخیر سورۂ حشر کا اور فرمایا اگر مرے گا تو شہید مرے گا اور جو کوئی مرتا ہی مرگی سے شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی مرتا ہی باوضو شہید ہی اور ایسے ہی رمضان کے مہینے مین یا مرے بیت المقدس یا مکے یا مدینہ مین شہید ہی یا مرے ویلاہٹ کی بیماری سے اور جسکو پہونچے آفت اور مرے وہ صبر کرتے والا ہی اور بڑی بلا پر شہید ہی اور دعا مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اسکی حدیث مین بہت آئی ہی جو کوئی پڑھے صبح شام شہید ہی یا مرے بوڑھے برس کا ہو کر یا آسیب زدہ یا مرے اور ماں باپ اسکے اس سے راضی ہون اور بیوی نیک بخت کہ مر جاوے اور خاوند اس سے راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور جو کوئی مدد کرے ساتھ ایک کلمہ کے یا چلنے کیواسطے مسلمان ضعیف کے شہید ہی ۵ ع ۵ و طوالع الانوار حاشیہ در مختار **وعن** عائشۃ قالت سالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ للمومنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری

اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقت طاعون کی سے پس خبر دی مجکو یہ کہ عذاب ہی بھیجتا ہی اسکو اللہ اپنے بندون پر جسپر چاہے اور تحقیق اللہ نے کر دیا ہی اسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتے ہین اسپر نہین کوئی کہ ہو

طاعون یعنے اُسکے شہر مین پھر ٹھہرا رہے بیچ شہر اپنے کے صبر کرنے والا اور طلب کرنے والا ثواب کا یعنے ثواب ہی کے لیے ٹھہرا ہا نہ اور غرض کے لیے جانتا ہی یہ کہ نہین پہونچے گی اُسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہی اللہ نے واسطے اُسکے مگر کہ ہوتا ہی واسطے اُسکے مانند ثواب شہید کے روایت کی یہ بخاری نے **وعن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہی بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اُن لوگون پر کہ پہلے تمسے تھے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلے بات کہے یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نجاؤ اُسمین اور جسوقت کہ ہو ایک زمین مین اور ہو تم اُسمین پس نہ نکلو بھاگ کر اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ ہین کہ جنکو کہا گیا تھا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اُنھون نے فرمایا اللہ تعالے نے فانزلنا علیہم رجزا من السماء کہا ابن مالک نے پس بھیجا اللہ نے اُون پر طاعون پس مر گئے ایک ساعت مین اُنمین سے چوبیس ہزار بڑے بوڑھے اُنکی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکھا ہی اور جانا وہان اسلیے منع ہی کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بھاگے نہین اسلیے کہ تقدیر سے بھاگنا ہی پس ضابطہ وبا مین یہی ہی کہ جہان ہووے وہان جاوے نہین اور اگر کہین پہلے سے تھا اور وہان وبا آگئی بھاگے نہین جو کوئی بھاگے گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہی وہ اور سواے وبا کے اور بعضی جگہون مین بھاگنا آیا بھی ہی جیسے کوئی ایک گھر مین ہوا ور زلزلہ آوے یا آگ لگ جاوے یا دیوار ٹیڑھی کے نیچے بیٹھا ہوا ور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بھاگنا وہان سے ۞ **وعن** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہی اللہ تعالے کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جسوقت کہ مبتلا کرتا ہون مین بندے اپنے کو ساتھ دو پیاریون اُسکے کے پھر صبر کرتا ہی دیتا ہون مین اُسکو عوض اُن دونو کے بہشت ارادہ کرتے تھے حضرت دو پیاریون سے آنکھین اُسکی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے جسکو اندھا کرتا ہون اُسکو اُسکے عوض مین بہشت دیتا ہون یعنے داخل کرونگا بہشت مین ساتھ نجات پانے ہوونکے یا منازل مخصوصہ دونگا اُسمین پس جو مبتلا ہووے اسمین اُسکو چاہیے کہ صبر کرے اور ظاہر و باطن مین برا نجانے اُسکو اور جانے کہ اندھا ہونا از راہ غضب الٰہی کے نہین ہی بلکہ واسطے دور کرنے گناہون کے اور بلند ہونے درجات کے اور بچانے بدنظر سے ہی ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندھے ہوگئے تو فرماتے تھے کہ جو خلوت کہ تمام عمر مین چاہتا تھا اب حاصل ہوئی ہی ۞

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** علیؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لئے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ شام کرے اور نہین عیادت کرتا اسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لئے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ صبح ہوا ور ہوتا ہی واسطے اُسکے باغ بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **وعن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنَيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب درد کے کہ تھا آنکھوں میری مین نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ سنت ہے عیادت کرنی آنکھوں کے دکھنے مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ تین بیماریاں ہین کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب انکا
رمد والا یعنے جسکی آنکھ دکھے اور ڈاڑھ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہ حدیث جامع صغیر مین لکھی ہے پس ان دونون حدیثون مین
تعارض ہوا تطبیق انمین یون دیجاے کہ نہ عیادت کرے انکی وہ شخص کہ تکلف کرے واسطے انکے بیمار اور گران ہو اسپر آنا اسکا پس محتاج ہوگا
طرف کھولنے آنکھ کے رمد مین اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنیکے ڈاڑھ کے درد مین اور اس سے بہت ضرر ہوگا اسکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹھنے کے
اچھی ہیأت پر ساتھ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت مین کہ گران نہو اسکو پس نہین مضائقہ عیادت کا حاصل یہ کہ روایت متن کی محمول ہے
صورت اخیرہ پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہے پہلی صورت پر ۵ مولانا عبد العزیز رح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَہَنَّمَ مَسِیْرَۃَ سِتِّیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی پورا اور عیادت کرے
بھائی اپنے مسلمان کی بقصد ثواب کے دور کیا جاتا ہے دوزخ سے مقدار ساٹھ برس کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ
وضو کرنا عیادت کے لیے سنت ہے اور حکم وضو کا شاید اسلیے فرمایا کہ عیادت عبادت ہے اور وضو سے عبادت کامل وافضل ہوتی ہے اور اس
حال مین دعا کریگا تو خوب قبول ہوگی ۱۲ ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
یَعُوْدُ مُسْلِمًا فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا شُفِیَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ حَضَرَ
اَجَلُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان
کہ پوچھے بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہون مین اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے یہ کہ شفا دے تجکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہے
وہ مگر یہ کہ حاضر ہوا اجل اسکی یعنی یہ مرض لاعلاج ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **وَعَنْہُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یُعَلِّمُہُمْ مِنَ الْحُمّٰی وَمِنَ الْاَوْجَاعِ کُلِّہَا اَنْ یَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ
شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ وَہُوَ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ
اور روایت ہے انھین سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے صحابہ کو واسطے تپ کے بلکہ واسطے سب دردون کے یہ کہ کہین یعنی بیمار
ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ بڑے کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی کے سے اور برائی گرمی آگ کے سے نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہے حدیث مین **ف** رگ جوش
مارنے والی کی سے یعنی خون جو جوش مارے رگ مین پناہ چاہے اس سے اسلیے کہ جب خون غالب ہوتا ہے ایذا دیتا ہے کہ تپ اور اور امراض پیدا
ہوتے ہین اور یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور تصحیح کی ہے اسکی بیہقی نے
دعوات مین ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اشْتَکٰی مِنْکُمْ شَیْئًا
اَوِ اشْتَکَاہُ اَخٌ لَّہٗ فَلْیَقُلْ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ
رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ رَحْمَتِکَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِکَ عَلٰی ہٰذَا
الْوَجَعِ فَیَبْرَأُ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بیمار ہو تم مین سے کچھ یا بیمار ہو بھائی

اُسکا یہ ہیں چاہیے کہ کہے رب ہمارا اللہ ہی ایسا اللہ کہ آسمان مین ہی یعنے رحمت اُسکی یا امر اُسکا یا بڑی سلطنت اُسکی آسمان مین ہی یا وہ ایسا ہی
کہ عبادت کیا جاتا ہی آسمان مین جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہی زمین مین پاک ہی نام تیرا یعنے سب نقصانون سے حکم تیرا مانا گیا ہی آسمان مین
اور زمین مین جیسا کہ رحمت تیری آسمان مین ہی لیس کر دان رحمت اپنی زمین مین بخشش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہی پروردگار
پاکیزون کا یعنے محب و کارساز اُنکا نازل کر رحمت یعنے رحمت عظیمہ اپنی رحمت مین سے یعنے جو کہ پھیل رہی ہی ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا مین سے
اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** جیسیکہ رحمت تیری آسمان مین ہی یعنے سب جگہ اور سب وہان کے
رہنے والون پر ہی بخلاف زمین اور زمین والون کے کہ رحمت خاص بعضون پر ہوتی ہی اور بعضون پر نہین یعنے مومنون پر ہوتی ہی نہ کافرون پر
اگرچہ رحمت عام سب پر ہی بحسب قول اللہ تعالے کے رحمتی وسعت کل شئ اور مراد پاکیزون سے مومن ہین پاک شرک سے یا متقی جو کہ بچتے ہین برے
افعال و اقوال سے ہیں **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا
فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِي لَكَ اِلَى جَنَازَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن
عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے آدمی عیادت کرے مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی شفا دے بندے
اپنے کو ایذا پہونچاوے واسطے تیرے دشمن کو یعنے دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل کرے یا چلے واسطے خوشی تیری کے طرف جنازہ کے
یعنے تابع ہو اسکے لیے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ تُبْدُوْا
مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهِ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ
قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی
بن زید تابعی سے کہ نقل کی امیہ سے یہ کہ اس نے پوچھے عائشہ رضی سے معنی قول اللہ عز وجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلون مین ہی یا
چھپاؤ اسکو حساب کرے گا تمسے ساتھ اسکے اللہ اور پوچھے معنی قول اللہ تعالے کے اور جو شخص کہ عمل کرے برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاوے گا
ساتھ اسکے یعنے دنیا مین یا عقبے مین پس کہا حضرت عائشہ رضی نے نہین پوچھا مجھسے اس مسئلہ کو کسی نے جبسے کہ پوچھا تھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس فرمایا یہ محاسبہ اور جزا کہ مذکور ہین ان دونون آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہی بندے پر ساتھ اس چیز کے کہ پہونچتی ہی
اسکو تپ سے اور رنج سے یہان تک کہ کوئی چیز مال مین سے رکھتا ہی اسکو بیچ آستین کرتے اپنے کے پس نہین پاتا اسکو پھر غمگین ہوتا ہی بسبب پانے
اسکے کے دور کیے جاتے ہین اس سے گناہ اسکے ہمیشہ یہی حال ہوا کرتا ہی یہان تک کہ بندہ البتہ نکلتا ہی اپنے گناہون سے جیسا کہ نکلتا ہی بھٹی سے
سونا اور چاندی سرخ یعنے بسبب پڑنے کے آگ مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** باعث پوچھنے معنی دونون آیتون کا یہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی
کہ بندے حساب کیے جاتے ہین دلون کے خطرون اور برے اندیشون پر اور دوسری آیت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ سزا دیے جاتے ہین ہر عمل پر تھوڑا
ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہ امر صحابہ پر اور متحیر ہوے کہ کیا کرین اسلیے کہ ممکن نہین پرہیز کرنا اس سے پس امیہ نے حضرت عائشہ سے مطلب ان آیات کا پوچھا
انھون نے جواب دیا حاصل اسکا یہ ہی کہ معنی آیتون کے یہ نہین ہین کہ حساب لیگا اللہ مومنون سے تمام دل کی باتون پر اور عذاب کرے گا بسبب تمام
گناہون انکے کے دن قیامت کے بلکہ اس محاسبہ اور جزا سے مراد یہ ہی کہ بسبب گناہ کے مواخذہ از راہ عتاب کے دنیا مین کرتا ہی کہ بخار اور رنج مین
گرفتار کرتا ہی تا پاک ہو گناہون سے اور معنی عتاب کے یہ ہین کہ ایک شخص اپنے دوست پر غصہ کرے ظاہر مین بسبب کسی بے ادبی کے کہ ہو جاوے

اس سے اور دل مین اسکی محبت ہو وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا اَوْ دُوْنَھَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُو اللّٰہُ عَنْہُ اَکْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہونچتی بندے کو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہے اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ بخشتا ہے اللہ انسے یعنے بغیر سزا دینے کے انکے دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین ان گناہون سے کہ سزا دیتا ہے انپر اور پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت اور جو چیز کہ پہونچتی ہے تمکو مصیبت سے پس بسبب اس چیز کے کہ کمایا ہاتھون تمھارے نے یعنے ذاتون تمھاری نے اور معاف کرتا ہے بہت سے یعنے بہت گناہون سے یا بہت گنہگارون کو نقل کی یہ ترمذی نے ف مصیبت سے یعنے مرض اور بدبختی وغیرہ بسبب اعمال بد تمھارے کے ہے یہ خاص ہے گنہگارون کے لیے اور غیر گنہگارون کو پہونچتی ہے مصیبت واسطے بلند ہونے درجون انکے کے لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کے جانتے ہین نقل ہے کہ ایک بزرگ کے تسمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہے مین نے کہ سزا اسکی یہ پائی مین نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ حَسَنَۃٍ مِّنَ الْعِبَادَۃِ ثُمَّ مَرِضَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِہٖ اُکْتُبْ لَہٗ مِثْلَ عَمَلِہٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَہٗ اَوْ اَکْفِتَہٗ اِلَیَّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہے راہ نیک پر عبادت سے پھر بیمار ہوتا ہے یعنی اور نہین قادر ہوتا اس عبادت پر کہا جاتا ہے یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واسطے فرشتے کے کہ متعین ہے ساتھ اسکے یعنے نیکی لکھنے کے لیے لکھ واسطے اسکے مانند عمل اسکے کے جسوقت کہ تھا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اسکو یا بلا لون اسکو اپنی طرف یعنی مرے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قِیْلَ لِلْمَلَکِ اُکْتُبْ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاہُ غَسَلَہٗ وَطَہَّرَہٗ وَاِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَ لَہٗ وَرَحِمَہٗ رَوَاھُمَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہے مسلمان ساتھ بیماری کے بیچ بدن اپنی کے کہا جاتا ہے واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے لکھ واسطے اسکے اچھا عمل اسکا جو کہ تھا کرتا یعنے پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دی اسکو اللہ نے دھوتا ہے اسکو اور پاک کرتا ہے اسکو یعنے گناہون سے اور اگر مارتا ہے اسکو بخشتا ہے واسطے اسکے اور رحم کرتا ہے اسکو نقل کین یہ دونون حدیثین بغوی نے شرح السنہ مین وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّھَادَۃُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْمَطْعُوْنُ شَھِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَھِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَھِیْدٌ وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْھَدْمِ شَھِیْدٌ وَالْمَرْأَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَھِیْدٌ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتین سات ہین سوائے مارے جانے کے راہ خدا مین جو وبا مین مرے شہید ہے اور جو ڈوبے شہید ہے اور ذات الجنب والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہے یعنے استسقا ہو یا دست آوین وغیرہ ذالک اور جل کر مرے شہید ہے اور وہ شخص کہ مرے دب کر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہے اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہے روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے ف شہادتین یعنے حکمیات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسے کہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری مشہور ہے کہ پھنسیاں اندر پہلو کے نزدیک دل و سینہ کے ہوتی ہین اور علامت اسکی یہ ہوتی ہے کہ دم رکتا ہے اور تپ و کھانسی رہتی ہے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْاَرْضِ مَا لَهٗ ذَنْبٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی سعد سے کہ کہا پوچھے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہو از روی بلا کے یعنے محنت و مصیبت کے فرمایا انبیا پھر جو بہت مشابہ ہو انبیا کے پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کے مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہی اپنے دین مین سخت سخت ہوتی ہی بلا اسکی اور اگر پڑتی ہی اسکے دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہی اوسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنے سخت دین والا اسی طرح سے یعنے گرفتار بلا اور مغفرت ہوتی ہی اسکی بسبب اسکے یہان تک کہ چلتا ہی زمین پر نہین ہوتا واسطے اسکے کوئی گناہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** انبیا بہت مبتلاے بلا ہوتے ہین اسلیے کہ وہ لذت پاتے ہین ساتھ بلا کے جیسکہ اور لوگ لذت پاتے ہین ساتھ نعمتون کے اور پھر بہت مشابہ انکے یعنے اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتے ہین لیکن ان سے کم تاکہ ثواب بہت پاوین پھر جو کم ہوتے ہین انسے درجے مین بلا مین بھی کم گرفتار ہوتے ہین اور سخت دین والے کی بلا بھی سخت ہوتی ہی اس لیے کہ یقین والا ہوتا ہی پس صبر کرتا ہی اسپر اور جانتا ہی کہ مین لائق اسی کے ہون بسبب گناہون کے پس کامل ہوتا ہی ایمان اسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اسکی اور دور ہوتے ہین گناہ اسکے اور بلند ہوتے ہین درجات اسکے اور نرم دین والے پر بلا کم ہوتی ہی تاکہ وہ بے صبری نکرے اور دین سے نہ نکل جاوے بسبب نہ قوی ہونے ایمان کے ﴿ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا نہین آرزو کرتی ہین کسی کو ساتھ آسانی موت کے بعد اسکے کہ دیکھی مین نے سختی موت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنے اول آرزو کرتی تھی مین آسانی موت کی جب سے کہ حضرتؐ کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو نہین اور اعتقاد کیا مین نے کہ بھلائی سختی موت مین ہی نہ آسانی مین ہی ﴿ **وَعَنْهَا** قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انہین سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت وفات مین اور نزدیک انکے پیالہ تھا کہ اسمین تھا پانی اور وہ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالے مین پھر پھیرتے اپنے منھ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** پانی سے ہاتھ بھگو کر پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرتؐ کو جو ایسی سکرات موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نے لکھی ہین ایک انمین یہ ہی کہ یہ سختی واسطے تسلی امت کے تھی کہ جب دیکھین گے نقل ہونے روح پاک حضرتؐ کی مین یہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور آسانی ہوگی جان کنی مین ہم ﴿ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَهٗ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ بندے اپنے کے بھلائی کا جلدی دیتا ہی واسطے اسکے سزا گناہون کی دنیا مین

اور جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ بندے اپنے کے برائی کا بند رکھتا ہے اُس سے یعنی سزا کو بسبب گناہ اُسکے کے یہان تک کہ پوری سزا دیگا اُسکو بسبب گناہ کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** پہلے کو دنیا مین سزا دیتا ہے اسلیے کہ عذاب دنیا سہل ہے اور بعدت دنیا کی کم ہر نوع گذر جاتی ہے اور دوسرے کی سزا مین موقوف رکھتا ہے اسلیے کہ عذاب وہان کا اشد ہے ۔ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتھ بڑی بلا کے ہے اور تحقیق اللہ عزوجل جسوقت کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے انکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنے ساتھ بلا کے پس واسطے اُسکے رضا ہے یعنے اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سے پس واسطے اُسکے غصہ ہے اللہ کی طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جب دوست رکھتا ہے مبتلا کرتا ہے ایک قوم کو اسی طرح جب دشمن رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے انکو یہ شق نہین ذکر کی اسلیے کہ سمجھی جاتی ہے سیاق سے کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل اُسکا یہ کہ رضا اور غصہ بندے کا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین سوال کرتے تھے کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ تعالی کا بندے سے جواب دیتے تھے کہ اگر بندہ خدا سے راضی ہے خدا بھی اُس سے راضی ہے اور اگر ناراض ہے خدا بھی اُس سے ناراض ہے ۔ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے بلا پہونچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اُسکی کے اور مال اُسکی کے اور اولاد اُسکی کے یہان تک کہ ملتا ہے اللہ تعالی سے یعنے بعد مرنے کے اور نہین ہوتی اُسپر کوئی خطا یعنے بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب بلاؤن کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسکے باپ نے نقل کی اُسکے دادا سے یعنے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہے واسطے اسکے اللہ کی طرف سے ایک مرتبہ یعنے مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہونچ سکتا اس مرتبہ کو اپنے عمل سے مبتلا کرتا ہے اسکو اللہ بیچ بدن اُسکے مین یا مال اُسکے مین یا اولاد اُسکی مین پھر عطا کرتا ہے اُسکو صبر اُسپر یہان تک کہ پہونچاتا ہے اُسکو اُس مرتبہ مین کہ مقدر تھا واسطے اُسکے اللہ کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنے کے بلا پر اس مرتبہ اور مقام کو پہونچتا ہے کہ بسبب طاعت اور عبادت کی نہین پہونچتا ہے ۔ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن شخیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ابن آدم اس حال مین کہ طرف پہلو اُسکے کے یعنے قریب اُسکے ننانوے بلائین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اُس سے یعنے نہ پہونچین اُسکو بلائین واقع ہوتا ہے بڑھاپے مین یہان تک کہ مرتا ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

ف یعنے آدمی گھرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون سے اندازہ مین ہی کہ خلاصی نہین اُٹھنے اور اگر نادر اخلاصی پائے اُسنے بڑا ہی بڑا پایہ مین کہ درد سے دوا اور بلا سے بے انتہا ہی اور آخر کو اُسین مرنے سے نہین بچنا حاصل یہ کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس لائق ہی مومن کو یہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اُسپر کہ مقدر کیا ہی اللہ نے اُسکے لیے حدیث قدسی مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے جو نہ صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتھ قضا میری کے پس ڈھونڈھے رب سواے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غضہ ہی بے صبر او ناشکر پر اور اُسپر کہ راضی نہ ہو اللھم احفظنا منہ ووفقنا للصبر والشکر والرضاء ع ح ۔ **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَہْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَہْلُ الْبَلَاۗءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَہُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرینگے اہل عافیت کی یعنے جو کہ دنیا مین سلامت رہتے تھے بلاؤن سے وہ آرزو کرینگے دن قیامت کے اُسوقت کہ دیے جاوینگے مبتلا ے بلا ثواب بہت کاشکے تحقیق چیڑے اُنکے کاٹے جاتے دنیا مین ساتھ قینچیون کے یعنے تا ثواب ملتا اُنکا سا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ عَامِرِنِ الرَّامِ** قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَہُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْہُ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَمَوْعِظَۃً لَّہٗ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِیَ کَانَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَہٗ اَہْلُہٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْہُ فَلَمْ یَدْرِلِمَ عَقَلُوْہُ وَلِمَ اَرْسَلُوْہُ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰہِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جسوقت پہونچتی ہی اُسکو بیماری پھر عافیت دیتا ہی اسکو اللہ عزوجل اس بیماری سے ہوتی ہی بیماری کفارہ واسطے گذرے ہوے گناہون اُسکے کے اور نصیحت ہوتی ہی واسطے اسکے یعنے تنبیہ ہوتی ہی پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہی پھر عافیت دیا جاتا ہی ہوتا ہی مانند اونٹ کے کہ باندھا اسکو مالک اُسکے نے پھر چھوڑ دیا اسکو پس نہ جانا اونٹ نے کہ کسواسطے باندھا اسکو اور کیون چھوڑا اسکو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہی نہین بیمار ہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اُٹھ کھڑا ہو ہم مین سے پس نہین تو ہم مین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** تحقیق مومن الخ یعنے جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہون کے ہوئی تھی پس نادم ہوتا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی گناہون سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہی جیسے اونٹ کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ کیون باندھا اسکو اور کیون چھوڑا یعنے منافق کو تنبہ نہین ہوتا اور نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اسکو بیماری نہ گذشتہ گناہون کا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ہُمْ اَضَلُّ اُولٰئِکَ ہُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور نہین تو ہم مین سے یعنے اہل طریقہ ہمارے سے نہین ہی اسلیے کہ نہین مبتلا ہوا ہمارے سے بلاؤن مین ع ح ۔ **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَیُطَیِّبُ بِنَفْسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو

تم بیمار پر یعنے خبر پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اسکا بیچ مدت زندگانی اسکی کے یعنے کہو کہ غم نہ کہا کچھ ڈر نہین شفا پاوے گا تو دراز ہوگی عمر تیری اسلیے کہ یہ نہین پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہو اور خوش ہو جاتا ہی دل اسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی **ف** کہا ہی بعضون نے مستحب ہی مریض کے لیے مسواک کرنی جب کہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سے منقول ہی صحیحین مین کرنا مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہی بعضون نے کہ اس سے سہل ہوتا ہی نکلنا روح کا اور اسی طرح مستحب ہی لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ کے اور اسی طرح مستحب ہی پہننا پاکیزہ کپڑون کا اور اسی طرح پڑھنا نماز کا اور اسی طرح نہانا مستحب ہی ۶ **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کہ مارا پیٹ اسکے نے یعنے پیٹ کی بیماری سے مرگیا مثل استسقا کے اور دستون وغیرہما کے نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی **ف** اسلیے کہ بسبب سختی اس مرض کی جھڑ جاتے ہین گناہ اور یہ شہید مرتا ہی جیسے کہ اوپر گذر ہی چکا ہی اور شہید کے حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہی کہ شہید کے لیے بخشی جاتی ہی ہر چیز یعنے سب گناہ سوائے دین کے یعنے حقوق آدمیون کے واللہ تعالے اعلم ۶

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِیٌّ يَخْدِمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انس سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے اسکی پس بیٹھے نزدیک سر اسکے کے پھر کہا واسطے اسکے مسلمان ہو تو پس دیکھا لڑکے نے طرف باپ اپنے کے اور وہ تھا پاس اسکے پس کہا باپ اسکے نے اطاعت کر ابو القاسم کی یعنے حضرت کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے تعریف ہی واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اسکو آگ سے یعنے بسبب اسلام لانے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** بیٹھے نزدیک سر اسکی کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہی عیادت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کافر ذمی سے اور جائز ہی عیادت اسکی اور کتاب خزانہ مین لکھا ہی کہ نہین مضائقہ ساتھ عیادت یہود کے اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ عیادت مجوسی کے اور فاسق کے بھی عیادت کرنے مین اختلاف کیا ہی اور صحیح تر یہ ہی کہ کچھ مضائقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا مؤید ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتے ہین اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہی اور لکھا ہی علما نے کہ نام اس لڑکے کا عبد القدوس تھا ۶ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہی پکارنے والا یعنے فرشتہ آسمان سے خوشی ہو جیو تجکو دنیا مین اور آخر مین اور اچھا ہووے چلنا تیرا آخرت مین یا دنیا مین اور پکڑے تو بہشت سے ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کے عیادت کے لیے پیادہ پا جانا افضل ہی ۶ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق حضرت علی نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچ اس بیماری حضرت کے کہ وفات پائی اسمین پس کہا لوگون نے اے ابو الحسن کہ کنیت حضرت علی کی ہی

کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا صبح کی شکر خدا کا اچھی ہونے والی بیماری سے یعنے شکر ہے کہ آج اچھے ہیں نقل کی یہ بخاری نے

ف معنی یہ ہیں کہ قریب بصحت ہیں یہ انھون نے موافق گمان اپنے کے کہا یا بطریق فال نیک کے ادب یہی ہے کہ جو کوئی حال بیمار کا پوچھے اسی طرح جواب نیک دے **وعن** عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِيكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُصْرَعُ وَاِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عطا بن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے ابن عباس نے آیا نہ دکھلاؤن مین تجکو ایک عورت اہل بہشت مین سے کہا مین نے ہان کہا یہ عورت کالی آئی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے سے حالت بیخودی مین پس دعا کرو اللہ سے میرے لیے پس فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت اور اگر چاہے تو دعا کرون مین اللہ سے یہ کہ شفا دے تجکو پس کہا عورت نے صبر کرون گی پھر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے سے پس دعا کیجئے اللہ سے یہ کہ نہ کھلون مین پس دعا کی حضرت نے واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف نام اس عورت کا سعیرہ تھا یا سقیرہ یا شکیرہ ساتھ پیش سین مہملہ کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ کنگھی کرنے والی حضرت خدیجہؓ کی تھی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتھ صبر کرنے کے بلا پر اور راضی ہونے کے قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ ہمیشہ رہنا مرض کا ساتھ صبر کے افضل ہے عافیت سے لیکن یہ بنسبت بعض افراد کے یعنے اسکے لیے کہ نہ معطل کرے مرض نفع رسانی مسلمانون کی سے اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہے اگرچہ دوا کرنی سنت ہے ساتھ حدیث ابی داود کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کرو اسلیے کہ اللہ تعالی نے نہین پیدا کی ہے کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہے اسکی دوا سوا بڑھاپے کے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین اسلیے کہ نہین کرنا اسباب کا ہے اور حضرت نے بھی دوا کی ہے حال آنکہ حضرت سردار ہین متوکلون کے اور باوجود اسکے ترک کرنا دوا کا ازراہ توکل کے جیسے کیا حضرت ابوبکرؓ نے فضیلت ہے **وعن** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيْئًا لَّهٗ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيْكَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا اور روایت ہے یحیی بن سعید سے کہ کہا یہ کہ ایک شخص آئی اسکو موت یعنے اچانک بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک اور شخص نے مبارک ہو واسطے اسکے مرگ کہ مرا اور نہین گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے تجکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنے نہ تعریف کر دہ بیمار ہونیکی اگر تحقیق اللہ تعالی مارتا اسکو ساتھ بیماری کے پس دور کرتا برائیان اسکی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَّالصُّنَابِحِيِّ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى رَجُلٍ مَّرِيْضٍ يَّعُوْدَانِهٖ فَقَالَا لَهٗ كَيْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِذَا اَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِيْ عَلٰى مَا ابْتَلَيْتُهٗ فَاِنَّهٗ يَقُوْمُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا قَيَّدْتُّ عَبْدِيْ وَابْتَلَيْتُهٗ فَاَجْرُوْا لَهٗ مَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے شداد بن اوس اور صنابحی سے یہ کہ داخل ہوے دونون ایک شخص بیمار پر عیادت کرتے تھے اسکی پس کہا دونون نے اسکو کسطرح صبح کی تو نے کہا صبح کی مین نے ساتھ نعمت کے یعنے نعمت رضا و تسلیم و استغفار کے اور حال خوش رکھتا ہون کہا شداد نے خوشوقت ہو

جھڑنے گناہون کے اور دور ہونے خطاؤن کے اسلیے کہ تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہی جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندہ مومن کو اپنے بندون مین سے پس تعریف کرتا ہی میری اوپر مبتلا کرنے میرے کے اسکو پس تحقیق وہ کھڑا ہوتا ہی اس خوابگاہ اپنی سے کہ جہان بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہون سے مانند اسدن کے کہ جنا تھا اسکو مان اسکی نے پاک گناہون سے اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بلند مین نے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطے اسکے وہ عمل کہ تھے تم جاری کرتے اور لکھتے واسطے اسکے اس حالت مین کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت عایشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت بہت ہوتے ہین گناہ بندے کے اور نہین ہوتی واسطے اسکے کوئی چیز اعمال نیک سے کہ جھاڑے انکو مبتلا کرتا ہی اللہ اسکو ساتھ غم کے تاکہ جھاڑے گناہون کو اس بندے سے بسبب غم کے نقل کی یہ احمد نے **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی ہر قلب غمگین کو روایت کی یہ طبرانی اور حاکم نے ۱۲ ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرتا ہی بیمار کی ہمیشہ پیٹھا رہتا ہی دریاے رحمت مین یہان تک کہ بیٹھے پاس بیمار کے پس جسوقت بیٹھتا ہی ڈوب جاتا ہی دریاے رحمت مین نقل کی یہ مالک و احمد نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ وَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ثوبان رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پہونچے ایک تمہارے کو تپ پس تحقیق تپ جو ہی ٹکڑا ہی آگ کا پس چاہیے کہ بجھاوے اسکو اپنے سے ساتھ پانی کے پس چاہیے کہ داخل ہو نہر جاری مین اور کھڑا ہو سامنے بہاؤ پانی کے پس کہے شفا طلب کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو اور سچا کر رسول اپنے کو یعنے کر انکے اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دے مجکو کرے یہ فعل بعد نماز صبح کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور مارے اسمین تین غوطے تین دن پس اگر نہ اچھا ہوا تین دن مین پھر پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہوا پانچ دن مین پس سات دن پس اگر نہ اچھا ہوا سات دن مین پس نو دن پس نہ تجاوز کریگی تپ نو دن سے ساتھ حکم اللہ عزوجل کے یعنے بعد اس عمل کے جاتی رہے گی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ ولینغمس بیان ہی فلیستنقع کا اور یہ عبارت احتمال رکھتی ہی کہ تین غوطے تین روز مین ہون اور یہ بھی احتمال ہی کہ ہر روز تین ہون اور یہ علاج مخصوص ہی ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کی کہ اہل حجاز کو ہوتی ہی اسلیے کہ بعض تپون کو پانی مضر ہوتا ہی اور باعث ہلاکت ہوتا ہی پس نہین لایق ہی مریض کو اسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ مارا پانی مین بسبب ہونے تپ کے پس رک گئی حرارت اندر بدن اسکے کے پس سخت بیمار ہوا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاوے پس جب اچھا ہوا بری ایک بات منھ سے نکالی کہ اسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہ نہ سمجھا کہ اس مہلکہ مین بسبب نہ جاننے معنی حدیث کے پڑا یعنے یہ نہ جانا کہ یہ حکم ہر طرح کی تپ کے لیے نہین ہی ۱۲ ع ح د **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی

ابی ہریرہ سے کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس برا کہا اسکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو اسکو اسلیے کہ یہ تپ دور کرتی ہے گناہون کو جیسے کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** پس شکرگزاری چاہیے نہ ناشکری کہا ہے مشائخ رحمہم اللہ نے کہ بلا مین بھی شکر کرنا چاہیے جیسے کہ نعمت مین اسلیے کہ بلا نازل کرنے مین بھی مہربانی خفیہ ہے ح **وعنہ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِیْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ ھِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُھَا عَلٰی عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا لِتَکُوْنَ حَظَّہٗ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے اسی سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوش وقت ہو اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تپ آگ ہے میری غالب کرتا ہون اسکو اپنے بندے مومن پر دنیا مین تاکہ ہو بدلہ اور حصہ اسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان **ف** یعنے یہ جو فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا یعنے نہین کوئی تم مین سے مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنے قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہے دنیا مین بدلے اس داخل ہونیکے یہ حصہ اسکا ہے اس سے یعنے عذاب جو بسبب داخل ہونیکے ہوگا اس سے امن مین رہیگا اسکے بدلے یہان تپ ہوتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اسلیے کہ پل صراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اسپر سے سب گذرین گے لیکن مومن کے ساتھ قید کامل کی لگانی چاہیے یعنے یہ بات مومن کامل کے لیے ہوتی ہے اسلیے کہا کہ بعضے گنہگار مومن عذاب دیے جاوین گے ساتھ آگ کے پس وہ اس قید سے نکل جاوین گے بیچ دعوے لانا ہے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَغْفِرُ لَہٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیْئَۃٍ فِیْ عُنُقِہٖ بِسُقْمٍ فِیْ بَدَنِہٖ وَاِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِہٖ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہین نکالونگا مین کسی کو دنیا مین سے کہ ارادہ کرتا ہون مین کہ بخشون مین اسکو یہان تک کہ پورا لوون مین بدلا ہر گناہ کا کہ اسکی گردن پر ہے بسبب بیماری کے بیچ بدن اسکے کے اور تنگی کے بیچ رزق اسکے کے نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنے گناہ جو اسکے ذمہ ہوتے ہین بدلا اسکا دنیا مین دے دیتا ہون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہون پس بخشا جاتا ہے اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہے مقصود یہ کہ فقر اور بیماری اور بلا دور کرتے ہین گناہون کو ح **وعن** شَقِیْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰہِ فَعُدْنَاہُ فَجَعَلَ یَبْکِیْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَرَضُ کَفَّارَۃٌ وَاِنَّمَا اَبْکِیْ اَنَّہٗ اَصَابَنِیْ عَلٰی حَالِ فَتْرَۃٍ وَلَمْ یُصِبْنِیْ فِیْ حَالِ اجْتِہَادٍ لِاَنَّہٗ یُکْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا کَانَ یُکْتَبُ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّمْرَضَ فَمَنَعَہٗ مِنْہُ الْمَرَضُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا بیمار ہوے عبداللہ بن مسعود پس عیادت کی ہمنے انکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگون نے انپر یعنے اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سے روتے ہین پس کہا تحقیق مین نہین روتا واسطے بیماری کے اسلیے کہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے جھڑنے گناہ کا اور سواے اسکے نہین کہ روتا ہون مین اسلیے کہ پہونچی مجکو بیماری بیچ حالت سستی یعنے بڑہاپے کے اور نہین پہونچی مجکو حالت قوۃ یعنے جوانی مین اسواسطے کہ لکھا جاتا ہے واسطے بندے کے ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا تھا اسکے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اس بندے کو اس عمل سے بیماری نے نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنے ایام جوانی کی حالت صحت مین عمل بہت ہوتے ہین بیماری مین بھی بہت لکھتے ہین اور بڑھاپے کی حالت صحت مین عمل کم ہوتے ہین بیماری مین بھی کم لکھتے ہین کاشکے

جوانی مین بیمار ہوتا ہے اسپر بہت لکھ پیج ہے ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعُوْدُ مَرِیْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادت کرتے کسی
مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف جمہور علما اسپر ہین کہ عیادت مقید ساتھ کسی تاریخ کی
نہین جب چاہے کرے خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے ۔ وَعَنْ عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْہُ یَدْعُوْ لَکَ فَاِنَّ دُعَاءَہٗ کَدُعَاءِ الْمَلٰئِکَۃِ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عمرؓ بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ
اسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اسکی مانند دعا فرشتون کے ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مانند دعا ملائکہ کے ہے اسلیے کہ بیمار کو
مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہے بسبب بچنے کے گناہ سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنے کے
۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ تَخْفِیْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّۃُ الصَّخَبِ فِی الْعِیَادَۃِ عِنْدَ الْمَرِیْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَثُرَ لَغَطُھُمْ وَاخْتِلَافُھُمْ قُوْمُوْا عَنِّیْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سنت
سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنی عیادت مین نزدیک بیمار کے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے
غل اور اختلاف صحابہ مین اٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے نقل کی یہ رزین نے ف یعنے اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس
مکروہ ہے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ روایت ہے ابن عباس سے کہ جب حضرت کے انتقال کا وقت قریب پہونچا اور لوگ گھر مین بہت تھے چنانچہ
انمین حضرت عمرؓ بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ یعنے دوات وغیرہ لکھون مین تمھارے لیے خط یعنے وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو
تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ
پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے پاس یعنے دوات وغیرہ لکھدین واسطے تمھارے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا انمین سے کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمرؓ نے کہا اور جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے یہ روایت بخاری و مسلم مین ہے رافضی اس سے یہ نکالتے ہین کہ حضرت خلافت کے
مقدمہ مین کچھ لکھتے حضرت عمرؓ نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہ لکھا ہے کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس
واقع ہوا اختلاف دلمین آیا حضرت کے کہ مصلحت بیچ نہ لکھنے کے ہے پس چھوڑ دیا حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم
ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرت عمرؓ وغیرہ کا کہ دم مارتے انمین اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب
تین دن کے کہ نہ تھے حضرت کے پاس عمرؓ اور نہ اور صحابہؓ بلکہ اہل بیت مثل حضرت علیؓ اور عباسؓ کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت
دیکھتے حضرت بیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ مین تو ضرور لکھتے اسکو علاوہ اسکے اکتفا کیا حضرت نے خلافت کے مقدمہ مین
ساتھ اس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنے امامت کرنا حضرت ابوبکرؓ کا لوگون کے لیے اپنی بیماری مین اور اسی سبب سے کہا
حضرت علی رضہ نے سبھون کے سامنے جبکہ خطبہ پڑھا واسطے بیعت کرنیکے ابی بکرؓ سے کہ پسند کیا حضرت ابوبکرؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے واسطے دین ہمارے کے کیا نہ پسند کرین ہم انکو واسطے دنیا اپنی کے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسی کو حضرت
ابوبکرؓ کے پاس کہ نماز پڑھا لوگون کو اور مین بیٹھا ہوا تھا انکے پاس دیکھتے تھے مجھے یعنے اور باوجود اسکے مجھے امام نہ کیا اور ابوبکرؓ

اُنھین سے ہین کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے جنکے حق مین لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ - اور کہا ابوسفیان بن حرب نے حضرت علیؓ سے اگر چاہے تو تو
البتہ بھر دون میدان مدینہ کا ابوبکر کی لڑائی کے لیے گھوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوئے اسپر حضرت علیؓ اور برا کہا اور
ڈانٹا اسکو تا جان لیوے وہ اور اور لوگ یہ کہ ابوبکرؓ ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیت خلافت اُنکی کے ٭ وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیَادَۃُ فُوَاقَ نَاقَۃٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ
سُرْعَۃُ الْقِیَامِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل مانند عیادت کی
مقدار اُس زمانے کے ہی کہ درمیان دو دودھ دوھنے اونٹنی کے اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہترین عیادت کی
وہ عیادت ہی کہ اسمین جلدی اٹھ کھڑا رہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** حاصل پہلی روایت کا یہ ہی کہ اونٹنی کا دودھ دو بار
یا تین بار کر کر دوھتے ہین ایکبار دوھا پھر ذرا ٹھہر گئے اور بچہ کو تھنون سے لگا دیا تا دودھ خوب اُترے پھر دوھا پس اِن دو بار دوھنے
درمیان مین زمانہ تھوڑا سا ہوتا ہی پس فرمایا کہ افضل یہ ہی کہ عیادت کے لیے جاوے تو اسقدر ٹھہرے تا بیمار تکلیف نپاوے ایک شخص کہتے ہین
کہ ہم سری سقطی کی عیادت کو گئے اُنکے مرض الموت مین پس بہت بیٹھے ہم اُنکے پاس اور اُنکے پیٹ مین درد تھا پھر کہا ہمنے اُنکو دعا کرو ہمارے لیے
اُنھون نے کہا یا الٰہی سکھا انکو کیفیت عیادت کرنے مریض کی غرض کہ اُنھون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہیے بیمار کے پاس جب اسکی
عیادت کے لیے جاوے اور جس صورت مین جانے کہ بیمار زیادہ بیٹھنے کو دوست رکھتا ہی بسبب یارانے کے یا تبرک کے یا خدمت
کرنیکے تو وہ مستثنیٰ ہی یعنے اس صورت مین جلدی اُٹھنا افضل نہین ہی ٭ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَہٗ مَا تَشْتَہِیْ قَالَ اَشْتَہِیْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ خُبْزُ بُرٍّ
فَلْیَبْعَثْ اِلٰی اَخِیْہِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَہٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اسکے کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہی تیرا کہا اسنے دل
چاہتا ہی میرا گیہون کی روٹی کھانے کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیے کہ بھیج دے
طرف بھائی اپنے کے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تم مین سے کسی چیز کی پس چاہیے کہ
کھلا دے اسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مراد خواہش سے خواہش صادق ہی اور وہ نشانی صحت کی ہی اور یہ بھی ہی کہ کبھی
نقصان نہین کرتا بعضے بیمارون کو کھانا اُس چیز کا کہ دل چاہے اگر تھوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہی ولیکن یہ بات اِس جنس
مین ہی کہ ضرر اسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہ کہ یہ حکم جو فرمایا کلی نہین جزئی ہی یعنے سبکے لیے نہین ہی بعضون کے لیے ہی اور طیبی نے
کہا کہ یہ مبنی ہی توکل پر یا نا امیدی پر حیات سے یعنے جسکے جینے کی توقع نہووے اسکے لیے فرمایا کہ جو مانگے کھلا دو اسکو
٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ بِالْمَدِیْنَۃِ مِمَّنْ وُلِدَ بِہَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
یَا لَیْتَہٗ مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قَالُوْا وَلِمَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قِیْسَ لَہٗ مِنْ مَوْلِدِہٖ اِلٰی
مُنْقَطَعِ اَثَرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہؓ بن عمروؓ سے کہ کہا وفات ہوئی ایک
شخص کی مدینہ مین اُن شخصون مین سے کہ پیدا کیا گیا تھا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑھی اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے پھر فرمایا کاشکے مرا ہوتا بغیر جگہ پیدائش اپنی کے عرض کیا صحابہؓ نے اور کس واسطے یہ اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی

جسوقت مرتا ہی غیر وطن اپنے مین تا نپا جاتا ہی واسطے اُسکے وطن اُسکے سے تا منقطع ہونے نقش قدم اُسکے کے جنت مین نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے جب آدمی سفر مین مرتا ہی تو جتنی مسافت اسکے وطن مین اور اس جگہ مین کہ مرا ہو ہوتی ہی اُسقدر جنت مین جگہ اسکو ملتی ہی اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہی جیسے جہاد وغیرہ و ع بد و مولا نا **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا مسافرۃ مین شہادۃ ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے بیمار ہو کر مرتا ہی شہید اور بچایا جاتا ہی فتنۂ قبر کے سے اور دیا جاتا ہی وقت صبح کے اور وقت شام کے یعنے ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مریضا ہی کا واقع ہوا ہی اور بعضے نسخون مین متغیر کر کر غریبا لکھا ہی بدلے مریضا کے لیکن واقع ہوا ہی صحیح ابن ماجہ مین مرابطا اسی لیے لکھا ہی میرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ مین صوابہ مرابطا یعنے صواب لفظ مرابطا کا ہی پھر اسکے نیچے لکھا ہی کذا فی سنن ابن ماجہ فی باب ماجاء من مات مرابطا مات شہیدا پھر بعضون نے مرض سے مرض عام مراد لیا ہی اور بعضون نے مرض خاص یعنے استسقا مراد لیا ہی اور بعضون نے اسہال اور کہتا ہون مین یعنے ملا علی قاری کہتے ہین کہ ان قیدون کی کچھ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہی راوی نے ساتھ اتفاق حفاظ کے کہ حدیث مین مات مرابطا ہی نہ من مات مریضا ع ہ **وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑین گے شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہین اپنے بچھونون پر یعنے گھرون مین مرے ہین اور شہید حقیقی نہین ہوے طرف اپنے پروردگار عزوجل کے بیچ حق اُن لوگون کے کہ مرے ہین طاعون یعنے وبا سے پس کہین گے شہید یہ یعنے جو کہ طاعون سے مرے ہین بھائی ہمارے ہین یعنے مشابہ ہمارے ہین پس ہون وین ساتھ ہمارے مرتبہ ہمارے مین بیان مشابہت کا یہ ہی کہ قتل کیے گئے جیسے قتل کیے گئے ہم اور کہین گے وہ کہ وفات دیے گیے بھائی ہمارے ہین یعنے مانند ہمارے ہین مرے اپنے بچھونون پر جیسے مرے ہم پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون اُنکی کے پس اگر مشابہ ہون زخم اُنکے زخم مارے گیون کے پس تحقیق وہ انہین سے ہین یعنے ملحق ساتھ اُنکے ہین ثواب مین اور ساتھ اُنکے ہین یعنے حشر و مرتبہ مین پس دیکھین گے تو ناگہان زخم اُنکے مشابہ ہونگے زخمون اُنکے کے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** قتل کیے گیے ہین جیسے ہم قتل کیے گئے یعنے جیسے ہم زخمی ہو کر کفار کے ہاتھ سے مرے ویسے ہی یہ بھی جنات کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مرے لکھا ہی علما نے کہ اہل طاعون کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے اُنکو نیزے سے مارا اسی لیے طاعون نام ہوا طعن سے بمعنی نیزہ مارنے کے

اور اس سے معلوم ہوا کہ جو طاعون سے مرا شہیدوں میں سے ہے اور ساتھ ہو انکے بیچ بہشت کے ۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِیْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھاگنے والا بیماری طاعون یعنے وبا کی سے مانند بھاگنے والے کے ہے لڑائی کفار کی سے اور صبر کرنے والا اسمیں واسطے اسکے ہے ثواب شہید کا نقل کی یہ احمد نے ف کہا طیبی نے کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ ہونے میں انتہی اور اگر اعتقاد کرے کہ اگر نہ بھاگونگا تو ضرور مرجاؤنگا اور اگر بھاگونگا تو سلامت رہونگا کفر ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو طاعون میں ثواب شہید کا ہوتا ہے اگرچہ نہ مرے بیچ اسکے ۔ بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَ ذِکْرِہٖ باب ہے بیچ حکم آرزو کرنے موت کے اور فضیلت یاد کرنے اسکی کے ف آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند مرض یا محتاجگی وغیرہا کے مکروہ ہے اسلیے کہ علامت بے صبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتھ تقدیر الٰہی کے ہے اور واسطے محبت اور شوق دیدار الٰہی کے اور خلاص ہونیکے اس سرائے فانی اور محبت اسکی سے اور پہونچنے کے ملک آخرت اور نعمتوں اسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہے اور اسی طرح مکروہ نہیں واسطے خوف ضرر دین کے اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہے اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضای اسکے اور توبہ اور استغفار کرے اور مقدم رکھے نفع آخرت کو والا یاد کرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھ مفید نہیں بلکہ سبب قساوت قلب کا ہوتا ہے جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ تعالے کا ساتھ غفلت کے نسأل اللہ العافیۃ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہے تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنے بسبب درازگی عمر کے اور اگر ہے بدکار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سے یعنے ساتھ توبہ کرنیکے اور ادائے حقوق لوگوں کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَیْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی یعنے دل سے اور نہ دعا کرے ساتھ موت کے یعنے زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اسکو موت تحقیق جسوقت مرتا ہے منقطع ہوتی ہے امید اسکی یعنے زیادہ بھلائی کرنیکی اور تحقیق نہیں زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اسکے کی مگر بھلائی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بسبب صبر کرنے کے بلا پر اور شکر کرنے کے نعمتوں پر اور راضی ہونے کے تقدیر پر اور فرمان برداری کرنے امر مولی کے ثواب بڑھتا ہی جاتا ہے بیچ اسکے ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی بسبب ضرر کے کہ پہونچے اسکو یعنے مالی ہو یا بدنی پس اگر ہے ضرور آرزو کرنے والا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھ مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنے مرنے سے اور مار مجکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنے جینے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فتوے دیا نووی نے کہ نہیں مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کے بلکہ مستحب

اور نقل کی ہو اسلیے آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہ سلف سے اور اسی طرح مستحب ہو آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا مین اسلیے کہ ثابت ہوئی ہو حضرت عمرؓ وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہو معاذ سے کہ انھون نے آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواسکی پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کے ہوا اور مسلم مین ہو کہ جسنے مانگی شہادت صدق دل سے دیا جاتا ہو شہادت یعنے ثواب اسکا اگرچہ نہ پہونچی شہادت اسکو اور مستحب ہو آرزو کرنی موت کی مدینۂ منورہ مین اسلیے کہ بخاری مین ہو کہ حضرت عمرؓ نے دعا کی اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل موتي ببلد رسولك اور زندگی مرنے سے بہتر جب تک ہو کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب امر بالعکس ہو یعنے گناہ زیادہ ہون طاعت سے اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سے تو مرنا بہتر ہو جینے سے ہو۔ **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہو عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہو اللہ تعالی اسکی ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہو اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہو اللہ ملاقات اسکی کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے یا کسی اور نے حضرتؐ کی بی بیون مین سے کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہین مرنے کو فرمایا نہین ہو یہ ولیکن مومن جسوقت آتی ہو اسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہو ساتھ راضی ہونے خدا کے اس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالی کے اسکو پس نہین کوئی چیز یعنے دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہو یعنے مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہو مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہو اللہ ملاقات اسکی اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہو اسکو موت خبر دیا جاتا ہو ساتھ عذاب خدا کے یعنے قبر مین اور سزا اسکی کے یعنے عذاب دوزخ کے پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہو پس ناخوش رکھتا ہو کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہو اللہ اسکی ملاقات کو یعنے دور کرتا ہو اپنی رحمت سے اور مزید نعمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہؓ کے ہو اور موت پہلی ملاقات اللہ کی

ف مشہور یہ ہو کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہو اور تحقیق یہ ہو کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت نہین ہو بلکہ پھرنا طرف دار آخرت کے اور طلب کرنا اس چیز کا کہ اسکے پاس ہو اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا ساتھ حیات دنیا کے پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی محبت موت کی ہو کہ وسیلہ اسکا ہو اور حضرت عائشہؓ یہی سمجھین تھین کہ مراد ملاقات خدا تعالے سے موت ہو حضرتؐ نے اسکو بیان فرمایا ساتھ لفظ لیس الامر کذلک کے یعنے نہین مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ بحکم جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل آرزو اسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضای حق کا اور مشتاق اسکی ملاقات کا ہوتا ہو ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکھتا ہو اور اثر اسکا آخر وقت مین بحکم طبیعت کے پیدا ہوتا ہو جیسا کہ فرمایا ولکن المومن آخر تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہو یعنے نہین ممکن دیکھنا اللہ تعالے کا پہلے موت کے

بلکہ بعد اسکے یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہے موت کو اسلیئے کہ پہونچتا ہے بسبب اسکے طرف
ملاقات خدا کے اور نہیں مقصود ہے وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور اسمین دلالت ہے اسپر کہ ملاقات غیر موت کی بیچ بیچ وعن
ابی قتادۃ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح منہ
فقالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا واذاھا
الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب متفق علیہ اور روایت ہے
ابی قتادہ سے یہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جنازہ پس فرمایا یہ راحت پانے والا ہے
یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کون ہے راحت پانے والا اور کون ہے جس سے اوروں کو
راحت ہوتی ہے پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہے بسبب مرنے کے رنج دنیا کے سے اور ایذا اسکی سے اور جاتا ہے طرف رحمت خدا کے
اور بندہ فاجر یعنے گنہگار راحت پاتے ہین شر اسکے سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف رنج دنیا کے سے یعنے مشقت جو بسبب اعمال واحوال کے اٹھاتا ہے مرنے سے اس سے راحت پاتا ہے اور ایذا دنیا کی سے
یعنے گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کے سے اسلیئے کہا مسروق نے کہ نہین رشک لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی چیز کے
مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہے قبر مین امن مین ہوتا ہے عذاب اللہ کے سے اور راحت پاتا ہے دنیا سے اور
کہا ابوداؤد نے دوست رکھتا ہون مین موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رب اپنے کے اور دوست رکھتا ہون مرض کو
واسطے کفارہ گناہون کے اور دوست رکھتا ہون فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنے کے اور راحت پاتے ہین بندے یون کہ
جب وہ خلاف شرع باتین کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ انکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پہونچاتے اپنے دین و دنیا کو اب جو مرا
اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پانا شہرون وغیرہ کا یون ہے کہ بسبب ہونے گناہ وظلم کے حاصل ہوتا ہے فساد عالم مین اور
خلل پڑتا ہے ارکان دین مین اور دشمن رکھتا ہے اسکو خدا تعالے پس ایذا اٹھاتی ہے بسبب اسکے زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہے
اور بسبب شومی گناہ اسکی کے مینھ نہین برستا جب مرا مینھ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائی سبھون نے
بیچ بیچ وعن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب
او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء
وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا پکڑا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا یعنے واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پھر فرمایا ہو تو دنیا مین گو یا کہ تو مسافر ہے بلکہ گذرنے والا
راہ کا اور تھے ابن عمرؓ کہتے جسوقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان
تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہ بخاری نے ف لفظ منکبی ساتھ سکون
حرف ی کے ہے مفرد اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید حرف ی کے ہے تثنیہ اور گو یا کہ تو مسافر ہے یعنے رغبت نکر طرف دنیا کے اسلیئے کہ
تو سفر کرنے والا ہے اس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹھہرا اسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ لذتون اسکی کے اور یکسو ہو
لوگون سے اور خلط ہونے سے ساتھ انکے اسلیئے کہ تو جدا ہو ویگا انکے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتھ کسی چیز

کہ نہین تعلق پکڑتا ساتھ اُسکے مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہوا اُسمین ساتھ اُس چیز کے کہ نہین مشغول ہوتا ساتھ اُسکے مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہی جانے کا طرف اہل اور وطن اپنے کے اور بلکہ گذرنے والا راہ کا اُسمین زیادہ مبالغہ ہی اسلیے کہ مسافر تو کبھی سکونت بھی اختیار کرلیتا ہی شہرون سفر کے مین بخلاف گذرنے والے راہ کے کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کرے تو لائق لینے ہووے موت شام صبح سامنے تیرے اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کر دن کے عمل کو رات تک اور رات کے عمل کو دن تک ؎ غنیمت شمر ای شمع وصل پروانہ ✤ کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند ✤ اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اور مابعد اُسکا کلام ابن عمرؓ کا ہی موقوفاً لیکن ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین مرفوعاً اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہوسکے کرتا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاویگا اگرچہ وہ عمل نہ کرسکے گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اُسمین جو ہوسکے تا ثواب بعد موت کے پاوے ؎ غنیمت دان جوانا دولت حسن وجوانی را ✤ نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد ✤ ۲۵ ح: **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن پہلے وفات اُنکی سے کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمھارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی امیدوار کرم اور مغفرت اُسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدے کریم کے پر لکھا ہی علماء نے کہ نشان سعادت کا یہ ہی کہ بیچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور جب مرگ کے قریب پہونچے امید غالب ہو اور یہ بھی لکھا ہی کہ مراد ساتھ نیک رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہی یعنی اچھے کرو اعمال اپنی حیات مین تا اچھا ہو گمان تمھارا ساتھ خدا کے نزدیک موت کے اسلیے کہ جسکے عمل برے ہونگے پہلے موت کے برا ہوگا گمان اُسکا نزدیک موت کے اور یہ بھی لکھا ہی کہ حقیقت امید کی یہ ہی کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولی کرے اور نظر اُسکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹھی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث ہووے گناہون پر وہ امید نہین ہی بلکہ آرزو اور غرور ہی کہا حسن بصری نے کہ کہتا ہی ایک تمھارا اچھا رکھتا ہون گمان اپنا ساتھ پروردگار اپنے کے جھوٹھ کہتا ہی اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل ح:۲

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُکُمْ مَا اَوَّلُ مَا یَقُوْلُ اللّٰہُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا اَوَّلُ مَا یَقُوْلُوْنَ لَہٗ قُلْنَا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ھَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ یَا رَبَّنَا فَیَقُوْلُ لِمَ فَیَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَکَ وَمَغْفِرَتَکَ فَیَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَکُمْ مَغْفِرَتِیْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم خبر دون مین تمکو اُس چیز کی کہ اول فرماویگا اللہ واسطے مومنون کے دن قیامت کے اور اُس چیز کے کہ پہلے کہین گے مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہمنے کہ ہان ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنون کو کیا دوست رکھتے تھے تم ملاقات میری کو کہین گے ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکھا تم نے ملاقات میری کو پس کہین گے امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیرے کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمھارے بخشش میری نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابونعیم نے حلیہ مین **ف** احتمال ہی یہ کہ ہو مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہ

بھی احتمال ہی کہ مراد ملاقات سے رویت ہو اور بعد لفظ لم کے کہ ابن ملک نے لائی سبب ذنبتم یعنے کیون گناہ کیا تمنے اور صحیح یہ ہی لم
احببتم لقائی یعنے کیون دوست رکھا تمنے ملنا میرا ع ❊ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ
اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد
کھو دینے والی لذتونکی کہ موت ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف صحیح یہی ہی کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سے ہی معنی قطع کرنیوالی
کے اور بعضون نے دال مہملہ سے معنی ڈھانے والی کے جو نقل کیا ہی صحیح نہین کسی راوی کی نقل ہی سے ہو گئی ہی اور موت کے یاد کرنے سے
غفلت دور ہوتی ہی اور دنیا مین مشغول ہونے سے باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کے کہ توشہ آخرت ہی اور زیادہ
کیہ نسائی نے یہ الفاظ فَاِنَّہُ لَا یُذْکَرُ فِیْ کَثِیْرٍ اِلَّا قَلَّلَہُ وَلَا فِیْ قَلِیْلٍ اِلَّا کَثَّرَہُ یعنے نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کے مگر کہ کم کر دیتی ہی
اسکو یعنے بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہی بسبب بے رغبتی اور فانی جاننے اسکے کے اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ
زیادہ کر دیتی ہی اسکو یعنے جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہی تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہی اسکو ع ❊ وَعَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِہٖ اسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْیِیْ
مِنَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰی وَلْیَحْفَظِ
الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی
مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود رض سے
کہا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کا یعنے جیسے کہ واجب اور لائق ہی
حیا کرنی یعنے ڈرو اللہ سے جیسا کہ چاہیے ڈرنا اس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی خدا کے یعنے کہ
بجا لاتے ہین ہم امر و نواہی اسکے فی الجملہ اور تعریف ہی واسطے اللہ کے یعنے اوپر توفیق دینے اسکے کے ہمکو اسپر فرمایا حضرت نے
نہین حق حیا کا یہ کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین و لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالے سے حق حیا کا پس چاہیے کہ محافظت
کرے سر کی اور اس چیز کی کہ سر مین ہی اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہیے کہ
یاد رکھے موت کو اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرۃ کا چھوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ
یعنے جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف
محافظت کرے سر کی یعنے نہ استعمال کرے اسکو بیچ غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑھے
لوگون کے دکھانے کے لیے اور نہ جھکاوے سر کو سوائے خدا کے اور کسی کے لیے ایسی جیسے یہان جھک جھک کر سلام
کرتے ہین برا ہی اور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور اس چیز کے کہ سر مین ہی یعنے زبان اور آنکھ اور کان کو گناہ سے
بچاوے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹھ وغیرہ نہ لیوے اور آنکھ سے نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکھے اور کان سے
کسی کی غیبت اور جھوٹھ مثل کہانی وغیرہ کے نہ سنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنے حرام اور شبہ کی چیزین نہ کھاوے
اور اس چیز کے کہ جمع کیا ہی پیٹ نے یعنے جو چیزین کہ متصل پیٹ کے ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتھ اور دل کے
انکو بھی گناہ سے بچاوے کہ ستر سے حرام کاری نہ کرے اور پاؤن سے گناہ کی جگہ مین مانند میلے اور تماشے اور

ناچ رنگ کے نچاوے اور ہاتھون سے کسی کو مارے نہین اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کرکرلے اور نہ ہاتھ لگاوے نامحرم کو اور دل مین عقیدہ برا اور برے خطرے اور یاد غیر خدا کے نہ رکھے اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو کہ ایک دن ہوگا کہ قبر مین ہڈیان ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے زہد کرتا ہے اسمین اور چھوڑ دیتا ہے لذات اور شہوات اسکے جیسے کہ آگے فرمایا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ آخر تک یعنے جو کوئی آخرۃ کے ثواب کو اور نعمتون اسکی کو چاھتا ہے تو چھوڑ دیتا ہے زینت دنیا کو اسلیے کہ یہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اور یہ وجہ کمال کے بیان تک کہ اتقیاء کے لیے بھی یعنے اولیا کے لیے اور کمالو وے نے کہ مستحب ہے سبب ذکر کرنا اس حدیث کا ح ✤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے مومن کے حق مین مرنا بمنزلہ تحفہ کے ہے اللہ تعالے کی طرف سے کہ اسکے سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہونچتا ہے ح ✤ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہے ساتھ پسینے پیشانی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بعضون نے کہا کہ کنایہ ہے جان کنی کی شدت سے کہ اسکے سبب سے گناہ جھڑتے ہین اور درجے بلند ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ مشقت اٹھاتا ہے مومن طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہے عبادت مین تا دم مرگ اور بعضون نے کہا ہے کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کے علامت بھلائی کی ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ مومن پر مشقت اور شدت نہین ہے بسبب موت کے سوا عرق پیشانی کے واللہ اعلم ح ✤ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور روایت ہے عبید اللہ بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطے کافر کے ہے اور رحمت ہے مومن کے لیے ف پکڑنا غضب کا ہے یعنے مرنا ناگہانی نشانیون غضب الٰہی سے ہے بندے پر اسلیے کہ نہ مہلت دی اسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرۃ کا یعنے توبہ اور عمل صالح کرتا لکھا ہے علماء نے کہ یہ بات کافرون کے لیے ہے اور انکے لیے کہ اچھے طریقے پر نہین ہین جیسا کہ آگے کی روایت مین آیا ہے حاصل یہ کہ ناگہان مرنا نیکون کے لیے نیک ہے اور برون کے لیے برا ہے ✤ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ فَقَالَ اَرْجُوا اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تھا حالت جانکنی مین پس فرمایا حضرتؐ نے کسطرح پاتا ہے تو اپنے کو یعنے کسطرح اپنے دل کو پاتا ہے اسوقت آیا امید وار رحمۃ خدا کا یا ترسناک

اُسکے غضب سے کہا امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے ای رسول خدا کے یعنے پاتا ہون اپنے کو امیدوار اُسکی رحمت کا اور باوجود اُسکے تحقیق
مین ڈرتا ہون اپنے گناہون سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتے خوف و امید بندے کے دل مین بیچ مانند
اسوقت کے مگر کہ دیتا ہی اُسکو اللہ تعالے وہ چیز کہ امید رکھتا ہی یعنے رحمت اپنی اور امن مین رکھتا ہی اُسکو اُس چیز سے کہ ڈرتا ہی
یعنے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی **ف** بیچ مانند اسوقت کے مراد یہ ہی
کہ اسوقت مین یا مانند اُسکے مین پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہی اور مانند اسوقت کے وہ اوقات ہین کہ آدمی
کنارہ موت پر ہو جیسے حکماً جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند اُسکے کے ع + **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنوا الموت فان ھول المطلع شدید
وان من السعادۃ ان یطول عمر العبد ویرزقہ اللہ عز وجل الانابۃ رواہ احمد روایت ہی جابر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اسلیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سے ہی یہ کہ دراز
ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اُسکو اللہ عز وجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہ احمد نے **ف** مطلع کہتے ہین بلند جگہ
کو کہ اُس پر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھتے ہین اور مراد مطلع سے یہان سکرات موت اور شدائد اُسکے ہین کہ اول اُسمین آدمی گرفتار ہو لیتا ہی
جب مرتا ہی حاصل حدیث کا یہ کہ فائدہ آرزوی موت مین کچھ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر و غم اور
دل تنگی کے کرتا ہی پس مرتے وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہو گی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الٰہی کا بھی ہوگا کیون اُسکی
آرزو کرتا ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت کی بسبب بے صبری اور تنگدلی کے منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار
الٰہی کے اور محبت اس عالم کی ہو جائز ہی اور نیک بختی سے الخ منع جو فرمایا آرزو کرنے موت کی سے یہ دوسری علت اُسکی ہی
یعنے آرزو موت کی نہ کرو اسلیے کہ وہ خود آنے والی ہی چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرت کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ
الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنے دنیا کھیتی آخرت کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کام آوینگے ع ح + **وعن** ابی امامۃ قال
جلسنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ورققنا فبکی سعد بن ابی وقاص فاکثر البکاء
فقال یا لیتنی مت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سعد اعندی تتمنی الموت فردد
ذلک ثلث مرات ثم قال یا سعد ان کنت خلقت للجنۃ فما طال عمرک وحسن من عملک فھو خیر لک رواہ احمد اور روایت ہی
ابی امامہ سے کہ کہا بیٹھے ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرت نے اور نرم کیے دل ہمارے
یعنے بسبب یاد دلانے احوال آخرت کے پس روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے پھر کہا ای کاشکے مین مرجاتا یعنے لڑکپنے
مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای سعد کیا نزدیک میرے
آرزو کرتا ہی مرنے کی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا ای سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کے لیے پس جسقدر کہ دراز
ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہی تیرے لیے نقل کی یہ احمد نے **ف** کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہی
یعنے بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچھ وجہ بھی ہو سکتی ہی میرے ہوتے ہوئے کیونکر مرنا چاہتا ہی کہ دیکھنا جمال باکمال
میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہی ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہووین تجھکو بعد مرنے کے درجات اور نعمتین وہان کی

غرض یہ کہ میرے چہرہ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتی کہ یہ دنیا مین بہشت نقد ہی ایک درویش سے پوچھا کہ مومن کو جینا بہتر ہی یا مرنا کہا کہ بیچ زمانہ نبوت کے جینا بہتر تھا اور بعد اسکے مرنا بہتر اور اخیر جملہ کے بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہی وہ یہ ہی وان کنت خلقت للنار فلا خیر فی موتک ولا لحسن الاسراع الیہ یعنے اور اگر ہی تو پیدا کیا گیا آگ کے لیے پس نہین بھلائی مرنے مین اور نہین اچھی ہی جلدی کرنی طرف اسکے ہو ۶ **وَعَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَاِنَّ فِيْ جَانِبِ بَيْتِيَ الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ ہ اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سے کہ کہا گیا مین جناب کے پاس اس حال مین کہ داغ لیے تھے انھون نے سات جگہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہ آرزو کرے ایک تمھارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا مین اسکی اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہین مالک تھا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میرے کے اب چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نے پھر لایا گیا جناب کے پاس کفن انکا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اسکو روئے اور کہا اگرچہ جائز ہی یہ ولیکن حمزہ نہین میسر ہوا واسطے اُنکے کفن مگر چادر سفید وسیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کھل جاتی قدمون سے اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤن پر کوتاہی کرتی سر اُنکے سے یہان تک کہ کھینچی گئی اُنکے سر پر اور رکھی گئی اُنکے پاؤن پر اذخر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے نہین ذکر کیا ثم اتی بکفنہ آخر تک **ف** جناب بن ارث صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنے اسلام کے اول ہی ایذا دے گئے ہین اور حاضر ہوے بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہی پس کہا بعضون نے کہ منع اسلیے فرمایا تھا کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اس سے ہوتی ہی اور جس صورت مین اعتقاد کرے کہ یہ سبب ہی اور شافی اللہ ہی پس کچھ مضائقہ نہین اسکا یا نہی محمول ہی اسپر کہ نہو اسکی ضرورت اور آرزو موت کی کی جناب نے یا تو بیقراری مین بسبب شدت مرض کے کہ جسکے لیے داغ کھائے تھے یا بسبب خوف تونگری کے کہ اسکے سبب سے آخر کو گنہ مین نہ گرفتار ہو جاؤن اور ظاہر دوسری ہی بات ہی چنانچہ مؤید ہی اسکا جملہ مابعد کا ولقد رایتنی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبد المطلب کے سید الشہدا ہی چچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اذخر وہان ایک گھاس ہی خوشبودار چھتون کے تختون پر بھی بچھاتے ہین اور اور بہت کام آتی ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے اسلیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنے حال پر ۶

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

باب ہی بیچ بیان اُس چیز کے کہ کہی جاتی ہی نزدیک اسکے کہ حاضر ہوئی اسکو موت **ف** یعنے علامت موت کی لکھا ہی علما نے کہ علامت موت کی یہ ہی کہ پاؤن سست ہو جاتے ہین کہ اگر کھڑے کرین تو گر پڑین اور ٹیڑھی ہو جاتی ہی اور ناک کا بانسا ٹیڑھا ہو جاتا ہی اور کنپٹیان بیٹھ جاتی ہین اور پوست خصیتین کا لٹک جاتا ہی اور مراد ساتھ اس چیز کے کہ کہی جاوے تلقین لا الہ الا اللہ کی اور انا للہ پڑھنا اور دعاء خیر کرنی اور پڑھنا یٰسین کا

اور مانند انکی کے ہی جیسے کہ حدیثون مین مذکور ہین ج ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی سعید رضی اللہ عنہ و ابی
ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ رواہ مسلم روایت ہی ابی سعید
اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو ان شخصون کو کہ قریب مرنے کے ہین کلمہ لا الہ الا اللہ
نقل کی یہ مسلم نے **ف** تلقین کے معنی ہین سمجھانا اور یہان مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہی روبرو قریب المرگ کے تا وہ بھی سُنکر پڑھے
حکم نہ کرے اسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہی ۱۲ **وعن** ام سلمۃ قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی
ما تقولون رواہ مسلم اور روایت ہی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کے
پاس یا قریب المرگ کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اس چیز پر کہ تم کہتے ہو یعنے دعا بھلی کرتے ہو یا بُری
نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد میت سے یا تو میت حکمی ہی یعنے قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہی تو او شک راوی کا ہی
اور اگر میت حقیقی مراد ہی تو او تنویع کے لیے ہی اور کہو بھلائی یعنے دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور میت کے لیے
مغفرت کی ۱۲ **وعنہا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول
ما امرہ اللہ بہ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا الا اخلف اللہ
لہ خیرا منہا فلما مات ابو سلمۃ قلت ای المسلمین خیر من ابی سلمۃ اول بیت ہاجر الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم انی قلتہا فاخلف اللہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی انھین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اسکو مصیبت یعنے تھوڑی ہو یا بہت پس کہے
وہ چیز کہ حکم کیا اسکو اللہ نے یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون یا الٰہی دے ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کے اور بدلا دے
واسطے میرے بہتر اُس سے یعنے اُس چیز سے کہ میرے ہاتھ سے گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہی اللہ تعالے بدلا واسطے اسکے بہتر
اس سے پس جب کہ مرے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہا مین نے کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرت کی طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پھر مین نے کہے یہ کلمے پس دیا اللہ تعالی نے مجھے عوض مین ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے حضرت کے
نکاح مین آئی نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی انا للہ آخر تک کے یہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہی ملک اور پیدائش خدا کے ہین
اور ہم اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین پس اُس آیت مین تسلیم اور اقرار ہی اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہی اور جو چیز
منسوب ہی طرف ہمارے عاریت ہین مالک وہی ہی اور اسی سے ابتدا ہماری ہی اور اسی کی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے
دل مین یہ مضمون جمالے اور صبر کرے مصیبت پر کہ پہونچے اسکو آسان ہوتی ہی اسپر مصیبت اور نرے الفاظ اسکے
پڑھنے ساتھ جزع و فزع کے کچھ مفید نہین اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑھنے کا کہان ہی کہ کہا کہی وہ چیز کہ حکم
کیا اسکو اللہ نے جواب یہ کہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہی گویا حکم ہی کیا ہی اور لفظ اجرنی ساتھ
جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہی اور معنے دونون کے ایک ہی ہین اور جب مرے
ابو سلمہ رضی اللہ عنہ الخ ام سلمہ کہتی ہین کہ مین نے یہ حدیث حضرت سے سُنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میرے حضرت کے سامنے مرے

تو لقصد بجا لانے امر حضرتؐ کے اور حاصل کرنے اس فضیلت کے چاہا مین نے کہ یہی کلمات پڑھون پھر اپنے دل مین خیال کیا مین نے
کہ ابو سلمہؓ سے کونسا شخص بہتر ہو کہ جسکو اللہ تعالی بدلے اُسکے خاوند میرا کرے گا بعد ازان ابو سلمہؓ کی فضیلت بیان کی کہ اول
صاحب خانہ الخ یعنے عیال سمیت جو لوگ ہجرت کر کر مکے سے مدینہ مین گئے تھے اُنمین سے سب سے پہلے ابو سلمہؓ ہی عیال
سمیت ہجرت کر کر حضرتؐ پاس حاضر ہوے تھے اور یہ حضرتؐ کے بھائی تھے رضاعی یعنے دودھ شریک اور حضرتؐ کی پھوپھی کے
بیٹے بھی تھے پھر ام سلمہؓ کہتی ہین کہ باوجود اس غلبان کے مین نے یہی کلمات پڑھے اُسکے سبب سے حضرت کے نکاح مین آئی
کہ افضل بشر ہین ۱۲ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ
ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ
يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ
فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اُنھین سے
کہ کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہؓ پاس حال مین کہ تحقیق پھر گئی تھین آنکھین اُسکی پس بند کیا آنکھون
اُنکی کو پھر فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کیجاتی ہی جاتی رہتی ہی ساتھ اُسکے بینائی پس چلائے لوگ اہل اُسکے سے یعنے اسلیے
کہ سمجھے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنے نفسون پر مگر ساتھ بھلائی کے یعنے واویلا اور بددعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے
آمین کہتے ہین اُس چیز پر کہ کہتے ہو تم یعنے تمھاری دعا پر خواہ بھلی ہو خواہ بُری پھر فرمایا حضرتؐ نے یا الٰہی بخش واسطے ابی سلمہ
اور بلند کر درجہ اُسکا بیچ اُنکے کہ سیدھی راہ دکھلائے گیے ہین اور جانشین یعنے کارساز ہو اُسکا بیچ پس ماندون اُسکے کہ باقی ہین
بیچ باقی سکے رہی ہوے لوگون کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے اسکے ای پروردگار عالمون کے اور کشادگی کر قبر اُسکی مین اور
روشنی کر اُسکے لیے اسمین نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحقیق روح الخ یہ علت ہی اغماض یعنے آنکھین بند کرنے کی یعنے بند کیا مین نے آنکھون
کو اسلیے کہ روح جب قبض کی جاتی ہی بینائی بھی اُسکے ساتھ جاتی رہتی ہی پس نہین فائدہ آنکھین کھلی رکھنے مین ۱۲ع **وَعَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائیشہؓ سے کہ کہا تحقیق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیے گیے ڈھانکے گئے ساتھ چادر یمن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ**
الثَّانِيْ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا ہووے آخری
کلام لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ ابو داود نے **ف** مراد یہ ہی کہ جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہے وقت اخیر
مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانے کے بقدر گناہون کے اور اوّل ظاہر تر ہی
تاکہ امتیاز ہو اُسکو سبب اُسکے اور مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہ کلمہ نہ تھا اور ظاہر یہ ہی کہ کلام شامل ہی لسانی اور نفسانی کو یعنے
خواہ اس کلمہ کو زبان سے کہے یا دل سے ہی ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دل سے دونون سے کہنا افضل ہی ۱۲ع
وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو سورہ یٰسین اپنے مردون نقل کی

یہ احمد اور ابوداؤد و ابن ماجہ نے **ف** مراد مردوں سے قریب المرگ ہیں شاید حکمت اسکے پڑھنے میں یہ ہے کہ تا قریب المرگ لذت اٹھاوے ساتھ اس چیز کے کہ اسمین ہے یعنے ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سواے اسکے عجیب عجیب مضمون ہیں اسمین اور احتمال ہے کہ مردوں سے مراد حقیقی مردے ہوں پس اسکے گھر میں پڑھے پہلے دفن کے یا سرہانے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی میت یعنے قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اسکے یس مگر کہ آسانی کرتا ہے اللہ اسپر اور نقل کی ہے حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر والدین اپنے کی یا ایک کی یعنی ماں کی یا باپ کی ہر جمعہ میں پھر پڑھے نزدیک اسکے سورہ یس مغفرت کیجاتی ہے واسطے اسکے بقدر گنتی تمام حرفوں اسکے کے ع مراد جمعہ سے دن جمعہ کا ہے یا سارا ہفتہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اس حالت میں کہ وہ میت تھے اور حضرت روتے تھے یہاں تک کہ بہے آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے **ف** مہاجرین میں سے اول انتقال مدینہ منورہ میں عثمان بن مظعون ہی کا ہوا اور اول بقیع میں بھی دفن کیے گئے بعد انکے دفن کے نزدیک قبر کے ٹھہرا اور حضرت نے دست مبارک سے پتھر اٹھا کر انکی قبر پر رکھا نشان کے لئے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مرنے کے یعنے پہلے دفن سے اور رونا اسپر آنسوؤں سے جائز ہے ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انہیں عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیق رض نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسوقت کہ انکی وفات ہوچکی تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** حُصَيْنِ ابْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے پس آئے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے انکی پس فرمایا تحقیق میں نہیں گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اسکو موت پس خبر کر دینا تم مجکو ساتھ مرنے اسکے کے یعنے تا آؤنگا اور نماز اسپر پڑھونگا اور جلدی کرو یعنے بیچ تجہیز و تکفین دفن کے پس تحقیق نہیں لائق واسطے مردے مسلمان کے یہ کہ روک رکھا جاوے درمیان لوگوں اسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر دیر کر دفن کریں تو خوف ہے سڑ جانے کا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کھاوینگے اسمین حقارت اور بے عزتی اسکی ہے اور مومن کو اللہ تعالے نے معظم و مکرم کیا ہے پس اسلیے فرمایا کہ جلد دفن کریں ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگوں کو یہ کلمہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا سکھلانا اسکا تندرستوں کو

فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** روایت کی ہے ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے جو کہے انکو نزدیک وفات اپنی کے داخل ہوگا جنت مین وہ یہ ہین لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار
الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد ازان تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وہو علی کل شئ قدیر ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا
النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا
تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا
بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا
تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيْ اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ
كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً وَّاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى
تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ
الْخَبِيْثِ اِرْجِعِيْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہے آتے ہین اسکے پاس فرشتے پس جسوقت کہ ہوتا ہے مرد نیک
کہتے ہین یعنے ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک مین نکل اس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہے یعنے نزدیک خدا اور خلق کے
اور خوشوقت ہو ساتھ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت مین اور ساتھ ملاقات رب غیر غضب ناک کے پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان
کہ کہا جاتا ہے اسکو یہ یعنے جو کہ ہوا یہان تک کہ باہر نکلتی ہے یعنے خوش پھر لیجاتے ہین اسکو طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان
کا واسطے اسکے یعنے بعد کھلوانے فرشتون کے یا پہلے ہی پس کہا جاتا ہے یعنے دربان آسمان کے کہتے ہین کون ہے یہ پس کہتے ہین
فرشتے جو کہ اسکو لیجاتے ہین فلانا شخص ہے یعنے روح فلانے کی ہے کہ نام و نشان اسکا ذکر کرتے ہین پس کہا جاتا ہے خوشوقتی ہو جان
پاک کو کہ تھی بدن پاک مین داخل ہو اس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھ راحت اور رزق پاک کے اور ساتھ
ملاقات پروردگار کے کہ نہین غصے پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہ یہان تک کہ پہونچتی ہے اس آسمان تک کہ
اسمین ہے رحمت خاص خدا کی یعنے عرش پس جبکہ ہوتا ہے آدمی برا یعنے کافر کہتا ہے ملک الموت نکل تو اے جان بد کہ تھی بدن بد مین
نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھ پانی گرم کے اور پیپ کے اور ساتھ اور عذابون طرح طرح کے مانند اسکے یعنے جو کہ
مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہ یہان تک کہ نکلتی ہے یعنے ساتھ کراہت کے پھر لیجاتے ہین اسکو طرف آسمان کے
یعنے واسطے ظاہر کرنے ذلت اسکی کے پس کھلوائے جاتے ہین واسطے اسکے دروازے آسمان کے پس کہا جاتا ہے کون ہے یہ پس کہا جاتا ہے
فلانا شخص پھر کہا جاتا ہے نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک مین پھر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہین کھولے جاوینگے تیرے لیے
دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہے آسمان سے پھر پھر آتی ہے طرف قبر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** آتے ہین اسکے پاس فرشتے
ظاہر تر یہ ہے کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونون ہوتے ہین پھر اگر نیک دیکھتے ہین فرشتے رحمت کے اپنا کام کرتے ہین
اور اگر بدکار دیکھتے ہین فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہین اور مراد صالح سے یا تو مومن ہے یا وہ شخص کہ ادا کرے حقوق

اللہ تعالی کے اور حقوق اسکے بندون کے اور فاسق مسکوت عنہ ہو یعنے اسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب و سنت کا ہو تا کہ رہے وہ درمیان خوف و رجا کے اور پھر آتی ہو طرف قبر کے اور ہوتی ہو ہمیشہ قید کی گئی اسفل السافلین مین بخلاف روح مومن کے کہ وہ سیر کرتی ہو آسمان و زمین مین اور میوے کھاتی ہو جنت مین جہان چاہتی ہو اور جگہ پکڑتی ہو طرف قندیلون کے نیچے عرش کے اور اسکو تعلق رہتا ہو اپنے بدن کے ساتھ بھی تعلق کلی اسطرح کہ پڑھتا ہو وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑھتا ہو اور چین کرتا ہو اور سوتا ہو مانند سونے دولہ کے اور دیکھتا ہو طرف منازل اپنی کے جنت مین بحسب مقام اور مرتبے اپنے کے پس امر روح کا اور احوال برزخ کا اور آخرۃ کا تمام خوارق عادات یعنے خلاف عادات سے ہو پس مومن مشکل بجانے انکو ہو ۶ **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرجت روح المؤمن تلقاھا ملکان یصعدانھا قال حماد فذکر من طیب ریحھا وذکر المسک قال ویقول اھل السماء روح طیبۃ جاءت من قبل الارض صلی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم یقول انطلقوا بہ الی اخر الاجل قال وان الکافر اذا خرجت روحہ قال حماد وذکر من نتنھا وذکر لعنا ویقول اھل السماء روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض فیقال انطلقوا بہ الی اخر الاجل قال ابو ھریرۃ فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریطۃ کانت علیہ علی انفہ ھکذا رواہ مسلم اور روایت ہو ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہو روح مومن کی لیتے ہین اسکو دو فرشتے لے چڑھتے ہین اسکو کہا حماد نے کہ راوی حدیث کا ہو ابی ہریرہ سے پس ذکر کیا حضرت نے یا ابی ہریرہ نے خوشبوئی اس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنے کہا کہ آتی ہو اس سے بو مشک کی اسطرح اسلیے کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنے تھے یاد نہ رہے فرمایا حضرت نے اور کہتے ہین اہل آسمان روح پاک آئی زمین کی طرف سے بعد ازان روح کو خطاب کر کر کہتے ہین رحمت بھیجے اللہ تجپر اور تیرے بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اسکو پس لیجاتے ہین اسکو طرف پروردگار اسکے کے یعنے عرش پروردگار اسکے کے پھر فرماتا ہو پروردگار لیجاؤ اسکو ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرت نے اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہو روح اسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا حضرت نے یا ابو ہریرہ نے بدبو اسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتے ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کی طرف سے پس کہا جاتا ہو لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوے قیامت تک کہا ابو ہریرہ نے پس رکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر یعنے کونہ چادر کا کہ تھی حضرت پر او پر ناک اپنی کے اسطرح سے نقل کی مسلم نے **ف** لیجاؤ اسکو یعنے تاکہ ٹھہرے جنت مین یا نزدیک اسکے آخر اجل تک پھر ہمارے پاس آتا ہو اور مراد اجل سے یہان مدت برزخ ہو اور برزخ اس عالم کو کہتے ہین کہ درمیان ہین مرنے اور قیامت کے ہو اور اسطرح سے یعنے ابو ہریرہ نے چادر ناک پر رکھ کر بتائی کہ اسطرح سے حضرت نے رکھی اور حضرت کو گویا از راہ مکاشفہ کے روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکھا ہو ۶ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضر المؤمن اتت ملئکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان فتخرج کاطیب ریح المسک حتی انہ لیناولہ بعضھم بعضا حتی یاتوا بہ ابواب السماء فیقولون ما اطیب ھذہ الریح التی جاءتکم من الارض فیاتون بہ ارواح المؤمنین فلھم اشد فرحا بہ من احدکم بغائبہ یقدم علیہ فیسالونہ ماذا فعل فلان ماذا فعل فلان فیقولون دعوہ فانہ کان فی غم الدنیا فیقولون قد مات اما اتاکم فیقولون قد ذہب بہ الی امہ الھاویۃ وان الکافر اذا احضر اتتہ ملئکۃ العذاب

بعضہ فیقولون اخرجی ساخطۃ مسخوطا علیک الی عذاب اللہ عز وجل فتخرج کانتن ریح جیفۃ حتی یاتون بہ باب الارض فیقولون ما انتن ہذہ الریح حتی یاتون بہ ارواح الکفار رواہ احمد والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آتی ہے مومن کو موت لاتے ہین فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا پھر کہتے ہین روح کو نکل تو اس حال مین کہ راضی ہے تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا تجہسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کے اور طرف پروردگار کے کہ نہین غضب ہی پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کے یہان تک کہ تحقیق لیتے ہین اس روح کو بعضے فرشتے بعضون سے یعنے ہاتھون ہاتھ لیجاتے ہین ازراہ تعظیم و تکریم کے یہان تک کہ لاتے ہین اسکو دروازون آسمان پر پس کہتے ہین فرشتے آپسمین کیا خوب ہے یہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کی طرف سے پھر لاتے ہین اسکو طرف ارواح مومنون کے یعنے جہان انکی ارواحین رہتی ہین علیین مین یا جنت مین یا درواز جنت پر یا نیچے عرش کے بسبب مرتبہ اپنے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنے اس روح کے ایک تمہارے سے ساتھ غائب کے کہ آتا ہے اسکے پاس یعنے جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور اسکے گھر کے لوگ اس سے نہایت خوش ہوتے ہین اسی طرح سے اس مومن کی روح جانے سے اور روحین خوش ہوتی ہین پھر پوچھتی ہین ارواحین مومنون کی اس روح سے کہ کیا کیا فلانے نے یعنے کیا حال ہے فلانے فلانے شخصون کا یعنے نام لیکر پوچھتی ہین احوال ان اشخاصون کا کہ دنیا مین انکو چھوڑ کر دے تھے پس کہتی ہین اروحین آپسمین چھوڑ دو اسکو اسلیے کہ یہ تھی غم دنیا مین یعنے جب راحت پاوے گی تب پوچھنا پس کہتی ہے یہ روح یعنے بعد راحت پانے کے کہ تحقیق مر گیا یعنے فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہین آیا تمھارے پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لے گئے اسکو طرف ماں اسکی کے کہ آگ دوزخ ہے اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہے اسکو موت لاتے ہین اسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہین فرشتے روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کے ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجہپر پس نکلتی ہے روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردار کے یہان تک کہ لاتے ہین اسکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہین فرشتے کیا بری ہے یہ بو یہان تک کہ لاتے ہین اسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی یہ احمد و نسائی نے ف ریشمی کپڑا جو لاتے ہین شاید روح کو اسمین لپیٹ کر لیجاتے ہین اور کیا حال ہے فلانے فلانے شخصون کا یعنے طاعت کرتے ہین تا خوش ہووین سنکر اور دعا کرین انکے لیے ساتھ استقامت کے یا گناہ کرتے ہین تا کہ غمگین ہووین اسپر اور بخشش مانگین انکے لیے اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے طرف دروازے آسمان و زمین والے کے کہ پہلا آسمان ہے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ دروازے کے زمین پس روکیجاتی ہے طرف اسفل السافلین کے کنایہ ہون مین یعنے ملا علی کہتے ہین کہ یہی صواب یعنے بہتر ہے اور طرف ارواح کفار کے کہ جگہ انکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہ کا ہے بیچ گھر اور جہنم کے

۴ وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولما یلحد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلسنا حولہ کان علی رؤسنا الطیر وفی یدہ عود ینکت بہ فی الارض فرفع راسہ فقال استعیذوا باللہ من عذاب القبر مرتین او ثلثا ثم قال ان العبد المؤمن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال من الاخرۃ نزل الیہ ملائکۃ من السماء بیض الوجوہ کان وجوہہم الشمس معہم کفن من اکفان الجنۃ وحنوط من حنوط الجنۃ حتی یجلسوا منہ مد البصر ثم یجیء ملک الموت علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ فیقول ایتہا النفس الطیبۃ اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان قال فتخرج تسیل کما تسیل القطرۃ من السقاء فیاخذہا فاذا اخذہا لم یدعوہا

فِی یَدِہٖ طَرْفَۃَ عَیْنٍ حَتّٰی یَاْخُذُوْھَا فَیَجْعَلُوْھَا فِیْ ذٰلِکَ الْکَفَنِ وَفِیْ ذٰلِکَ الْحَنُوْطِ وَیَخْرُجُ مِنْھَا کَاَطْیَبِ نَفْحَۃِ مِسْکٍ وُجِدَتْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ ۔ روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار مین سے پس پہونچے ہم طرف قبر کے اور ہنوز نہین دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم گرد حضرت کے گویا کہ ہمارے سرون پر جانور تھے پرند یعنے سر جھکا کر چپکے بیٹھے اور داہنے بائین نہ دیکھتے تھے اور حضرت کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کہ کریدتے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اُسکے زمین مین یعنے جیسے تفکر کرتے ہین پھر اُٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکے طرف آخرۃ کی یعنے قریب مرنے کے پہونچتا ہی تو اُترتے ہین طرف اُسکے فرشتے آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہین منھ اُنکے گویا کہ منھ اُنکے ہین آفتاب ساتھ اُنکے کفن ہوتا ہی کفنون یعنے ریشمی کپڑون بہشت کے سے اور خوشبو ہوتی ہی خوشبویون بہشت کی سے یعنے مشک وعنبر وغیرہ اُنکا یہانتک کہ بیٹھتے ہین سامنے اُسکے جہان تلک کہ پہونچے نگاہ یعنے اسطرح بیٹھتے ہین بسبب کمال ادب کے منتظر ہوتے ہین روح نکلنے کے پھر آتے ہین ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹھتے ہین نزدیک سر اُسکے کے پس کہتے ہین ای جان پاک نکل طرف بخشش کے اللہ کی طرف سے اور خوشنودی اُسکی کے فرمایا حضرت نے پس نکلتی ہی جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہی قطرہ پانی کا مشک مین سے یعنے بسہولۃ ونرمی پس لیتے ہین اُسکو ملک الموت پس جب لیتے ہین اُسکو ملک الموت نہین چھوڑتے اور فرشتے اس جان کو ملک الموت کے ہاتھ مین ایک پلک مارتے یعنے بسبب اشتیاق کے جلدی سے اُسکو لے لیتے ہین یہانتک کہ لیتے ہین اُسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہین اُسکو اُس کفن مین اور اُس خوشبو مین اور نکلتی ہی اُس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبویون مشک کے کہ پائی جاوین روے زمین پر یعنے تمام زمین پر ابتداے پیدایش دنیا سے فنا ہونے اُسکے تک **ف** اُس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ مومن پر بھی بڑی سختی ہوتی ہی اسوقت تطبیق اُنمین یون دی گئی ہی کہ سختی روح مومن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہی اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہی بخلاف روح کافر کے کہ اُسکی روح نکلتی بھی دشواری سے ہی واللہ اعلم مولانا **قَالَ** فَیَصْعَدُوْنَ بِھَا فَلَا یَمُرُّوْنَ یَعْنِیْ بِھَا عَلٰی مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِلَّا قَالُوْا مَا ھٰذَا الرُّوْحُ الطَّیِّبُ فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِہِ الَّتِیْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَہٗ بِھَا فِی الدُّنْیَا حَتّٰی یَنْتَھُوْا بِھَا اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَسْتَفْتِحُوْنَ لَہٗ فَیُفْتَحُ لَھُمْ فَیُشَیِّعُہٗ مِنْ کُلِّ سَمَآءٍ مُّقَرَّبُوْھَا اِلَی السَّمَآءِ الَّتِیْ تَلِیْھَا حَتّٰی یُنْتَھٰی بِہٖ اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اکْتُبُوْا کِتَابَ عَبْدِیْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاَعِیْدُوْہُ اِلَی الْاَرْضِ فَاِنِّیْ مِنْھَا خَلَقْتُھُمْ وَفِیْھَا اُعِیْدُھُمْ وَمِنْھَا اُخْرِجُھُمْ تَارَۃً اُخْرٰی قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُہٗ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَاْتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰہُ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ وَمَا عِلْمُکَ فَیَقُوْلُ قَرَاْتُ کِتَابَ اللّٰہِ فَاٰمَنْتُ بِہٖ وَصَدَّقْتُ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَاَفْرِشُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاَلْبِسُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَافْتَحُوْا لَہٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّۃِ قَالَ فَیَاْتِیْہِ مِنْ رَّوْحِھَا وَطِیْبِھَا وَیُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ مَدَّ بَصَرِہٖ ۔ فرمایا حضرت نے پس لے چڑھتے ہین فرشتے اُس جان کو پس نہین گذرتے فرشتے یعنے ساتھ اس جان کے کسی جماعت پر فرشتون سے یعنے وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہین مگر کہ کہتے ہین کون ہی یہ روح پاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے فلانا بیٹا فلانے کا یعنے اُسکی روح ہی بیان کرتے ہین اُسکو ساتھ بہترین ناموں یعنے وصفون اور لقبون اُسکے کے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اُسکو ساتھ اُنکے دنیا مین اسی طرح سوال وجواب ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ لے پہونچتے ہین اُسکو آسمان دنیا تلک یعنے پہلے تک پھر کھلواتے ہین فرشتے دروازہ اُسکے لیے پس کھولا جاتا ہی آسمان یعنے دروازہ

اسکا اُنکے پیچھے پس ساتھ ہوتے ہین اُسکے ہر آسمان سے مقرب خدا کے کہ اُس آسمان مین ہین اس آسمان تک کہ متصل ہے اُسکے یہان تک کہ پہونچایا جاتا ہی
اسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہی اللہ تعالی عزوجل لکھو یعنے ثابت رکھو نامۂ اعمال بندے میرے کا علیین مین اور پھیر لیجاؤ اسکو طرف زمین کے یعنے
بدن اُسکے کے کہ مدفون ہی زمین مین تا متعلق ہو ساتھ بدن کے خوب طرح اور مستعد ہو واسطے سوال و جواب کے اسلیے کہ تحقیق مین نے زمین ہی سے
پیدا کیا ہی اُنکو یعنے بدنون بنی آدم کے کو اور اُسمین پھر بھیجتا ہون اُنکو یعنے بدنون اور اروا حون اُنکی کو اور اسی سے نکالونگا اُنکو دوسری بار
فرمایا حضرت صلعم نے پس پھر ڈالی جاتی ہی روح اُسکی اُسکے بدن مین پھر آتے ہین اُسکے پاس دو فرشتے یعنے منکر نکیر پس بٹھلاتے ہین اُسکو پھر
کہتے ہین اُسکو کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہی پھر کہتے ہین اُسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتے ہین
اُسکو کون ہی یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہی وہ رسول اللہ کے ہین صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتے ہین فرشتے
اُسکو کس سبب سے جانا تونے یعنے رسول ہونا اُنکا پس کہتا ہی پڑھی مین نے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھ اُسکے اور سچ جانا مین نے
یعنے دل سے پس اُس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سے یعنے زبانی اللہ تعالے کے یہ کہ سچا ہی بندہ
میرا پس بچھاؤ اُسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پہناؤ اُسکو لباس بہشت کے اور کھولو واسطے اُسکے دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرت صلعم نے
پس آتی ہی اُسکو ہوا اُسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہی اُسکے لیے قبر اُسکی مین بقدر پہونچنے نگاہ اُسکی کے **ف** اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہین اور اُسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہو وین
اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اُسمین نامۂ اعمال نیکون کے رہتے ہین اور کون ہی یہ
شخص شاید کہ بعضون سے یون پوچھتے ہون اور بعضون سے اسطرح کہ کون ہی نبی تیرا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی رواہ احمد
قَالَ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ
تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ
حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي فرمایا حضرت صلعم نے اور آتا ہی اُسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبودار پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتھ
اُس چیز کے کہ خوش کرے تجھکو یعنے وہ نعمتین تیرے لیے مہیا ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین نہ کسی کان نے سنین یہ وہ دن ہی کہ وعدہ
دیا جاتا تھا تو یعنے دنیا مین پس کہتا ہی میت اُسکو کون ہی تو پس چہرہ تیرا کامل ہی حسن و جمال مین لاتا ہی بھلائی کو اور خوشخبری دیتا ہی
اُسکی پس کہتا ہی وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہی میت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت
اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنے کے **ف** مراد اہل سے حور عین اور خادم ہین اور مال سے محل اور
باغ جنت کے اور اور چیزین وہانکی کہ قسم مال سے ہین یا مراد اہل سے قرابتی مؤمن ہین اور مال سے حور و قصور وغیرہ ہے **قَالَ** وَإِنَّ
الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ
فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اخْرُجِي إِلَى
سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا
فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ
بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ

يُسمّى بها في الدنيا حتى ينتهي بِه الى السماء الدنيا فيستفتح له فلا يُفتح له ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفتح لهم ابواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه في سجين في الارض السفلى فتطرح روحه طرحا ثم قرأ ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوي به الريح في مكان سحيق فتعاد روحه في جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادري فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار وافتحوا له بابا الى النار فيأتيه من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه۔ فرمایا حضرتؐ نے اور تحقیق بندہ کافر جس وقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونے کے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے اوترتے ہین اسکی طرف آسمان سے فرشتے یعنے عذاب کے کلموہی ساتھ اسکے ہوتے ہین ٹاٹ پس بیٹھتے ہین روبرو اسکے جہان تک کہ پہونچے نگاہ پھر آتا ہی ملک الموت یہان تک کہ بیٹھتا ہی نزدیک سر اسکے کے پس کہتا ہی اے جان خبیث نکل طرف عذاب کے اللہ کی طرف سے فرمایا حضرتؐ نے پس پراگندہ ہوتی ہی جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی ہی ناخوش رکھتی ہی نکلنے کو بسبب خوف عذاب کے کہ دیکھتی ہی آثار اسکے بخلاف روح مؤمن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہی خوشی سے بسبب دیکھنے انوار وآثار کرم کے پس کھینچتا ہی ملک الموت اس روح کو یعنے لگا لتا ہی ساتھ سختی اور زور کے جیسا کھینچا جاتا ہی آنکڑہ صوف ترسے کہ وقت کھینچنے کے اس صوف مین سے کچھ اسکو لگ آتا ہی یعنے اسی طرح روح کافر کی جب کھینچی جاتی ہی انتہا اور رگون سے ساتھ سختی اور قوت کے تو ایسا حال ہوتا ہی کہ جیسے کہ اسکے ساتھ نکل آیا رگون مین سے کچھ پس لیتا ہی ملک الموت اسکو پس جب لیتا ہی اسکو نہین چھوڑتے فرشتے روح کو اسکے ہاتھ مین قدر جھپکنے آنکھ کے یہان تک کہ رکھتے ہین اسکو بیچ ان ٹاٹون کے اور پھیلتی ہی اس روح سے نہایت بوی بد مانند بوی مردار کے کہ پائی جاوے روی زمین پر پس لیکر چڑھتے ہین اسکو پس نہین گذرتے ساتھ اسکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ کہتے ہین فرشتے کون ہی یہ روح ناپاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہی ذکر کرتے ہین ساتھ بدترین صفتون اسکے کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا ساتھ اُنکے دنیا مین یہان تک کہ پہونچایا جاتا ہی اسکو طرف آسمان دنیا کے پس کھلوایا جاتا ہی اسکے لیے دروازہ آسمان کا پس نہین کھولا جاتا واسطے اسکے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے سند کے لیے یہ آیت نہین کھولے جاتے واسطے کافرون کے دروازے آسمان کے یعنے کوئی دروازہ دروازون مین سے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہان تک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یعنے جیسے یہ امر نہین ہوسکتا ہی دشوار ہی ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین بھی نہین ہوسکیگا محال ہی اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین پس فرماتا ہی اللہ عزوجل لکھو نامۂ اعمال اسکا سجین مین کہ نام ایک جگہ کا ہی نیچے ساتوین زمین کے کہ نیچے کی زمین ہی پس پھینکی جاتی ہی روح اسکی پھینکنے کر پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت اور جو شخص کہ شریک کرے ساتھ اللہ کے پس گویا گرا آسمان سے منہ کے بل یعنے بلندی ایمان وتوحید سے پستی کفر وشرک مین پڑا پس اوچک لیتے ہین اسکو پرندے یعنے ہلاک ہوتا ہی یا پھینک دیتی ہی اسکو باو بیچ مکان دور کے یعنے دور ہوتا ہی رحمت خدا سے پس پھر ڈالی جاتی ہی روح اسکی بدن اسکے مین اور آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اسکو پھر کہتے ہین واسطے اسکے کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین واسطے اسکے کون ہی یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین پس کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان کی طرف سے یہ کہ جھوٹا ہی پس بچھاؤ اسکے لیے بچھونا آگ کا اور کھولو واسطے اسکے دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہی اسکو گرمی اسکی اور ہوا گرم اسکی اور تنگ کی جاتی ہی

اسپر قبر اسکی یہان تک کہ نکلر ادھر ادھر نکل آتی ہین قبر مین پسلیان اسکی **ف** سجین ایک جگہ ہی گہرا او دوزخ مین ساتوین زمین کے نیچے اسمین نامۂ اعمال دوزخیون کے لکھے جاتے ہین اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہی اور بیچ مکان دور کے اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نے اسکو گمراہی مین اور دور پڑا مقام قرب سے اور یہ آیۃ یعنے دوسری سند ہی نزی اس قول حضرتؐ کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نہ یہ کہ بیان ہی حال کافر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہی کہ متحیر بولتا ہی اور قبر کافرون کو تو سطح بھینچتی ہی جیسے کہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کے لیے بلکہ اکابر موحد کے لیے یعنے اولیاء اللہ کے لیے ضغطہ قبر کا یعنے بھینچنا یون ہوتا ہی کہ زمین ملتی ہی جیسے مان اشتیاق والی اپنے بچے کو گلے لگاتی ہی **و** ہ **و**یاتیہ رجل قبیح الوجہ قبیح الثیاب منتن الریح فیقول ابشر بالذی یسوءک ھذا یومک الذی کنت توعد فیقول من انت فوجھک الوجہ یجیئ بالشر فیقول انا عملک الخبیث فیقول رب لا تقم الساعۃ اور آتا ہی اسکے پاس ایک شخص بدشکل برے کپڑے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہی خوش وقت ہو ساتھ اس چیز کے کہ ناخوش کرے تجکو یہ وہ دن ہی جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہی مردہ کون ہی تو پس چہرہ تیرا نہایت برا ہی لاتا ہی برائی پس کہتا ہی مین ہون عمل تیرا بد پھر کہتا ہی مردہ ای پروردگار میرے نہ قایم کر تو قیامت کو **وفی روایۃ** نحوہ وزاد فیہ اذا خرج روحہ صلی علیہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وفتحت لہ ابواب السماء لیس من اھل باب الا وھم یدعون اللہ ان یعرج بروحہ من قبلھم وتنزع نفسہ یعنی الکافر مع العروق فیلعنہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وتغلق ابواب السماء لیس من اھل باب الا وھم یدعون اللہ ان لا یعرج روحہ من قبلھم رواہ احمد اور بیچ ایک روایت کے مانند اسکے اور زیادہ ہی اسمین جسوقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی رحمت بھیجتا ہی اسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان وزمین کے ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہی اور کھولے جاتے ہین اسکے لیے دروازے آسمان کے اور نہین کوئی دروازے والے یعنے ہر آسمان کے دروازے والے مگر کہ وہ دعا مانگتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ چڑھائی جاوے روح اسکی انکی طرف سے یعنے تاکہ مشرف ہون بسبب ساتھ چلنے وغیرہ کے اور نکالی جاتی ہی جان اسکی یعنے کافر کی ساتھ رگون کے پس لعنت کرتے ہین اسکو سب فرشتے درمیان آسمان وزمین کے اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنے آسمان دنیا مین اور بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین کوئی دروازے والے یعنے آسمان دنیا کے دروازون مین سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہین اللہ سے یہ کہ نہ چڑھائی جاوے روح اسکی ہماری طرف سے نقل کی یہ احمد نے **ف** ساتھ رگون کے یہ اشارہ ہی اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہی جان اسکی اور بہت کھینچکر نکالتے ہین اسکو اور کمال التعلق ہوتا ہی اسکو بدن کے ساتھ ۴۴ **وعن** عبد الرحمن بن کعب عن ابیہ قال لما حضرت کعبا الوفاۃ اتتہ ام بشر بنت البراء بن معرور فقالت یا ابا عبد الرحمن ان لقیت فلانا فاقرء علیہ منی السلام فقال غفر اللہ لک یا ام بشر نحن اشغل من ذلک قالت یا ابا عبد الرحمن اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ارواح المؤمنین فی طیر خضر تعلق بشجر الجنۃ قال بلی قالت فھو ذاک رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی عبد الرحمن بن کعبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے کعبؓ سے کہا جبکہ آئی کعبؓ کو موت آئی انکے پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا ای ابا عبد الرحمن کہ کنیت ہی کعب کی اگر ملے تو یعنے بعد مرنے کے فلانے سے پس کہ اسکو میری طرف سے سلام پس کہا کعبؓ نے بخشے اللہ تجکو ای ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہا ام بشر نے ای ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق روحین مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کہاوینگی میوے درختون بہشت کے سے

کہا ہان کہا ام بشر نے پس ت وہ ہی یعنے یہ وہ فضل وکرامت ہی کہ امید رکھی جاتی ہی تیرے لیے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور مین
ف عبد الرحمن بزرگ تابعین سے تھے اور انکے باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور براء بن معرور بھی صحابی ہین انصار مین سے
ام بشر انکی بیٹی تھین انھون نے کعب سے وقت انتقال کے کہا کہ فلانے کو میری طرف سے سلام کہنا اگر ملے تو اس سے ظاہر یہ ہی کہ نام لیا ہو انھنے
براء کا یا بشر کا پس کعب نے کہا بخشے تجکو اللہ یہ عبارت وہان بولتے ہین کہ جہان کسی سے ایسی بات سنتے ہین کہ کہنی نہ چاہیے تھی یعنے کیا
کہتی ہی تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہ وہان کسی کو پہچانین اور سلام وپیام کسی کا پہونچائین یعنے مین اپنے ہی حال مین گرفتار
ہون گا کہ اپنی بھی خبر نہوگی چہ جائے خبر اورون کی اور اسی طرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار ہونگے حاصل یہ کہ وہان کون آپ مین ہوگا
کہ کسی کو سلام پہونچاوے اور وہ پھر جواب دیوے آگے اس عذر کا جواب دیا ام بشر نے کہ تو انمین سے نہین ہی کہ گرفتار ہونگے بلکہ تو مومنون
مین سے ہی کہ جن کے حق مین حضرت نے ایسا اور ایسا فرمایا ہی یعنے نہایت خوشحالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ارواح مومنون کی
بیچ قالبون جانور سبز کے ہونگی چرینگی جنت مین اور کھاوینگی میوے وہان کے اور پیوینگی پانی وہان کے اور جگہ پکڑینگی سونے کی قندیلو
مین نیچے عرش کے بیچ ہے **وَعَنْهُ** عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ
الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعَلَّقُ فِيْ شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِىُّ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ كِتَابِ
الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی عبد الرحمن سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا
اسکے نہین کہ روح مومن کی بیچ پرندہ جانور کے میوہ کھاتی ہی بیچ درختون بہشت کے یہان تک کہ پھر لاویگا اسکو اللہ بیچ بدن اسکے کے
اسدن کہ اٹھاویگا اسکو یعنے قیامت کو نقل کی یہ مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور مین **ف** اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو
جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گھٹ گیا کہ آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہ کہ روح کو جانور کے بدن کے ساتھ
ایسا تعلق نہین ہوتا ہی کہ جیسا اس بدن کے ساتھ ہوتا ہی اور تصرف اسمین کرتی ہی بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جیسے جواہر صندوق مین رکھدیتے ہین
احتیاط کے لیے پس اسمین بھی اسکی تعظیم وتکریم ہی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ بات خاص شہدا کے لیے ہی اور بعضے کہتے ہین مومنون
کے لیے ہی ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہی ج **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ
فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی محمد بن منکدر سے کہ کہا گیا مین جابر بن عبد اللہ کے
پاس اور وہ تھے قریب مرنے کے پس کہا مین نے کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ

باب ہی بیچ بیان غسل میت کے اور کفن اسکے کے **ف** یعنے اس باب مین آداب نہلانے اور کفنانے میت کے مذکور ہین اور
نہلانا میت کا فرض کفایہ ہی سب علما کے نزدیک یعنے اگر بعضے نہلا وینگے سب کے ذمہ سے فرضیت اوتر جاویگی والا سب گنہگار ہونگے اور اختلاف ہی
اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہی یا نہین ظاہر یہ ہی کہ شرط ہی کہا یہ شیخ ابن ہمام نے بیچ ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ
قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ
رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِى الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِىْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى
اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِىْ رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا
وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سے کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تھیں بیٹی انکی کو یعنے حضرت زینبؓ کو پس فرمایا کہ نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب یعنے اگر احتیاج ہو اسکی ساتھ پانی کے اور پتے بیری کے یعنے پانی میں پتے جوش کرو اور اس سے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے اور ڈالو آخر بار میں کافور یا فرمایا کچھ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجھکو پس جبکہ فارغ ہوئیں ہم خبر کی ہمنے انکو پس ڈالا طرف ہمارے حضرت نے تہبند اپنا پھر فرمایا بدن سے لگا دو اسکے اس تہبند کو یعنے کفن کے نیچے رکھ دو اس طرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت میں ہے کہ غسل دو انکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اسکے دائین طرف سے اور اعضاء وضو اسکے سے اور کہا ام عطیہؓ نے پس گوندھیں ہمنے بالوں انکی کی تین چوٹیاں پھر ڈالا ہمنے انکو انکے پیچھے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** لفظ او کا اسمین ترتیب کے لیے ہے نہ تخییر کے لیے اسلیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل میں تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار میں مستحب ہے پانچ بار والا سات بار اور زیادہ سات بار سے نہیں آیا اگر زیادتی کریں اسپر تو مکروہ ہے کذا ذکرہ القاضی وابن ملک وغیرہما اولی یہ ہے کہ دو بار تو بیری کے پتوں کے پانی سے نہلا دے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب ہدایہ سے اور ابوداؤد میں ہے ابن سیرین سے کہ انھوں نے غسل سیکھا تھا ام عطیہؓ سے وہ نہلاتی تھی بیری کے پتوں سے دو بار اور تیسری بار ساتھ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہ ہے اس حدیث میں کہ کافور پانی میں ملا دے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہیں اور کوفی کہتے ہیں کہ کافور حنوط میں یعنے میت کی خوشبو میں ڈالے اور بعد نہلانے او خشک کرنے بدن کے بدن کو لگا دے اور لکھا ہے علماء نے کہ اگر کافور نہ ہاتھ لگے تو مشک قائم مقام اسکے ہوتا ہے اور بیری کے پتوں سے میل خوب دور ہوتا ہے اور جلدی مردہ بگڑتا نہیں اور دفع ہوتے ہیں اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہبند حضرت نے صاحبزادے کے لیے عنایت کیا تا برکت اسکی انکو پہونچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈھونڈھنی ساتھ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسے کہ پہلے موت کے ہے لیکن یہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑوں سے زیادہ نہو اور شروع کرو اسکے دائین طرف سے یعنے دائین ہاتھ اور پہلو اور پاؤں سے ابتدا کرو اور واو مواضع الوضوء میں مطلق جمع کے لیے ہے پس اعضاء وضو کے پہلے دھونے چاہییں پھر اور اعضاء اور مراد اعضاء وضو سے وہ ہیں کہ جنکا دھونا فرض ہے پس کلی اور ناک میں پانی دینا ہمارے نزدیک نہیں ہے اور مستحب کہا ہے بعضے علماء نے یہ کہ نہلانے والا انگلی پر کپڑا لپیٹے اور ساتھ اس سے دانتوں کو اور تالو کو اور دونوں کلوں کو اندر سے اور نتھنوں کو اور اسپر عمل ہے لوگوں کا اب اور مختار یہ ہے کہ مسح کرے سر پر اور پاؤں بعد غسل کے نہ دھوئے جاوین بلکہ پہلے جب اور اعضاء وضو کے دھووے پاؤں بھی دھووے اور نہ دھووے پہلے ہاتھ میت کے بلکہ شروع کرے منھ سے بخلاف جنبی کے اسلیے کہ جنبی ہاتھ پاک کرتا ہے اور اعضاء دھونے کے لیے اور میت نہلایا جاتا ہے اور کے ہاتھ سے اسکے ہاتھوں کے دھونے کی حاجت نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک بال عورت کے کھلے ہی رہنے دی گوندھے نہیں جاویں ؛

وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلثة اثواب يمانية بيض سحولية من كرسف ليس فيهن قميص ولا عمامة متفق عليه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین کپڑوں سفیدین کے اور سحول کے بنے ہوئے روئی کے نہ تھا انمین کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اور نہ تھا انمین کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکے یہ ہیں کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کے کفن میں نہ تھے اور بعضوں نے یہ معنی کیے ہیں کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑوں میں نہ تھے بلکہ سوائے تین کپڑوں کے تھے اس صورت میں لازم آیا کہ کپڑے کفن کے پانچ تھے لیکن صحیح اول ہی معنی ہیں اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ نہ تھے حضرتؐ کے کفن کے مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہے اختلاف علماء کا انمین

کہ آیا مستحب ہی یہ کہ ہون کفن مین قمیص اور عمامہ یا نہ ہون کہا امام مالک او شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہی کہ تین لفافہ ہون نہون انمین قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنفیہ نے کہ تین کپڑے ہون ازار یعنے لنگی اور قمیص یعنے کفنی اور لفافہ یعنے لوٹ کی چادر پس حدیث مین جو نفی قمیص کی ہی وہ ائمہ یہ تاویل کرتے ہین کہ سیا ہوا قمیص نہ تھا بغیر سیا تھا جسکو یہان کفنی کہتے ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہی سحول کی طرف اور سحول نام ایک بستی کا ہی یمن مین ہو ع ح ؛ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کفن دیوے ایک تمہارا اپنے بھائی کو پس چاہیے کہ اچھا دے کفن اسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** روایت کی ابن عدی نے کہ اچھے دو کفن موتا اپنے کو اسلیے کہ وہ ملاقات کرتے ہین آپسمین قبرون اپنی مین اور کفن اچھا یہ ہی کہ پورا ہو اور لطیف و سفید ہو بغیر اسراف کے پس اچھے سے یہ مراد نہین ہی کہ جو اسراف والے کفن دیتے ہین ازراہ ناموری اور تکبر کے کہ وہ اشد حرام ہی اور نیا کپڑا اور دھویا ہوا دونون برابر ہین آپسمین اور کہا تورپشتی نے کہ مسرفون نے جو اختیار کیا ہی کہ کپڑے بہت بھاری قیمت کے کفن مین دیتے ہین وہ شرع مین منع ہی واسطے ضائع ہونے مال کے ع ح ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْہُ نَاقَتُہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ وَلَا تُمِسُّوْہُ بِطِیْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُلَبِّیًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن عباس رض سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گرون توڑی اسکی اونٹنی اسکی نے اور وہ تھا محرم یعنے حج کی نیت کیے ہوے پس مر گیا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اسکو ساتھ پانی اور بیری کے اور کفناؤ اسکو دو کپڑون مین اسکے اور نہ لگاؤ اسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اسکا سر پس تحقیق وہ اٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بھی اسی کے لباس مین بطور لباس محرمون کے دے اور خوشبو بھی نہ لگاوے چنانچہ مذہب شافعی اور احمد رح یہی ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک رح کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نے کہ اس محرم کو دو کپڑون مین کفنایا بسبب ضرورت کے تھا کہ وہ سواے ان کپڑون کے اور کپڑا نہ رکھتا تھا اور خوشبو لگانے اور سر ڈھانکنے کو جو منع فرمایا خاص اسی کے لیے تھا نہ سب کے لیے واللہ اعلم ؛ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ فِیْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کی کہ سر اسکا یہ ہی قتل مصعب بن عمیر بیچ باب جامع مناقب کے اگر چاہیے اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ وَمِنْ خَیْرِ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّہٗ یُنْبِتُ الشَّعْرَ وَیَجْلُو الْبَصَرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی ابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی مَوْتَاکُمْ روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہتر ہین کپڑون تمہارے مین اور کفناؤ سفید کپڑون مین اپنے مردون کو اور بہتر ہی سرمون تمہارے مین اثمد اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہی پلکون کے بالون کو اور روشن کرتا ہی بینائی کو نقل کی ابوداؤد و ترمذی نے اور روایت ابن ماجہ نے لفظ موتاکم تک **ف** کفناؤ سفید کپڑون مین یہ امر استحباب کے لیے ہی کہا ابن ہمام نے کہ اولی سفید ہی اور کچھ ڈر نہین ہی یعنے چادر مین کتان اور کتان کا واسطے کفن مردون کے اور جائز ہی عورتون کے لیے ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کپڑا کہ جسکو پہنے زندگی مین پہننی جائز ہی کفن بھی انکا بعد مرنے کے جائز ہی اور اثمد کہتے ہین ایسے سرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتے ہین اور افضل یہ ہی کہ اسکو سوتے وقت لگاوے اسلیے کہ یہ اتباع حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہی ح ؛ **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُغَالُوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّہٗ یُسْلَبُ

شَلْبًا سَرِيْعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن میں پس تحقیق وہ چھینا
جاتا ہے چھینا جلد نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جلدی پرانا اور خراب ہوجاتا ہے پس کیا حاجت ہے نفیس اور بھاری قیمت کی غرضکہ منع ہے اسراف
کرنا کفن میں اور مستحب ہے خوب ہے اوسط کے درجہ کا ہے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا
ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے
یہ کہ جب آئی انکو موت منگوائے نئے کپڑے پھر پہنا انکو پھر کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میت اٹھایا جاتا ہے ان کپڑوں
میں کہ مرتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ابوسعید نے جو کپڑے پہنے واسطے عمل کرنے کی اس حدیث پر پہنے اور
مراد اس سے ظاہر معنی اسکے ہیں کہ مردہ کپڑوں میں اٹھے گا لیکن یہ ہے مشکل اسلیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ اٹھیں گے لوگ ننگے بدن اور ننگے
پاؤں پس معنی اسکے علمانے یہ لکھے ہیں کہ مراد کپڑوں سے حدیث میں وہ اعمال ہیں کہ مرتا ہے انپر آدمی عرب اعمال کو کبھی کپڑے بھی کہتے ہیں اسلیے کہ
جیسے کہ کپڑے بدن سے لگے رہتے ہیں ویسے ہی عمل بھی تعلق بدن سے ہوتے ہیں چنانچہ تاویل آیۃ ثیابک فطہر کی بھی بعضوں نے یہ کی ہے کہ اعمال
اپنے پس درست کر اور ابوسعید نے جو نئے کپڑے پہنے واسطے ستھرائی اور طہارت کے پہنے تھے اسوقت میں اتفاقا یہ حدیث بھی حضرت کی انکو یاد
آگئی بیان کردی نہ یہ کہ نئے کپڑے پہننے کی سند کے لیے بیان کی اور یا یہ کہ قبروں سے اٹھیں گے کپڑے پہنے ہوئے اور حشر میں ننگے ہونگے ۳
ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اور روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین قربانی دنبہ سینگوں والا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے ف حلہ یعنے بہترین کفن لنگی
اور چادر ہے اور پھر قمیص یعنے کفنی کے اور یہ کفن سنت ہے یا یہ کہ مراد قمیص کی مراد ہو اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا کرے بلکہ دو
کپڑے بہتر ہیں کہ کفن کفایہ اور ادنی درجہ ہیں اور اگر تین دیں سنت اور مرتبہ کمال کا ہے اور دنبہ سینگوں کا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہے اسلیے اسکو بہتر
فرمایا ۴ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُّنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ
يُّدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق
شہدائے احد کے یہ کہ اوتارا جاوے انسے لوہا یعنے زرہیں اور ہتیار اور چمڑے یعنے پوستین وغیرہ بغیر بھری ہوئی خون کی اور یہ کہ دفن کیے جاویں
خون سمیت اور کپڑوں سمیت یعنے جو کپڑے کہ خون میں بھرے ہوں نقل کی یہ ابوداؤد وابن ماجہ نے ف امام شافعی کے نزدیک غسل نہ
شہید کے لیے اور نہ نماز اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک غسل نہیں لیکن نماز ہے ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سَعْدِ
بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ
كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ
ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَلَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ
جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سعد بن ابراہیم سے کہ نقل کی انہے باپ سے یہ کہ عبدالرحمن صحابی کے پاس
لائے کھانا یعنے وقت افطار کے اور وہ تھے روزے سے پس کہا کہ مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ تھے بہتر مجھسے کفنائے گئے ایک چادر میں
اگر ڈھانکا جاتا تھا سر انکا کھل جاتے تھے پاؤں انکے اور اگر ڈھانکے جاتے تھے پاؤں کھل جاتا تھا سر انکا یعنے پھر سر ڈھانکے یا اور پاؤں

اذخر رکھدی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو کہ یہ
بھی کہا اور مارے گئے حمزہؓ اور وہ تھے بہتر مجھسے یعنے اُنکا کفن بھی ایسا ہی تھا جیسے کہ اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطے ہمارے دنیا
اسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتے ہین ہم یہ کہ ہووے ثواب نیکیون ہماری کا جلدی دیا گیا
واسطے ہمارے پھر شروع کیا رونا یعنے بسبب اسی ڈر کے جو مذکور ہوا یہان تک کہ چھوڑ دیا کھانا نقل کی یہ بخاری نے **ف** عبدالرحمن عشرہ مبشرہ
سے ہین اور مصعب بڑے جلیل القدر اور فضلای صحابہ اور اہل بدر سے ہین اور احد مین شہید ہوئے اور حالت کفر مین بڑی فراغت و آسائش
سے تھے جب مسلمان ہوئے نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہو کہ ایکبار یہ حضرتؐ پاس حاضر ہوئے تسمہ کمر مین باندھے ہوے فرمایا حضرتؐ نے صحابہ کو
کہ دیکھو اس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالیٰ نے دل اُسکا ساتھ ایمان کے دیکھا مین نے اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکے اسکو اچھے سے اچھا
کھانا کھلاتے تھے اور دیکھا مینے کہ دوسو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا و رسول کی مین اپنے تئین اس حال کو پہونچایا اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ا
چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ حضرتؐ نے اُنکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر اور شہداء احد سے ہین اور ڈرتے ہین ہم یعنے ڈرتے ہین
اس سے کہ داخل ہوجاوین اُن لوگون مین کہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ
جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا یعنے جو کوئی ارادہ کرتا ہی دنیا کا جلدی دیتے ہین ہم واسطے اُسکے دنیا مین وہ چیز کہ چاہتے ہین ہم واسطے
اُسکے کہ چاہتے ہین ہم پھر کردانتے ہین ہم اُسکے لیے دوزخ داخل ہوگا اُسمین بُرائی کیا گیا راندہ ہوا از بسکہ اُنپر خوف غالب تھا یہ خیال آیا کہ مبادا
اُنمین داخل ہوجاوُن والا معنی آیت کے یہ ہین کہ جو ارادہ کرتا ہی دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سوائے اسکے کچھ اسپر انعام کرتے ہین دنیا مین
جو کچھ کہ چاہتے ہین ہم نہ جو کچھ کہ وہ چاہتا ہی واسطے اُسکے کہ چاہتے ہین نہ واسطے ہر چاہنے والے کے حاصل یہ کہ یہ آیت بیچ حق بڑے طالب دنیا
وغیرہ کے فرمائی ہی عبدالرحمن ایسے نہ تھے لیکن خوف غالب تھا ڈرے کہ بسبب اس فراغت کے ہم بھی کہین اُنھین مین نہون اور چھوڑ دیا
کھانا باوجود شدۃ احتیاج کے کہ روزے سے تھے اسلیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہی باز رکھتا ہی مائل ہونے سے طرف لذتون کے اور
اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ وقت ضرورت کے جسقدر کفن میسر ہو وہی سنت ہی ۶ ع ۶ ح ۶ **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ
وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس
بعد اسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر مین پھر حکم فرمایا اسکے نکالنے کے لیے یعنے قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اُسکو حضرتؐ نے اپنے گھٹنون پر
ڈالا منھ اُسکے مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابرؓ نے اور تھا عبداللہ بن ابی پہنایا تھا عباس کو کرتا نقل کی بخاری مسلم
نے **ف** عبداللہ بن ابی رئیس تھا منافقون کا اور نفاق ظاہر رکھتا تھا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرت کے تھے روز بدر کے بندی کر
لائے تھے تو وہ ننگے تھے اور پیراہن کسی کا اُنکے ٹھیک نہ آتا تھا بسبب دراز قد ہونے اُنکے کے عبداللہ بن ابی نے کہ یہ بھی دراز قد تھا کرتا
اپنا اُنکو پہنایا پس حضرتؐ نے کرتا اپنا اُسکو پہنایا اسی کرتے کے بدلا اوتارنیکے لیے تا منافق کا احسان اُنپر نرہجاوے اور اسمین ایک
اشکال وارد ہوتا ہی کہ قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولا تصل علی احد منہم مات ابدًا ولا تقم علی قبرہ یعنے دعا نکیجیو منافقون مین سے
کہ مر گیا ہی اور مت کھڑا ہو اُسکی قبر پر اور باوجود اسکے حضرتؐ عبداللہ کی گور پر تشریف لے گئے اور کرتا پہنایا اور آب دہن منھ مین ڈالا
جواب اسکا علمانے یہ لکھا ہی کہ یہ واقعہ پہلے اُترنے آیت کے تھا اور حضرتؐ کو غرض اس سے بدلا اُتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف

اور خاطرداری اسکے بیٹے کی کہ وہ مومن تھا پاک نفاق سے اور بہت سے اسکے جواب لکھے ہین جو چاہے اور شرحون مین دیکھ لے ح **ف** جب آدمی مرنے لگے تو قبلہ رخ کردے اسطرح کہ چت لٹادے اور پاؤن قبلہ کی طرف کرے اور سر اونچا کردے تا قبلہ رخ ہو جاوے اور تلقین کرے شہادت یعنے اسکے پاس پڑھے اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جب مرے تو باندھ دے کلہ اسکا تا منھ بند ہو جاوے اور کوئی جانور منھ مین نگھس جاوے اور بند کردے آنکھین اسکی اور مستحب ہی جلدی دفن کرنا اسکو اور جب ارادہ کرین نہلانے کا تو تختہ کو دھونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اسپر اسکو لٹادے اور کپڑے اوتارے اور ستر اسکا ڈھانک دے ایک کپڑے سے کہ لنبا ڈیڑھ ہاتھ کا ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کرواوے بغیر کلی اور ناک مین پانی دینے کے اور نہلاوے ایسے پانی سے کہ جوش کی ہون اسمین بیری کی پتی یا اشنان اگر بہم پہونچین ورنہ خالص پانی سے اور دھووے سر اور ڈارھی اسکی ساتھ خطمی کے اور اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دہووے اور لٹاوے پہلے بائین کروٹ پھر نہلاوے یہان تک کہ پہونچے پانی اس کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہی پھر دائین کروٹ لٹاکر نہلاوے اسی طرح سے کہ پانی بائین کروٹ تک پہونچے پھر بٹھاوے مردے کو اور ملے پیٹ اسکا آہستہ پھر اگر نکلے پیٹ سے کچھ تو دھو ڈالے اور پھر کر غسل اور وضو نکرواوے اور پونچھے اسکے بدن کو کپڑے سے اور لگاوے حنوط یعنے خوشبوی مرکب سر اور ڈارھی کو اور کافور ان اعضا کو لگاوے کہ سجدے مین زمین کو لگتے ہین یعنے پیشانی وغیرہ اور کنگھی نکرے بالون اور ڈارھی کو اور نہ کترے ناخون اور بال اسکے اور نہ ختنہ کرے جسکا ختنہ نہوا ہو پھر کفناوے اور کفن مسنون مردے کے لیے یہ ہی کہ کفنی ہو مونڈھون سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنے دو چادرین سر سے قدم تک اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہ ہی کہ کفنی اور اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑھنی لنبی ہو دو ہاتھ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لنبا اور چوڑا ہو اسکا بغلون کے نیچے سے گھٹنے تک اور باقی تین کپڑے ویسے ہی ہون جیسے مردے کے کفن مین مذکور ہوے پس جو کوئی زیادہ کرے اسپر یا کم کرے اسنے ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑھنی اور لفافہ اور ضرورت کے وقت ایک بھی کپڑا کافی ہی اور نہ اقتصار کرے ایک پر بلا ضرورت اور دھونی دے کفن کو خوشبوی کی طاق پہلے پہنانے کے اور کفناوے یون کہ اول لفافہ یعنے پوٹ کی چادر پھیلاوے پھر اسپر ازار یعنے اندر کی چادر پھر کفنی پہنا کر ازار پر لٹاوے اور ہاتھ دونون طرف پھیلاوے سینہ پر نرکھے پھر لپیٹے ازار بائین طرف اسکی سے پھر دائین طرف سے پھر لفافہ کو یون ہین لپیٹے اور عورت کو پہناوے کفنی اور اسکے بالون کو دو حصے کر کر اسکے سینہ پر اوپر کفنی کے ڈالے پھر اوڑھنی اوڑھاوے پھر ازار لپیٹے پھر لفافہ پھر سینہ بند سکے اوپر لپیٹے اور سر کی اور پاؤن کی طرف سے کفن باندھ دیا جاوے اگر خوف ہو کھل جانیکا ملتقے الابحر اور بحر شرح ملتقی او چلپی

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا

باب ہی بیچ بیان چلنے کے ساتھ جنازہ کے اور نماز پڑھنے اسکی کے **ف** جنازے کے ساتھ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہی اور سوار کو چاہیے کہ جنازے کے پیچھے چلے اور پیادہ کو آگے بھی چلنا روا ہی اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہی اور نماز جنازے کی فرض کفایہ ہی یعنے اگر بعض پڑھ لینگے سبکے ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جائیگی ورنہ سب گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہی اور طہارت اسکی اور رکھنا جنازے کا آگے مصلی کے پس اس قید سے جائز نہین ہی غائب پر اور نہ اسپر کہ جانور کی پیٹھ پر ہو یا لوگون کے کندھون پر اور نہ اسپر کہ مصلی کی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہو اور اگر بغیر نہلائے دفن کردیا جائے اور ممکن نہو باہر نکالنا اسکو بغیر قبر کھودنے کے تو ساقط ہو جاتی ہی شرط طہارت کی اور نماز ادا کیجاوے قبر پر بغیر غسل کے اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دین اور نماز پڑھین اور اگر نا دانستہ بغیر غسل کے نماز پڑھی اور بعد قبر کھودنے کے نکال کر غسل دیا پھر کر پڑھین نماز تب ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلعم

صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ
عن رقابکم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے پس اگر ہو وہ جنازہ
یعنے میت نیک پس بھلائی ہے یعنے بھلائی ہے اُسکے لیے پہونچاؤ اُسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہے غیر اُسکے پس بدی ہے رکھو اُسکو اپنی گردنون سے نقل کی بخاری
ومسلم نے ف جلدی کرو ساتھ جنازے کے یعنے جنازہ دفن کے لیے لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سے دوڑنا نہین مراد ہے بیچ کی چال چلے کہ جلد جلد
قدم اُٹھاوے اور پاس پاس قدم رکھے حاصل یہ کہ چال معمولی سے زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم آگے جلدی چلنے کا فائدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے
الخ یعنے اگر ہے حال اُس میت کا اچھا پس جلدی لے چلو اُسکو تاکہ پہونچے ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اُسکا بُرا ہے تو بھی جلدی لیچلو تاکہ پھینکو
بُرے کو اپنی گردنون سے ہے ع ۲ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملہا
الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاہلہا یا ویلہا این تذہبون
بہا یسمع صوتہا کل شئ الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواہ البخاری اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ پس اُٹھاتے ہین اُسکو لوگ اپنی گردنون پر پس اگر ہوتا ہے نیک بخت کہتا ہے جلدی لیجاؤ مجکو
یعنے طرف منزل میری کے اور اگر ہوتا ہے بدبخت کہتا ہے اپنے لوگون کو ای مصیبت کہان لیجاتے ہو اُسکو یعنے مجکو سنتی ہے آواز اُسکی ہر چیز سوا
آدمی کے اور اگر سنے آدمی البتہ مرجاوے یا بیہوش ہوجاوے ف مؤمن جلدی چلنے کو کہتا ہے اسلیے کہ نعمتین جنت کی دیکھتا ہے اور بدبخت بسبب
دیکھنے عذاب کے واویلا کرتا ہے اور میت کلام حقیقیہ کرتا ہے اگرچہ روح نکل جاتی ہے اللہ تعالی قادر ہے اُسپر یہ ایسا ہی ہے جیسے قبر مین زندہ کیا جاتا ہے
سوال کے لیے ہے ع ۳ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعہا فلا
یقعد حتی توضع متفق علیہ اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازے کو پس کھڑے ہوجاؤ
پس جو شخص کہ ساتھ ہو اُسکے یعنے بعد نماز کے پس نہ بیٹھے یہانتک کہ رکھا جاوے جنازہ یعنے لوگون کے کندھون سے زمین پر رکھا جاوے یا قبر
مین نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف یعنے جب جنازہ گھر مین سے نکلے تو دیکھکر کھڑے ہوجاؤ واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اُسکے کے یا بسبب
ہول موت کے یہ اشارہ ہے اُسپر کہ اسوقت بے پروا نہونا چاہیے بلکہ بیقرار ہوکر اور دوڑکر اُٹھ کھڑا رہے اور جبتک رکھا نہ جاوے زمین پر بیٹھے نہین
بلکہ کندھا دینے کے لیے ساتھ رہے اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جنے ارادہ کرے جنازے کے ساتھ جانیکا تو اُٹھ کھڑے رہنا مکروہ ہے اکثرون کے
نزدیک اور بعضون نے کہا کہ اختیار رکھتا ہے چاہے کھڑا رہے چاہے بیٹھا رہے اور بعضون نے کہا دونون مستحب ہین اور کہا جمہور نے کہ یہ حدیثین
منسوخ ہین ساتھ حدیث حضرت علیؓ کے کہ آگے آتی ہے ع ۴ وعن جابر قال مرت جنازۃ فقام لہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وقمنا معہ فقلنا یا رسول اللہ انہا یہودیۃ فقال ان الموت فزع فاذا رأیتم الجنازۃ فقوموا متفق علیہ اور روایت ہے
جابرؓ سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اُٹھ کھڑے ہوے اُسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوے ہم ساتھ اُنکے پس کہا ہمنے
ای رسول خدا کے یہ ہے جنازہ یہودیہ کا یعنے نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کے لیے اُٹھین پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق موت جائے
گھبراہٹ اور ڈر کی ہے پس جب دیکھو جنازہ اُٹھ کھڑے ہو یعنے اگرچہ کافر کا ہو نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ع ۵ وعن علیؓ قال رأینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا یعنی فی الجنازۃ رواہ مسلم وفی روایۃ مالک وابی داؤد قام فی
الجنازۃ ثم قعد بعد اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا دیکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوے پس کھڑے ہوے ہم اور بیٹھے پس بیٹھے ہم

یعنے بیچ دیکھنے جنازے کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت مالک کے اور ابی داؤد کے یہ ہی کہ کھڑے ہوے جنازے کے لیے پھر بیٹھے پیچھے اسکے **ف**
پہلی روایت کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ کھڑے ہوے حضرتؐ جنازے کو دیکھکر ہم بھی کھڑے ہوے اور جب گذر گیا اور غائب ہوا نظر سے بیٹھے حضرتؐ
اور ہم بھی بیٹھے دوسرے یہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہوگیے پھر بیٹھے رہتے اور نہ اُٹھتے پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑے ہو جانا سا
فعل اخیر کے یعنے یہ حکم پہلے تھا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کے بھی یہی دونوں معنے ہین اور دوسرے معنے ظاہر ہین ہم ؛ **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّکَانَ مَعَهٗ
حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ
اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازے
مسلمان کے بسبب لانے ایمان کے یعنی فرمودۂ شرع پر اور واسطے طلب کرنے ثواب کے اور رہے ساتھ اسکے یہان تک کہ نماز پڑھے اسپر اور فراغت
پاوے دفن اسکے سے پس تحقیق وہ پھرتا ہی اجر لیکر برابر دو قیراط کے ہر قیراط مانند احد کے اور جو شخص کہ نماز پڑھے جنازے پر پھر پھر جاوے
پہلے دفن سے پس وہ پھرتا ہی ثواب لیکر برابر ایک قیراط کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** قیراط کہتے ہین دینار کے بارہوین حصہ کو اور
یہان قیراط سے مراد حصۂ عظیم ہی یعنے ڈھیر بڑا ؎ **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَّ الْیَوْمَ الَّذِیْ**
مَاتَ فِیْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہونچائی خبر نجاشی کے مرنے کی لوگون کو جسدن کہ وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہؓ کے طرف عیدگاہ کے پھر صف باندھی ساتھ انکے اور تکبیرین کہین
چار نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرتؐ نے جسپر نماز پڑھی اصحمہ تھا اول دین انصاری
پر تھا پھر ایمان لایا حضرتؐ پر اور صحابہؓ جو ہجرت کرکر وہان گئے تو خوب خدمت گذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرتؐ نے وہ خبر بیان کی اور عیدگاہ
مین جاکر نماز پڑھی اسکے جنازے کی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نماز پڑھی جاوے میت پر مسجد جماعت مین اسلیے کہ فرمایا ہی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے میت پر مسجد مین نہ پس نہین ثواب واسطے اسکے اور کہا ابن ہمام نے کہ خلاصہ مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی نماز
برابر ہی کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کے اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون انتہی اور بعضون نے کہا کہ نہین مکروہ
ہی جب ہو میت خارج مسجد کے پھر بعضون نے کہا ہی کہ کراہت تحریمی ہی اور بعضون نے کہا تنزیہی اور اس حدیث سے شافعی یہ نکالتے ہین
کہ نماز جنازے کی غائب پر جائز ہی اور حنفیہ کے نزدیک نہین جائز وہ کہتے ہین کہ احتمال ہی کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرتؐ کے آگیا ہو
اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حائل تھے ہٹا دیے ہون اور حضرتؐ کو جنازہ معلوم ہوتا ہو
پس یہ خصوصیت حضرتؐ کی ہوئی اور کو نہین درست چنانچہ منقول ہی حضرت ابن عباسؓ سے بغیر اسناد کے کہ کہا ابن عباسؓ نے کہ
کھولا گیا سریر یعنے جنازہ نجاشی کا یہان تک کہ دیکھا اسکو اور نماز پڑھی اسپر بیع ہج ؛ **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ**
زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَّاِنَّهٗ کَبَّرَ عَلٰی جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُکَبِّرُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الرحمٰنؓ بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے زید بن ارقم صحابی تکبیرین کہتے ہمارے جنازون پر چار اور
انھون نے تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا ہمنے انسے کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتے تھے آج پانچ کیون کہین پس کہا
انھون نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پانچ تکبیرین کہتے یعنے کبھی کبھی یا ابتدا مین

اجماع ہے سب علماء کا اس پر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ بھی منقول ہین لیکن لکھا ہے
علماء نے کہ اخیر الامر حضرت سے چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوا چار کے جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر پانچ کے قائل
ہون تو کچھ ضرر اجماع مین نہین آتا ہے ۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى
جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف تابعی سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے
پیچھے ابن عباس کے جنازے پر پس پڑھی سورۂ فاتحہ یعنے بعد تکبیر اولی کے اور کہا پڑھی مین نے سورۂ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہ سنت ہے نقل
کی یہ بخاری نے ف کہا امام ابوحنیفہ نے کہ مراد سنت سے یہ ہے کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب نہین انتہی یعنے فاتحہ اگر پڑھی جاوے
مکان ثنا کے تو قائم ہوتی ہے مقام سنت کے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پڑھے سورۂ فاتحہ مگر یہ کہ پڑھے ساتھ نیت ثنا کے اور نہین ثابت ہوا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا اسکا اور موطا مین ہے کہ ابن عمر نہ پڑھتے تھے اسکو نماز جنازے مین انتہی اور امام شافعی کے نزدیک پڑھنا اسکا
واجب ہے پس مراد سنت سے انکے نزدیک یہ ہے کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین سے پس اس تاویل سے نفی وجوب کی نہوئی ہے ۔ وَعَنْ عَوْفِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ
وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ
الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ
الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکھی مین نے دعا پڑھی
حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یعنے بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر یعنے قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سے
اور معاف کر اسے یعنے تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنے جنت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے
یعنے پاک کر گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے اور پاکیزہ کر اسکو گناہون سے جیسے کہ پاکیزہ کرتا ہے تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدلا دے اسکو گھر یعنے
اُس عالم مین بہتر گھر اسکی سے یعنے اُس عالم مین اور اہل یعنے خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین یعنے ابتدا
اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا کہا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنے متحیر ہونے سے فرشتون کے جواب مین اور
عذاب آگ سے کہا عوف نے کہ جب مین نے یہ دعا حضرت سے اس میت کے لیے سنی تو رشک لے گیا مین یہان تک کہ آرزو کی مین نے کہ ہوتا مین میت یعنے تو کہ
حضرت میرے لیے یہ دعا کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف بی بی بہتر بی بی اسکی سے یعنے حورعین اور عورتون دنیا مین سے بھی پس نہ اشکال ہا کہ عورتین دنیا کی
ہونگی جنت مین افضل حورون سے بسبب نماز روزے اپنے کے جیسا کہ وارد ہوا ہے یہ حدیث مین اور فقہ مین لکھا ہے کہ مستحب ہے اس دعا کو آہستہ پڑھنا اور
حضرت نے پکار کر پڑھی تعلیم کے لیے اور یہ دعا نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کی ہے اور بخاری نے لکھا ہے کہ دعائین جو میت کے لیے وارد ہوئی ہین یہ
سبھون سے صحیح تر ہے ۔ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اُدْخُلُوْا بِهِ
الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے یہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے داخل کرو انکو مسجد مین
تاکہ نماز پڑھون مین اُنپر پس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر پس فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اور یہ دونون بیٹون بیضا کے مسجد مین یعنے سہیل اور بھائی اُسکے کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** نام سہیل کے بھائی کا سہل تھا اور بیضا انکی مان کا نام ہے اور نماز جنازے کی مسجد مین پڑھنی نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہے بموجب اس حدیث کے کہ اسمین ذکر ہے انکار کا کہ حضرت عائشہ رضؓ پر انکار کیا صحابہ رضؓ نے اسواسطے کہ معمول نہ تھا حضرتؐ کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑھین چنانچہ قریب مسجد کے ایک جگہ مقرر تھی کہ وہان نماز جنازہ پڑھتے اور ابو داؤد مین منع کی حدیث بھی موجود ہے مضمون اسکا یہ ہے کہ جو کوئی پڑھے نماز جنازے کی مسجد مین پس نہین ثواب واسطے اُسکے اور حضرت عائشہ رضؓ نے جو یہ حدیث ذکر کی کہ حضرتؐ نے نماز پڑھی تو یہ بسبب عذر کے تھا کہ مینہ برستا تھا یا معتکف تھے چنانچہ ایک روایت مین یہ صریح آیا ہے کہ حضرت معتکف تھے اسلیے مسجد مین پڑھی * وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سمرہ بن جندب رضؓ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جنازے ایک عورت کے کہ مرگئی تھی بیچ نفاس اپنے کے پس کھڑے ہوے بیچ مین اسکی نقل کی یہ بخاری ومسلم نے **ف** شافعی کہتے ہین کہ عورت کے کولون کے سامنے کھڑا ہووے نماز پڑھنے کے لیے اور مرد کے سر کے سامنے پس حدیث سند انکی ہے بیچ حق نماز عورتون کے اور دوسری بات اور حدیث سے ثابت کی ہے اور ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ کھڑا ہووے سامنے سینہ کے خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نے کہ یہ حدیث منافی سینہ کے سامنے کھڑے ہونیکی نہین اسلیے کہ سینہ وسط ہے یعنے درمیان مین بڑا ہے اعضا کے اسلیے کہ اوپر اسکے سر اور ہاتھ ہین اور نیچے اسکے پیٹ اور پاؤن اور احتمال ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کے سامنے کھڑے ہوے ہون مائل طرف کولون کے راوی نے بسبب نزدیک ہونے دونون چیزون کے آپسمین گمان کیا کہ درمیان مین اسکے سامنے کولون کے کھڑے ہوئے اور شمنی نے کہا کہ روایت ہے ابی حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ سے بھی کہ کھڑا ہووے امام عورت کے کولون کے سامنے * وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي قَالُوا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس رضؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا مردہ اسمین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہے یہ عرض کیا صحابہ رضؓ نے کہ اگلی رات فرمایا پس کیون نہ خبر کی تمنے مجھکو عرض کیا صحابہ رضؓ نے کہ دفن کیا ہمنے اسکو بیچ اندھیری رات کے پس مکروہ جانا ہمنے جگانا آپکا پھر کھڑے ہوے حضرتؐ پس صف باندھی ہمنے پیچھے حضرتؐ کے پس نماز پڑھی اُسپر نقل کی یہ بخاری ومسلم نے **ف** نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تھا * وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے یہ کہ ایک عورت تھی کالی جھاڑو دیتی تھی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تھا ایک جوان یعنے جھاڑو دیتا تھا پس نہ پایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچھا احوال اس عورت کے سے یا مرد جوان کے سے کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کی صحابہ رضؓ نے کہ مرگیا یا مرگئی فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجھکو یعنے تا نماز پڑھتا اسکی کہا ابو ہریرہ رضؓ نے پس گویا کہ صحابہ رضؓ نے حقیر جانا حال اس عورت کا یا اس شخص کا یعنے یہ خیال کیا کہ کیا ہے یہ کہ جسکے لیے حضرتؐ کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعظیم حضرتؐ کی منظور تھی پس فرمایا بتلا دو مجھکو قبر اسکی پس بتلائی اُنکو پس نماز پڑھی اسپر پھر فرمایا تحقیق یہ قبرین بھری ہوتی ہین تاریکیون سے مردون پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہے قبرون کو واسطے مردون کو بسبب نماز میری کے اُنپر نقل کی یہ بخاری ومسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے **ف** یا تھا ایک جوان یہ شک راوی ہے کہ عورت جھاڑو دیتی تھی یا جوان دیتا تھا

اور یہ قبرین مراد اُنسے وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تھا نماز پڑھنا حضرتؐ کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑھنی قبر پر جائز ہی یا نہین جمہور علما اُسپر ہین کہ
مشروع ہی خواہ پہلے پڑھ چکے ہون یا نہ پڑھ چکے ہون اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اُسپر ہین کہ اگر پہلے نہ پڑھ چکے ہون تو درست ہی اور اگر پڑھ چکے ہون
تو نہین درست لیکن ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک شرط یہ ہی کہ اگر پھٹ نہ گیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پھٹ گیا ہو تو نہین درست بعضون نے اندازہ اُسکا
تین دن کا کیا ہی کہ تین دن سے کم کا ہو تو جانے کہ نہین پھٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانے کہ پھٹ گیا اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ حدیثون مین
جو نماز پڑھنا حضرتؐ کا قبرون پر آیا ہی خصوصیات حضرتؐ کے سے ہی کہ حضرت قبرون کے نورانی ہونے کے لیے پڑھتے تھے اور کو مطلق نہین درست ع ح
وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ
مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا
شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کریب مولی ابن عباسؓ کے سے کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباسؓ سے یہ کہ مرا انکا بیٹا قدید مین یا عسفان مین
کہ نام جگہون کا ہی قریب مکے کے پس کہا ابن عباسؓ نے اے کریب دیکھ کس قدر جمع ہوئی ہین لوگ اسکی نماز کے لیے کہا کریب نے پھر نکلا مین پس ناگہان لوگ
بہت جمع ہو گئے تھے اسکے لیے پس خبر دی مین نے انکو پھر کہا کیا کہتا ہی تو یعنے گمان کرتا ہی کہ ہونگے وہ چالیس کہا کہ ہان کہا ابن عباسؓ نے کہ نکالو جنازے کو
پس تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص مسلمان کہ مرے پس پڑھین جنازے اسکے پر چالیس آدمی کہ
نہ شریک کرتے ہون ساتھ اللہ کے کسی کو مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ شفاعت انکی میت کے حق مین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑھے اسپر ایک جماعت مسلمانون سے
کہ پہونچین سو کو شفاعت کرین واسطے اسکے مگر کہ قبول کیجاتی ہی شفاعت انکی میت کے حق مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہلی حدیث مین چالیس آدمی
فرمائے اور اسمین سو ظاہر یہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونے کی فضیلت اُتری ہووے پھر از راہ فضل و کرم کے اپنے بندون کے حال پر چالیس کے
جمع ہونیکی بھی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دونون عددون سے کثرت ہووے نہ عدد خاص ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ
فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ
فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا گذرے صحابہؓ ایک جنازے پر پس تعریف
کی اسپر بھلائی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پھر گذرے ایک اور جنازے پر پس ذکر کیا اسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا واجب ہوئی فرمایا حضرتؐ نے وہ شخص کہ تعریف کی تمنے اسپر بھلائی کی پس واجب ہوئی اسکے لیے
بہشت اور یہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنے برائی کا پس واجب ہوئی اسکے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت
مین ہی کہ مومن گواہ ہین اللہ کی زمین مین **ف** واجب ہوئی جنت یعنے ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہونے اس چیز کے کہ تعریف
کی اسپر یا اگر مرا حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہوئی برائی کے کہ ذکر کی یا اگر مرا اس حالت پر اور کہا مظہر نے
کہ یہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کے حق مین کہ گواہی دین اسکے حق مین ایک جماعت ساتھ خیر و شر کے بلکہ امید جنت کی ہی نہ پہلے کے لیے

اور نہ خوف ہی دوزخ کا دوسرے کے لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم واجب ہونے جنت اور دوزخ کا کیا تو بسبب اسکے کہ مطلع کر دیا ہوا نکو اللہ تعالی
نے اسپر اور کہا زین عرب نے کہ ذکر کرنا کسیکو ساتھ بھلائی اور برائی کے واجب نہین کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہ علامت ہی انکے جنتی اور دوزخی ہونیکی
اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیک بختون اور متقیون کا ہی کہ وہ بغیر مداخلت نفسانیہ کے کہتے ہین وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہی والا اگر کوئی
فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کرے یا ایک نیک بخت کی برائی بیان کرے کچھ اعتبار نہین اور تم گواہ اللہ کے ہو یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی کہ اکثر
آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی اللہ تعالی لوگون سے کہوا تا ہی پس کہنا انکا علامت واقع مین ہونیکی ہی اور یہ معنی نہین ہین کہ جو کچھ کہین صحابہ اور
مؤمن بیچ حق ایکشخص کے کہ یہ مستحق جنت یا دوزخ کا ہی تو یون ہین ہوتا ہی جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہی نہین ہوتا دوزخی بسبب کہنے انکے
اور جو کوئی مستحق دوزخ کا ہوتا ہی انکے کہنے سے جنتی نہین ہو جاتا کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ نہین جائز ہی کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا
اگرچہ گواہی دین اسکی لیے جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اسکے لیے کہ گواہی دین جماعت ساتھ بھلائی کے اور خوف کیا جاویگا دوزخ کا
اسکے لیے کہ گواہی دین جماعت ساتھ برائی کے ؏ ج ؏ **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ شَہِدَ لَہٗ اَرْبَعَۃٌ
بِخَیْرٍ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قُلْنَا وَثَلٰثَۃٌ قَالَ وَثَلٰثَۃٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْہُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی حضرت عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دین واسطے اسکے چار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کریگا اسکو
اللہ بہشت مین کہا ہمنے اور اگر تین شخص گواہی دین یعنے تو بھی داخل کریگا بہشت مین فرمایا اور اگر تین بھی گواہی دین تو بھی داخل کریگا کہا ہمنے اور اگر
دو گواہی دین فرمایا اور دو بھی پھر نہ پوچھا ہمنے اُنسے حال ایک کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** داخل کریگا جنت مین یعنے بسبب فضل اپنے کے
اور بھلائی اسکی کے اور کبھی یہ بھی ہوتا ہی کہ بخش دیتا ہی اللہ تعالی گناہ اسکے اور داخل کرتا ہی اسکو جنت مین واسطے سچ کرنے گمان مومنون کے بیچ ہونے
اسکے کے صالح چنانچہ اسیلیے کہا گیا ہی السنۃ الخلق اقلام الحق یعنی زبانین خلق کی قلم حق کی ہین ؏ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّہُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مردون کو اسلیے کہ تحقیق وہ پہونچے ساتھ جزا اس چیز کے کہ آگے بھیجی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** نہ برا کہو یعنے لعن
طعن اور گالیان وغیرہ نہ دو مردون کو اگرچہ ہون فاجر و کافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقینا معلوم ہو تو مضائقہ نہین مانند فرعون اور ابو جہل اور ابو لہب کے
اسلیے کہ جیسا انھون نے کیا اسکا بدلا پایا اگر نیک کار تھے ثواب ملا انکو برا کہنا نچاہیے اور اگر بدکار تھے شاید کہ اللہ تعالے نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو
تو تمھین انکے برا کہنے مین کیا فائدہ ہی ؏ ج ؏ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ
وَاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّہُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ لَہٗ اِلٰی اَحَدِہِمَا قَدَّمَہٗ فِی اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَہِیْدٌ عَلٰی ہٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَمَرَ بِدَفْنِہِمْ
بِدِمَائِہِمْ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تھے جمع کرتے دو شخصون کو شہداء احد مین سے بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے تھے کون سے کو اُنمین سے زیادہ قرآن یاد ہی پس
جب اشارہ کیا جاتا ہی واسطے حضرتؐ کے طرف ایک کے اُنمین سے آگے کرتے اسکو قبر مین یعنے جانب قبلہ کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونیکے اور فرماتے
کہ مین گواہی دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا مین مارے گیے ہین اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے انکی کے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی انپر اور
نہ نہلائے گئے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کپڑے کی وہان قلت تھی واسطے ضرورت کے ایک ایک کپڑے مین دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا شہدا کے لیے نہ غسل ہی نہ نماز پھر نہ غسل دینے پر تو اتفاق ہی سب اماموں کا اور نماز نہ پڑھنے مین اختلاف ہی امام شافعی

کہتے ہین کہ نہ پڑھے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ پڑھے سند انکی بہت حدیثین ہین ح ۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے
کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئے اسپر اس وقت کہ پھرے جنازے ابن دحداح کے سے اور ہم چلتے تھے گرد
حضرتؐ کے نقل کی یہ مسلم نے ف جاتے وقت سوار نہوئے اور فرمایا کہ ملایکہ پیادہ چلتے ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پھرتے ہوئے سوار ہوئے پس
اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ پھرتے ہوے سوار ہونا مکروہ نہین ع ح ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِّنْهَا وَالسِّقْطُ
يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ
قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ
روایت ہی مغیرہ بن شعبہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازے اور آگے اسکے اور دائین اسکے
اور بائین اسکے پاس پاس اسکے اور کچا بچا نماز پڑھی جاوے اسپر اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ اسکی کے ساتھ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہون
دونون مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے یون ہی کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازے کے اور
پیادہ جسطرف چاہے جنازے کے چلے اور لڑکا کہ مرجاوے نماز جنازے کی پڑھی جاوے اسپر اور مصابیح مین یہ روایت مغیرہ بن زیادہ سے ہی ف
سوار چلے پیچھے جنازے کے یہ یا تو محمول ہی عذر پر یا بیان جواز پر اور پیادے کو پیچھے چلنا افضل ہمارے نزدیک ہی اور آگے چلنا افضل ہی شافعیؒ کے
نزدیک اور دائین بائین چلنا جائز ہی اور چارون طرف چلنے مین افضل یہ ہی کہ پاس رہے تا مددگار رہے اٹھانے مین جنازے کے اور
کچا بچا جو نکل پڑے تو ہمارے نزدیک اور شافعیؒ کے نزدیک نماز جب اسپر پڑھی آتی ہی کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونے کے مانند
آواز کرنیکے یا حرکت کرنے عضو کے اور پھر مرجاوے ۔ اور امام احمدؒ کے نزدیک نماز پڑھی جاوے اسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کے بعد پیدا ہو
اگرچہ وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہو اور کہا ابن ہمام نے کہ معتبر اسمین یہ ہی کہ اکثر اسکا نکل چکے اور وہ زندہ ہو یعنے اگر آدھے سے زیادہ
نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو نماز پڑھی جاوے اور کم مین نہین اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ کے الخ مستحب ہی ہمارے نزدیک کہ بعد تکبیر اولی کے
پڑھے سبحانک اللھم وبحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھے جو کہ التحیات مین پڑھتے ہین اور بعد تیسری تکبیر کے پڑھے اللھم اغفر لحینا آخر تک
اور لڑکے کے جنازے پر پڑھے اللھم اجعلہ لنا فرطًا واجعلہ لنا ذخرًا واجعلہ لنا شافعًا ومشفعًا اور دوسری روایت مین بجای سقط کے لفظ طفل کا واقع
ہوا ہی ظاہر امراد وہی سقط یعنے کچا بچا ہی والا لڑکے پر نماز پڑھنے مین کیا کلام ہی اور مصابیح مین مغیرہ بن زیاد ہی لکھا ہی علماء نے کہ یہ تحریف ہی معلوم
نہین کہ کیونکر یہ تحریف واقع ہوئی اسلیے کہ پایا نہین گیا ہی مغیرہ بن زیاد اصلا نہ صحابہ مین اور نہ تابعین مین اور یہ حدیث روایت کی گئی ہی
مغیرہ بن شعبہ سے ع ح ۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ
يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ
كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا اور روایت ہی زہری سے کہ نقل کی سالم نے اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی یعنی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا عبد اللہ نے
کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو چلتے تھے آگے جنازے کے نقل کی یہ احمد وابو داؤد و ترمذی ونسائی و ابن
ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اور اہل حدیث کے گویا جانتے ہین اسحدیث کو مرسل ف یہ حدیث دلیل شافعیؒ و احمدؒ کی ہی کہ انکے نزدیک آگے چلنا

افضل ہی اور امام ابو حنیفہؒ نے حدیث مابعد پر عمل کرکر کہا ہی کہ پیچھے چلنا افضل ہی اور پیچھے چلنے مین فائدہ یہ ہی کہ عبرت پکڑتے ہین لوگ جنازے کو
دیکھکر اور مستعد رہتے ہین کندھا دینے کے لیے اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنے والون کے ہین اور مکروہ ہی جنازے کے ساتھ چلنے والے کو
کلام کرنا اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا بلکہ یاد کرے اللہ کو اپنے دلمین اور اہل حدیث اس حدیث کو مرسل جانتے ہین کہ راوی اسکا زہری ہی
یا سالم کہ تابعین سے ہین اور واقع مین یہ حدیث مرفوع ہی کہ ابن عمرؓ سے ہی اور وہ صحابی ہین ۱۲ ع ج • وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَۃُ مَتْبُوْعَۃٌ وَلَا تَتْبَعُ لَیْسَ مَعَہَا مَنْ تَقَدَّمَہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ
مَاجِدٍ الرَّاوِیُّ رَجُلٌ مَجْھُوْلٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ پیچھے اسکے
چلین اور نہین تابع کہ وہ پیچھے لوگون کے رہے نہین ہوتا ساتھ اسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اس سے یعنے ثواب ہمراہی کا نہین پاتا ابو داؤد نقل کی یہ
ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے کہا ترمذی نے ابو ماجد راوی مرد مجہول ہی ف حدیث مؤید ہی ہمارے مذہب کی کہ پیچھے چلنا جنازے کے
افضل ہی اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہی کہ وہ بیان جواز کے لیے کرتے ہون اور ابو ماجد راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی متاخر کا
نہین ضرر کرتا مجتہد کو یعنے ابو ماجد امام اعظمؒ سے پیچھے ہی اسکا مجہول ہونا مضر نہین اسلیے کہ ان تک راوی اچھے ہین ۱۲ ع • وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَۃً وَحَمَلَھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْہِ مِنْ حَقِّہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَۃَ سَعْدِ بْنِ
مُعَاذٍ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتھ ہووے جنازے کے اور اٹھاوے
اسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اسکا کہ اسپر تھا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ مین
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازے کے ف تین بار یعنے مدد کرے اٹھانے والون جنازے
کی راہ مین پھر چھوڑ دے تا راحت پکڑے پھر اٹھاوے تھوڑی دور راہ مین اسی طرح کرے تین بار اور ادا کیا حق اسکا یعنے مومن کا جو مومن پر حق ہی
کہ ساتھ جنازے کے جاوے اور مددگار رہے اٹھانے مین وہ حق اسطرح اٹھانے مین ادا ہو جاتا ہی نہ یہ کہ اور حقوق مانند غیبت اور دین وغیرہ کے
ادا ہو جاتے ہین اور درمیان دو لکڑیون جنازے کے یہ مذہب شافعیؒ ہی کہ اٹھاوین جنازے کو تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہو ایک تو آگے جنازے کے
درمیان مین دونون لکڑیون کے یعنے دونون ڈنڈون کے اور دو آدمی پیچھے اسکے ہر ایک ان دونون مین سے رکھے لکڑی کندھے پر یہ بات وقت
اٹھانے جنازے کے کرے پھر مضائقہ نہین اسکا کہ مدد کرے اسکی جو چاہے جسطرح چاہے اور افضل نزدیک ابو حنیفہؒ کے تربیع ہی یعنے اٹھاوین اسکو چار
آدمی اور رکھین لکڑیان اسکی کندھون پر روایت کیا گیا ہی یہ ابن مسعودؓ سے اور احتمال ہی کہ اٹھانا تین آدمیون کا جو روایت کیا گیا یہ کسی وقت
خاص مین کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کے یا قلت اٹھانے والون کے ۱۲ ع ج • وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃٍ فَرَاٰی نَاسًا رُکْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْیُوْنَ اِنَّ مَلٰئِکَۃَ اللّٰہِ عَلٰی اَقْدَامِہِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰی ظُہُوْرِ الدَّوَابِّ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَبُوْ دَاوٗدَ نَحْوَہٗ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا روایت ہی ثوبانؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازے کے پس دیکھا لوگون کو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے خدا کے اپنے قدمون پر ہین
اور تم اوپر پیٹھ جانورون کے ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤدؒ نے مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت
کی گئی ہی یہ ثوبان سے موقوف ف اوپر ایک حدیث مین گذرا ہی کہ چلے سوار پیچھے جنازے کے اور اس سے مطلق سوار ہوکر چلنا منع معلوم

ہوتا ہے پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ وہ معذور کے حق مین ہے یعنی جو لنگڑا ہو یا کچھ اور عذر رکھتا ہو تو اسکو پیچھے جنازے کے سوار ہو کر چلنا جائز ہے اور یہ غیر معذور کے حق مین ہے اسلیے روایات فقہ مین آیا ہے کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہے بلا کراہت اور موقوف یعنے یہ قول ثوبان کا ہے حضرتؐ کی حدیث نہین لیکن یہ بھی بیچ معنی مرفوع کے ہے اسلیے کہ بغیر سننے کے حضرتؐ سے وہ نہین ایسی خبر دے سکتے تھے ۔ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورہ فاتحہ روایت کی یہ ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ نے **ف** یعنے سورہ فاتحہ نماز جنازے مین پڑھے جیسے کہ حدیث ابن عباسؓ کی مین گذرا یا جنازے پر بعد از نماز کے یا پہلے نماز کے بقصد تبرک کے پڑھی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نے کہا کہ اسناد اسکی قوی نہین اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہے منکر الحدیث ہے جو کچھ کہ اسمین ثابت ہوا ہے قول ابن عباسؓ ہی کا ہے کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہے یعنے نماز جنازے مین اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ قول صریح نہین ہے بیچ رفع کے یعنے اس قول سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرتؐ نے سورہ فاتحہ پڑھی ہے ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھو تم نماز میت پر پس خالص کرو اسکے لیے دعا یعنے کسی کے دکھانے سنانے کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرو نقل کی یہ ابوداود و ابن ماجہ نے **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللہم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللہم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ ورواہ النسائی عن ابراہیم الاشہلی عن ابیہ وانتہت روایتہ عند قولہ وانثانا وفی روایۃ ابی داود فاحیہ علی الایمان وتوفہ علی الاسلام وفی اخرہ ولا تضلنا بعدہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑھتے نماز جنازے پر فرماتے یا الٰہی بخشش کر واسطے زندون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹون ہمارے کے اور بڑون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور عورتون ہماری کے یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے تو ہمارے مین سے پس زندہ رکھ اسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار اسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکھ ہمکو ثواب اسکے سے یعنے ثواب کے بسبب مصیبت اسکی کے ہمکو حاصل ہوا ہے اس سے محروم نکر اور نہ فتنے مین ڈال ہمکو پیچھے اسکے روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور ترمذی نے ابن ماجہ اور روایت کی یہ نسائی نے ابراہیم اشہلی سے کہ انہون نے نقل کی اپنے باپ سے اور تمام ہوئی روایت اسکی لفظ انثانا تک اور بیچ روایت ابی داود کے پس زندہ رکھ اسکو ایمان پر اور مار اسکو اسلام پر اور اخیر مین اسکے یہ ہے اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے **وعن** واثلۃ ابن الاسقع قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول اللہم ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اہل الوفاء والحق اللہم اغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا نماز پڑھے ساتھ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس سنا مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان تیری کے ہے یعنے اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھپر اور چنگل مارنے والا ہے ساتھ قرآن کے کہ وہ امن دینے والا ہے پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے یعنے عذاب

اسکے سے اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہی کہ جو عہد اور وعدہ بندون کے ساتھ کیا ہی پورا کرتا ہی اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کچھ کہ کہتا ہی اور کرتا ہی حق ہی یا الہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی روایت کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے **ف** لفظ حبل کے کئی معنی ملا علی قاری نے نقل کیے ہین اور اخیر کو لکھا ہی کہ ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہون کہ وہ تعلق پکڑنے والا اور چنگل مارنے والا ساتھ قرآن کے تھا پس لفظ حبل سے مراد قرآن ہی جیسے کہ اس آیت مین واعتصموا بحبل اللہ یعنے چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد لفظ جوار سے امان ہی اور اضافت اسمین بیانیہ ہی یعنے قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اسکے باعث ہوتا ہی امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیر ذلک کا ۱۲ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد کرو نیکیان اپنے مردون کی اور بند رہو ذکر کرنے برائیون انکی سے روایت کی یہ ابوداؤد و ترمذی نے **ف** یاد کرو نیکیان اپنے موتی کی اسلیے کہ وقت ذکر کرنے صالحین کے اترتی ہی رحمت اور یہ امر استحباب کے لیے ہی اور بند رہو ذکر کرنے برائیون انکی سے یہ امر وجوب کے لیے ہی یعنے واجب ہی کہ برائی انکی نہ ذکر کرو کہا ہی حجۃ الاسلام نے کہ غیبت میت کی اشد ہی غیبت زندہ سے اسلیے کہ زندہ سے بخشوا لینا ممکن ہی دنیا مین بخلاف میت کے کہ اس سے نہین بخشوا سکتا اور کتاب ازہار مین لکھا ہی کہ کہا علما نے کہ جب دیکھے نہلانے والا میت مین کوئی اچھی چیز مانند روشن ہونے چہرہ اسکے کے اور خوشبو آنے کی اسمین سے تو مستحب ہی بیان کرنا اسکا اور اگر دیکھے اسمین بری چیز مثلاً بو آتی ہو اسمین سے یا کالا ہو جاوے منھ یا بدن یا بدل جاوے صورت اسکی تو حرام ہی بیان کرنا اسکا ۱۲ **وَعَنْ** نَافِعٍ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَلٰی جَنَازَۃِ رَجُلٍ فَقَامَ حِیَالَ رَاْسِہٖ ثُمَّ جَاؤُا بِجَنَازَۃِ امْرَاَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا یَا اَبَا حَمْزَۃَ صَلِّ عَلَیْہَا فَقَامَ حِیَالَ وَسْطِ السَّرِیْرِ فَقَالَ لَہُ الْعَلَاءُ بْنُ زِیَادٍ ھٰکَذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْجَنَازَۃِ مَقَامَکَ مِنْہَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَکَ مِنْہُ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوُہٗ مَعَ زِیَادَۃٍ وَفِیْہِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِیْزَۃِ الْمَرْاَۃِ اور روایت ہی نافع سے کہ کنیت اسکی ابی غالب ہی کہا کہ نماز پڑھی مین نے ساتھ انس بن مالک کے اوپر جنازے ایک شخص کے یعنے عبد اللہ بن عمرؓ کے پس کھڑے ہوئے مقابل سر اسکی کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سے پس کہا ای ابا حمزہ کہ کنیت ہی انس کی نماز پڑھ اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے انکے علاء بن زیاد نے کہ اسی طرح سے دیکھا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوئے جنازے پر یعنے عورت کے جنازہ پر بیچ جگہ کھڑے ہونے تیری کے اس عورت سے اور کھڑے ہوتے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیری کے مرد سے یعنے حضرتؐ کو دیکھا تو نے کہ کھڑے ہوئے جنازے مرد پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل درمیان کے کہا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے مانند اسکے ہے ساتھ زیادتی کے اور اسمین یہ ہی کہ پس کھڑے ہوے نزدیک کولے عورت کے **ف** اسمین جو اختلاف کیا ہی امامون نے مذکور اسکا پہلی فصل مین ہو چکا ہی جو چاہے وہان سے دیکھے ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّۃِ فَمُرَّ عَلَیْہِمَا بِجَنَازَۃٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَہُمَا اِنَّہَا مِنْ اَہْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَہْلِ الذِّمَّۃِ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِہٖ جَنَازَۃٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّہَا جَنَازَۃُ یَہُوْدِیٍّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عبد الرحمنؓ بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹھے ہوے قادسیہ مین پس گذارا گیا انپر ایک جنازہ

پس کھڑے ہوگئے دونون پھر کہا گیا اُنکو کہ تحقیق یہ جنازہ زمیندارون سے ہی یعنے ذمیون سے پس کہا دونون نے کہ تحقیق ہوا تھا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم گذرا انکے پاس جنازہ پس کھڑے ہوئے پس کہا گیا اُنکو کہ تحقیق یہ جنازہ یہودی کا ہی فرمایا کیا نہین ہی یہ جاندار نقل کی یہ
بخاری و مسلم نے **ف** قادسیہ نام ہی ایک جگہ کا کہ پندرہ کوس ہی کوفہ سے اور ذمیون سے یعنے زمیندارون سے مراد وہی ہین انکو زمیندار
کہا بسبب رذالت اور کم رتبہ ہونے انکے کے یا بسبب اسکے کہ مسلمانون نے مقرر رکھا انکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہین ہی جاندار یعنی موت
اسکی کے ڈرے اور عبرت پکڑے حاصل یہ کہ موت مقام ڈرا ور عبرت کا ہی اسلیے اٹھ کھڑا ہوا مین اور اوپر گذر چکا ہی کہ منسوخ ہوا اٹھ کھڑا ہونا
ساتھ روایت حضرت علیؓ کے پس شاید کہ اُن دو صحابیون کو علم منسوخ ہونے کا نہوا ہو ۱۲ ع ۞ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ اِنَّا هٰكَذَا
نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عبادہ بن صامتؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہ جاتے ساتھ جنازے کے نہ بیٹھتے یہان تک کہ رکھا جاتا قبر مین پس روبرو آیا حضرتؐ کے ایک عالم یہودیون مین سے پس کہا تحقیق ہم
کو کہ تحقیق ہم اسی طرح سے کرتے ہین ای محمدؐ یعنے کھڑے رہتے ہین یہان تک کہ رکھا جاتا ہی مردہ قبر مین کہا راوی نے پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم یعنے بعد اسکے کھڑے نرہتے دفن کرنے تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیون کی روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے اور کہا
ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور بشر بن رافع کہ راوی ہی حدیث کا نہین قوی ۞ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی علیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ کھڑے ہوجانے کے وقت دیکھنے جنازے کے پھر بیٹھے پیچھے اسکے اور فرمایا ہمکو ساتھ بیٹھنے کے نقل کی یہ احمد نے
ف ظاہر اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مکروہ ہی کھڑے ہوجانا بعد اسکے ۱۲ ع ۞ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ
بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی محمد بن سیرینؓ سے کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت
حسن بن علیؓ اور ابن عباسؓ پر پس کھڑے ہوئے حسن اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباسؓ پھر کہا حسنؓ نے کیا نہین کھڑے ہوے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم واسطے جنازہ یہودی کی کہا ابن عباسؓ نے ہان کھڑے ہوے پھر بیٹھے نقل کی یہ نسائی نے **ف** یعنے پہلا اسطرح تھا کہ حضرت
جنازے کو دیکھکر اٹھ کھڑے رہتے بعد ازان بیٹھے رہتے اور نہ اُٹھتے پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسنؓ کو یہ نسخ ہونا نہ پہونچا
ہوگا اسلیے انکار کیا ۱۲ ع ۞ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ
فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا
جَالِسًا وَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهٗ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی جعفر بن محمدؓ سے یعنے جعفر صادقؓ سے کہ نقل کی اپنے
باپ سے یعنے محمدؓ باقر سے یہ کہ حسنؓ بن علیؓ تھے بیٹھے ہوے پس گذرا گیا انپر جنازہ پس کھڑے ہوے لوگ یعنے وہ کہ جنکو نسخ نہین پہونچا
تھا یہان تک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسنؓ نے سوائے اسکے نہین کہ گذارا گیا جنازہ یہودی کا اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر
راہ کے بیٹھے ہوے اور مکروہ جانا یہ کہ بلند ہو سر انکے سے جنازہ یہودی کا پس کھڑے ہوے نقل کی یہ نسائی نے **ف** یعنے حضرتؐ کہ سبب دیکھنے جنازہ

یہودی کے کھڑے ہوئے تھے سبب یہ تھا کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سے جنازہ یہودی کا بلند ہو یہ انکار کیا حضرت حسنؓ نے لوگون کے کھڑے ہونے پر جنازہ کے لیے برعکس پہلے انکار کے کہ ابن عباسؓ پر کیا تھا بسبب کھڑے ہونیکے پس شاید کہ یہ پیچھے ہوا اس قضیہ کے کہ بعد تلاش و تحقیق کے یہ ثابت ہوا ہو کہ کھڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تھا پھر منسوخ ہوا اور سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھے کبھی بسبب ڈرنے کے کھڑے ہوتے اور کبھی واسطے بزرگی ملائکہ کے اور کبھی واسطے ناخوش رکھنے اسکے کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سے اور یہ حدیث منقطع ہے اسلیے کہ امام محمد باقرؓ نہین تھے حضرت حسنؓ کے زمانہ مین بیچ ج وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ گذرے تجھپر جنازہ یہودی کا یا نصاری کا یا مسلمان کا پس کھڑے ہوجاؤ اسکے لیے پس نہین تم اسکے لیے کھڑے ہوتے سوا اسکے نہین کہ کھڑے ہوتے ہو واسطے انکے کہ ساتھ جنازے کے ہین یعنے فرشتے نقل کی یہ احمد نے ف سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث مین ہوچکا ہے اور یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اسکا بیان بھی اوپر گذر گیا وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اور روایت ہے مالک بن ہبیرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ مرے پس پڑھین نماز اوسپر تین صفین مسلمانون کی مگر کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت اور مغفرت اسکے لیے پس تھے مالک جسوقت کہ کم جانتے آدمیون کو تقسیم کرتے انکو تین صفین بموجب اس حدیث کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہے کہ کہا راوی نے تھے مالک بن ہبیرہ جسوقت کہ نماز پڑھتے جنازے پر یعنے ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا پس کم جانتے لوگون کو اوسپر کرتے لوگون کو تین حصہ یعنے تین صفین پھر کہتے فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر نماز پڑھین تین صفین واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے ف واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو مسلہ ہے عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہ کہ اعتقاد کرے کہ نہین واجب اللہ پر کچھ اور یہان فرمایا کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو پس ان دونون باتون مین منافات ہوئی جواب یہ کہ یہ واجب ہونا از راہ فضل اور وعدے اسکے کی ہے یعنی واجب لغیرہ ہے اور منع جو ہے واجب لذاتہ ہے نہ یہ اور کرمانی نے لکھا ہے کہ نماز جنازے مین سب صفون سے افضل پچھلی صف ہے واسطے تواضع کے اور سوائے جنازے کے اور نمازون مین اول کی صف افضل ہے اور نہ دعا کرے میت کے لیے بعد نماز جنازے کے اسلیے کہ مشابہ ہوتا ہے ساتھ زیادتی کے نماز جنازہ مین بیچ ج وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے نماز جنازے مین یہ دعا یا الٰہی تو پروردگار اسکا ہے تونے پیدا کیا اسکو اور تونے ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کے اور تونے قبض کی روح اسکی اور تو دانا تر ہے ساتھ باطن اسکے کے اور ظاہر اسکے کے اور آئے ہین ہم شفاعت کرنے والے پس بخش اسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ابی ہریرہؓ کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا اسنے کوئی گناہ ہرگز پس سنا مین نے ابوہریرہؓ کو کہ کہتے تھے

یعنے نماز مین یا الٰہی پناہ دے اسکو عذاب قبر سے نقل کی یہ مالک نے ف کہا ابن حجر نے کہ جملہ لم یعمل خطیئة قط صفت کاشفہ ہے لفظ صبی کی اسلیے کہ نہین متصور ہے غیر بالغ مین کرنا گناہ کا انتہی اور پناہ دے عذاب قبر سے کہا ہے بعضے علمانے کہ نہین مراد ہے ساتھ عذاب قبر کے بیان عقوبت اور سوال بلکہ مراد ہے نہ پہنچ بسبب غم و حسرت اور وحشت اور ضغطہ کے اور یہ سبکو ہوئیگا لڑکون کو اور غیر لڑکون کو کذا ذکر السیوطی اور علمانے اختلاف کیا ہے بیچ سوال ہونے لڑکون کے قبر مین صحیح یہ ہے کہ نہین ہونے کا اسلیے کہ عذاب ہونا غیر مکلف کو مخالف ہے قاعدہ شرع کے واللہ اعلم وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنے نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کے کہا پڑھتے تھے حسن بصری اوپر جنازے لڑکے کے سورۂ فاتحہ یعنے تکبیر اولی کے جگہ سبحانک اللھم کے اور کہتے یعنے بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی گردان اسکو ہمارے لیے پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب ف سلف وہ مال ہے کہ آگے بھیجے آدمی منفعت کے لیے اور فرط وہ شخص کہ لشکر کے آگے جاکر انجام آب و دانہ وغیرہ کا کرے لشکر کے لیے اور یہان مراد دونون سے یہ ہے کہ یہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کرے اور ذخیرہ وہ مال کہ ذخیرہ کرین تا وقت حاجت کے کام آوے وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا یعنے کچا بچہ نہ نماز پڑھی جاوے اسپر اور نہ وارث ہووے کسی کا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اسکا یہان تک کہ آواز کرے وقت پیدا ہونے کے یعنے جب تک کہ نہ ظاہر ہووے نشانی زندگی کی جیسے کہ اوپر گذرا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا ولا یورث وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبَى فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھڑا ہو امام یعنے تنہا اوپر ایک چیز کے اور لوگ پیچھے اسکے ہون یعنے نیچے اس سے ہون روایت کی یہ دارقطنی نے مجتبی مین بیچ کتاب جنائز کے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچے کھڑا ہوا اور لوگ اونچی تو بطریق اولی منع ہوگا اور یہ حکم سب نمازون مین ہے خصوصیت نماز جنازے کی نہین اور لفظ حدیث بھی تخصیص نہین لیکن حمل اسپر کر کر اس باب مین لائے ہین گو کہ ورود حدیث کا اسمین تھا شاید لوگون کو عادت ہو کہ نماز جنازے مین اسطرح کرتے ہون پس منع کیے گئے اس سے واللہ اعلم

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ
باب ہے بیچ بیان دفن کرنے مردون کے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ
فصل پہلی

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ أَلْحِدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے یہ کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا بیچ اس مرض اپنے کے کہ وفات ہوئی اسمین بناؤ میرے دفن کے لیے لحد اور کھڑی کرو مجھپر کچی اینٹین کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے حضرتؐ کی قبر پر روایت کی یہ مسلم نے ف لحد کہتے ہین اسکو کہ قبر مین قبلہ کی طرف کا داک کرتے ہین جسکو یہان بغلی قبر کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت ہمارے نزدیک لحد ہے مگر کہ ہو ضرورت یعنے زمین نرم ہو اور خوف ڈھے جانے کا ہو تو شق کرے یعنے جیسے یہان قبرین بنتی ہین اور کھڑی کرو مجھپر کچی اینٹین یعنے اینٹون سے اس کا داک کو بند کر دینا اور لکھا ہے علمانے کہ حضرتؐ کی قبر کا کا داک نو اینٹون سے بند ہوا تھا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لوئی سرخ روایت کی یہ مسلم نے ف شقران چیلے آنحضرتؐ کے نے اس لوئی کو بغیر کہے صحابہؓ کے قبر مین رکھ دیا تھا اور کہا شقران نے کہ مکروہ جانا مین نے کہ یہ استعمال

کرے اسکو کوئی پیچھے حضرت کے اور کہا بعضے عالمون نے کہ یہ رکھنا لوئی کا حضا اللہ آنحضرت کے سے تھا اور کہا بعضے عالمون نے کہ جھگڑے حضرت علیؓ
اور حضرت عباسؓ شقران سے بسبب رکھنے اسکی کے قبر مین اور کہا ابن عبد البر نے کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالی گئی قبر مین سے پہلے ڈالنے مٹی کے
اور علما نے مکروہ کیا ہی کپڑا اچھا نامردے کے نیچے اسلیے کہ اسراف اور ضائع کرنا مال کا ہی ❊ **وَعَنْ** سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰی
قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سفیانؓ کھجور بیچنے والے سے یہ کہ دیکھی انھون نے قبر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ اور احمدؒ نے دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے اور
حدیثون صحیحہ کے اوپر کہ بطور کوہان کے بنانا قبر کا افضل ہی مسطح بنانے سے اور امام شافعی نے کہا مسطح افضل ہی ❊ **وَعَنْ** اَبِي
الْهَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَلِيٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا
طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الہیاج اسدی تابعی سے کہا فرمایا مجکو حضرت علیؓ نے کیا نہ بھیجون
مین تجکو اوپر اس کام کے کہ بھیجا مجکو اوسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہی کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹاوے اسکو اور نہ کسی
قبر بلند کو مگر کہ برابر کردے اسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ہی علما نے کہ تصویر رکھنی حرام ہی اور مٹانا اسکا واجب ہی اور نہین جائز ہی بیٹھنا نیچے
اسکے اور برابر کردے یعنے پست کردے ایسی کہ قریب زمین کے ہو اسقدر کہ نمود اسکی باقی رہے کہ مقدار اسکی بقدر بالشت کے ہی جو کہ سنت ہی ازہار
مین لکھا ہی کہ کہا علما نے کہ مستحب ہی یہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہی زیادہ اس سے اور مستحب ہی ڈھا دینا زیادہ کا ❊ **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے
کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنے قبر کے سے اور عمارت بنانے سے قبر پر بیٹھنے سے قبر پر روایت کی مسلم نے **ف** لکھا ہی ازہار
مین کہ نہی قبرون کی گچ کرنے سے واسطے کراہت کے ہی اور یہ بھی دونون صورتون کو شامل ہی خواہ چنائی اس سے کرے خواہ قبر کے اوپر گچ کرے
اور عمارت بنانے قبر پر درست نہین اور واجب ہی ڈھا دینا اسکا اگرچہ ہو مسجد اور کہا توریشتی نے کہ بنا محتمل ہی دونون چیزون کو خواہ قبر پر مکان
پتھر وغیرہ سے بناوے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے منع دونون ہین کیونکہ کچھ فائدہ نہین پھر کہا توریشتی نے کہ اسکے منع ہونے کا یہی سبب ہی
کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی یعنے تھے کافر کہ سایہ کرتے تھے میت پر برسون تک اور قبر پر بیٹھنے سے اسلیے منع فرمایا کہ یہ منافی ہی اکرام مومن کے اسمین حقیر
جاننا اسکا لازم آتا ہی اور بعضون نے کہا بیٹھنے سے یہ مراد ہی کہ غم کے مارے قبر ہی پر بیٹھا رہے جیسے یہان بعضے آدمی فقیر ہو بیٹھتے ہین قبر پر
اس سے منع فرمایا ہی ❊ **وَعَنْ** اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا
اِلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مرثد غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبرون پر اور نہ نماز پڑھو طرف قبرون کی
نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہی بیٹھنا قبر پر اور روندنا اسکو پس یہ جو لوگ کرتے ہین کہ جب کوئی اقربا مین سے ایک جائی
دفن کیا جاتا ہی اور اسکے گرد اور مردے مدفون ہوتے ہین تو انکو روندتے ہوئے اپنے قرابتی کی قبر پاس پہونچتے ہین یہ مکروہ ہی اور نہین مکروہ
روندنا قبر کا حاجت کے لیے یعنے قبر کھودنے کے لیے یا دفن کرنے کے لیے قبرون پر پاؤن رکھکر جانا جائز اور مستحب ہی کہ ننگے پاؤن قبرون مین جاوے
کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہی سونا نزدیک قبر کے اور تکیہ کرنا اوسپر اور استنجا کرنا پاس اسکے نہایت مکروہ ہی اور مکروہ ہی ہر چیز کہ نہین معہود یعنے نہین
ثابت سنت سے بطور معہود سنت سے نہین ہی مگر زیارت اسکی اور دعا کرنی پاس اسکے کھڑے ہو کر جیسے کہ کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کے طرف
بقیع کے اور کہتے السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیۃ اور نہ نماز پڑھو طرف قبر کے اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والے کے

پڑھتا ہے تو صریح کفر ہے والا مکروہ تحریمی ہے اور یہی حکم ہے جنازے کا اگر سامنے رکھا ہو بلکہ کراہت اسمیں زیادہ ہے اور اسمیں اہل مکہ بھی گرفتار ہو رہے ہیں کہ قطار
باندھ کر جنازے کعبہ کے پاس رکھ دیتے ہیں اور پھر انکی طرف نماز پڑھتے ہیں ۱۲ ہ اگر کوئی کہے کہ ملا علی ؒ نے جو کہا کہ نہیں معہود سنت سے مگر زیارت اور
دعا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قرأت قرآن کی بھی قبر پر سنت نہیں اور مکروہ ہے باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سے پڑھنا قرآن کا قبر پر ثابت ہے چنانچہ
انھوں نے بھی وہ حدیثیں تیسری فصل میں بیچ شرح حدیث ابن عمرؓ کے نقل کی ہیں جواب یہ کہ قرأت قرآن کی داخل ہے دعا میں اسلیے کہ وہ بھی دعا ہے
پس وہ مکروہ نہیں ۱۲ مولانا ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ
فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ
بیٹھنا ایک تمہارا انگارے پر کہ جلا دے کپڑے اسکے پس پہونچے انگار اوپر بدن اسکے کے بہتر ہے واسطے اسکے اس سے کہ بیٹھے اوپر قبر کے نقل کیا اسکو مسلم نے
ف یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور وہ کپڑے کو جلا کر جلد تک پہونچ جاوے تو وہ سہل ہے قبر پر بیٹھنے سے یعنی ضرر اسکا زیادہ ہے اسکے ضرر سے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا
اَيُّهُمَا جَاءَ اَوَّلُ عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَاءَ الَّذِیْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عروہ
بن زبیرؓ سے کہ کہا تھے مدینہ میں دو شخص یعنی گورکن کہ ایک انمیں سے یعنی ابوطلحہ انصاری لحد کرتا تھا یعنی بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا یعنی ابوعبیدہ بن جراح
نہ لحد کرتا تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنی جیسے یہاں قبر بنتی ہے پس کہا صحابہ نے یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کے اسپر کہ جو کوئی انمیں سے آوے پہلے کرے
کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلے آوے لحد کھود دے حضرت کے لیے اور اگر شق والا پہلے آوے شق کھود دے پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تھا پس لحد کی واسطے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ شرح السنہ میں ف ابوعبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد افضل ہے
لیکن شق بھی مشروع ہے اسلیے کہ اگر نا مشروع ہوتی تو ابوعبیدہ کاہے کو کھودا کرتے ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد واسطے ہمارے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد
و نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ احمد نے جریر بن عبداللہ سے ف علماء نے اس حدیث کے کئی معنی لکھے ہیں لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ لحد واسطے ہمارے یعنی ہماری
جماعت انبیاء کے اور شق جائز ہے واسطے غیر ہمارے کے ۱۲ ح وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا
وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَحْسِنُوْا اور روایت ہے ہشام بن عامرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دن احد کے کہ کھودو قبریں اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنی ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑے کرکٹ سے اور دفن کرو دو کو اور تین
کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنی جانب قبلہ کے رکھو اسکو کہ بہت یاد رکھتا ہو انمیں قرآن روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے
اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ احسنوا تک ف فرمایا دن احد کے یعنی جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنے شہدا کا تو فرمایا کھودو قبریں
یہ امر وجوب کے لیے ہے اور باقی استحباب کے لیے اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہے اسلیے کہ اس سے محفوظ رہتا ہے میت درندوں
سے اور کمال اسکا یہ ہے کہ قبر اتنی گہری کرے کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو سر انگلیوں کے کنارے قبر کے برابر ہوں اور ایک قبر میں دو تین کو
دفن کرنا وقت ضرورت کے درست ہے اور بے ضرورت نہیں درست اور یہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اسکو آگے کرو تو اسمیں اشارہ ہے

طرف تعظیم کرنے عالم باعمل کی زندگی مین بھی اور مرے پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت پر ہوتی ہی ویسے ہی زیادہ پر بھی ہو سکتی ہی پس جب جمع ہون
کئی جنازے تو چاہیے علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑھے چاہے سبکو رکھکر ایک نماز پڑھ لے پھر آگے رکھنے مین چاہے آگے پیچھے رکھے جانب قبلہ کے
اور چاہے طول مین رکھے قطار باندھکر اور افضل کے پاس کھڑا ہووے ۲۳ ﴿ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِيْ
بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ ﴾ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائین پھوپھی میری باپ میرے کو تاکہ دفن کرین اُنکو
مقبرہ ہمارے مین پس پکارا پکارنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ پھیر دو تم شہیدون کو طرف جگہ شہید ہونے اُنکے کے نقل کی یہ احمد اور
ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اسکی واسطے ترمذی کے ہین ف جبکہ ہوا دن احد کا یعنے جب جنگ احد ہوئی اور بعضے
مسلمان شہید ہوے اور میرا باپ بھی شہیدون مین سے تھا لائی میری پھوپھی میرے باپ کو تاکہ دفن کرے ہمارے گورستان مین کہ بقیع تھا پس
حضرتؐ کی طرف سے ایک شخص نے ندا کی کہ جہان مارے گئین ہین وہین دفن کرو اور اسی طرح جو کوئی مرے ایک شہر مین نقل نہ کیا جاوے طرف دوسرے
شہر کے کہا یہ بعض علماء ہمارے نے اور ازہار مین لکھا ہی کہ یہ قوی تر دلیل ہی بیچ تحریم نقل کرنے مردون کے اور یہ صحیح ہی نقلہ السید اور ظاہر یہ ہی کہ نہی
نقل کی خاص ہی ساتھ شہدا کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ محل کیجاوے نہی نقل کرنے اُنکی کے بعد دفن اُنکے پر اور بغیر عذر پر یعنے بعد دفن کرنیکے بغیر عذر
نقل کرنا منع ہی اور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہی نقل کرنا میت کو اور بے ضرورت روا نہین اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اگر نقل کرین یعنے
لیجاوین اُسکو پہلے دفن کرنے اور درست کرنے قبر کے ایک دو کوس تک تو مضائقہ نہین اسلیے کہ مقبرے اتنی دور ہوا کرتے ہین اور مستحب ہی کہ دفن
کیا جاوے بیچ مقبرہ اس شہر کے کہ مرا ہی اسمین حضرت عائشہؓ کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکرؓ ایک منزل پر تھے مکہ سے وہان مرگئے پھر جنازہ
اُنکا لائے مکہ مین پس جب حضرت عائشہؓ اُنکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیری موت کے وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی مین اور دفن
کرتی اسی جگہ کہ جہان مرا تھا اور بعد دفن کرنے اور خاک ڈالنے کے درست نہین ہی کھودنا قبر کا بیچ تھوڑی مدت کے اور نہ بہت کے مگر
بعذر اور عذر یہ ہی کہ ظاہر ہووے کہ زمین غصب کی تھی یا لیا ہووے اُسکو شفیع اور کتنے ہی صحابہ مین سے زمین کفرستان مین دفن کیے گئے اور
وہان سے نقل نہ کیے گئے اور اگر مالک زمین کا چاہے کہ زمین کو ہموار کرے اور زراعت کرے پہونچتا ہی اسکو اور یہ بھی عذر ہی کہ لحد مین مال کسی کا
یا کپڑا کسی کا رہ جاوے یعنے اس صورت مین بھی کھودنا جائز ہی اور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ متفق ہین مشائخ اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ
غیر شہر اپنے کے اور وہ عورت وہان حاضر نہ تھی پھر بے صبری کرتی ہو اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجائش نہین رکھتا کہ نقل کرے پس جائز رکھنا بعض
متاخرین کا اسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نے یعنے اپنی کسی کتاب مین سوا ہدایہ کے کہ جب مرجاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہی نقل کرنا طرف
دوسرے شہر کے اسلیے کہ مشغول ہونا ہوتا ہی بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہی دفن مین اور اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کے دفن کیا جاوے تو نکالا
نجاوے بالاتفاق اور دفن نکیا جاوے گھر مین کہ رہتا تھا اُسین اسلیے کہ یہ خاصہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہی ۲۴ ﴿ وَعَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ﴾ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا نکالے گئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم یعنے وقت رکھنے کے قبر مین اپنی سر کی طرف سے روایت کی یہ شافعیؒ نے ف صورت اسکی یون تھی کہ رکھا گیا جنازہ
پائینتی قبر کے پھر نکالے گئے حضرتؐ سر کی طرف سے اور رکھے گئے قبر مین شافعیؒ کے ہان یونہین رکھتے ہین اور ہمارے نزدیک سنت یہ ہی
کہ رکھا جاوے جنازہ قبر کے قبلہ کی طرف اور اُٹھا کر رکھا جاوے قبر مین اور حضرتؐ اسی طرح مردے کو رکھتے تھے قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین

آیا ہے اور حضرت کو جو اس طرح رکھا سبب یہ تھا کہ حجرۂ شریفہ میں اسقدر وسعت نہ تھی کہ جانب قبلہ سے اوتارتے اسلیے کہ قبر شریف دیوار سے ملی ہوئی ہے
اور ایک جواب حنفیوں کی طرف سے یہ ہے کہ حضرت کا اوتارنا قبر میں مضطرب آیا ہے چنانچہ ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل
کیے گیے قبر میں جانب قبلہ سے اور سرہانے سے نہیں نکالے گئے اور مانند اسکے ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے پس جب تعارض ہوا دونوں
حدیثوں میں ساقط ہوئیں دونوں ؏ صح ؏ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ
مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے ایک قبر میں رات کو یعنے ایک شخص کے دفن کرنیکے لیے پس روشن کیا گیا
حضرتؐ کے لیے چراغ پس لیا حضرتؐ نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا رحمت کرے تجکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونے والا بسبب خوف خدا کے اور بہت
تلاوت کرنے والا قرآن کا یعنے ان دونوں چیزوں کے سبب سے مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا شرح السنہ میں اسناد اسکی
ضعیف ہے ف کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بھی آئی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
رات کو دفن کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ بعضوں نے لکھا ہے اور یہ حدیث سند ہے حنفیہ کی کہ انکے ہاں قبلہ کی طرف سے اوتارنا میت کو سنت ہے ؏ صح ؏
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ الثَّانِيَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ داخل کرتے میت کو قبر میں کہتے رکھتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے
اور ایک روایت میں اوپر طریقہ رسول اللہ کے روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے روایت دوسری ف
دوسری روایت میں لفظ سنت ہے بجاے ملت کے ؏ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ
ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ رَشَّ اور روایت کی امام جعفر صادقؓ بیٹے محمدؒ کے نے اپنے باپ سے یعنے امام باقرؒ سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالیں میت پر تین لپیں ساتھ دونوں ہاتھوں اپنی کے اکھٹا کر کر اور تحقیق حضرتؐ نے چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم
اور رکھے قبر پر سنگریزے یعنے نشان کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی شافعی نے لفظ رش سے ف روایت کی احمد نے ساتھ اسناد
ضعیف کے کہ حضرتؐ کہتے تھے ساتھ پہلے لپ کے منها خلقناکم اور ساتھ دوسرے لپ کے وفیها نعیدکم اور ساتھ تیسرے کے ومنها نخرجکم تارۃ
اخری انتہی اور کہا ابن ملک نے کہ سنت ہے واسطے اسکے کہ حاضر ہو میت کے ساتھ قبر پر یہ کہ لپ بھر کر ڈالے مٹی قبر میں بعد
بٹاؤ کے اور سنت ہے چھڑکنا پانی کا بھی قبر پر اور منقول ہے کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب میں کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا
وزن کی گئیں نیکیاں میری پس غالب آئیں برائیاں نیکیوں پر پس گری ایک تھیلی نیکیوں کے پلہ میں پس جھک گیا وہ
پس کھولا میں نے تھیلی کو پس ناگاہ اسمیں مٹھی مٹی کی تھی جو کہ ڈالی تھی میں نے ایک مسلمان کی قبر میں ذکرہ فی المواہب
؏ صح ؏ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ گچ کیا جاوے قبروں اور یہ کہ لکھا جاوے انپر اور یہ کہ روندی جاویں قبریں
نقل کی یہ ترمذی نے ف گچ کرنے سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمیں ایک طرح کی زینت اور تکلف ہے اور مٹی سے لیپنا قبر کو جائز ہے اور مکروہ

لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر پاخوانہ اور پامال ہونوں او پیشاب نکرین اُنپر حیوان اور کہا ہے بعضے عالمون ہمارے نے کہ اسی طرح مکروہ ہے لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مساجد وغیرہ پر اور اسی طرح مکروہ ہے تبجیر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھکر کھڑا کرنا اور بعضون نے کہا ہے کہ نام میت کا خصوصاً صالح کا لکھنا جائز ہے تاکہ پہچانا جاوے بعد گذرنے مدت کے ہیچ ہے **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پر اور تھا وہ شخص کہ جسنے ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کے بلال بن رباح ساتھ مشک کے شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سے یہان تک کہ پہونچا دیا پاون تک روایت کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وَعَنِ الْمُطَّلِبِ** بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ أُعَلِّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مطلب بن ابی وداعہ سے کہ کہا جبکہ مرے عثمان بن مظعون رضی نکالا گیا جنازہ اُنکا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرت کے پاس پتھر یعنے بڑا پتھر تا علامت کے لیے رکھا جاوے پس نہ اُٹھا سکا وہ شخص اوس پتھر کو پھر کھڑے ہوئے طرف اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینین چڑھائین دونون ہاتھون کی کہا مطلب راوی نے کہ کہا اُس شخص نے کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف سفیدی دونون ہاتھون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوقت کہ کھولا اُن دونون کو پھر اُٹھایا اُسکو پس رکھا اُسکو سرہانے قبر عثمان رضی کے اور فرمایا نشان کیا مین نے ساتھ اُسکے اپنے بھائی کی قبر کا اور دفن کرونگا مین پاس اُنکے اُس شخص کو کہ مرے گا اہل میرے سے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** مطلب بن وداعہ صحابی ہین اسلام لائے دن فتح مکہ کے اور یہ حدیث روایت کی ہے اور صحابی سے بسبب حاضر ہونیکے اُسوقت اور عثمان بن مظعون رضی بھائی تھے حضرت کے دودھ شریک اسلام لائے بعد تیرہ آدمیون کے اور حاضر ہوئے بدر مین اور مدینہ مین اول یہی مرے ہین مہاجرون مین سے اور اُنکے پاس اول دفن کیے گئے حضرت ابراہیم صاحبزادے حضرت کے اور لکھا ہے ازہار مین کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہ کہ رکھی جاوے قبر پر نشانی پہچان کے لیے اور ایک جا گاڑے جاوین اقربا ہیچ ہے **وَعَنِ الْقَاسِمِ** بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ رضی پاس پس کہا مین نے اے ماں میری کھولدو میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونون یارون اُنکے کی یعنے حضرت ابوبکر رضی و عمر رضی کے پس کھول دین میرے لیے تینون قبرین نہ تھین بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے یعنے بلکہ بلند بالشت بالشت بھر تھین بچھی ہوئی تھین کنکریان سرخ میدان کی یعنے جو کہ گرد مدینہ مطہرہ کے ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** کھول دین یعنے یہ قبرین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے مین تھین اور جب تک دروازہ کھلا ہوا تھا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تھا جب چاہتے کہ مشرف ساتھ زیارت کے ہوتے پردہ اُٹھاکر اندر جاتے ہیچ ہے **وَعَنِ الْبَرَاءِ** بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِہٖ کَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِنَا الطَّیْرَ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصاریں سے پس پہونچے ہم طرف قبر کے اور دفن نہ کیا گیا تھا وہ ہنوز یعنے قبر نہ کھدچکی تھی پس بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے قبلہ کے اور بیٹھے ہم ساتھ حضرت کے یعنے گرد اُنکے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے کے یہ کہ گویا ہمارے سرون پر تھے پرندے جانور یعنے نہایت چپ اور سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے **ف** یہ حدیث باب مایقال عندہ من حضرہ الموت کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی اور وہ دراز ہی اس سے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَسْرُ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًّا رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا مردے کی ہڈی کا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہی یعنے گناہ مین نقل کی یہ مالکؒ اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہی جیسے کہ منع ہی حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہی مانند زندہ کے بیچ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَہِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ فَرَاَیْتُ عَیْنَیْہِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ ہَلْ فِیْکُمْ مِنْ اَحَدٍ لَمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَۃَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِیْ قَبْرِہَا فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انسؓ سے کہ کہا حاضر تھا مین اسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے ام کلثوم بیوی حضرت عثمانؓ کی دفن کیجاتی تھین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پاس قبر کے پس دیکھین مین نے آنکھین حضرتؐ کی کہ آنسو بہاتی تھین پھر فرمایا کیا ہی تم مین کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورت اپنی سے آج کی رات پس کہا ابوطلحہ نے مین ہون فرمایا پس اُتر انکی قبر مین پس اُترے قبر مین روایت کی یہ بخاری نے **ف** کیا ہی تم مین کوئی شخص الخ کہا حضرتؐ نے یہ بارادہ اسکے کہ معلوم کرین یہ کہ عثمانؓ نے کسی عورت سے صحبت کی ہی یا نہین پس نہ کہا حضرت عثمانؓ نے کہ نہین صحبت کی مین نے یعنے پس معلوم ہوا کہ انھون نے اپنی کسی لونڈی یا اور بی بی سے صحبت کی تھی اور ایک نکتہ اور اسمین خوب ہی کہ حضرتؐ نے یہ اسلیے پوچھا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہین ہی لیکن نکرنے مین ایک طرح کی مشابہت ہوتی ہی ملائکہ کے ساتھ تو حضرتؐ نے چاہا کہ جسنے عنقریب صحبت نکی ہو اور اس سبب سے مشابہ ملائکہ کے ہو وہ دفن کرے اور ابوطلحہ اجنبی نے جو اُتارا یہ خصوصیات اُنکے سے تھا یا اشارہ تھا طرف بیان جواز کے کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کرے کسی عورت کو قبر مین اور نہ نکالے اسکو کوئی سوائے مردون کے اسلیے کہ چھونا اجنبی کا عورت کو ساتھ حائل کے یعنے کپڑے وغیرہ کے وقت ضرورت کے جائز ہی اُسکی زندگی مین اور اسی طرح بعد مرنے اُسکی کے پس جب مرجاوے عورت اور نہ محرم ہو کوئی اُسکا دفن کرین اُسکو نیک بخت ضعیف ہمسایہ اُسکی کے پھر اگر نہون ضعیف پس جوان نیک بخت دفن کرین اور اگر ہو محرم اگرچہ دودھ کے سبب سے ہو یا سسرال کا ہو وہ اوترکر دفن کرے اور اگر کوئی کہے کہ علماء لکھتے ہین کہ خاوند اور محارم اولٰی ہین نیک بخت بیگانون سے پس اُنکو حضرت عثمانؓ اور آنحضرتؐ نے کیون نہ دفن کیا جواب یہ کہ احتمال ہی کہ حضرتؐ کو اور حضرت عثمانؓ کو کچھ عذر ہوگا اسلیے نہ اوترے بیچ قبر کے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِہٖ وَہُوَ فِیْ سِیَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَۃٌ وَّلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِیْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا یُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّیُقْسَمُ لَحْمُہَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِکُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِہٖ رُسُلَ رَبِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا اپنے بیٹے کو یعنے عبداللہ کو اس حالت مین کہ وہ نزع مین تھے جسوقت کہ مرون مین پس نہ ہو ساتھ میرے کوئی نوحہ کرنے والے اور نہ آگ پس جب کہ دفن میرے کاکر و پس ڈالو مجپر مٹی ڈالنا آسہوات یعنے تھوڑی تھوڑی پھر کھڑے رہو گرد قبر میری کے یعنے واسطے دعا ثابت رہنے وغیرہ کے بقدر اس چیز کے

کہ ذبح کیا جاوے اونٹ اور تقسیم کیا جاوے گوشت اسکا یہان تک کہ آرام پکڑون مین بسبب تمھارے اور جانون مین یعنے بلا وحشت کیا جواب دیتا ہون
فرشتون کو ... دگار اپنے کے کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور نہ آگ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھ میت کے لیجاتے تھے واسطے فخر اور ریا کے
اور تا خوشبوئی جلاوین اور اور کام مین آوے اس سے منع فرمایا پس جیسے یہان یعنے جنازون کے ساتھ اگر سوز مین آگ جلاتے جاتے ہین یا مشعلین اور
بیچ شانے بلا ضرورت جلاتے ہین یا لکڑ واسطے آگ لیے ساتھ رہتے ہین منع ہی اور بسبب تمھارے یعنے بسبب دعا اور اذکار اور قراءت اور استغفار تمھارے کے
چنانچہ حدیث ابی داود کے مین آیا ہی کہ حضرت جب فارغ ہوتے دفن کسی شخص کے سے کھڑے ہوتے اسپر اور فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے اور مانگو
اسکے لیے ثابت رہنا اسلیے کہ وہ اب پوچھا جاتا ہی **ج** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَأَسْرِعُوْا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ
الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ مرے ایک تمھارا پس نہ بند رکھو اسکو اور جلدی پہونچاؤ اسکو طرف قبر اسکی کے اور چاہیے کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اسکی کے
ابتداء سورۂ بقر یعنے مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اسکی کے خاتمہ سورۂ بقرہ کا روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہ ہی کہ موقوف ہی عبد اللہ
بن عمر رضی پر **ف** نہ بند رکھو یعنے تاخیر نکرو میت کے دفن کرنے مین بغیر عذر کے کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہی جلدی کرنے تجہیز میت مین جسوقت سے کہ وہ مرے
اور آگے کا جملہ یعنے واسرعوا الخ تاکید ہی اسکی یا اشارہ ہی طرف اسکے کہ جنازہ لیکے چلے تو جلدی چلنا سنت ہی یعنے بیچ کی چال چلے نہ دوڑے اور نہ آہستہ
چلے اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا یعنے آمن الرسول سے آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑھو سورۂ فاتحہ اور معوذتین اور
قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب انکا اہل مقابر کو پس وہ پہونچتا ہی طرف انکی اور مقصود زیارت قبور سے زیارت کرنے والے کے لیے یہ ہی کہ عبرت پکڑے اور مردون
کے لیے یہ ہی کہ فائدہ اٹھاوین اسکی دعا سے انتہی اور حضرت علی رضی سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی گذرے مقابر پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد گیارہ بار
پھر بخشے ثواب اسکا مردون کو دیا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مردون کے اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہو
مقابر مین پھر پڑھے فاتحۃ الکتاب و قل ہو اللہ احد و الہکم التکاثر پھر کہے کہ مین نے کر دیا ثواب اس چیز کا کہ پڑھے مین نے کلام تیرے سے واسطے اہل مقابر کے
مومنین اور مومنات سے تو ہوتے ہین اموات شفیع اسکے لیے طرف اللہ تعالی کے اور کہا حماد مکی نے کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکے کے پھر رکھا مین نے
سر اپنا ایک قبر پر اور سو رہا مین پس دیکھا مین نے اہل مقابر کو کہ حلقے حلقے بنائے بیٹھے ہین پس کہا مین نے قایم ہوئی قیامت کہا انھون نے نہین ولیکن ایک شخص نے
ہمارے بھائیون مین سے پڑھی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اسکا پس ہم بانٹتے ہین اسکو مدت ایک برس سے اور انس رضی سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی داخل ہووے مقابر مین یس پڑھے سورۂ یس ہلکا کرتا ہی اللہ عذاب انکے اور ہوتی ہین واسطے اسکے نیکیان بقدر گنتی مردون کے کہ اسمین
ہین اور لکھا ہی سیوطی شافعی نے شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ پہونچنے ثواب قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور سلف یعنے صحابہ رضی وغیرہم اگلے
علما اور تینون امام رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پہونچتا ہی اور ہمارے امام شافعی رحمہ نے اختلاف کیا ہی انتہی ۵۶ پھر جو کچھ کہ امام شافعی کی سند لائے ہین سیوطی
نے کئی جواب اسکے لکھکر پہونچنا عبادۂ بدنی کا ثابت کیا ہی جو چاہے اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکھ لے **وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ**
قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ
قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ شِعْرٌ وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّيْ وَمَالِكًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ

وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات ہوئی عبدالرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشے کے اور وہ ہی ایک جگہ ہے پھر لائے گئے طرف مکہ کے پھر دفن کیے گئے مکہ میں پس جبکہ آئیں حضرت عائشہؓ مکہ میں حج کے لیے آئیں قبر عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے پاس کہ بھائی انکے تھے پس کہا اور تھے ہم مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے جدا نہیں آپس میں مدت مدید زمانے سے یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگے پس جب جدا ہوئے ہم گویا میں اور مالک باوجود بہت مدت تک ساتھ رہنے کے نہیں گذاری ہمنے ایک رات اکٹھے پھر کہا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے اللہ کی اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس وقت مرنے کے نہ دفن کیا جاتا تو مگر اسی جگہ کہ مرا تھا تو یعنے اسلیے کہ نقل نکرنا مکان موت سے سنت اور افضل ہے اور اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس وقت وفات کے نہ زیارت کرتی میں تیری نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حبشی نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک منزل ہے مکہ سے اور پس کہا یعنے حضرت عائشہؓ نے دو بیتیں پڑھیں حسب حال اپنے بھائی کے فراق میں اور یہ بیتیں تمیم بن نویرہ نے کہیں تھیں بیچ مرثیہ بھائی اپنے مالک بن نویرہ کے کہ اسکو خالد بن ولید نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں مار ڈالا تھا معنی بیتوں کے یہ ہیں کہ تمیم کہتا ہے کہ تھے ہم مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے مدت مدید زمانے سے جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہے کہ عراق اور جزیرہ عرب اسکے تصرف میں تھا اور اس بادشاہ کے دو ہمنشین تھے مالک و عقیل کہ چالیس برس تک دونوں ہمنشین اور ندیم اسکے رہے اور انکو نعمان نے مارا انکے قتل کا بھی قصہ عجیب ہے مقامات حریری میں مذکور ہے پس تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہتا ہے کہ ہم اور تو ہمنشین اور محبت رکھنے والے رہتے تھے اور جدا نہ تھے ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے کہ وہ اسطرح آپس میں اخلاص و ہمنشینی ایک مدت سے رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونیکے مدت دراز سے کہتے تھے کہ یہ ہرگز جدا نہونگے پھر تمیم کہتا ہے کہ پس جب جدا ہوئے ہم یعنے میں اور مالک بسبب مرنے مالک کے تو گویا میں اور مالک باوجود جمع ہونیکے ایک مدت دراز تک ایک رات بھی ساتھ نرہے تھے یعنے وہ مدت دراز آنے ہو دیا خواب اور نہ زیارت کرتی میں یعنے دوبارہ اسلیے کہ حضرتؐ نے لعنت کی ہے عورتوں زیارت کرنے والیوں قبروں کی کو ولیکن از بسکہ تجھے مرتے ہوئے نہ دیکھا تھا زیارت تیری قبر کی کی تا قائم مقام ملاقات کے ہو وے بیچ ہو **وَعَنْ** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰی قَبْرِہٖ مَاءً رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو جنازے میں سے سر کی طرف سے اور چھڑکا انکی قبر پر پانی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ سند ہے امام شافعی کی اور ہمارے نزدیک محمول ہے ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل میں حدیث ابن عباسؓ کی میں ہو چکا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جِنَازَۃٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَیْہِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ ثَلَاثًا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر پھر آئے نزدیک قبر کے پس ڈالیں اسپر سر کی طرف سے تین لپیں مٹی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ ہٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عمرو بن حزم سے کہ کہا دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے صاحب قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اسکو روایت کی یہ احمد نے **ف** شاید مراد یہ ہے کہ اسکی روح ناخوش ہوتی ہے تکیہ لگانے سے اسلیے کہ اسمیں حقارت اسکی لازم آتی ہے ۔

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب ہے رونے کا میت پر **ف** رونا مردے پر بغیر نوحہ اور چلانے کے جائز ہے مکروہ یہ ہے کہ چلاوے اور نوحہ کرے اور تعریف میت کی بافراط کرے جیسے کہ عادت اہل جاہلیت کے تھی اور اصل ثنا اور ذکر اسکی خوبیوں کا کرنا کہ [illegible] یعنے بیان کی نہو مکروہ نہیں اور مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کے یہ ہیں کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہے اور تسلی کرے اسکی [illegible] خاص تیسرے روز کا اور اور تکلفات کرنے اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کے حق یتیموں میں سے بدعت ہے اور حرام [illegible] سفر السعادت میں لکھا ہے کہ عادت نہ تھی کہ میت کے لیے سوائے وقت نماز جنازے کے جمع ہوں اور قرآن پڑھیں اور ختمات پڑھیں گور پر اور نہ غیر گور پر اور یہ سب بدعت ہیں انتہی اگر گھر میں یا مسجد میں بیٹھنا جائز ہے اسلیے کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرتؐ کو پہونچی

مین غمگین بیٹھے اور لوگ آتے تھے تعزیت کے لیے لیکن تعزیت اسطرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعددہ مین کرتے ہین نہ تھی اور بہت علماے متاخرین کہتے ہین کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک صاحب میت کے اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹھے دروازے گھر پر اور لوگ جمع ہون اور تعزیت کرین اسلیے کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی بلکہ جب دفن سے فارغ ہو کر پھرین تو متفرق ہون اور اپنے کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت کو بھی چاہیے کہ اپنے کام مین مشغول ہو اور قبر کے گرد حلقہ باندھ کر قرآن پڑھنا مکروہ ہی حق فی الترجمۃ وشرح سفر السعادات **ف۲** تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچھی بات ہی اور وقت تعزیت کا مرنے سے تین دن تک ہی اور مکروہ ہی بعد اسکے مگر یہ کہ ہو غائب تعزیت کرنے والا یا مصیبت زدہ تو نہین مضائقہ کہ جب ملے جبھی تعزیت کرے اور تعزیت کرنی بعد دفن کے اولی ہی دفن کے پہلے سے اور یہ جب ہی کہ نہ دیکھے انمین جزع فزع شدید اور اگر دیکھے کہ بہت جزع فزع کرتے ہین پہلے ہی دفن کے بہتر ہی اور مستحب ہی کہ عام تعزیت کرے سب اقارب میت کے چھوٹون کو اور بڑون کو اور مردون کو اور عورتون کو مگر یہ کہ عورت جوان ہو تو نہ تعزیت کرے اسکو مگر محرم اسکی اور مستحب ہی کہ کہے صاحب تعزیت کو بخشے اللہ تعالی میت تیری کو اور درگذر کرے اس سے اور ڈھانکے اسکو اپنی رحمت مین اور نصیب کرے تجکو صبر اسکی مصیبت پر اور ثواب دے تجکو اسکے مرنے پر اور بہترین الفاظ تعزیت کے وہ ہین کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی یعنے اللہ ہی کی ملک ہی جو چیز کہ لی اور اسیکی ملک ہی جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اسکے ساتھ وقت مقرر کے ہی اور اگر کافر مر جاوے اور قرابتی اسکا مسلمان ہو تو اسکو یون تعزیت کرے بہت دے اللہ تعالی ثواب تجکو اور اچھی دے تسلی تجھے اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہے اچھی دے اللہ تسلی تجھے اور بخشے میت تیری کو اور یون نہ کہے کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونون کافر ہون تو کہے بدلہ دے تجکو اللہ اور نہ کم کرے لوگ تیرے اور شہرون عجم کے مین جو رسم ہی کہ بچھونے بچھاتے ہین اور کھڑے رہتے ہین راہون پر بہت بری رسم ہی اور بیٹھنا مصیبت کے لیے تین روز تک جائز ہی اور ترک اسکا اولی ہی اور مکروہ ہی مردون کے لیے سیاہ کپڑے پہننے اور پھاڑنے کپڑے وقت مصیبت کے اور نہین مضائقہ سیاہ کپڑے پہننے عورتون کو اور کالا کرنا منہہ اور ہاتھون کا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا منہہ کا اور بکھیرنا بالون کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا زانو کا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبرون پر رسوم جاہلیت سے ہی اور باطل اور غرور اور نہین مضائقہ یہ کہ کھانا پکا کر بھیجا جاوے اہل میت کے لیے اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسرے دن ❊ عالمگیری **ف۳** جو کچھ لوگ تکلفات کرتے ہین تیسرے دن کہ فرش بچھاتے ہین اور خیمے کھڑے کرتے ہین اور خوشبوئی بانٹتے ہین اور مانند انکے یہ سب امور بدعت اور برے اور نامشروع ہین کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المومنین اور نصاب مین لکھا ہی کہ لوگون نے سوم کو جو عادت کی ہی خوشبو لگانے کی اسمین مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہی کہ وہ سوگ اوتارنے کے لیئے تیسرے روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیے اس سے پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہی کہ خوشبو ہی ملکہ اسلیے ہی کہ اس عمل مین اسوقت مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہی اور آداب تعزیت کے یہ ہین کہ سلام و مصافحہ کرے صاحب مصیبت سے اور تواضع کرے اور کلام بہت نکرے اور مسکراوے نہین ❊ شیخ الاسلام

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفِ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاہِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاہِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاہِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّہَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَہَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاہِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ابی سیف لوہار کے اور وہ تھا انکا ابراہیم کا پس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا انکا اور سونگھا انکو یعنے رکھی ناک اور منہہ انکے منہہ پر جیسے کوئی

سیف لوہار تھا

سونگھتا ہی تو پھر گئے ہم انکے پاس بعد اسکے یعنے بعد چند روز کے اور ابراہیم تھے حالت نزع مین پس ہوئین دونون آنکھین حضرت کی کہ جاری ہو آنسو انسے پس عرض کیا حضرت سے عبدالرحمن بن عوف نے اور تم روتے ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نے ای بیٹے عوف کے تحقیق یہ رحمت ہی پھر اس رونے کے بعد پھر روئے پھر فرمایا تحقیق آنکھین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہی اور نہین کہتے ہم باوجود اسکے مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کے ای ابراہیم البتہ غمگین ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابوسیف کا نام براء تھا اور انکی بی بی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ دودھ پلانیوالی تھین حضرت ابراہیم کی اور انکے ہان کسب لوہار کا ہوتا تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے کی عمر تھی کہ وفات پائی پس اس حدیث مین بیان ہی انکی حالت نزع کا کہ حضرت اسوقت تشریف لے گئے اور پیار کیا اور روئے پس کہا عبدالرحمن نے کہ لوگ تو روتے ہین آپ بھی روتے ہین باوجود اس بڑی شان اور معرفت کے حضرت نے فرمایا کہ رحمت ہی یعنے اسکو مبتلا اس حال مین دیکھکر رحم آتا ہی یہ رونا اثر اسکا ہی نہ کہ بسبب بےصبری کے ہی جیسا کہ تو نے خیال کیا اور دل غمگین ہی اسمین اشارا ہی اسکی طرف جو غمگین نہووے پس سنگدلی کے ہی اور جو رووے نہین پس بسبب قلت رحمت کے ہی پس حال یعنے غم کرنا اور رونا کامل تر ہی نزدیک اہل کمال کے حال اسکے سے کہ مرے بیٹا اسکا اور وہ ہنستا ہو پس عمل یہ کہ دیوے ہر ذی حق کو حق اسکا انتہی **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِّيْ قُبِضَ فَأْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یعنے حضرت زینب نے اسکو طرف حضرت کے کہ بیٹا میرا مرتا ہی پس آئیے میرے پاس پس بھیجا حضرت نے اسکو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کے لیے ہی جو چیز کہ لی اور اسیکے لیے ہی جو چیز کہ دی یعنے اولاد وغیرہ پس انکے ہلاک ہونے مین جزع فزع نہ چاہیے اسلیے کہ امانت اپنی لیتا ہی اور ہر چیز نزدیک اسکے ساتھ مدت معین کے ہی یعنے زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا پس چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب چاہے پھر بھیجا یعنے دوبارہ بیٹی حضرت کی نے آدمی طرف حضرت کے قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائیے پس کھڑے ہوے حضرت اور ساتھ حضرت کے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ مین سے پس اٹھایا گیا طرف حضرت کے لڑکا یعنے حضرت کی گود مین دیا نواسے کو اور روح انکی حرکت کرتی تھی یعنے جانکنی کی حالت تھی پس بہنے لگین دونون آنکھین حضرت کی پھر کہا سعد نے ای رسول خدا کے کیا ہی یہ پس فرمایا یہ رحمت ہی پیدا کیا اسکو اللہ نے اپنے بندون کے دلون مین پس رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اللہ تعالی اپنے بندون مین سے مگر رحمت کرنے والون پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونے کے حرام ہین اور حضرت شاید بھول کر روئے پس آگاہ کیا حضرت نے اسکو کہ رونا آنسوون سے نہین حرام و مکروہ بلکہ وہ رحمت ہی اور حرام وہ ہی نوحہ ہی اور گریبان چاک کرنا اور منہ پیٹنا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا بیمار ہوے سعد بن عبادہ بیماری کر کہ تھی انکو یعنے انکو معلوم نہین کہ کیا بیمار تھے پس آئے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کرنے کو

ساتھ عبدالرحمن بن عوف کے اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبداللہ بن مسعود کے پس جب گئے اُنکے پاس پایا اُنکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرتؐ نے کیا تحقیق مر گیا کہا اصحاب نے کہ نہین یا رسول اللہ پس روئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے از راہ مہربانی کے اسیر پس جبکہ دیکھا اصحاب نے رونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے پھر فرمایا کیا نہین سنتے ہو تم یعنے سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتھ آنسوون آنکھون کے اور نہ ساتھ غم کرنے دل کے ولیکن عذاب کرتا ہی ساتھ اسکے اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کے یا رحم کرتا ہی یعنے اگر زبان سے کلمات ناشکری کے یا بے ادبی کے جناب الٰہی مین بولا یا نوحہ کیا مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور اگر حمد کہا اور انا للہ پڑھا لائق رحمت اور ثواب کے ہوتا ہی اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے لوگون اسکی کے اُسپر روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** بسبب رونے لوگون اسکی کے یعنے آواز نکالکر رونے سے عذاب کیا جاتا ہی اور تحقیق اسکی تیسری فصل مین آویگی انشاء اللہ تعالی ۱۲ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنے وقت رونے کے وہ چیز کہے کہ نہین جائز شرع مانند نوحہ اور واویلا کرنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اسی کے حکم مین ہی وہ کہ پگڑی پھینکدے اور سر پیٹے اور بال نوچے ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهُ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی ابی بردہؓ سے کہ کہا بیہوش ہوئے ابی موسی پس شروع کیا اُنکی عورت ام عبداللہ نے کہ چلاکر روتی تھی پھر ہوش مین آئے ابو موسیؓ پر کہا کیا نہین جانا تونے اور حال یہ کہ حدیث کرتے تھے اسکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اُس شخص سے کہ منڈوائے بال سر کے یعنے مصیبت مین اور چلاکر روے اور پھاڑے کپڑے اپنے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے **ف** یہ افعال ایام جاہلیت مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتے تھے مسلمان کو بہت پرہیز کرنا چاہیئے اسلئے کہ حضرت بیزار ہوتے ہین ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مالک اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین ہین میری امت مین کام جاہلیت کے سے کہ نہین چھوڑینگے اُنکو یعنے اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب ستارون کے اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنے والی جسوقت توبہ نکی ہو پہلے مرنے اپنے کے کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے موقف مین اور اُسپر ہوگا کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہ مسلم نے **ف** فخر کرنا حسب مین حسب کہتے ہین اُن خصلتون کو کہ اچھا جانتا ہی اُنکو آدمی اپنے مین مانند شجاعت اور فصاحت وغیرہ کے اور طعن کرنا لوگون کے نسب مین یعنے عیب کرے لوگون کے نسب مین کہ فلانے کا باپ برا تھا فلانے کا دادا برا تھا اور ان دونون چیزون مین تعظیم اپنی اور حقارت لوگون کی لازم آتی ہی اور یہ دونون مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کے یعنے بسبب اسلام کے اپنے کو بزرگ جانے اور بسبب کفر کے دوسرے کو حقیر جانے تو جائز ہی اور پانی طلب کرنا بسبب ستارون کے یعنے توقع مینہ کی رکھنی بسبب ستارون کے یعنے اگر تارا فلانی منزل مین آویگا تو مینہ برسے گا حاصل یہ کہ یہ اعتقاد کرنا کہ مینہ برسے گا بسبب نکلنے فلانے ستارے کے یہ حرام ہی واجب یہ ہی کہے برسائے گئے ہم بسبب فضل اللہ تعالی کے اور نوحہ کرنا یعنے واویلا کرنا اور خوبیان میت کی شمار کرنی مثلاً کہے بڑا شجاع تھا اور ایسا تھا اور ویسا تھا اور قطران

ایک دوا ہی بدبودار سیاہ نکلتی ہی درخت اسپل سے کہ ہندی مین اسکو ہوبیر کہتے ہین اور اسکو اونٹون خارشتی کو ملتے ہین اور آگ اسمین بہت سرعت کرتا ہی اور جلدی بھڑکتی ہی پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہ ہی کہ مسلط ہوگی اُسپر خارش اور اسپر ملین گے قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذاً باللہ منہ

ج ۴۴ ۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّي فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورت کے کہ آواز سے روتی تھی ایک قبر کے پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سے یعنے نوحہ مت کر والا عذاب کی جائیگی اور صبر کر کہا عورت نے ایک طرف ہو مجھسے اسلیے کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اس عورت نے حضرت کو پھر کہا گیا اسکو کہ تحقیق یہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورت دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ پایا نزدیک دروازے کے دربانون کو یعنے جیسے بادشاہون کے اور امیرون کے دروازون پر ہوتے ہین پس کہا نہ پہچانا تھا مین نے آپکو پس فرمایا حضرت نے کہ نہین اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور اس عورت نے حضرت کو بغیر پہچانے جواب دیا اور پھر پشیمان ہوی غافل تھی اس قول سے کہ کسی نے کہا ہی کہ دیکھ طرف اُس کلام کے کہ کہے اور نہ دیکھ طرف اُس شخص کے کہ کہتا ہی اور آخر جملہ حدیث کے معنی یہ ہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملے وہی ہوتا ہی کہ ابتدای مصیبت مین کرے والا اخیر کو تو آپ ہی صبر آجاتا ہی اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحہ کرنا اور میت کی بھلائیون کا شمار کرنا مثلاً کہے کہ کیا گبرو جوان تھا اور مانند اسکے اور حرام ہی پکار کر رونا اور پیٹنا رخسارون کا اور پھاڑنا گریبان کا اور بکھیرنا بالون کا اور مونڈنا بالون کا اور نوچنا بالون کا اور کالا کرنا منھ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسے ہی اور کلام کہ دلالت بے صبری پر کرین

ج ۱۵ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہو آگ مین مگر واسطے کھولنے قسم کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اللہ تعالے نے کلام اللہ مین فرمایا ہی وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا تقدیر اسکی یون ہی وَاِنْ مِنْكُمْ واللہ الا واردہا یعنے نہین کوئی تم مین سے قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو جاوے مانند بجلی کے اور ہوا کے یعنے پل صراط اسپر کھڑا ہوگا اور سب اسپر سے گذرینگے بد ایذا پاوینگے اور نیک کچھ ایذا نہین پاوینگے پس فرمایا کہ جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین نہین داخل ہونے کا مگر اسی قدر کہ یہ قسم سچ ہو جاوے یعنے فقط گذر ہی پل صراط پر سے ہو ویگا اس قسم کے سچ ہونیکے لیے اور عذاب نہین پانے کا عرب کہا کرتے ہین کہ یہ کلام کیا مین نے واسطے کھولنے قسم کے یعنے اسی قدر کیا کہ سبب اسکے عہدہ سوگند سے سبک ہون اور اسکے لیے ادنی فعل کہ ایک آن خفیف مین کرے کافی ہی

ج ۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَا يَمُوتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنی عورتون کے انصار مین سے کہ نہین مرتے واسطے کسیکے تم مین سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نے انمین سے یا دو فرزند مرین ای رسول خدا کے یعنے فرمایئے کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نہ رکھیے فرمایا حضرت نے یا دو مرین تو بھی یہی بشارت ہی روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت بخاری مسلم کی مین یون ہی کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہونچے ہون حد بلوغ کو

یعنے جب ثواب مذکور پاوین گے ف چاہے ثواب یعنے نوحہ نکرے اور پیٹے نہین صبر کرکر رضا ہی اکی پر شاکر رہے اور کہے انا للہ وانا الیہ راجعون
تو داخل ہوگی بہشت مین یعنے پہلے ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کے یا شفاعت کرنے انکی کے اور فرمایا یا دو مرین احتمال ہے کہ اسی وقت جی
اگئی ہو دو کی بسبب توجہ حضرت کے درگاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرت نے اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی اسلیے لگائی کہ
چھوٹے لڑکون کے ساتھ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہے اور انکے مرنے کا رنج بہت ہوتا ہے اور لڑکے تابع اور ملحق انکے ہوتے ہین بخلاف بڑون کے ۶+۲
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ
الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالے
نہین واسطے بندے مومن میری کے نزدیک میرے جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیارے اسکے کو اہل دنیا سے پھر چاہے ثواب یعنے صبر کرے مگر بہشت
روایت کی یہ بخاری نے ف پیارے اسکے کو یعنے فرزند یا باپ یا سوا ے انکے اور لوگ کہ دوست رکھتا ہے انکو اہل دنیا سے اور اہل دنیا کی قید سے
معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سے مرے گا تو اس سے بھی زیادہ ثواب پاوے گا کہ اللہ راضی ہوگا اس سے اور راضی ہونا اسکا سب سے
افضل ہے ۶+۲ اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ
وَالْمُسْتَمِعَةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ
سننے والی عورت کو روایت کی یہ ابو داود نے ف نوحہ کرنے والی عورت یعنے جو عورت رووے بیان کرکر بھلائیان میت کی اور بعضون
نے کہا کہ نوحہ کہتے ہین رونے کو میت پر ساتھ آواز کے اور نوحہ سننے والی یعنے جو قصداً سنے نوحہ کو اور راضی ہو اسپر ۶+۲ وَعَنْ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ
وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلٰى فِي امْرَأَتِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہے مومن کے لیے یعنے مومن
کامل کے لیے کہ اگر پہونچے اسکو نیکی حمد کرتا ہے اللہ کو اور شکر کرتا ہے اور اگر پہونچے اسکو مصیبت حمد کرتا ہے اللہ کو اور صبر کرتا ہے پس مومن ثواب
دیا جاتا ہے بیچ ہر کام اپنے کے یعنے صبر و شکر وغیرہ کے یہان تک کہ بیچ لقمہ کے کہ اٹھا کر دے اسکو بیچ منھ بیوی اپنی کے روایت کی یہ بیہقی
نے شعب الایمان مین ف مباح چیزون مین اگر نیت خیر کی کرے ثواب پاتا ہے پس بیوی کے منھ مین نوالہ دینے مین اگر یہ نیت کی
کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہے اسکے ادا کرنیکے لیے اور واسطے خوشی اللہ کے دیتا ہون ثواب دیا جاوے گا ۶+۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ
بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مومن مگر واسطے اسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ ہے کہ چڑھتے ہین اس سے عمل اسکے اور ایک دروازہ
ہے کہ اوترتی ہے اس سے روزی اسکی پس جب مرتا ہے روتے ہین دونون دروازے اسپر پس یہ سمجھا جاتا ہے قول اللہ تعالے کے سے
پس نہ رویا کافرون پر آسمان اور زمین روایت کی یہ ترمذی نے ف ایک دروازے سے عمل نیک چڑھتے ہین اور بیچ جگہ لکھنے
اعمال کے لکھے جاتے ہین بعد لکھنے کے زمین مین اور ایک دروازہ سے رزق اوترتا ہے اور پہونچتا ہے جس جسکو مقدر ہے پس جب
مرتا ہے تو دونون دروازے روتے ہین اسلئے کہ ایک سے عمل نیک چڑھتے تھے اور دوسرے سے رزق اوترتا تھا کہ وہ محمد ہے

عمل نیک پر اور اب محروم ہوے اس سعادت سے اور یہ بات سمجھی جاتی ہی آیت مذکورہ سے اسطرح کہ اسمین کافرون کے حق مین فرمایا ہی کہ نہ روئے انپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون پر روتے ہین ہم ٭ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مرگئے ہون واسطے اسکے دو فرزند پہلے بالغ ہونیکے امت میری مین سے داخل کرے گا اسکو اللہ بسبب ان دونون کے بہشت مین پھر کہا عائشہؓ نے پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند آپ کی امت مین سے فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند پس یہی حکم ہی اے توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہؓ نے پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اسکے ایک بھی فرزند امت آپ کی سے یعنے تو وہ کیا کرے فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہونچائی گئی مانند مصیبت میری کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** فرط اسکو کہتے ہین کہ قافلہ سے پہلے جاکر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ لیے تیار کرتا ہی اور مراد یہان سوائے فرط اخیر کے وہ فرزند ہی کہ پہلے بالغ ہونیکے مرجاوے اسکو فرط اسلیے کہا کہ پہلے جاکر درستی نعمتون بہشت کی کرتا ہی ماباپ کے لیے یعنے شفاعت کرکر جنت مین لیجائیگا اور توفیق دی گئی بھلائیون کی اور اچھی باتون کی پوچھنے کی حضرتؐ نے اس لقب جامع فضائل وکمالات سے حضرت عائشہؓ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنے پہلے انسے جاتا ہون اور شفاعت کرکر جنت مین لیجاؤنگا اسلیے کہ ثواب بقدر مشقت کے ہوتا ہی پس میرا اٹھ جانا بڑی مصیبت ہوا انکے حق مین اس برابر کوئی مصیبت ہو ہی نہین سکتی ٭ ع م ح وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی موسی اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مرتا ہی فرزند کسی بندے کا یعنے مومن کا فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون اپنے کو یعنے ملک الموت اور تابع دارون اسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہی اللہ تعالی قبض کیا تمنے میوہ دل اسکے کا پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہی اللہ تعالے کہ کیا کہا بندے میرے نے کہتے ہین تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہی اللہ تعالے کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر بڑا بہشت مین اور نام رکھو اسکا بیت الحمد روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** اس گھر کا نام بیت الحمد اسلیے رکھا گیا کہ وہ ملتا ہی بدلے مین حمد وتسلیم کے کہ مصیبت مین کی تھی ہم ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِي وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو پس واسطے اسکے ہی مانند ثواب اسکی کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی کے سے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعضے محدثون نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اس اسناد کے موقوف ابن مسعودؓ پر **ف**

مصیبت زدہ عام ہی خواہ کسی کے مرنے کی مصیبت مین گرفتار ہو یا سوا اسکے پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہتا ہی اور تسلی دیتا ہی خواہ
اُسکے پاس جاکر تسلی دے یا لکھ بھیجے تو اُسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوتا ہی جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہی اسلیے کہ یہ باعث ہوا ہی صبر پر
الدال علی الخیر کفاعلہ یعنے جو اچھی بات کا رستا بتاتا ہی اُسکو بھی ثواب مانند کرنے والے اسکے کے ہوتا ہی اور موقوف ہی ابن مسعود پر لیکن
حکم مرفوع مین ہی اور قوت دیتی ہی اسکو حدیث ابن ماجہ کی مامن مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الاکساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ یعنے
نہین کوئی مسلمان کہ تعزیت کرے بھائی اپنے کی مصیبت مین مگر کہ پہنا دیگا اُسکو اللہ جوڑون بزرگی کے سے دن قیامت کے سند اسکی
حسن و مرفوع ہی۔ وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی برزہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے
اس عورت کو کہ مر گیا ہو بیٹا اُسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَہْ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کے مرنے کی فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگون جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی ہی اُنکو وہ چیز کہ باز رکھتی ہی اُنکو کھانا پکانے سے
یعنے خبر جعفر کے مرنے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی قرابتیون اور
ہمسایون کو کھانا پکا کر بھیجنا اہل میت کے لیے اور کھانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بھر کر کھاوین ایک رات و دن اور بعضون نے کہا کہ حلال ہی
تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہین اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ کھانے غیر اہل مصیبت کے اس کھانے کو اور ابو القاسم نے کہا کہ مضائقہ
نہین اسکے لیے کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی مین پھر جب پکایا جاوے اہل میت کے لیے کھانا تو سنت ہی کہ بہت کہے اُنکو کھانے کے لیے
تا ضعیف نہووے اُنکو بسبب نہ کھانے کے از راہ حیا کے یا بسبب زیادتی غم کے اور یہ کھانا بھیجنا واسطے عورتون نوحہ کرنے والیون کے
سخت حرام ہی اسلیے کہ مدد کرنی ہوتی ہی گناہ پر اور تیار کرنا کھانے کا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگون کے بدعت مکروہ ہی بلکہ ثابت ہوا ہی
جریرؓ سے کہ گنتے تھے ہم اُسکو نیاحۃ سے یعنے نوحہ کرنے سے اور اس سے صریح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور کہا غزالی نے کہ مکروہ ہی کھانا اس سے
کھانون مین یعنے ملا علی قاری کہتے ہین کہ یہ جب ہی کہ نہو مال یتیم یا غائب کے سے اور اگر یتیم یا غائب کے مال مین سے ہوگا تو وہ حرام ہی
بلا خلاف ہی۔ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ عذاب کیا جاوے گا بسبب نوحہ کیے جانیکے دن قیامت کے روایت کی بخاری
اور مسلم نے وَعَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ وَذُکِرَ لَھَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ
اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ عَلَیْہِ تَقُوْلُ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّہٗ لَمْ یَکْذِبْ وَلٰکِنَّہٗ نَسِیَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَھُوْدِیَّۃٍ یُبْکٰی عَلَیْھَا فَقَالَ اِنَّھُمْ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْھَا وَاِنَّھَا لَتُعَذَّبُ
فِیْ قَبْرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمرہ بیٹی عبد الرحمن کی سے یہ کہ کہا عمرہ نے کہ سنا مین نے حضرت عائشہؓ سے اور حال یہ کہ ذکر
کیا گیا روبرو اُنکے یہ کہ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندہ کے اسپر کہتی تھین حضرت عائشہؓ بخشے اللہ ابو عبد الرحمن کو

کہ کنیت ہی عبداللہ بن عمرؓ کی خبردار ہو تحقیق عبداللہ نہین جھوٹ بولا ولیکن وہ بھول گیا یعنے جو کچھ کہ حضرتؐ سے سُنا کہ یہ صورت خاص مین فرمایا تھا
یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائے اسکے نہین کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کے کہ رویا جاتا تھا اسپر پس فرمایا
تحقیق اہل اُسکے روتے ہین اُسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کی جاتی ہی اپنی قبر مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یحفظ اللہ یہ کلمہ وہان بولتے ہین کہ
کوئی ایک بات کہنے مین خطا کرتا ہی اور وہ عذاب کیجاتی ہی قبر مین پس حضرتؐ نے خاص اُس یہودیہ کے حق مین فرمایا تھا اور اور کفار بھی اُسیکے حکم مین ہین
اور اُسکے لیے بھی یہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونے اُنکے کے عذاب کیجاتی ہی بلکہ یہ فرمایا کہ وہ عذاب مین ہی اور خوار و ملعون جیساکہ حال کافرون کا
ہوتا ہی اور یہ روتے ہین اور اُسکو عزیز رکھتے ہین اور مرحوم جانتے ہین پس حاصل حضرت عائشہؓ کے اعتراض کا یہ ہی کہ حضرتؐ نے اس عورت کو
بسبب کفر کے فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیجاتی ہی اور ابن عمرؓ سمجھے کہ حضرتؐ نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونے زندون کے قبر مین عذاب کیا
جاتا ہی پس یہ اعتراض حضرت عائشہؓ نے اپنے اجتہاد سے کیا اور یہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہ حدیث خاص اسی قصہ مین سنی گئی ہو حالانکہ یہ
ثابت ہوئی ہی ساتھ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کے ابن عمرؓ سے اور اورون سے بھی مقید بھی اور مطلق بھی پس صورت خاص کہان رہی اور اسمین
جو علما نے اختلاف کیا ہی آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ؏ ؏ ¤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ تُوُفِّیَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ بِمَکَّۃَ فَجِئْنَا لِنَشْھَدَھَا وَحَضَرَھَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّیْ لَجَالِسٌ بَیْنَھُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ
عُثْمَانَ وَھُوَ مُوَاجِھُہٗ اَلَا تَنْھٰی عَنِ الْبُکَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ
عَلَیْہِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِکَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَکَّۃَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا
بِالْبَیْدَاءِ فَاِذَا ھُوَ بِرَکْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَۃٍ فَقَالَ اذْھَبْ فَانْظُرْ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الرَّکْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا ھُوَ صُھَیْبٌ قَالَ
فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ ادْعُہٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُھَیْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ دَخَلَ
صُھَیْبٌ یَبْکِیْ یَقُوْلُ وَا اَخَاہُ وَا صَاحِبَاہُ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُھَیْبُ اَتَبْکِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعَائِشَۃَ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰہُ
عُمَرَ لَا وَاللّٰہِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ وَلٰکِنْ اِنَّ اللّٰہَ
یَزِیْدُ الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ وَقَالَتْ عَائِشَۃُ حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِکَ وَاللّٰہُ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی ملیکہ
سے کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفانؓ کی مکہ مین پس آئے ہم تاکہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اُسکے مین اور حاضر ہوئے اُسکے لیے ابن عمرؓ
اور ابن عباسؓ بھی پس تحقیق مین بیٹھا ہوا تھا درمیان اُن دونون کے پس کہا عبداللہ بن عمرؓ نے واسطے عمرو بن عثمانؓ کے کہ وہ سامنے تھے
اُنکے کیا نہین منع کرتے تم یعنے اپنے اہل کو رونے سے یعنے ساتھ آواز اور نوحہ کے اسلیے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تحقیق
میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اسکی کے اُسپر پس کہا ابن عباسؓ نے کہ تحقیق تھے حضرت عمرؓ کہتے تھے کچھ اسمین سے یعنے اسمین
عام رونا منع معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونے کو منع کرتے تھے کہ جو ساتھ آواز کے یا نوحہ کے ہو نزدیک قریب المرگ کے پھر حدیث کی ابن عباسؓ نے
پس کہا پھرا مین ساتھ حضرت عمرؓ کے مکہ سے یہان تک کہ جسوقت پہونچے ہم بیدا مین کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے
پس ناگہان عمرؓ ملے ساتھ ایک قافلہ کے نیچے درخت کیکر کے پس کہا یعنے مجکو جا تو پس دیکھ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکھا مین نے پس تھے وہ

صہیب یعنی امیر وہ تھے اور اور انکے ہمراہی تھے کہا ابن عباسؓ نے پس خبر پہونچائی مین نے انکو پس کہا عمرؓ نے بلا انکو پھر گیا مین طرف صہیبؓ کے اور کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمرؓ سے پس جب زخمی کئے گئے عمرؓ داخل ہوئے صہیب روتے ہوئے کہتے ای بھائی میرے ای صاحب میرے پس کہا حضرت عمرؓ نے اے صہیب کیا روتا ہی تو مجھ پر یعنی ساتھ آواز اور بیان کرنیکے اور حال یہ کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب بعضے رونے اہل اسکی کے اسپر یعنی جو رونا کہ ساتھ آواز کے اور نوحہ کے ہو پس کہا ابن عباسؓ نے پس جبکہ وفات ہوئی حضرت عمرؓ کی ذکر کیا مین نے یہ یعنی قول عمرؓ کا روبرو حضرت عائشہؓ کے پس کہا عائشہؓ نے رحم کرے اللہ عمرؓ کو قسم ہی خدا کی نہین اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر یعنی نہ مطلق رونے سے اور نہ بعض رونے سے ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر اور کہا حضرت عائشہؓ نے کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہین اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا کہا ابن عباسؓ نے نزدیک اسکے مضمون آیۃ کا اور اللہ ہنساتا ہی اور رولاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نے پس نکہا ابن عمرؓ نے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم ف زخمی کیے گئے عمرؓ یعنی جب مدینہ مین آئے اور زخمی ہوئے محراب مسجد مین اور انکو گھر مین اٹھالائے اور لوگ خبر کو گئے تو ان مین صہیب بھی تھے وہ رونے لگے یہ کہکر کہ ای بھائی میرے ای صاحب میرے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ نوحہ ہوا اسلیے کہ نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بلند آواز سے ہو اور یہ ایسا نہ تھا اور اسکو بھی حضرت عمرؓ نے منع فرمایا احتیاطاً کہ کہین حد سے نہ بڑھ جاوے اور حضرت عائشہؓ نے جو نفی کی حدیث کی قسم کھاکر تو یہ نفی اسکی کی ہی کہ جو عمرؓ سمجھے اسلیے کہ حدیث صحیح ہی بے شبہ اختلاف تعین مراد مین ہی عمرؓ اور ابن عمرؓ کہتے ہین کہ عذاب بسبب رونے کے ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہؓ کہتی ہین کہ یہ کافر کے حق مین ہی اور وہ عذاب مین ہی روویں یا نہ روویں ولیکن اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر اور سبب اسکا یہ ہی کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتھ رونے کے بلکہ بعضے وصیت کر جاتے تھے ساتھ رونے اور نوحہ کے بعد ازان دلیل پکڑی حضرت عائشہؓ نے اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ہوتا ساتھ اس آیت کے وَلَا تَزِرُ آخر تک یعنی گناہ کسی کا کسی پر نہین لکھا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکھنے لگے اور کیون عذاب کرنے لگے اسکو بسبب اسکے آگے ابن عباسؓ نے بھی تائید کی کلام عائشہؓ کی اور نفی کی مذہب ابن عمرؓ کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم و شادی اسکی خدا کی طرف سے ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اسکو عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر انکے اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یون تو سب افعال بندون کے اللہ ہی نے پیدا کیے ہین اور کرتا بندہ ہی اور پھر اسپر ثواب و عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس ہنسنے ہی مین دونون باتین ہوتی ہین اگر بھائی مسلمان کو دیکھکر ہنستا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور تمسخر کے ہنستا ہی تو گنہگار ہوتا ہی اسی طرح غم اور خوشی کبھی خوب ہوتے ہین ثواب دیا جاتا ہی اسپر آدمی اور کبھی برے ہوتے ہین عذاب کیا جاتا ہی انپر پس ابن عباسؓ کا قول جب بنے گا کہ ہنسنا اور رونا بے اختیاری ہون اور جب اختیاری ہونگی ثواب و عذاب مین دخل ہی اور چپ ہو رہنا ابن عمرؓ کا اس قصہ کو سنکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ انھون نے یہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جھگڑا جیسے کہ شان اہل عرفان کی ہی ۱۲ ح ۞ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَۃَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَۃَ جَلَسَ یُعْرَفُ فِیْہِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِیْ شَقَّ الْبَابِ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَکَرَ بُکَاءَھُنَّ فَاَمَرَہُ اَنْ یَّنْھَاھُنَّ فَذَھَبَ ثُمَّ اَتَاہُ الثَّانِیَۃَ لَمْ یُطِعْنَہُ فَقَالَ انْھَھُنَّ فَاَتَاہُ الثَّالِثَۃَ قَالَ وَاللّٰہِ غَلَبْنَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَزَعَمَتْ اَنَّہُ قَالَ فَاحْثُ فِیْ اَفْوَاھِھِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰہُ اَنْفَکَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُکْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر مارے جانے زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ موتہ

مین شہید ہوے بیٹھے یعنی مسجد مین بہچانا جاتا تھا حضرت کے چہرہ مبارک مین غم اور مین دیکھی تھی سوراخ دروازے کے سے یعنی درز دن دروازے کے سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفر کی کرتی ہین ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا انکا پس حکم فرمایا حضرت نے اسکو یہ کہ منع کرے انکو پھر گیا وہ پھر آیا حضرت کے پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نے کہنا اسکا پھر فرمایا حضرت نے کہ منع کر انکو پھر آیا حضرت کے پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور انھون نے نمانا پھر آیا تیسری بار کہا قسم ہے اللہ کی غلبہ کیا عورتون نے ہمپر یارسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ فرمایا حضرت نے پس ڈال انکے منھ مین مٹی پس کہا مین نے یعنی عائشہؓ نے اس شخص کو کہ خاک آلودہ کرے اللہ ناک تیری نہین بجالاتا جو کچھ کہ حکم کرتے ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چھوڑا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہونچانے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈال انکے منھ مین مٹی ظاہر یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ چھوڑ دے انکو بحال خود واسطے نفع دینے نصیحت کے انکو حالت جزع و فزع مین اور لفظ ارغم اللہ سے آخر تک کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اس شخص کو کہا کہ ذلیل کرے تجکو خدا اسلیے کہ ایذا دی تو نے حضرت کو اور نہ چھوڑا رنج پہونچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہی اسکے سننے سے کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہین اور باز نہین رہتین منع کرنے سے کیون نہ خوب ڈانٹ کر منع کیا تا حضرت کو ایذا نہوتی ہے * وعن ام سلمة قالت لما مات ابو سلمة قلت غريب وفي ارض غربة لأبكينه بكاء يتحدث عنه فكنت قد تهيأت للبكاء عليه إذ أقبلت امرأة تريد أن تسعدني فاستقبلها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أتريدين أن تدخلي الشيطان بيتا أخرجه الله منه مرتين فكففت عن البكاء فلم أبك رواه مسلم اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا جبکہ مرے ابو سلمہ کہ خاوند اول تھے ام سلمہ کے کہا مین نے کہ ابو سلمہ تھے مسافر اور بیچ زمین مسافرت کے البتہ روؤنگی مین انکو رونا کہ نقل کیا جاوے گا وہ رونا یعنی لوگون مین کہ ایسا روئی کہ کوئی نہین رویا پس تھی مین تحقیق تیاری کی رونے کی انپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ شریک ہو میرے یعنی رونے مین پس سامنے آئے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہے تو کہ داخل کرے شیطان کو اس گھر مین کہ نکالا اسکو اللہ نے اس گھر مین سے دوبار پس بند رہی مین رونے سے پس نہ روئی مین یعنی جو رونا کہ برا تھا یعنی نوحہ کر کر روایت کی یہ مسلم نے ف تیاری کی رونے کی یعنی قصد کیا رونے کا اور مہیا کیا اسباب رونے کا یعنی سیاہ کپڑے وغیرہ اور شاید کہ انکو جب تک معلوم نہوگا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور مراد دوبار سے یا تو یہ ہے کہ ایکبار جسوقت کہ مسلمان ہوے اور دوسری بار جبکہ دنیا سے یا اسلام نکلے یا دوبار سے مراد یہ ہے کہ ایکبار جبکہ ہجرۃ مکہ سے طرف حبشہ کے کی اور دوسری بار جبکہ دوبارہ ہجرۃ کرکر مدینہ مین داخل ہوے ہے * وعن النعمان بن بشير قال أغمي على عبد الله بن رواحة فجعلت أخته عمرة تبكي واجبلاه واكذا واكذا تعدد عليه فقال حين أفاق ما قلت شيئا إلا قيل لي أنت كذلك زاد في رواية فلما مات فلم تبك عليه رواه البخاري اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر پس شروع کیا بہن انکی عمرہ نے رونا اور یہ کہنا اے پہاڑ افسوس ای ایسے اور ایسے گنتی تھی اسپر یعنی خوبیان اسکی پس کہا عبد اللہ نے جسوقت کہ ہوش مین آئے یعنی بہن سے کہ نہین کہا تو نے کچھ مگر کہ کہا گیا واسطے میرے بطور تنبیہ کے ایسا ہے تو یعنی اگر کسی نے مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو پہاڑ ہے کہ پناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مرے عبد اللہ نہ روئی بہن انپر روایت کی یہ بخاری نے ف بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ بیمار ہوئی کہ قریب مرگ کے پہونچے اسمین بیہوشی ہوئی اگرچہ مری نہین اس بیماری مین بلکہ شہید ہوئی غزوہ موتہ مین * وعن أبي موسى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من ميت يموت فيقوم باكيهم فيقول واجبلاه

وَاسَیِّدَاہُ وَنَحْوَ ذٰلِکَ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکَیْنِ یَلْہَزَانِہٖ وَیَقُوْلَانِ اَھٰکَذَا کُنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ

اور روایت ہی ابی موسیٰؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے نہین کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو رونے والا انمین سے اور کہے ای پہاڑا ور ای سردار اور مانند اسکے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ میت کے دو فرشتے کہ مکے مارتے ہین اسکے سینہ مین اور کہتے ہین کیا ایسا ہی تھا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب حسن ہی **ف** مراد میت سے میت حقیقی ہی یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نے شرح الصدور مین بعد ذکر کرنے اس حدیث کے ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علمانے بیچ عذاب ہونے میت کے بسبب رونے اہل اسکی کے اوپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہ کہ یہ حدیث ظاہر اپنے پر ہی مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیر ذلک کے نہین بہر حال پکار کر رونے اور نوحہ کرنے اہل کے سے عذاب ہوتا ہی اور یہی رای عمرؓ اور ابن عمرؓ کی بھی ہی دوسرا یہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونے کے مطلق تیسرا یہ کہ ب واسطے حال کے ہی یعنے وہ عذاب کیا جاتا ہی حالت رونے انکے مین اوپر اور عذاب بسبب گناہون اسکی کے ہوتا ہی نہ بسبب رونے کے چوتھا یہ کہ خاص یہ کافر کے حق مین ہی اور یہ دونون قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہین اور پانچوان یہ کہ یہ خاص ہی ساتھ اسکے کہ ہو نوحہ طریقہ اسکے سے اور یہی مذہب بخاری کا ہی اور چھٹا یہ کہ یہ اسکے حق مین ہی کہ وصیت کر جاوے ساتھ اسکے یعنے جو کہ جاوے وارثون سے کہ میرے بعد نوحہ کرنا اسکو عذاب ہوگا اسلیے کہ یہ اسی کا فعل ہی اور ساتوان یہ کہ یہ اسکے حق مین ہی کہ نہ وصیت کرے ساتھ ترک اسکی کے پس ہوگی وصیت اسکی نکرنے کی واجب جبکہ جانے حال اہل اپنی کے سے کہ کرینگے یہ آٹھوان یہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب ان باتون کے کہ بیان کر کر روتے ہین اہل اوپر اور وہ ہون بری شرعاً جیسے کہ کہتے تھے اہل جاہلیت ای بیوہ کرنے والی عورتون کی اور ای یتیم کرنے والے اولاد کی اور ای خراب کرنے والے گھرون کی نوان یہ کہ مراد ساتھ عذاب کرنیکے غصہ کرنا ملائکہ کا ہی اسکو ساتھ اس چیز کے کہ بیان کرتے ہین اہل اسکے جیسے کہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہ کہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب نوحہ کے قبر مین انتہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ساتھ عذاب کے یہ ہی کہ رنج ہوتا ہی میت کو بسبب برے رونے اہل اسکی کے اوپر جیسے کہ رنج ہوتا ہی بسبب سننے اور گناہون انکی کے اور خوشی ہوتی ہی بسبب سننے اچھے اعمال کے اور حاصل یہ کہ اگر میت سبب ہوگا اس گناہ کا یعنے وصیت کر جاویگا نوحہ کرنیکی یا راضی ہوگا ساتھ اسکے پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر والا محمول ہوگا رنج اٹھانے پر برابر ہی کہ ہو نزع کے وقت یا بعد موت کے اور برابر ہی اسمین کافر اور مومن اور اس سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس آیت مین ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ کے کہ اس باب مین آئی ہین ع۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَاتَ مَیِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ یَبْکِیْنَ عَلَیْہِ فَقَامَ عُمَرُ یَنْھَاھُنَّ وَیَطْرُدُھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْھُنَّ یَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَیْنَ دَامِعَۃٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَھْدَ قَرِیْبٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا مر گیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنے حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد مین نام انکا صحیح مذکور ہی پس جمع ہوئین عورتین رونے لگین اوپر اس کے پس کھڑے ہوے حضرت عمرؓ منع کرتے انکو یعنے اقربا کو اور ہانکتے ملد کر انکو یعنے اجنبیون کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے ای عمر کس واسطے کہ آنکھین روتی ہین اور دل مصیبت زدہ ہی اور وقت مرنے کا نزدیک ہی روایت کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ وہ عورتین کچھ آواز سے روتی ہونگی بغیر بلند کرنے آواز کے پس منع کیا انکو حضرت عمرؓ نے کہ کہین ایسا نہو کہ اس سے بڑھ کر نوحہ جو منع ہی شرع مین وہ کرنے لگین پس حضرتؐ نے حضرت عمرؓ کو منع فرمایا اور عذر انکا بیان کیا ع۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَکَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ یَضْرِبُھُنَّ بِسَوْطِہٖ فَاَخَّرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بِيَدِهٖ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونے لگیں عورتیں پس شروع کیا حضرت عمرؓ نے مارنا انکو ساتھ کوڑے اپنے کے پس ہٹایا عمرؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمرؓ پھر فرمایا عورتوں کو دور رکھو اپنے کو آواز شیطان کی سے یعنے چلاکر اور بیان کر کر رونا پھر فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے یعنے آنسو اور دل سے یعنے غم پس وہ اللہ کی طرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنے پسند ہیں اسکو یہ چیزیں اور جو ہو ہاتھ سے اور زبان سے پس وہ شیطان سے ہے روایت کی یہ احمد نے **ف** جو ہو ہاتھ سے یعنے منہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال کھسوٹنے اور زبان سے یعنے چلانا اور نوحہ یعنے بیان کرنا یا وہ باتیں کہنیں کہ رب کو ناپسند ہوں پس وہ شیطان سے ہے یعنے اسکے بہکانے سے ہے یا وہ پسند کرتا ہے ان چیزوں کو ۱۲ ع

وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ أَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَأَجَابَهُ آخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنے بغیر سند کے کہ کہا جب مرے حسن مثنیٰؓ بیٹے حسنؓ بیٹے علیؓ کے کھڑا کیا عورت انکی نے خیمہ انکی قبر پر برس روز پھر اٹھا لیا پھر سنا آواز کرنے والے کو یعنے ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہے خبردار ہو کیا پایا اس چیز کو کہ گم کیا تھا پس جواب دیا اسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ نا امید ہوئے اور پھر گئے **ف** کھڑا کیا اور آپ بھی وہیں رہیں برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق انکے کا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ خیمہ انھوں نے کھڑا کیا اسلیے کہ جمع ہوں دوست ذکر کے لیے اور قرأت قرآن کے لیے اور آویں لوگ دعاء مغفرت اور رحمت کے لیے ۱۲ ح

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا أَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُوْنَ أَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوْا أَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمران بن حصینؓ اور ابی برزہؓ سے کہ کہا دونوں نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا کئی شخصوں کو کہ پھینک دی تھیں انھوں نے اپنی چادریں چلتے تھے کرتوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ بددعا کروں تمپر ایسی دعا کہ پھرو تم طرف گھروں اپنی کے غیر صورتوں اپنی میں یعنے بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نے پس لے لیں ان شخصوں نے اپنی چادریں اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں رسم تھی کہ چادر کرتے پر اوڑھتے تھے اور رسم جاہلیت کی یہ تھی کہ جنازہ کے ساتھ چلتے تو چادر نہ اوڑھتے یہ اشارہ تھا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ جب ادنیٰ تغیر پر یعنے چادر اوتار کر چلنے پر یہ وعید شدید وارد ہے تو کیا حال ہوگا اکثر رسمیں بری برتتی ہیں ۱۲ ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھ جایا جاوے اس جنازے کے کہ اسکے ساتھ نوحہ کرنے والے ہوویں نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** جنازے کے ساتھ چلنا سنت ہے لیکن بسبب ساتھ ہونے اس فعل بد کے ترک کرے اسکو اور اسی طرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کرے اور یہ حدیث اصل مضبوط ہے اسکی کہ جس مجلس دعوت میں خلاف شرع بات ہو وہاں نجاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہے لیکن بسبب ہونے فعل بد کے ترک کرے اسکو

ص ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِّیْ فَوَجَدْتُ عَلَیْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَامُهٗ شَیْئًا یُطَیِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِغَارُهُمْ دَعَامِیْصُ الْجَنَّةِ یَلْقٰی اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَیَاْخُذُ بِنَاحِیَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا یُفَارِقُهٗ حَتّٰی یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہ مرگیا بیٹا میرا یعنے چھوٹا بیٹا اپس غم کیا میں نے اوپر اُسکے کیا سنی تو نے دوست اپنے سے یعنے آنحضرت سے رحمتیں ہوں اللہ کی اُنپر اور سلام اللہ کا اُنپر کوئی چیز کہ خوش کردے ہمارے دلوں کو ہمارے مردوں کی طرف سے یعنے جو کہ جنس اولاد سے چھوٹی مرگئی کہ آیا وہ کچھ کام آویگے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہاں سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوٹے لڑکے مسلمانوں کے جانور دریا کے سے ہونگے بہشت میں ملیگا ایک انکا باپ نیے سے پس پکڑے گا کونا کپڑے اسکے کا پس نہ جدا ہوگا اُس سے یہاں تک کہ داخل کرے گا اسکو بہشت میں روایت کی یہ مسلم و احمد نے اور لفظ ہیں واسطے احمد کے **ف** دعامیص جمع دعموص کی ہے دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہے کہ پانی میں غوطہ مارتا ہے اور پھر نکل آتا ہے اسکو ہندی میں جیلا یا کہتے ہیں اور دعموص اُس شخص کو بھی کہتے ہیں کہ دخیل ہوتا ہے بیچ امور بادشاہوں اور امراء کے یعنے یہ لڑکے سیر کرتے پھرتے ہیں جنت میں جاتے ہیں جہاں چاہتے ہیں نہیں منع کیے جاتے ہیں کسی جگہ کے جانے سے جیسے کہ لڑکے دنیا کے نہیں روکے جاتے کسیکے گھر میں جانے سے اور نہیں پردہ کیا جاتا انسے اور اسمیں ذکر باپ ہی کا کیا اسلیے کہ ذکر اُسی کا ہوا ہوگا اور ماں کو بھی اسی طرح لے جاویگا چنانچہ بعضی حدیثوں میں ماں اور باپ دونوں مذکور ہوے ہیں ع ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ یَوْمًا نَاْتِیْكَ فِیْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِیْ یَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَیْنِ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَیْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے بہرہ مند ہوے مرد ساتھ حدیثوں آپ کی کے پس مقرر کیجیے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایک دن کہ آن کر حاضر ہوں ہم آپ کے پاس سیکھیں میں تا سکھلایے ہمکو اُس چیز سے کہ سکھلایا آپکو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو و تم فلانے دن میں اور فلانے وقت میں مکان فلانے میں یعنے مسجد میں یا گھر میں اور جگہ فلانی میں یعنے آگے کے جانب مکان کے یا اخیر کی جانب اُسکے پس جمع ہوئیں عورتیں پھر آئے اُنکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکھلایا اُنکو اُس چیز سے کہ سکھلایا اُنکو اللہ نے پھر فرمایا حضرت نے نہیں تم میں سے کوئی عورت کہ آگے بھیجے ہوں اپنی اولاد سے تین یعنے لڑکے یا لڑکیاں مگر کہ ہونگے اسکے لیے پردہ آگ سے پس کہا ایک عورت نے اُنمیں سے اے رسول خدا کے فرمائیے یا دو بھیجے ہوں پس دوبار کہی اُسنے یہ بات پھر فرمایا حضرت نے یا دو بھیجے ہوں یا دو یا دو یعنے جب بھی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہ بخاری نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یُتَوَفّٰی لَهُمَا ثَلٰثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَیَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان یعنے ماں اور باپ کہ مریں اُن دونوں کے تین فرزند مگر داخل کریگا اُنکو اللہ بہشت میں ساتھ فضل رحمت اپنی کے اُن دونوں کو پس عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا رسول اللہ فرمائیے یا دو پس فرمایا کہ ہاں یا دو عرض کیا فرمائیے یا ایک فرمایا یا ایک بھی

پھر فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے تحقیق کہ کچا حمل کہ گرتا ہے البتہ کھینچیگا ماں اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کے
جبکہ صبر کرے اور گنے ماں اسکی اسکے مرنے کو ثواب نقل کی یہ احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سے **ف** ساتھ آنول نال
کے یہ اشارہ ہے طرف علاقہ کے کہ درمیان اسکے اور ماں اسکی کے ہے گویا آنول نال مانند رسی کے ہوجایگی کہ کھینچے گا ساتھ اسکے اسکو طرف بہشت کے
اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جب ایسے بچہ نا کہ جسکے ساتھ دلکو تعلق نہین ہوتا اسکا یہ ثواب ہوا تو جسکے ساتھ دلکو تعلق ہوتا ہے اسکا کیا کچھ
ثواب ہوگا اوخ ہم ا **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ
لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهُ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ
وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگے بھیجے ہون تین اپنی اولاد مین سے کہ نہ پہونچے ہون حد بلوغ کو یعنے پہلے مرے ہون اسکے مرنے سے ہونگے واسطے
اسکے پناہ مضبوط آگ دوزخ سے پس کہا ابو ذر نے آگے بھیجے مین نے دو فرمایا اور دو بھی کہا ابی بن کعب نے کہ کنیت انکی ابو المنذر ہے سردار قاریون کے
آگے بھیجا مین نے ایک لڑکا فرمایا حضرت نے اور ایک بھی یعنے ایک بھی پناہ ہوگا آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
غریب ہے **وعن** قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهُ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَحَبَّكَ اللهُ كَمَا اُحِبُّهُ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَاتَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهُ
يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَهُ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے قرہ مزنی سے
یہ کہ ایک شخص تھا آتا حضرت پاس اور ہوتا اسکے ساتھ بیٹا اسکا پس فرمایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے تو اسکو یعنے بہت
کہ تیرے ساتھ ہی رہتا ہے کہا اُسنے یا رسول اللہ دوست رکھے تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہون مین اسکو پھر نہ پایا اسکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے یعنے ساتھ اسکے پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانے کا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اسکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یعنے اسکے باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہین دوست رکھتا تو اسکو کہ نہ آوے گا کسی دروازے پر دروازون بہشت کے سے مگر کہ پاوے گا
تو اسکو منتظر ہوگا تیرا یعنے تاکہ شفاعت کرے تیری اور لیجاوے ساتھ اپنے جنت مین پس کہا ایک شخص نے ای رسول اللہ کے اسی کے
لیے ہے یہ بشارت یا ہم سبکے لیے پس فرمایا تم سبکے لیے نقل کی یہ احمد نے **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا
بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا
بچہ البتہ جھگڑیگا پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کرے گا پروردگار ماں باپ اسکے کو آگ مین یعنے ارادہ کریگا داخل کرنے کا پس کہا
جاویگا ای کچے بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت مین پس کھینچیگا انکو ساتھ آنول نال اپنی کی
یہان تک کہ داخل کریگا انکو بہشت مین روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ
اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماتا ہے اللہ تعالی ای بیٹے آدم کے اگر صبر کرے تو یعنے بلا پر

اور ثواب چاہے بوقت صدمہ پہلے کے نہین راضی ہوتا مین تیرے لیے ثواب کا سواے بہشت کے یعنے اسکے بدلے مین بہشت ہی مین داخل کرونگا
روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ٭ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے حسین بن علی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ نہین کوئی مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان ہو پہنچا ہو اوسکو مصیبت پھر یاد کرے اسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا پس کہے
واسطے اسکے انا للہ وانا الیہ راجعون مگر یہ تازہ کر دیتا ہے یعنے ثابت کرتا ہے اللہ تعالی نزدیک اسکے ثواب مین دیتا ہے اسکو مانند ثواب اس
مصیبت کے جسدن پہونچایا گیا تھا وہ مصیبت اپنے اور صبر کیا تھا اسپر روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ٭ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ پاپوش ایک تمہارے کا پس چاہیے کہ کہے انا للہ وانا الیہ
راجعون اسلیے کہ یہ بھی مصیبتوں سے ہے ف شاید مراد تسمہ ٹوٹنے سے ادنی مصیبت ہے یعنے اگر ادنی مصیبت پہونچے تو بھی یہی پڑھے چنانچہ
ایک روایت مین آیا ہے کہ پڑھی حضرت نے یہ آیت وقت چراغ گل ہونے کے ٭ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ
سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ يَا عِيسَى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا
أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ
كَيْفَ يَكُونُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے
ام درداء سے کہ کہا سنا مین نے ابو درداء سے کہ کہتے تھے سنا مین نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تبارک وتعالی نے
فرمایا حضرت عیسی کو اے عیسی تحقیق مین پیدا کرونگا پیچھے تیرے ایک امت جسوقت کہ پہنچیگی انکو وہ چیز کہ دوست رکھتے ہین یعنے کوئی نعمت شکر
کرینگے اللہ کا اور اگر پہنچے انکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہین یعنے کوئی مصیبت امید ثواب کی رکھینگے اور صبر کرینگے اور حال یہ کہ نہین ہے بردباری
اور نہ عقل یعنے ایسی بردباری وعقل کہ کسبی ہون یا کامل پس کہا حضرت عیسی نے اے رب میرے کسطرح ہوگا یہ واسطے انکے حالانکہ نہ بردباری ہے
اور نہ عقل فرمایا دونگا مین انکو اپنے حلم مین سے اور علم مین سے روایت کی یہ دونون بیہقی نے شعب الایمان مین ف یہان مراد امت سے
صلحا حضرت کے امت کے ہین اور نہین ہے بردباری اور نہ عقل حاصل ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری اور عقل جاتی
رہیگی اور باوجود اسکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے یعنے یہ دونون صفتین ایسی ہین کہ بسبب انکے آدمی تامل کر کر جزع فزع کرنے
سے باز رہتا ہے اور نفع اور ضرر اللہ تعالی کی طرف سے جانتا ہے پس باوجود نہونے انکی کے صبر کرنا عجیب ہے حضرت عیسی نے عرض کیا کہ جب
بردباری اور عقل نہونگی تو کیونکر صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہین گے فرمایا کہ دونگا مین حلم اور علم اپنا یعنے علم اور حلم اپنے پاس سے کہ بسبب
دونگا کہ بسبب انکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

یہ باب ہے بیچ بیان زیارت کرنے قبرون کے
یعنے فضائل اور آداب اور مقصود اسکی کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی ٭ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ
۱۲۱ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا مین نے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو انکی اور منع کیا تھا مین نے تمکو کھانے گوشت قربانی
کے سے بعد تین دن کے پس رکھو جبتک کہ خواہش ہو واسطے تمھارے اور منع کیا تھا مین نے تمکو نبیذ سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب باسنون مین اور
نہ پیو چیز نشے کی روایت کی یہ مسلم نے ف منع کیا تھا مین نے تمکو یعنے ابتداء اسلام مین حضرت نے قبرون کی زیارت سے منع فرمایا تھا اسلیے کہ زمانہ
جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتین قبرون پر نکرین کہ باعث کفر کی ہون جب دیکھا کہ اسلام دلون مین مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت
قبرون کی مستحب ہی سب علماء کے نزدیک اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہی اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی اور اور بہت فائدے ہین اور عمدہ
فائدہ یہ ہی کہ مردون کے لیے دعا اور استغفار ہوتی ہی اور سنت ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف لیجاتے تھے اور سلام
بھیجتے تھے وہان کے مردون پر اور استغفار کرتے تھے انکے لیے اور علماء نے اختلاف کیا ہی اسمین کہ آیا عورتون کے حق مین نہی باقی ہی
یا انکو بھی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہ ہی کہ عورتین سواے حضرت کے مزار کی اور قبرون کی زیارت نکرین چنانچہ یہ مسئلہ باب مواضع الصلوٰۃ
مین بیچ فائدے حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کی مفصل مع روایات فقہیہ کے لکھا گیا ہی جو چاہے
وہان دیکھ لے اور کہا نووی نے کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط واسطے یاد کرنے موت اور آخرت کے ہی پس اسکے لیے تو کافی ہی دیکھنا
قبرون کا بغیر پہچاننے مردون انکی کے دوسرے واسطے دعا وغیرہ کے پس وہ مسنون ہی ہر مسلمان کے لیے اور تیسری برکت حاصل کرنیکے لیے ہی
پس وہ زیارت اچھے لوگون کی قبرون کی ہی اسلیے کہ انکے لیے برزخ مین تصرفات اور برکات ہین ان گنت اور چوتھے واسطے اداء حق دوست اور
قرابتی کے ہی جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کرے ماں باپ کی یا ایک کی دن جمعہ کے تو ہوتی ہی مانند حج کے اور پانچوین مہربانی
اور انسیت کے لیے ہوتی ہی جیسے کہ آیا ہی حدیث مین کہ جو کوئی گذرتا ہی اوپر قبر مومن بھائی اپنے کے اور سلام کرتا ہی اسپر تو وہ پہچانتا ہی اسکو اور جواب سلام
کا دیتا ہی اور آداب زیارت کے یہ ہین کہ منہ قبر کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف کرکر سامنے میت کے منہ کے کھڑا ہووے اور سلام کرے اور قبر کو ہاتھ
نہ لگاوے اور چومے نہین اسکو اور جھکے نہین اور منہ خاک پر نملے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہی اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ نہین بلکہ
مستحب ہی کہ وقت زیارت کے پڑھے سورۂ اخلاص سات بار اور بخشے ثواب اسکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہی اور دلون سے
خصوصًا اول روز مین چنانچہ حرمین شریفین مین یہی معمول ہی کہ اول روز جمعہ مین معلی اور بقیع مین زیارت کے لیے جاتے ہین اور آیا ہی
کہ دیا جاتا ہی میت کو علم و ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دلون سے اور زیادہ پہچانتا ہی اسمین زیارت کرنے والے کو اور دلون سے اور مکروہ ہی
روندنا قبرون کا بغیر ضرورت کے اور مستحب ہی کہ صدقہ دیا جاوے میت کی طرف سے بعد مرنے کے سات دن تلک اور منع کیا تھا مین نے کھانے
گوشت قربانی کے سے یعنے ابتداء اسلام مین لوگ محتاج تھے قدرت قربانی کی ہر کوئی نرکھتا تھا اسلیے حضرت نے قربانی کرنے والون کو فرمادیا تھا
کہ تین دن سے زیادہ نرکھا کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجون کو صدقہ دے دیا کرین پھر جب فراخی کی اللہ تعالے نے لوگون پر اور احتیاج
انکو نرہے اجازت دی حضرت نے کہ جتنے دنون تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا مین نے نبیذ سے نبیذ اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا انگور کو پانی مین
بھگو رکھتے ہین بعد ازان پیتے ہین یہ حلال ہی جب تک کہ نشا کرنے والی نہووے پس حضرت نے ابتداء اسلام مین فرما دیا تھا کہ نبیذ
مشک مین رکھی جایا کرے اسلیے کہ مشک پتلی ہوتی ہی اسمین جلدی گرم ہو کر نشا کرنے والی نہین ہوتی اھ اور باسنون مین رکھنے
سے منع فرمایا تھا کہ لاکھی باسنون وغیرہ مین نرکھی جاوے اسلیے کہ اور باسنون مین بسبب گرمی کے جلد متغیر ہو کر نشا
کرنے والی ہو جاتی ہی اور ان ایام مین شراب عنقریب ہی حرام ہوئی تھی ہنوز لذت شراب کی لوگ بھولے نتھے خوف ہوا کہ پھر

پیتے تھے پینے لگین بعد اس کے کہ امر تحریم شرب کا مقرر ہوا اور احتراز اس سے لازم ہوا احتمال اسکے ارتکاب کا نرہا ہر باسن مین پینے کے لیے اجازت فرمادی
کہ سب باسنوں مین پیا کرو جبتک کہ حد نشے کو نہ پہونچے جیسے کہ فرمایا ولا تشربوا مسکراً یعنے نہ پیو کوئی نشے کی چیز حاصل یہ کہ منع نشا کرنے والی ہر
نہ باسن ہی کا حکم وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ
رَبِّيْ فِيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہر ابی ہریرہؓ سے کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر مان اپنی کی اور روئے اور رولایا ان لوگون کہ گرد انکے تھے
پھر فرمایا کہ پروانگی مانگی تھی مین نے پروردگار اپنے سے اس بات مین کہ بخشش مانگوں واسطے اسکے پس اذن دیا گیا میرے لیے اور پروانگی مانگی
تھی مین نے پروردگار اپنے سے بیچ اسکے کہ زیارت کرون مین قبر انکی کی پس اذن دیا گیا واسطے میرے پس زیارت کرو قبرون کی اسلیے کہ زیارت کرنی
یاد دلاتی ہی موت کو روایت کی یہ مسلم نے ف حضرتؐ کی مان کا نام آمنہ تھا حضرت جب چھ برس کے ہوے تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئین اسپنے
ننہال کے لوگون کی ملاقات کو وہان سے پھر کر مکہ کو آتی تھین جب ابوا مین کہ نام ایکجگہ کا ہی پہونچین تو وہان انتقال انکا ہوا اور وہین
قبر انکی بنی پس جب ایک دفعہ حضرتؐ وہان پہونچے تو روئے انکی جدائی پر اور رولایا انکو کہ گرد حضرتؐ کے تھے یعنے حضرتؐ اتنا روئے کہ رونے
نے لوگون مین بھی تاثیر کی کہ حضرتؐ کو روتے دیکھکر رونے لگے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرتؐ کی والدہ کا فر مرین مذہب متقدمین کا تو
یہی ہی لیکن متاخرین نے ثابت کیا ہی اسلام حضرتؐ کی والدین کا پھر اسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر
تھین یا انکو دعوت اسلام کی نہین پہونچی ایام فترۃ مین تھین اسی مین مرین پہلے زمانہ نبوت کے یا زندہ کیا اللہ تعالی نے انکو حضرتؐ کی دعا سے پھر
ایمان لائین وہ اگرچہ حدیث حضرتؐ کی والدین کے زندہ کرنے کی بذات ضعیف ہی لیکن ساتھ تعدد طرق کے تصحیح وتحسین کے ہی اسکی یہ بات گویا متقدمین
سے چھپی ہوئی تھی بعد اس کے ظاہر کی اللہ تعالی نے متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رحہ نے اسمین رسالے تصنیف کیے ہین اور اسکو دلیلوں
سے ثابت کیا ہی او منہا الفون کے شبہون کے جواب دیے ہین جو چاہے وہان دیکھ لے اور صحیح یہ ہی کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہی ع ہم و منوکا تا
وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہؓ سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے مسلمانون کو جبکہ نکلین طرف قبرون کے کہین سلام ہی تمپر اے گھر والون مومنون مین سے اور
مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالی ساتھ تمھارے البتہ ملینگے مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت یعنے
خلاصی مکروہات سے روایت کی یہ مسلم نے ف قبرون کی جگہ کو حضرتؐ نے گھر فرمایا اسلیے کہ رہتے ہین مردے اسمین مانند زندون کے گھرون مین
اور من المؤمنین بیان ہی اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہی من المؤمنین کی ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ
لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابن عباسؓ سے
کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوے انپر ساتھ منھ اپنے کے اور فرمایا سلام ہی تمپر اے صاحب قبرون کے بخشے اللہ
ہمکو اور تمکو اور تم پہلے پہونچے ہو ہم سے اور ہم پیچھے سے آتے ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف متوجہ ہوے انپر ساتھ
منھ اپنے کے اسمین دلالت ہی اسپر کہ مستحب ہی حالت سلام کرنے مین میت پر یہ کہ ہو منھ سامنے منھ میت کے اور دعا کرنے مین بھی اسی طرح رہے

اور اسی پر عمل ہی تمام مسلمین کا سواے ابن حجر کے انھون نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہ ہی کہ بحالت دعا میں قبلہ کی طرف منھ کرے اور کہا مظہر
نے کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اسکی کے ہی بحالت حیات اسکی مین منھ کرے سامنے منھ اسکی کے پھر اگر تھا زندگی مین کہ جب ملتا تھا اس سے بیٹھتا تھا
دور بسبب بزرگی اسکی کے عظیم القدر تھا اسی طرح زیارت اسکی مین کھڑا رہے یا بیٹھے دور اس سے اور اگر بیٹھتا تھا قریب اس سے بحالت حیات اسکی
مین اسی طرح بیٹھے قریب اسکے جب زیارت کرے اسکی اور جب زیارت کرے پڑھے سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پھر دعا کرے اسکے
لیے اور نہ ہاتھ لگاوے قبر کو اور نہ بوسہ دے اسکو اسلیے کہ یہ عادت نصاریٰ کی سے ہی ۱۲ + مراد عظیم القدر سے یہ ہی کہ وہ یا تو نانے مین
بڑا ہو مانند والدین وغیرہما کے یا دین مین بڑا ہو مانند استاد وغیرہ کے + مولانا ۲ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى
الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ
لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ **مُسْلِمٌ** روایت ہی عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی نوبت
انکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلتے آخر شب مین طرف مقبرۂ مدینہ کے پھر فرماتے سلام ہی تمپر اے قوم مومنین اور آئی تمہارے پاس
وہ چیز کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے یعنی ثواب و عذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈھیل دیے گئے ہو یعنی مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے
ساتھ تمہارے ملنے والے ہین یا الٰہی بخش بقیع غرقد والون کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** بقیع نام ایک جگہ کا ہی باہر مدینہ کے کہ اسمین قبرین مدینہ
والون کی ہین اور اسمین پہلے درخت غرقد کے کہ نام ایک درخت کا ہی بہت تھی اسلیے اسکو بقیع غرقد کہا ۱۲ **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ
مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ رَوَاهُ **مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ مراد
رکھتی تھی اس سوال سے کیا کہون مین بیچ زیارت کرنے قبردن کے فرمایا کہہ سلام ہی اوپر صاحب گھرون کے مومنون مین سے اور مسلمانون
مین سے اور رحم کرے اللہ ہم سے پہل کرنے والون پر اور پیچھے رہنے والون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمہارے البتہ ملنے والے
ہین روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی کہ گذرے اپنے بھائی
مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تھا اسکو دنیا مین پھر سلام کرے اسپر مگر کہ پہچانتا ہی وہ اسکو اور جواب دیتا ہی اسکو سلام کا ۱۲ **وَعَنْ**
مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ
وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی محمد بن نعمان سے پہونچاتے تھے حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنے مان باپ کے قبر کی یا ایک کی انمین سے ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخش کیجاتی ہی واسطے اسکے اور
لکھا جاتا ہی یعنی دیوان اعمال مین نیکی کرنے والا ساتھ مان باپ کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے **وَعَنِ**
ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا
تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ **ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
منع کیا تھا مین نے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو قبرون کی پس تحقیق زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہی دنیا سے اور یاد دلاتا ہی
آخرت کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** بے رغبت کرتا ہی دنیا سے کہ جب انجام کار یہ ہی تو اسمین دل لگانا بیجا ہی اور یاد دلاتا ہی آخرت کو

کہ سوائے اس عالم کے ایک اور ہی کہ وہان جاتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ قبرون مین جاکر نظر عبرت سے دیکھے اور موت یاد کرے کہ یاد کرنا موت کا توڑنے والا لذتون کا ہی اور آسان کرنے والا کدورتون کا ہی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زُوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنے والیون قبرون کی کو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا ترمذی نے کہ گئے ہین بعضے اہل علم اسپر کہ تحقیق یہ یعنے لعن کرنا تھا پہلے اسکے کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبرون کے پس جبکہ اجازت دی داخل ہوے بیچ اجازت کے مرد و عورت اور کہا بعضے عالمون نے سوائے اسکے نہین کہ مکروہ جانا حضرت نے زیارت کرنا قبرون کا عورتون کے لیے واسطے کم صبر کرنے انکی کے اور سبب جزع فزع کرنے انکی کے تمام ہوا کلام ترمذی کا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھی مین داخل ہوتی اپنے گھر مین کہ اسمین مدفون تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اور ابو بکر رض بھی مدفون تھے اس حالت مین کہ تحقیق مین رکھتی یعنے اوتارتی بدن سے کپڑا اپنا یعنے چادر اور کہتی مین یعنے اپنے دل مین سوائے اسکے نہین شان یہ ہی کہ مدفون ہین خاوند میرے یعنے حضرت اور باپ میرا یعنے ابو بکر رض اور دونون اجنبی نہین ہین پس جبکہ دفن کیے گیے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ انکے یعنے اس مکان مین پس قسم ہی اللہ کی نہین داخل ہوئی مین گھر مین مگر مین باندھے ہوئے ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا کے عمر رض سے کہ وہ اجنبی تھے روایت کی یہ احمد نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ لحاظ میت کا کرے وقت زیارت کے مانند لحاظ اسکی کے حالت حیات اسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سے کہا کہ اگر روندون مین آگ یا پاؤن رکھون تیزی تلوار کی پر یہان تک کہ کٹ جاوے پاؤن میرا محبوب تر ہی طرف میرے اس سے کہ چلون مین کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہی میرے نزدیک کہ قبرون مین بول و براز کرون مین یا بازار مین سامنے لوگون کے کہ لوگ دیکھتے ہون اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عفیر سے روایت کی ہی کہ وہ گذرے ایک مقبرے پر اس حال مین کہ انکو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگون نے اسکو کہ اوتر کر پیشاب کر لو کہا سبحان اللہ قسم ہی اللہ کی مین حیا کرتا ہون مردون سے جیسے کہ حیا کرتا ہون زندون سے انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوٰۃ فضل و کرم خدا تعالی کے سے صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

کِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب ہی بیچ بیان زکوۃ کے ف زکوۃ نماز کے ساتھ مذکور ہی کلام مجید مین بیاسی جگہ پس یہ دلیل ہی اوپر کمال اتصال کے ان دونون مین اور فرض کی گئی ہی زکوۃ دوسرے سال ہجری مین پہلے رمضان کے اور نہین واجب ہی یہ انبیا پر بالاجماع اور زکوۃ کے معنی ہین بڑھنا اور پاک کرنا پس اس زکوۃ کو زکوۃ اسلیے کہتے ہین کہ اس سے مال بڑھتا ہی اور پاک ہوتا ہی بسبب نکالنے حق غیر کے یعنے فقرا کے اس سے اور بڑھتا ہی ثواب دینے والے کا اور پاک ہوتا ہی وہ گناہون سے اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ دلیل ہی دینے والے کی صدق پر بیچ دعوی صحت ایمان کے اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسرے سال ہجری مین اور زکوۃ فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوۃ کا کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا اشد گنہگار ہی قتل کیا جاوے نہ دینے والا اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہی علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہان تک کہ گنہگار

ہوتا ہی اسکی تاخیر سے بلا عذر اور روایت رازی مین ہی کہ علی التراخی ہی یہان تک کہ گنہگار ہوتا ہی نزدیک موت کے اور صحیح تر اول ہی کذا فی التہذیب

اور زکوۃ فرض ہی مسلمان حر عاقل بالغ مالک النصاب پر کہ برس دن تلک وہ ملک مین رہے اور فارغ ہووین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو خواہ حقیقۃً ہو خواہ تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اسمین پس نہین واجب ہی کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکے پر اور نہ اس مالک النصاب پر کہ برس نہ گذرے اسپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہوا اور درمیان مین نہو تو زکوۃ دینی آویگی اسلیے کہ یہ بھی سارے ہی سال کے حکم مین ہی اور نہین فرض ہی زکوۃ مقدار پر قرض کی قدر دین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سے اور ہو بیچے حد نصاب کو واجب ہوگی اسمین زکوۃ اور قرض مین یہ بھی قید ہی کہ بندون مین سے کوئی مطالبہ اسکا کر سکے پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکے کا مانع وجوب زکوۃ کا نہین اسلیے کہ انمین مطالبہ بندون مین سے کسیکو نہین پہونچتا اور دین زکوۃ کا کہ حاکم کو اسکا مطالبہ پہونچتا ہی اللہ تعالی کی طرف سے وہ بھی مانع ہی وجوب زکوۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہونچتا ہی مال ظاہری مین یعنے مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوے یا شہر سے لیجاوے اور نقدی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب زکوۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر عورت تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہی والا نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہی کہ دین مانع ہی زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا اوپر مذہب معتمد کے اور دین مطلق مانع ہی خواہ معجل ہو یا مؤجل اگرچہ مہر بیوی کا ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین ہی اسلیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادۃً بخلاف معجل کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہی والا نہین اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہی دین کذا فی غایۃ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب مہر کے جبکہ ہو خاوند تونگر یہ صاحبین کے نزدیک ہی اور موجب قول اخیر ابی حنیفہ رح کے نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب اسکے کہ کہا گیا ہی کہ یہ اختلاف درمیان انکے مہر معجل مین ہی اور بسبب مہر مؤجل کے نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ اتفاقاً اور یہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے مراد حاجت اصلی سے گھر ہی رہنے کا اور کپڑے بدن کے اور اسباب گھر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتیار استعمال کے اور کتابین علم کی اہل علم کے لیے اور اوزار حرفہ کے اہل حرفہ کے لیے پس مثلاً اگر ایک نے مکان لیا نیت تجارت سے اور پھر اسمین رہنے لگا زکوۃ اسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سے لے اور فارغ ہو اسکے رہنے سے اسمین زکوۃ واجب ہی اسی طرح اور چیزون کو سمجھیے اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے اور انمین نیت تجارت کی نہو تو زکوۃ انمین واجب نہین اور یہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہ ہی کہ مالک ہو اصل اس چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوۃ فرض نہین اسلیے کہ مالک ہی تصرف کا نہ اصل اس چیز کا اور مال ضمار مین بھی زکوۃ نہین اسلیے کہ اصل اس چیز کا مالک ہی اور اسکے تصرف مین نہین اور مال ضمار اسکو کہتے ہین کہ اس تک آدمی پہنچ نہ سکے وہ کئی قسم پر ہی ایک تو وہ مال کہ جاتا رہے اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن کر کر جگہ اسکی بھول گیا اور تیسرے وہ کہ دریا مین ڈوب جاوے اور چوتھے وہ کہ کوئی غصب کرلے اور گواہ نہون اسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نے بطریق ڈنڈ کے لیا اور چھٹے وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اسپر پس اگر ان مالون مین سے کوئی مال ہاتھ لگے تو اسمین زکوۃ پچھلے دنون کی نہین ہی بخلاف اس مال کے کہ گھر مین دفن کر کر بھول گیا وہ جب نکلے گا تو پچھلے دنون کی زکوۃ دیوے گا اور بخلاف اس قرض کے کہ لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہون اسکے اور یا قاضی جانتا ہو اسمین زکوۃ دینی آویگی اس تفصیل سے کہ اگر وہ قرض بدلے مال تجارت کے ہو تو جب پانچوان حصہ نصاب کا یعنے بقدر ساڑھے دس درم کے سید ھی کمل کی یا ڈبل کے وصول ہون تو پچھلے دنون کی زکوۃ دے اور جو قرض کہ بدلے مال تجارت کے [illegible] جیسے [illegible] گھر کے سہنے

سے اور لڑکے کی بالغ ہو اعتبار کیا جاوے گا ابتداء سال وقت بالغ ہونے اسکے ۱۲ عالمگیری

وکذلک المہر مؤجلاً کان او معجلاً لانہ مطالب کذا فی محیط السرخسی وہو الصحیح علی [illegible] ۱۲

بیچے یا غلام خدمت کا بیچا یا گھر رہنے کا اور انکا مول لینے والے کے ذمہ قرض رہا پس اسمین جب زکوۃ پچھلے دنون کی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے لینے دوسو درہم کہ جسکے ساڑھے باون روپے سیدھی کل کے ہوتے ہین وصول ہوا اور جو قرض بدلے اس چیز کے ہو کہ مال نہین جیسے مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کے اسمین جب زکوۃ دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے وصول ہوا اور برس اسپر گذر جاوے یعنے پچھلی زکوۃ نہین دینی آویگی بلکہ اس برس کی کہ اسکے قبضہ مین رہا دیوے گا اور یہ حکم اسکے لیے ہے کہ پہلے سے صاحب نصاب نہوا اور اگر صاحب نصاب ہو پہلے سے تو اسکے حق مین یہ مال بمنزلہ مال مستفاد کے ہوگا پہلے مال کے ساتھ اسکی بھی زکوۃ دے گا گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنی زکوۃ کی یہ ہے کہ دیتے وقت نیت کرے کہ زکوۃ دیتا ہون یا جسوقت زکوۃ نکالے مال مین سے اوسوقت نیت کرلے اور اگر سارا مال للہ دے اور نیت نہ کرے زکوۃ کی تو زکوۃ ساقط ہو جاتی ہے بشرطیکہ کسی اور واجب کی نیت سے ندے اور اگر تھوڑا سا مال دے گا تو جتنا دیا ہے اسکی زکوۃ امام محمدؒ کے نزدیک ادا ہو جائیگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اسکی بھی نہین ادا ہوگی اور مکروہ ہے حیلہ کرنا واسطے ساقط کرنے زکوۃ کے اور اگر غلام خریدا تجارت کے لیے پھر نیت کی خدمت لینے کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہو جاتا ہے اسمین زکوۃ نہین اور اگر خدمت کی نیت سے لیا اور پھر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہین ہو جاتا جبتک کہ بیچے نہین جب بیچے گا تو اسکے مول مین زکوۃ دینی آوے گی اور نصاب زکوۃ اسقدر مال کو کہتے ہین کہ اسمین زکوۃ دینی واجب ہو اور اس سے کم مین نہو مثلا چاندی یا مال تجارت کا دوسو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگے سبکے نصاب ہین حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہے نامی اور غیر نامی یعنے بڑھنے والی اور نہ بڑھنے والی پھر نامی دو قسم ہے حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگری کا ہے کہ نفع سے بڑھتا ہے اور جانور کہ بسبب بچون کے بڑھتے ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑھتا نہین لیکن صلاحیت رکھتا ہے بڑھنے کی اور غیر نامی جیسے مکان اور اسباب سوائے حاجت اصلی کے پھر نصاب نامی کے ہونے سے زکوۃ دینی فرض ہوتی ہے اور زکوۃ لینی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجب کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے اور غیر نامی پر زکوۃ دینی نہین آتی مگر زکوۃ کا مال اور نذر کا اور اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے ع ح - ملتقی الابحر و بحر و درمختار و عالمگیری و مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَہْلَ کِتَابٍ فَادْعُہُمْ اِلٰی شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ہُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْہُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْہِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَاِنْ ہُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْہُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْہِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِہِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِہِمْ فَاِنْ ہُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِہِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَہَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنے امیر یا قاضی وہان کا کرکر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہے ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنے یہود و نصاری پاس پس بلا انکو طرف گواہی دینے اسکے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین پس اگر انھون نے مان لیا اسکو پس خبر دے انکو کہ اللہ نے فرض کین ہین انپر پانچ نمازین دن رات مین پھر اگر مانا انھون نے اسکو پس خبردار کر انکو کہ اللہ نے فرض کی ہے انپر زکوۃ لیجاوے انکے غنیون سے یعنے جو کہ مالک نصاب کے ہین اور دیجاوے انکے فقیرون کو پھر اگر مانین وہ اسکو پس بچ تو لینے اچھے مال انکے سے یعنے چھانٹ کر اچھا مال انکا نہ لیجیو بلکہ انکے مال کو تین حصہ کیجیے اچھا برا بیچکا زکوۃ مین بیچ کا

مال لیجے اور بیج تو بددعا مظلوم کے سے لیعنے زکوٰۃ کے لینے مین اور اور چیزون مین لینے نہلے وہ چیز کہ واجب نہین اسپر یا ایذا نہ دے اسکو زبان سے تا بددعا نہ کرے اسواسطے کہ نہین درمیان دعاء مظلوم کے اور درمیان قبول کرنے اللہ کے اسکو کوئی پردہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اہل کتاب کے پاس وہان مشرک اور ذمے بھی تھے مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا اسلیے انھین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کے پہلے لڑنے کے لیکن یہ جب ہے کہ نہ پہونچے اُنکو دعوت یعنے بلانا طرف اسلام کے اور جبکہ پہونچ جاوے اُنکو دعوت پس نہین واجب بلکہ مستحب ہے ع ❊ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُکْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ کُلَّمَا رُدَّتْ اُعِیْدَتْ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اس سے حق اسکا کہ زکوٰۃ ہے مگر جبکہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اسکے تختے آگ کے یعنے تختے سونے چاندی کے بنین گے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ دیے جاوین گے ساتھ ان تختون کے پہلو اسکے اور پیشانی اسکی اور پیٹھ اسکی جبکہ جدا کیے جاوین گے یعنے بدن سے اور ڈالے جاوینگے آگ مین پھر لائے جاوین گے یعنے جبکہ ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوین گے گرم کرنیکے لیے اور نکال کر پھر داغ دینگے ہمیشہ یون ہین کرتے رہین گے اس دن مین کہ ہے مقدار اسکے پچاس ہزار برس کی یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یا طرف دوزخ کے **ف** مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی یعنے کافرون کو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگارون کو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ انکی کے اور مومن کاملون کو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کے معلوم ہوگا اور دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یعنے اگر اسکے ذمہ اور گناہ نہوگا سوا اسکے اور یہ عذاب گناہ ترک زکوٰۃ کا جھاڑ دے گا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کے یعنے اگر اسکے ذمہ اور گناہ ہوگا سوا اسکے یا اس عذاب سے گناہ ترک زکوٰۃ کا نہ چھوٹیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے عذاب مین ہونگے اور باقی خلق حساب مین ہے ع قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا یَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا کَانَتْ لَا یَفْقِدُ مِنْهَا فَصِیْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ یہ حکم نقد کا ہے اور اونٹون کا کیا حکم ہے یعنے اُنکی زکوٰۃ نہ دے تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو انمین سے حق اُنکا یعنے زکوٰۃ نہ دے اور بعضے حق اُنکے سے دودھ دوہنا ہے دن پانی پلانے اُنکی کے مگر جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا منہ کے بل ڈالا جاوے گا مالک اونٹ کا روبرو اونٹون کے بیچ میدان ہموار کے اس حالت مین کہ ہونگے اونٹ کامل ترگنتی مین اور موٹاپے مین نہ کم کرے گا مالک اونٹ کا انمین سے ایک بچہ اونٹ کو یعنے سب اونٹ اسکے وہان موجود ہونگے حتی کہ سب بچے بھی ساتھ ہون گے اُنکے اور اونٹ خوب فربہ ہونگے تا روندنے مین تکلیف زیادہ ہو کچلین گے اسکو ساتھ پاؤن اپنے کے اور کاٹین گے اسکو ساتھ دانتون اپنے کے جبکہ گذرے گی اسپر پہلی جماعت لائی جاوینگی اسپر پچھلی جماعت یعنے اسی طرح سے چلا جاوے گا کہ ایک قطار کے پیچھے دوسری قطار اونٹون کی کچلے گی اس دن مین کہ ہے مقدار

اُسکی پچاس ہزار برس کی یہان تک کہ حکم کیا جاوے گا درمیان بندون کے پس دیکھے گا راہ اپنی طرف بہشت کے اور یا طرف دوزخ کے **ف** دودھ دوہنا
دن پانی پلانے کے تیسرے دن یا چوتھے دن اونٹون کو پانی پلانے لیجاتے ہین تو عرب مین معمول تھا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتے تھے اور مالک اونٹون کے
اُنکو دودھ دوہ کر پلاتے تھے پس حق واجب ونٹون کا اگرچہ وہی زکوٰۃ ہی لیکن منجملہ حقوق اُنکے سے حق مستحب یہ بھی ہی کہ جسدن اونٹ پانی پینے کو
جاوین تو دودھ دوہ کر مسکینون کو پلاوے پس یہ ہی مستحب لیکن ازراہ مروت اور ادای شکر حق کے گویا کہ حکم واجب کا رکھتا ہی اسلیے اسطرح فرمایا
کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب اس حق کے بھی عذاب ہووے گا **قِيلَ** يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ
بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ
وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ
کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکری کا فرمایا اور نہین مالک گائین کا اور نہ مالک بکری کا کہ نہ ادا کرے اُنکے حق اُنکا مگر کہ جسوقت ہوگا دن قیامت
کا ڈالا جاوے گا میدان ہموار مین نہ کم کرے گا انمین سے کچھ نہ ہوگی انمین کوئی بکری گائین کہ مڑے ہون سینگ اُنکے اور نہ منڈے اور نہ
سینگ ٹوٹے یعنے سبھون کے سینگ سلامت ہونگے تا خوب سینگ مارین مارین گے اُسکو ساتھ سینگون اپنے کے اور کچلین گے اُسکو ساتھ کھرون
اپنے کے جبکہ گذرے گی اُسپر پہلی جماعت لائی جاوے گی اُسپر پچھلی جماعت اُسدن مین کہ ہوگی مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یہان تک
کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھے گا راہ اپنی یا طرف بہشت کے اور یا دوزخ کے **قِيلَ** يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ
ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ
الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا
فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ
مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهٗ عَدَدَ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ
وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا
عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حکم ہی گھوڑون کا فرمایا
پس گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب گناہ کے اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے
سبب ثواب کے پس وہ گھوڑے کہ واسطے اُسکے سبب گناہ کے ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو ریا اور فخر کے لیے اور واسطے دشمنی کے
اہل اسلام سے پس یہ گھوڑے اُسکے لیے سبب گناہ کے ہین اور وہ گھوڑے کہ اُسکے لیے پردہ ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین پھر
نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون اُنکی کے اور نہ گردنون اُنکی کے پس وہ گھوڑے اُسکے لیے پردہ ہین اور وہ گھوڑے کہ اُسکے لیے موجب ثواب کے ہین
پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین اہل اسلام کے لیے بیچ چراگاہ کے اور سبزے کے پس نہین کھاتے ہین اُس چراگاہ سے یا سبزے
سے کچھ مگر لکھی جاتی ہین اُسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اُس چیز کے کہ کھائی یعنے گھاس وغیرہ اور لکھے جاتے ہین اُسکے لیے مقدار گنتی لید اُنکی کے
اور پیشاب اُنکے کی نیکیان یعنے اسلیے کہ یہ چیزین بھی اُسکی باعث زندگی کی ہین اور نہین توڑتے وہ گھوڑے رسی یعنے دست بند اپنے کو
پھر دوڑتے ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکے لیے نیکیان بقدر گنتی نقش قدم اُنکے کے اور لید اُنکی کے یعنی اس حالت مین

جو لڑنے میں اور نہیں گذرتا انکو مالک انکا نہر پر پس چرنے لگے اس سے اور نہیں ارادہ کرتا تھا کہ پلادے انکو تو لکھا جاتا ہے واسطے اسکے نیکیاں
موافق گنتی اسکے پینے کے پس ف یعنے وہ نیت پانی پلانیکی نہیں رکھتا تھا بلکہ بغیر قصد اسکے پانی پیا اسکا یہ ثواب ہوگا پس اگر قصد کرکے پلاتا
کیا کچھ ثواب پاویگا اور آدمی جو فرمایا پس گھوڑے الخ اسکو جواب علی اسلوب الحکیم کہتے ہیں یعنے گویا حضرت نے فرمایا الحمد للہ یہ حال ہے حق واسطے
گھوڑوں کا بلکہ پوچھو وہ بھی اور جو کچھ کہ پہونچتا ہے نفع اور ضرر انکے پالنے والے کو اور انکے ہوتے ہیں آدمی کے لیے ہر دو کرانکے ہر دو آدمی کا دھکا سہاری
لوگ ہین جانتے اسکو فقیر و محتاج ہی اور محفوظ رکھتے ہین سوال کرنے سے اور اظہار حاجت سے اور لوگون کا اور ریا اور فخر کے لیے یعنے لوگون کے
دکھلانے کے لیے کہ دیکھیں حشمت اسکی اور جانین کہ یہ مجاہد ہے اور واقع مین ایسا نہین اور فخر سے مراد یہ ہے کہ گھوڑا پالا اس نیت سے کہ انپر سوار ہوے پر
غرور اپنا بیان کریگا اور اسلئے دوسری قسم مین جو کہا راہ خدا مین تو مراد اس سے جہاد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اپنی نیت سے پالا کہ اللہ کی
فرمان برداری مین کام آوین یعنے اپنی سواری کے لیے باندھے تا حاجت وقت شروع کے لیے سوار ہووے اور نہ محتاج ہو اپنی لوگون سے جیسا کہ
جیسا کہ اور روایت مین آیا ہے ربطها تغنیا وتعففا یعنے باندھے گھوڑے غنا حاصل کرنے کے لیے اور بچنے کے لیے مانگنے سے یعنے اسپر چڑھ کر
سوداگری کے لیے جاوے یا کھیتی پر اور وقت جانے وہان کے اور اور کسی ضرورت کے کسی سے مانگنا نہ پڑے ایسی ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکھیگا
سوال اور اظہار حاجت سے اور راہ خدا سے یہ مراد اسلیے لی کہ تا تکرار نہ لازم آوے کہ تیسری قسم مین راہ خدا سے جہاد مراد ہے اور نہ بھولا حق اللہ کا یعنے
پیٹھون انکی کے یعنے سوار ہوا انپر اپنے کامون کے لیے اور مانگے دیا سواری کے لیے اور گھوڑیون پر چھوڑنے کے لیے اور نہ گردنون انکی کے یعنے
زکوٰۃ انکی ادا کی اور شافعیہ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ خبر گیری انکی کی ساتھ گھاس دوانہ وغیرہ کے اور دور کیا ضرر انکے اور یہ اختلاف اسلیے ہے
کہ ہمارے نزدیک گھوڑون مین زکوٰۃ ہے اگر جنگل مین چرین پھر گھوڑون والا مختار ہے کہ ہر گھوڑے پیچھے ایک دینار دیوے یا قیمت مشخص کرے
انکی اور ہر دو سو درہمون مین سے پانچ درہم دیوے جیسا کہ حساب زکوٰۃ کا ہے اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک گھوڑون مین زکوٰۃ نہیں ہے
دلیل انکی یہ حدیث ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں مسلمان پر اسکے غلام مین اور گھوڑے مین صدقہ اور دلیل ابو حنیفہ کی یہ حدیث ہے کہ فرمایا
حضرت نے ہر گھوڑے پر کہ جنگل مین چرے ایک دینار ہے اور قیمت مشخص کرنی گھوڑے کی روایت کی گئی ہے حضرت عمرؓ سے اور شافعی نے
جو حدیث روایت کی ہے اوسپر گھوڑے غازی کے محمول ہے کہ سوار ہوتا ہے اسپر اور ایسے ہی غلام خدمت کرنے والا مراد ہے اور راہ خدا مین
واسطے اہل اسلام کے کہ جہاد کرے اسپر اور او مسلمانون کو دے تا سوار ہو کر جہاد کرین ہیچ ہیچ **قیل** یا رسول اللّٰہ فالحمر قال ما
انزل علیّ فی الحمر شیئ الا ھذہ الآیۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا
یرہ رواہ مسلم کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہے حکم گدھون کا فرمایا نہیں اوتارا گیا مجھپر گدھون کے مقدمہ مین کچھ حکم مگر یہ آیت
یکتا جامع سب نیکیون اور بدیون کی پس جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اسکو اور جو شخص کہ عمل کرے مقدار
ایک ذرہ کے برائی دیکھیگا اسکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اگر کسیکو گدھا مانگے کو دیگا سواری کے لیے واسطے کسی نیک کام کو ثواب
پاویگا اور اگر گناہ کرنے کے لیے سوار ہونے کو دیگا گنہگار ہوگا ہیچ **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اٰتاہ
اللّٰہ مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلھزمتیہ
یعنی بشدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم تلا ولا یحسبن الذین یبخلون الآیۃ رواہ البخاری
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوٰۃ اسکی بنایا جاویگا

اسکے لیے مال اسکا دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھون پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اسکی گردن مین دن
قیامت کے پھر پکڑیگا دونون طرفین منھ اسکے کی یعنی دونون باچھین اسکی پھر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پھر پڑھی یہ آیت
اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے **ف** سانپ گنجا یعنی اسکے سر پر بال نہین ہونگے یہ علامت ہے
بہت زہریلے ہونے اور درازی عمر اسکے کی اور آیۃ حضرت نے سند کے لیے پڑھی کہ سو اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح فرماتا ہے ساری آیت یون ہے
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنے اور نہ گمان کرین وہ لوگ
کہ بخل کرتے ہین ساتھ اس چیز کے کہ دی انکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنے مال اپنا کہ وہ بہتر ہے انکے لیے بلکہ برا ہے انکے لیے قریب ہے کہ طوق
ڈالے جاوینگے اس چیز کا کہ بخل کرتے ہین ساتھ اسکے دن قیامت کے یعنے وہ مال طوق ہو کر پڑیگا گردنون مین ۴ **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ
مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَأُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى
بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین کوئی شخص کہ ہون واسطے اسکے اونٹ
یا گائین یا بکری نہ دے حق انکا یعنے زکوٰۃ مگر کہ لائے جاوینگے وہ دن قیامت کے اس حالت مین کہ وہ بہت بڑے ہونگے اور بہت موٹی
کچلین گی اسکو ساتھ پاؤن اپنے کے اور مارینگے اسکو ساتھ سینگون اپنے کے جبکہ گذرینگے آخر انکے پھر لائے جاوین اسپر پہلے انکے
یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر بن
عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے تمھارے پاس زکوٰۃ لینے والا یعنے امام کی طرف سے کہ جسکو ساعی اور
عامل کہتے ہین پس چاہیے کہ پھرے تم سے اس حالت مین کہ وہ تم سے راضی ہو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے زکوٰۃ پوری ادا کرو
تا وہ تم سے راضی جاوے ۴ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ
بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ کہا تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتے انکے پاس قوم زکوٰۃ اپنی فرماتے یا الٰہی رحمت بھیج فلانے شخص پر پس لایا حضرت کے پاس باپ
میرا زکوٰۃ اپنی پس فرمایا الٰہی رحمت بھیج ابی اوفیٰ پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین جسوقت کہ لاتا کوئی شخص
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ اپنی کہتے یا الٰہی رحمت بھیج اسپر **ف** دعا کرنی کسیکے لیے ساتھ لفظ صلوٰۃ کے تنہا درست نہین
سواے انبیا کے اور انبیا کے ساتھ کسی پر صلوٰۃ بھیجے تو درست ہے پس حضرت جو زکوٰۃ لانے والون پر صلوٰۃ بھیجتے تھے یہ خاص حضرت
کے سے ہے اور کو نہین درست ۴ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ
مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ
فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا
الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا

بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو یعنے عامل کرکر زکوۃ لینے پر پس کہا گیا یعنے خبر دی کسی نے کہ زکوۃ نہ دے ابن جمیل نے اور خالد بن ولید نے اور
عباسؓ نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نے مگر اسلیے کہ وہ تھا فقیر پس غنی کیا اسکو اللہ نے اور رسول اسکے نے اور
خالد پس تحقیق تم ظلم کرتے ہو یعنے اسواسطے کہ نہین ہی اسپر زکوۃ اسلیے کہ اُسنے تحقیق وقف کر رکھی ہین زرہین اپنی اور سامان لڑائی کا یعنے ہتھیار اور جانور
اور اسباب لڑائی کا خدا کی راہ مین یعنے اور تم اسکو سوداگری مال جانتے ہو اور عباسؓ پس زکوۃ اسکی مجھپر ہی اور مثل اسکے ساتھ اسکے پھر فرمایا
اے عمرؓ کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اسکے کے ہی یعنے پس عباسؓ کو بجای باپ میرے کے جان اور تعظیم انکی کر اور ایذا مت دے روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن جمیل پہلے منافق تھا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تھا اُسنے حضرتؐ سے التماس دعا کی کہ مجھے ثروت ہووے
مین شکر گذاری کرونگا پس حضرتؐ نے اسکے لیے دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیے تھا اسکو شکر کرنا اُسنے کفران نعمت کیا کہ زکوۃ کا بھی انکار کیا
حضرتؐ نے اسپر ازراہ زجر کے کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اسکے نے حضرتؐ نے غنی کرنے کو نسبت اپنی طرف اسلیے کیا کہ حضرتؐ کی
دعا سے وہ غنی ہوا تھا اور حضرت عباسؓ چچا تھے حضرتؐ کے انکی زکوۃ جو حضرتؐ نے اپنے ذمے فرمائی سبب اسکا یہ تھا کہ حضرتؐ نے اُنسے دُگنی
زکوۃ لیلی تھی ایک تو اسی سال کی کہ جسکی مانگتے تھے اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ فرمایا ومثلها معها یعنے اور مانند زکوۃ حال کے ساتھ
اُسکے کہ وہ زکوۃ سال آیندہ کی ہی **وعن** ابی حمید الساعدی قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من
الازد یقال له ابن اللتبیة علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم وهذا اهدی لی فخطب النبی صلی اللہ علیه
وسلم فحمد الله واثنی علیه ثم قال اما بعد فانی استعمل رجالا منکم علی امور مما ولانی الله فیاتی احدهم
فیقول هذا لکم وهذه هدیة اهدیت لی فهلا جلس فی بیت ابیه او بیت امه فینظر ایهدی له ام لا والذی نفسی
بیده لا یاخذ احد منه شیئا الا جاء به یوم القیامة یحمله علی رقبته ان کان بعیرا له رغاء او بقرا له خوار او شاة
تیعر ثم رفع یدیه حتی راینا عفرة ابطیه ثم قال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت متفق علیه اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا
عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ لینے پر ایک شخص کو قوم ازد مین سے کہا جاتا تھا اسکو ابن لتبیہ پس جبکہ آیا ابن لتبیہ یعنے مدینہ مین
کہا یعنے مسلمانون سے کہ اسقدر مال واسطے تمھارے ہی یعنے نہ زکوۃ اموال کی ہی مستحق اسکے تم ہو اور اسقدر تحفہ بھیجا گیا ہی میرے لیے
پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اسپر پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے تحقیق مین عامل کرتا ہون کئی شخصون
کو تم مین سے اوپر کامون کے اون کامون مین سے کہ حاکم کیا ہی مجکو اللہ نے پھر آتا ہی ایک انکا یعنے اس کام سے پس کہتا ہی یہ تمھارے
لیے ہی اور یہ تحفہ دیا گیا ہی مجکو پس کیون نہ بیٹھا اپنے باپ کے گھر مین یا اپنی ماں کے گھر مین پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی اسکو یا نہین
قسم ہی اس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ قدرت اسکی کے ہی نہین لیگا کوئی اسمین سے کچھ مگر لاویگا اسکو دن قیامت کے اس حال
سے کہ اُٹھائے ہوگا اسکو اپنی گردن پر یعنے رسوائی کے لیے اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطے اسکے آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطے اسکے آواز
یا ہوگی بکری آواز کرتی پھر اوٹھائے حضرتؐ نے دونون دست مبارک اپنے یہان تک کہ دیکھی ہمنے سفیدی حضرتؐ کی بغلون کی یعنے
بہت اونچے اٹھائے ہاتھ پھر فرمایا الٰہی تحقیق مین نے پہونچا دیا یعنے جو تو نے فرمایا تھا یا الٰہی تحقیق مین نے پہونچا دیا روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی یعنے یہ تحفہ کہ بھیجا گیا ہی اسکے لیے بسبب عاملی کے ہی اگر عامل نہ ہوتا اور گھر مین بیٹھا رہتا کوئی
بھیجتے اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بھیجے کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اسکے لیے تحفہ بھیجتا تھا نہ بسبب اس عمل کے تو جائز ہی لینا اسکا جیسا کہ

یہ تحفہ اور ضیافت قاضی کے کہا گیا ہے اور کہا ابن ملک نے یعنے نہیں جائز عامل کو یہ کہ قبول کرے تحفہ اسلیے کہ نہیں دیتا ہے اسکا کوئی کچھ مگر واسطے طمع اسکی کہ چھوڑ دے وہ کچھ زکوٰۃ میں سے اور یہ جائز نہیں انتہی شیخ ح قَالَ الْخَطَّابِیُّ وَفِیْ قَوْلِہٖ هَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اُمِّہٖ وَاَبِیْہِ فَیَنْظُرَ اَیُهْدٰی اِلَیْهِ اَمْ لَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ کُلَّ اَمْرٍ یُتَذَرَّعُ بِهٖ اِلٰی مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَکُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ یُنْظَرُ هَلْ یَکُوْنُ حُکْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ کَحُکْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا هٰکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ کہا خطابی نے اور یہ قول آپکی کہ کیون نہ بیٹھا بیچ گھر ماں اپنی کے یا باپ اپنے کے پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی طرف اُسکے یا نہیں دلیل ہے اسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوے ساتھ اس چیز کے طرف اُس کام حرام کے پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے اور جو عقد داخل ہو بیچ عقدوں کے یعنے مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند اُنکی کے دیکھا جاوے کہ آیا ہے حکم اسکا نزدیک جدا ہونیکے مانند حکم اسکے کے وقت نزدیک ہونیکے یا نہیں یعنے پس پہلی بات صحیح ہے اور دوسری نہیں صحیح اسی طرح ہے شرح السنۃ میں **ف** پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے داخل ہے اسمین قرض کہ حاصل کیے نفع کو اور گھر گروی کا کہ رہے اسمین گروی لینے والا بغیر کرایہ کے اور جانور گروی کیا گیا کہ سوار ہوا اسپر اور فائدہ اٹھاوے اس سے بغیر عوض کے اور مثال دوسرے قاعدے کی یہ ہے کہ بیچنی کسیکا ہاتھ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپے کو تاکہ قرض دے اسکو بھی بیچنے والا اسکو ہزار روپے مثلا اور اس قرض کا نفع اس چیز کے ثمن میں سمجھے پس یہ نہیں درست اسلیے کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کاہیکو لیتا اس قرض کے لالچ سے لی ہے گویا سود قرض کا اس چیز کے مول میں ادا کیا اور جہان دو عقدین ایسی ہون کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کرین تو بھی روا رکھی تو وہ درست ہے مثلا اسی صورۃ مذکورہ میں دس روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچتا اور یہ دونون قاعدے جو خطابی نے حدیث سے نکالے پس پہلا قاعدہ تو موافق ہے مذہب ہمارے کے بھی اور مذہب شافعی کے بھی اسلیے کہ قواعد مقررہ سے ہے کہ وسائل حکم مقاصد کا رکھتے ہین پس وسیلہ طاعت کا ہے طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیت اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب مالک اور احمد کے ہے کہ منع کرتے ہین حیلون کو کہ جنکے سبب سے رباء وغیرہ سے نکلتے ہین اور ابوحنیفہ اور شافعی وغیرہما مباح رکھتے ہین پس نہین وہ قائل اس قاعدہ کے اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ مسئلہ کہ بطور مثال کے ذکر کیا امام ابوحنیفہ کے نزدیک درست ہے بلکہ یہ اُنکے نزدیک بھی نہین درست بسبب اور قاعدے کے اور اور یعنے حیلے اُنکے نزدیک درست ہین اسلیے کہا کہ وہ قائل اس قاعدے کے نہین ہے مولانا **وَعَنْ** عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَهٗ کَانَ غُلُوْلًا یَّاْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عدی بن عمیرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو عامل کرین ہم تم مین سے کسی کام پر پھر چھپاوے ہمسے مقدار سوئی کے اور زیادہ اس سے ہو تو یہ بیچ مال کے مین ہوگا یہ چھپانا خیانت لاویگا اسکو دن قیامت کے یعنے ازراہ فضیحت کے روایت کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّۃَ کَبُرَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْکُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّهٗ کَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِکَ هٰذِہِ الْاٰیَۃُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَفْرِضِ الزَّکٰوۃَ اِلَّا لِیُطَیِّبَ مَا بَقِیَ مِنْ اَمْوَالِکُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِیْثَ وَذَکَرَ کَلِمَۃً لِتَکُوْنَ لِمَنْ بَعْدَکُمْ فَقَالَ فَکَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُکَ بِخَیْرِ مَا یَکْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جب اوتری یہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور روپیا بھاری ہوئی یہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمر نے کھول دونگا مین اس فکر کو تم سے پس گئے عمر اور کہا اے نبی اللہ کے تحقیق بھاری ہوئی تمہارے یارون پر

یہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہین فرض کی زکوٰۃ مگر اسلیئے کہ پاک کرے اُس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمہارے سے اور سوائے اسکے نہین کہ مقرر
کی ہی میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو میراث واسطے اُس شخص کے کہ پیچھے تمہارے ہی پس کہا ابن عباسؓ نے اللہ اکبر کہا عمرؓ نے یعنے بسبب خوشی کے
کہ دفع ہونے اس مشکل کے سے حاصل ہوئے پھر فرمایا حضرتؐ نے واسطے عمرؓ کے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین اُس چیز کے کہ جمع کرے آدمی وہ
یہ ہی عورت نیکبخت جبکہ دیکھے طرف اسکے خوش کرے اسکو اور جب حکم کرے اسکو فرمان برداری کرے اسکی اور جب غائب ہو اس سے محافظت کرے
اسکی روایت کی یہ ابوداود نے **ف** ساری آیت یون ہی والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم
یعنے جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے راہ خدا مین پس خبر دے انکو عذاب دردناک کی یعنے انکو آگ دوزخ کی مین گرم کرکر
داغینگے انکے پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین انکی پس جب یہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اسلیئے کہ وہ ظاہر آیت سے یہ سمجھے کہ مطلق جمع
کرنا مال کا منع ہی پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا حضرتؐ سے جو کہ مذکور ہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تو اسلیئے فرض کی ہی کہ باقی مال پاک
ہو جاوے پس جب زکوٰۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کے جمع کرنے پر تو وہ
اسی صورت مین ہی کہ زکوٰۃ نہ دے اور اگر زکوٰۃ دیکر جمع کرے داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہ قول ابن عباسؓ راوی کا ہی کہ حضرتؐ نے بعد
انما فرض المواریث کے ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھے یاد نہ رہا یاد مجھے اسی قدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث اسلیئے فرض کی ہی کہ ہو میراث
تمہارے پچھلون کے لیئے کہ وارث ہین یعنے اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرتا اللہ تعالیٰ زکوٰۃ اور نہ میراث پھر جبکہ بیان کیا حضرتؐ نے
صحابہؓ سے کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہی جبتک کہ زکوٰۃ ادا کرتے رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہؓ کا بسبب اسکے رغبت دلائی انکو طرف اس چیز کے کہ
وہ بہتر ہی مال سے کہ وہ عورت ہی نیکبخت وخوبصورت اسلیئے کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانیکے تیرے پاس سے بخلاف بیوی کے کہ وہ
جبتک ساتھ تیرے ہی رفیق تیری ہی دیکھتا ہی تو خوش کرتی ہی تجکو اور حاجت روائی تیری ہوتی ہی اُس سے اور اطاعت تیری کرتی ہی
اور غائبانہ نگہبانی تیرے مال واولاد کی کرتی ہی اور اولاد اس سے پیدا ہوتی ہی کہ قوۃ بازو ہوتی ہی حیات مین اور جانشین ہوتی ہی
بعد مرنیکے اور اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جسنے نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا۔ ح صح
وعن جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاتیکم رکیب مبغضون فاذا جاءکم
فرحبوا بہم وخلوا بینہم وبین ما یبتغون فان عدلوا فلانفسہم وان ظلموا فعلیہم وارضوہم فان تمام زکوتکم رضاہم
ولیدعوا لکم رواہ ابوداود روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوینگا تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ
یعنے عامل آوینگے زکوٰۃ لینے کو کہ دشمن رکھے گئے ہین یعنے بحکم طبیعت کے لوگ انکو دشمن رکھتے ہین اسلیئے کہ مال لینے کو آتے ہین پس جس وقت آوے
تمہارے پاس پس کہو انکو مرحبا یعنے خوش وقت آئے تم اور خالی کرو درمیان انکے اور درمیان اس چیز کے کہ طلب کرین یعنے مال زکوٰۃ کا انکے
روبرو حاضر کردو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نہ رکھو پس اگر زکوٰۃ لینے مین عدل کرینگے پس اپنے لیئے کرینگے یعنے ثواب عدل کا
پاوینگے اور اگر ظلم کرینگے پس وبال انپر ہی اور راضی کرو زکوٰۃ لینے والونکو اسلیئے کہ پوری زکوٰۃ تمہاری رضا انکی ہی اور چاہیے
کہ دعا کرین عامل تمہارے لیئے روایت کی یہ ابوداود نے **ف** اگر ظلم کرینگے مراد یہ ہی کہ اگرچہ ظالم جانو انکو بحسب اعتقاد اور
گمان اپنے کے یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃ ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہی اور راضی کرو
یعنے خوب کوشش کرو انکے راضی کرنے مین حتی الامکان کہ دو انکو زکوٰۃ واجب بغیر ڈھیل اور خیانت کے اگرچہ اصل واجب زکوٰۃ

ساتھ اداے مال کے ادا ہو جاتی ہی و لیکن راضی کرنا کمال اسکا ہی اور مستحب ہی زکوٰۃ لینے والے کو کہ دعا کرے زکوٰۃ دینے والے کے لیے ۔ع
وعن جرير بن عبد الله قال جاء ناس يعني من الاعراب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقين
يأتونا فيظلمونا فقال ارضوا مصدقيكم قالوا يا رسول الله وان ظلمونا قال ارضوا مصدقيكم وان ظلمتم رواه ابو داود
اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ رضہ سے کہ کہا آئے کتنے آدمی لینے گنوارون مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ تحقیق کتنے
لوگ زکوٰۃ لینے والون مین سے آتے ہین ہمارے پاس پھر ظلم کرتے ہین ہمپر فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والون کو عرض کیا انھون نے یا رسول اللہ
اگرچہ ظلم کرین ہمپر فرمایا راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والونکو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے راضی کرو انکو اگرچہ تمھارے
اعتقاد مین ظلم ہو بسبب محبت مال کے ۞ع۞ وعن بشير بن الخصاصية قال قلنا ان اهل الصدقة يعتدون علينا
افنكتم من اموالنا بقدر ما يعتدون قال لا رواه ابو داود اور روایت ہی بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہا ہمنے یعنے پیغمبر خدا کو
کہ تحقیق زکوٰۃ لینے والے زیادتی کرتے ہین ہمپر یعنے مقدار واجب سے زیادہ لیتے ہین کیا چھپا وین ہم اپنے مالون مین سے اسقدر کہ زیادتی کرتے ہین
فرمایا کہ نہین روایت کی یہ ابوداؤد نے ف حضرت نے چھپانے کی اجازت اسلیے نہ دی کہ شاید وہ بسبب اپنے گمان کے زیادتی جانتے تھے اور
واقع مین ایسا نہ تھا ۞ مولانا وعن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العامل على الصدقة بالحق
كالغازي في سبيل الله حتى يرجع الى بيته رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ کے لینے پر ساتھ حق کے مانند غازی کے ہی راہ خدا مین یہان تک کہ پھر کر آوے طرف گھر اپنے کے روایت کی یہ
ابوداؤد اور ترمذی نے ف ساتھ حق کے لینے عامل ہوتا ہی واسطے طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اسکو ثواب غازی کا
ہوتا ہی ع ۞ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا جلب ولا جنب
ولا تؤخذ صدقاتهم الا في دورهم رواه ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے
اُن نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کھینچ منگانا مواشی کو زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ دور جا رہے مواشی والا اور نہ لیجاوے
زکوٰۃ مواشی کی مگر بیچ مکانون اُنکے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مراد جلب سے یہ ہی کہ عامل زکوٰۃ دینے والون کے مکانون سے
دور اُترے اور وہان مواشی منگا بھیجے زکوٰۃ لینے کے لیے اور جنب یہ ہی کہ مواشی والا اپنے مکان سے دور جا رہے اور عامل تکلیف
اٹھا کر وہان جاوے ان دونون باتون سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات مین رنج زکوٰۃ دینے والے کو ہوتا ہی اور دوسری مین زکوٰۃ لینے والے کو
آگے اسکے جملہ تاکید اسکی ہی حاصل یہ کہ نہ زکوٰۃ دینے والا دور چلا جاوے اور نہ زکوٰۃ لینے والا دور اُترے بلکہ قریب زکوٰۃ دینے والون کے
اُترے اور اُن کے گھرون مین جا کر لوٹ بنوبت زکوٰۃ لے لیا کرے ع ج وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من استفاد مالا فلا زكوة فيه حتى يحول عليه الحول رواه الترمذي وذكر جماعة انهم وقفوه على ابن عمر
اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حاصل کرے مال پس نہین زکوٰۃ ہی اس مال مین یہان تک کہ گذرے
اسپر برس روایت کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ تحقیق انھون نے موقوف کیا ہی اس حدیث کو ابن عمر رضہ پر یعنے قول ہی
ابن عمر رضہ کا اور کہا ابن ملک نے کہ معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کے دینی فرض ہو اور درمیان برس کے کچھ اور مال اسکو ہاتھ
لگے اسی جنس کا تو جبتک اسپر برس نگذرے زکوٰۃ اسمین واجب نہین یہ مذہب امام شافعی کا ہی اور امام اعظم کے نزدیک برس گذرنا

اصل مال پر چاہیے اسپر برس گذرے یا نہ گذرے مثلاً ایک کے پاس اسی بکریاں تھیں گذرے اُنپر چھ مہینے پھر ہاتھ لگیں اسکو اکتالیس بکریاں اور مول کو یا ارث مین یا اور طرح تو نہیں واجب اسپر اکتالیس بکریوں کی زکوۃ نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے یہانتک کہ تمام ہو اُنپر برس خریدنے کے وقت سے یا ارث کے وقت سے اور ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک ہوگا مال مستفاد یعنے جو کہ پیچھے ہاتھ لگا تابع اصل مال کے پس جب تمام ہوگا سال اسی پر تو واجب ہونگی دو بکریاں یعنے سب مین اسلیے کہ نصاب بکریوں کی چالیس ہین کہ چالیس بکریوں مین ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس تک اور جب ایک سو اکیس ہوتی ہین تو دو بکریاں دینی آتی ہین سو صورت مذکورہ مین ایکسو اکیس ہوئین دو بکریاں اسمین دینگے پس حنفی اس حدیث کے معنی یہ لیتے ہین کہ جو کوئی پاوے اور حاصل کرے مال ابتداءً تو اسپر زکوۃ نہیں جبتک کہ برس پورا ہو پس مال سے مال مستفاد مراد نہیں ہے ۱۲ ع +

وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے علیؓ سے یہ کہ حضرت عباسؓ نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ شتابی ادا کرنے زکوۃ اپنی کے پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی انکو اسمین روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ہمارے نزدیک اور اور اکثر اماموں کے نزدیک پہلے گذرنے برس کے زکوۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ۱۲ ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنّٰى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اُنھنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ سے کہ کہا اُنھنے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لوگونکو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کے لیے مال ہو یعنے بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے اس مال کی اور نہ چھوڑے اسکو بے تجارت یہانتک کہ کھا جاوے اسکو صدقہ دینا یعنے زکوۃ دیتے دیتے مال تمام ہو جاوے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے بیچ اسناد اسکی کے گفتگو ہے اسلیے کہ مثنے بن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہے **ف** لڑکے کے مال مین فرض ہونا زکوۃ کا مذہب امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ رحمہم اللہ کا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے لڑکے کے مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوۃ فرض نہیں اسلیے کہ ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ اٹھایا گیا ہے قلم تکلیف کا تین شخصوں سے ایک سونے والے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانہ سے یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نے اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح بھی کی ہے ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئے ابو بکرؓ بعد اُنکے اور کافر ہوے وہ لوگ کہ کافر ہوے عرب سے کہا عمرؓ بن الخطاب نے ابی بکرؓ کو یعنے جبکہ اُنھون نے ارادہ لڑنے کا کیا کسطرح لڑتے ہو تم لوگوں سے یعنے اہل ایمان سے اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ یعنے اسلام لاوین پھر جسنے کہا لا الہ الا اللہ

بچا یا مجھسے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اسکا اللہ پر ہے پس کہا ابو بکر صدیق رضی نے قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اس شخص سے کہ
فرق کرے درمیان نماز و زکوٰۃ کے اسلیے کہ تحقیق زکوٰۃ حق مال کا ہے یعنے جیسی نماز حق نفس کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر ندینگے مجکو بچہ بکری کا کہ تھے ادا
کرتے اسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو لڑونگا مین انسے ندینے اسکے پر کہا عمر رضی نے پس قسم ہے اللہ کی نہ تھا امر کچھ مگر کہ جانا مینے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے
کھول دیا دل ابی بکر رضی کا یعنے ساتھ الہام کے واسطے لڑنیکے پس جانا مینے یہی یعنے لڑنا حق ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کافر ہوئے وہ لوگ کہ
کافر ہوئے یعنے غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نے زکوٰۃ ندی حضرت ابو بکر رضی نے انکو کافر کہا یا تو اسلیے کہ انھون نے انکار کیا وجوب زکوٰۃ کا پس مراد کفر
کفر حقیقی ہوگا اسلیے کہ وجوب زکوٰۃ کا قطعی ہے پس انکار اسکا کفر ہے یا اسلیے کافر کہا کہ انھون نے انکار کیا زکوٰۃ کے دینے کا پس اطلاق کفر کا بطریق
تغلیظ و تشدید کے ہوگا پس حضرت ابو بکر رضی نے انسے ارادہ لڑنے کا کیا حضرت عمر رضی نے اول ظاہر حال انکا دیکھکر انکے کفر مین تامل کیا اور اعتراض کیا
حضرت ابو بکر رضی پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئے ساتھ ابی بکر رضی کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے جو ابو بکر رضی فرماتے ہین اور جنے
کہا لا الہ الا اللہ مراد اس سے کلمہ توحید ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ نرا لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام
مین اور ساتھ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسیکا کسی پر کچھ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرینگے اور حساب اسکا
اللہ پر ہے یعنے جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اسکے لیے حکم اسلام کا کرینگے اور لڑنا اس سے ترک کرینگے اور تفتیش نہین کرینگے باطن
اسکے کی کہ آیا مخلص ہے یا نہین حال باطن اسکے کا سپرد کرینگے علم الٰہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اسنے دل سے کلمہ نہ کہا ہوگا مانند منافقون کے اور فرق کرنے
درمیان نماز اور زکوٰۃ کے کہ وجوب نماز کا قائل ہو اور وجوب زکوٰۃ کا منکر ہو یا نماز پڑھے اور زکوٰۃ ندے اور عناق کہتے ہین بکری کے بچہ کو کہ
برس دن سے کم کا ہو یہ کہا از راہ مبالغہ کے بیچ طلب کرنے حق واجب کے حقیقت اسکی نہین مراد اسلیے کہ بکری کا بچہ زکوٰۃ مین نہین دیا جاتا اور نہ
بچون مین زکوٰۃ ہے ادنی درجہ یہ ہے کہ مسنہ یعنی برس برس دن کے ہون اور اگر بچے بڑون کے ساتھ ہونگے تو انہین زکوٰۃ دینی آویگی مگر دینا
بہر حال مسنہ ہی کا چاہیے ایسا ہی حال گائین اور اونٹونکا ہے کہ مسنہ چاہیے اور گایئن مین مسنہ دو برس کا ہوتا ہے اور اونٹ مین پانچ برس کا اور
لڑونگا مین ندینے اسکے پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانے انکی کے اگر منکر ہون وجوب زکوٰۃ کے یا واسطے محافظت شعار اسلام کے اور سد باب فتنہ کے
اگر نہ دی ہو بغیر انکار کے اور اور روایتون مین آیا ہے کہ اور صحابہ نے حتیٰ کہ حضرت علی رضی نے بھی منع کیا حضرت ابو بکر رضی کو اور کہا کہ اول عہد خلافت
کا ہے اور مخالف بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑے توقف کرنا چاہیے حضرت ابو بکر رضی نے کہا کہ اگر سب لوگ ایک طرف ہون اور مین تنہا ایک طرف
ہون تو بھی لڑونگا یہ کمال شجاعت حضرت ابو بکر رضی کی تھی ع بم **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ
اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ رَوَاهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تمھاری کا دن قیامت کے سانپ گنجا بھاگے گا اس سے مالک اسکا اور وہ ڈھونڈھتا ہوگا اسکو یہانتک کہ لقمہ کریگا انگلیون
اسکے کو روایت کی یہ احمد نے ف گنج سے مراد وہ مال ہے کہ جمع کر رکھا اور زکوٰۃ نہ ادا کی اور اسیکے حکم مین ہین سب حرام مال اور اخیر کی عبارت کے
معنون مین دو احتمال ہین ایک تو یہ کہ لقمہ کریگا سانپ انگلیان مالک مال کی اسلیے کہ ہاتھ سے مال کما کر جمع کر رکھا اور زکوٰۃ ندی اس صورت
مین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ مالک مال کا بطور لقمہ کے سانپ کے منھ مین انگلیان اپنی دیدے گا جیسے
عادت ہے کہ وقت خوف کے سانپ وغیرہ سے انگلیان اسکے منھ مین دیدیتے ہین لیکن دوسرے معنون مین کلام ہے ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ

٩

مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن مسعود
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی شخص کہ نہ ادا کرے زکوٰۃ مال اپنے کی مگر گردانے گا اللہ یعنے لٹکاویگا دن قیامت کے بیچ گردن
اسکی کے ایک سانپ پھر پڑھی ہمپر مطابق اسکی کتاب اللہ مین سے یہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہین ساتھ اسکے کہ دی انکو اللہ نے
فضل اپنے سے آخر آیت تک روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** پہلی فصل مین تمام آیت لکھی گئی ہے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّکٰوۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ
وَالْحُمَیْدِیُّ وَزَادَ قَالَ یَکُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَیْکَ صَدَقَۃٌ فَلَا تُخْرِجُھَا فَیُھْلِکُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِہٖ مَنْ یَرٰی تَعَلُّقَ
الزَّکٰوۃِ بِالْعَیْنِ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِہٖ اِلٰی عَائِشَۃَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِیْ خَالَطَتْ
تَفْسِیْرُہٗ اَنَّ الرَّجُلَ یَاْخُذُ الزَّکٰوۃَ وَھُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِیٌّ وَاِنَّمَا ھِیَ لِلْفُقَرَاءِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے نہین ملتی زکوٰۃ کسی مال مین کبھی مگر ہلاک کر دیتی ہے اسکو روایت کی شافعیؒ نے اور بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور حمیدی نے اور زیادہ کیا حمیدی نے
یعنے مراد اس حدیث کے نقل کی کہ بخاری نے کہا کہ واجب ہوتی ہے تجھپر زکوٰۃ پس نہین نکالتا تو اسکو یعنے پس زکوٰۃ ملی رہے اس مال مین پس
ہلاک کرتا ہے حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے یعنے بموجب تفسیر مذکور کے اس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہے متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ
عین کے نہ ذمہ پر اسی طرح منتقی مین ہے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین احمد بن حنبل سے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت عائشہؓ تک اور کہا احمد نے
بیچ لفظ خالطت کے کہ تفسیر اسکی یعنے معنی اسکے یا تاویل اسکی یہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہے زکوٰۃ اور ہے وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکے نہین کہ زکوٰۃ
فقیرون کے لیے ہے **ف** ہلاک کر دیتی ہے یعنے وہ مال ضائع ہو جاتا ہے یا نقصان آجاتا ہے اسمین یا برکت جاتی رہتی ہے یا لائق نفع اٹھانے کے
نہین رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کے نہین شرعًا اور متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کے یعنے امام شافعیؒ اور اور امامؒ کہتے ہین کہ تعلق زکوٰۃ کا
ساتھ عین مال کے ہے ذمہ پر نہین یعنے جس مال کی زکوٰۃ دے تو اسی مال مین سے دے قیمت اسکی دینی جائز نہین پس یہ بات انھون نے لفظ
خالطت سے نکالی ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک زکوٰۃ ذمہ پر ہے تعلق اسکا ساتھ عین مال کے نہین اور یا غنی یہ شک راوی کا ہے کہ لفظ موسر کا کہا
یا غنی کا اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کے دو بیان ہوے ایک تو یہ کہ زکوٰۃ مال کی نہ دے اور زکوٰۃ مال مین ملی رکھے اور دوسرے یہ کہ غنی یعنے
مالک نصاب کا ہوکر زکوٰۃ لے تو دونون صورتون مین مال زکوٰۃ ہلاک کر دیتا ہے اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی پہلے ہی معنون پر ہے اور بیچ مسئلہ
مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہے علما نے دلیلین حنفیون کی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے خوب خوب لکھی ہین بخوف درازگی کے اس کتاب
مین نہین لکھین جو چاہے انکی شرحون مین دیکھ لے **بَابُ مَا یَجِبُ فِیْہِ الزَّکٰوۃُ** باب ہے بیچ بیان اس چیز کے کہ واجب ہوتی ہے
اسمین زکوٰۃ **ف** اتفاق رکھتے ہین ... واجب ہے زکوٰۃ کے چار پایون مین یعنے اونٹ اور گائین اور بکری اور دنبا اور بھیڑ اور بھینس مین
خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوائے انکے اور چارپایون مین زکوٰۃ نہین لیکن گھوڑے مین امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہے آگے تحقیق اسکی آویگی اور اتفاق
رکھتے ہین اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے سونے چاندی مین اور اس چیز مین کہ تجارت کے لیے ہو اور اختلاف کیا ہے بیچ ساگون کے اور ترکاریون کے
اور میوہ دار پیڑ کہ جو دیر تک نہ رہین اور امامون کے نزدیک واجب نہین زکوٰۃ انمین اور کھجور اور کشمش مین واجب ہے جبکہ پہنچین پانچ وسق کو
اس سے کم مین نہین ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عشر یعنے دسوان حصہ واجب ہے ہر چیز مین کہ زمین سے پیدا ہووے کم ہو یا بہت مگر بانس
اور لکڑی اور گھانس مین نہین ہے دلیل امامؒ صاحب کی یہ حدیث حضرتؐ کی ہے ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنے جو چیز نکالے زمین اسمین دسوان حصہ ہے

اور معنی وسق کے بیچ فائدہ حدیث آیندہ کے لکھے ہین اور زمین کی پیدا ہوئی چیزون مین جو عشر ہی انمین سال گذرنیکی قید نہین جب پیدا ہوگا دینا آویگا اور اور اموال مین زکوٰۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بھر گذر جاوے بیچ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عن

اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ

وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیچ کم پانچ وسق کے کھجورون مین سے زکوٰۃ اور نہین پانچ اوقیہ سے کم مین بیچ چاندی کے زکوٰۃ اور نہین بیچ کم کے پانچ راس اونٹون سے زکوٰۃ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہی موافق حساب دہلی کے پانچ وسق اس حساب سے بتیس من کی ہوئی پس بتیس من کھجورون مین دسوان حصہ ہی یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہی اور اس سے کم اگر کھجورین پیدا ہون انمین دسوان حصہ بموجب اس حدیث کے نہین واجب یہی مذہب ہی امام شافعیؒ اور صاحبینؒ کا اور نزدیک امام اعظمؒ کے اندازہ کچھ مقرر نہین جسقدر پیدا ہو اسکا دسوان حصہ دے مثلاً دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس پیسے بھر ہو تو ایک پیسے بھر دے اور یہی حکم ہی اور میوونکا اور غلونکا یعنے گیہون اور جو اور چنے وغیرہ کا اور سب نباتات کا امام اعظمؒ نے تاویل اس حدیث مین یہ کی ہی کہ مراد اس سے زکوٰۃ تجارت ہی اسلیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تھے ساتھ وسقون کے اور قیمت وسق کی چالیس درہم ہوتے تھے پس پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم ہوے اور اواقی جمع اوقیہ کی ہی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوے یہی نصاب ہی زکوٰۃ چاندی کی اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین اور جب اسقدر ہو تو پانچ درہم دینے آتے ہین اور سواے درہم کے اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور وغیرہ سے یا روپے کسی سکہ کے ہون تو اسپر قیاس کر کر زکوٰۃ دے تفصیل اسکی یہ ہی کہ درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہی پس دو سو درہم مین چاندی چھ سو تیس ماشہ ہوتی ہی اور انپر زکوٰۃ کے پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہی پندرہ ماشہ چھ رتی پس اگر روپے ہین بارہ بارہ ماشے کے جیسے کلدار سیدھی کل کے اور ڈبل اور پتلی دار تو چھ سو تیس ماشے کے ساڑھے باون روپے ہوے انپر زکوٰۃ کا ہوا ایک روپیہ بارہ ماشے کا اور پانچ آنے اور اگر روپے ہین ساڑھے گیارہ گیارہ ماشے کے مثلاً لکھنو وغیرہ کے تو چون روپے بارہ آنے چھ پائی اور چھ بٹا تیئیس پائی کے مین سے ہوئی انپر ایک روپیہ بھی ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پانچ آنے دس پائی اور بائیس بٹا تیئیس پائی کے مین سے زکوٰۃ ہوئی تفصیل

شمار درہم	تعین زکوٰۃ	وزن چاندی	تعین زکوٰۃ	سکہ ۱۲ ماشہ کا	زکوٰۃ	سکہ ۱۱ ماشہ	زکوٰۃ
۲۰۰ درم	۵ درم	۶۳۰ ماشہ	۱۵ ماشہ ۶ سرخ	۵۲ روپے ۸ آنے	۱ روپیہ ۵ آنے	۵۴ روپے ۱۲ آنے ۶ پائی	۱ روپیہ ۵ آنے ۱۰ پائی

یہ حساب نصاب کے سمجھنے کے لیے لکھا گیا اور اگر روپے زیادہ ہون نصاب سے تو سیدھا حساب یہ ہی کہ اڑھائی روپے سیکڑے کے حساب سے زکوٰۃ دے اور نصاب سونیکا اسمین نہین ذکر ہوا لیکن نصاب اسکے بیس مثقال ہی یہان کے حساب سے ساڑھے سات تولہ بھر ہوتے ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسوان حصہ زکوٰۃ مین دے اور اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوٰۃ دینی آویگی مثلاً اگر ایک کے پاس سوا چھبیس روپے بھر چاندی کا زیور ہی اور سوا چھبیس روپے کا سونے کا تو وہ صاحب نصاب ہی زکوٰۃ دینی آویگی اسی طرح اگر سوا چھبیس روپے کا اسباب ہو تجارت کا اور سوا چھبیس روپے ہون نقد تو بھی صاحب نصاب ہی اور سونا چاندی کسی طرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ تبرے خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوٰۃ واجب ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹے کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہی اسکا بھی اندازہ کر کر زکوٰۃ دے اگر نصاب کو پہنچے اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوٰۃ نہین اگرچہ لاکھون روپے کا ہو مگر ہان نیت تجارت کی ہو تو ہی ۱۲ مولانا + در مختار وغیرہ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ

صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ إِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہین مسلمان پر زکوٰۃ فرض بیچ غلام اُسکی کے اور نہ بیچ گھوڑے اسکی کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا نہین بیچ غلام اُسکی کے زکوٰۃ مگر صدقہ عید الفطر کا
روایت کی یہ بخاری او مسلم نے **ف** یعنے جو گھوڑا اور غلام تجارت کے لیے نہون نہین زکوٰۃ نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی اور صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابو حنیفہؒ کے
نزدیک جو گھوڑے اور گھوڑیان ملی ہوئی اکثر سال جنگل مین چرتے ہون اُنمین بھی زکوٰۃ ہی کہ فی راس ایک دینار دے یا قیمت اسکی مشخص کر کر دو سو درہمون سے
پانچ درہم دے اور فتاوے قاضیخان اور درمختار اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہی کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہی کہ اُنمین بھی زکوٰۃ نہین **وَعَنْ** أَنَسٍ
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى وَجْهِهَا
فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ إِلَى
خَمْسٍ وَثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلٰثِيْنَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ أُنْثٰى وَإِذَا بَلَغَتْ
سِتًّا وَأَرْبَعِيْنَ إِلَى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّيْنَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ
سِتًّا وَسَبْعِيْنَ إِلَى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ ابو بکرؓ نے لکھا ہی اُنکے لیے یہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا اُنکو طرف بحرین کے کہ نام
ایک موضع کا ہی قریب بصرہ کے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے کہ رحمن ہی اور رحیم ہی یہ ہی بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسلمانون پر یعنے ساتھ حکم اللہ تعالی کے اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ تعالی نے ساتھ اسکے رسول اپنے کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے
صدقہ کو مسلمانون مین سے اوپر طور اسکی کے پس دے اسکو اور جو سوال کیا جاوے زیادہ اس سے پس نہ دے واجب ہی چوبیس اونٹون کے اور جو کم ہی
چوبیس سے بکری ہی اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری پس جب پہونچین پچیس کو تین پینتیس تک پس اُنمین ایک یوتی برس روز کی مادہ پس جسوقت پہونچین
چھتیس کو پینتالیس تک پس اُنمین ہی یوتی دو برس کی مادہ اور جسوقت کہ پہونچین چھیالیس کو ساٹھ تک پس اُنمین ہی حقہ یعنے اونٹنی تین برس کی
قابل جست کرنے اونٹ کے پس جسوقت کہ پہونچین اونٹ اکسٹھ کو پچھتر تک پس اُنمین ہی یوتی چار برس کی کہ پانچوین برس مین لگی ہو اور جسوقت
پہونچین چھتر کو نوّے تک پس اُنمین ہین دو یوتیان دو دو برس کی **ف** اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس نہ دے اور اوپر حدیث مین گذرا کہ
راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والون کو اگرچہ ظلم کیے جاؤ پس وہ حدیث خلاف ہی اسکے جواب اسکا یہ ہی کہ اس حدیث مین جو زکوٰۃ لینے والے مذکور ہوئے
صحابہ تھے وہ ظالم نہ تھے اور نسبت ظلم کی اُنکی طرف بموجب گمان زکوٰۃ دینے والون کی تھی اور اس حدیث مین سوائے صحابہ کے اور لوگ مراد ہین پس
کچھ منافاۃ نہین ہی **فَإِذَا بَلَغَتْ** إِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ
عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ اور جسوقت کہ پہونچین اکیانوے کو ایک سو بیس تک پس اُنمین
دو اونٹنیان تین تین برس کے قابل جست کرنے اونٹ کے اور جسوقت کہ ہون زیادہ ایکسو بیس پر پس ہر چالیس مین یوتی دو برس کی ہی اور بیچ ہر پچاس کے
اونٹنی تین برس پورے کی **ف** کہا قاضی نے کہ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اوپر استقرار حساب کے بعد تجاوز کرنیکے عدد مذکور سے یعنے جب زیادہ ہون اونٹ
ایک سو بیس سے تو نہ از سر نو شروع کیجاوے زکوٰۃ اور یہی مذہب ہی اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہؒ نے کہ از سر نو شروع کیجاوے
پس جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر پانچ تو لازم آوینگی دو حقی اور ایک بکری پھر ہر پانچ مین بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب
پہلی کے دلیل اُنکی یہ حدیث ہی کہ اونٹ جب زیادہ ہون ایکسو بیس سے از سر نو شروع کیجاوے زکوٰۃ اور مانند اسکے حضرت علیؓ سے بھی منقول ہی اور جواب

اونٹوں میں مادہ ہو یا قیمت اسکی بخلاف گائیں اور بکری کی کہ انمیں نر اور مادہ برابر ہیں ع **وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ** إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

اور وہ شخص کہ نہوں ساتھ اسکے مگر چار اونٹ پس نہیں انمیں زکوٰۃ واجب مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا تو بطریق نفل کی دی پس جسوقت کہ ہوں پانچ اونٹ تو انمیں ہی ایک بکری اور جو شخص کہ ہوں اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی چار برس کی کہ پانچویں میں لگی ہو یعنی اکسٹھ سے پچھتر تک میں یہ دینی آتی ہی اور نہو نزدیک اسکے چار برس کی اور ہو اسکے پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے تین برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اسکے دو بکریاں اگر میسر ہوں اسکو یا دے بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہوں اس پاس اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی تین برس کی کہ چھیالیس سے ساٹھ تک میں یہ دینے آتی ہی اور نہو اس پاس تین برس کی اور ہو اس پاس چار برس کی پس قبول کیجاوے اس سے چار برس کی اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی تین برس کی اور نہو اس پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے دو برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا دو بکریاں یا بیس درم اور جو شخص کہ ہوں اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی دو برس کی کہ چھتیس سے پینتالیس تک میں دینے آتی ہی اور ہو اسکے پاس تین برس کی پس قبول کیجاوے اس سے تین برس کی اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی دو برس کی اور نہو وہ اسکے پاس اور ہو اس پاس برس دن کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے برس دن کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اسکے بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی برس روز کی کہ پچیس سے پینتیس تک میں دینی آتی ہی اور نہیں وہ اس پاس اور اس پاس ہی دو برس کی پس قبول کیجاوے اس سے اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور اگر نہو نزدیک اسکے اونٹنی برس روز کی قابل دینے کے اور ہو اس پاس اونٹ دو برس کا پس وہ قبول کیا جاوے اس سے اور نہیں ساتھ اسکے کوئی چیز اور جب نہ لینا نہ دینا ف قابل دینے کے کہا ابن ملک نے کہ اسکے معنوں میں تین احتمال ہیں یا تو یہ کہ نہو اسکے پاس اونٹنی برس روز کی اصلا یا نہو تندرست بلکہ بیمار ہو پس وہ بھی کالعدم ہی یا اوسط درجہ کی نہو بلکہ نہایت خوب ہو بہر تقدیر اسکا حال تو یہ ہوا اور ہو اس پاس ابن لبون یعنے دو برس کا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیا جاویگا اور اسکے ساتھ لینا اور جبر و نقصان کے لیے لینا دینا نہیں آتا اس سے معلوم ہوا کہ افضلیت انوثہ کا جبر نقصان ساتھ زیادتی سن کے ہوجاتا ہی **وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ** فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ

شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي
الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَّدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ
وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور بیچ زکوٰۃ بکریوں کے کہ چرنے والی ہوں جبکہ ہوں بکریاں چالیس سے ایکسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور
جسوقت زیادہ ہوں ایکسو بیس سے دو سو تک پس انمیں دو بکریاں اور جسوقت زیادہ ہوں دو سو پر پس انمیں تین بکریاں تین سو تک اور جب زیادہ ہوں
تین سو پر پس ہر سو میں ایک بکری اور جبکہ ہوں بکریاں چرنے والی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہیں انمیں زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اُسکا تو بطریق
نفل کے دے اور نہ دیجاوے زکوٰۃ میں بڑھیا اور نہ عیب والی یعنے خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائیں اور نہ بوک مگر اُسوقت کہ چاہے زکوٰۃ لینے والا یعنے
اگر وہ چاہے بوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاویں جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاویں اکٹھے واسطے خوف زکوٰۃ کے اور جو نصاب کہ ہو
دو شریکوں میں پس وہ رجوع کریں آپسمیں ساتھ برابری کے اور چاندی میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہوں اُسکے پاس مگر ایکسو نوے درم
پس نہیں انمیں کچھ زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اُسکا بطریق نفل کے دے نقل کی یہ بخاری نے **ف** چرنے والے ہوں یعنے زکوٰۃ جانوروں میں بکری ہو یا گائیں
یا اونٹ جب واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چارہ چرا تے ہوں اور اگر اکثر برس گھر سے کھلانا پڑتا ہو تو اُن
جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور جبکہ ہوں بکریاں چالیس الخ یعنے چالیس سے کم میں کچھ زکوٰۃ واجب نہیں جب چالیس ہوں تو انمیں ایک
بکری واجب ہوتی ہے اور جب چالیس سے زیادہ ہوں تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے آگے تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہے اور جب زیادہ
ہوں تین سو پر یعنے ایکسو اور بڑھ جاویں کہ چار سو ہو جاویں تو چار بکریاں آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہے اور کہا حسن بن صالح نے کہ اگر ایک بھی
بڑھیگی تین سو پر تو چار بکریاں دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہ کب ہے کہ جب سارا مال اُسکا یا بعض مال بے عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو لیوے ایک اوسط
درجے کی اور نہ بوک یعنے بوک لینے کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینے کے لیے ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اُسکا برا اور بدبو دار
ہوتا ہے اور نہ جمع کیے جاویں الخ مذہب شافعیؒ میں زکوٰۃ گلہ پر دینی آتی ہے اور اعتبار مالکوں کا نہیں ہے اور ابو حنیفہؒ کے مذہب میں اعتبار مالکوں کا ہے
نہ گلہ کا پس اگر مثلاً ایک شخص کی بکریاں اسّی ہونگی دو گلوں میں تو امام شافعیؒ کے نزدیک دو بکریاں لیوینگے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک اور اگر
دو شخصوں کی اسّی بکریاں ایک گلہ میں ہونگی تو امام شافعیؒ کے نزدیک ایک ہی بکری لیوینگے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دو لینگے پس معنی اس قول کے
لا یجمع بین متفرق الخ نزدیک شافعیؒ کے یہ ہیں کہ یہ نہی مالک کے لیے ہے کہ اگر مثلاً چالیس بکریاں اُسکی ہوں اور چالیس اور کی تو ملا نہ دے واسطے کم کرنے زکوٰۃ کے یعنے
اگر دو گلے چالیس چالیس کے ہونگے تو دو بکریاں آوینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس یہ نکرے اور نہ جدا کرے کہ مثلاً بیس بکریاں اسکی کسی اور کی
بیس بکریوں میں ملی ہوں تو جدا نکرے واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور نزدیک ابو حنیفہؒ کے یہ نہی ساعی کے لیے ہے یعنے زکوٰۃ لینے والے کے لیے کہ متفرق
کو جمع نکرے مثلاً دو شخصوں کے پاس بکریاں ہوں اتنی اتنی کہ ہر ایک کا بعض نصاب سے کم ہوں جب دونوں ملیں تو نصاب پوری ہو مثلاً بیس بیس ہوں
دونوں پاس تو اُنکو جمع نکرے زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنے جسوقت کہ ہوں مثلاً ایک شخص کے پاس اسّی بکریاں چالیس ایک جگہ
اور چالیس ایک جگہ تو نہ اعتبار کرے اُنکو دو نصاب ہیں اور نہ لیوے اُنمیں سے دو بکریاں بلکہ لیوے ایک بکری اسلیے کہ ملک ایک کی ہے اور جو نصاب
کہ ہو الخ بیان اُسکا یہ ہے کہ مثلاً دو آدمی ہیں دو سو بکریوں میں شریک ایک کی چالیس بکریاں اور دوسرے کے ایک سو ساٹھ ہیں واجب ہوگی
اول پر ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہ نہیں ہونے کا کہ واجب ہو پہلے پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر ۱۲ منہ یعنے زکوٰۃ لینے والا

تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر دو دونون رجوع کرین آپسمین مین ساتھ برابری کے یعنے چالیس بکریون والا تین خمس اس بکری کے کہ
دی ہی دوسرے شریک سے کہ جسکی ایکسو اٹھ مین پھر لے بیس چالیس والے پر دو خمس پڑینگے موافق اسکے حصہ کے اور باقی دوسرے پر موافق اسکے حصہ کے بس یہ معنی ہین
تیراجعان بینہما بالسویۃ کے یہ مولانا عبد العزیز عن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ۔ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ**
فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْکَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اس چیز کے کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشمون نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہوتا ہی اور وہ
زمین کہ پلائی گئی کوئین کے پانی سے ساتھ بیل کے یا اونٹ کے اسمین بیسوان حصہ روایت کی یہ بخاری نے **ف** پانی پلایا آسمان نے یعنے جس مین
مین مینہ اور نالون اور نہرون کا پانی دیا اسے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوٰۃ مین دے اور عشری اس زمین کو کہتے ہین کہ پانی
دیجاوے ساتھ عاثور کے اور عاثور کہتے ہین ایک گڑھے کو کہ کھودا جاتا ہی زمین مین بطور تالاب کے اور اسمین سے پانی پہونچتا ہی کھیتی وغیرہ مین
اور بعضون نے کہا کہ عشری کہتے ہین اس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہی ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانی کے ۱۲ م ہم **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُھَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو زخم پہونچانا اسکا معاف ہی اور کوئین کھدوانے مین کوئی مرجاوے گر کر وہ معاف ہی اور کان
کھدوانے مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہی اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانور یعنے گھوڑا یا بیل
وغیرہ اگر زخمی کرے کسیکو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسیکو اور نہو اسپر کوئی سوار یا ساتھ اسکے کوئی کھینچنے والا یا ہانکنے والا اور ہووے
دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اسکا معاف ہی یعنے اسکے مالک پر کچھ ضمان یعنے بدلہ نہین اور اگر اسپر کوئی سوار ہو یا اسکے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا
کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اسمین تقصیر اسکی ہی اور اسی طرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلا آویگا کہ قصور مالک کا ہی
اسلیے کہ رات کو عادت ہی جانورون کے باندھنے کی کیون نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی لیکن یہ قیدین اور حدیثون مین اور
دلیلون سے نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو مزدوری کو لگادے کنوان کھودنے کے لیے اور وہ مزدور اسمین گر پڑے کھدوانے والے پر کچھ ضمان
یعنے خون بہا نہین آئیگا اور اسی طرح اگر کنوان اپنی ملک مین کھودے یا موات مین یعنے زمین افتادہ مین کہ مالک اسکا معلوم نہین اور اسمین کوئی
آدمی یا جانور گر پڑے تو ضمان نہین اور اگر راستہ مین کھودے یا غیر کی ملک مین بغیر اسکے اذن کے پس ضمان یعنے خون بہا اوپر عاقلہ کھودنے والے کے
آویگا اور اسی طرح حکم اسکا ہی کہ کوئی ایک جگہ کھودواوے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہین انکو کہ جوانکے
ساتھ ایک آقا کے ہان نوکر ہون مثلا سپاہی کے عاقلہ فوج کے سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اسکے قبیلے کے لوگ عاقلہ ہین اور رکاز سے مراد نزدیک ابو حنیفہؒ کے
کان ہی اور نزدیک اہل حجاز کے دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرتؐ سے پوچھا کہ رکاز کیا ہی فرمایا سونا
اور چاندی کہ پروردگار نے پیدا کیے ہین زمین مین دن پیدا ایش اسکی کے سمجھ جانا چاہیے کہ کان مین سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئی لائق
پگلانے اور منطبع ہونیکے یعنے جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہوسکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند انکے کے اور دوسرے وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال
اور گندھک کی اور تیسرے وہ کہ منطبع نہوسکین مانند چونہ اور ہرتال اور تمام پتھرون کے مانند یاقوت وغیرہ کے پس نہین واجب ہی خمس مگر قسم اول مین اور اسمین گذرنا
برس کا شرط نہین اور امام شافعیؒ کے نزدیک فقط سونے چاندی مین ہی اور چیزون مین نہین ۱۲ م ہم **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَۃِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ وَلَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ

وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ زُهَيْرٌ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰی تَتِمَّ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰی حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِی الْغَنَمِ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَيْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰی ثَلٰثِمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَفِی الْبَقَرِ فِیْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعٌ وَفِی الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَی الْعَوَامِلِ شَيْءٌ روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف کی مین نے زکوۃ گھوڑون مین سے اور غلامون مین سے یعنے اگر تجارت کے لیے نہون تو زکوۃ انمین نہین اور گھوڑون مین جو اختلاف ہی بیان اسکا اوپر ہو چکا پس دو زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم یعنے بعد اسکے کہ بقدر نصاب کے ہون کہ دو سو درہم ہین اور نہین ہی ایکسو نوے کے کچھ زکوۃ یعنے دو سو سے کم مین زکوۃ نہین ہی پس جسوقت کہ ہون دو سو درہم پس انمین ہین پانچ درہم زکوۃ روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی مین حارث اعور سے کہ نقل کی حضرت علیؓ سے کہا زہیرؒ نے کہ راوی ہی حارث سے گمان کرتا ہون مین حارثؒ کو کہ کہا روایت کی حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو یعنے ہر برس چالیسوان حصہ ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم اور نہین تمپر کچھ یہان تک کہ پورے ہون دو سو درہم اور جسوقت کہ ہون دو سو درہم پس انمین ہین واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دو سو پر پس اسی حساب پر اسمین زکوۃ واجب ہوتی ہی اور بکریون مین ہر چالیس بکریون مین ایک بکری ہی ایکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک اوپر بیس مع بکریان دو سو تک اور جسوقت زیادہ ہو ایک دو سو پر پس تین بکریان تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہون تین سو پر یعنے اور ہون چارسو پس ہر سو مین ایک بکری پس اگر نہون بکریان مگر انتالیس پس نہین تجھپر انمین کچھ اور بیچ گاے کے ہر تیس مین ایک بیل یک سالہ کا اور چالیس مین ایک گاے دو برس کی اور نہین کام والون مین کچھ **ف** پس جو زیادہ ہو الخ مذہب صاحبینؒ کا یہی ہی کہ جسقدر دو سو درہم سے زیادہ ہو اسکا حساب کر کر چالیسوان حصہ زکوۃ مین دے اور امام اعظمؒ کے نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دو سو درہم سے چالیس درہم تو انمین زکوۃ واجب ہوتی ہی اور اگر چالیس تک نہ پہونچین تو انمین زکوۃ نہین وہی سو کی زکوۃ دے انھون نے حمل کیا ہی اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونے سے دو سو درہم پر زیادہ ہونا چالیس درہمون کا ہی تاکہ تطبیق ہو جاوے سب حدیثون مین اور بیل ہر برس نر کا الخ اسمین نر و مادہ برابر ہین چاہے بیل دے چاہے گاے جیسا کہ آگے کی روایت مین آیا ہی جاننا چاہیے کہ گایون اور بکریون مین دینا مادہ ہی کا مقرر نہین ہی بخلاف اونٹون کے اسلیے کہ اونٹون مین مادہ افضل ہوتی ہی نہ گائین بکری مین اور کہا ابن حجرؒ نے کہ اگر زیادہ ہون بیل یا گائین چالیس سے تو انمین کچھ نہین دینا آتا یہان تک کہ ساٹھ ہون جب ساٹھ ہونگے تو دو تبیعی یعنے برس برس بھر کے بیل یا گائین دینی آوینگی پھر ہر چالیس مین ایک مسنہ یعنے گائین یا بیل دو دو برس کے اور ہر تیس مین ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلاً ستر ہون گے تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسی ہون تو دو مسنہ جب نوے ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی اور ایک مسنہ دے اسی طرح ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنہ دیا کرے انتہی یہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو انمین کچھ نہین دینا آتا یہ مذہب صاحبینؒ کا ہی اور امام اعظمؒ صاحب کے نزدیک جتنے زیادہ ہونگے چالیس سے حساب کر کر زکوۃ انکی بھی دیجاویگی ساٹھ تک جب ساٹھ ہونگے تو دو تبیعی دینگے باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگے یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنے انکی قیمت کا چالیسوان یا تیسوان حصہ دینگے اسی طرح اور زیادتی کو سمجھ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کے نزدیک صاحبینؒ کا یہ اور تابعین انکے کی یہی ہی اور بھینس کی زکوۃ ایسی ہی ہی جیسے گائین کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوۃ مانند زکوۃ بکری کے ہی اور نہین کام والون مین کچھ یعنے جو جانور کام مین آوین مثلاً بیل ہل چلانے مین

یا کنوین کے پانی نکالنے مین یا لادنے مین لگے رہین اگرچہ نصاب کو پہونچین زکوٰۃ انمین واجب نہین ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے اور مذہب تینون اماموں کا یہی ہے لیکن امام مالکؒ کے نزدیک انمین بھی زکوٰۃ ہے ؏ ج **وَعَنْ** مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَّمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے معاذ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا انکو طرف یمن کے یعنی عامل کر کر حکم کیا انکو یہ کہ لیوین ہر تیس گایون مین سے ایک بیل برس روز کا یا گاے برس روز کی اور ہر چالیس گایون مین سے ایک گاے دو برس کی یا بیل دو برس کا روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِھَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے مین یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے مانند منع کرنے والے زکوٰۃ کے ہے یعنی جیسے گناہ زکوٰۃ نہ دینے مین ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے مین ہے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین غلہ مین اور نہ کھجور مین زکوٰۃ یہان تلک کہ پہونچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہ نسائی نے **ف** بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہو چکا ہے **وَعَنْ** مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ عِنْدَنَا کِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے موسی بن طلحہؓ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہے معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا انہی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ معاذ نے کہا سوا اسکے نہین کہ حکم کیا حضرتؐ نے اسکو یعنی مجکو یہ کہ لیوین زکوٰۃ گیہون اور جو اور انگور اور کھجور مین سے یہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہ شرح السنہ مین **ف** اسکے معنی یہ نہین ہین کہ نہین واجب زکوٰۃ مگر انہین چار چیزون مین بلکہ واجب ہے نزدیک شافعیؒ کے اس چیز مین کہ اوگے زمین مین اور وہ قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز مین کہ اوگے زمین مین قوت ہو یا نہو پس انہین چار چیزون کو ذکر اسلیے کیا کہ یہ چیزین وہان اکثر ہوتی تھین ؏ ج **وَعَنْ** عَتَّابِ بْنِ اَسِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ زَکٰوۃِ الْکُرُوْمِ اِنَّھَا تُخْرَصُ کَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوٰۃ انگورون کے کہ تحقیق کن کیجاوین جیسے کہ کن کیجاتی ہین کھجورین پھر دیجاوے زکوٰۃ انکی درحالیکہ انگور خشک ہون جیسے کہ دیجاتی ہے زکوٰۃ کھجورون کی درحالیکہ کھجورین خشک ہون روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یعنی جبکہ پیدا ہووے انگور اور کھجورون مین شیرینی تو اندازہ کرے ایک شخص ماہر کہ یہ انگور یا کھجورین جب خشک ہونگی تو کسقدر ہونگی جب خشک ہون تو دسوان حصہ زکوٰۃ مین دے امام صاحبؒ کے نزدیک جسقدر کہ ہون اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگرچہ نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچین تو دسوان حصہ دے ؏ ج **وَعَنْ** سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے جسوقت کہ کن کرو یعنی کھجور و انگور کا پس لو یعنی دو تہائی اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتھائی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یہ خطاب ہے زکوٰۃ لینے والون کو کہ جب معین کرو مقدار زکوٰۃ کی تو اسمین سے دو تہائی لے لو اور تہائی مالک کو چھوڑ دو از راہ احسان کے اسیے تا وہ ہمسایون کو اور راہ گیرون کو کھلاوے یہی قول قدیم امام شافعیؒ کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور مالکؒ کے اور قول جدید شافعیؒ کا یہ ہے کہ نہ چھوڑا جاوے زکوٰۃ مین سے

کچھ اور تاویل حدیث کی اُنکے نزدیک یہ ہی کہ یہ یہود خیبر کے حق مین فرمایا کہ حضرتؐ نے مساقات کی تھی انسے اسپر کہ آدھی کھجورین وہ لین اور آدھی حضرتؐ پس حکم فرمایا
اندازہ کرنے والے کو کہ چھوڑ دے تہائی یا چوتھائی ازراہ احسان کے اور تقسیم کرے باقی کو آدھی حضرتؐ کو دے اور آدھی اُنکو ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُوْدَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے عبد اللہ بن رواحہ کو طرف یہود کے یعنی یہود خیبر کے پس کہن اتے کھجورونکا جسوقت کہ شیرینی ظاہر
ہوتی انمین پہلے اس سے کہ ہون لائق کھانیکے روایت کی یہ ابو داود نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ
عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوۃ شہد کے کہ ہر دس مشکون مین ایک مشک ہی کہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور نہین صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس باب مین بہت سی روایتین **ف** علما میں اختلاف ہی امام شافعیؒ کے نزدیک شہد مین زکوۃ نہین اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اسمین دسوان حصہ ہی کم ہو
یا زیادہ اگر عشری زمین مین ہو اور دلیل اُنکی یہ حدیث ہی ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر اور جو شہد پہاڑ مین ہو اسمین بھی عشر ہی امام صاحب کے نزدیک
ح **وَعَنْ** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ
حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زینب بی بی عبد اللہ بن مسعودؓ کی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے گروہ عورتون کے نکالو زکوۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے ہو اسلیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت
کی یہ ترمذی نے **ف** دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کے کہ باعث ہی ترک زکوۃ کی اور نہ دینے کی اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ زکوۃ زیور عورت کے
امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مطلق زیور مین زکوۃ ہی اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور کہا مالکؒ اور احمدؒ نے کہ نہین ہی زکوۃ اس زیور مین کہ مباح ہی استعمال اُسکا
پس جسکا استعمال حرام ہی اسمین اُنکے نزدیک بھی ہی اور یہی قول جدید امام شافعیؒ کا ہی اور دلیل امام ابو حنیفہؒ کی یہ حدیث ہی اور اور بہت سی حدیثین ہین
ع زیور مباح اور غیر مباح کا بیان محرر اور کتابون شافعی مذہب کے مین ہی جو چاہے وہ انسے دیکھ لے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ أَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهُ
قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكٰوتَهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ
وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے اُن نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ دو عورتین آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنکے ہاتھون مین دو کڑے تھے
سونے کے پس فرمایا حضرتؐ نے اُن دونون کو کہ دیتی ہو زکوۃ اُنکی کہا دونون نے کہ نہین فرمایا اُن دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
دوست رکھتی ہو یہ کہ پہناوے تمکو اللہ دو کڑے آگ کے کہا اُنھون نے کہ نہین فرمایا پس دو زکوۃ اسکی یعنی سونے کی روایت کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث تحقیق روایت کی مثنے بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنے بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہی ضعیف
کیے جاتے ہین حدیث مین اور نہین صحیح اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ **ف** یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی اسپر کہ زکوۃ زیور مین واجب ہی
اور بہت حدیثین اسمین صحت کو پہونچی ہین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین جو چاہے دیکھ لے **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا
مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدِّيَ زَكٰوتَهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہا تھی مین پہنتی وضع سونے کی کہ نام ایک زیور کا ہی پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا گنج ہی یہ پس فرمایا جو پہونچے اسقدر کو کہ دیجاوے زکوٰۃ اسکی یعنے حد نصاب کو پہونچے پھر زکوٰۃ دی گئی پس نہین گنج روایت کی یہ مالک ور ابو داؤد نے **ف** کیا گنج ہی یہ یعنی کلام اللہ مین جو وعید آیا ہی مال جمع کرنے پر اس آیت مین والذین یکنزون الذھب والفضۃ آخر آیۃ تک یہ بھی اسمین داخل ہی پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہونچا اور زکوٰۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اس مال جمع کرنے پر وعید ہی کہ بغیر زکوٰۃ کے جمع کرے ✤ ع **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّ لِلْبَیْعِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندبؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حکم کرتے ہمکو یہ کہ نکالین ہم زکوٰۃ اس چیز کی کہ تیار کی ہو ہمنے بیچنے کے لیے یعنے سوداگری کے لیے روایت کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّۃِ وَھِیَ مِنْ نَاحِیَۃِ الْفُرْعِ فَتِلْکَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْھَا اِلَّا الزَّکوٰۃُ اِلَی الْیَوْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے کہ انھون نے نقل کی بہت صحابہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دین واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانین قبل کی اور قبل ہی جانب فرع کے پس وہ کانین نہین لیجاتین انسے مگر زکوٰۃ آج تک روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** جاگیر کر دین یعنے انکو کانین موضع قبل کی دین تا جو کچھ انمین سے نکالین اپنی معیشت کی کرین اور قبلیہ منسوب ہی طرف قبل کے اور قبل نام ہی ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اور پس وہ کانین نہین لیجاتین انسے مگر زکوٰۃ کہ چالیسوان حصہ ہی یعنے نہین لیجاتی خمس جیسے کہ حکم کانونکا ہی اور یہ مذہب امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہی بحسب ایک قول کے اور نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے اور شافعیؒ کے بحسب ایک قول کے کانون مین خمس ہی اور تیسرا قول امام شافعیؒ سے یہ ہی کہ اگر پاوے مشقت و محنت سے تو چالیسوان حصہ ورنہ خمس ہی پس حنفی اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہی اسمین یہ کہ حضرتؐ نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہی یہ کہ ہو یہ حاکمون کی طرف سے از راہ اجتہاد کے اور ہم تمسک کرتے ہین ساتھ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے اور تفصیل اسکی مرقات مین جو چاہے دیکھ لے ✤ ع ✤ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ عَلِیٍّ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْعَرَایَا صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْعَوَامِلِ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْجَبْھَۃِ صَدَقَۃٌ قَالَ الصَّقْرُ اَلْجَبْھَۃُ الْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِیْدُ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریون مین زکوٰۃ اور نہ عاریت کے درختون مین زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سے کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنے والے جانورون مین زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گھوڑا ہی اور خچر اور غلام روایت کی یہ دارقطنی نے **ف** نہین ترکاریون مین زکوٰۃ بیان اسکا ابتداء باب مین ہو چکا اور عرایا جمع ہی عریت کی عریت اسی کھجور کے درخت کو کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہی اسکو مالک اسکا محتاج کو اور اسکی ملک مین کر دیتا ہی کھجورین اسکی تمام سال کو پس انمین زکوٰۃ نہین اسلیے کہ وہ نکل جاتے ہین ملک مالک سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونے سے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکور ہین سبکا بیان اوپر ہو چکا ✤ ع **وَعَنْ** طَاؤسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِیَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ یَاْمُرْنِیْ فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ یَبْلُغِ الْفَرِیْضَۃَ اور روایت ہی طاؤس سے یہ کہ معاذ بن جبل لائے گئے وقص گایون کی یعنے تا زکوٰۃ انکی لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنے کچھ زکوٰۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی یہ دارقطنی اور شافعیؒ نے اور کہا شافعیؒ نے کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنے پہلے نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو **ف** کہا طیبی نے کہ وقص ساتھ

زیر تعلق کے وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتدا ئے خواہ درمیان دو فرلفیون کے انتہی ابتدا کی یہ مثال ہی کہ گائین بیل تیس سے کم ہوان لیس انمین زکوۃ نہین واجب مثال درمیان دو فرلفیون کے یہ کہ مثلاً تیس گاے بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہی اور جب تیس سے بڑہین اور چالیس تک نہ پہونچین انکے مابین کو بھی وقص کہتے ہین انمین کچھ زکوۃ نہین جب چالیس ہون انمین زکوۃ واجب ہی اگر چالیس سے زیادہ ہون یہان تک ساٹھ ہون تب انمین زکوۃ واجب ہی انکے مابین کو بھی وقص کہتے ہین انمین کچھ زکوۃ نہین اور اسی طرح ساٹھ سے بڑھین توانمین زکوۃ نہین جب ستر ہون تو انمین زکوۃ ہی اسی طرح سے آگے ہر دہاکے کے بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہی درمیان دو دہاکون کے جتنی بیل گائین ہون انکو وقص کہتے ہین انمین زکوۃ معاف ہی اور مراد اسمین قسم اول ہی لیعنے تیس سے کم اسلیے کہ معاذ پاس جو لائے تھے وہی تھے واللہ اعلم اور مابین دو فرلفیون کے زکوۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب نہین اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھ تک کے مابین مین ہی اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہی اور کہا میرک نے کہ اسناد اسکی منقطع ہی اسلیے کہ طاؤس نہین ملا معاذ سے ☆ع☆ مولانا

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب ہی بیچ بیان صدقہ فطر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہ کہ دیا جاوے پہلے نکلنے لوگون کے طرف نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہی نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اور سنت موکدہ ہی نزدیک مالکؒ کے اور واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے لیس اس حدیث مین جو لفظ فرض کا آیا ہی شافعیؒ اور احمدؒ تو اسکو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور مالکؒ اسکے معنے یہ لیتے ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتے ہین کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سے نہین ہی لیس فرض عملی ہی نہ اعتقادی لیعنے واجب ہی نہ فرض اور امام شافعیؒ کے نزدیک صدقہ فطر کا اسپر فرض ہوتا ہی کہ ایک دن کا قوت رکھتا ہو اپنا اور ان لوگون کا کہ جنکا اسپر فرض ہی اور زائد بھی ہو اس سے بقدر صدقہ فطر کے اور امام اعظم صاحبؒ کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہی لیعنے سوائے حاجت اصلی کے بقدر ساڑھے باون روپے کلدار کے اسباب وغیرہ رکھتا ہو یا سونا چاندی اسقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کے لیس جو کوئی مرجاوے پہلے فجر ہونیکے یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کے نہین واجب ہی فطرہ اسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کے آتا ہی اور غلام جو خدمت کے لیے ہو اسکی طرف سے صدقہ فطر کا دینا اسکے مالک پر واجب ہی اور جو غلام تجارت کے لیے ہو اسکے طرف سے دینا واجب نہین اور اسی طرح جو غلام بھاگ جاوے اسکی طرف سے بھی ادا نہین مگر بعد آنے اسکی کے اور چھوٹے فرزند کی طرف سے اسکے باپ پر واجب ہوتا ہی اگر مال نہ رکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین بلکہ اسکے مال مین سے دے اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کے ہی اور اسی طرح بڑے فرزند ہوشیار کی طرف سے باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب نہین مگر از راہ احسان کے دیگا انکی اجازت سے تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہی لفظ عبد سے اور اسکے مابعد کے لفظون سے لیس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہی کہ واجب ہوتا ہی اسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہی جو چاہے ہدایہ مین یا مرقات مین دیکھ لے اور پہلے نماز عید کے دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہی اور اگر اس سے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینے یا زیادہ پہلے دے تو بھی درست ہی اور تاخیر سے ساقط نہین ہوجاتا ☆ع☆ ملتقی الابحر **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے

کہ کہا تھے ہم نکالتے صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع قروط سے یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کہا طیبی نے کہ مراد طعام سے گیہوں ہیں اور بعضے علما کہتے ہیں کہ مراد طعام سے غلہ ہے سوائے گیہوں کے پس ہوگا عطف مابعد اسکے کا اسپر قبیل عطف خاص کے
اوپر عام کے اور قروط اسکو کہتے ہیں کہ دہی کو کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اسمیں سے پانی ٹپک جاتا ہے دہ مثل پنیر کے ہوتا ہے اور انگور خشک امام اعظم کے
نزدیک مانند گیہوں کے ہیں یعنے آدھی صاع دینی چاہییں اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کے یعنے ایک صاع چاہییں اور یہی روایت کیا ہے حسن نے
امام صاحب سے بھی + ع + ملتقی + اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا
صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ
صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آخر رمضان میں نکالو زکوٰۃ روزے
اپنے کی یعنے فطرہ دو فرض کیا یعنے واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا صاع گیہوں سے اوپر ہر
آزاد کے یا غلام لونڈی کے مرد ہو یا عورت یا چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف امام اعظم بموجب اسی حدیث کے کہتے ہیں
کہ گیہوں آدھے صاع دینے چاہییں + ع + وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصِّيَامِ
مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کی واسطے
پاک کرنے روزے کے بیہودہ بات سے اور کلام بُرے سے اور لازم کی واسطے کھلانے مسکینوں کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے فطرہ اسلیے
واجب کیا ہے کہ بسبب تقصیر و گناہ کے جو روزے میں خلل آجاوے اس سے وہ خلل جاتا رہے اور وہ لائق قبولیت کے ہو جاوے اور اسلیے واجب ہوا
کہ مسکین کھا کر پیٹ بھرا ہو جاویں سوال کرنے سے اسدن اور زیادہ کیا ہے دارقطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلے نماز کے پس وہ صدقہ مقبول ہے
اور جو کوئی ادا کرے اسکو بعد نماز کے پس وہ صدقہ ہے صدقوں میں سے + ح اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے عمرو بن شعیب
سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈورا دینے والا کوچوں میں مکہ کے خبردار ہو تحقیق صدقہ
فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا یا بڑا دو مد گیہوں کے یا سوائے اسکے کہ انگور خشک ہوں یا چار سیر طعام سے
یعنے اور غلہ سوائے گیہوں کے روایت کی یہ ترمذی نے ف دو مد یعنے آدھا صاع اسلیے کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہے اور مد میں قریب سیر بھر
کے اناج آتا ہے پس گیہوں دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہوں کے بھی مثل گیہوں کے ہیں کہ دو سیر دے + ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ
حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بیٹے
ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبداللہ بیٹے ابی صعیر کے سے کہ نقل کی باپ اپنے سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع بر سے یا فرمایا قمح سے یعنے
گیہوں ہر دو کی طرف سے کہ آدھا آدھا صاع ہر ایک کی طرف سے ہو چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام ہوں مرد یا عورت ہوں اے غنی تمھارے پس
پاک کرتا ہے اسکو اللہ اور اے فقیر تمھارے پس دیتا ہے اللہ اسکو زیادہ اس چیز سے کہ دی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف مشکوٰۃ کے نسخوں میں نام راوی کا
اسی طرح لکھا ہے اور صواب یہ ہے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہے اور آخیر جملہ حدیث کے معنے یہ ہیں کہ غنی بھی فطرہ دے اور فقیر بھی

غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ اس سے دلایگا کہ دیا ہے اور یہ بات غنی کے لیے بھی ہوتی ہے لیکن تخصیص فقیر کی اسکی تسلی اور عنیت
دلانیکے لیے ہے

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

باب ہے بیچ بیان اس شخص کے کہ نہیں حلال ہے اسکو زکوٰۃ کھانی
اور لینی **ف** یہ کتنے مسائل ہیں بیچ بیان اسکے کہ زکوٰۃ کسکو کھانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہیں مسئلہ نہ دے زکوٰۃ آدمی اپنی اصل کو یعنے
باپ اور ماں اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسی طرح انکے اوپر کے بزرگ ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے کسیکو انمیں سے زکوٰۃ دینی
درست نہیں اور نہ دے زکوٰۃ اپنی فرع کو یعنے بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پرپوتا اور پرپوتی اور نواسا اور نواسی اور نہ انکی اولاد کو دے اور خصم
جورو کو زکوٰۃ نہ دے اور نہ جورو خصم کو دے امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنی خصم کو زکوٰۃ دے تو درست ہے اور باقی ناتے داروں کو
زکوٰۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوٰۃ کے ہوں یعنے غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہوں بلکہ بہتر ہے غیروں سے اپنے کو دینا اور بہتر ہے اس ترتیب سے دینا
کہ پہلے بہن بھائی کو دے پھر بعد انکے انکی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھی کو پھر اولاد انکی کو پھر ماموں خالہ کو پھر انکی اولاد کو پھر جو ذوی الارحام ہوں پھر
ہمسائے کو کہ اجنبی ہو پھر اپنے ہم پیشہ کو پھر اپنے ہم وطنوں کو اور اسی طرح سے حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہے کہ ترتیب مذکور سے دینا افضل ہے اور اگر اجنبی
ہی کو دے تو بھی درست ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ پہلے اپنے ناتے داروں کو دے مسئلہ اپنے غلام لونڈی کو زکوٰۃ دینی نہیں درست اور انھیں کے حکم میں ہے
ام ولد یعنے حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اسکو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں مالک کو مسئلہ جو ناتے دار سسرال کی طرف کے ہوں انکو زکوٰۃ
دینی درست ہے ساس سسر سالا سالی اور جو واسطہ دار ان کے ہوں اسی طرح سے داماد بہو کو زکوٰۃ دینی درست ہے اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی کو
بھی دینی درست ہے مسئلہ نہیں درست زکوٰۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اسے کہتے ہیں کہ جو
بڑھتا ہو یعنے مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونے کا کہ یہ موجب حکم شارع کے حکم ہوگا یعنے بڑھنے کا رکھتے ہیں
اور مواشی سوداگری کے اور بچے لینے کے یہ بھی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اسے کہتے ہیں جو مال بڑھتا نہو جیسے حویلی اور کپڑا اور باسن وغیرہ
پس یہ چیزیں اگر زائد ہوں حاجت اصلی سے اور بقدر نصاب کے ہوں اور فارغ ہوں قرض سے تو بھی زکوٰۃ لینی نہیں درست اور حویلی فقط رہنے کی اور کپڑے
پہننے کے اور باسن پکانے کے اور کتابیں پڑھنے کی علم والے کو اور ہتیار سپاہی کے اور اوزار کاریگروں کے حاجت اصلی میں داخل ہیں مسئلہ
نہیں درست دینا زکوٰۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی ہیں پانچ شخصوں کی اولاد ایک تو اولاد حضرت علیؓ کی خواہ حضرت خاتونؓ سے ہوں یا اور سے
اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد اور تیسرے عقیل کی اولاد اور چوتھے حضرت عباسؓ کی اولاد اور پانچویں حارث بن عبد المطلب کی اولاد اور انکے
غلام اور لونڈیوں کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں اور اسی طرح اگر غلام اور لونڈی انکے آزاد ہوں جب بھی زکوٰۃ کا مال لینا کھانا انکو درست نہیں مسئلہ
کافر کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں کافر حربی ہو یا ذمی مسئلہ اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنے باپ یا بیٹے کو یا اپنی بیوی کو زکوٰۃ دی ہو اس گمان پر
کہ یہ مستحق زکوٰۃ کے ہیں یعنے وقت دینے کے معلوم نہ تھا کہ یہ غنی ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا باپ ہے یا بیٹا ہے پھر معلوم ہوا انکا احوال پس زکوٰۃ ادا ہوگئی
مالک کے ذمہ سے مسئلہ مال زکوٰۃ کا دینا مسجد کے بنانے کے لیے یا کفن میت کے لیے یا ادای دین میت کے لیے درست نہیں اگر کسی نے دیا تو
اسمیں زکوٰۃ نہیں ادا ہوتی مسئلہ مستحق زکوٰۃ کے فقیر ہیں اور حد فقیر کی یہ ہے کہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوٰۃ کا مسکین بھی ہے
اور مسکین وہ ہے کہ جس پاس کچھ نہو اور مستحق زکوٰۃ کا وہ بھی ہے کہ عامل ہو حاکم کی طرف سے زکوٰۃ لینے پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوٰۃ کی
عاملی کا پیسا لینا نہیں درست اور مستحق زکوٰۃ کے وہ بھی ہیں کہ جہاد کے لیے یا حج کے لیے چلیں اور پیسا انکے پاس تمام ہوگیا ہو اگرچہ انکے وطن میں
مال بہت سا ہے اور اسی طرح سے اور مسافر کو بھی زکوٰۃ دینی درست ہے اگرچہ اسکے وطن میں مال بہت سا ہو اور جس کسیکے پاس ایک دن کا قوت ہو اسکو

سوال کرنا درست نہین مؤلف نے لحھد ابتحا کیا ہر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِتَمْرَةٍ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَکَلْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہو انس رضی سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور
پر کہ راہ مین پڑی تھی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا مین یہ کہ ہو کھجور زکوٰۃ کی البتہ کھاتا مین اسکو یعنے واسطے تعظیم نعمت الٰہی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال حضرت کو کھانا حرام تھا اور لکھا ہی علما نے کہ حضرت کو مطلق صدقہ کھانا حرام تھا خواہ واجب ہو خواہ نفل
اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کھانا حرام ہی نہ نفل اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی کھانا اس چیز کا کہ پاوے راہ مین اور وہ چیز تھوڑی ہو گمان کرتا ہو
کہ مالک تلاش اسکی نہین کریگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولی ہی متقی کو بچے اس چیز سے کہ شبہ حرمت کا ہو اسمین ؏ ﷺ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِیْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کِخْ کِخْ لِیَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا
شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہ رضی سے کہا لی حضرت حسن بن علی رضی نے ایک کھجور کھجورون زکوٰۃ
کی سے ڈالی وہ کھجور اپنے منھ مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کرتا پھینک دین اسکو پھر فرمایا کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنے
بنی ہاشم نہین کھاتے صدقہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا نہین جانتا تو یہ استعمال کیا جاتا ہی ایک امر واضح مین اگرچہ نہ جانتا ہو اسکو
مخاطب یعنے کیونکر تجھپر یہ بات پوشیدہ ہی باوجود ظاہر ہونے اسکی کے اور حضرت امام حسن رضی کو باوجود خورد سالی کے اسطرح خطاب اسلیے کیا کہ
لوگ اس حکم کو سنین اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ واجب ہی باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتون سے اسلیے کہا ہی علما ہمارے نے کہ حرام ہی
مان باپ پر پہنانا لڑکے کو حریر اور زیور سونے چاندی کا ؏ ﷺ **وَعَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد المطلب
بن ربیعہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ صدقہ یعنے زکوٰۃ سوا اسکے نہین کہ وہ میل ہین آدمیون کے اور وہ نہین حلال
واسطے محمد صلعم کے اور نہ اولاد محمد صلعم کے یعنے بنی ہاشم کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** زکوٰۃ کو میل اسلیے کہا کہ جیسے میل کے اوتارنے سے آدمی کا بدن صاف
ہو جاتا ہی ویسے ہی اسکے دینے سے پاک ہو جاتے ہین اموال و نفوس لوگون کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ زکوٰۃ لینی حضرت صلعم کو حرام تھی اور
حضرت کی اولاد کو بھی خواہ عامل ہون زکوٰۃ کے یا محتاج ہون صحیح روایت ہمارے مذہب مین یہی ہی ؏ ﷺ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِیَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِیْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ کُلُوْا وَلَمْ یَاْکُلْ
وَاِنْ قِیْلَ هَدِیَّةٌ ضَرَبَ بِیَدِهٖ فَاَکَلَ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لائے جاتے طعام
پوچھتے احوال طعام کے سے کہ آیا ہدیہ یعنے تحفہ ہی یہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہی فرماتے اپنے یارون کو یعنے سوائے بنی ہاشم کے کھاؤ اور آپ
نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہی تو دراز کرتے ہاتھ اپنا پس کھاتے ساتھ یارون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ اس مال کو
کہتے ہین کہ فقیرون کو دیا جاتا ہی بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہی ساتھ اسکے ثواب آخرت کا پس صدقہ مین ایک طرح کی ذلت ہوتی ہی لینے
والے کو اسلیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تھا اور ہدیہ اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوے از راہ تعظیم و تکریم اسکی کے اور شان ہدیہ سے
یہ ہی کہ بدلہ دیا جاتا ہی اسکا اسیمین بیچ دنیا کے نہ صدقہ کا ؏ ﷺ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَتْ فِیْ بَرِیْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اِحْدَی
السُّنَنِ اَنَّهَا عَتَقَتْ فَخُیِّرَتْ فِیْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَیْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَیْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِیْهَا لَحْمٌ قَالُوْا

بِلَالِ وَلَکِنْ ذَلِکَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِہٖ عَلٰی بَرِیْرَۃَ وَاَنْتَ لَا تَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ قَالَ ھُوَ عَلَیْھَا صَدَقَۃٌ وَلَنَا ھَدِیَّۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا اسکے بیچ بریرہ کے تین احکام ایک حکم یہ کہ آزاد ہوئی پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکھنے خاوند اپنے کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق آزادی کا واسطے اس شخص کے ہے کہ آزاد کیا اور تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین اور ہانڈی جوش مارتی تھی ساتھ گوشت کے پس نزدیک لائی گئی حضرتؐ کے روٹی اور سالن گھر کے سالنون مین سے پس فرمایا کیا نہین دیکھی مین نے ہانڈی کہ اسمین گوشت ہے عرض کیا گھر کے لوگون نے کہ مقرر یون ہین ہے کہ ہانڈی پکتی تھی لیکن یہ گوشت صدقہ دیا گیا ہے بریرہ کو اور آپ نہین کھاتے صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اسپر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تھے بیچ بریرہ کے تین احکام یعنے بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہؓ کی تھی بسبب اسکے تین حکم شرعی وارد ہوئے ایک تو یہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہے اپنے خاوند کے نکاح مین رہے کہ نام اسکا مغیث تھا اور چاہے جدا ہوے اس سے اسکو علما خیار عتق کہتے ہین کہ لونڈی جو کسی کے نکاح مین ہو اور وہ آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہے کہ چاہے اسکے نکاح مین رہے چاہے نرہے امام شافعی کے نزدیک اگر خاوند اسکا غلام کسیکا ہو تب اسے اختیار ہے اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونون صورتون مین مختار ہے اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نے بعد آزاد ہونیکے نہ قبول کیا اسکو اور مغیث اسکے عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کے سبب سے یہ وارد ہوا کہ ولا یعنے میراث لونڈی کی اسکے لیے ہے کہ جسنے آزاد کیا بیان اسکا یہ ہے کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہود کی اسکو مکاتب کر دیا تھا یعنے یہ کہہ دیا تھا کہ اتنے درہم دے تو آزاد ہے جب وہ عاجز ہوئی درہمون کے دینے سے حضرت عائشہؓ کے پاس آئی کہ اگر کچھ دین تو اپنے مالک کو دیکر آزاد ہو جاؤن حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اپنے مالکون سے کہہ کہ اگر وہ تجھے بیچین تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور ان سے جاکر یہ کہا انھون نے کہا کہ بیچتے ہین بشرطیکہ ولا یعنے میراث اسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہؓ نے حضرتؐ سے عرض کیا کہ یہود واسطے بیچنے کے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتے ہین ولا اسکے لیے ہے کہ آزاد کرے تو اسی کو خرید اور آزاد کر ولا اسکی تیرے لیے ہوگی شرط انکی باطل ہے اور تیسرا حکم آخر حدیث مین ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوٰۃ مین سے دیوے اور وہ فقیر اسکو دے کہ زکوٰۃ لینی اسکو جائز نہین تو وہ اسکو حلال ہے اسلیے کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دے روا ہے ***وَعَنْھَا*** قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّۃَ وَیُثِیْبُ عَلَیْھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے اسپر روایت کی یہ بخاری نے ***وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ*** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع کے البتہ قبول کرون مین اور اگر تحفہ بھیجا جاوے طرف میرے ایک دست البتہ قبول کرون مین روایت کی یہ بخاری نے **ف** کراع کہتے ہین بکری کی پنڈلی کو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کرے بکری کے پائون کی کہ ایک چیز حقیر ہے تو بھی قبول کرون اور اگر دست بکری کا بھیجے بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کرون اسمین اشارہ ہے اسپر کہ حضرتؐ نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے ساتھ خلق خدا کے اور اسمین رغبت دلائی اوپر قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجے تو بھی قبول کرے ***وَعَنْہُ*** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّہُ اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنَّ الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ بِہٖ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسکین وہ کہ پھرتا ہے لوگون پر پھیرتا ہے اسکو ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجورین ولیکن مسکین وہ ہے کہ نہین پاتا مال کہ بے پروا کرے

اسکا اور نہین معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہی یعنی بسبب نہ ظاہر کرنے حال کے تا تصدق کیا جاوے اسپر اور نہین اوٹھتا یعنی اپنے گھر سے تا مانگے لوگون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین ہی مسکین یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہی انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین یہی نہین ہی کہ جسکو عرف مین لوگ مسکین سمجھتے ہین کہ جیسے دروازے پر جا کھڑا رہا ایک آدھا ٹکڑا دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل یہ ہی جو کہ ذکر کیا ۱۲ مولانا عبد العزیز رحمہ

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقۃ فقال لابی رافع اصحبنی کیما تصیب منہا فقال لا حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسئلہ فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فقال ان الصدقۃ لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسہم رواہ الترمذی وابو داود والنسائی روایت ہی ابی رافع سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم مین سے زکوۃ لینے کو پس کہا اسنے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تاکہ پہونچے تو اس زکوۃ مین سے پس کہا ابو رافع نے نہین ہوتا مین ساتھ یہان تک کہ آؤن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھون مین اُنسے کہ ساتھ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطے ہمارے یعنی بنی ہاشم کے اور تحقیق مولی یعنی غلام آزاد قوم کا اسی قوم مین سے ہی یعنی زکوۃ لینے کے حکم مین روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف ابو رافع غلام آزاد حضرت کے تھے حضرت نے انکو زکوۃ کے مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوۃ لینی نہین درست ویسے ہی تجکو بھی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلامون کو بھی زکوۃ کا مال لینا درست نہین خواہ وہ غلام انکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہو گئے ہون ۱۲ ح

وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی رواہ الترمذی وابو داود والدارمی ورواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہی زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنیکی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے ف نہین حلال ہی زکوۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہی کہ جسکو زکوۃ دینی فرض ہوتی ہی وہ وہ ہی کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذرا ہو اسپر اور دوسرا وہ ہی کہ حرام ہوتی ہی اسکو زکوۃ لینی اور واجب ہوتا ہی صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہی کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنی ساڑھے باون روپے کا اسباب ہو سوا حاجت اصلی کے اور تیسرا وہ ہی کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہی کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے اور نہ واسطے صاحب قوۃ الخ یعنی نہین حلال ہی زکوۃ واسطے اسکے کہ اعضاء اسکے صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اسکو اور عیال اسکے کو شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہی کہ انکے نزدیک حلال نہین ہی زکوۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہی زکوۃ اسکو کہ مالک نصاب مذکور کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرت دیتے تھے صدقہ فقرا اصحاب اپنے کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتے اور اخیر تک اسیپر عمل حضرت کا رہا پس یہ حدیث منسوخ ہی یا مراد یہ ہی کہ نہین لائق اسکو کہ قوۃ و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھ اس ذلت لینے زکوۃ کے ۱۲ ح

وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی حجۃ الوداع وھو یقسم الصدقۃ فسألاہ منہا فرفع فینا النظر وخفضہ فرآنا جلدین فقال ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تھے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ پس مانگا ان دونون نے حضرت سے صدقہ مین سے پس وہ دونون کہتے ہین کہ لیکن حضرت نے ہم مین نظر اور پست کی یعنی سر سے پانون تک ہمین دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو

دونوں میں تمکو اور نہیں ہی حصہ اس صدقہ میں واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف
حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہیں کہ حضرت نے کیا اور احکام بیان فرمائے اور لوگوں کو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کے نزدیک ہو پہنچے اور معنی حدیث کے بموجب مذہب
شافعی کے یہ ہیں کہ صدقہ کھانا تمکو حرام ہی اور اگر تم حرام ہی کھایا چاہو تو دونوں تمکو یہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ معنی ہیں کہ نہیں
لائق لینا زکوٰۃ کا اسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو ع وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ اَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ
مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
اَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ اور روایت ہی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال زکوٰۃ غنی کو مگر واسطے پانچ
شخصوں کے یعنی یہ اگر غنی بھی ہوں تو انکو لینی درست ہی ایک جہاد کرنے والے کے لیے راہ خدا میں یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نہ رکھتا ہو دوسرے عامل
زکوٰۃ کے لیے تیسرے تاوان بھرنے والے کے لیے چوتھے اسکے لیے کہ خریدے چیز زکوٰۃ کی ساتھ مال اپنے کے یعنی فقیر کو کسی نے زکوٰۃ کا مال دیا تھا غنی نے
خرید لیا اسکو درست ہی پانچواں اسکے لیے کہ ہی پاس اسکے ہمسایہ غریب پس زکوٰۃ دی گئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے یعنی پس غنی
کو اس صورت میں لینی درست ہی روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد نے اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کے ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل کا ہی یعنی مسافر
کو بھی دینا اس روایت میں آیا ہی ف تاوان بھرنے والے کے لیے یعنی وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہو کہ مال اسکا کفایت نہیں کرتا تو
اسکو بھی زکوٰۃ لینی درست ہی اور مراد تاوان سے یہ ہی کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تھا اسنے آپسمیں صلح کروانے کے لیے وہ قرض
اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوا بسبب اسکے یا مطلق قرضدار مراد ہی اور غازی غنی کو زکوٰۃ دینی امام شافعی کے نزدیک درست ہی اور ہمارے نزدیک
درست نہیں اسلیے کہ اور حدیث میں مطلق منع فرمایا ہی کہ حلال نہیں صدقہ غنی کے لیے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
فرمایا کہ انکے اغنیا سے اور انکے فقرا پر صرف کرو وہ حدیث بہ نسبت اسکے قوی ہی اور ادا باقیوں کو دینی بالاتفاق درست ہی اسلیے کہ عامل اجرت
اپنے عمل کی لیتا ہی غنا اور فقر اسمیں برابر ہی اور تاوان بھرنے والا مالک العدم ہی کہ اس سے زیادہ کا قرضدار ہی اور دو باقی کا حکم بھی ظاہر
کہ اپنے محل میں پہنچ چکے اب ملک انکی ہی جسکے ہاتھ چاہیں بیچیں چاہیں یونہیں دیں ع وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رض
قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّاَهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ
فَاِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ اَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سے کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت
کی میں نے انسے پس ذکر کی حارث نے حدیث لمبی پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا دو مجھکو زکوٰۃ میں سے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہیں راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کے اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کے یعنی علما و مجتہدین کی زکوٰۃ میں یعنی تقسیم
زکوٰۃ میں کہ کسکو دینی چاہیے یہاں تک کہ حکم فرمایا آپ زکوٰۃ میں پس بیان کیے زکوٰۃ کے آٹھ مصرف پس اگر ہی تو ان آٹھ میں سے
دونوں میں تجکو روایت کی یہ ابو داؤد نے ف آٹھ مصرف کا بیان یہ ہی ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوٰۃ لینے پر چوتھے واسطے الفت
دلوں کے کہ ایمان سے نہ پھریں اور پانچویں گردن چھٹانے میں یعنی مکاتب وغیرہ کو اور چھٹے تاوان بھرنے والے کو اور ساتویں اللہ کی راہ میں یعنی
جہاد والوں کو اور حاجیوں کو اور طالب علموں کو اور آٹھویں مسافروں کو ان آٹھوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہی اس آیۃ میں

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ آخر تک ۞ مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهٗ فَسَأَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِيْ سِقَائِيْ فَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهٗ فَاسْتَقَاءَهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے زید بن اسلم سے کہ کہا پیا عمر بن الخطاب نے دودھ پس اچھا لگا انکو وہ پھر پوچھا اس شخص سے کہ پلایا تھا انکو کہاں کا ہے یہ دودھ پس خبر دی انکو کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اسکا پس ناگہان وہاں کتنے اونٹ تھے اونٹوں زکوٰۃ کے سے اور اونٹ والے پانی پلاتے تھے اونٹوں کو پس دوہا انھوں نے تھوڑا سا دودھ انکا پھر ڈال لیا میں نے اسکو اپنی مشک میں پس یہ وہی دودھ ہے پس ڈالا حضرت عمرؓ نے ہاتھ اپنا منہ اپنے میں پھر قے کی روایت کی یہ مالکؒ اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یہ حضرت عمرؓ نے بسبب کمال التقوی اور ورع کے کیا والا اگر فقیر ہبہ کرے یا تحفہ لاوے زکوٰۃ کے مال میں سے کہ کسی نے اسکو دیا ہو تو روا ہے کھانا اسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی میں کہ اوپر گذر چکی بیان جواز کے لیے تھا ۞ح **بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهٗ** یہ باب ہے بیچ بیان اس شخص کے کہ نہیں درست اسکو سوال کرنا اور اس شخص کے کہ درست ہے اسکو **ف** لکھا ہے علما نے کہ نہ چاہیے سوال کرنا اسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہے اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ رکھتا ہو تو حلال ہے کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دن کا حاصل ہے یا قادر ہے کسب پر اسکو زکوٰۃ حلال ہے اور حرام ہے سوال اور مسکین کہ کچھ نہ رکھتا ہو کہ قوت دن کا کرے اور قادر بھی کسب پر نہو حلال ہے اسکو سوال کرنا اور کہا النووی نے شرح مسلم کی میں کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ سوال کرنے اسکی کے کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہ ہے کہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہیں مکروہ ہے لیکن ساتھ تین شرطوں کے اول یہ کہ ذلیل نکرے اپنی نفس کو دوسرے الحاح یعنے مبالغہ نکرے سوال میں تیسرے ایذا ندے اسکو کہ جس سے مانگتا ہے اور اگر ایک شرط بھی ان تین شرطوں میں سے نہو تو حرام ہے بالاتفاق اور منقول ہے ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل لوجہ اللہ کہکر سوال کرے خوش نہیں آتا مجکو کہ دیا جاوے اسکو کچھ بھی اسلیے کہ دنیا ناکارا ہے اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اس چیز کی کہ حقارت کی اسکی اللہ تعالے نے یعنے دنیا کی پس کچھ نہ دیا جاوے از راہ زجر و تنبیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمدؐ کے دے تو واجب نہیں ہوتا دینا اسکو اور جو کوئی کہ لیوے جھوٹی حاجت ظاہر کر کر تو مالک نہیں ہوتا اور ایسی ہی اگر کہے کہ میں سید ہوں اور واقع میں نہ تھا اور ما نے سید جانکر دیا مالک نہیں ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیک بختی کے دے اور وہ باطن میں گناہ کرتا ہے کہ اگر دینے والا جانتا تو ندیتا تو بھی مالک نہیں ہوتا اور حرام ہے اسپر وہ اور واجب ہے پھیر دینا اسکا مالک کو اور اسی طرح اگر کسیکو کچھ دیا جاوے بسبب بد زبانی اسکی کے یا شر فعل جوری اسکی کے تو حرام ہے اسپر اور اگر کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کسی کے پاس اور چاہے کہ ہاتھ اسکے چومے تا کچھ وہ دیوے تو مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہاتھ ندے اسکو چومنے کے لیے اور نہ دینا چاہیے اس سائل کو کہ طبل یعنے نقارہ یا ڈھول دروازوں پر بجاتا پھرے اور مطرب یعنے ڈوم سب سے بدتر ہے یہ سب مسائل مطالب المومنین میں مذکور ہیں ۞ع ۞ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ

حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ
اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی قبیصہ بن مخارق
سے کہ کہا ضامن ہوا مین ایک دین کا کہ بسبب دیت کے تھا پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ سوال کرتا تھا مین اُنسے ادای
دین کے لیے پس فرمایا حضرت نے کہ ٹھیرا رہ یہان تک کہ آوے ہمارے پاس زکوۃ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اُس زکوۃ کے پھر فرمایا ای قبیصہ تحقیق
سوال نہین درست مگر واسطے ایک کے تین مین سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہی اسکے لیے سوال یعنی بشرطیکہ مبالغہ نکرے مانگنے مین
یہان تک کہ پہونچے اُس ضمانت کو یعنی پہونچے اتنے مال کو کہ ادا کرے اس سے مال ضمانت کا پھر بند رہے سوال کرنے سے اور دوسرا شخص وہ ہی کہ پہونچے
اُسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کے کہ ہلاک کر دیا مال اسکا پس درست ہی اسکو سوال یہان تک کہ پہونچے اسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یعنی
بقدر قوت ولباس کے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اُسکے زندگانی مین اور تیسرا شخص وہ ہی یعنی غنی کہ پہونچے اسکو حاجت سخت یعنی
ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم مین یہان تک کہ کھڑے ہوں تین شخص صاحب عقل کے قوم اسکی سے کہنے والے ہون کہ پہونچی فلانے کو حاجت سخت پس درست ہی
اُسکو سوال یہان تک کہ پہونچے اسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اُسکے زندگانی مین
پس جو کچھ کہ سوا ان تین صورتون کے ہی سوال سے ای قبیصہ حرام ہی کھاتا ہی صاحب اُسکا حرام روایت کی یہ مسلم نے **ف** حمالہ اس مال کو کہتے ہین
کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کے دینا آیا تھا اُسنے اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو گیا واسطے اصلاح آپس کے یعنی جماعت آپس مین لڑتے تھے اور خون ریزی
کرتے تھے ایک شخص درمیان مین آیا اور صلح کروائی اور دیتین کہ اُنپر لازم آئی تھین اپنے پر لین یعنی ضامن ہوا اور بسبب اُسکے قرضدار ہوا اور
اخیر حدیث مین جو تین شخصون کی گواہی کا ذکر کیا مراد اس سے مبالغہ ہی بیچ ثبوت حاجت کے اور منع کرنیکے سوال کرنے سے اور سہل جاننے سے
سوال کو ۴۔ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا
يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مانگے
لوگون سے مال انکے یعنی کچھ مال مین سے بہتایت کے لیے پس سوا اسکے نہین کہ مانگتا ہی انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگے یا بہت مانگے روایت کی یہ مسلم نے
ف بہتایت کے لیے یعنی تا مال زیادہ ہونے واسطے رفع فقر و حاجت کے اور انگارا آگ کا یعنی آگ دوزخ کا مراد یہ ہی کہ اس مال کے سبب سے دوزخ کی آگ مین
عذاب دیا جاویگا اور کم مانگے یا بہت مانگے یہ تنبیہًا فرمایا یعنی سوال کرنا بہرحال ضرر رکھتا ہی کم ہو یا بہت ۵۔ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ
لَحْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی آدمی مانگتا لوگون سے یہان تک کہ
آویگا دن قیامت کے اس حالت مین کہ نہ ہوگی بیچ اُسکے منھ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قیامت کو آویگا ذلیل و بے آبرو یعنی
یہی حال ہوگا کہ اصلا اُسکے منھ پر گوشت نہوگا از راہ سزا سوال کے اور فضیحت کرینگے لوگون مین کہ یہ مانگتا تھا دنیا مین اسکی سزا یہ ملی ہی ۶۔ع
وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْئَلَتُهُ مِنِّيْ شَيْئًا وَاَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاویہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کرو مانگنے مین پس قسم ہی اللہ کی نہین مانگتا مجھسے کوئی تم مین سے کچھ پس نکالے واسطے اُسکے سوال کرنا اُسکا
مجھسے کچھ اس حال مین کہ مین اس چیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہون پھر برکت دیجاوے واسطے اُسکے بیچ اس چیز کے دی ہی مین نے روایت کی

یہ مسلم نے ف یعنے نہین جمع ہوتا دنیا میرا ناخوش ہوکر ساتھ برکت کے یعنے جسکو دیتا ہون ناخوش ہوکر اس مال مین برکت نہین ہوتی +ع وعن الزبیر بن العوام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃ حطب علی ظہرہ فیبیعہا فیکف اللہ بہا وجہہ خیر لہ من ان یسال الناس اعطوہ او منعوہ رواہ البخاری اور روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ لیوے ایک تمہارا رسی اپنی پھر لاوے ایک گٹھی لکڑیون کی اپنی پیٹھ پر پس بیچے اسکو پس رکھے اللہ بسبب اسکے آبرو اسکی کہ مانگنے سے جاتی تھی بہتر ہے اسکے لیے اس سے کہ مانگے لوگون سے دین اسکو یا ندین نقل کی یہ بخاری نے وعن حکیم بن حزام قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سالتہ فاعطانی ثم قال لی یا حکیم ان ہذا المال خضر حلو فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ وکان کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی قال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزء احدا بعدک شیئا حتی افارق الدنیا متفق علیہ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا مانگا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے کچھ پس دیا مجکو پھر مانگا پس دیا مجکو پھر فرمایا مجکو اے حکیم تحقیق یہ مال سبز ہے شیرین یعنے خوش نما نظر مین اور لذیذ دلون مین ہوتا ہے پس جو کوئی لے اسکو ساتھ بے پروائی نفس کے یعنے بغیر سوال کیے اور بغیر حرص وطمع کے برکت کی جاتی ہے اسکے لیے اسمین اور جو کوئی لے اسکو ساتھ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی واسطے اسکے اسمین اور ہوتا ہے مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہے اور نہین پیٹ بھرتا یعنے بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہ حال ہوتا ہے اور ہاتھ اونچا یعنے دینے والا بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنے جو کہ مانگے کچھ کہا حکیم نے پس کہا مینے یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہین ناقص کرونگا مین مال کسیکا کچھ یعنے کسی سے کچھ مانگنے کا نہین بعد اس سوال کرنیکے آپ سے یہان تک کہ جدا ہون مین دنیا سے یعنے مرون مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وہو علی المنبر وہو یذکر الصدقۃ والتعفف عن المسئلۃ الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ہی المنفقۃ والسفلی ہی السائلۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسوقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقے کا اور بچنے کا سوال سے ہاتھ اونچا بہتر ہے ہاتھ نیچے سے اور اونچا ہاتھ وہ ہے خرچ کرنے والا اور نیچا ہاتھ وہ ہے مانگنے والا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابی سعید الخدری قال ان اناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہم ثم سالوہ فاعطاہم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء ہو خیر واوسع من الصبر متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تحقیق کتنے آدمیون نے انصار مین سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے کچھ پس دیا انکو پھر مانگا انھون نے انسے پس دیا انکو یہان تک کہ ہوچکا جو کچھ کہ تھا حضرت کے پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس مال سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اسکو تم سے اور جو شخص بچے سوال کرنے سے بچاتا ہے اسکو خدا یعنے ممنوع چیزون سے اور محتاج نہین کرتا لوگون کا یعنے جو کوئی قناعت کرتا ہے ادنی قوت پر اور ترک کرتا ہے مانگنا آسان کر دیتا ہے اللہ تعالی اسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہے بے پروائی بے پروا کرتا ہے اسکو اللہ یعنے جو بے پروا ہوتا ہے لوگون کے اموال سے اور بچتا ہے سوال سے اللہ تعالے اسکا دل غنی کر دیتا ہے اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہے اسکو اللہ تعالے یعنے جو طلب کرتا ہے توفیق صبر کی اللہ تعالے سے اسپر اللہ تعالی صبر آسان کر دیتا ہے اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنے صبر اللہ تعالے کے سب عطاؤن مین بہتر عطا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عمر بن خطابؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجکو دنیا یعنے اجرت انکے عمل کی کہ عامل ہوئے تھے زکوٰۃ کے پس کہتا مین دیجیے یہ زیادہ محتاج کو مجسے پس فرماتے کہ لے اسکو پھر داخل کر اسکو اپنے مال مین یعنے اگر احتیاج ہو تجھے اور امداد دے اسکو یعنے اگر ہو زائد حاجت ضروری تیری سے پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس مال سے اور تو نہ طمع کرنے والا ہو اور نہ مانگنے والا ہو پس لے اسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنے بغیر طمع اور سوال کے نہ ہاتھ لگے پس نہ پیچھے لگا اسکے نفس اپنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے نہ مشقت اوٹھا اسکی طلب مین اور منتظر اسکا نرہ جیسا کہ لوگون مین مشہور ہی لا رد و لا کد اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچھ بغیر سوال و طمع کی پھر پھیر دیا اسکو پس گویا کہ پھیر اوہ اللہ کو اور منقول ہی کہ امام احمدؒ نے لیا کچھ بازار سے پس اوٹھایا اسکو نبان حمال نے پس جب آئے گھر مین اور رکھی تھی روٹی کھلی ہوئی ٹھنڈی ہونیکے لیے حکم کیا آپنے لڑکے کو یہ کہ دیوے ایک روٹی نبان کو پس وہ دینے لگا روٹی نبان کو پس انکار کیا انھون نے اور نہ لی پس جب باہر نکلے نبان گھر کے حکم کیا امام نے لڑکے کو کہ جا اس پاس اور دے روٹی پس اسنے جو دی تو لیلی پس تعجب کیا لڑکے نے کہ پہلے کیون انکار کیا تھا اور پھر کیون لے لی پس پوچھا امام سے سبب اسکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز آئی اسکو طمع بمقتضای طبیعت بشری کے پس نہ لی اسلیے اور جب نکلا اور آئی اسکو روٹی بغیر طمع کے لے لی ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی سمرہ بن جندبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہی کہ زخمی کرتا ہی بسبب اسکے آدمی منھ اپنے کو یعنے بسبب سوال کے آبروریزی اپنی کرتا ہی کہ وہ مانند زخمی کرنے منھ کے ہی پس جو شخص چاہے باقی رکھنا باقی رکھے اپنے منھ پر یعنے آبرو بسبب حیا کرنیکے سوال سے اور ترک کرنیکے سوال کو اور جو شخص چاہے نہ باقی رکھنا نہ باقی رکھے آبرو یعنے بسبب سوال کرنیکے یہ تہدید ہی سوال کرنے پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اس امر مین کہ ضروری اسکو روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** حاکم سے اور بادشاہ سے کہ اسکے تصرف مین بیت المال ہو پس مانگے اس سے حق اپنا دیویگا وہ اگر ہوگا مستحق اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہی بیچ عطاے سلطانی کے اور صحیح یہ ہی کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال حرام تو حرام ہی سوال اس سے اور لینا اس والا حلال ہی اور ضروری ہی اسکو یعنے ایسا امر درپیش آیا کہ بغیر سوال کے چھٹکارا نہین ہو سکتا تو بھی سوال کرنا جائز ہی جیسے کہ کسیکا ضامن ہوا ہو یا آفت آئی کھیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہونچا بلکہ واجب ہوتا ہی سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈھکنے کو کپڑا نہو خواہ بھوک کی طرف سے مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہی بغیر کھائے اور کہا غزالیؒ نے کہ اسی طرح واجب ہوتا ہی سوال جسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا تھا اور نہ کیا یہان تک کہ مفلس ہو گیا پس اسکو چاہیے کہ لوگون سے خرچ راہ مانگکر حج کر جاوے ۱۲ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْاَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگون سے اور واسطے اسکے ہو وہ چیز کہ غنی کرے اسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اسکا اوپر منھ اسکے کے خاموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا ای رسول خدا کے کیا چیز غنی کرتی ہی اسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت انکی سونے سے روایت کی یہ

ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** خموش جمع خمش کی ہے اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا طیبی عالم نے کہ الفاظ
قریب المعانی ہیں کہ حاصل ان سبکے معنونکا زخم ہے اور لفظ او شک راوی کا ہے کہ راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے یہ لفظ فرمایا یا یہ اور بعضوں نے کہا کہ متباین ہیں
معنون میں یعنے ہر ایک کے معنی جدا جدا ہیں خدش کے معنی ہیں پوست چھیلنا ساتھ لکڑی کے اور خمش پوست چھیلنا ساتھ ناخونکے اور کدح پوست چھیلنا
دانتون سے اشارہ ہے اوپر تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر وسط کے درجہ کا سوال کریگا
زخم بھی اوسط کے درجہ کا ہوگا ؏ **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ
مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ
قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اسکے پاس ہو اسقدر ہو کہ غنی کرے اسکو سواے اسکے نہیں کہ طلب کرتا ہے بہت آگ یعنے جو کوئی جمع
کرے مال مانگ کر بغیر ضرورت کے بس گویا کہ جمع کرتا ہے اپنے لیے آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہے راویوں اس حدیث کے سے بیچ اور جگہ کے یعنے اور روایت میں کہ
پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہے حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھ اسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اس چیز کی کہ کرے اسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی
نے بیچ اور جگہ کے یعنے جواب حضرت کا اسطرح روایت کیا ہے کہ ہووے واسطے اسکے بقدر پیٹ بھرائی دن کے یا رات و دن کے یعنے راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلا
لفظ فرمایا یا یہ روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** نفیلی اوستاد ہیں ابو داؤد کے اور کرے اسکو قوت صبح وشام کا یعنے جسکے پاس قوت ایک روز وشب کا ہو
وہ غنی ہے اسکو سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن مسعودؓ کی کہ گذری دلالت کرتی ہے اسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہے یہ ہے کہ مالک
پچاس درہم کا ہو یا قیمت اسکی کا اور حدیث آیندہ میں عطاء سے کہ مالک ہو ایک وقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ صبح وشام کا قوت
رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہے اور بعضوں نے تیسری پر اور امام ابو حنیفہؒ نے دوسری پر کہ جسکے پاس ایک روز کا کھانا ہو وہ
غنی ہے اسکو حرام ہے سوال کرنا انکے نزدیک یہ حدیث ناسخ ہے اور حدیثوں کی واللہ اعلم ؏ **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ أَسَدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوْقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے تھا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم میں سے
اور واسطے اسکے ہوں چالیس درہم یا برابر چالیس درم کے یعنے سونا وغیرہ اتنی قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کے نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے
ف بطریق الحاح کے یعنے زیادتی کے بغیر اضطرار کے کہ برا اور ممنوع ہے چنانچہ قرآن شریف میں فقرا کی مدح میں فرمایا ہے لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا یعنے
نہیں مانگتے لوگوں سے بطریق الحاح کے ؏ **وَعَنْ** حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ
لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوْشًا
فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہیں حلال واسطے غنی کے یعنے جسکے پاس قوت ایکدن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست اعضا کے ولیکن حلال ہے واسطے
فقیر کے کہ زمین میں ڈالا یعنے فقر نے اسکو یا حلال ہے واسطے قرضدار کے کہ بھاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگوں سے تاکہ بڑھاوے بسبب مانگنے کے مال اپنا ہوگا
سوال زخم منہ اسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اسکو دوزخ میں پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے نقل کی یہ ترمذی نے **ف**
زمین میں ڈالا یہ کنایہ ہے نہایت محتاجگی سے کہ محتاج ہے کہ محتاجگی نے خاک میں ڈال رکھا ہے اور اوٹھ نہیں سکتا اور آخر حدیث میں امر تنبیہ و تہدید کے لیے ہے جیسے اس آیت

میں فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ یعنے جو چاہے مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہم نے طیار کی ہی کافرون کے لیے آگ ؏

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ فَقَالَ اَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِيْ بِهِمَا فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ فَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِيْ بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْئَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلٰثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ ایک شخص آیا انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرتؐ نے کیا نہیں تیرے گھر میں کچھ کہا ہان ایک کملی ہی موٹی اوڑھتا ہون میں کچھ اسمین سے اور بچھاتا ہون میں کچھ اسمین سے اور ایک پیالہ ہی پیتا ہون میں اسمین پانی فرمایا لا ان دونون کو پس لایا وہ حضرتؐ کے پاس انُ دونون کو پس لیا انُ دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اور فرمایا کون خرید تا ہی ان دونون کو کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون ان دونون کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہی درہم سے دوبار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون انکو دو درہمون کو پس دیے وہ دونون اُس شخص کو پس لین حضرتؐ نے دونون درہمین پھر دین دونون انصاری کو اور فرمایا خرید ساتھ ایک کے انمین سے طعام یعنے غلہ اور ڈال اسکو طرف اہل اپنی کے اور خرید کر ساتھ دوسرے کے کلہاڑی پھر لے آ اسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرتؐ کے پاس کلہاڑی پس ٹھونکدی اسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیون کو اور بیچ اور نہ دیکھون مین تجکو پندرہ دن تک یعنے یہان نرہ بلکہ اس کام مین مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیان بیچتا تھا پھر آیا حضرتؐ کے پاس اس حال مین کہ پہونچا تھا دس درم کو پس خریدا ساتھ بعض کے انمین سے کپڑا اور ساتھ بعض کے انمین سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہی تیرے لیے اس سے کہ آوے اور ہووے سوال کرنا نشان برا بیچ منہ تیرے کے دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہین لائق مگر واسطے تین شخصون کے واسطے صاحب احتیاج کے کہ زمین مین ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے کہ قرض بھاری و فضیحت کرنے والا رکھتا ہو یا واسطے صاحب خون کے کہ درد دینے والا ہو یعنے دیت دینی آئے بدلے خون کے کہ آپ کیا تھا یا غیر نے لیا تھا اور اسکی دیت کا یہ ضامن ہوا اور مقدور اسکے ادا کرنے کا نہین رکھتا تو سوال کر کر ادا کرے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے تو م یوم القیمۃ تک

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًى اٰجِلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پہونچا فاقہ یعنے حاجت سخت پھر ظاہر کیا اسکو لوگون پر یعنے بطریق شکایت کے اور چاہی حاجت روائی انسے نہین روا کیجائیگی حاجت اسکی اور جسنے عرض کیا اسکو اللہ سے جلدی پہونچا دیگا اللہ اسکو فائدہ اور کفایت گویا بسبب موت جلدی کے یا دولتمندی دیر کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** لفظ عاجل بیچ جگہ عنی عاجل کے بیچ اکثر نسخون مصابیح کے ہین جامع الاصول مین یعنے جلدی فائدہ کو پہونچا دیگا بسبب دولتمندی جلدی کے یعنے جلدی مالدار کر دیگا اور سنن ابوداؤد

اور ترمذی میں معنی اجمل ہی ہمزہ سے اور یہ صحیح تر ہی چنانچہ صاحب ترجمہ نے معنے اسکے لکھے ہیں اور یہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہی اس آیت سے وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ یَجعَل لَّہُ مَخرَجًا
وَیَرزُقہُ مِن حَیثُ لَا یَحتَسِبُ وَمَن یَتَوَکَّل عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسبُہُ یعنے جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالی سے کر دیتا ہی اللہ اسکے لیے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اسکو ایسی جگہ سے
کہ گمان نہیں رکھتا ہی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اسکو ۱۲ع **اَلفَصلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَن** ابنِ الفِرَاسِیِّ
اَنَّ الفِرَاسِیَّ قَالَ قُلتُ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَسأَلُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا وَاِن کُنتَ لَا بُدَّ فَسَل
الصَّالِحِینَ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نے کہا کہ کہا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا مانگوں
میں یا رسول اللہ یعنے لوگوں سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگ یعنے کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حال میں اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا یعنے اگر بسبب
کسی حاجت ضروری کے احتیاج مانگنے ہی کی پڑے تو پس مانگ نیک بختوں سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** اسلیے کہ حلال مال ہوتا ہی انکے پاس اور
بردبار اور مہربان ہوتے ہیں خلق پر اور پردہ دری نہیں کرتے چنانچہ اسلیے فقراء بغداد کے مانگتے تھے امام احمد بن حنبلؒ سے کہ وہ اسطرح کا تقوی رکھتے تھے کہ ایکبار
انکے گھر کے لوگوں کو احتیاج خمیر کی پڑی انکی بیٹی کے گھر سے مانگ لیا اور وہ تھے قاضی اور حال انکے صلاح و تقوی کا بھی یہ تھا کہ گھر کے دروازے کے پاس سوتے تھے
تاکوئی حاجت والا نہ پھر جاوے پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سے معلوم ہوا کہ اسمیں شبہ ہی پس گھر والوں سے پوچھا انھوں نے حال بیان کیا
پس نہ کھایا اور گھر والوں نے بھی انکے اتباع سے نہ کھایا اور پوچھا کہ فقیروں کو دے دیں کہا ہاں ولیکن بشرط ظاہر کرنے عیب اسکی کے پس نہ لیا فقرا نے
بھی پھر ڈال دیا انھوں نے دریا میں بغیر علم انکی کے ۱۲ع **وَعَن** ابنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ استَعمَلَنِی عُمَرُ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا فَرَغتُ مِنھَا وَاَدَّیتُھَا
اِلَیہِ اَمَرَ لِی بِعُمَالَۃٍ فَقُلتُ اِنَّمَا عَمِلتُ لِلّٰہِ وَاَجرِی عَلَی اللّٰہِ قَالَ خُذ مَا اُعطِیتَ فَاِنِّی قَد عَمِلتُ عَلَی عَھدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
فَعَمَّلَنِی فَقُلتُ مِثلَ قَولِکَ فَقَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعطِیتَ شَیئًا مِن غَیرِ اَن تَسأَلَہُ فَکُل وَتَصَدَّق
رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن ساعدی سے کہ کہا عامل کیا مجھکو حضرت عمرؓ نے زکوۃ لینے پر پس جبکہ فارغ ہوا میں اس سے اور پہونچائی میں نے زکوۃ طرف
حضرت عمرؓ کے حکم کیا واسطے میرے ساتھ مزدوری زکوۃ کے پس کہا میں نے نہیں کیا میں نے عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا لے تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق
عمل کیا میں نے زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس دی مجھکو مزدوری یعنے ارادہ کیا دینے کا پس کہا میں نے مانند کہنے تیرے کے پس فرمایا مجھکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیا جاوے تو کچھ بدون مانگنے کے پس کھا اور صدقہ دے یعنے جو کچھ کہ بچے تیری حاجت سے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف**
اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سے اوپر عمل عام کے اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہی امام پر کہ خبر گیران
انکا اور جو کہ انکے حکم میں ہیں بیت المال سے اور ظاہر اس حدیث سے اور اس سے کہ پہلے گذری ہی اسی طرح کے مضمون کی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسیکو کچھ دے بغیر
سوال کے اور بغیر طمع کرنے اسکی کے تو واجب ہی قبول کرنا اسکا مذہب امام احمدؒ وغیرہ کا بھی ہی اور جمہور نے حمل کیا ہی اس امر کو استحباب پر یا اباحت پر واللہ اعلم
۱۲ع **وَعَن** عَلِیٍّ اَنَّہُ سَمِعَ یَومَ عَرَفَۃَ رَجُلًا یَسأَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِی ھٰذَا الیَومِ وَفِی ھٰذَا المَکَانِ تَسأَلُ مِن غَیرِ اللّٰہِ
فَخَفَقَہُ بِالدِّرَّۃِ رَوَاہُ رَزِینٌ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سے یہ کہ انھوں نے سنا دن عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا ہی لوگوں سے پس کہا حضرت علیؓ نے کیا اس
دن میں اور اس مکان میں مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اسکو ساتھ درے کے نقل کی یہ رزین نے **ف** اس دن میں کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور
اس مکان عرفات میں کہ بابرکت ہی سوائے اللہ تعالی کے اوروں سے مانگتا ہی اور اسی طرح مسجد میں بھی سوال نہ کرنا چاہیے ۱۲ع **وَعَن** عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُنَّ
اَیُّھَا النَّاسُ اَنَّ الطَّمَعَ فَقرٌ وَاَنَّ الاِیَاسَ غِنًی وَاَنَّ المَرءَ اِذَا اَیِسَ عَن شَیءٍ استَغنٰی عَنہُ رَوَاہُ رَزِینٌ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا جانو تم
اے آدمیوں تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق ناامید ہونا یعنے آدمیوں سے تونگری اور بے پروائی ہی اور تحقیق آدمی جب ناامید ہوتا ہی ایک چیز سے ۱۰

بے پروا ہوتا ہے اس سے نقل کی یہ رزین نے ف طمع محتاجگی ہے یعنے محتاجگی موجود ہے یا باعث ہے محتاجگی کی اور نا امید ہونا تو انگری ہے کہا سید ابو الحسن
شاذلی نے جبکہ طلب کیا گیا انسے علم کیمیا کا کہ وہ دو کلمون مین ہے ڈال خلق کو نظر اپنی سے یعنے کسی سے امید نہ رکھ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہ کہ دے تجکو
غیر اسکے کہ قسمت مین کیا ہے تیری اور معنی طمع کے بیچ نظر رکھنا ایک مال پر کہ شک ہو اسکے پہونچنے مین یعنے کسی پر خیال ہو کہ دیکھیے دیتا ہے یا نہین دیتا
اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہو یا بحکم منت و کرم کے یقین ہو اسکے دینے کا وہ طمع نہین ہے **وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی**
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْفُلُ لِیْ اَنْ لَّا یَسْأَلَ النَّاسَ شَیْئًا فَاَتَکَفَّلُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَکَانَ لَا یَسْأَلُ اَحَدًا شَیْئًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھ میرے یہ کہ نہ مانگے آدمیون سے کچھ پس ضامن
ہون مین اسکے لیے جنت کا پس کہا ثوبان نے کہ مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھ یعنے اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی
یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف ضامن ہون مین بہشت کا کہ اوّل ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمین اشارہ ہے طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونے
نہ مانگنے والے کے اور مستثنا کیا گیا ہے اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اسلیے کہ ضرورت مباح کر دیتی ہے ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگے گا یہان تک کہ مر جاوے
تو مرے گا گنہگار ہو کر **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَشْتَرِطُ عَلَیَّ اَنْ لَّا تَسْأَلَ النَّاسَ شَیْئًا**
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَکَ اِنْ سَقَطَ مِنْکَ حَتّٰی تَنْزِلَ اِلَیْہِ فَتَأْخُذَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال
کہ وہ طلب شرط کی کرتے تھے مجھپر کہ نہ مانگ لوگون سے کچھ کہا مین نے کہ ہان یعنے شرط کی مین نے آپ سے اسپر فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسی سے کوڑا اپنا
اگر گر پڑے تجسے یہان تک کہ اُترے تو طرف اُسکے پس لے تو اسکو نقل کی یہ احمد نے ف یہ کمال مبالغہ ہے سوال کے ترک مین کہ واقع مین یہ
مانگنا نہین ہے اسلیے کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگنا ہے لیکن اس سبب سے کہ نام مانگنے کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا **بَابُ الْاِنْفَاقِ وَکَرَاھِیَۃِ الْاِمْسَاکِ**
باب ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنے مال کے اور کراہیت بخل کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا البتہ خوش کرتا
مجکو یہ کہ نہ گذرین مجھپر تین راتین اور ہووے پاس میرے اسمین سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھون مین ادای دین کے لیے نقل کی یہ بخاری نے
ف یعنے اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اسمین سے نہ رکھتا مگر کچھ ادای
دین کے لیے رکھ لیتا اسلیے کہ ادای دین مقدم ہے صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور انپر حقوق لوگون کے
چڑھے ہوتے ہین اُنکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اسمین بیان حضرت کے نہایت سخاوت کا ہے اور ترغیب ہے امت کو اسپر **وَعَنْہُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَّوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا اللّٰھُمَّ اَعْطِ
مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہے ایک انکا یا الٰہی دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنے جو کہ مال جا بجا
خرچ کرتا ہے اسکو بہت سا بدلا دے یعنے دنیا مین مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہے دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنے جو کہ مال جمع کرتا ہے یا بے محل خرچ کرتا ہے
اسکا مال تلف ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ**
عَلَیْکِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اسماء رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

خرچ کر یعنے جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تعالے تجھپر یعنے کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے برکت کے اور کر دیگا اسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لیگا تجھسے اسپر آخرت مین اور نہ روک رکھ فقیر سے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو پس روکیگا اللہ تجھسے زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ لاتحصی کے معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور ہوے اور ایک معنی یہ ہین کہ نہ گن مال کو جمع کرنیکے لیے اجرت چھوڑ خرچ کرنا اس سے اللہ کی راہ مین اور دے جو ہو سکے یعنے اگرچہ کم ہو اور نہ جان اسکو حقیر اسلیے کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالی خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا تجھپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی یہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبی مین اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ دے لوگون کو جو کچھ کہ دیا ہے مینے تجھکو تاکہ دون مین تجھکو دنیا و عقبی مین اشارہ ہے طرف اس آیۃ کے وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ یعنے جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اسکا ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنے دنیا اور آخرت مین اور بند کر رکھنا تیرا اسکو برا ہے تیرے لیے یعنے اللہ کے نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر یعنے خرچ خرچ کرنے اس مال کے کہ زاید ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے نقل کی یہ مسلم نے ف اوپر قدر کفایت کے یعنے مضائقہ نہین ہے اگر رکھے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص و ازمان و احوال کے یعنے بعضون کا قوت کم ہوتا ہے اور بعضون کا زیادہ اور اسی طرح بعضے دنون مین کچھ ہوتا ہے اور بعضون مین کچھ اور بعضی حالت مین کچھ ہوتا ہے اور بعضے مین کچھ اور عیال اپنی کے یعنے جنکا نفقہ تجھپر لازم ہے پہل دینے مین انھین سے کر جب انسے بچے تب بیگانون کو دے یہ نہ کر کہ وہ محتاج رہین اور اورون کو دے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بھی حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ اسکی نہین ہین اور احتمال یہ بھی ہے کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم متفق علیہ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثُدِیِّهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والے کا مانند حال دو شخصون کے ہے کہ ہون انپر دو زرہین لوہے کی تحقیق چمٹائے گئے ہون ہاتھ انکے طرف چھاتی انکی کے اور چنبر گردن انکی کے یعنے بسبب تنگی زرہون کے پس شروع کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا ل جاتے ہین اور پھنچ جاتے ہین سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی اسکے یہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہے خرچ کرنیکا فراخ ہوتا ہے سینہ اسکا بسبب اسکے اور فرمان برداری کرتے ہین اسکی ہاتھ اسکے کہ دراز ہوتے ہین ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہے اور ہاتھ اسکے سمٹ جاتے ہین خلاصہ اسکا یہ ہے کہ سخی جب قصد کرتا ہے خیر کا آسان کیجاتی ہے خیر اسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندھیرے ہونگے دن قیامت کے

اور بچو بخیلی سے اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کر دیا ہے ان لوگوں کو کہ تھے پہلے تم سے باعث ہوا اُنکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی ظلم کے ہیں رکھنا ایک چیز کا بیچ غیر جگہ اسکی کے پس شامل ہے سب گناہوں کو یعنے جو گناہ ہے وہ ظلم ہے اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا طیبی نے کہ یہ محمول ہے ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سے اندھیریاں ظالم پر نہیں راہ پانے کا بسبب اُنکے جیسا کہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اُنکا آگے اُنکے یا مراد اندھیروں سے شدائد اور ہول قیامت کے ہیں یعنی ایک ظلم سبب بہت سی سختیوں اور ہولوں قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہے ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہے اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبرگیری مسلمان بھائیوں کی سبب ہے آپس کی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہے لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہے اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوجاتا ہے یعنے دشمن کی عورتوں کو اور مال کو اور آبروریزی وغیرہا کو آدمی حلال جانتا ہے ع

وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ یَمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِہٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُھَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِھَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُھَا فَاَمَّا الْیَوْمَ فَلَا حَاجَۃَ لِیْ بِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو اسلیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اس شخص کو کہ قبول کرے اُسکو کہیگا آدمی گر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا میں اسکو پس آج کے دن نہیں حاجت مجکو اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ دو یعنے غنیمت جانو اب صدقہ دینے کو کہ قبول کرنے والے بہت ہیں دیکر ثواب پاتے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہیں قبول کرنے کا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کے یہ بات آخر زمانہ میں بیچ زمانہ حضرت امام مہدی کے ہوگی ع

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَامُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْھِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے از روی ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اسوقت کہ تو تندرست ہے حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر یہانتک کہ جسوقت پہونچی جان حلق میں کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے صدقہ دے حالت تندرستی میں کہ اسوقت بسبب امید درازی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے محتاجگی سے کہ اگر صدقہ دونگا تو محتاج ہوجاؤنگا اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت میں دینا بڑا کام رکھتا ہے اور دینے میں ڈھیل نکر یہانتک کہ جب حلق میں جان آوے کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اسوقت مال ہوگیا ہے فلانے کا یعنے وارثونکا حق متعلق ہوگیا حاصل یہ کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے اور جب وقت مرنیکا آجاوے اسوقت وصیت کرے یا صدقہ دے تو بہت ثواب نہیں ع

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنْتَھَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَقُلْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پہونچا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں پس جبکہ دیکھا مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے میں ہیں قسم ہے پروردگار کعبے کے پس کہا میں نے قربان ہو تمہارے باپ میرا اور ماں میری کون ہیں وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ایدھر اودھر اور ایدھر یعنے ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے اور بائیں اپنے اور کم ہیں وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت ابوذر صحابی نے اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت نے انکی تسلی کے لیے

یہ حدیث بیان فرمائی اسمین اشارہ ہو طرف افضلیت فقر کے ہوع ۲ الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السخی قریب من اللہ قریب من الجنۃ قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید من الناس قریب من النار ولجاھل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل رواہ الترمذی اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہو اللہ کی رحمت سے نزدیک ہی بہشت سے نزدیک ہی لوگون سے یعنے سب دوست رکھتے ہین اسکو دور ہو آگ سے اور بخیل یعنے جوکہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہو اسپر دور ہو اللہ سے دور ہی بہشت سے دور ہی لوگون سے نزدیک ہو آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کے عابد بخیل سے نقل کی یہ ترمذی نے ف جاہل سخی سے مراد ہو ضد عابد یعنے جوکہ ادا کرے فرائض نہ نوافل اور مراد عابد سے وہ ہو کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہو کہ عالم ہو یا نہو ہوع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یتصدق المرء فی حیوتہ بدرھم خیر لہ من ان یتصدق بمائۃ عند موتہ رواہ ابوداود اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ للہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہو اسکے لیے للہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہی بہت دینے سے مرتے وقت ہوع وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یتصدق عند موتہ او یعتق کالذی یھدی اذا شبع رواہ احمد والنسائی والدارمی والترمذی وصححہ اور روایت ہو ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اس شخص کے کہ خیرات کرتا ہو وقت مرنے اپنے کے یا آزاد کرتا ہو یعنے بردہ وقت مرنے کے مانند اس شخص کے ہی کہ تحفہ بھیجتا ہو یعنے طعام جسوقت کہ پیٹ بھر چکتا ہو نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ف یعنے مرتے وقت للہ دینے اور آزاد کرنے بردے کے مین ثواب کم ہوتا ہو جیسے کہ کم ثواب ہوتا ہو بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے مین اسلیے کہ للہ دینا اور آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہو جیسے کہ سخاوت کرنی وقت بھوک کے افضل ہو ہوع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی مومن البخل وسوء الخلق رواہ الترمذی اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے لائق نہین ہو کہ مومن کامل مین یہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہ ہو کہ اسمین نہین پائی جاتین یہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اس سے جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو ساتھ انکے اور اگر کبھی بمقتضای طبیعت بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے منافی کمال ایمان کی نہین اور مراد بدخلقی سے یہ ہو کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہ کہ جو لوگون مین مشہور ہو جھکنا اور سہولت کرنی امور مین اسلیے کہ بعض بعض شاخون اسلام سے ہی ہوع وعن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان رواہ الترمذی اور روایت ہو ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ للہ دیکر احسان رکھنے والا نقل کی یہ ترمذی نے ف نہ داخل ہوگا یعنے اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہو کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی اسکے ہین کاٹنے والا یعنے جو ناتے داروں سے انقطاع کرے اور مسلمانون سے محبت ترک کرے ہوع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر ما فی الرجل شح ھالع وجبن خالع رواہ ابوداود اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتون کی کہ آدمی مین ہوتی ہین دو خصلتین مین ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یہ ابوداؤد نے
وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہؓ
کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد مین اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَ طُولُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُنَّ لُحُوقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ روایت ہے عائشہؓ سے کہ بعضی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سی ہم مین سے جلدی ساتھ آپکے ملنے والی ہے یعنے بعد آپ کی وفات کے کون ہم مین سے پہلے مرے گی فرمایا جو لمبی ہو تم مین سے ہاتھ کی یعنے جو للہ بہت دیتی ہے پہلے مرے گی بعد میرے پس لی کھپانچ کہ ناپتی تھین اس سے اور تھین سودہ کہ بیوی تھین حضرتؐ کی لمبی ہاتھ مین پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھین جلد ملنے والین ہم مین سے ساتھ حضرتؐ کے زینب اور تھین زینب بہت دوست رکھتی تھین خیرات کو نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم کی روایت مین یہ ہے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلد تم مین سے ملنے والی ساتھ میرے جو لمبی ہو تم مین سے ہاتھ کی کہا حضرت عائشہؓ نے اور تھین بی بیان حضرتؐ کی ناپتی تھین آپسمین لمبان ہاتھون کی کہ کون سی انمین سے لمبی ہاتھ کی ہے کہا عائشہؓ نے پس تھین ہم مین سے لمبی ہاتھ کی زینب اسلیے کہ تھین وہ کام کرتین ساتھ ہاتھ اپنے کے اور للہ دیتین **ف** پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے الخ یعنے اگرچہ اول درازی ہاتھ کو ظاہر پر حمل کیا تھا لیکن آخر کو جبکہ حضرت زینبؓ پہلے مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ دراز ہونے سے کثرت صدقہ کی تھی یعنے لمبی ہاتھ کی وہ ہے جو خیرات بہت کرے اور آیا ہے کہ حضرت زینبؓ دباغت کرتی تھین چمڑون کو اپنے ہاتھ سے پھر بیچتین اور للہ دیتین قیمت انکی ۔ ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا ایک شخص نے یعنے بنی اسرائیل مین سے اپنے دل مین یا کسی اپنے یار سے کہ البتہ دونگا مین کچھ للہ یعنی آج کی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنے کی نیت کی تھی تاکہ دے کسی مستحق کو پس دیا اسکو چور کے ہاتھ مین یعنے بغیر جاننے اسکے کہ وہ چور ہے مستحق نہین اسکا پس صبح کی لوگون نے اس حال مین کہ باتین کرتے تھے یعنے بطریق تعجب کے بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آج کی رات چور کو پس کہا اس شخص نے کہ یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دونگا مین کچھ للہ یعنے اور صدقہ دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہونچے پس نکالی

اسنے خیرات اپنی پس دیا اسکو بیچ ہاتھ زناکرنے والے کے پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات زناکرنے والے کو پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہی تعریف اوپر خیرات کرنے زناکرنے والے کے البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے تعریف ہی اوپر خیرات کرنے چور کے اور زناکرنے والے کے اور دولتمند کے پس دکھایا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطے اسکے یعنے صدقے تیرے سب مقبول ہوے اما پر خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنے مطلق باز رہے یا جبتک کہ وہ مال اکتفا کرے اور اما پر زناکرنے والے پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور اما پر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اسمین سے کہ دیا اسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے لیے ہین **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہی اللہ کو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا بطریق تعجب کے یا التسلیم اللہ لما حکم کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہی کہ اللہ دنیا بہر نوع بہتر ہی جسکو دیگا ثواب پائیگا ✲ **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اسوقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ جنگل کے زمین مین سے پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہی کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر ایک طرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتھرون کی زمین مین پس ناگہان ایک نالے نے ان نالیون مین سے یعنے جو کہ اس زمین مین تھین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنے نالی مین سے پانی بہنے لگا اسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ مین پانی ہوتا ہی وہ کون ہی پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے باغ مین پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچے اپنی کے پس کہا اس شخص نے واسطے اسکے ای بندے خدا کے کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہی وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر مین پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو ای بندے خدا کے کیون پوچھتا ہی مجھسے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی مین نے آواز اس ابر مین کہ یہ پانی اس ابر کا ہی کہ کہتے تھے وہ آواز یعنے جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اس ابر کو پانی دے فلانے کے باغ کو واسطے نام تیرے کے پس کیا کرتا ہی تو یعنے اپنے باغ مین بھلائی کہ جسکے سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اسی پر اسوقت کہ کہا اور پوچھا تونے یہ تو کہتا ہون تجھسے کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہی باغ سے پس اللہ دیتا ہون تہائی اسکا اور کھاتا ہون مین اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اس باغ مین تہائی نقل کی یہ مسلم نے **ف** پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کر کہنا یہ کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جیسے کہ آگے آتا ہی صریحاً یعنے ابر مین نام اسکا لیا گیا تھا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطے نام تیرے کے یعنے کہتا ہون فلانا واسطے نام مخصوص تیرے کے اور بدلہ اسکے حاصل یہ کہ حالف نے نام لیا تھا اور سامع نے کہا یہ کیا یعنے فلانا کہا اسکو بدلہ کہ ابر مین نام تیرا سنا تھا اسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا ✲ ع **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً

مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحَاقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوِ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے یہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل میں سے ایک کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ آزمائے انکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہیں یا نہیں پس بھیجا طرف انکے ایک فرشتہ یعنے بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑھی کے پاس پس کہا کہ کونسی چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھسے وہ چیز کہ گھنیاتے ہیں مجھسے لوگ یعنے کوڑھ جاتی رہے فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اسپر پس دور ہوئی اس سے گھن کی چیز یعنے کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائیں شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گنجے نے کہا ایک نے انمیں سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائیں یعنے شک فقط اتنے ہی میں ہے کہ اسنے کیا کہا اور اسنے کیا کہا فرمایا حضرتؐ نے پس دیا گیا اونٹنیاں حاملہ پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لیے انمیں فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا بال اچھے اور دور ہو جائے مجھسے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہیں مجھسے لوگ فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اسکے سر پر پس جاتا رہا اس سے گنج فرمایا حضرتؐ نے اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا گائیں پس دیا گیا گائیں حمل والیاں کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجھکو انمیں فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا یہ کہ دے اللہ طرف میرے بینائی میری پس دیکھوں میں ساتھ اسکے لوگوں کو فرمایا حضرتؐ نے پس پھیرا فرشتے نے اسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اسکو بینائی اسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا بکریاں پس دیا گیا بکریاں بہت بچے دینے والیں پس بچے لیے کوڑھی نے اور گنجے نے اونٹوں کے اور گاؤں کے اور بچے لیے اندھے نے بکریوں کے پس ہوا کوڑھی کے لیے ایک جنگل اونٹوں کا اور گنجے کے لیے ایک جنگل گایوں کا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریوں کا

قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ إِنَّهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ

وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْأَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیات اپنی کے یعنے جس صورت وہیات مین پہلے اُس پاس آیا تھا اسی طرح پھر آیا پس کہا اُس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجھسے اسباب سفر میرے مین پس نہین پہونچنا ہوسکتا مجکو آج یعنے منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون تجھسے بواسطہ اس ذات کے کہ دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنے مانگتا ہون اونٹ کہ پہونچون مین بسبب اسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہین یعنے حقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اُسنے یہ بات جھوٹ کہی اسکے ٹالنے کے لیے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہین کہ وارث گردانا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجکو اللہ طرف اس حالت کے کہ تھا تو یعنے کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی مین پس کہا اسکو مانند اُس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر ہون جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہین پہونچنا ہوسکتا مجھسے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطہ اس ذات کے کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنے ایک بکری مانگتا ہون کہ پہونچون مین بسبب اسکے سفر اپنے مین پس کہا اندھے نے تحقیق تھا مین اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہین تکلیف دونگا تجکو آج واسطے پھیرنے اس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنے اپنے پاس پس سوائے اسکے نہین کہ آزمائش کیے گئے تم یعنے امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہین اور شکر کرتے ہو یا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجسے اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیرے کے یعنے کوڑھی اور گنجے سے اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری اُنکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھر بسبب تیرے اسی طرح جائز ہے یہ کہنا کسی سے کہ عرض کرتا ہون حاجت اپنی اللہ تعالے سے پھر تجھسے اور یہ درست نہین کہ کہے عرض کرتا ہون خدا سے اور تجھسے ہے **وَعَنْ** أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقِفُ عَلَى بَابِي حَتَّى أَسْتَحْيِيَ فَلَا أَجِدُ فِي بَيْتِي مَا أَدْفَعُ فِي يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعِي فِي يَدِهِ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنے اور مانگتا ہے مجھسے یہانتک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی مین اپنے گھر مین وہ چیز کہ دون مین اسکے ہاتھ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اسکے ہاتھ مین اگرچہ ہو کھر جلا ہوا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** مقصود مبالغہ ہے

دینے مین یعنے کچھ نکچھ دیدے سائل کو اگرچہ حقیر ہو۔ **وَعَنْ** مَوْلًى لِعُثْمَانَ قَالَ اُهْدِيَ لِاُمِّ سَلَمَةَ بَضْعَةٌ مِّنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَاكُلُهٗ فَوَضَعَتْهُ فِي كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ
فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ اَطْعَمُهٗ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ
اذْهَبِيْ فَاْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے غلام آزاد حضرت عثمانؓ کے سے
کہ کہا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنے پکا ہوا اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا انکو گوشت پس کہا ام سلمہ نے لونڈی کو
رکھدے اس گوشت کو گھر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس رکھدیا لونڈی نے اسکو گھر کے طاقچہ مین اور آیا مانگنے والا
پس کھڑا ہوا دروازے پر پس کہا اے گھر والو دیدو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دے اللہ تجکو یعنے یہ جواب دیا سائل کو
جیسے یہان کہتے ہین سائل کو برکت ہو شاہ جی یہ پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمھارے پاس کچھ چیز ہے
کہ کھاؤن مین اسکو پس کہا ام سلمہ نے کہ ہان کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس نپایا
طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہوگیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھارے کے سائل کو نقل کی
یہ بیہقی نے دلایل النبوۃ مین **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيْلَ نَعَمْ
قَالَ الَّذِيْ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ
بدترین آدمیون کے مرتبہ مین نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجئے فرمایا وہ شخص سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے
اور نہ دیوے ساتھ اس سوال کے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنے سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے اسنے نہ دیا تو وہ سب لوگون
مین برا ہی مرتبہ مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنے
عیال کی حاجت سے نہوگا تو گنہگار نہین ہونیکا غرضکہ ندینے والا گنہگار جب ہوگا کہ سائل مستحق اس مال کا ہو اور اس پاس مال زیادہ حاجت سے
ہو۔ **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُثْمَانَ فَاَذِنَ لَهٗ وَبِيَدِهٖ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ
وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَصِلُ فِيْهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَا بَاْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ اَبُوْ ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ لَوْ اَنَّ لِيْ هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّيْ اَذَرُ خَلْفِيْ مِنْهُ سِتَّ اَوَاقِيَّ اَنْشُدُكَ
بِاللّٰهِ يَا عُثْمَانُ اَسَمِعْتَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ انھون نے پروانگی مانگی حضرت عثمانؓ سے آنیکی
پس پروانگی دی انکو اور تھی انکے ہاتھ مین لاٹھی انکی پس کہا حضرت عثمانؓ نے اے کعب یعنے وہ وہان حاضر تھے تحقیق عبدالرحمن نے
وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم انکے حق مین یعنے کثرت مال کی انکے کمال کے لیے مضر تھی یا نہین پس کہا کعب نے
کہ اگر ادا کرتے تھے عبدالرحمن اسمین حق اللہ کا یعنے زکوٰۃ وغیرہ پس نہین ڈر انپر پس اٹھائی ابوذرؓ نے لاٹھی اپنی اور ماری کعب کو اور
کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین اگر ہو واسطے میرے یہ پہاڑ یعنے پہاڑ احد یا اور پہاڑ
سونے کا کہ خرچ کرون مین اسکو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے مجسے یہ کہ چھوڑ جاؤن مین اسمین سے چھ اوقیہ یعنے دو سو چالیس درہم

قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی اے عثمان تمنے بھی سنا ہے اسکو کہا یہ کلام ابوذر نے تین بار کہا حضرت عثمان نے کہ ہان نقل کی یہ احمد نے **ف**
ابوذر غفاری فقرا اور زہاد صحابہ سے تھے مذہب انکا یہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ جمع نہ کیجیے سب للہ دے ڈالیے پس جذبہ غالب آیا انپر یا ستھے
کعب کو اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے
اسمین مبالغہ ہے کہ اتنا دون اور باوجود اسکے بھی کہ شک قبول ہو اور لفظ ادر سا تہ حذف اُسکے مفعول ہے احب کا لیعنے اگر اتنا مال ہو اور اسکو
اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بھی نہین دوست رکھتا کہ لعبد چھ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤن ﴿ح﴾ ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ
قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ
نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ
اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ
اُبَيِّتَهٗ اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہ کہا پڑھی مین نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرت نے
پھر کھڑے ہوئے جلدی کرنے والے پھر پھلانگتے ہوئے گردنین لوگون کی متوجہ ہوئے طرف لیعنے حجرون عورتون اپنی کے پس گھبرائے لوگ جلدی
کرنے حضرت کی سے پھر نکلے حضرت انپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنے اُنکے سے فرمایا یاد کی مینے ایک چیز سونے کی کہ نزدیک ہمارے
تھی پس مکروہ جانا مین نے یہ کہ روکے مجکو لیعنے قرب الٰہی سے پس حکم کیا مین نے لیعنے اہل بیت کو ساتھ بانٹ دینے اسکے کے نقل یہ بخاری نے اور
ایک روایت بخاری کی مین ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ڈلا سونیکا زکوٰۃ مین سے پس مکروہ جانا مینے یہ کہ رات کو
رکھون مین اسکو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوائے اللہ کے طرف مقربون کو بھی باز رکھتا ہے مقام قرب سے یا یہ تعلیم امت
کے لیے تھا ﴿ح﴾ **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ
فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ
السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ
لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ انھون نے کہا تھین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے
پاس بیماری اُنکی مین چھ اشرفیان عرب کی یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دون مین اُنکو پھر باز رکھا مجکو
لیعنے بانٹنے اُنکی سے بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے لیعنے فرصت نہ پائی اُنکے بانٹنے کی بسبب بیماری حضرت کے پھر پوچھا مجسے حضرت
نے حال اُنکا کہ کیا ہوئین وہ چھ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہؓ نے نہین بانٹین مین نے قسم ہے خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو لیعنے اُنکے
بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوایا حضرت نے ان اشرفیون کو پھر رکھا اُنکو اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات
کرے اللہ عزوجل سے اور یہ اشرفیان ہون پاس اُسکے نقل کی یہ احمد نے **ف** لیعنے ہونا اُنکا نبی کے پاس منافی ہے مقام
نبوت کے ﴿ح﴾ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا
هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ اِدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰى اَنْ تَرٰى لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْفِقْ
بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بلالؓ کے
پاس اور نزدیک بلالؓ کے ایک تودہ تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے یہ اے بلالؓ کہا ایک چیز ہے کہ ذخیرہ کیا مینے اسکو

کل کے لیے یعنے اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین پیش آوے فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ مین دن
قیامت کے خرچ کر تو ای بلالؓ اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے فقر کا ف کل کو یعنے دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ تاکید ہی اسکی
اور بخار یعنے اثر کہ پہونچے گا طرف تیرے پس یہ کنایہ ہی قریب ہونے اسکے سے دوزخ سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور آخر
حدیث کا حاصل یہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پہونچا دیگا اور حضرت نے یہ حکم فرمایا بلال
کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے یعنے توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جائز ہی ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال کے لیے
ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السخاء شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم
یترکہ الغصن حتی یدخلہ الجنۃ والشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن
حتی یدخلہ النار رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت درخت ہی بہشت
مین پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اسمین سے پس نہین چھوڑیگی اسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی اسکو بہشت مین یعنے اگرچہ آخر الامر
ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اسمین سے پس نہ چھوڑیگی اسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی اسکو دوزخ مین
نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف درخت ہی یعنے سخاوت مانند درخت کے ہی مشابہت دی اسکو درخت کے ساتھ
اسلیے کہ جیسے درخت ہوتا ہی اور ٹہنیان بہت ہوتی ہین ایسی ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنے ایک
قسم قسمون سخاوت کے سے ع وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاہا
رواہ رزین اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ صدقہ دینے کے یعنے موت یا بیماری سے
پہلے دو صدقہ اسلیے کہ تحقیق بلا نہین بڑھتی صدقہ سے یعنے صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہی نقل کی یہ رزین نے

باب فضل الصدقۃ

باب ہی بیچ بیان فضیلت صدقہ کے ف صدقہ اس مال کو کہتے ہین کہ نکالے اسکو آدمی اپنے مال مین سے اللہ تعالی کی رضامندی
اور قرب حاصل کرنیکے لیے خواہ واجب ہو خواہ نفل ہو **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یتقبلہا بیمینہ
ثم یربیہا لصاحبہا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنے برابر صورت مین ہو یا قیمت مین کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ
مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہی اسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہی ایک تمہارا
بچھیرے اپنے کو یہان تک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اسکا مانند پہاڑ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب
طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اسکو وجہ حلال سے یعنے بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث مین ہاتھ لگا ہو
کیا کسی نے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اچھی جا صرف ہوتا ہی
شیخ علی متقی عارف باللہ نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر صدقہ دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا
اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہ مین پس آیا انکے پاس ایک دنیا دار اور کہا ای شیخ چاہتا ہون مین یہ کہ کچھ صدقہ دون ... مستحق
مستحق کہا انھون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا انکے اسبات مین غنی نے کہ انھون نکلا ...

اس شخص سے کہ تھہ کپڑے اسپر دل تیرا دے اسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا لولہا دیا اسکو پھر دوسرے دن اسپر گذرا سنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ پاس اسکے تھا یہ کہ گذرا مجھپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مینے اسکو شراب خواری مین فلانے بدکار کے ساتھ پہنکر آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اسکو کہ جب نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے اسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک رویت دار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تھا پس ڈرا اسکے دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے لاچار اسکو دی درہم پس جب لی اسنے درہم پھرا داہنی سے اور ساتھ چلا اسکے غنی دینے والا یہانتک کہ دیکھا اسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین نکلا دوسری راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھے اسکے اس کھنڈر مین پس نہ دیکھا اسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اسکے غنی اور قسم دی اسکو یہ کہ خبر دی مجکو اپنے حال کی پس ذکر کیا اسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد چھوٹی اور تھی وہ نہایت بھوکی پس مین مضطرب ہوا اور نکلا سرگردان پھر دیکھا مینے یہ کبوتر مرا ہوا لے لیا مین نے اسکو انکے لیے پس جب مجھے یہ فتوح ہاتھ لگی تو پھینک دیا کبوتر جہان سے لیا تھا پس سمجھا وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جاے خرچ ہوتا ہی اور حرام بری جاے اور قبول کرتا ہی ساتھ داہنے ہاتھ کے یعنے خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اسسے اسکو داہنے ہاتھ مین لینا اسلیے کہا کہ عادت ہی پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھ مین لیتا ہی اور پالتا ہی یعنے بڑھاتا جاتا ہی اسکو تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب معاف کرنے تقصیر کسیکی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے مگر بلند کرتا ہی مرتبہ اسکا اللہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہی لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اسکا ملتا ہی اور جو کوئی قصور کسی کا بخش دیتا ہی باوجود قدرت رکھنے بدلا لینے پر اسکی اللہ تعالے عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کوئی انتقام برابر عفو کے نہین اور جو کوئی تواضع یعنے عاجزی کرتا ہی واسطے امید قرب الہی کے اور نہ کسی غرض کے تو اسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہی دنیا و آخرت مین ع ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ مِنْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَشْیَاءِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ اَبْوَابٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجِھَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِھَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّدَقَۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَۃٍ فَھَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِّنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّھَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دوہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنے اسکی خوشی کی جگہ تو بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے اور بہشت کے ہین کتنے ہی دروازے یعنے آٹھ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنے بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو بلایا جاوے گا دروازے نماز کے سے یعنے جو خاص اہل نماز ہی کے لیے ہی کہا جاویگا کہ ای بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی ہو اہل جہاد سے یعنے جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنے صدقہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا دروازے صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزے سے یعنے روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنے باب الصیام سے کہ نام اسکا ریان ہی پس کہا ابوبکر صدیقؓ نے کہ نہین ضرورت اس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازون مین سے یہ کہ بلایا جاوے

سب دروازون سے یعنے کچھ ضرورت تو ہی نہین کہ کوئی سبھی دروازون سے بلایا جاوے اور اگر ایک ہی دروازے سے بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہی حاصل ہی لیکن باوجود اس جاننے کے پس پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے تب فرمایا کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہوویگا تو انہین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو ہری چیز یعنے مثلا دو درہم یا دو روپے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیر ذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنے بلاوینگے داروغہ جنت کے سب دروازے اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر ان اعمال کے ہی کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازون مین ہوتا ہی اور ریان کے معنی ہین سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ پلایا جاتا ہی روزہ دار اسمین شراب طہور پہلے پہونچنے کے درمیان جنت مین تا کہ جاتی رہے پیاس روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہو کر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت کا پکارے گا پکارنے والا یعنے فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنے اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمھارا ہی پس داخل ہو و اسمین ساتھ رحمت خدا تعالی کے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ غصہ پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگون کے اسمین سے داخل ہونگے اور ایک اور دروازہ ہی کہ راضی برضاے مولے اسمین سے داخل ہونگے اور لفظ فہل یدعی کے اوپر کا جملہ تمہید ہی سوال کی یعنے فہل یدعی آخر تک کے اور ہوویگا تو انہین سے یعنے اسلیے کہ حضرت ابو بکرؓ مین یہ سب باتین پائی جاتی تھین ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِىْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہی تم مین سے آجکے دن روزے سے کہا ابو بکر صدیقؓ نے کہ مین ہون روزے سے فرمایا کون ہی تم مین سے کہ گیا ہی آج کے دن ساتھ جنازے کے کہا ابو بکرؓ نے کہ مین ہون فرمایا کون ہی کہ کھلایا تم مین سے آج کے دن مسکین کو کہا ابو بکرؓ نے کہ مین ہون فرمایا کون ہی تم مین سے کہ عیادت کی بیمار کی آج کے دن کہا ابو بکرؓ نے کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتین یہ چیزین کسی شخص مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہین جمع ہوتین یہ چیزین یعنے ایک دن مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنے بلا حساب والا نرا ایمان بھی کافی ہی مطلق داخل ہونیکے لیے یا معنی یہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازے سے چاہیگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہین ہی انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد طلب کرنے سوال کے اور بعضے صوفیہ نے جو منع کیا ہی اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد انکی یہ ہی کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی اور انانیت کے نہ کہے جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتون مسلمان نہ حقیر جانے ہمسائے یعنے تحفہ بھیجنے کو یا تصدق کرنے کو واسطے ہمسائے اپنے کے اگرچہ ہو کھر بکری کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے نہ باز رہے تم مین سے تحفہ بھیجنے یا تصدق دینے سے ہمسائی کو حقیر جانکر اس چیز کو کہ موجود ہو اس پاس یعنے جو ہو سکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو

اور بعضون نے کہا کہ یہ خطاب اس عورت کو ہی کہ جسکو تحفہ بھیجے پس معنی یہ ہونگے کہ حقیر نجانے کوئی تم مین سے اپنے ہمسایہ کے تحفہ کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تھوڑا ہوا اور اگرچہ کُھر ہو بکری کا یہ قابل بھیجنے اور سمجھانیکے اور تصدق کے نہین ہی اسکو مبالغہ ذکر فرمایا مراد اس سے یہ ہی کہ اگرچہ تھوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتون کو اسلیے کیا کہ اُنکے مزاج مین غصہ اور بھیجنا دینا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہی ﴿ع﴾ **وَعَنْ** جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابرؓ اور حذیفہؓ سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی صدقہ ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کام نیکی کے ہین خواہ لینے سے ادا کرنیکے اور ہین موافق مرضی اللہ کے انکا ثواب ایسا ہی جیسا اللہ کی راہ مین صدقہ دینے کا ﴿ع﴾ **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جان تو نیکی سے کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرہ خوش کے نقل کی مسلم نے **ف** کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسی سے ملتا ہی تو وہ خوش ہوتا ہی اس مسلمان کا دل خوش کرنا بلا شبہ اچھا ہی ﴿ع﴾ **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَاْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی اشعریؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہی یعنی بطریق شکر نعمت الٰہی کے کہا صحابہؓ نے پس اگر نہ پاوے اسقدر کہ تصدق کرے فرمایا پس چاہیے کہ کماوے مال دونون ہاتھون کے کسب سے پس نفع پہونچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہؓ نے پس اگر نہ طاقت رکھے یا کہا کہ نہ کر سکے فرمایا پس مدد کرے یعنی بدن سے یا مال سے حاجت مند غمگین دادخواہ کے عرض کیا صحابہؓ نے پس اگر نہ کر سکے یہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ بھلائی کے عرض کیا صحابہؓ نے پس اگر یہ بھی نکر سکے فرمایا پس باز رکھے یعنی اپنی تئین یا اور ونکو برائی پہونچانے سے لوگون کو پس تحقیق یہ اسکے لیے صدقہ ہی یعنی صدقہ کا سا ثواب ہوتا ہی نقل کی بیخاری اور مسلم نے **ف** برائی پہونچانے سے یعنی زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی [illegible] مضمون کسی نے اسمین کہا ہی مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ﴿ع﴾ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جوڑ ہین آدمی کے بدن مین لازم ہی اوپر یعنی انکے مقابلہ مین صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہی اسمین آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصون کے یہ بھی صدقہ ہی اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اسکے کے سوار کر دے اسپر یا لاد دے اسپر اسباب اسکا صدقہ ہی اور بات اچھی صدقہ ہی اور ہر قدم کہ رکھتا ہی اسکو طرف نماز کے صدقہ ہی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لازم ہی اوپر یعنی جوڑون کی پیدائش مین حکمتین اور نعمتین بڑی بڑی ہین انکے شکر مین صدقہ لازم ہی آدمی پر ہر روز بعد ازان بیان کیا کہ صدقہ یہی نہین ہی کہ مال اللہ دے بلکہ یہ چیزین بھی کہ مذکور ہوئین صدقہ ہین اور بات اچھی یعنی جس سے ثواب حاصل ہو یا سایل وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہی طرف نماز کے صدقہ ہی اور اسی کے حکم مین ہی جانا طواف کے لیے اور عیادت کے لیے اور جنازے کے لیے اور طلب علم اور مانند انکے کے لیے اور موذی چیز مانند کانٹے اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ

فمن کبّر اللہ وحمد اللہ وھلّل اللہ وسبّح اللہ واستغفر اللہ وعزل حجرا عن طریق الناس او شوکۃ او عظما او امر
بمعروف او نھی عن منکر عدد تلک الستین والثلث مائۃ فانہ یمشی یومئذ وقد زحزح نفسہ
عن النار رواہ مسلم روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو
ساٹھ جوڑون کے پس جو کوئی اللہ اکبر کہے اور حمد کرے اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور
کرے پتھر لوگون کی راہ سے یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کے یا منع کرے بُری چیز سے کہے اور کرے یہ اقوال و
افعال سب یا بعض موافق گنتی ان تین سو ساٹھ جوڑون کے پس تحقیق وہ چلتا ہی اس دن اس حالت مین کہ دور رکھا اپنی جان کو آگ سے نقل کی
یہ مسلم نے **ف** لفظ اس دن مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ یہ کام ہر روز کرے تا کفارہ گناہون کا ہووے **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان بکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تھلیلۃ صدقۃ وامر بالمعروف
صدقۃ ونھی عن المنکر صدقۃ وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ ایاتی احدنا شھوتہ ویکون لہ فیھا
اجر قال ارایتم لو وضعھا فی حرام اکان علیہ فیہ وزر فکذلک اذا وضعھا فی الحلال کان لہ فیھا اجر رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنے سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنے اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی
اور ہر تحمید یعنے الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنے لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہی اور منع کرنا بُری
بات سے صدقہ ہی اور بیچ صحبت کرنے ایک تمھارے کے بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک
ہمارا اپنی شہوت اور ہو واسطے اسکو اسمین ثواب فرمایا خبر دو مجکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام مین آیا ہوتا اسپر اسمین گناہ پس اسی طرح جب شہوت کو
دفع کریگا اسکو حلال مین ہوگا اسکے لیے اسمین ثواب نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جیسے اللہ دینے مین ثواب ہوتا ہی ویسا ہی تسبیحات وغیرہ کے
پڑھنے اور کرنے سے ثواب پاتا ہی اور صحبت کرنی اپنی بی بی سے اگرچہ بظاہر عبادت وصدقہ نہین لیکن از بسکہ اسمین ادا کرنا حق بی بی کا ہی
اور نفس حرام کی طرف مائل بہت ہوتا ہی اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہی اسکی اور باوجود اسکے اپنے کو بچا کر رجوع حلال کی طرف کرتا ہی موجب
حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہی صدقہ کا سا **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الصدقۃ اللقحۃ
الصفی منحۃ والشاۃ الصفی منحۃ تغدو باناء وتروح باخر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہی اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی واسطے دودھ پینے کے اور اچھا صدقہ ہی
بکری بہت دودھ والی عاریت دینی صبح کو دیتی ہی باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہی باسن بھر کر دودھ نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** عرب مین یہ معمول ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہی وہ اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریتاً دیتا ہی تاکہ
حاجت روائی اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کے وہ مالک کو پھیر دیتا ہی اسکی حضرت نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہی یہ ہوے **وعن**
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ انسان او طیر او بھیمۃ
الا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر وما سرق منہ لہ صدقۃ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کھیتی پھر کھاوے اس سے آدمی یا پرندے یا چارپائے یعنے اگرچہ بغیر
اختیار مالک کے کھاوین مگر ہوتا ہی اسکے لیے صدقہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابرؓ سے یہ بھی ہی اور جو کچھ چوری جاتا ہی

اس سے اسکے لیے صدقہ ہر **ف** یعنی صدقہ دینے کا سا ثواب پاتا ہر اسکا حاصل یہ کہ کسی سبب سے کھایا جاوے مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہر اسکو ثواب اسمین
تسلی ہر اسکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہر ۱۲ع **ف** اگر کوئی کہے کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہر اور یہان نیت نہوے
جواب یہ کہ منظور اصلی کھیتی مین حیوۃ نوع حیوان و انسان کی ہر مطلقا بیچ کسی فرد کی ہو افراد حیوان و انسان کی سے تعلق ہوی نیت اجمالی
ساتھ اس فرد کے بھی اور نیت اجمالی کافی ہر ثواب کے ہونے مین واللہ اعلم بالصواب + مولانا عبد العزیز **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ
خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِيْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ
اَجْرٌ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہر ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کے کہ گذری ایک
کتے پر کہ کھڑا تھا نزدیک کنوین کے نکال رہا تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اسکو پیاس پس اوتارا اس عورت نے موزہ اپنا
اور باندھا اسکو ساتھ اوڑھنی اپنی کے پھر نکالا اسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اسکے بسبب اس کام کے کہا گیا یعنے صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا
تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنیکے جانورون پر ثواب ہر فرمایا بیچ احسان کرنیکے ہر صاحب جگر تر پر یعنے جاندار پر ثواب ہر نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہرؒ نے کہ ہر جانور کے کھلانے اور پلانے مین ثواب ہوتا ہر سواے موذیات کے کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہر
یعنے سانپ اور بچھو وغیرہ اور اسمین دلیل ہر اسپر کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بھی اللہ تعالی بخش دیتا ہر مذہب ہر اہل سنت کا ۱۲ع
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ
فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہر ابی عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہا دونون نے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندھ رکھا تھا اسکو یہان تک کہ مر گئی مارے بھوک کے
پس نہ تھی عورت کہ کھلاوے اس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوے جانورون زمین کے سے یعنے چوہے وغیرہ نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** یہ صغیرہ گناہ ہر اور جائز ہر عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہر عقائد مین ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ
الْجَنَّةَ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہر ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنے درخت کے پر
کہ تھے اوپر راہ کے یعنے ادہر اودہر راہ کے پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنے کو مسلمانون کی راہ سے تا نہ ایذا دے انکو پس داخل
کیا گیا بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ارادہ دور کرنیکا کیا اور پھر دور کیا اسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط
نیت ہی سے داخل ہوا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا
مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ **رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہر ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھا
مین نے ایک شخص کو کہ پھرتا ہر اور چین کرتا ہر بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اسکو راہ پر سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیون کو نقل کی یہ
مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ **رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہر ابی برزہؓ سے کہا کہا مین نے اے نبی اللہ کے سکھلاؤ مجھکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتھ اسکے فرمایا ایک طرف کیا کر موذی
چیز کو راہ مسلمانون کی سے نقل کی یہ مسلم نے **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِیْ بَابِ عَلَامَاتِ

النبوۃ ان شاء اللہ تعالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کے کہ سرا اسکا یہ ہی اتقوا النار ہیچ باب علامات نبوۃ کے اگر چاہیگا اللہ تعالٰی

الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد اللّٰہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جئت فلما تبینت وجھہ عرفت ان وجھہ لیس بوجہ کذاب فکان اول ما قال یا ایھا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکھا مین نے چہرہ حضرت کا معلوم کیا مین نے یہ کہ چہرہ حضرت کا نہین ہے چہرہ جھوٹے کا پس تھا اول کلام یہ کہ فرمایا اے آدمیون افشا کرو سلام کو یعنے پکار کر کہو اسطرح کہ جب سے سلام علیک کرو وہ سنے اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنے بھوکون کو اور سلوک کرو ناتے دارون سے اور پڑھو نمازرات کو اس حالت مین کہ لوگ سوتے ہون یعنے تہجد داخل ہوگے بہشت مین ساتھ سلامتی کے یعنے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وعن عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اعبدوا الرحمٰن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور افشاء کرو سلام داخل ہوگے بہشت مین ساتھ سلامتی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفئ غضب الرب وتدفع میتۃ السوء رواہ الترمذی اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجھا دیتا ہے غضب پروردگار کے کو اور دور کرتا ہے مرنے بد کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بجھا دیتا ہے غضب رب کو یعنے دنیا مین عافیت سے رکھتا ہے کہ کوئی بلا نہین اوتارتا اور مرنے بد کو یعنے بری حالت کو وقت مرنے کے یعنے وقت مرنیکے وسوسہ شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ سے کہ باعث کفر و کفران کے ہو محفوظ رکھتا ہے حاصل یہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہے وعن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق وان تفرغ من دلوک فی اناء اخیک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی ہے صدقہ ہے اور بعضی نیکیون مین سے یہ ہے کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتھ کشادہ چہرہ کے اور یہ کہ ڈالدے ڈول اپنے سے پانی بیچ باسن بھائی اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے وعن ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تبسمک فی وجہ اخیک صدقۃ وامرک بالمعروف صدقۃ ونھیک عن المنکر صدقۃ وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقۃ ونصرک الرجل الردی البصر لک صدقۃ واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق لک صدقۃ وافراغک من دلوک فی دلو اخیک لک صدقۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنے کے صدقہ ہے اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہے اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے اور بتلادینا تیرا کسی کو بیچ زمین بے نشان کے واسطے تیرے صدقہ ہے یعنے جس زمین مین بسبب نہونے نشان راہ کے لوگ راستہ بھولتے ہون اسمین کسی راہ بھولے کو راہ بتادینے سے صدقہ کا سا ثواب ملتا ہے اور مدد کرنی تیری یعنے ہاتھ پکڑ کر لیجانا اندھے کو یا کم سوجھ کو تیرے لیے صدقہ ہے اور دور کرنا تیرا پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور ڈالنا پانیکا ڈول اپنے سے بیچ ڈول بھائی اپنے کے تیرے لیے صدقہ ہے

نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنے جب ڈالا ہے ڈول مین پانی ڈالنے مین یہ ثواب ملا تو جس صورت مین بھائی مسلمان پاس اُس کے ڈول نہو
اور تو اپنے ڈول سے پانی دے اسکو کیا کچھ ثواب پاویگا ۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ
اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سعد بن عبادہؓ سے کہ کہا اے
رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنے ماں میری مر گئی پس کونسا صدقہ بہتر ہے یعنے اسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کھودا سعد نے کنواں اور کہا یہ کنواں
صدقہ ہے واسطے ماں سعد کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف پانی بہتر ہے اسلیے کہ بہت کام آتا ہے امور دین و دنیا مین خصوصاً ان ملکون
گرم مین ۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ
مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ
سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگے پن کے پہناویگا اسکو اللہ بہشت کے سبز لباسون مین سے اور جو مسلمان کھلاوے
کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اسکو اللہ میوون بہشت کے سے اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اسکو اللہ شراب
مہر کی ہوئی مین سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنے شراب جنت کی کہ محفوظ ہے بسبب مہر کے تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہے سوا اسکے
کوئی نہین پی سکتا اور مراد اس سے یہ ہے کہ نہایت نفیس ہے اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کر دیتے ہین اور مہر اسپر مشک کی ہے جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہے
يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ یعنے بجای موم وغیرہ کے مشک لگا کر اسپر مہر کی گئی ہے ۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے فاطمہ بیٹی قیس کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق مال مین البتہ حق ہے سوا زکوٰۃ کے پھر پڑھی حضرتؐ نے ساری یہ آیت نہین نیکی یہی کہ پھیرو منھ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کے
نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنے زکوٰۃ تو فرض ہی ہے ضرور دینی چاہیے سوا زکوٰۃ کے صدقہ نفل بھی مستحب ہے وہ
بھی دیا کرے اور وہ یہ ہے کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو اور دریغ نکرے عاریت مانگنے والے سے اسباب گھر کا مانند
ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کے اور نہ منع کرے کسیکو پانی اور نمک اور آگ لینے سے کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہ ہے کہ مراد حق سے
وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ مین فرمائین یعنے احسان کرنا قرابتیون سے اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون سے
اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنے بردہ کے اور باقی آیت یون ہے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ
وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ یعنے
ولیکن نیک وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلے پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر اور دیا مال ساتھ محبت اسکی کے
قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنے مین اور قائم کی نماز اور دی زکوٰۃ پس
یہ آیت حضرتؐ نے سند کے لیے پڑھی اسواسطے کہ اسمین اول تو اللہ تعالے نے تعریف کی مومنون کی ساتھ دینے مال کے
اپنوں اور یتیمون وغیرہ کو بعد ازان تعریف کی ساتھ قائم کرنے نماز اور دینے زکوٰۃ کے پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوائے
دینے زکوٰۃ کے ہے اور وہ صدقہ نفل ہے حاصل یہ کہ حضرتؐ نے جو فرمایا تھا کہ مال مین حق ہے سوائے زکوٰۃ کے وہ یہ اس آیت سے ثابت ہوا

کہ اول صدقہ نفل ذکر کیا گیا پھر صدقہ واجب ع ع وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے بہیسہ سے کہ نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ کہا بہیسہ نے کہ کہا باپ اسکے نے یا رسول اللہ کیا ہے وہ چیز کہ نہیں حلال منع کرنا اور نہ دینا کسیکو اس سے فرمایا کہ پانی کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا کسیکو اس سے فرمایا کہ نمک کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا اس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائی کو بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** پانی یعنے جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کے اور نمک سے نہ منع کرے اسلیے کہ لوگون کو احتیاج اسکی بہت ہوتی ہے اور لوگ دیتے ہیں اسکو چندان قدر نہیں رکھتا اور کلمہ اخیر کا جامع ہے سب بھلائیون کو یعنے دے جو کچھ چاہے تو اور جو ہو سکے بھلائی کر نہیں حلال تجکو باز رکھنا اپنے کو اور اورون کو اس سے پس یہ تعمیم ہے بعد تخصیص کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ لفظ لا یحل بمعنی لا ینبغی کے ہے یعنے لائق نہیں ہے منع کرنا ان چیزون سے ع ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے زمین خشک یعنے کھیتی کرے زمین افتادہ میں پس اسکے لیے اسمین یعنے اسکے آباد کرنے میں ثواب ہے اور جو کچھ کھا جاوین جانور یا آدمی اسکے حاصل میں سے پس وہ اسکے لیے صدقہ ہے یعنے جبکہ راضی وشاکر ہو اسپر نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوے عاریۃ جانور دودھ کا یا قرض دیوے چاندی یعنے روپے وغیرہ یا راہ بتلاوے راہ بھولے کو یا اندھے کو کوچہ اور راہ میں ہوگا اسکے لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهِ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهُ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام اسکا جابر بن سلیم ہے کہا آیا میں مدینہ میں پس دیکھا میں نے ایک شخص کو کہ پھرتے ہیں لوگ عقل اسکی سے یعنے عمل کرتے ہیں موافق فرمانے اسکے کے جیسا کہ راوی نے واضح کر کہا کہ نہیں فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہیں لوگ اسپر کہا میں نے کون ہے یہ کہا لوگون نے یہ ہیں رسول خدا کے کہا راوی نے دو بار کہا میں نے علیک السلام یعنے تجھپر سلام اے رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا ہے مردے کی کہہ السلام علیک یعنے سلام ہے

تجھپر کہا مین نے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا مین ہون رسول اللہ کا وہ اللہ کہ اگر پہونچے تجھکو ضرر پس پکارے تو اسکو دور کرے ضرر کو تجھسے اور اگر پہونچے تجھکو قحط سالی پھر پکارے تو اسکو پیدا کرے سبزہ زمین مین تیرے لیے اور جسوقت کہ ہو تو زمین مین کہ خالی ہو پانی اور درخت سے یا ہو جنگل مین کہ دور ہو آبادی سے اور گم ہو جاوے سواری تیری پس پکارے تو اسکو پھیر لاوے سواری تجھپر کہا جابرؓ نے کہ کہا مین نے نصیحت کیجیے مجکو فرمایا نہ برا کہ کسیکو کہا جابرؓ نے پس نہ برا کہا مین نے پیچھے اسکے کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنے آدمیون کو برا کہنا کیسا حیوانات کو بھی نہین برا کہا جیسے کہ عادت عوام کی ہوتی ہی فرمایا حضرتؐ نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنے نیکی کوئی تجھسے کرے یا تو کسی سے کرے اگرچہ تھوڑی ہو حقیر نہ جان بلکہ اگر کوئی تجھسے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے نیکی ہو سکے کر اور غنیمت جان اور بات کر تو بھائی اپنے سے اور حالانکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اسکے منہ تیرا یعنے تواضع اور خوش کلامی کر اس سے تاکہ خوش ہو دل اسکا بسبب حسن خلق تیرے کے اسلیے کہ تحقیق یہ بھی نیکی سے ہی اور بلند کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنون تک اور بچ تو لٹکانے آزار کے سے اسلیے کہ لٹکانا آزار کا تکبر سے ہی اور تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجھکو اور عار دلاوے تجھکو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہی تجھ مین پس نہ عار دلا تو اسکو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہی تو اسمین اسلیے کہ نہین ہی گناہ مگر اسیپر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی ترمذی نے اس حدیث مین سے حدیث سلام کی یعنے سر حدیث کا کہ اسمین ذکر سلام کا ہی اور باقی حدیث نہین روایت کی اور ایک روایت مین یعنے ترمذی کی بجای فانما وبال ذلک علیہ کے یہ ہی کہ ہوگا تیرے لیے ثواب اسکا اور ہوگا وبال اسکا اسیپر ف جابرؓ نے دو بار سلام اسلیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرتؐ نے سنا نہین یا جواب نہین دیا اسکے ادب سکھانے کے لیے اور نہ کہ علیک السلام یہ نہی تنزیہی ہی اور کہنا علیک السلام کا دعا مردے کی ہی ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب مردے کی زیارت کو جاوے کہے علیک السلام نہ السلام علیک جیسے کہ زندہ پر کہتے ہین ولیکن تحقیق یہ ہی کہ سنت مردے کے لیے بھی السلام علیک ہی اسلیے کہ ثابت ہوا ہی حضرتؐ سے کہ جب زیارت موتے کو تشریف لیجاتے تو کہتے السلام علیکم پس معنی اسکے کہ علیک السلام دعا مردے کی ہی یہ ہین کہ دعا مردے کی تھی ایام جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عرف عرب مین یہ تھا کہ جب سلام کرتے قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرتؐ نے کہ علیک السلام تحیۃ میت کا ہی موافق عرف و عادت انکی کے نہ یہ مراد تھی حضرتؐ کی کہ سلام کیا جاوے مردون پر اسطرح انتہی اور کہ السلام علیک اسلیے کہ یہ افضل ہی اور جابرؓ نے جو کہا کہ بعد اسکے مین نے کسیکو برا نہین کہا یہ بات سد باب کے لیے تھی والا جائز ہی برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہی کہ مشغول رہے ذکر رحمن مین اور کسیکو برا نہ کہے اسلیے کہ خطرہ آنا ما سوی اللہ کا موجب نقصان کا ہی اور کسیلیے برا نہ کہنے مین کچھ ضرر نہین حتی کہ نہ لعنت کرنی شیطان کے مین بھی آور جیسے پائینچے ٹخنون سے نیچے کرنے منع ہی ویسا ہی کرتا وغیرہ بھی ٹخنون سے نیچے کرنا منع ہی اور نہین ہی گناہ اسکا مگر اسیپر تو برا کہ کر کیون وبال مین پڑتا ہی بیت بدی را بدی سھل باشد جزا ٭ اگر مردے احسن الی من اسا ٭ اور اخیر مین لفظ فی روایۃ کر جو عبارت نقل کی اس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت نقل کی ہی اسلیے بعضے حواشی مین لکھا ہی کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہی ولیکن الفاظ اسکے اور ہین اس کتاب مین جو روایت ہی ساتھ الفاظ ابی داؤد کے ہی ٭ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ اہلبیت یا صحابہ نے ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اسمین سے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ نہین باقی رہا اسمین سے مگر شانہ اسکا یعنے سب تقسیم کر دی سوائے شانہ کے فرمایا باقی رہی ہی سب سوائے شانے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث

صحیح ہے ف یعنے باقی وہ ہے کہ جو لوگون کو دیا کہ ثواب اسکا وہان ثابت ہے اور جو کچھ گھر مین رہا فانی ہے اسمین اشارہ ہے طرف اس آیت
کے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنے جو کچھ تمھارے پاس ہے فانی ہے اور جو کچھ اللہ پاس ہے باقی ہے ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا کَانَ فِی حِفْظٍ مِنَ اللّٰہِ مَا دَامَ عَلَیْہِ مِنْهُ
خِرْقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان
کہ پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا یعنے ازار یا چادر یا اور کچھ مگر کہ ہوجاتا ہے بڑی حفاظت مین اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اسپر اس کپڑے مین سے
ایک ٹکڑا بھی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف یہ فائدہ تو دنیا مین ہے اور آخرت مین ثواب ان گنت ہے ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ یَرْفَعُهُ قَالَ ثَلٰثَةٌ یُحِبُّهُمُ اللّٰہُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتْلُو کِتَابَ اللّٰہِ وَرَجُلٌ یَتَصَدَّقُ صَدَقَةً بِیَمِیْنِهِ یُخْفِیْهَا
اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ کَانَ فِی سَرِیَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ
غَیْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهِ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ کَثِیْرُ الْغَلَطِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ پہونچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نے
تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اس حال مین کہ تلاوت کرتا ہے قرآن کی یعنے نماز مین یا غیر نماز مین اور
اوّل ظاہر ہے اور ایک شخص وہ کہ دے کوئی صدقہ یعنے نفل صدقہ داہنے ہاتھ اپنے سے چھپاوے اسکو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین
حضرتؐ کو کہ فرمایا بائین ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس شکست پائی یارون اسکے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے یعنے ضعیف ہے ایک روایت کرنے والا اسکا ابو بکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے ف داہنے
اپنے سے اسمین اشارہ ہے طرف ادب دینے کے کہ داہنے ہاتھ سے دے یا اسکو دے کہ دائین طرف ہو اسکے اور چھپاوے اسکو بائین ہاتھ
یعنے داہنے ہاتھ سے دے تو بائین ہاتھ کو نہ خبر ہو اراده کیا گیا ہے ساتھ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہ ہین کہ دائین طرف والے کو دے
تو بائین طرف والے کو نہ خبر ہو غرض کہ اللہ تعالے کی رضامندی اور خوف ریا کے لیے اسطرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہے ۶ وَعَنْ
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ یُحِبُّهُمُ اللّٰہُ وَثَلٰثَةٌ یُبْغِضُهُمُ اللّٰہُ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّهُمُ اللّٰہُ فَرَجُلٌ
اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰہِ وَلَمْ یَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْیَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ
بِعَطِیَّتِهِ اِلَّا اللّٰہُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَهُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ
فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْ اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَهٗ
وَالثَّلٰثَةُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُهُمُ اللّٰہُ اَلشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ
وَثَلٰثَةٌ یُبْغِضُهُمُ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ
اور تین شخص ہین کہ دشمن رکھتا ہے انکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ یہ ہین ایک تو دینے والا اس شخص کا کہ آیا ایک جماعت
کے پاس پس مانگا انسے ساتھ قسم اللہ کے یعنے یون کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا انسے واسطے قرابت کے یعنے
یون نہ کہا کہ دو مجکو بسبب حق قرابت کے کہ درمیان میرے اور درمیان انکے ہے پس نہ دیا انھون نے اسکو پس پیچھے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے
یعنے اسی دینے والے نے کہ وہ بھی قوم مین تھا اور آگے بڑھا پس دیا اسکو چپکے سے نہ جانا دینے اسکے کو مگر خدا نے اور اسنے کہ دیا اسکو اور
دوسرا قیام کرنے والا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات یہان تلک کہ جسوقت ہوئے نیند سب پیاری طرف انکے ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کے پس سوئے

قوم پھر کھڑا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہی میرے روبرو اور پڑھنے لگا آیتین میری اور تیسرا وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست
کی گئی اور یہ شخص متوجہ ہوا ساتھ سینے اپنے کے یہان تک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اسکے اور وہ تین شخص کہ بغض رکھتا ہی انسے اللہ ایک تو
بوڑھا ہوکر زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا یعنے جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو نہ دے یا کچھ اور ظلم کرے
نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے اور نہین ذکر کی نسائی نے یہ عبارت وثلثۃ یبغضہم یعنے ذکر نہین کیا نسائی نے تین شخصون کا کہ
دشمن رکھتا ہی انکو اللہ تعالی بلکہ فقط محبوبان الٰہی ہی کا ذکر کیا **ف** گڑگڑاتا ہی جیسے دلالت کرتی ہی اول حدیث اسپر کہ یہ حدیث
کلام ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہی اور آخر اسکے اسپر دلالت کرتی ہی کہ یہ کلام الٰہی سے ہی توجیہ اسکی یہ کی گئی ہی کہ بیان کیا اللہ تعالے نے
اپنے نبی سے جو کچھ کہ واقع ہوتا ہی درمیان بندے کے اور درمیان اسکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ قول اللہ تعالی کا اور شیخ
سے مراد یا تو بوڑھا ہی یا محصن غیر بکر یعنے جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسے کہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ
واللہ عزیز حکیم یعنے مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونون کو ضرور یہ سزا ہی اللہ تعالے کی طرف سے
اور اللہ غالب با حکمت ہی اور فقیر تکبر کرنے والا اور مشتنیٰ ہی اس سے تکبر کرنا اسکا متکبر سے اسلیے کہ وہ صدقہ ہی یعنے فقیر اگر متکبر سے تکبر کرے
تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نے امیر المومنین علیؓ کو خواب مین دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجکو
ای امیر المومنینؓ فرمایا کیا خوب ہی مہربانی کرنی تونگرون کو فقیرون پر واسطے طلب ثواب خدا کے اور بہت خوب ہی اس سے تکبر فقیر کا اغنیا پر
بسبب اعتماد توکل کے خدا پر اور یہ خصلتین مذکورہ سب کے لیے بری ہین لیکن ان تین کے لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بری ہین چنانچہ سبب
اسکا ظاہر ہی اسلیے دشمن خدا کے ہوئے **ع** **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ
جَعَلَتْ تَمِیْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِھَا عَلَیْھَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مِنْ شِدَّۃِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ
شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِیْدُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ
خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَاءُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ اَلرِّیْحُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ
ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّیْحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَۃً بِیَمِیْنِہٖ یُخْفِیْھَا مِنْ شِمَالِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے
پہاڑ پس ٹھہرایا پہاڑون کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتون نے سختی پہاڑ کے سے پھر کہا فرشتون نے ای پروردگار ہمارے
کیا ہی مخلوقات تیرے سے کوئی چیز سخت تر پہاڑون سے فرمایا کہ ہان لوہا ہی یعنے وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای پروردگار
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہان آگ یعنے وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای رب
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہان پانی یعنے وہ بجھا دیتا ہی آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتون نے ای پروردگار
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہان ہوا یعنے وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای پروردگار
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ ساتھ دہنے ہاتھ اپنے کے
چھپاتا ہی اسکو بائین ہاتھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہ سب سے
زیادہ سخت اسلیے ہی کہ اسمین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہی اور اور چیزون مین کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین ۲۹

یہ بات نہین اور اسمین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہی کہ نفس چاہتا ہی کہ لوگ میرے دینے کو دیکھین اور میری تعریف کرین اور اپنے ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجھے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نے کہا کہ زیادہ سخت اسلیے ہی کہ اس سے حاصل ہوئی ہی رضا مولی اور رضای مولی سب سے بڑی چیز ہی **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ فِیْ کِتَابِ الْاِیْمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہی گناہون کو کتاب الایمان مین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُنْفِقُ مِنْ کُلِّ مَالٍ لَّہٗ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْہُ حَجَبَۃُ الْجَنَّۃِ کُلُّہُمْ یَدْعُوْہُ اِلٰی مَا عِنْدَہٗ قُلْتُ وَکَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ اِنْ کَانَتْ اِبِلًا فَبَعِیْرَیْنِ وَاِنْ کَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَیْنِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ذر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیزین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگے اسکا دربان بہشت کے سارے پکارینگے اسکو طرف اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہی کہا ابو ذر نے کہ کہا مین نے کسطرح سے ہی یہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہون اونٹ پس دیوے دو اونٹ اور اگر ہوین گائین تو دیوے دو گائین نقل کی یہ نسائی نے **ف** اللہ کی راہ مین یعنے اسکی خوشی کی جگہ مین خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طالب علم اور مانند انکی کے اور طرف اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہی یعنے اچھی نعمتین جنت کی یا ہر دروازے کی طرف بلاتے ہونگے دربان وہانکے **وَعَنْ** مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَدَقَتُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کے صدقہ اسکا ہوگا نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنے جیسے سائبان گرمی دھوپ سے بچاتا ہی ویسیہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہ کہ صدقہ گویا ثواب اسکے کو بصورت سائبان کے بناکر دینے والے کے سر پر تانینگے تا گرمی اسدن کے سے بچے ہی **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عِیَالِہٖ فِی النَّفَقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَائِرَ سَنَتِہٖ قَالَ سُفْیَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاہُ فَوَجَدْنَاہُ کَذٰلِکَ رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْہُ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کرے اپنے کنبے پر خرچ کرنے مین دن عاشورے کے کشادگی کریگا اللہ تعالی اسپر باقی سال اسکے مین کہا سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہی ہمنے اسکا پس پایا ہمنے اسکو اسی طرح نقل کی یہ رزین نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن مسعود سے اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہی اسکو بیہقی نے **ف** بیہقی نے اسکو ضعیف کہکر یہ بھی کہا ہی کہ اگرچہ طرق اسکے ضعیف ہین ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہوجاتی ہی اور حدیث سرمہ لگانے کی دن عاشورے کے جو بعضون نے نقل کی ہی کچھ اصل اسکی نہین اور اسی طرح اور دنش افعال جو دن عاشورے کے کرنی نقل کیے ہین انکی بھی کچھ اصل نہین سواے روزے کے اور وسعت کرنی کہانیکی کہ یہ ثابت ہین حدیث سے ہی **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ الصَّدَقَۃَ مَا ہِیَ قَالَ اَضْعَافٌ مُّضَاعَفَۃٌ وَّعِنْدَ اللّٰہِ الْمَزِیْدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا کہا ابی ذر نے اے نبی خدا کے خبر دو مجکو کہ صدقہ کیا ہی ثواب اسکا فرمایا چند در چند ہی یعنے کئی کئی حصے ہی اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہی نقل کی یہ احمد نے

ف کئی کئی حصے ہیں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دس حصے سے سات سو تک ہیں اور زیادہ بھی ہیں کہ اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دیوے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واللّٰہ یضاعف لمن یشاء یعنے اللہ بڑھاتا ہی ثواب جسکے لیے چاہتا ہی **بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ** باب ہی بیچ بیان بہترین صدقہ کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَحَکِیْمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَۃِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ حَکِیْمٍ وَحْدَہٗ روایت ہی ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہووے بے پروائی سے اور شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہی تجھپر نفقہ اسکا روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے تنہا حکیم سے **ف** بے پروائی سے یعنے صدقہ دے اور پھر غنا باقی رہے مطلق فقیر نہو جاوے یعنے قوت اہل و عیال کا رکھ لے اور جو زیادہ اس سے ہو تصدق کرے اور عیال کو محتاج اور بھوکا نرکھے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہی تجھپر نفقہ اسکا اور تحقیق یہ ہی کہ ضرور ہی اللہ دینے والے کو کہ یا تو غناء نفس حاصل ہو یعنے ازراہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر کر دیتا جاوے اور دل غنی رہے کچھ پروا نکرے جیسے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مال دیدیا اور حضرت نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنی عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اسپر حضرت نے انکی تعریف کی اور یا غناء مال باقی رہے کہ دے اور پھر مالدار رہے مفلس نہو جاوے جیسے کہ اوپر گذرا حاصل یہ کہ اگر توکل حاصل ہو دیوے جو کچھ چاہے والا مقدم رکھے نفس و عیال کو اتنا دے کہ آپ اور عیال بھوکے رہین بیچ بیچ **وَعَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَۃً عَلٰی اَهْلِہٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنے بیوی اور قرابتیون پر اور اسمین توقع رکھتا ہی ثواب کی ہوتا ہی اسکے لیے صدقہ یعنے بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ رَقَبَۃٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَهْلِکَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَهْلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار ہی کہ خرچ کرے تو اسکو اللہ کی راہ مین یعنے حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہی کہ خرچ کرے تو اسکو بیچ آزاد کرنے بردے کے اور ایک دینار ہی کہ تصدق دے تو مسکین کو اور ایک دینار ہی کہ خرچ کرے تو اسکو اپنے اہل پر سب بڑی ان دیناروں مین از روی ثواب کے وہ دینار ہی کہ خرچ کیا تو نے اسکو اپنے اہل پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی دَابَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اسکو آدمی وہ دینار ہی کہ خرچ کرے اسکو اوپر عیال اپنی کے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہو اسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اوپر یاروں اپنے کے اس حال مین کہ وہ جہاد کرنے والے ہون اللہ کی راہ مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے خرچ کرنا ان تین پر افضل ہی اوروں پر خرچ کرنے سے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ فَلَکِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہی خرچ کرنے مین اوپر بیٹوں ابی سلمہ کے سوائے اسکے نہین کہ وہ بیٹے میرے ہین

اپس فرمایا خرچ کر انپر پس تیرے لیے ثواب ہے اس چیز کا کہ خرچ کریگی تو انپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ام سلمہ بی بی ابو سلمہ صحابی کی تھیں انسے کئی بچے ہوئے تھے عمر اور زینب اور ذرہ جب وہ مرے تو حضرتؐ سے نکاح ہوا انکا پس ان بچون کو ام سلمہ کچھ دیا کرتی تھیں اسکو پوچھا کہ مجھے ثواب بھی ہوتا ہے انکے دینے مین یا نہین اس صورت مین مراد بیٹون سے بیٹے اسکے ہونگے یا ابو سلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے انکے دینے کا حکم پوچھا اسصورت مین بیٹون سے سوتیلے بیٹے مراد ہونگے ۱۲ ع + ح

وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعودؓ کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدق کرو اے گروہ عورتون کے اگرچہ ہو زیورون تمہارے سے کہا زینب نے پس پھر کر آئی مین یعنے حضرتؐ کی مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعودؓ کے پس کہا مین نے کہ تحقیق تو مرد ہے سبک ہاتھ کا یعنے فقیر ہے اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ہمکو ساتھ دینے صدقہ کے پس جا حضرتؐ کے پاس اور پوچھ انسے یعنے یہ کہ آیا کفایت کرتا ہے مجکو تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس اگر ہو یہ تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے مجھے تصدق کرون تمپر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون اسکو طرف غیر تمہارے کے کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبد اللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرتؐ کے پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرتؐ کے پاس پس ناگہان ایک عورت انصار مین سے کھڑی تھی اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اسکی کے تھی یعنے وہ بھی یہی پوچھنے کو آئی تھی کہ آیا خاوند اور اسکے متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی انپر ہیبت کہا پس نکلے ہمپر بلالؓ پس کہا ہمنے انکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو انکو یہ کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتی ہین آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا انسے خاوندون انکے کو اور یتیمون کو کہ انکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کر تو حضرتؐ کو کہ کون ہین ہم یعنے مبالغہ کیا ہے نفی ریا کے کہ اسمین بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئے بلالؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا حضرتؐ سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نے ایک عورت ہے انصار مین سے اور ایک زینب ہے پس فرمایا حضرتؐ نے بلال کو کونسی زینب یعنے زینبین کئی ہین یہ کونسی ہے کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انکے دوہرا ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے ف ڈالی گئی تھی انپر ہیبت یعنے اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت

دی تھی کہ لوگ انسے ڈرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے انکی اسلیے کوئی جرأت نکرتا تھا یکایک داخل ہونیکی انکے پاس اور ہیبت خدا داد تھی کہ اللہ تعالیٰ نے سبب عزت کا کیا تھا اسکو نہ یہ کہ اپنی طرف سے بسبب بدخلقی کے تھی اور بلالؓ نے ان عورتون کو بتادیا باوجودیکہ انھون نے منع کیا تھا اسلیے کہ جب حضرت نے پوچھا تو واجب ہوا انکو بتادینا اور نہ دیوے آدمی زکوۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوے بیوی زکوۃ اپنی خاوند اپنے کو نزدیک ابو حنیفہؒ کے اسلیے کہ دونون شریک ہوتے ہین منافع مین عادۃً صاحبین کے نزدیک درست ہی بیوی کو کہ خاوند کے تئین زکوۃ دے پس امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس حدیث مین صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہی اور صاحبین کے نزدیک صدقہ محتمل فرض اور نفل دونون کو ہی ۞ **وَعَنْ** مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام المومنین میمونہ بیٹی حارث کی سے یہ کہ انھون نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پھر ذکر کیا میمونہ نے یہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے اگر دیتی تو یہ لونڈی اپنی مامون کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس انکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی ۞ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا ای رسول خدا کے تحقیق واسطے میرے ہین دو ہمسائے پس کسکو انمین سے تحفہ بھیجون لیعنے پہلے یا زیادہ کسکو بھیجون فرمایا طرف اسکے کہ بہت نزدیک ہو تجسے جسکا دروازہ انمین سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ تو قریب دروازے والے کو مقدم رکھے اور حدیث مین مراد حصر نہین ہی کہ اسیکو دے دوسرے کو نہ دے بلکہ مراد یہ ہی کہ پہلے یا زیادہ اسیکو بھیجے کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہی اس سے اکثر اختلاط رہتا ہی اور اطلاع اسکے حال کی بہت رہتی ہی پس اس سے سلوک و محبت کرنی اولے ہی ۞ **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت پکاوے تو شوربا پس بہت کر پانی اسکا اور خبر گیری کر ہمسایون اپنے کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** خیال لذت کا نکر بلکہ بہت سا شوربا کرے سالن ہین اور ہمسایون کو بانٹے ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہت سا ثواب رکھتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی اور پہلے دے اسکو کہ لازم ہو تجپر نفقہ اسکا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بہت کوشش کرنی کم مال والے کی لیعنے افضل صدقہ وہ ہی کہ آدمی کم مال والا مشقت کھینچے اور جو کچھ استطاعت اسکی ہو دیوے اور اوپر حدیث مین گذرا تھا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہی تطبیق ان دونون مین یہ ہی کہ فضیلت متفاوت ہی بحسب اشخاص اور قوۃ توکل و ضعف یقین کے لیعنے پہلی حدیث انکے حق مین ہی کہ جو توکل نرکھتے ہون اور یہ انکے حق مین ہی کہ جو توکل و یقین کامل رکھتے ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتھ مقل کے لیعنے کم والے کو غنی القلب لیعنے دل غنی ہی تاکہ موافق ہوجاوے اس حدیث کے

افضل الصدقۃ ما کان عن ظہر غنی حاصل یہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہی تصدق کرنی مالدار کے سے اگرچہ بہت ہو ۞ **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ

ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سلیمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہی یعنی ایک ثواب صدقہ ہی کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہی
ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنے ناتے دار کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ
قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہی یعنے
اور چاہتا ہون خرچ کرنا اسکا فرمایا خرچ کر اسکو اپنے پر کہا اسنے میرے پاس اور ایک دینار ہی فرمایا خرچ کر اسکو اپنی اولاد پر کہا اسنے
میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اسکو اپنی اہل پر یعنے بیوی اور مان باپ ور قرابتیون پر کہا اسنے میرے پاس ایک ور دینار ہی
فرمایا خرچ کر اسکو اپنے خادم پر کہا اسنے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا کہ تو دانا تر ہی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف تو دانا
تر ہی یعنے اسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مستحق جانے اسکو دے ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ
فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهٗ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین آدمی کے وہ شخص کہ
پکڑے ہوے ہی لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ مین یعنے سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتھ کافرون کے ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اس
شخص کے کہ قریب ہو مرتبے مین شخص مذکور کے وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہی اپنی چند بکریون مین ادا کرتا ہی حق اللہ کا انمین یعنے جنگل مین جا رہا
الگ ہو کر لوگون سے اور بکریون سے گذران اپنی کرتا ہی اور زکوۃ انکی ادا کرتا ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بدترین آدمیون کے
وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہی ساتھ قسم اللہ کے یعنے سائل اسطرح مانگتا ہی اس سے کہ دے مجکو تجھے خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتھ اسکے
نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے ف ساتھ بہترین آدمی کے یعنے اچھے لوگون مین سے ایک یہ بھی ہی یہ اسلیے کہا کہ غازی
لوگون سے افضل نہین ہی اور اسی طرح بدترین آدمیون سے بھی یہ مراد ہی کہ بدون مین سے ایک یہی ہی ح وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ مَعْنَاهُ اور روایت ہی ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنے والے کو اگرچہ ساتھ سم جلے ہوے کے ہو
نقل کی یہ مالک ور نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے معنی اسکے ف یہ مبالغہ ہی بیچ پھیرنے سائل کے ساتھ ادنی اس چیز کے
کہ میسر ہو یعنے جو کچھ میسر ہو سائل کو دے بغیر دیے نہ پھیرے پس حقیقت اس کلام کے نہین مراد ہی اسلیے کہ کھر جلا ہوا قابل انتفاع کے
نہین ہی ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ
فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهٗ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو
اسکو اور جو کوئی مانگے ساتھ نام اللہ کے پس دو اسکو اور جو شخص کہ بلا دے تمکو یعنے کھانے کے لیے پس قبول کرو بلانا اسکا یعنے اگر کوئی مانع نہ ہی

یا شرعی ہو اور جو شخص کرے طرف تمہارے احسان یعنی قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اسکو یعنے تم بھی احسان کرو اسپر جیسا اسنے کیا پس اگر نہ پاؤ مال کہ بدلا دو اسکا پس دعا کرو واسطے محسن کے یہانتک کہ گمان کرو یہ کہ بدلا دیا تمنے اسکا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** جو شخص پناہ مانگے الخ یعنے جو شخص پناہ مانگے تمسے اور طلب کرے تمسے دفع شر تمہارے کی یا شر غیر تمہارے کی اور وقت پناہ مانگنے کے دے خدا کا واسطہ دیتا ہوں تمکو یہ کہ دفع کر مجسے شر پس قبول کرو کہنا اسکا اور دفع کرو اس سے شر واسطے تعظیم نام خدا تعالی کے اور احتمال ہے کہ حرف بے صلہ استعاذہ کا ہو یعنے جو کوئی پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس تم تعرض کرو اس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اس سے اور یہانتک کہ گمان کرو الخ یعنے مکرر کرو دعا یہانتک کہ گمان کرو تم کہ ادا کیا حق اسکا اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اسکے احسان پس کہا اسنے احسان کرنے والے کو جزاک اللہ خیرا پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا میں پس دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا کسیکو جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو اسلیے کہ اسکے کہنے میں گویا اسنے اپنے نفس کو عاجز جانا بدلہ اتارنے میں اور سپرد کیا حق سبحانہ کو پس اسکا ایکبار کہنا بمنزلہ مکرر دعا کرنیکے ہوا اور عادت تھی ام المومنین عائشہ رض کی کہ جب دعا کرتا انکے لیے سائل تو وہ بھی اسی طرح دعا کرتیں اسکے لیے پھر دیتیں اسکو مال پس لوگوں نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر نہ دعا کروں میں انکے لیے تو البتہ ہو حق انکا مجھپر بسبب دعا کے میرے لیے زیادہ حق میرے سے انپر بسبب صدقہ کے پس دعا کرتی ہوں اسکے لیے جیسے کہ وہ دعا کرتا ہے میرے لیے تاکہ بدلا اتاروں میں دعا اسکی کا ساتھ دعا اپنی کے اور خالص ہو صدقہ ع **وعن جابر** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُسْأَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوے ساتھ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے نہ مانگو لوگوں سے کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یعنے نہ کہو کہ دے مجکو کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یا واسطے اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہے اس سے کہ مانگی جاوے ساتھ اسکے متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اسکے جنت کہ یا اللہ مانگتے ہیں ہم تجھسے بواسطہ ذات کریم تیری کے یہ کہ داخل کرے تو ہمکو جنت میں ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بِیْرَحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُہَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِیْہَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ بِیْرَحَاءَ وَاِنَّہَا صَدَقَۃٌ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْجُوْ بِرَّہَا وَذُخْرَہَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَائِحٌ ذٰلِکَ مَالٌ رَائِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَہَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَسَمَہَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس رض سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بہت مالدار مدینہ کے انصار میں قسم کھجوروں سے اور تھا بہت محبوب مالوں انکے سے طرف بیرحا کہ نام انکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد کے یعنے مسجد نبوی کے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اسمیں اور پیتے پانی اسمیں کا کہ اچھا تھا یعنے شیریں یا حلال بلا شبہ کہا انس رض نے پس جب اتری یہ آیت ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یعنے جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے ہوے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور تحقیق بہت محبوب مال میرے سے طرف میرے بیرحا ہے اور تحقیق وہ صدقہ ہے واسطے اللہ کے امید رکھتا ہوں نیکی اسکے کی یعنے بموجب آیہ کریمہ کے اور امیدوار ہوں

ذخیرہ رکھنے اسکے کا نزدیک اللہ کے پس رکھو اسکو ای رسول خدا کے جہان دکھلاوے تمکو اللہ یعنے آپ جس جگہ مناسب جانیے خرچ فرمائیے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہ معنی بیچارہ مال ہی نفع دنیے والا اور تحقیق سنا مین نے جو کہا تونے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون
یہ کہ تقسیم کردے اسکو اپنے قرابتیون مین یعنے محتاج قرابتیون کو تا ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ
یعنے جو فرمایا آپنے پھر تقسیم کیا اس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیون مین اور چچا کے بیٹون مین نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** بنی عم سے مراد
اقارب کا یا اقارب سے سوائے انکے اور ناتے دار مراد ہون ۱۲ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ
اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین
صدقہ کا یہ ہی کہ پیٹ بھردے ایک جگر بھوکے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنے جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ
جانور لیکن جانور موذی کہ جنکے لیے حکم مارنے کا ہی یعنے سانپ وغیرہ مستثنی ہین یعنے کھلانا انکا اچھا نہین ۱۲ ع **بَابٌ** **ف** عادت ہی
مولف کی کہ کہین تنہا باب ہی ذکر کرتا ہی بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہی اسمین حدیثین متممات اور ملحقات پہلی باب کے چنانچہ یہ باب بھی ویسا
ہی ہی اور بعضے نسخون مین یون ہی باب ما ینفقہ المراۃ من مال زوجہا یعنے اس باب مین بیان ہی اس چیز کا کہ خرچ کرے عورت اپنے خاوند کے
مال مین سے ۱۲ ع مح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ
مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصدق کرتی ہی
عورت اپنے گھر کے طعام مین سے اس حال مین کہ نہ اسراف کرنے والی ہو ہوتا ہی واسطے اسکے ثواب اسکا بسبب خرچ کرنے اسکی کے اور ہوتا اسکے
خاوند کو ثواب اسکا بسبب کمانے اس مال کے اور واسطے داروغہ کے مانند اسکے یعنے کھانا جسکے حوالہ ہی اسکو بھی ثواب بسبب خرچ کرنیکے
ایسا ہی ہوتا ہی جیسے میان بیوی کو نہین کم کرتے بعض انکے ثواب بعض کے کو کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ محمول ہی اسپر کہ خاوند
نے اذن دے دیا ہو بیوی کو تصدق کرنے کا صریحًا یا دلالۃً اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم جاری ہوا ہی اوپر عادۃ اہل حجاز کے کہ عادت
انکی یہ ہی کہ اپنی بی بیون کو اور خادمون کو اذن دیدیتے ہین یہ کہ ضیافت کرین وہ مہمانون کی اور کھلاوین سائل و مساکین اور
ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرتؐ نے اپنی امت کو کہ یہ عادت نیک حاصل کرین ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہی عورت کمائی یعنے مال خاوند اپنے کے سے بغیر حکم اسکے کے پس واسطے اسکے ہی آدھا ثواب اسکا نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بغیر اسکے حکم کے مراد بغیر حکم اسکے سے یہ ہی کہ خاص اس صدقہ کا خاوند نے حکم نہین کیا لیکن جانتی ہی رضا خاوند
کی بالاجمال صریحًا یا دلالۃً یعنے تھوڑی چیز ہو کہ اسکے دینے کو کوئی منع نہین کرتا جیسے یہان فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیدیتے ہین ۱۲ ع
وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ
كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی اشعریؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوے اس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکے یعنے صدقہ اور زکوٰۃ
اسکے کے پورے بدون نقصان کے خوشی دل اپنے کے سے پس دیوے اس چیز کو طرف اسکے یہ حکم کیا گیا ہی اسکے لیے ساتھ اسکے ایک ہی دو تصدق

کرنے والون مین کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین چار شرطین مذکور ہوئین ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسرے پورا دینا اور
تیسرے خوشی سے دینا یہ اسلیے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم خوشی سے نہین دیتے جو کہ مالک دلواتے ہین اور چوتھے دینا اُسیکو کہ جسکے لیے حکم کیا گیا ہے
نہ اور مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتھ صیغہ تثنیہ کے ہی یعنے ایک مالک اور دوسرا یہ داروغہ یہ جو دو صدقہ کرنے والے ہین انمین کا ایک یہ بھی ہے
اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ صیغہ جمع کے ہی یعنے داروغہ بھی ایک تصدق کرنے والون مین سے ہی حاصل یہ کہ جو داروغہ مسلمان وامانت دار ہو کہ
جو کچھ مالک دینیکا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہو اسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اسکو بھی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہے
ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا
اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق ماں میری ناگہان
مر گئی اور گمان کرتا ہون مین اسکو کہ اگر بولتی کچھ بعد دیتی یا وصیت کرتی بعد دینے کی پس کیا ہی واسطے اسکے ثواب اگر صدقہ دون مین اسکی طرف سے
فرمایا ہان ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہونچتا ہی اور اسی طرح دعا و استغفار
میت کے لیے مفید ہی مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہی اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہی مانند نماز و تلاوت قرآن کے اور مختار یہ ہی کہ انکا
بھی ثواب پہونچتا ہی اور امام عبداللہ یافعی رح نے لکھا ہی کہ شیخ بزرگ قدر عبدالسلام کو بعد مرنیکے کسی نے خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین ہم
دنیا مین حکم کرتے تھے ساتھ نہ پہونچنے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم مین برخلاف اسکے پایا ہمنے ج **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ**
فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ
امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی
ابی امامہؓ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنے کے سال حجۃ الوداع کے مین کہ نہ خرچ کرے عورت کچھ گھر
خاوند اپنے کے سے مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے یعنے اذن صریحا ہو یا دلالۃ کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا یہ نفیس ترین ہی
مالون ہمارے سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے جب اونی چیز طعام سے تصدق کرنی بغیر اذن خاوند کے نہ درست ہوئی تو طعام تو افضل
چیز ہی یہ کاہے کو درست ہوگا اور ظاہر مین اس حدیث مین اور اوپر کی بعض حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہی لیکن فائدون کو جو کوئی
دیکھیگا تو کچھ تعارض وشبہہ باقی نہ رہیگا اسلیے کہ انسے تطبیق معلوم ہو جائیگی ۱۲ع **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا
فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سعدؓ سے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
لی یعنے عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتون سے تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا دراز قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتون
سے تھی پس کہا اے نبی اللہ کے تحقیق ہم بھاری ہین اپنے باپون پر اور اپنے بیٹون پر اور اپنے خاوندون پر پس کیا حلال ہی ہمارے لیے
مالون انکے سے یعنے بغیر انکے حکم کے فرمایا تازہ مال کھاؤ تم اسکو بطریق تحفے کے بھیجو اسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** مراد تازے مال سے یہ ہے
کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند انکی کے اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ جاتے ہین پس ایسی چیزون مین حاجت اذن کی نہین
اسلیے کہ عرف عادت جاری ہی کہ لوگ ایسی چیزون کے خرچ کرنیکو منع نہین کرتے پس اذن دلالۃ حاصل ہی بخلاف خشک چیز کے کہ اسمین اذن
ورضا ضرور چاہیے ۱۲ع ج **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ

أُقَدِّدَ لَحْمًا إِذْ جَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ فَقَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا وَقَالَ فِي رِوَايَةٍ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمیر غلام آزاد ابی اللحم کے سے کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے نے کہ چیرون مین گوشت کو یعنی سکھانے کے لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کھلایا مین نے اسکو اسمین سے پس جانا یہ صاحب میرے نے پس مارا مجکو پھر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہ روبرو حضرت کے پس بلایا حضرت نے صاحب میری کو پھر فرمایا کیون مارا تو نے اسکو کہا دیتا ہی طعام میرا بدون حکم میرے کے فرمایا ثواب میان تم دونون کے ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عمیر نے تھا مین غلام کسیکا پس پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنے کے سے کچھ یعنی چیز قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہی اسمین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کے ہی آدھون آدہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** ثواب درمیان تم دونون کے یعنی اگر امر کرتا تو دیگا یار اضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہ نہین تھا کہ غلام کو حق تصرف ہی ملک مولی مین علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو ایسے امر پر کہ مولی کے حق مین اچھا تھا پس رغبت دلائی مولی کو اس پر کہ غنیمت جانے ثواب کو اور درگذر کرے اسسے غرضکہ یہ تعلیم اور رہنمائی تھی ابی اللحم کے لیے نہ تقریر یعنی جائز رکھنا فعل غلام کا

بَابُ مَنْ لَا يَعُودُ فِي الصَّدَقَةِ

باب ہی بیچ بیان اس شخص کے کہ نہ لیوے صدقے دلیے ہوے اپنے کو یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عمر بن خطابؓ سے کہ کہا سوار کیا مین نے کسیکو گھوڑے پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی پاس گھوڑا نہ تھا مین نے اسکو گھوڑا دیا پس ضائع کیا اس شخص نے کہ تھا گھوڑا اسکے پاس یعنی بسبب بے غوری کے دبلا کردیا پس چاہا مین نے یہ کہ مول لون مین اسکو اور گمان کیا مین نے یہ کہ بیچیگا وہ اسکو سستا پھر پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اسکو اور نہ عود کر اپنے صدقہ مین اگرچہ دیوے تجکو وہ بدلے ایک درہم کے یعنی یہ عود صورت ہی نہ حقیقۃ اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ مین مانند کتے کے ہی کہ چاٹتا ہی اپنی قے کو اور ایک روایت مین ہی کہ نہ رجوع کر اپنے صدقہ مین یعنی اگرچہ صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ مین مانند چاٹنے والے کے ہی اپنی قے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچیگا اسکو سستا یعنی بسبب دبلے ہوجانے کے یا اسلیے کہا کہ مین محسن اسکا تھا اور نہ خرید کر یہ نہی تنزیہی ہی کہا ابن مالک نے کہ گئے ہین بعضے عالم طرف اسکے کہ صدقہ دینے والے کو خریدنا اپنے صدقہ کا حرام ہی بموجب ظاہر اس حدیث کے اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہ مکروہ تنزیہی ہی اسلیے کہ اسمین قبح لغیرہ ہی وہ یہ ہی کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہی وہ اکثر سستے مول کو بیچتا ہی صدقہ دینے والے کے ہاتھ بسبب پہلے احسان اسکے کے پس ہوتا ہی مانند عود کرنے والے کے اپنے صدقہ مین بیچ اس مقدار کے کہ رعایت کیا گیا **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہؓ سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی انکے پاس ایک عورت

پھر کہا اے رسول خدا کے تحقیق تصدق کی تھی مینے اپنی ماں کو ایک لونڈی اور تحقیق ماں مرگئی یعنی پس آیا لون مین اُسکو اور عود کر گئی میرے ملک مین
یا نہین فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنے بسبب تصدق کرنیکے اور پھیر دیا لونڈی کو تجھپر میراث نے کہا عورت نے اے رسول اللہ کے تحقیق تھی ماں پر روزے
مہینہ بھر کے کیا روزے رکھون مین اسکی طرف سے یعنے حقیقۃً یا حکماً فرمایا کہ روزے رکھ اسکی طرف سے کہا اُس عورت نے کہ تحقیق ماں میری نے نہین
حج کیا کبھی کیا حج کرون مین اسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اسکی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پھیر دیا میراث نے یہ نسبت مجازی ہے یعنے پھیرا اسکو
اللہ نے تجھپر بسبب میراث کے اور ہوئی لونڈی ملک تیری بسبب ارث کے اور آئی تیرے پاس ساتھ وجہ حلال کے حاصل ہے کہ صدقے مین عود کرنا جو منع ہے
یہ اس قبیلے سے نہین ہے اسلیے کہ یہ امر اختیاری نہین ہے اور روزے رکھ یعنے حکماً کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہے مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ روزہ رکھنا
کسی کی طرف سے کسی کو درست نہین بلکہ وارث فدیہ دین کہ بیان انکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضا روزون مین ہوگا انشا اللہ تعالے
اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ عبادت کئی قسم پر ہے ایک تو نری مالی جیسے زکوۃ اور دوسری نری بدنی جیسے نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سے
جیسے حج پس مالی مین نیابت جائز ہے حالت اختیاری مین بھی اور ضرورت مین بھی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے سو حاصل ہے بسبب
ادا کرنے نائب کے اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اسلیے کہ مقصود مشقت مین ڈالنا نفس کا ہے اور وہ حاصل نہین ہوتا نائب کے کرنے سے
اور مرکب مین جائز ہے وقت عجز کے نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہے نائب کرنا حالت قدرت مین بھی اسلیے کہ باب نفل کا وسیع تر ہے
اور یہان حج کر لینے برابر ہے کہ واجب ہوا تھا اسپر یا نہین وصیت کی تھی اسکو یا نہین وارث کو درست ہے کہ مورث کی طرف سے حج کروا دے یا آپ
کرے بغیر اذن اسکی کے اور غیر کو اذن شرط ہے واللہ اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوۃ ساتھ مدد و توفیق اللہ تعالے کے اب آگے اسکے ہے کتاب الصوم
نسأل اللہ اتمامہ

کتاب الصوم

کتاب ہے بیچ بیان روزے کے **ف** صوم کے معنے لغت مین ہین مطلق بند رہنے کے اور شرع
مین معنی اسکے ہین بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے کسی چیز کے سے اندر بدن کے کہ اسکو حکم اندر کا ہے فجر سے غروب تک
ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنے مسلمان بھی ہو اور پاک بھی ہو حیض و نفاس سے اور روزہ یعنے رمضان کا تیسرا رکن ہے
اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالے نے بڑے بڑے فائدون کے لیے سب مین بڑے فائدے اسکے دو ہین ایک تو یہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہے نفس امارہ
کو اور جاتی رہتی ہے تیزی اسکی اور سب اعضا آنکھ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہو جاتے ہین بسبب اسکے پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہے
چنانچہ اسلیے کہا گیا ہے کہ جب بھوکا ہوتا ہے نفس سیر ہوتے ہین تمام اعضا یعنے رغبت نہین کرتے مناسب اپنے کی اور جب سیر ہوتا ہے نفس بھوکے
ہوتے ہین سب اعضا یعنے رغبت کرتے ہین مناسب اپنے کی اور مناسب سے مراد وہ چیز ہے کہ عضو اسکے لیے پیدا ہوتا ہے مثلاً آنکھ دیکھنے کے لیے پیدا
ہوئی ہے پس حالت بھوک مین کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بھرے پر ہوتی ہے اسی طرح باقی کو سمجھ لے اور دوسرا فائدہ
یہ ہے اس سے دل صاف ہو جاتا ہے کدورتون سے اسلیے کہ کدورت دل کی بسبب فضول زبان اور آنکھ اور اور اعضا کے ہوتی ہے یعنے کلام زائد
حاجت سے کرنی اور دیکھنا بلا ضرورت اور اور اعضا سے کام زیادہ حاجت سے کرنی اور روزہ دار ان چیزون سے امن مین ہوتا ہے
اور بسبب صفائی دل کے اچھے کام کرتا ہے اور درجات عالی حاصل ہوتے ہین اور اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ یہ سبب رحم کا ہوتا ہے مساکین پر
اسلیے کہ بعض اوقات جو رنج بھوک کا چکھتا ہے تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہے پس اور کو بھوکا دیکھتا ہے تو رحم کرتا ہے اور اور فائدہ اسکا یہ ہے
کہ موافقت کرتا ہے فقرا کی اور اٹھاتا ہے کبھی وہ چیز کہ اوٹھاتے ہین وہ اور اس سے بلند ہوتا ہے مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالے کے جیسے منقول ہے
بشر حافی سے کہ ایک شخص انکے پاس گیا جاڑے مین پس پایا انکو کہ بیٹھے ہوئے کانپتے تھے اور کپڑے انکے الگ رکھے تھے پاس پس کہا

اناوکہ ایسے وقت مین کپڑے اتارے تنے کہا ای بھائی فقرا بہت ہین او مجکو طاقت نہین کہ خبرگیری انکی کرون کپڑون کی طرف سے پس موافقت کرتا ہون انکی ساتھ اٹھانے تکلیف جاڑے کے جیسے کہ وہ اٹھاتے ہین انتہی اور اسلیے تھے کتے بعضے اولیا رعارفین وقت کھانے ہر نوالے کے اللہم لاتواخذنی بحق الجائعین یعنے یا اللہ نہ مواخذہ کر مجسے ساتھ حق بھوکون کے اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر ہوتے تھے طعام سے سال قحط مین باوجود کثرت غلہ کے کہ انکے پاس تھا تاکہ نہ بھول جاوین بھوکون کو اور مشابہ ہون ساتھ انکے تکلیف اٹھانے مین پھر ہوئی فرضیت رمضان کی دس روز بعد تحویل قبلہ کے شعبان کے مہینے مین کہ اٹھارواں مہینا تھا ہجرت سے اور بعضون نے کہا ہی کہ نہین فرض تھا پہلے اسکے کوئی روزہ اور بعضون نے کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نے کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضون نے کہا ایام بیض کے اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ نماز افضل ہی یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہ ہی کہ نماز افضل ہی سب اعمال سے اور بعضون نے کہا روزہ افضل ہی اور منکر فرضیت روزہ رمضان کے کا کافر ہوتا ہی اور تارک ہمکا اشد گنہگار چنانچہ درمختار کے باب مایفسد الصوم مین لکھا ہی ولو اکل عمدا شہرۃ بلا عذر یقتل یعنے جو شخص کھاوے رمضان مین قصدا بلا عذر علی الاعلان وہ ایسا کہ قتل کیا جاوے انتہی **الفصل الاول** فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہی رمضان کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور ایک روایت مین ہی کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین اور ایک روایت مین ہی کھولے جاتے ہین دروازے رحمت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے یہ کنایہ ہی اس سے کہ پے در پے رحمت نازل ہوتی ہی اور چڑھتے ہین اعمال بغیر مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہی اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے یہ کنایہ ہی اس سے کہ توفیق ہوتی ہی نیک کامون کی کہ باعث دخول جنت کے ہین اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے یہ کنایہ اس سے ہی کہ باز رہتا ہی روزہ دار ایسے کامون سے کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہون اسلیے کہ روزہ دار بچتا ہی کبائر سے اور بخشے جاتے ہین اسکے صغیرہ گناہ بسبب برکت روزے کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین یعنے زنجیرون مین باندھے جاتے ہین سرکش شیطانون مین کے اور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی اس سے کہ باز رہتے ہین شیاطین لوگون کے بہکانے سے اور لوگ وسوسے انکے نہین قبول کرتے اسلیے کہ بسبب روزے کے جاتی رہتی ہی قوۃ حیوانیہ جو جڑ ہے غضب اور شہوت کے جو کہ باعث ہوتے ہین طرح طرح کے گناہون کے اور قوی ہوتی ہی قوت عقلیہ جو باعث ہوتی ہی طاعات کی جیسے کہ دیکھا ہی جاتا ہی کہ رمضان مین بہ نسبت اور مہینون کے گناہ کم ہوتے ہین اور عبادت بہت ہوتی ہی اور بجاے فتحت ابواب الرحمۃ کے ایک روایت مین آیا ہی بدلے فتحت ابواب السماء کے ہی اور باقی حدیث وہی ہی جو کہ مذکور ہوئی **وَعَنْ** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابٍ مِنْھَا بَابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانَ لَا یَدْخُلُہٗ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹھ دروازے ہین انمین سے ایک دروازہ ہی کہ نام رکھا گیا ہی اسکا ریان نہ داخل ہونگے اسمین مگر روزہ دار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ریان کے معنی ہین سیراب کے اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ مین تفصیل کیا گیا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا

وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے یعنے سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنے نہ لوگون کے ڈر سے اور نہ سنانے دکھانے کے لیے رکھا بخشے جاوینگے اسکے لیے جو کہ پہلے کیے گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا رمضان مین ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہین گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا شب قدر کو ایمان سے یعنے ایمان رکھتا ہوا اسکے ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جائینگے اسکے لیے جو پہلے کیے گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور کھڑا ہوا رمضان مین یعنے رمضان کی راتون مین تراویح پڑھے اور تلاوت قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف اور عمرہ کرے اور مانند انکے کے اور عبادتین کرے اور کھڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اسکو یا نہ جانا اور بخشے جائینگے الخ کہا نووی نے کہ مکفرات یعنے اعمال گناہ جھاڑنے والے گناہون صغائر کو مٹا ڈالتے ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتے ہین اور اگر گناہ اسکے ذمہ نہین ہوتے تو بسبب مکفرات کے بلند ہوتے ہین درجے جنتون مین ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہے ثواب اسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اسکے کے سات سو چند تک فرمایا اللہ تعالے نے مگر روزہ اسلیے کہ روزہ میرے ہی لیے ہے اور مین ہی جزا دونگا اسکی یعنے اسکی جزا ئین مین جانتا ہون آپ ہی دونگا نہ سونپونگا اسکو طرف غیر اپنے کے چھوڑتا ہے خواہش اپنی اور کھانا اپنا میرے لیے یعنے بسبب امر میرے کے اور قصد رضا میری کے اور ثواب میرے کے لیے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار اپنی کے اور ایک خوشی وہ ملاقات پروردگار اپنی کے یعنے بسبب ملنے ثواب کے اور البتہ بو منہ روزہ دار کی خوشتر ہے نزدیک اللہ کے بو مشک کی سے اور روزہ سپر ہے یعنے اسکے سبب سے بچتا ہے شر شیطان سے دنیا مین اور آگ دوزخ سے آخرت مین پس جب ہو دن روزے ایک تمھارے کا پس نہ بات فحش کہے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ بیہودگی کے پس اگر برا کہے اسکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اسکے کا پس چاہیے کہ کہے تحقیق مین شخص روزہ دار ہون نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک نیکی کی جو دس نیکیان لکھی جاتی ہین یہ ادنی درجہ ہے اور اور زیادہ کیجاتی ہے سات سو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعضے جاے اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے جیسا کہ آیا ہے کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکھ نیکیان لکھی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنے ثواب اسکا بے نہایت ہے کہ مقدار اسکی کوئی نہین جانتا سواے اللہ تعالے کے ایسی فضیلت روزے کی دو سبب سے ہے ایک تو یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہے یہ خالص اللہ تعالے ہی کے لیے ریا کو اسمین دخل نہین چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے فانہ لی یعنے روزہ خاص میرے ہی لیے ہے اسلیے کہ روزے کے لیے صورت نہین ہے وجود مین بخلاف اور عبادات کے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ روزہ مین نفس کشی ہے اور نقصان بدن کا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے بھوک اور پیاس پر اور اور عبادات مین یہ باتین نہین چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے یدع شہوتہ یعنے چھوڑتا ہے ان چیزون کو کہ دل چاہتا ہے یعنے جو چیز منع ہین روزے مین وہ چھوڑ دیتا ہے اور لفظ طعام بعد لفظ شہوتہ کے ہے تخصیص بعد تعمیم کے یا شہوۃ سے مراد جماع ہے اور طعام سے اور چیزین روزہ توڑنے والین اور ایک خوشی نزدیک افطار کے

نکلنے کے عہدہ حکم الٰہی سے یا بسبب نورانیت اور توفیق عبادت کے، یا بسبب کھانے اور پینے کے حالت بھوک اور پیاس مین اور آخیر جملہ کے معنی یہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہے یا ارادہ لڑنے کا کرے تو وہ اسکو برا نکہے اور نہ لڑے بلکہ کہے کہ مین روزہ دار ہون یہ بات یا تو زبان سے کہے تاکہ باز رہے دشمن اسلیے کہ گویا اُسنے کہا اسکو کہ جبکہ مین روزہ دار رہوا تو نہین جائز مجھے لڑنا تجھسے پس نہ ... لائق تجھے بھی لڑنا امسے قبل اسلیے یہ خلاف مروت کے ہی پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہ ہین کہ مین روزے سے ہون پس نہین لائق تجھے زبان درازی یا دست درازی اسلیے کہ مین اللہ تعالے کے ذمہ مین ہون یا یہ بات اپنے دل مین کہے کہ مین روزہ سے ہون مجھے نچاہیے کہ برا کہون یا لڑون ۱۲ ع ۱۲ ح لفظ الا الصوم پر مولانا عبد العزیز نے لکھا ہی کہ کہا بعضے شارحون نے کہ ہم جانتے نہین کہ یہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہی لیکن واجب ہی ہمپر تصدیق کرنی اسکی اور بعضون نے کہا کہ عرب روزہ رکھنے مین اللہ کا شریک کسیکو نہین کرتے تھے یعنے سجدہ وغیرہ اور کے لیے کرتے ہین ویسے روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے سواے اللہ تعالے کے اور حق یہ ہی کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہ چھوڑتا ہی تو ایک طرح کی پاکی حاصل کرتا ہی پس یہ اسباب مین متخلق ہوتا ہی ساتھ خلق باری تعالی کے یعنی جیسے باریتعالی منزہ ہی کھانے پینے سے ویسی ہی یہ بھی اپنے کو منزہ کرتا ہی کھانے پینے سے ونکو پس اس سبب یہ خصوصیت ہی اسکی انتہی ۱۲ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے اور یہان کے بعضے لوگون نے اُسکے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہی شرک کرنے مین کہ بعضے بزرگون کے روزے بھی رکھتے ہین بچاوے اللہ تعالے ہم سبکو اس بلا سے مؤلف

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان اول ليلة من شهر رمضان صفدت الشياطين ومردة الجن وغلقت ابواب النار فلم يفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة فلم يغلق منها باب وينادي مناد يا باغي الخير اقبل ويا باغي الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذلك كل ليلة رواه الترمذي وابن ماجة ورواه احمد عن رجل وقال الترمذي هذا حديث غريب روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہی پہلی رات مہینے رمضان کے سے قید کیے جاتے ہین شیطان اور سرکش جنون کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے پس نہین کھولا جاتا ہی اُسمین سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پس نہین بند کیا جاتا ہی اُسمین سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہی پکارنے والا اے طلب کرنے والے خیر کے یعنے عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنے اللہ کی طرف اور اے ارادہ کرنے والے برائی کے بندرہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہین آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنے اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بہت بندون کو آگ سے بحرمت اس ماہ مبارک کے پس شاید کہ تو بھی ہوا نمین سے اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہی یعنے رمضان کی شبون مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف شیطانون کو قید کرتے ہین اسلیے کہ وہ وسوسہ نڈالین روزہ دارون کے دلون مین اور نشانی اسکی یہ ہی کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنون مین پرہیز کرتے ہین گناہ سے اور رجوع کرتے ہین طرف اللہ تعالے کے اور بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہی تو سبب اسکا یہ ہی کہ وہ تاثیر ہی پہلے بہکانے شیاطین کے کہ بیٹھ رہی ہی اندر خبیث نفسون کے یعنے پہلے جو شیطان بہکاتا تھا نفس کو عادت اسکی پڑ رہی ہی اسمین سے اب بھی کرتا ہی اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالے کے یعنے بہت کوشش کر اسکی عبادت مین اسلیے کہ یہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاویگا ثواب بہت تھوڑے عمل پر اور بندرہ برائی سے یعنے باز آ گناہ سے اور رجوع کر طرف اللہ تعالے کے اسلیے کہ یہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاكم رمضان شهر مبارك فرض الله عليكم صيامه تفتح فيه ابواب السماء وتغلق فيه

أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیے اللہ تعالے نے تمپر روزے اسکے کھولے جاتے ہین اسمین دروازے آسمان کے اور بند کیے جاتے ہین اسمین دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہین اسمین سرکش شیطانون کے واسطے اللہ کے اسمین یعنے رمضان کی راتون مین یا عشرہ اخیر رمضان مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینون سے یعنے عمل کرنا اسمین افضل ہی عمل کرنے سے ہزار مہینون مین کہ نہو انمین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بھلائی اسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** سرکش شیطانون کے سمجھا جاتا ہی اس حدیث سے کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہ عجیب معنی ہین دور ہوجاتا ہی بسبب انکے اشکال پہلا پس ہوگا عطف مردہ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف التفسیر و بیان اور محروم رہا بھلائی اسکی سے یعنے نہ توفیق ہوئی شب بیداری کی اگرچہ اول شب اور آخر ہی شب جاگتا اور بندگی کرتا اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ جسنے نماز پڑھی عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا اسنے حصہ اپنا لیلۃ القدر سے اور محروم رہا ہر بھلائی سے اسمین بڑا مبالغہ ہی اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہی ۱۲ ع **ف** یہ جو ملا علیؒ نے کہا کہ دور ہوجاتا ہی بسبب انکے پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے وہ ہی جو کہ اوپر کی حدیث کے فائدے مین گذرا کہ بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہی حاصل یہ کہ اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ شیطان جو قید ہوتے ہین تو پھر گناہ کیون ہوتے ہین ایک تو اسکا جواب اوپر کے فائدے مین لکھا گیا کہ وہ تاثیر پہلے بہکانے شیطان کی ہی اور دوسرا جواب یہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہین اور ایسے ویسے چھوٹے رہتے ہین وہ بہکاتے ہین لیکن فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہین پس دوسرا جواب کچھ خوب نہوا ایک تقریر میرے استاد مکرم مولانا اسحق زاد اللہ شرفاً نے بیان فرمائی کہ وہ ان سب سے افضل ہی اس سے اشکال مذکور نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہوجاتی ہی وہ یہ ہی کہ سرکش شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہی اور مطلق شیطانونکا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنے سرکش شیطان فاسقون کے بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ بہ نسبت اور دنون کے گناہ کم کرتے ہین اور ایسے ویسے شیطان بہکاتے رہتے ہین اور مطلق شیاطین صلحا کے بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ کبیرہ گناہون سے باز رہتے ہین اور اگر کرتے بھی ہین بمقتضاے بشریت کے تو توبہ و استغفار کرتے ہین اور ایک جواب یہ ہی کہ بعضے گناہ بسبب بہکانے شیطان کے ہوتے ہین اور بعضے بمقتضاے نفس کے پس جو کہ شیطان کے بہکانے سے ہوتے ہین انسے لوگ محفوظ رہتے ہین اور جو کہ بمقتضاے نفس کے ہوتے ہین وہ ان دنون مین بھی ہوتے ہین انتہی + مؤلف **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ اے رب میرے تحقیق مینے منع کیا اسکو کھانے سے اور رغبت کی چیزون سے دن مین یعنے پانی اور جماع اور غیبت وغیرہا سے پس شفاعت قبول کر میری اسکے حق مین اور کہیگا قرآن باز رکھا تھا مینے اسکو نیند سے رات کو پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** قرآن یعنے پڑھنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہی اور شاید کہ رمضان کی شفاعت سے گناہ مٹائے جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلی ملینگے ۱۲ ع **وَعَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مَحْرُومٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس بن مالکؓ سے کہ کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ مہینا آیا ہی تمپر اور اسمین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینون سے یعنے شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اس سے
یعنے خیر اسکی سے کہ توفیق عبادت کی نہوئی اسمین اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہین محروم کیا جاتا خیر
اسکی سے مگر ہر بے نصیب نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** آیا تمھارے پاس یعنے پس غنیمت جانو اسکے آنے کو دنون کو روزے رکھو اور قیام
کرو راتون کو اور مگر ہر بے نصیب یعنے جو کہ بے نصیب سعادت سے ہی اور نہین ذوق ہی اسکو عبادت مین وہی محروم رہتا ہی اس سے
وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ
لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ
اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ
الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ
يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي
اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ
شَرْبَةً لَا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ
مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ۔ اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر
دن شعبان کے یعنے خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایا ڈالا تمپر مہینے بڑے نے یعنے قریب آیا مہینا رمضان کا مہینا ہی
بابرکت مہینا ہی کہ اسمین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینے سے یعنے لیلۃ القدر کیے اللہ تعالے نے روزے اسکے فرض اور کیا قیام رات اسکی کا
نفل جو کوئی نزدیکی ڈھونڈھے اللہ کی اسمین ساتھ کسی خصلت کے نیکی سے یعنے انواع نفل سے ہوتا ہی مانند اسکے کہ ادا کیا فرض سوائے
رمضان کے یعنے نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسے فرض کا اور دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین یعنے بدنی یا مالی ہوتا ہی
مانند اسکے کہ ادا کیے ستر فرض سوائے رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر ثواب اسکا بہشت ہی اور مہینہ غمخواری کا ہی اور مہینا ہی کہ
زیادہ کیا جاتا ہی اسمین رزق مومن کا یعنے رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار
کو یعنے کسب حلال سے ہوتا ہی اسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہون اسکے کے اور سبب آزادی ذات اسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اسکے
ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اسکے سے کچھ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ
افطار کرواوین ساتھ اسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہی اللہ تعالے یہ ثواب اس شخص کو کہ افطار کرواوے
روزہ دار کو ساتھ ایک گھونٹ لسی کے یا ایک کھجور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیگا روزدار کا پلا دیگا اسکو اللہ
حوض میرے سے یعنے حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنے بعد اسکے یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہی کہ پہلے اسکے
رحمت ہی اور بیچ مین اسکے بخشش ہی یعنے وہ زمانہ مغفرت کا ہی اور آخر اسکے آزادی ہی آگ سے یعنے یہ تینون چیزین مومنون
ہی کے لیے ہوتی ہین نہ کافرون کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھ لونڈی غلام سے مہینے رمضان کے مین بخشتا ہی
اللہ تعالے واسطے اسکے اور آزاد کرتا ہی اسکو آگ سے **ف** اور کیا قیام رات اسکی کا نفل یعنے کی شب بیداری اسکی واسطے

تراویح پڑھنے اور مانند اسکی کے سنت موکدہ پس جسنے کیا یہ پہونچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سے اور گرفتار ہوا اللہ تعالے کے عتاب مین اور ابو داؤد مین بیچ باب فی شہادۃ الواحد علے رویۃ ہلال رمضان کے آیا ہی فامر بلالاً فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا یعنے جب گواہی گذری رمضان کے چاند کی تو حضرتؐ نے حکم کیا بلال کو ندا کرنے کا پس ندا کی اُنھون نے لوگون مین یہ کہ قیام کرین یعنے تراویح پڑھین اور روزہ رکھین اور وہ مہینا صبر کا ہی کہ بند رہتا ہی آدمی کھانے پینے وغیرہ سے اور وہ مہینا غمخوار یکا ہی کہ فقیرون اور بھوکون کی خبرگیری کرنی چاہیے اور بیان تک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہ معلوم ہی ہی کہ جنت مین پیاس نہین ہونیکی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وانک لا تظمؤ فیہا یعنے اور تحقیق تو نہین پیاسا ہونیکا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونیکا کبھی اور پہلے اسکے رحمت کے یعنے وقت اوترنے رحمت عام کا ہی اگر اسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نرکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑھے اور ہلکا کیا بوجھ یعنے کام کم کروایا اس سے رحم کر کر بسبب روزہ دار ہونے اسکے کے ہو ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنے والے کو ف چھوڑ دیتے ہر قیدی کو یعنے جو کہ قید کیے جاتے تھے واسطے حق اللہ تعالے کے یا واسطے حق بندون کے بندون کے حق کے لیے جو قید ہوتے اُنکے چھوڑنے سے مراد یہ ہی کہ انکو اُنسے کہکر چھڑوا دیتے تھے اور احتمال یہ بھی ہی کہ جو قیدی کہ حضرتؐ کے حق کے لیے ہوتے ہون انھین کو چھوڑتے ہون اور دیتے ہر مانگنے والے کو حضرتؐ سوائے رمضان کے بھی ہر سائل کو دیتے تھے پس بیان مراد یہ ہی کہ زیادہ عادت سے دیتے تھے ہو ع + و مولانا عبد العزیز وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَاْسِ الْحَوْلِ اِلَى الْحَوْلِ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہی واسطے آنے رمضان کے ہر سال سے سال آیندہ تک کہا پس جسوقت کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضان کا چلتی ہی باؤ نیچے عرش کے پتون بہشت کے سے اوپر حورعین کے پھر کہتی ہین حورین ای رب ہمارے گردان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند ٹھنڈے ہون یعنے لذت اٹھاوین بسبب اُنکے یعنے بسبب صحبت اُنکی کے آنکھین ہماری اور ٹھنڈی ہون آنکھین اُنکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین ف ہر سال سے سال آیندہ تک ہر سال غرہ محرم سے ہی اور بعید نہین ہی کہ یہ ہر سال غرہ شوال سے ہو حاصل یہ کہ جنت تمام سال بناؤ کرتی رہتی ہی واسطے آنے رمضان کے اور واسطے اس چیز کے کہ رمضان مین ہوتی ہی یعنے کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندون سے یعنے جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ انکو پڑھتے ہین اور فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے ایک دن رمضان سے مگر دیجاویگی ایک زوجہ حورعین سے بیچ خیمہ موتی کے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالے نے حور مقصورات فی الخیام ہو ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لِاُمَّتِهٖ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کیجاتی ہی واسطے امت حضرتؐ کے یعنے جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخر رات رمضان کے کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی

فرمایا نہین ولیکن کام کرنے والا سوائے اسکے نہین کہ پوری دیا جاتا ہی مزدوری اپنی جس وقت کہ کر چکتا ہی کام اپنا نقل کی یہ احمد نے ف یعنے یہ مغفرت بسبب شب قدر کے نہین بلکہ بسبب فراغت پانیکے ہی کام سے کہ وہ رکھنا روزہ و نکا ہی اور اوپر جو کہا لیغفر لامتہ تو حضرتؐ سے جو لفظ فرمایا تھا اسکے معنی ابوہریرہؓ نے بیان کیے نہ لفظ حضرتؐ کا کہ وہ لفظ یون ہی یغفر لامتی ۞ ح ع

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب ہی بیچ بیان دیکھنے چاند کے یعنے پہلی رات کے چاند کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنے بہ نیت رمضان کے تیسوین شعبان کو یہان تک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہان تک کہ دیکھو اسکو یعنے عید کے چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوے چاند تم پر یعنے تیسوین شب کو بسبب ابر کے یا دھوئین کے یا غبار کے یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطے اسکے یعنے تیس دن پورے کرلو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے مہینا ہوتا ہی کبھی انتیس رات کا پس نہ روزہ رکھو یعنے بقصد رمضان کے یہان تک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ روزہ رکھو یہان تک کہ دیکھو چاند الخ یعنے دیکھو چاند یا ثابت ہو تمھارے نزدیک رویت چاند کی ساتھ گواہی کے کہ تفصیل اسکی دوسری فصل مین مذکور ہووے گی انشاء اللہ تعالے اور یہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہی انتیس رات کا اسمین رغبت دلائی اوپر تلاش کرنے چاند کے تیسوین شب کو ۞ ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنے عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گنتی شعبان کی تیس دن اور اسی طرح رمضان کی تیس دن پوری کرو ۞ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم یعنے عرب جماعت ہین امی کہ حساب کتاب نہین جانتے ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو تیسری بار مین یعنے دو بار تو دونون ہاتھ کی انگلیان بند کر کر کھول کھول دین اور تیسری بار مین تو انگلیان کھولین اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گنتی کرنے انتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا یعنے اس بار تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیسا کہ کہا یعنے پورا تیس دن کا مراد یہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہی اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف امی عرب کو اسلیے کہا کہ جیسے کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسی ہی رہتے تھے لکھتے پڑھتے نہین تھے اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہی کہ اکثر اہل عرب ایسی ہوتے تھے نہ سب یا مراد یہ ہی کہ اچھی طرح حساب و کتاب نہین جانتے اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کے ہمارا طریقہ نہین ہی بلکہ علم ہمارا متعلق ہی ساتھ رویت چاند کے پس جب دیکھتے ہین ہم اسکو ایکبار انتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دونون جگہ کہ جنکے سرون پر لفظ یعنی کا ہی کلام راوی کا ہی کہ ساتھ پہلی لفظ یعنے کے اشارہ اخیر کو بیان کیا پھر ساتھ دوسری لفظ یعنے کے دونون اشارون کو کھول دیا ۞ ع

وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَہْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہین ناقص ہوتے رمضان اور ذیحجہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رمضان کو عید باعتبار اسکے فرمایا کہ قریب ہے
عید کے اور معنی حدیث کے یا تو یہ ہین کہ ایک سال مین مہینا رمضان کا اور ذیحجہ کا دونون ناقص نہین ہوتے ہین یعنے انتیس انتیس دن کے نہین ہوتے
یا یہ معنی کہ حضرت کے زمانہ مین ناقص نہین ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہین ہوتے اگرچہ گنتی مین ایک تیس کا ہو اور ایک
انتیس کا یا دونون انتیس کے ہون ثواب پورے تیس کا ہوتا ہے ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْ ذٰلِکَ الْیَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے رکھے ایک تمھارا رمضان سے روزہ ایک دن کا یا دو دن کا
مگر یہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس دن کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے عادۃ اسکی
تھی کہ مثلا پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اسکو منع نہین اسدن روزہ رکھنا اور جسکو
عادت نہو تو وہ نہ رکھے اور نہی اسمین تنزیہی ہے اور منع اسلیے فرمایا کہ تا نفل اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتھ اہل کتاب کے نہو
کہ وہ فرض روزون کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہین اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہے روزہ آخر شعبان مین ایک روزہ یا دو روزے ع ع +
یہ روزہ یوم الشک کا نہین ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کے سے منع فرمایا سواے روزے عادت کے ۱۲ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ
فَلَا تَصُوْمُوْا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذرے آدھا مہینا شعبان کا پس نہ رکھو روزے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف
یعنے سواے روزے قضا کے یا اور واجب کے روزے نہ رکھے بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہ نہی تنزیہی ہے واسطے شفقت امت کے تا ضعف
نہ لاحق ہو اور بسبب ضعف کے روزے رمضان کے دشوار نہون اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی اسکے حق مین ہے کہ جو طاقت پے در پے روزے رکھنے کی
نہ رکھے پس مستحب ہے اسکو افطار کرنا جیسے کہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تاکہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہو اسکے لیے بھی نہین اسلیکہ
ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے بہی روزے رکھتے تھے ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَحْصُوْا ھِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے شعبان کے مہینہ کے دن گنتے رہو تاکہ جانو آنا رمضان
کا ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَہْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہون دو مہینے پے در پے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ف یعنے تمام مہینے شعبان کے مین بہی روزے سے رہتے اور مفصل معنی اس حدیث کے باب صیام التطوع مین بیان ہونگے
انشاء اللہ تعالے ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْیَوْمَ الَّذِیْ یُشَکُّ فِیْہِ فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عمار بن یاسرؓ سے کہ

کہا جو شخص کہ روزہ رکھے اسدن کہ شک کیا جاتا ہے اسمین پس تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے نہ معلوم ہو یا گواہی دے چاند دیکھنے کی ایک شخص پھر رد کیجاوے گواہی اس شخص کی یا وہ فاسق گواہی دین پھر رد کیجاوے گواہی انکی اسکی صبح کو دن جو ہو اسکو دن شک کا کہتے ہین اسلیے کہ احتمال ہے کہ رمضان کا دن ہو وہ اور یہ بھی احتمال ہے کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہو اسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین ہے پس دن شک کے روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور اور واجب کے مکروہ ہے اور اسدن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر ایک شخص اول شعبان سے روزے رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اس روز آپڑا ہے کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہے اسکو روزہ رکھنا اسدن کا اور اسی طرح افضل ہے یہ روزہ یوم الشک کا اسکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان مین روزے رکھتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکھین اسدن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کر کر افطار کرین ابن عمرؓ اور اور بہت صحابہ کا معمول تھا کہ جب انتیس روز شعبان کے گذرتے تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھتے والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہے اسکو علما نے روزے نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی مین جو منع ہے روزہ تو مراد اسے یہ ہے کہ ساتھ نیت رمضان یا اور واجب کے رکھے واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو ایسا نہ ہون وہ عوام ہین اور نیت اسکی اسطرح ہے کہ نیت کرے نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اسدن کے روزے کی اور نہ خیال آوے اسکے دل مین یہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہ روزہ بھی رمضان کا ہے اور مکروہ ہے اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہ روزہ رمضان مین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہونا تو یہ روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر یون نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکھونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نہ نفل ہوگا اور نہ رمضان کا اگرچہ ثابت ہو اسدن رمضان کا ہونا ح + وفتاوی عالمگیری ف وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین نے دیکھا چاند یعنے چاند رمضان کا پس فرمایا حضرتؐ نے کیا گواہی دیتا ہے تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرتؐ نے کیا گواہی دیتا ہے تو یہ کہ محمدؐ پیغمبر خدا کا ہے کہا کہ ہان فرمایا حضرتؐ نے ای بلال پکار دے لوگون مین کہ روزہ رکھین کل کو نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنے فاسق ہونا اسکا معلوم نہو مقبول ہے گواہی اسکی رمضان کے چاند مین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہے رمضان کے چاند مین چنانچہ مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہے کہ ثابت ہوتا ہے چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد یہ ہے غیر گنہگار ہو اور مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچھ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اس صورت مین ہے کہ ابر و غبار ہو اور عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہے کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہے اور اگر ابر و غبار نہو تو دونون مین شرط ہے گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنے لوگ ہین کہ ساتھ ہر ایک کے ظن غالب کل ہو اور تحدید

عدد کی مفوض ہے طرف رائے امام کے اور بعضون کے نزدیک جماعت کثیر سے مراد ایک محلہ کے لوگ ہین اور ابو یوسفؒ سے ایک روایت ہی کہ پچاس مرد
ہون ﴿ع﴾ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ
وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کو کہ تحقیق دیکھا مینے چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگون کو ساتھ روزے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ
مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ روایت ہی عائشہؓ سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینے شعبان کے اسقدر کہ نہ گنتے سوائے شعبان کے پھر روزہ رکھتے وقت دیکھنے
چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا انپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** شعبان کے ایام بہت گنتے رہتے اسلیے
کہ رمضان کے چاند مین غلطی نہ پڑے اور اور مہینون کے دنون کی اتنی محافظت نہ کرتے اسلیے کہ اور مہینون سے کوئی امر شرعی متعلق
نہین مگر حج کے مہینے سے البتہ ہی سو وہ نادر ہی نہین محتاج ہوتا طرف اسکے ہر کوئی ہر سال ﴿ع﴾ **وَعَنْ** أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا
لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ
فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ قُلْنَا
لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلَلْنَا
رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی البختریؒ سے کہ کہا
نکلے ہم یعنے اپنے شہر سے کہ کوفہ تھا عمرہ کرنیکے لیے پس جبکہ اترے ہم بطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان کا ہی درمیان مکہ اور طائف کے جمع ہوئے ہم
چاند دیکھنے کے لیے پس کہا بعضی قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہی اور کہا بعضی قوم نے کہ وہ دوسری شب کا ہی پھر ملاقات کی ہمنے ابن عباسؓ سے پس کہا ہمنے
تحقیق دیکھا ہمنے چاند پس کہا بعضون نے تیسری شب کا ہی اور کہا بعضون نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباسؓ نے کس رات دیکھا تمنے اسکو کہا
ہمنے دیکھا ہمنے رات ایسی اور ایسی کہ یعنے فلانی شب کو بتایا اسکو کہ دیکھا تھا جسمین مثلا پیر کی شب مین یا منگل کی شب مین پس کہا کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کے یعنے جب چاند دیکھین رمضان کرین پس وہ اس رات کا ہی کہ دیکھا
ہمنے اسکو اسمین اور ایک روایت مین ابی البختریؒ سے ہی کہا کہ دیکھا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق مین کہ نام ایک جگہ کا ہی
قریب بطن نخلہ مذکورہ کے پس بھیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباسؓ کے کہ پوچھے انسے یعنے یہ کہ کس رات کا ہی یہ چاند بسبب اختلاف
مذکور سے پس کہا ابن عباسؓ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دراز کی مدت شعبان کی تا وقت
دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پس پوری کرو گنتی یعنے تیس دن شمار کرو اور روزہ رکھو نقل کی یہ مسلم نے **ف**
حاصل یہ کہ مدار چاند کے دیکھنے پر ہی اعتبار اسکے بڑے ہونیکا کچھ نہین بلکہ وارد ہوا ہی کہ بڑا ہونا ہلالون کا قیامت کے علامتون
سے ہی اور روایت ہی دوسری منافی پہلی روایت کی نہین واسطے احتمال اسکے کہ وہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے ہون ذات عرق مین
اور اختلاف کیا ہو اسمین پھر بھیجا آدمی پوچھنے کے لیے ابن عباسؓ کے پاس اور جواب مذکور دیا انکو جبکہ پہونچے ہون بطن نخلہ مین

پوچھا ہو اُنسے بالمشافہہ پس جواب دیا ہو انکو مطابق پہلے جواب کے اور اگر شعبان کے تیسوین تاریخ چاند دیکھے دنکو پہلے زوال کے یا بعد زوال کے تو وہ شب آیندہ کا ہی پس حکم رمضان ہونیکا اور روزہ رکھنے کا نہین کیا جاویگا اور اسی طرح رمضان کی تیسوین کو دیکھے تو بھی شب آیندہ کا کہا جائیگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جائیگا اور واجب علی الکفایہ ہی لوگون پر تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کو اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہ تو لازم ہوگا سبھون پر روزہ رکھنا بموجب ظاہر روایت کے اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلاً اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکھین اور اور جگہ ہفتہ کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہی اور سب جگہ روز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھے اور پھر رد کیا جاوے قول اُسکا تو اسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کریگا اس روزے کو تو قضا لازم آئیگی فقط ﴿ع﴾ باب یہ باب ہی بیچ مسائل متفرقہ روزون کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اسلیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کے برکت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سحری کھاؤ یعنے سحر کے وقت کچھ نہ کچھ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو اور امر اسمین استحباب کے لیے ہی اور سحر کہتے ہین پچھلے حصے اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر سے اسم ہی کھانے پینے اخیر شب کا اور ساتھ پیش سین کے مصدر ہی یعنے کھانا کھانا اسوقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتھ زبر کے ہی اور بعضون نے کہا صواب ساتھ پیش کے ہی اسلیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور برکت ہی اور مراد برکت سے یہ ہی کہ اجر عظیم ہوتا ہی بسبب بجا لانے سنت کے اور قوت ہوتی ہی روزہ رکھنے کی ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو ابن العاص رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے کے اور روزون اہل کتاب کے یعنے یہود و نصاری کے کھانا سحر کا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اہل کتاب کے ہان حرام تھا کھانا رات کو بعد سو رہنے کے اور ہمارے ہان بھی ابتدای اسلام مین یہی حکم تھا پھر مباح ہوا پس مخالفت کرنی انکی شکر گذاری اس نعمت کی ہی ﴿ع﴾ **وَعَنْ** سَہْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سہل رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ ساتھ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرینگے افطار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے بعد غروب ہونے آفتاب کے افطار کرنے مین دیر نہ لگاوے اور علامت غروب ہونے آفتاب کی شہرون مین یہ ہی کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جاوے یعنے جہان سے صبح صادق شروع ہوتی ہی وہانتک پہونچ جاوے بیچون بیچ آسمان کے پہونچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت ہوتی ہی ساتھ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہین یہان تک کہ ستارے گھنے نکلین اور ہماری ملت مین یہی عادت اہل بدعت کی ہی یعنے رافضیون کی انکی بھی مخالفت ہو جائیگی اسمین کہ یہ بھی ضروری اور سنت ہی پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے رات اس جگہ سے یعنے مشرق کی جانب سے سیاہی رات کی اُٹھے اور جاوے دن اس جگہ سے یعنے مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنے سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چھپ جاوے آفتاب یہ تاکید ہی پہلے جملون کی اور افطار کیا یعنے حکماً یہ افطار کرنے والا ہو چکا اگرچہ کھاوے پیوے نہین اور بعضون نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہی کہ معنی یہ ہون چاہیے کہ افطار کرے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيُّكُمْ مِثْلِيْ اِنِّيْ
اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزہ رکھنے سے
پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طے کا روزہ رکھتے ہین یا رسول اللہ فرمایا کون ہے تم مین مانند میرے تحقیق مین رات گذارتا ہون کھلاتا ہے
مجکو رب میرا اور پلاتا ہے مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** طے کا روزہ اسکو کہتے ہین کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیان مین افطار نکرے
اس سے اسلیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہے اور وہ باعث قصور کا اور طاعات مین ہوتا ہے اور اختلاف ہے علما کو اسمین کہ روزہ طے کا سوا حضرت کے
اور نکے لیے جائز ہے یا حرام ہے یا مکروہ ہے بعضے تو کہتے ہین کہ جائز ہے اسکے لیے کہ قادر ہو اسپر اور نہی رحمت اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہے
اور سند انکی یہ حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگون کو وصال سے واسطے رحمت کے انپر اور بعضے صحابہ سے
مثل عبد اللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبد اللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کے رکھنا اسکا منقول ہے
اور اکثر کہتے ہین کہ جائز نہین اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی نے مکروہ کہا ہے اسکو اور اختلاف کیا ہے کہ کراہیت تحریمی ہے یا تنزیہی ہے اور
صحیح تر یہی ہے کہ مکروہ تحریمی ہے اور جمہور علما اسپر ہین کہ یہ خصائص حضرت کے سے ہے اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور اہل سلوک کہ شوق
ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہین افطار کرتے ہین ساتھ جلو پانیکے تا حقیقت وصال سے نکل جاوین واللہ اعلم اور کھلاتا ہے الخ کھلانے پلانے سے
مراد کیا ہے اسمین کئی قول ہین قول مختار یہ ہے کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر کا نہین ہے بلکہ غذاے روحانی مراد ہے کہ بسبب ذوق معارف اور لذت
مناجات اور طاعات کے حاصل ہوتی تھی اسکے سبب سے غذای جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ اسکا محبتون مجازیہ اور مسرورون حسیہ مین کیا گیا ہے
چہ جای محبت حقیقی اور مسرت معنوی ؎ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَفَهٗ
عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ الْاَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ روایت ہے حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
نہ نیت کرے روزے کی پہلے فجر کے پس نہین روزہ واسطے اسکے یعنے کامل روزہ نہین ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور
دارمی نے اور کہا ابو داؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عینیہ اور یونس ایلی نے سب نے نقل کیا زہری سے **ف** ظاہر
اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات سے نکرے تو درست نہین خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علمانے اختلاف
کیا ہے اسمین مذہب امام مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہے نیت رات سے کرنی ہر طرح کے روزے مین اور امام شافعی اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہین
سواے نفل کے نفل مین امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور شافعی کے نزدیک آفتاب غروب ہونیکے پہلے تک بھی جائز اور مذہب ہمارا
یہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین مین جائز ہے نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے ہے اور قضا اور
کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط ہے نیت کرنی رات سے اور دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور سبنے یعنے معمر اور زبیدی اور
ابن عینیہ اور یونس نے روایت کیا ہے زہری سے اور موقوف رکھا ہے حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہین ؎ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنے اذان یعنے صبح کی ایک تمہارا اور
پاس ہو اسکے ہاتھ مین یعنے ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانیکا رکھتا ہو پس نرکھدے باسن کو یہان تلک کہ روا کرے حاجت اپنی اس سے

نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ حکم اسوقت ہی کہ یقینا جانے کہ صبح نہین ہوئی یا گمان غالب ہو نہونے صبح کا یعنے اگر یقین ہو صبح نہونے کا یا گمان ہو اسکا تو فقط سننے سے کھانا پینا موقوف نکردے اور اگر جانے کہ صبح ہو گئی ہی یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک نے کہ اگر نجانے طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہی صبح یا شک ہوا سکا تو موقوف کرے اور بعضون نے کہا کہ مراد اذان سے اذان مغرب کی ہی یعنے اگرچہ ترک کرنا کھانے پینے کا وقت اذان کے مسنون ہی لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کی سنے اور کچھ پیتا ہو تو پینا موقوف نکرے بلکہ پی لے اور پھر نماز کو جاوے ۔ع ۔ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِىْ اِلَىَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بہت پیارا میرے بندون مین طرف میرے وہ ہی کہ جلدی کرے افطار مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بہت پیارا یہ اسلیے ہوتا ہی کہ متابعت کرتا ہی سنت کی اور مخالفت کرتا ہی اہل کتاب کی اور روافض کی ۔ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ غَيْرُ التِّرْمِذِىِّ اور روایت ہی سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ افطار کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کی ہی پس اگر نپاوے کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنے والا ہی نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور نہین ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سواے ترمذی کے **ف** امر اس حدیث مین استحباب کے لیے ہی اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے مین یہ ہی کہ جب معدہ خالی ہوتا ہی اور خواہش کھانے کی ہوتی ہی تو کھانے کو معدہ خوب قبول کرتا ہی پس ایسی حالت مین جو شیرینی معدے مین پہونچتی ہی تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہی اسلیے کہ شیرینی سے قوۃ قوی مین جلدی سرایت کرتی ہی خصوصًا قوۃ باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہی اور شیرینی عرب مین اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہی اور انکے مزاجون کو مناسبت اسکے ساتھ بہت ہی اسلیے اس سے افطار کرنے کو فرمایا اور کھجور نپاوے تو پانی سے افطار کرے کہ اسمین نیک فالی ہی ساتھ طہارت ظاہر و باطن کے ۔ح ۔ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّىَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے پہلے نماز مغرب کے چند تازی کھجورون سے پس اگر نہوتین تازی کھجورین تو افطار کرتے خشک کھجورون سے پس اگر نہوتین خشک کھجورین تو پیتے چند چلو پانی کے یعنے تین چلو نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** ابو یعلی نے روایت کیا ہی کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجورون سے یا ایسی چیز سے کہ نہ پہونچتی اسکو آگ اور بعضون نے جو کہا ہی کہ سنت مکہ مین یہ ہی کہ مقدم کرے آب زمزم کو کھجورون پر یا ملاوے اسکو ساتھ اس پانی کے یہ قول مردود ہی اسلیے کہ یہ اختلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکے مین رہے آپ سے یہ نہین نقل کیا گیا ۔ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِى السُّنَّةِ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرواوے روزہ دار کو یا سامان درست کردے کسی غازی کا پس اسکو ثواب مانند ثواب اسکے کے ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی یہ محی السنہ نے شرح السنہ مین اور کہا یہ صحیح ہی **ف** یعنے جیسا ثواب روزہ دار کو روزے کا ہوتا ہی اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرنے والے کو اور سامان جہاد

درست کر دینے والے کو بھی ہوتا ہے اسلیے کہ مددگار ہوا نیک کار پر ۞ وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالیٰ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے فرماتے گئی پیاس اور تر ہوئیں رگیں اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالیٰ نے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اسمین رغبت دلائی حضرت نے عبادت پر کہ مشقت عبادت کی تھوڑی سی ہے اسلیے کہ جاتی رہتی ہے اور ثواب بہت ہے اسلیے کہ ثابت و باقی رہتا ہے ۞ وعن معاذ بن زھرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابو داود مرسلا اور روایت ہے معاذ بن زہرہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ افطار کرتے فرماتے یا الٰہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا میں نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں نے نقل کی یہ ابو داود نے بطریق ارسال کے **ف** کہا ابن ملک نے کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد لک صمت کے جو لوگوں نے وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ کر لیا ہے کچھ اصل اسکی نہیں اگرچہ معنی صحیح ہیں اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار اسکے کے ایک دعا ہے کہ رد نہیں کیجاتی اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفرلی اور تھے پڑھتے یہ بھی الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت انتہی

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے میں اسلیے کہ یہود و نصاری دیر کرتے ہیں افطار میں نقل کی یہ ابو داود وابن ماجہ نے **ف** دیر کرتے ہیں افطار میں یعنے اسقدر کہ تارے گھنے نکل آویں اور ہمارے زمانے میں پیروی انکی رافضیوں نے کی ہے پس انکے خلاف میں غلبہ اور شوکت دین کی ہے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدای دین کے ہے اور انکی موافقت میں نقصان دین کا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنے اے ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضے انکے دوست ہیں بعضوں کے اور جو کوئی دوستی کرے انسے تم میں سے پس وہ انھیں میں سے ہے ۞ وعن ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ والاخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت ھکذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر ابو موسی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی عطیہ سے کہ کہا گیا میں اور مسروق حضرت عائشہؓ پاس پس کہا ہمنے اے ماں مومنوں کی دو شخص ہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں ایک اینمین سے جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہے اور دیر کر نماز پڑھتا ہے کہا حضرت عائشہؓ نے کون انمیں سے جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے کہا ہمنے عبد اللہ بن مسعودؓ کہا حضرت عائشہؓ نے اسی طرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہے افطار میں اور نماز میں ابو موسی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** عبد اللہ بن مسعودؓ بڑے عالم اور فقیہ تھے انھوں نے عمل کیا سنت پر اور ابو موسیٰ بھی بڑے صحابی تھے انھوں نے عمل کیا بیان جواز پر یا کچھ عذر ہوگا انکو اور شاید کہ کبھی کبھی کرتے ہونگے واللہ اعلم ۞ وعن العرباض بن ساریۃ قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ھلم الی الغداء المبارک رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سحری کے رمضان میں پس کہا آ طرف کھانے بابرکت کے نقل کی یہ ابو داود ونسائی نے ۞ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی ہے سحور مومن کی

کچھ نقل کی یہ ابو داؤد نے **باب تنزیہ الصوم** باب ہے بیچ بیان پاک کرنے روزے کے **ف** یعنے اس باب مین بیان ہے اسکا کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہے اور کس چیز سے ثواب اُسکا باطل ہوتا ہے اور کس چیز سے ثواب اُسکا کم ہوتا ہے پس واجب ہے پرہیز کرنا اُنسے **ف** عرض کرتا ہے مولف اس کتاب کا کہ اگرچہ یعنے مفسدات وغیرہ روزے کے متفرق آگے حدیثون مین مذکور ہین لیکن مین نے چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سے یہ مسائل تفصیل ایک جگہ لکھون تا مفید بہت ہون پس کتاب مداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہے خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور تھے اسمین سے لکھے جاتے ہین اور بعضے درمختار مین سے بھی لکھے ہین **فصل** بیچ بیان ان چیزون کے کہ روزے کو توڑتی نہین ہین اگر کھالیوے یا پی لیوے یا جماع کرے بھول کر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بھول کر پھر یاد آگیا اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ ٹوٹنے کا نہین اور اگر نہ نکالا لوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نے کہا یہ جب ہے کہ نہ حرکت دے نفس اپنے کو یعنے دہکا ندے بعد یاد آنیکے یہان تک کہ منزل ہوجاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکے تو اسپر کفارہ لازم ہوگا جیسے کہ اگر نکال کر پھر داخل کرے تو کفارہ لازم ہوتا ہے اور اگر جماع کرے قصداً پہلے فجر کے اور پھر طلوع ہو فجر تو واجب ہے نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹھیرنے ہی سے لوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونے فجر کے پھر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنے کے نہین اسپر کچھ اور اگر ایک شخص بھول کر کھاتا ہوا اور ہے وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہے روزے کی تمام کرنیکی رات تک بغیر مشقت کے تو یاد دلانا اسکو دیکھنے والا اور مکروہ ہے نہ یاد دلانا اسکو اور اگر یاد دلاوے اسکو کوئی کھانیکے وقت اور اسکو نہ یاد آوے تو لازم آوے گی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہے تو اولے یہ ہے کہ نہ یاد دلاوے اور اگر منزل ہووے ساتھ نظر کرنیکے طرف شرمگاہ عورت کے تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہے اسمین کہ منزل ہووے ساتھ فعل بد کرنیکے جانور سے بعضون کے نزدیک اس سے ٹوٹتا ہے اور بعضون کے نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ہاتھ سے منی گراوے روزہ لوٹ جاتا ہے اور قضا آتی ہے نہ کفارہ اور حلال نہین ہے یہ فعل غیر رمضان مین بھی اگر قصد کرے قضاء شہوت کا اور قصد کرے تسکین شہوت کا امید ہے کہ نہو اسپر وبال یعنے فقط لذت کے لیے کرے تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہو اور نہ نکالنے مین خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہے کہ گنہگار نہو اور گنہگار ہوتا ہے اگر مداومت کرے اسپر اور اگر دہیان کرے کسی عورت کا اور منزل ہوجاوے تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بد کرین آپس مین قصداً اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہوونیگے تو لوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ مسامات سے داخل ہونا منافی نہین یہ ایسا ہی جیسے نہاوے اور ٹھنڈک جگر کو پہونچے اور سرمہ لگانے سے بھی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزا اسکا حلق مین یا رنگ اسکا رینٹ مین یا تھوک مین اسلیے کہ حضرت عائشہ رضی سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان آنکھ کے اور دماغ کے راہ نہین ہے اور آنسو جو نکلتے ہین ٹپک کر نکلتے ہین مانند عرق کے اور جو چیز داخل مسام سے ہو منافی روزے کی نہین جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر رکھے آنکھ مین دودھ یا دوا ساتھ تیل کے پھر پاوے مزا اسکا یا تلخی اسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہے روزہ اور اگر نگل جاوے کچھ یعنے روٹی وغیرہ کہ بندھی ہو ڈوری مین اور ڈورہ اسکے ہاتھ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ ڈوری سے کھل کر گر پڑے جب گر پڑیگی تو لوٹ جاویگا اور اگر داخل کرے حلق مین لکڑی یا مانند اسکے کے اور ایک سرا اسکا اسکے ہاتھ مین ہو نہین مروزہ ٹوٹے گا اور اسی طرح اگر داخل کرے اونگلی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹیگا مگر تر ہوگی ساتھ پانی کے یا تیل کے تو لوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سے مگر ثواب جاتا رہتا ہے اور اگر نیت کرے افطار کی اور افطار نکرے تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دھوان داخل ہو بغیر اسکے فعل کے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ اس سے بچ نہین سکتا اگر منہ بند کرلے تو ناک مین جاتا ہے پس یہ ہے مانند تری کے کہ باقی رہتی ہے منہ مین بعد کلی کرنیکے اور قید بغیر اسکے فعل کے اسلیے لگائی کہ جو قصد کر کر دھوان داخل کریگا حلق مین کسی صورت سے ہو داخل کرنا روزہ اسکا لوٹ جاویگا برابر ہے کہ دھوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوائے انکے کا پس اگر کوئی خوشبوئی جلا کر دھوان اپنی طرف بُلاتا

اور سونگھے گا دھوان اسکا اس حال مین کہ یاد رکھتا ہو روزے کو لوٹ جاویگا روزہ اسلیے کہ ممکن ہی احتراز کرنا اس سے اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین آگاہ
ہونا چاہیے اور یہ وہم کسیکو نہ پیدا ہو کہ یہ مانند سونگھنے گلاب مشک وغیرہما کے ہی اسلیے کہ نری خوشبو مین اور جوہر دھوین مین کہ آدمی کے اندر پہونچے اسکے
فعل سے فرق ظاہر ہی اور اسی طرح دھوین حقہ کے سے روزہ جاتا رہتا ہی اسلیے کہ قصداً کھینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی ہی اس سے اور بطور دوا کے استعمال کیا
جاتا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کے حلق مین جا دین اور ہووین وہ تھوڑے تو روزہ نہین لوٹنے کا اور اگر بہت ہونگے کہ نمکینی انکی حلق مین معلوم ہوگی
تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگھنے سے روزہ نہین جاتا اور اگر جاوے حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستے ہوئے یا مکھی یا اثر دواؤن کا یعنے دوا کوٹتے ہوے یا پٹیا
باندھتے ہوئے اسمین سے کچھ اوڑ کر حلق مین جاوے نہین جاتا روزہ اسلیے کہ نہین ممکن ہی احتراز اُنسے اور اگر روزہ دار صبح کرے حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا
اگرچہ سارے دن یا کئی دن اسی طرح رہے لیکن ثواب سے محروم رہتا ہی بسبب جنب رہنے کے اور نماز وغیرہ نہ پڑھنے کے اور اگر ڈالے سوراخ ذکر مین دوا یا تیل
اور وہ مثانہ مین پہونچ جاوے روزہ نہین جاتا امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک اسلیے کہ مثانہ مین سے منفذ یعنے راستہ اندر کو نہین اور پیشاب جو
نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا ہی اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈے ہی مین ہے تو تینون کے نزدیک نہین جاتا اور پانی مین بیٹھے اور
کان مین پانی جاوے یا کان کھجاوے تنکے سے اور نکلے اسپر میل پھر ڈالے تنکے کو کان مین کئی بار یون ہی کرے نہین روزہ جاتا اور اگر اوترے دماغ سے رینٹ اور ہو نیچے
ناک مین پھر دماغ مین چڑھا جاوے یا نگل جاوے اسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا تھوک منہ سے اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہا تار اسکا اور لٹک آیا ٹھوڑی تک پھر
نگل گیا اسکو تو نہین جاتا روزہ اور اگر منقطع ہوا تھوک پھر منہ مین ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر بلغم منہ بھرا ہوا نگل جاوے ابو یوسف کے نزدیک روزہ جاتا رہیگا
اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہین اور لائق ہی پھینک دینا تھوک کا تاکہ نہ ٹوٹے روزہ نزدیک امام شافعی کے اسلیے کہ جب جاری ہوتا ہی تھوک اپنی مجرا یعنے جگہ
جاری ہونے سے اور پہونچتا ہی منہ مین اور یہ قادر ہی اسکے پھینک دینے پر اور نہ پھینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہی روزہ اُنکے نزدیک اور اگر قے آوے آپ سے آپ روزہ
جاتا نہین اگرچہ منہ بھر کر آوے اور اسی طرح سے نہین جاتا اگر پھر حلق مین اوتر جاوے وہ بغیر اسکے فعل کے اگرچہ منہ بھرے ہوئے ہوا ور امام ابو یوسف کے نزدیک
جاتا رہتا ہی اور اگر قصداً نگل جاوے اور ہو وہ منہ بھر تو سب کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آئیگا اور منہ بھرے ہوئے نہین ہوگی تو اسکے نگلنے سے روزہ
نہین جائیگا مختار یہی ہی اور اگر قصداً قے کرے منہ بھر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہتا ہی اور منہ بھر کر نہ کرے تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کے اور صحیح یہی ہی اور
امام محمد کے جاتا رہتا ہی اور یہ ظاہر الروایۃ ہی پھر اگر وہ حلق مین اوتر جاوے آپ سے نہین جاتا اور اگر قصداً نگل جاوے اسمین دو روایتین ہین صحیح یہ ہی کہ نہین جاتا
اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کے کھانے مین سے اٹک رہے اور ہووے وہ کم چنے سے دنکر روزہ نہین جاتا یا نکلے خون اسکے دانتون مین سے اور داخل ہو
اسکی حلق مین اور نہ پہونچے اسکے پیٹ مین تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر پہونچے پیٹ مین پس اگر غالب ہو خون تھوک پر یا برابر ہون خون اور تھوک فاسد ہو جائیگا
اور اگر خون کم ہو تھوک سے کہ ملا ہوا ہی ساتھ اُسکے نہین ٹوٹنے کا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اسکا در المختار اور اگر کوئی چیز لعبد تل کے باہر سے منہ مین ڈال کر چباوے
یہان تک کہ وہ پھیل جاوے منہ مین اور مزا اسکا حلق مین نپاوے تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر منہ مین پھیلی نہین اور مزہ اسکا حلق مین معلوم ہوا بغیر چبانے کے
ثابت وہ چیز نگل جاوے اگرچہ مزا حلق مین نپاوے روزہ جاتا رہیگا پھر اگر وہ چیز ان چیزون مین سے ہی کہ اُسمہ کفارہ آتا ہی کفارہ اویگا و الا قضا **فصل**
بیچ بیان اُن چیزون کے کہ فاسد ہوتا ہی اُنسے روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اُنسے جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکھنے والا مکلف یعنے عاقل بالغ ہو
اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنے قضا مین نہین اور رات سے نیت کی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کے نیت کی ہوگی اسکے توڑنے سے کفارہ نہین آئیگا اور بعد
روزہ توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی پیش نہ آوے مانند بیماری اور حیض و نفاس کے اگر روزہ توڑنے کے بعد ان چیزون مین سے کوئی چیز پیش آجاویگی
کفارہ نہین آئیگا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور نہ پہلے توڑنیکے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی ہو مانند سفر کے کہ اگر سفر مین توڑیگا کفارہ نہین آئیگا

اور اگر بعد توڑنے کے سفر کر لیگا تو کفارہ نہین ساقط ہوگا اور بخوشی کرے حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آئیگا اور قصداً اگرے بھول ہوکر کر لیگا تو کفارہ نہین آئیگا
اور مفسد روزہ کا مضطر پر کفارہ نہین پس جب اتنی شرطین پائی جائینگی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزین یہ ہین
جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہی اور کھانا اور پینا خواہ از راہ غذا کے ہو خواہ دوا کے۔ وہ یعنی غذا اسکے علماء نے اختلاف
کیا ہی بعضون نے تو کہا ہی کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ خواہش کرے طبیعت اسکے کھانیکی اور مقتضی ہو خواہش پیٹ کی سبب اسکے اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اسکے کھانے سے
اصلاح بدن کی ہو اور بعضون نے کہا غذا کی چیز وہ ہی کہ کھائی جاتی ہی عادۃً پس کفارہ آتا ہی اگر مینھ یا اولے یا برف نگل جاوے یا کھاوے کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کھاوے
چربی یا کھاوے خشک کیا ہوا گوشت یا کھاوے گیہون مگر یہ کہ ایک آدھ گیہون چباوے اور منھ مین پھیل جاوے تو کفارہ نہین آتا اور اگر نگل جاوے تھوک بی بی کا
یا یار کا تو کفارہ آتا ہی اسلیے کہ خواہش طبع ہوتی ہی اسمین اور کے تھوک نگلنے مین روزہ جاتا رہتا ہی اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہی اور تھوڑے نمک
کھانے سے کفارہ آتا ہی [illegible] بموجب روایت مختار کے کذا فی المستغنی اور خلاصہ [illegible] یہ ہی کہ مطلق نمک کھانے سے کفارہ آتا ہی یعنے تھوڑا ہو
یا بہت اور اگر کھاوے جو بغیر بھنے پس نہین کفارہ اسپر اسلیے کہ نہین کھائے جاتے ہین کچے اور یہ خشک ہو کا حکم ہی اور اگر تازے بال ہین سے نکال کر کھاوے تو کفارہ
آتا ہی اور کفارہ آتا ہی کھانے گل ارمنی کے سے مطلق لیجیے برابر ہی کہ عادۃ ہو اسکے کھانیکی یا نہ عادہ ہو اسلیے کہ وہ کھائی جاتی ہی دوا کے لیے پس ہوگا افطار کامل
اور کفارہ آتا ہی کھانے غیر گل ارمنی کے سے مانند ملتانی وغیرہ کے اگر عادت ہو اسکے کھانیکی پس نہین کفارہ ہو اسپر کہ نہین عادت رکھتا ہی اسکی اور اگر بعد غیبت
کرنیکے قصداً کھا لیا تو کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہونچی ہو اسکو حدیث یا نہ پہونچی ہو تاویل اسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نے فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیے
افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس ہی اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہی بالاجماع ساتھ جاتے رہنے ثواب کے بخلاف حدیث حجامت یعنے پچھنون کے کہ بعضے علماء نے
اسکے ظاہر پر بھی عمل کیا ہی مانند اوزاعی وغیرہ کے پس اگر کھاویگا بعد حجامت کے یا بعد چھونے عورت کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے یا بعد ہمخوابی کے اور مباشرت فاحشہ کے
بغیر انزال کے یا بعد سرمہ لگانیکے یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنیکے جانور سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے اونگلی کے دبر مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزون
مذکورہ کے تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوے دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کر لیگا یا سنے پچھنے لگانے والے نے اور لینے والے نے حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانے تاویل
اسکی بموجب حدیث کے نہین کفارہ آئیگا اور اگر پہچانیگا تاویل تو کفارہ واجب ہی اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کر کے قصداً کھایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکے
بعد غیبت کے ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کے جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کے نزدیک اوسی طرح ہی لیکن ملتقی اور بحر الرائق مین اسکو مانند حجامت کے کہا ہی
اور واجب ہی کفارہ اس عورت پر کہ خوشی سے صحبت کراوے ایک شخص سے کہ اسپر جبر کیا تھا اسنے صحبت کرنیکے لیے اور مرد پر نہین آئیگا اور ایک عورت نے جانا طلوع ہونا فجر کا
اور چھپایا اسکو اپنے خاوند سے یہان تک کہ اسنے صحبت کی اور وہ نہین جانتا تھا فجر ہو گئی ہی تو واجب ہی کفارہ عورت پر نہ مرد پر **فصل** بیچ بیان کفارہ کے اور ان
چیزون کے کہ ساقط کرتی ہین کفارہ کو [illegible] ایک عورت نے قصداً کھانا کھایا یا جماع کروایا بخوشی پھر اسیدن اسکو حیض آگیا یا نفاس تو کفارہ ساقط ہوجاتا ہی اور
اسی طرح کوئی بیمار ہوگیا اسی دن اس طرح کا کہ جائز ہی اسمین افطار اور بیماری آئی ہو بغیر اسکے فعل کے تو کفارہ ساقط ہو جائیگا اور یہ قید کہ بیماری آئی
ہوئی الخ اسلیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پھر زخمی کیا اپنے تئین اس سے بیمار ہوگیا اس طرح کا کہ نہین روزہ رکھ سکتا اس حالت مین یا ڈالا اپنے تئین چھت پر سے
یا پہاڑ پر سے تو اسمین اختلاف کیا ہی مشائخ نے بعضون نے کہا کہ ساقط ہو جاتا ہی اس سے کفارہ اور بعضون نے کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نے کہا کہ مختار یہ ہی کہ نہین
ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہی جمع العلوم مین کہ اگر کسی نے رنج مین ڈالا نفس اپنے کو بسبب چلنے کے یا کچھ کام کیا یہان تک کہ سخت لگی اسکو پیاس پس افطار کر ڈالا
کفارہ آویگا اور بعضون نے کہا کہ کفارہ نہین آئیگا اسپر عمل کیا ہی بقالی نے کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہ ہی کہ آزاد کرے بردہ اگرچہ ہو کافر پھر اگر نہ کر سکے
یہ روزے رکھے دو مہینے پے درپے کہ نہون ان مین دن عیدین کے اور نہ ایام تشریق کے اسلیے کہ ان مین روزے رکھنے منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت

ہو جاوے بندریا بالعذر تو روزے پھر از سر نو شروع کرے مگر بسبب حیض کے اگر افطار کرے تو مضائقہ نہیں اور بسبب نفاس کے افطار کرے تو بھی از سر نو رکھے پھر اگر نہ رکھ سکے
روزے بسبب ضعف کے یا بڑھاپے کے کھلاوے ساٹھ مسکینون کو پیٹ بھر کے صبح کو کھلاوے انکو اور شام کو کھلاوے یا دو دن صبح کو کھلاوے یا دو دن شام کو یا عشا اور
سحر کو اور شرط یہ ہے کہ اول جنکو کھلاوے انھین کو دوبارہ بھی کھلاوے یہان تک کہ اگر صبح کو کھلایا ساٹھ کو پھر شام کو کھلایا ساٹھ غیر انکے کو نہین کفایت کریگا یہان تک کہ
پھر کھلاوے دونون فرقون مین سے ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹھ روز تک کھلایا کرے یا ہر روز نئے فقیر کو کھلاوے ساٹھ روز تک کافی ہے اور اگر ایک روز صدقہ ساٹھ فقیرونکا
یا کل کا ایک ہی فقیر کو دیوے تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہے روٹی گیہون کی بغیر سالن کے بخلاف جو کی روٹی کے کہ اسکے ساتھ سالن ضرور ہے اسلیے کہ بسبب
سختی کے پیٹ بھر کر نہین کھا سکتا بغیر سالن کے بخلاف گیہون کی روٹی کے کہ وہ کھا سکتا ہے بغیر سالن کے پیٹ بھر کر اسلیے کہا گیا ہے کہ روٹی گیہون کی مانند
اسکا اسی مین ہے جسنے ملا لیا اسکے ساتھ سالن نہین ہے وہ بھوکا اور شرط یہ بھی ہے کہ ہو کوئی انمین پیٹ بھرا یہان تک کہ اگر ہو وا پیٹ بھرا اور کھا لیا مانند
بھوکے کے احتیاج ہوگی اور کے کھلانیکی اسپر تو کھانا کھلاوے جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوے ہر فقیر کو آدھی صاع یعنی پونے دو سیر گیہون یا آٹا اسکا یا ستو اسکے
یا ایک صاع جو یا انگور یا کھجور یا دیوے قیمت انکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دے اور اگر کئی روزے توڑے جماع کر کر یا کھا کر قصداً تو ایک کفارہ کافی ہے بشرطیکہ درمیان انکے
کفارہ ندیا ہو مثلاً اگر دس روزے توڑے اور درمیان مین کفارہ ندیا تو دسون کے لیے ایک کفارہ کافی ہے اور اگر درمیان مین کفارہ دیا تو باقی کے لیے کفارہ اور چاہیے اور
وہ کئی روزے جو توڑے عام ہین کہ ایک رمضان کے ہون یا دو رمضان کے صحیح یہی ہے کذا فی الدر المختار اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم اس صورت مین ہے کہ وہ روزے ایک رمضان
کے ہون اور اگر کئی رمضانون کے ہونگے تو ہر رمضان کے لیے کفارہ علیحدہ علیحدہ دے فتاوے عالمگیری مین یہی روایت نقل کی ہے **فصل** ہے بیان اُن چیزون کے
کہ روزے کو توڑتے ہین اور قضا ہی اُن سے آتی ہے نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ اسمین غذائیت نہو یا غذائیت ہو ولیکن ہو عذر شرعی اور
پہونچاوے اسکو پیٹ مین یا دماغ مین اور جو چیز ایسی ہو کہ نہ دفع ہوا اسسے شہوۃ شکم کی پوری یعنی جلق وغیرہ تو اسسے کفارہ نہین آتا پس اگر کھاوے روزہ دار اداے
رمضان مین چاول کچے یا آٹا گندھا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور آٹا گیہون کا اور جو کا جبکہ بھگو لے ساتھ پانی کے اور ملاوے اسمین شکر
واجب کرتے ہین کفارے کو اور اگر کھاوے نمک بہت ایکبارگی یا کھاوے مٹی سواے گل ارمنی کے کہ نہ عادت ہو اسکے کھانیکی یا گٹھلی یا روئی یا نگلا تھوک اپنا کہ متغیر
تھا ساتھ رنگ سبز یا زرد وغیرہ ذلک ریشم وغیرہ کے اور وہ یاد رکھتا تھا روزہ اپنا یا کھایا کاغذ یا مانند اسکے وہ چیز کہ نہین کھائی جاتی ہے عادۃ یا کھائے پھل کچے
بھی یا مانند اسکے ایسے پھل کچے کہ نہین کھائے جاتے ہین پہلے پختہ ہونیکے اور انکو پکا کر یا نمک ملا کر نہ کھایا یا کھایا اخروٹ تازہ کہ نہو اسمین گودہ یا نگل گیا کنکر یا لوہا
یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتھر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہوگی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا ڈالی یا منہ مین دوا رکھی اور اسمین سے کچھ حلق مین اوتر گئی یا تیل ڈالا
کان مین قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر پانی قصداً ڈالے کان مین تو اسمین اختلاف ہے ہدایہ اور ملتقی اور درمختار اور شرح وقایہ اور اور اکثر متون مین تو لکھا ہے کہ
روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر مین لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور اگر دوا ڈالی پیٹ کے زخم مین اور وہ پیٹ مین پہونچی یا
دماغ کے زخم مین ڈالی اور وہ دماغ مین پہونچی یا داخل ہوا حلق مین مینہ یا برف اور نہ نگلا انکو اپنے فعل سے بلکہ از خود حلق سے اوتر گئی یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا
مثلاً کلی کرنے مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین پانی دیتے ہوے دماغ کو چڑھ گیا یا زبردستی کسی نے روزہ تڑوا ڈالا اگرچہ ساتھ جماع کے ہو یعنی خاوند نے
زبردستی بیوی سے جماع کیا یا بیوی نے زبردستی خاوند سے جماع کرا لیا قضا آویگی ان سب صورتون مین نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع مین زبردستی کرنے والے پر
کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اسپر قضا۔ اور اگر افطار کرے عورت لونڈی ہو یعنی حرم یا منکوحہ بخوف بیمار ہو جانے کے بسبب خدمت کے یا افطار کرے لونڈی
بسبب ضعف کے کہ حاصل ہوا اسکو بسبب خدمت کرنے کے قسم کھانے سے یا کپڑا دھونے سے قضا لازم ہے اور لونڈی کو چاہیے کہ نہ کہنا مانے مولے کا اگر ایسے کام کو
کہے کہ عاجز کرے اسکو اداے فرائض سے۔ اور اگر ڈال دیوے کوئی سوتے کے منہ مین پانی یا پی جاوے سونے والا پانی اس پر قضا ہے اور نہین ہے وہ مانند

بھولنے والے کے کیا نہیں جانتا ہے کہ روزے والا ہے بلکہ عقل جاتی رہے اگر ذبح کرے نہیں درست اسکا ذبح کیا ہوا کھانا اور جو بسم اللہ بھول جاوے ذبح کے وقت اسکا ذبح کیا ہوا جانور کھانا درست ہے اور اگر روزے مین بھول کر کھا نیکو کھایا یا پھر قصداً کھایا یا جماع کیا بھول کر پھر قصداً کیا یا دن کو روزے کی نیت کی پھر کھایا یا پیا یا جماع کیا قصداً یا رات سے نیت کی ایک روزے کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت کی اقامت کی اور کھایا اگرچہ نہین درست تھا اسکو افطار یا رات سے ایک نیت روزے کی کی اور صبح کو مقیم تھا پھر مسافر ہوا اور کھایا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تھا اسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ اور سفر مین کھانیکی قید اسلیے لگائی کہ اگر وطن کو پھر جاویگا کسی چیز بھولی ہوئی کے لینے کے لیے اور قصداً کھا دیگا اپنے مکان مین یا پہلے جدا ہونیکے ابادی مقام اپنے کے سے تو کفارہ اور قضا دونون لازم ہونگے اور اگر کھانے پینے و غیرہ سے بند رہا تمام دن بغیر نیت روزے کے اور افطار کے یا سحر کھائی یا جماع کیا اس حال مین کہ شک رکھتا تھا بیچ طلوع ہونے فجر کے اور فجر اس وقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھ ظن غالب غروب ہونے آفتاب کے اور آفتاب اسوقت باقی تھا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا ہوگا غروب مین پس بیچ لازم ہونے کفارے کے دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونیکا اور افطار کر ڈالیگا تو اسپر کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہوا بسبب فعل بد کرنیکے جانور سے یا میت سے یا منی گر الے کسیکی ران مین یا ناف مین یا ہاتھ مین یا منزل ہوا بسبب بوسہ لینے کے یا چھونے کسیکی یا توڑا روزہ غیر ادا ے رمضان کا یا عورت سے جماع کیا کسی نے سوتے مین اور وہ روزے سے تھی روزہ جاتا رہیگا اسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسی طرح ایک عورت نے رات سے نیت روزے کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہو گئی اور اس سے جماع کسی نے کیا اس عورت پر بھی قضا آویگی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرمگاہ مین یا داخل کی کسی نے انگلی بھیگی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنے دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہونچا دبر مین حقنے کی جگہ تک اگرچہ یہ ہوتا ہی کم یا پہونچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کے استنجا کرنے مین قضا لازم آویگی اور اگر نکل آوین مسے بواسیر والے کے اور دھوے انکو اگر خشک کر لیا انکو پہلے اٹھنے کے اور پھر اوپر چڑھ گئے نہین ٹوٹنے کا روزہ اسلیے کہ پانی پہونچا تھا ظاہر بدن پر پھر زائل ہو گیا پہلے پہونچنے کے طرف باطن کے بسبب عود کرنے مقعد کے اور اگر خشک نہونگے تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر داخل کریگی عورت انگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر مین یا عورت داخل کریگی ان چیزون کو اپنی فرج داخل مین اور غائب ہو جائینگی یہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتھ مین رہا یا عورت کی فرج خارج مین نہین فاسد ہونیکا۔ اور اگر نگلا ڈورا اور ایک سرا ہاتھ مین پھر نکال لے نہین ٹوٹنے کا روزہ اگر سب نگل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دھوان اپنے فعل سے قصداً دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہ حکم بیچ دھوین عبیر و عنبر اور عود کے ہے اور ان دونون کے دھوین مین بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا بھی واسطے فائدہ مند اور دوا ہونے اسکے اور اسی طرح حقہ کے دھوان داخل کرنے سے بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا۔ اور اگر قے قصداً کی اگرچہ منھ بھر کر نہ آئی قضا لازم آویگی موجب ظاہر روایت کے اور ابو یوسف کے نزدیک منھ بھر کر آنا شرط ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر نکل جاوے اور قے اپسے آئی ہوئی کو اور ہو وہ منھ بھری ہوئی یا کھا جاوے دانتون کی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنے کے یا زیادہ یا نیت کرے روزے کے دن کو بعد کھا چکنے کے بھول کر پہلے نیت کرنیکے دنکو یا بیہوش ہو جاوے اگرچہ مہینے بھر تک بیہوش رہے قضا لازم آویگی مگر یہ کہ قضا نکرے اس دن کے کہ جسمین بیہوشی شروع ہوئی ہے یا جسکی رات مین شروع ہوئی ہے اسلیے کہ مسلمان کا فعل لائق حمل کرنا چاہیے کہ اسنے رات سے نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہو گیا اسکے بعد جتنے دنون بیہوش رہیگا انکی قضا کریگا اسلیے کہ امساک بغیر نیت کے ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اسدن کی بھی قضا آویگی۔ اور اگر مہینے بھر سے کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے مہینے دیوانہ رہا نہین قضا آویگی۔ اور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہو گیا یا دن کو آرام ہو گیا بعد فوت ہونے وقت نیت کے تو بھی قضا نہین آئیگی کہ یہ بھی سارے ہی مہینے کے حکم مین ہے۔ اور اگر رمضان مین نیت روزے کی نہ کی اور کھانا کھایا امام اعظم کے نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کے نزدیک واجب ہے

کذا فی الا بدمنہ۔ اور اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جاوے اگرچہ بسبب عذر کے ٹوٹے اور پھر عذر جاتا رہے تو واجب ہے بند رہنا کھانے پینے وغیرہ سے بقیہ روز مین اور واجب ہے بند رہنا حائض اور نفسا پر جبکہ پاک ہون بعد طلوع ہونے فجر کے اور واجب ہے بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچھا ہو جاوے اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہوا اور لڑکے پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوے اور ان سب پر قضا ہے سوا دو شخصون اخیر کے۔ اور حائض اور نفسا اور بیمار اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہیے لیکن ظاہر کھاوین بلکہ پوشیدہ کھاوین

فصل بیچ بیان اون چیزون کے کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین اور جو کہ مستحب ہین مکروہ ہے روزہ دار کے لیے چکھنا کسی چیز کا یعنے چکھ کر تھوک دینا اور ذخیرہ مین ہے کہ مکروہ ہے چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرورت نہو اور جب ضرور ہو جیسے کوئی چیز خریدتا ہو اور ڈر ہو اسکا کہ اگر نہ چکھونگا تو غبن دیا جاؤنگا یا موافق میری مرضی کے نہوگی تو نہین مکروہ۔ اور فتاوے نسفی مین ہے کہ اگر ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی زیادتی نمک پر تو درست ہے اسکو بھی چکھ لینا کھانے کا تا اسکے ظلم سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہے اور ممکن ہے کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنے جو کہ پکانے کے لیے ہون اور مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہے کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے منھ مین دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اسکے پاس ہو تو اس سے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتھ لگے تو آپ ہی دے کہ اس صورت مین مکروہ نہین اور مکروہ ہے چبانا مصطگی کا روزہ دار کے لیے برابر ہین اسمین مرد و عورت اسلیے کہ اسکے چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہے اور سوا روزے کی حالت کے مردون کے لیے چبانا اسکا مکروہ ہے مگر خلوت مین بسبب عذر کے جائز ہے اور بعضون نے کہا مباح ہے بخلاف عورتون کے کہ انکے لیے مستحب ہے چبانا اسکا اسلیے کہ یہ انکے لیے قائم مقام ہے مسواک کے اور مکروہ ہے بوسہ لینا اور مباشرت کرنی اپنے عورت کو گلے لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اور اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا و الا نہین مکروہ۔ اور مکروہ ہے جمع کرنا تھوک کا منھ مین قصداً اور پھر نگل جانا اسکا۔ اور مکروہ ہے روزہ دار کے لیے کرنا اس چیز کا کہ ضعف ہو اس سے مانند فصد اور پچھنون کے اور جو فصد و پچھنے ایسے ہون کہ ضعف نہو اسے تو نہین مکروہ۔ اور نہین مکروہ ہے سرمہ لگانا اور تیل لگانا مونچھون کو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کے ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہو پانی مین۔ اور نہین مکروہ ہے کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کے۔ اور نہین مکروہ ہے غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے موجب روایت مفتی بہ کے اسلیے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے چنانچہ وہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہین روزہ دار کے لیے تین چیزین سحر کھانے اور دیر کرنے سحری مین اور جلدی کرنے افطار مین بیچ غیر روز ابر کے اور ابر کے روز احتیاط ضرور ہے

فصل بیچ بیان ان عوارض کے کہ مباح ہے بسبب انکے افطار وہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنے زبردستی کرنی اور حمل اور دودھ پلانا اور بھوک اور پیاس اور بہت بڑھاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہے افطار اس بیمار کے لیے کہ اگر روزہ رکھے تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچھے ہونیکا اسلیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اسکا کبھی ہوتا ہے باعث ہلاکت کا پس واجب ہے اس سے احتراز۔ اور مرض ایک چیز ہے کہ باعث ہوتی ہے تغیر طبیعت کی طرف فساد کے شروع ہوتی ہے اول باطن مین پھر ظاہر ہوتا ہے اثر اسکا اور پس برابر ہے کہ ہو وہ مرض آنکھ دکھنے کا یا زخم یا درد سر کا یا سوا اسکے کوئی مرض ہو جب خوف ہو اسکی زیادتی یا دیر کر اچھے ہونیکا تو جائز ہے اسمین افطار۔ اور لکھا ہے علمانے کہ غازی جبکہ جانتا ہے یقیناً کہ مین لڑونگا کفار سے رمضان کے مہینے مین اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنے مین پس چاہیے لڑائی کے اول افطار کرے مسافر ہو یا مقیم اور اسی قیاس پر کہا ہے علمانے اس شخص کے حق مین کہ اسکا دن باری کا ہے پس افطار کیا اول بخار مین آنے سے بگمان اسکے کہ آج تپ آویگی پس [illegible] تو نہین مضائقہ افطار کا اسکے لیے پھر اگر تپ نہ آویگی تو صحیح تر یہ ہے کہ نہین آنیکا کفارہ۔ اور اسی طرح عورت جسکو حیض آنیکا دن ہو گمان کر افطار کیا اور حیض نہ آیا تو صحیح تر ہے یہ کہ کفارہ نہین آنیکا اسپر۔ اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے کہ دونون صورتون مین کفارہ آویگا۔ اور اسی طرح بازار والے اگر سنین آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہے اور پھر افطار کر ڈالین پھر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تھا تو نہین کفارہ انپر

زبردستی سے مراد یہ ہے کہ کوئی بچھاڑ کر منھ مین کچھ دیدے یا ڈر ہو نہ افطار کرنے مین مار ڈالنے کا یا بہت مارنیکا - اور جائز ہے افطار حاملہ کے لیے اور دودھ والی
کے لیے اگر ڈرے نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا بیماری سے خواہ اپنے نفس پر ڈر ہو ان چیزونکا یا بچے پر اور دودھ والی خواہ ماں ہو خواہ دایہ اور یہ جو کہا
گیا ہے کہ مراد دودھ والی سے دایہ ہی ہے یہ قول مردود ہے اسلیے کہ حدیث مین علم ہے دودھ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوة وعن الحبلی والمرضع الصوم
اور دوسرے یہ کہ دودھ پلانا ماں پر واجب ہے دیانةً خصوصاً جبکہ باپ ہو مفلس اور جائز ہے دودھ والی کے لیے پینا دوا کا جبکہ طبیب کہے کہ یہ بچے کی بیماری کو فائدہ
کریگی اور خوف معتبر مباح ہونے افطار کے لیے دو سبب سے ہوتا ہے کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلے تجربہ کے یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہے کہ ضرر کریگا روزہ اور
جائز ہے افطار اسکے لیے کہ ہو اسکو پیاس شدید یا بھوک بہت کہ خوف ہو اُسے ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتے رہنے بعض حواس کا - اور نہو یہ بسبب مشقت مین ڈالنے
نفس اپنے کے اسلیے کہ اگر ہوگا یہ بسبب مشقت مین ڈالنے نفس کے مثلاً دوڑا اور پیاسا ہو کر افطار کر ڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضون نے کہا کہ نہین لازم آئیگا - اور پوچھے گئے
علی بن احمد حال حرفہ کرنے والے کے سے کہ جب جانے وہ کہ اگر مین مشغول ہونگا حرفہ مین تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اسمین افطار اور ہے وہ محتاج طرف
حاصل کرنے نفقہ کے آیا مباح ہے اسکو کھانا پہلے بیمار ہونیکے یا نہین پس منع کیا انھون نے اشد منع اور درمختار مین لکھا ہے کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اسکو
چاہیے کہ آدھے دن کسب کرے اور آدھے دن استراحت کرے تا وجہ معیشت کی بھی حاصل ہو اور روزہ بھی ہاتھ سے نہ جاوے - اور جائز ہے افطار اس مسافر کو کہ
سفر کرے پہلے طلوع ہونے فجر کے اور اگر سفر کرے حالت روزے مین بعد طلوع ہونے فجر کے تو نہین مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوے بعد اسکے تو درست ہے اور بہر صورت
قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر مین بغیر بیماری کے توڑے خواہ بیمار ہو کر - اور روزہ رکھنا مسافر کو مستحب ہے اگر ضرر نکرے اور یہ کب ہے کہ جب نہون تمام رفیق
اسکے افطار کیے ہوے اور نہ مشترک ہون خرچ کرنے مین پس اگر ہون مشترک یا افطار کیے ہوئے تو افضل افطار ہی ہے واسطے موافقت جماعت کے - اور نہین واجب ہے
وصیت کرنی ساتھ فدیہ اس روزے کے کہ افطار کیا اسپر کہ مرے پہلے زوال عذر کے خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور عذر دن مذکورہ سے اور قضا کرے ان عذرون
کی کہ قادر ہو اُنکی قضا پر اور اگر قضا نکرے تو لازم ہے اسکو وصیت کرنی لقدر اقامت کے سفر سے اور لقدر صحت کے مرض سے اور لقدر زوال عذر کے اور نہین شرط ہے قضا
روزے مین پے در پے رکھنا لیکن مستحب ہے تاکہ واجب جلد ہی ذمہ سے اوتر جاوے اور اسی لیے مستحب ہے یہ کہ نہ تاخیر کرے بعد قدرت کے **تنبیہ** شرع مین روزے
تیرہ قسم کے آئے ہین انمین سے سات قسم کے روزے تو پے در پے رکھے جاتے ہین مہینے رمضان کے اور کفارہ ظہار کے اور کفارہ قتل کے اور کفارے یمین کے اور رمضان مین جو
قصداً افطار کرے اسکے کفارے کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چھ قسم کے روزون مین اختیار رکھتا ہے چاہے پے در پے رکھے اور چاہے متفرق نفل
روزے اور قضا رمضان کے روزے اور روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزاء صید کے اور نذر مطلق کے اور جائز ہے افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو اور شیخ
فانی اسکو کہتے ہین کہ عاجز ہوا اسے فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اسکا یہان تک کہ نا امید ہو روزہ رکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لازم ہے شیخ
فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو فدیہ اور نہین لازم اور عذر والون کو سوا انکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سے یعنی نذر مانے کہ مین ہمیشہ روزہ رکھونگا پھر
عاجز ہوا اس سے بسبب اشتغال معیشت کے تو افطار کرے اور فدیہ دیا کرے ہر روز فدیہ یہ ہے کہ بدلے ہر دن کے آدھا صاع یعنی دو سیر گیہون کے دیا قیمت اُنکی بشرط ہمیشہ رہنے
عجز کے موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرے پہلے اقامت کے تو لائق ہے یہ کہ نہ واجب ہو اسپر فدیہ مانند اور عذر والون کے اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم
ہو تو استغفار کرے اللہ تعالے سے اور جائز ہے فدیہ اور کفارہ مین اباحت طعام کی یعنی دونون وقت ہر دن پیٹ بھر کر بھوکے کو کھلاوے جیسے کہ جائز ہے تملیک
بخلاف صدقہ فطر کے کہ ضرور ہے اسمین تملیک مانند زکوة کے جاننا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہے ساتھ لفظ طعام کے یا اطعام کے جائز ہے اسمین تملیک اور اباحة اور
جو کہ مشروع ہے ساتھ لفظ ایتاء کے اور اداء کے شرط ہے اسمین تملیک اور نہین جائز ہے نفل روزہ رکھنے والے کو توڑ ڈالنا اسکا بلا عذر اور جاننا چاہیے کہ توڑ ڈالنا
روزے کا اور نماز کا بعد شروع کرنیکے مکروہ ہے اور نفل روزہ شروع سے واجب ہوتا ہے پس کسی حالت مین توڑے واجب ہوتی ہے اسپر قضا مگر جبکہ پانچ دنون مین

ف یعنی ان اللہ تعالیٰ معاف کیا ہے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز اور حاملہ سے اور دودھ پلانے والی سے روزہ ۱۲

نفل روزے رکھے دونوں عیدوں میں اور ایام تشریق میں تو نہیں لازم آتی ہے قضا انکی توڑنے میں اسلیے کہ ان دونوں میں روزے منع ہیں شروع سے واجب نہیں ہوتے اور اگر ان پانچ دنوں کے روزے نذر مانے یا تمام سال کے روزے نذر مانے تو ان دنوں میں افطار کرے اور قضا انکی رکھے اور دونوں میں اور حکم کیا جاوے لڑکا ساتھ روزہ رکھنے کے جبکہ طاقت آوے اسمیں اور مارا جاوے اسکے ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کے **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس للہ حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه رواه البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور کام کرنا برا اپنے روزے میں پس نہیں اللہ کو کچھ حاجت اسمیں کہ چھوڑا ہے اس شخص نے کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری نے **ف** باطل بولنا کلام باطل وہ ہے کہ جسکے بولنے میں گناہ لازم آوے یعنے باتیں کفر کی کرنی اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان زنا کا ہو یا اور کچھ اور گالیاں دینی اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند انکے اور چیزیں کہ واجب ہے انسان کو پرہیز کرنا انسے پس حاصل یہ کہ جس روزہ دار نے باطل بولنا اور برے کام کرنے نہ چھوڑے تو اللہ تعالے کو کچھ حاجت نہیں اسکی کہ وہ ترک کرے کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ مقصود روزے توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہے پس جب حاصل ہوا اس سے یہ یعنے برے قول و فعل نہ چھوڑے تو نہیں پروا کرتا اللہ تعالے روزے اسکے کی اور اسکی طرف نظر عنایت کی نہیں کرتا پس نہونے حاجت سے مراد ہے نہ التفات کرنا اسپر اور نہ قبول کرنا اسکے روزے کا اور کیونکر التفات کرے اللہ تعالے اسکی طرف کہ اسنے ترک تو کیا اس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزے میں قسم کھانے پینے وغیرہ سے اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی ہر ہر وقت میں اور مشائخ نے لکھا ہے کہ روزہ تین قسم پر ہے ایک روزہ عوام کا ہے کہ باز رہے کھانے پینے اور جماع سے اور ایک روزہ خواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رکھے تمام اعضا اور حواس کو لذتوں اور خواہشوں حرام اور مکروہ سے بلکہ منہمک رہنے سے مباح میں بھی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہیں اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رہے ہر چیز سے کہ جو سوا حق کے ہے اور نہ التفات کرے اسکے غیر کی طرف ع **وعن** عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویباشر وهو صائم وکان املککم لاربه متفق علیه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے یعنے اپنی بی بیوں سے یہ معاملہ کرتے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہوتے اور تھے حضرتؐ بہت قادر تم سے واسطے حاجت اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاجت سے مراد شہوة ہے یعنے حضرتؐ بہ نسبت تمھارے بہت قادر تھے اپنی شہوة پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن لگانے کے رکے رہتے تھے صحبت کرنے سے اور سے رکنا مشکل ہے اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے اور ہمارے نزدیک مکروہ ہے بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے بدن لگانا عورت سے اگر خوف ہو جماع کرنیکا یا منزل ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہیں مکروہ ہے ع **وعنها** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدرکه الفجر فی رمضان وهو جنب من غیر حلم فیغتسل ویصوم متفق علیه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاتے انکو فجر رمضان میں یعنے کبھی اور وہ ہوتے تھے جنابت سے بغیر احتلام کے پس نہاتے اور روزہ رکھتے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرتؐ کو نہانے کی احتیاج ہوتی تھی بسبب جماع کے نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے اور پھر نہا لیتے پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں نیت روزے کی کرنی اور صبح کو نہانا منع نہیں اور بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہے جب اسمیں روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب سے جو نہانے کی حاجت ہوگی اسمیں بطریق اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت میں بھی تو مضر نہیں اور بغیر احتلام کے اسلیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہیں ہوتا تھا اسلیے کہ وہ علامت ہے شیطان کی آنیکی خواب میں اور وہ امن میں تھے اس سے ع **وعن** ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وهو محرم واحتجم وهو صائم متفق علیه اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی بھری ہوئی کھوائی

حالت احرام مین اور بھری ہوئی سینگی کھچوائی روزے کی حالت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا شیخ جزری نے کہ مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ حضرتؐ حالت احرام
مین روزے سے تھے اور سینگ بھری ہوئی سینگی لی یہ مراد ہے اور ابوداؤد کی اسی حدیث مین ہے انہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم محرم اور کہا مظہر نے کہ جائز ہے احرام والے کو
سینگی لینی اگر اس طرح بال نہ ٹوٹے اور اسی طرح روزہ دار کو بھی جائز ہے بغیر کراہت کے تینون اماموں کے نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہے روزہ بھری سینگی لگانے والے کو
اور لگوانے والے کا لیکن کفارہ نہین واجب آتا ہے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ
فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے اور ہووے
روزہ دار پس کھاوے یا پیوے پس چاہیے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوا اسکے نہین کہ کھلایا اسکو اللہ نے اور پلایا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حکم عام ہے
ہر روزے کا فرض ہو یا نفل بھول کر کھاوے یا پیوے تو روزہ نہین جاتا اور یہ مذہب اماموں کا یہی ہے مگر امام مالک کہتے ہین کہ لازم ہے قضا روزہ رمضان
کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا یہ حکم کھانے اور پینے مین ثابت ہوا جماع مین بھی یعنے جماع بھول کر کرے اسکا بھی یہی حکم ہے اس طرح وَعَنْهُ قَالَ
بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَکْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰی امْرَاَتِیْ
وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ
قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَکَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَا نَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ
اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِکْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ
اَعَلٰی اَفْقَرَ مِنِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا یُرِیْدُ الْحَرَّتَیْنِ اَهْلُ بَیْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے ناگاہ آیا حضرتؐ کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنے بسبب گناہ کرنیکے فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کہا گرا مین اپنی عورت پر یعنے جماع کیا اور
تھا مین روزے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہے تو بردہ کہ آزاد کرے اسکو کہا کہ نہین فرمایا حضرتؐ نے پس کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ روزے رکھے
دو مہینے کے پے در پے کہا کہ نہین فرمایا کیا مقدور رکھتا ہے ساٹھ مسکینون کے کھلانیکا کہا کہ نہین فرمایا حضرتؐ نے بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنے انتظار کیا کہ کوئی کچھ لاوے تو اسکو دین تا وہ کفارہ ادا کرے پس اسوقت کہ ہم اسی طرح بیٹھے تھے آیا حضرتؐ کے پاس ایک عرق کہ اسمین تھین کھجورین اور عرق
کہتے ہین تھیلی بڑے کو یعنے کھجور کے پتے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اسمین پندرہ چوسیرون سے لے بیس چوسیرون تک کھجورین آتی ہین فرمایا کہان ہے
پوچھنے والا کہا اسنے کہ مین حاضر ہون فرمایا لے یہ کھجورین اور صدقہ دے انکو پھر کہا اس شخص نے کیا اللہ دون مین ایسے کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھسے یا رسول اللہ
یعنے مین سب سے زیادہ محتاج ہون فقیرون کو کسطرح دون پس قسم ہے خدا کی نہین درمیان دونون طرفون مدینہ کے کوئی گھر والے محتاج زیادہ میرے
گھر والون سے اور مراد رکھتا تھا دونون طرفون سے دو پہاڑیان کہ جانب مشرق اور مغرب مدینہ کے ہین پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان
حضرتؐ کی پھر فرمایا کھلا اسکو اپنے اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اس شخص آنے والے کا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ
رمضان کا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالے خواہ جماع کر کر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب مذکور سے کہ بردہ آزاد کرے اور یہ نہو سکے تو دو مہینے
روزے رکھے پے در پے اور یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھلاوے اگر کچا اناج دے تو ہر اسم دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو دے اور اگر پکا کر دے تو
دونون وقت پیٹ بھر کر کھلاوے اور کفارہ اپنے اہل کو یعنے اصول و فروع کو دینا درست نہین اور حضرتؐ نے جو اس شخص کو اجازت دی تھی اسمین اختلاف
کیا ہے علما نے کہ اسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر تو کہتے ہین کہ ادا ہو گیا اور یہ خاص اسی کے واسطے تھا اور کو درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ کفارہ

اسکے ذمہ پر رہا اسواسطے کہ واجب ہوتا کفارہ مکا بالفعل اسوقت ہی کہ اُسکے کھانے سے اور اسکے اہل کے کھانے سے بچے اور نہین تو ذمہ پر رہتا ہی جب مقدور ہو ادا کرے پس وہ محتاج تھا اسکو حضرت نے اجازت دی کہ اب تو اپنے اہل کو کھلاوے جب مقدور ہوگا ادا کرنا اور بعضے لیتے ہین کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا واللہ اعلم ٭ع٭ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُہَا وَہُوَ صَائِمٌ وَیَمُصُّ لِسَانَہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہؓ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوستے زبان انکی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ حدیث ضعیف ہی اور کہا گیا ہی تھوک نکلنے بغیر کیسے روزہ ٹوٹ جاتا ہی سب کے نزدیک پس حضرتؐ کے زبان چوسنے کا بر تقدیر صحت حدیث کے یہ جواب دیا گیا ہی کہ حضرتؐ زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے نگلتے نہونگے ٭ع٭ **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَۃِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَہٗ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَسَاَلَہٗ فَنَہَاہُ فَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَہٗ شَیْخٌ وَاِذَا الَّذِیْ نَہَاہُ شَابٌّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنے بدن سے بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرتؐ نے اسکو اور آیا حضرتؐ کے پاس ایک اور پس پوچھا اُسنے حال مباشرت کا پس منع کیا اسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تھی اسکو وہ تھا بڈھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اسکو وہ تھا جوان نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بڈھا امن مین ہوتا ہی خوف جماع کرنیکا اسکو نہین ہوتا اسلیے اسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہی اسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ یہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی ٭ع٭ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ وَہُوَ صَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْہِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ لَا اُرَاہُ مَحْفُوْظًا اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو غلبہ کرے قی یعنے آپسے آجاوے اور وہ ہو روزے سے پس نہین اسپر قضا اور جو شخص قی لاوے یعنے اونگلی وغیرہ حلق مین ڈال کر قصداً پس چاہیے کہ قضا کرے نقل کی یہ ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ و دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی نہین جانتے ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کے سے اور کہا محمدؒ نے یعنے بخاری نے نہین گمان کرتا مین اس حدیث کو محفوظ یعنے منکر ہی **ف** قصداً جو کہا تو اس سے احتراز کیا نسیان سے یعنے قی لاوے اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور بھول کر لاوے تو قضا نہین اور یہ اوپر کے باب مین مفصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے ٭ع٭ **وَعَنْ** مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَۃَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَہٗ وَضُوْءَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی معدان بن طلحہ سے یہ کہ ابودرداءؓ نے حدیث کی انکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی پھر افطار کیا کہا معدان نے پس ملا مین ثوبانؓ سے دمشق کی مسجد مین اور کہا مینے کہ ابودرداءؓ نے مجکو حدیث کی ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابودرداءؓ نے اور مینے ڈالا تھا حضرتؐ کے واسطے پانی وضو انکے کا نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی و دارمی نے **ف** یعنے روزے نفل مین قصداً قی کر کر روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کے یعنے عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور عذر کی قید اسلیے لگائی کہ حضرت بغیر عذر کے روزہ نہ توڑتے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہی ولا تبطلوا اعمالکم یعنے اپنے عملون کو باطل نہ کر ڈالو اور اسی حدیث سے دلیل پکڑی ہی امام ابوحنیفہؒ اور احمدؒ وغیرہما نے کہ قی سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعیؒ اور اور علما کہ قائل نہین ہین وضو ٹوٹنے کے قی سے انھون نے وضو کرنے سے مراد لی ہی کلی کرنی اور دھونا منھ کا واللہ اعلم ٭ع٭ہج **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِیْ یَتَسَوَّکُ وَہُوَ صَائِمٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر کہ نہین گن سکتا مسواک

کرتے تھے اور وہ ہوتے روزے سے نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک
اور بہت حدیثیں اسی طرح کی آئی ہیں چنانچہ مرقات میں مذکور ہیں او علماء نے اسمین اختلاف کیا ہے امام ابو حنیفہ اور مالک جائز رکھتے ہیں مسواک کرنی خواہ مسواک
یعنے تازی ہو یا ترکی ہوئی ہو پانی میں اور خواہ پہلے زوال کے ہو خواہ بعد اسکے اور ابو یوسف نے کہا مکروہ ہے تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہے بعد
زوال کے **وعن** انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشتکیت عینی افاکتحل وانا صائم قال
نعم رواہ الترمذی وقال لیس اسنادہ بالقوی وابو عاتکۃ الراوی یضعف اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس کہا دکھتی ہیں آنکھیں میری کیا لگاؤں میں سرمہ اور میں ہوں روزہ دار فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا سند اس حدیث کی
نہیں قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہے **ف** یہ دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علماء کا یہی مذہب ہے
اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں اگرچہ مزا سرمہ کا حلق میں ظاہر ہو اور احمد اور اسحق اور سفیان کے نزدیک مکروہ ہے
اور امام مالک سے بعضوں نے کراہت نقل کی ہے اور بعضوں نے عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اور حدیثیں بھی آئی ہیں سب ملکر قابل
دلیل پکڑنے کے ہو جاتی ہے **وعن** بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج
یصب علی راسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر رواہ مالک وابو داؤد اور روایت ہے بعضے اصحابوں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں ڈالتے اپنے سر پر پانی حالت روزے کے میں واسطے دفع کرنے پیاس کے یا کہا دفع کرنے گرمی کے
نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد نے **ف** عرج نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہیں مکروہ روزہ دار
کو یہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہووے پانی میں اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اسکی بیچ باطن اسکے کے **ع** نور الایضاح میں کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہے
لکھا ہے کہ نہیں مکروہ ہے روزہ دار کو نہانا اور لپیٹنا تر کپڑے میں واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے بموجب روایت مفتی بہ کے انتہی اور اسی طرح در مختار
میں لکھا ہے **وعن** شداد بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی رجلا بالبقیع وھو یحتجم وھو اخذ بیدی
لثمانی عشرۃ خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ
وتاولہ بعض من رخص فی الحجامۃ ای تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانہ لا یامن من ان یصل شیء الی
جوفہ بمص الملازم اور روایت ہے شداد بن اوس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص کے پاس جنت البقیع میں کہ نام ہے مدینے کے
مقبرے کا اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیاں کھچواتا تھا اور حضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارہیں تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نے کہ روزہ توڑ
ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے کہا شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہے اس حدیث کو
بعضوں نے ان شخصوں میں سے کہ اجازت دی ہے روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کھچوانے کے یعنے قریب افطار کے ہو جاتا ہے کھچوانے والا بسبب ضعف کے اور کھینچنے والا
اسواسطے کہ نہیں امن میں ہوتا اس سے کہ پہنچ جاوے کچھ پیٹ اسکے میں بسبب چوسنے سینگی کے **ف** شخصوں سے مراد جمہور یعنے اکثر علماء ہیں مذہب اکثر
علماء کا یہی ہے کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہیں روزہ دار کو اسلیے کہ ثابت ہوا ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی یعنے بھری
ہوئی حالت احرام اور روزے میں اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کا ہے اور معنی اس حدیث کے انھوں نے یہی کیے ہیں جو کہ مذکور ہوئے کہ قریب
افطار کے ہو جاتا ہے یعنے بھری ہوئی سینگی لوانے والے کو بسبب خون نکل جانیکے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہے کہ قریب ہوتا ہے افطار کرنیکے
تا ہلاک نہو جاوے اور سینگی کھینچنے والے کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا سینگی لگاتے ہوئے کہ منہ سے چوسنی پڑتی ہے پیٹ میں خون اتر جاوے اور بعضے کہتے ہیں

بھری ہوئی سینگی سے روزہ جاتا نہیں لیکن مکروہ ہوتا ہے بسبب ہونے ضعف اور خوف ہلاک کے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حدیث خاص دو شخصوں کے حق میں فرمائی کہ انھوں نے بھری ہوئی سینگی کھینچے وقت غیبت کی تھی پس اُن غیبت کرنے پر فرمایا کہ دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا ۱۲ع م ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے نہیں بدلا ہوتا اس سے عوض رکھنا تمام عمر اگرچہ روزے رکھے تمام عمر نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے اور کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے محمد کو یعنے بخاری کو کہ کہتا تھا ابو المطوس راوی نہیں جانتا میں واسطے اسکے سوائے اس حدیث کے ف بدون رخصت کے یعنے بدون رخصت شرعی کے کہ حالت سفر وغیرہ ہے چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہے پہلے جملہ کے اور یہ حدیث بطریق مبالغہ کے اور تشدد کے فرمائی اور مراد یہ ہے کہ ثواب روزہ فرض کا اس درجہ ہے کہ روزہ نفل اسکو نہیں پاتا اگرچہ تمام عمر رکھے والا اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو بدلے اسکے ایک روزہ رکھے فرض ادا ہو جاویگا اور اگر رکھ کر توڑ ڈالا ہو دو مہینے کے روزے کفایت کرینگے اور [illegible] سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور پھر اسکے بدلے تمام عمر روزے رکھے تو نہیں کفایت کرتے چنانچہ حضرت علی و ابن مسعود [illegible] کفایت کرتا ہے ایک دن بدلے ایک دن کے یعنے فرض ادا ہو جاتا ہے اگرچہ نہ رکھا ہو نہایت بڑے دنوں میں اور گرمی میں [illegible] دنوں میں اور سردی میں اور ظاہر یہ ہے کہ نماز بھی روزے کے حکم میں ہے اسلیے کہ نہیں فرق ہے دونوں میں بلکہ نماز افضل ہے روزے سے [illegible] **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ وَكَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ دار ہیں کہ نہیں انکو حاصل روزے انکے سے مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنے والے ہیں کہ نہیں انکو قیام انکے سے مگر جاگنا نقل کی یہ دارمی نے ف یعنے جو شخص روزہ رکھے اور خالص نیت خدا کے واسطے نہ ہو اور نہ بچے جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی اور بہتان لگانے اور غیبت کرنے اور مانند انکے کے اور ممنوعات سے ہوتی ہے اسکو بھوک اور پیاس اور نہیں ہوتا ثواب اسکو روزہ کا اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط ہوتا ہے اور اسی طرح سے جو رات کو قیام کرے بغیر حضوری کے یا واسطے فائدہ دنیا کے تو اسکو کچھ بھی ثواب نہیں ہوتا جیسے نماز ریا یا گھر چھپے ہوئے میں پڑھے تو اسمیں کچھ ثواب نہیں ہوتا اگرچہ ذمہ سے فرض ساقط ہوتا ہے اور اسی طرح جو نماز پڑھے بدون جماعت کے بے عذر ذمہ سے اسکے فرض ساقط ہوا قضا نہیں لیکن اسکو ثواب نہیں حاصل ہوتا اور اسی طرح اور عبادتیں مانند حج و زکوۃ وغیرہما کے اگر خلوص سے نہوں کچھ نہیں فائدہ انمیں سوائے تضییع مال و رنج بدن کے مولانا من الطیبی وغیرہ **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِيْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنتوں وضو کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نہیں افطار کرتیں روزہ روزہ دار کا سینگی اور قے یعنے جو قے آپ سے آوے اور احتلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں محفوظ اور عبد الرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں ف روایت کیا ہے اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی اور ابو داؤد نے بھی اور حدیث ابو داؤد کے لیشہ ساتھ صواب کے ہے ۱۲ع **وَعَنْ** ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا پوچھے گئے انس بن مالک کہ تم مکروہ جانتے تھے سینگی کو واسطے روزہ دار کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہا کہ نہیں مگر بسبب ضعف کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے سینگیوں کو بسبب لاحق ہونے ضعف کے مکروہ جانتے تھے نہ اس جہت سے کہ روزے کو توڑتی ہے تم ہوح + وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ اور روایت ہے بخاری سے بطور تعلیق کے کہا تھے ابن عمر سینگی لگواتے اور وہ تھے روزے سے پھر چھوڑ دی سینگی کھچوانی پس تھے سینگی کھچواتے رات کو ف یعنے احتیاطاً چھوڑ دی یا واسطے خوف ضعف کے اور بعضی حدیث بخاری بغیر سند کے روایت کی ہے اسکو تعلیق کہتے ہیں اور مصنف کو چاہیے تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقا ۱۲ ع وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَا فِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهُ اَنْ يَزْدَرِدَ رِيْقَهُ وَمَا بَقِيَ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنْ اِزْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا اَقُوْلُ اِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہے عطا سے کہ کہا اگر کلی کی روزہ دار نے پھر ڈال دیا پانی کو کہ اسکے منہ میں ہے یعنے بالکل ڈال دے نہیں ضرر کریگا اسکو یہ کہ نگل جاوے تھوک اپنا اور جو چیز کہ باقی ہے منہ اسکے میں اور نہ چباوے مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہیں کہتا میں کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہے اس سے نقل کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ف لفظ لفظ ما بقی میں حرف ما موصولہ ہے اور عطف ہے اسکا لفظ ریقہ پر یعنے ضرر نہیں کرتا کہ نگلے بعد کلی کرنے کے تھوک اور جو کچھ کہ باقی رہنے تراوت پانی کی اسلیے کہ احتراز اس سے غیر ممکن ہے اور مصطگی یعنے آدمی دانتوں کی تقویت کے لیے منہ میں رکھتے تھے پس حالت روزے میں اسکے چبانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکے چبانے ہوئے تھوک جو منہ میں جمع ہوا اسکے نگلنے سے روزہ جاتا نہیں اسلیے کہ وہ منہ میں سمٹ جاتی ہے اس سے کچھ جدا نہیں ہوتا کہ حلق میں اوتر جاوے اور روزہ توڑ ڈالے ولیکن منع ہے احتیاطاً پس نہی اسمیں تنزیہی ہے اسلیے ہمارے علما نے کہا ہے کہ مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچھ ہو مگر لڑکے کو ٹکڑا وغیرہ چبا کر دینا جائز ہے ضرورت کے لیے اور یہ مصطگی وغیرہ کے چبانے کی کراہت اسی صورت میں ہے کہ یقین ہو اسکے نہ اوترنے کا حلق میں اور اگر یقین ہو کہ اسمیں سے کچھ حلق میں اوتر گیا ہے تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر درزی ایک ڈورا رنگا ہوا منہ سے صاف کرے اور تھوک ہو جاوے مانند رنگ ڈورے کے اور پھر نگل جاوے تو فاسد ہو جاتا ہے روزہ اسکا اور نہیں تو نہیں فاسد ہوتا انتہی اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ اعتبار غلبہ کا ہے واللہ اعلم ۱۲ ع

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

باب ہے بیچ بیان روزے مسافر کے ف یعنے مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں اور افضل کیا ہے ان دونوں میں ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا روزہ رکھوں میں سفر میں اور تھا حمزہ بہت روزے رکھنے والا پس فرمایا حضرت نے اگر چاہے تو پس روزہ رکھ اور اگر چاہے تو پس افطار کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا روزہ رکھوں میں سفر میں یعنے رمضان میں اگر سفر کروں تو روزہ رکھوں یا نہ رکھوں یعنے کیا حکم ہے اسکا گناہ ہے یا ثواب اور اتفاق رکھتے ہیں اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکھنا دونوں جائز ہیں سفر میں خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہیں ہوتی ہے تو رکھنا روزے کا بہتر ہے اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہے تو افطار روزے کا بہتر ہے اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہیں بیچ افطار کے نزدیک حضرت امام اعظم کے اور نزدیک امام شافعی کے سفر معصیت میں افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہیں ۱۲ ع ومولانا وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ

صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جہاد کو چلے ہم
ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سولھوین رمضان کو لعضون نے ہم مین سے روزہ رکھا یعنے قویون نے اور لعضون نے ہم مین سے افطار کیا یعنے ضعیفون نے یا
امیرون کے خادمون نے پس نہ عیب کیا روزہ دار نے افطار کرنے والے پر یعنے اسلیے کہ عمل کیا اُسنے رخصت پر اور نہ افطار کرنے والے نے روزہ دار پر اسلیے کہ عمل کیا
اُسنے عزیمت پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ
فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سفر مین پس دیکھا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اسپر یعنے دھوپ کے بچاؤ کے لیے پس فرمایا کیا ہے یہ کہا انھون نے کہ یہ روزہ دار ہے یعنے
بسبب ضعف کے گر پڑا ہے پس فرمایا نہین نیکی روزہ رکھنا سفر مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنے روزے سے جب ایسی حالت ہوجاوے تو سفر مین
روزہ رکھنا خوب نہین افطار ہی افضل ہے ۴ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ
فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصُّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پس
بعضے ہم مین سے روزہ دار تھے اور بعضے ہم مین سے افطار کرنے والے پس اوترے ہم ایک منزل مین بیچ دن گرمی کے پس گر پڑے روزہ دار یعنے بسبب ضعف کے
لائق کار روائی کے نرہے اور کھڑے رہے افطار کرنے والے یعنے خدمت مین مشغول ہوے اور گھڑے کیے خیمے اور پلایا پانی اونٹون کو پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ لے گئے افطار کرنے والے آج کے دن ثواب نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ثواب یعنے ثواب کامل تر لے گئے اسلیے کہ افطار اُنکے حق مین ایسے
وقت مین بہتر تھا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہے اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب خدمتگاری روزہ دارون کے تھی نہ مطلق اور اسمین دلیل اسپر بھی ہے کہ
خدمت صالحون کی افضل ہے نوافل سے۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف ۴ ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ
فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے طرف
مکے کے یعنے جس سال مین مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہان تک کہ پہونچے عسفان تک نام ہے ایک جگہ کا دو منزل ہے مکے سے پھر منگوایا پانی پھر اٹھایا اسکو
ہاتھ مین یعنے ہاتھ مین لیکر بہت اونچا کیا اسکو تاکہ دیکھین اسکو لوگ پھر افطار کیا یہان تک کہ آئے مکہ مین اور یہ سفر تھا رمضان مین پس تھے
ابن عباس کہتے کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہ
بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سے یہ ہے کہ حضرت نے پیا پانی پیچھے عصر کے **ف** تا دیکھین اسکو لوگ یعنے جانین کہ جائز ہے افطار کرنا یا
اختیار کرین متابعت حضرت کی ۴ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے موقوف کردی مسافر سے
آدھی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانے والی سے اور حاملہ سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے **ف** موقوف کردی یعنے
مسافر سے آدھی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑھے اور دو کی قضا نہین اسکے یہ معنی نہ کہ پہلے چار تھین پھر دو ہوگئین اور معاف کیا روزہ ۱۲۰

یعنی واجب نہیں حالت سفر میں روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اسپر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ کو بھی روزہ معاف ہے اگر نقصان کرے بچہ کو یا انکو اور بعد دفع عذر کے قضا لازم ہے اور فدیہ نہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے انپر فدیہ بھی ۱۲ع ✽ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ حَمُولَةٌ تَأْوِي إِلَى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سلمہ بن محبق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اسکے سواری کہ پہونچا دے منزل کو حالت سیری اور آسانی میں یعنی اچھی حالت میں سفر کرتا ہو بس چاہیے کہ روزہ رکھے رمضان کا جہاں آجاوے رمضان اسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے ورنہ جائز ہے سب علماء کے نزدیک افطار کرنا سفر میں اگرچہ مشقت نہو اور یہ حدیث ضعیف بھی ہے ۱۲ع ✽

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے سال فتح مکہ کے بیچ طرف مکے کے رمضان میں پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہونچے کراع الغمیم تک پس روزہ رکھا آدمیوں نے پھر منگوایا حضرت نے پیالہ پانی کا پھر اٹھایا اسکو یہانتک کہ دیکھا لوگوں نے طرف اسکے پھر پیا پانی پس کہا گیا واسطے حضرت کے بعد اسکے کہ تحقیق بعضے آدمیوں نے روزہ رکھا یعنی روزے ہی سے رہے افطار نکیا پس فرمایا یہ ہیں پکے گنہگار یہ ہیں پکے گنہگار نقل کی یہ مسلم نے ف کراع الغمیم نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکے اور مدینے کے قریب عسفان کے اور لفظ اولٰئک العصاة مکرر فرمایا زیادتی جبر کے لیے اسلیے کہ حضرت نے یہ فعل اسلیے کیا تھا کہ لوگ دیکھکر پیروی انکی کریں بیچ قبول کرنے رخصت اللہ تعالے کی پس جنھوں نے کہ روزہ رکھا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نہ کی رخصت اللہ تعالے کی نہ اسلیے حضرت نے خفا ہو کر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہے سفر میں ۱۲ع ✽ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والا رمضان کا سفر میں مانند افطار کرنے والے کے ہے حضر میں یعنی گھر میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر میں بڑا گناہ ہے جیسا افطار کرنا گھر میں لیکن یہ حدیث اکثروں کے نزدیک منسوخ ہے یا محمول ہے اس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزے سے سفر میں اور خوف ہلاک کا ہو مولانا من الشروح ✽ وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہ انھنے کہا یا رسول اللہ میں پاتا ہوں اپنے میں قوت روزہ رکھنے کی سفر میں پس کیا ہے مجھپر گناہ یعنی روزہ رکھنے میں یا افطار کرنے میں فرمایا یہ یعنے افطار کرنا رخصت ہے اللہ عز وجل کی طرف سے پس جسنے کہ لی یہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے رکھنا پس نہیں گناہ اسپر نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ افطار اولے ہے ۱۲ح ✽

بَابُ الْقَضَاءِ

باب ہے بیچ بیان قضاء روزہ کے ف یعنے حکم اور آداب قضا کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد قضاء روزے رمضان کی ہے اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالے اسکے تین حکم ہیں اگر بھول کر افطار کرے نہ قضا ہے اور نہ کفارہ اور اگر قصداً ہو بغیر عذر کے کفارہ ہے اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ کے اسمیں قضا ہے ۱۲ح ✽

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ تَعْنِي الشُّغُلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے عائشہؓ سے کہا ہوتے تھے مجھ پر روزے رمضان کے پس نہ طاقت رکھتی مین قضا کرنیکی مگر شعبان مین کہا یحییٰ بیٹے سعید کے نے کہ منع کرنا عائشہ کو یعنے قضا روزے سے مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین یا کہا مشغول ہونا ساتھ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرت عائشہؓ کے ذمے جو قضا روزے رمضان کے ہوتے بسبب عذر حیض کے تو انکے رکھنے کی فرصت نہ ملتی سوائے شعبان کے اسلیے کہ اور دنون مین مستعد رہتی تھین حضرت کی خدمت بابرکت مین کہ جب صحبت کے لیے بلاوین حاضر ہون اور شعبان مین اکثر حضرت روزے سے ہوتے تھے پس یہ فرصت پاتین اور روزہ قضا کرتین ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین درست عورت کو روزہ رکھنا نفل اس حالت مین کہ خاوند اسکا موجود ہو مگر ساتھ حکم اسکے کے اور نہ اذن دے کسیکو اپنے گھر مین آنیکا بدون پروانگی اپنے خاوند کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جس عورت کا خاوند موجود ہو اسکے پاس اسکو نفل روزہ رکھنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحۃً ہو خواہ دلالۃً اسلیے کہ تکلیف ہوگی اسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سے مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہ حجت ہے شافعیہ پر کہ انھون نے استثناء کیا ہے عرفہ اور عاشورے کے روزون کو اور نہین درست عورت کو کہ اذن دے کسیکو گھر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کے آنے والا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اذن خاوند کے نہ اذن دے اور بیچ حکم اذن کے ہے علم رضا اسکے کا یعنے زبانی اذن ندیا مگر جانتی ہے یہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکے آنے سے تو بھی اجازت دے آنیکی کہ اذن دلالۃً ہے ع **وَعَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِی الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ یُصِیْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہ کہ کہا اسنے حضرت عائشہؓ سے کہ کیا حال ہے عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہے روزہ اور نہین قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ہوتین ہم حیض سے حضرت کے زمانے مین پس حکم کیجاتی تھین ہم ساتھ قضا روزے کے اور نہ حکم کیجاتی تھین ہم ساتھ قضا نماز کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے شارع نے جو حکم فرمایا اسکی علت پوچھنے کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ ممکن تھا کہ کہتین حضرت عائشہؓ کہ قضا نماز مین حرج ہے کہ بہت ہین اسلیے قضا اسکی نہین اور روزے کم ہین کہ سال بھر مین ایک ہی بار آتے ہین انکی قضا مین اتنا حرج نہین اسلیے قضا انکی مقرر ہوئی پس یہ علت ہو سکتی تھی لیکن حضرت عائشہؓ نے جواب مذکور دیکر راہ گفتگو کی بند کی اسلیے کہ شاید وہ کہتی کہ محکو حرج ومشقت نہین ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اسپر ہو روزہ روزہ رکھے یعنے فدیہ دے اسکی طرف سے وارث اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہے علمانے اس شخص کے حق مین کہ مرجاوے اور اسکے ذمہ روزے واجب ہون پس جمہور علماء کہ انھین مین امام مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور شافعی رحؒ ہین گئے ہین طرف اسکے کہ نہ روزہ رکھے اسکی طرف سے کوئی اور تاویل اس حدیث کی یہ کی ہے کہ فدیہ دیوے بدلے ہر روزے کے وارث اسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگے ہوگا پس یہ بمنزلہ روزہ رکھنے کے ہے چنانچہ اگلی حدیث سے یہ توجیہ معلوم ہوتی ہے اور روزہ رکھنے میت کی طرف سے منع اسلیے کرتے ہین کہ ایک حدیث مین صحیح منع آیا ہے چنانچہ اخیر باب مین وہ حدیث موجود ہے اور امام احمدؒ نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے کہ روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا پھر ہمارے نزدیک اگر وصیت کرے میت کو تو لازم ہوتا ہے وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکے تہائی مال مین سے پس اگر زیادہ ہو تہائی سے تو نہین واجب وارث پر جبتک

زیادہ ہی پس اگر نکالیگا تو ہوگا احسان کرنے والا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتھ جائز ہونے اسکے کے اور یہ سب جب ہی کہ فوت ہوا ہو اس سے بعذر کسی کے قضا اسکی کے اور جسسے فوت ہو کچھ رمضان مین سے پہلے ممکن ہونے قضا کے پس نہین لازم تدارک اسکا اور نہ گناہ ہی اسپر اجماع ہی علماء کا اسپر مگر طاؤس اور قتادہ نے واجب کیا ہی تدارک ساتھ روزے یا فدیہ کے اگرچہ مرجاوے پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک وصیت کرے یا نکر دیا جاوے کل مال سے ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فصل دوسری عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ صِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْیُطْعَمْ عَنْهُ مَکَانَ کُلِّ یَوْمٍ مِسْکِیْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ عُمَرَ روایت ہی نافع سے کہ نقل کی ابن عمرؓ سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مرے اور اسپر ہون روزے مہینے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اسکی طرف سے بدلے ہر روز کے ایک مسکین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا صحیح یہ ہی کہ یہ موقوف ہی ابن عمرؓ پر یعنے قول ابن عمر کا ہی ف بدلے ہر روز کے مسکین یعنے دو دو سیر گیہون دے سر اسم یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور اسی قدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہ حدیث دلیل جمہور کی ہی اور غالب ہی کہ یہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہی یا اول تاویل کی گئی ہی ساتھ اسکے جیسا کہ کہا گیا اور یہ موقوف بیچ حکم مرفوع کے ہی اسلیے کہ مانند اسکے نہین کہا جاتا اپنی عقل سے ہی ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُسْأَلُ هَلْ یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَیَقُوْلُ لَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ رَوَاهُ فِی الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالکؒ سے کہ پہونچا انکو یہ کہ ابن عمرؓ تھے پوچھے جاتے کہ کیا روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسیکی طرف سے پس کہتے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کسیکی طرف سے نقل کی یہ موطا مین ف یہی مذہب ہی امام شافعیؒ اور حنفیہؒ کا کہ نماز اور روزہ کسی کی طرف سے کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے درست نہین لیکن حنفیہؒ کے نزدیک یہ جائز ہی کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنے کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچھ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا

بَابُ صِیَامِ التَّطَوُّعِ

باب ہی بیچ بیان روزے نفل کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُهُ فِیْ شَهْرٍ اَکْثَرَ مِنْهُ صِیَامًا فِیْ شَعْبَانَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّهُ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہان تک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہان تک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھین گے اور نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورے کیے ہون روزے تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان مین اور نہین دیکھا مین نے حضرتؐ کو کسی مہینہ مین کہ بہت روزے رکھتے ہون بہ نسبت شعبان کے یعنے شعبان مین اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینہ مین اوتنے نہ رکھتے سوا رمضان کے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عائشہؓ نے کہ تھے حضرتؐ روزے رکھتے تمام شعبان مین تھے روزے رکھتے شعبان مین مگر کم یعنے کم نہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنے ابتدای حدیث کے یہ ہین کہ عادت شریف حضرتؐ کی روزہ نفل مین یہ تھی کہ ہمیشہ رکھین کبھی کتنے دنون متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ گمان کرتے اور کہتے کہ افطار نہین کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ گمان کرتے کہ روزے رکھنے ہی کے نہین اور جملہ اخیر یعنے لفظ کان دوسرے سے بیان جملۂ اول کا ہی کہ تمام سے مراد یہ ہی کہ اکثر شعبان مین رکھتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ آنحضرتؐ روزہ رکھتے تمام شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان دوسرے سال ہی ح ہی ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَکَانَ النَّبِیُّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَہْرًا کُلَّہٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُہٗ صَامَ شَہْرًا کُلَّہٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَ کُلَّہٗ حَتّٰی یَصُوْمَ مِنْہُ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن شقیق سے کہ کہا مین نے واسطے حضرت عائشہؓ کے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے تمام مہینہ کہا نہین جانتی مین انکو کہ روزے رکھے ہون کسی مہینے مین تمام مہینے سوائے رمضان کے اور نہین افطار کیے تمام مہینے یہان تک کہ روزے رکھتے کچھ اسمین سے یہان تک کہ وفات ہوئی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَاَلَہٗ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ یَسْمَعُ فَقَالَ یَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ یَوْمَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمران بن حصینؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھون نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا ای باپ فلانیکے کیا نہین روزے رکھے تونے آخر شعبان کے کہا نہین فرمایا حضرتؐ نے افطار کرے تو یعنے فارغ ہووے رمضان سے پس تو روزے رکھ دو دن نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اس شخص نے واجب کیے تھے اپنے نفس پر دو روزے آخر ہر مہینے کے بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوے روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے مین فرمایا جب رمضان ہوچکے اور افطار کرے اسکے بدلے دو روزے رکھ لینا اور بعضون نے کہا کہ اسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی ایک دفعہ آخر شعبان مین اتفاق رکھنے کا نہوا پس حضرتؐ نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھدینا ۲ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَہْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ین روزے بعد روزے رمضان کے روزے مہینے اللہ کے ہین کہ محرم ہی اور بہترین نماز پیچھے نماز فرض کے نماز رات کی ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ہی بعضے حفاظ نے کہ اکثر حدیثین رجب کے روزون کی موضوع ہین اور پیچھے نماز فرض کے یعنے اور سنتون موکدہ اسکی کے یا کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہی سنتون موکدہ سے باعتبار مشقت کے اور دور ہونیکے ریا و سمعہ سے اور سنتین موکدہ افضل ہین اس سے باعتبار ربت تاکید ہونے انکے کے اور تابع ہونے فرضون کے اور داخل ہی فرض مین وتر بھی ۲ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَہٗ عَلٰی غَیْرِہٖ اِلَّا ہٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَہٰذَا الشَّہْرَ یَعْنِیْ شَہْرَ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہون روزے کسی دن کا کہ بزرگی دیتے ہون اسکو اسکے غیر پر مگر اس دن کو یعنے روزے دن عاشورہ کے کو اور اس مہینے کو یعنے مہینے رمضان کے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرتؐ کسی روزے کو اسکے غیر پر فضیلت نہ دیتے تھے سوائے عاشورے کے روزے کے اور رمضان کے روزون کے کہ انکو سب سے افضل فرماتے لکھا ہی علماء نے کہ یہ فہم ابن عباسؓ کا ہی کہ انھون نے حال و مقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایسا سمجھا و الا روز عرفہ اور روزہ اسکا افضل ہین عاشورے سے اور روزے اسکے سے ۲ع وَعَنْہُ قَالَ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُہُ الْیَہُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا اسوقت کہ روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورے کے اور حکم کیا ساتھ روزے رکھنے اسکے کے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ تحقیق یہ دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین اسکی یہود و نصاری یعنے اور ہم دوست رکھتے ہین مخالفت انکی پس کیونکر موافقت کرین ہم انکی اسکی تعظیم کرنے مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو بھی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ارادہ اس روزہ رکھنے کا فصل تیسری کے اول حدیث مین آتا ہی اور حکم کیا یعنے صحابہ کو اول ساتھ واجب ہونے اسکے کے پھر بعد فسخ کے ساتھ

مستحب ہونیکے پس جبکہ ہوا دسوان سال ہجری عرض کیا صحابہ نے جو کہ مذکور ہوا انکے جواب میں حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا مین سال آئندہ تک تو نوین کو رکھونگا
یعنے فقط نوین مین کو یا نوین کو ساتھ دسوین کے پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اول ظاہر تر ہی پھر نہ زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آئندہ تک
بلکہ وفات پائی بارھوین ربیع الاول کو پس ہوا نوین کا روزہ بھی سنت اسلیے کہ ارادہ کیا حضرتؐ نے روزے کا اگرچہ رکھا نہین اھ کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہی
روزہ عاشورے کے دن کا اور مستحب ہی روزہ رکھنا ایکدن پہلے اسکے یا بعد اسکے پس اگر نہ رکھے دسوین کو رکھے مکروہ ہی بسبب مشابہت کے ساتھ یہود کے انتہیٰ
ع وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ
صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کی سے یہ کہ کتنے شخص جھگڑے انکے پاس دن عرفہ کے بیچ روزہ رکھنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضون نے
کہ حضرت روزہ سے ہین اور کہا بعضون نے کہ نہین روزے سے پس بھیجا مین نے طرف حضرتؐ کے پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے تھے اپنے اونٹ پر بیچ
میدان عرفہ کے پس پی لیا اس دودھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ام الفضل بیوی حضرت عباسؓ کی تھین اور چچی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنے والے کو سنت نہین اور غیر حج کرنے والے کو سنت ہی ۱۲ح وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا نہین
دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے سے بیچ دہی کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد دہی سے دس دن اول ذی الحجہ کے ہین اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنوں مین یعنے سوائے دسوین کے نوین تک ثواب ہی برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا ہر شب مین
اسی دہی کے برابر ہی قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سے یہ ہی کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے علم کی نفی کی کہ مینے نہین دیکھا نہ دیکھنا
حضرت عائشہؓ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرتؐ نے نہ رکھا ہوا اور یا یہ احتمال ہی کہ حضرتؐ نے ثواب روزہ رکھنے ان دنونکا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا
نہین ہوا مولانا من المرقاة وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ
قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ
مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّيْ طُوِّقْتُ
ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ
عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ
الَّتِيْ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سے یہ کہ ایک شخص آیا حضرتؐ کے پاس پس کہا کسطرح روزہ رکھتے ہو تم پس غصے ہوے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنے اسکے سے پس جبکہ دیکھا حضرت عمرؓ نے غصہ حضرتؐ کا کہا راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ
اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمدؐ کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے غصب اللہ کے سے اور غضب رسول اسکے
سے پھر شروع کیا حضرت عمرؓ نے کہ باربار کہتے تھے یہ کلام یہان تک کہ ٹھہر گیا غصہ حضرتؐ کا پھر کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا حال ہی
اس شخص کا کہ روزے رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اسنے اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنے راوی کو شک ہوا

کہ وہ لفظ کہی یا یہ کہا حضرت عمرؓ نے کیا حال ہے اس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا کوئی طاقت رکھتا ہے اسکی کہا عمرؓ نے کیا حال ہے اسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا یہ ہے روزہ حضرت داؤدؑ کا کہا کیا حال ہے اسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے مین اور رمضان تا رمضان پس یہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنے ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزے رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا یعنے غیر حج کرنے والے کو امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ اس سال کے کہ پہلے اس سے ہے اور گناہ اس سال کے کہ پیچھے اس سے ہے یعنے بچا دے گناہ کرنے سے اسمین یا اگر واقع ہون گناہ اسمین بخشے جاوین اور روزہ رکھنا دن عاشورے کا امید رکھتا ہون اللہ سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ برس روز کے پہلے اس سے ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** غصے ہوئے یعنے نشانی غصے کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہ تھا کہ اسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا حال اپنے سے کہ مین کیونکر روزہ رکھون تا جواب دیتے حضرتؐ جو کچھ کہ موافق حال اسکے کے ہوتا نہ یہ کہ حال حضرتؐ کے سے سوال کرے اسلیے کہ حضرتؐ کے افعال مین بیچ قلت وکثرت کے اسرار اور مصالح تھے کہ ہر کسیکے افعال مین ویسے نہین ہو سکتے اور حضرتؐ بہت روزے نہ رکھتے تھے اسلیے کہ مشغول رہتے تھے مصالح مسلمین کے مین اور حقوق بی بیون اور مہمانون کے مین اور روزے رکھے ہمیشہ یعنے یہ اچھا ہے یا برا وہ شخص جو کچھ کہ سوال کرتا تھا اسکو حضرت عمرؓ نے ساتھ تفصیل کے آدب وعاجزی سے پوچھا اور ہے لا صام ولا افطر یا دعا بد ہے اسپر تنبیہ کے لیے یا خبر ہے کہ نہ روزہ رکھا اسلیے کہ شارع کے حکم سے نہین ہے اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کھایا کچھ کہا شافعیؒ اور مالکؒ نے کہ یہ اسکے حق مین ہے کہ جو ممنوع روزے بھی رکھے یعنے تمام سال رکھے حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی چھوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اسکو کچھ مضائقہ نہین روزے رکھنے کا اسلیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سوائے ان دنون منع کیے گئے کے اور نہین انکار کیا انپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علت نہی کی یہ ہے کہ اسطرح کے روزے ضعیف کر دیتے ہین پس عاجز ہوتا ہے آدمی جہاد سے اور ادائے حقوق سے پس جو کہ ضعیف نہووے اس سے نہین مضائقہ اسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنے مکروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کر دیتے ہین وہ اور فتاوے عالمگیری اور در مختار مین بھی لکھا ہے کہ صوم دہر مکروہ ہے اور کوئی طاقت رکھتا ہے اسکی یعنے اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہین مضائقہ اسکو یا پس یہ افضل ہے اور یہ روزہ داؤدؑ کا ہے یعنے یہ نہایت معتدل ہے اور رعایت ہے اسمین عبادت وعادت کی کہا ہے بعضے علما نے کہ کوشش کر علم مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو علم سے خیر الامور اوسطہا وشرہا تفریطہا وافراطہا اسلیے وارد ہوا ہے افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا وعلیہم السلام اور طاقت دیا جاؤن مین یعنے دوست رکھتا ہون مین کہ طاقت دیا جاؤن مین ایک دن روزہ رکھنے کی اور دو دن افطار کرنے کی اور مانع نہ آوین مجکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین کے اس عبادت مین اشارہ ہے اسپر کہ مین اسکی طاقت نہین رکھتا مگر یہ کہ حق تعالی قوت دیوے مجکو اسکی حاصل یہ کہ پسند کیا آنحضرتؐ نے اس قسم کو بھی لیکن بسبب عدم طاقت کے عمل مین نہین لائے اور تین روزے ہر مہینہ مین یعنے ایام بیض کے تیرہوین اور چودھوین اور پندرھوین اور بعضون نے کہا کوئی سے تین روزے رکھے مہینے مین یہی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہے بموجب حدیث حضرت عائشہؓ کے کہ آگے آتی ہے **وعنہ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُّ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا سوال کیے گیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کے سے فرمایا اسدن مین پیدا کیا گیا ہون مین اور اس دن مین شروع ہوئی کتاب اوترنی

مجھ پر نقل کی یہ مسلم نے ف احتمال ہے کہ پوچھا سبب حضرت کے روزے رکھنے کا پیر کو یا سبب اس روز کے روزے کے مستحب ہونے کا پوچھا ہر تقدیر سبب اسکا یہ ہے
کہ بڑی نعمت اسمیں ملی کہ حضرت پیدا ہوئے اور دین اوترا اسکے شکرانہ میں یہ رکھتے ہیں ۲ح وعن معاذة العدوية انها سألت عائشة
اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من كل شهر ثلثة ايام قالت نعم فقلت لها من اي ايام الشهر كان يصوم
قالت لم يكن يبالي من اي ايام الشهر يصوم رواه مسلم اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہ کہ انہنے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کہ کیا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے میں تین دن کہا کہ ہاں پھر کہا میں نے واسطے حضرت عائشہؓ کے کہ کون سے دنوں میں مہینے کے
روزے رکھتے کہا نہ پروا کرتے کسی دن میں مہینے کے روزہ رکھنے کی یعنے جس دن چاہتے رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کافی ہیں تین روزے ہر مہینے میں جب چاہے رکھے کچھ قید تیرھویں چودھویں پندرھویں کی نہیں ولیکن اکثر حدیثوں اور آثار میں بھی واقع
ہوئے ہیں پس وہ افضل ہیں اور اور بھی کتنی طرحیں آئی ہیں ان روزوں کی کہ منقول ہوں گی ۲ح وعن ابي ايوب الانصاري رضي الله
عنه انه حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر رواه مسلم
اور روایت ہے ابی ایوب انصاریؓ سے یہ کہ ابو ایوب نے بیان کی حدیث اپنی راوی سے کہ عمرو بن ثابت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو روزے رکھے رمضان کے پھر پیچھے اسکے روزے رکھے چھ دن شوال کے مہینے میں ہوگا مانند روزہ رکھنے ہمیشہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف امام شافعیؒ کے
نزدیک متصل ان روزوں کا رکھنا بہتر ہے یعنے دوسری تاریخ سے ساتویں تک میں رکھے اور امام اعظمؒ کے نزدیک متفرق رکھنے افضل ہیں کہ سارے
مہینے میں رکھے ۲ح وعن ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم الفطر والنحر متفق عليه
اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے دن فطر کے سے اور نحر کے سے نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے
ف نحر سے مراد جنس ہے یعنے سب دن نحر کے اور اسمیں تغلیب ہے اسلیئے کہ تشریق کے دنوں میں بھی حرام ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ دن نحر کے تین
ہیں اور ایام تشریق کے بھی تین ہیں اور سب چار دن ہوتے ہیں اسلیئے کہ دسویں ذیحجہ کے نحر ہے فقط اور دو دن بعد اسکے یعنے گیارھویں بارھویں
نحر بھی ہے اور تشریق بھی اور ایکدن بعد ان دو دنوں کے یعنے تیرھویں تشریق ہے فقط حاصل یہ کہ پانچ روزے حرام ہیں دو روزے دو نو
عیدوں کے اور تین روزے بعد عید الضحیٰ کے تیرھویں تک ۲ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صوم في يومين الفطر
والاضحى متفق عليه اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے روزہ بیچ دو دن کے یعنے دو وقتوں کے
دن فطر کے اور عید قربان کے یعنے چاروں تیرھویں تک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وعن نبيشة الهذلي قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ايام التشريق ايام اكل وشرب وذكر الله رواه مسلم اور روایت ہے نبیشہ ہذلیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف ایام تشریق کے تین ہیں گیارھویں
بارھویں تیرھویں اور اسمیں تغلیب ہے اسلیئے کہ نحر کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہے بلکہ وہ اصل ہے اور باقی تابع اسکے پس یہ چاروں روزے
حرام ہیں اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا نوروز اور مہرجان کو اسلیئے کہ اسمیں تعظیم ہوتی ہے ان دنوں کی اور وہ منع ہے مگر
جبکہ روزہ معمولی آپڑے اسدن تو نہیں مضائقہ اور یاد کرنے اللہ کے ہیں یعنے باوجود کھانے اور پینے کے غافل نہ ہو کر خدا سے نہ اسمیں
اشارہ ہے اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہے تکبیرات نمازوں کے بعد کی اور وقت ذبح اور
رمی جمار اور اور سوائے انکے ۲ع ۲ح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصوم احدكم يوم الجمعة

اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے ایک تمہارا
دن جمعہ کے مگر اسطرح کہ روزہ رکھے پہلے اسکے یا روزہ رکھے پیچھے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے تنہا دن جمعہ کے روزہ نہ رکھے بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ
یا ہفتہ کا ملا لیوے اور اگر دونون دن رکھے بہتر ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہیں مضائقہ اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا نزدیک ابی حنیفہؒ اور
محمدؒ کے ۱۲ شرح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ
وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کرنیکے درمیان راتون کے اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھ روزہ رکھنے کے
دنون مین مگر ہووے جمعہ بیچ دن روزون کے کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمہارا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے
اسکو عبادت کے لیے اور نصارے اتوار کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے لیے پس اسلیے حضرتؐ نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی
شب کو معظم اور مخصوص عبادت کے لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصارے کے ساتھ جتنی تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہے وہ تو ثابت ہے کرنی چاہیے
اگرچہ مشابہت ہو کسیکے ساتھ لیکن اپنی طرف سے تعظیم و تخصیص نکرے یا سبب منع کا یہ ہے کہ بندے کو چاہیے کہ سب اوقات مین عبادات و طاعات مین مشغول
ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الہی کا رہے ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اوقات مین معطل رہنا کچھ نہیں واللہ اعلم اور مگر ہووے جمعہ الخ یعنے مثلاً عادت
تھی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکھتا تھا اس روز جمعہ آپڑا یا مثلاً روزہ مانا تھا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑے تو اس
عذر سے نرے جمعہ کا روزہ منع نہیں اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین نہی صریح ہے خاص کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کے اور اسپر سب علما متفق
ہین اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے علما نے اوپر مکروہ ہونے اس نماز متبدعہ کے کہ نام اسکا صلوٰۃ الرغائب ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑھتے
ہین اور علما نے بہت سی کتابین اسکی برائی مین اور گمراہی اسکی نکالنے والے کے مین لکھی ہین ۱۲ع ۱۲ح نرے جمعہ کے روزہ رکھنے مین جو شارحین
رحمہ اللہ نے توجیہات لکھے ہین تو یہ بموجب مذہب انکے کے ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتے ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات
کی کچھ نہیں اسلیے کہ انکے نزدیک یہ مکروہ نہیں چنانچہ فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے کہ جائز ہے نرے جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکھا
اسکو پس انکے نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کی کہ آگے آتی ہے ناسخ ہے ان حدیثون کی کہ جنسے منع معلوم ہوتا ہے ۱۲ مولانا
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ
سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن
راہ خدا مین دور کریگا اللہ منہ اسکا یعنے ذات اسکی آگ سے مقدار مسافت ستر برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** راہ خدا مین یعنے
جہاد مین یا خالصاً للہ ۱۲ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ
تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَيْنِكَ
عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ
كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَاقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ
صَوْمَ دَاوٗدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ وَاقْرَاْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو
بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ کیا نہیں خبر دیا گیا مین یعنے خبر ہوئی ہے مجکو یہ کہ تو روزے

رکھتا ہو دن کو یعنے ہر دن اور قیام کرتا ہو تمام رات یعنے ہر شب کہا میں نے ہان یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر روزہ رکھ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور
قیام بھی کر اور سو بھی رہا اسواسطے کہ واسطے بدن تیری کے تجھپر حق ہے یعنے بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوے اور واسطے آنکھون
تیری کے تجھپر حق ہے یعنے کبھی سویا بھی کر تا آنکھین آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجھپر حق ہے یعنے اسکے ساتھ سو اور صحبت اور جماع کر
اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجھپر حق ہے یعنے کلام کر اُنسے اور خاطر داری کر اور کھانا کھا انکے ساتھ نہ روزہ رکھا چاہیئے کہ روزہ رکھا ہمیشہ روزے
تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین روزے رکھ ہر مہینے مین تین دن یعنے ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑھ قرآن مہینے مین
یعنے ختم ہر مہینے مین کر لیا کر کہا مین نے طاقت رکھتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکھ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایک دن
اور افطار کرنا ایک دن اور پڑھ قرآن بیچ سات رات کے ایکبار اور نہ زیادہ کر اسپر یعنے جو کہ مذکور ہوا روزہ دن اور ختم کا نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** یعنے نکر اسلیے کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل پڑتا ہے اور ہر مہینے مین تین روزے رکھنے سے
ثواب ہمیشہ روزے رکھنے کا اسلیے لکھا جاتا ہے کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین پس تین روزون کی تیس لکھی گئین گویا سارے مہینے
روزے ہی سے رہا **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ
رکھتے پیر اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ
الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین عمل یعنے درگاہ رب العزت مین دن پیر اور جمعرات کے پس دوست رکھتا ہون
مین یہ کہ عرض کیے جاوین عمل میرے اور مین ہون روزے سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** عمل ہر صبح و شام ملائک لیجاتے ہین اور عرض
ان دوانون مین ہوتے ہین پس تعارض نہوا اس حدیث مین اور اس حدیث مین کہ بلند کیے جاتے ہین عمل رات کے پہلے عمل دن کے
اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے یا یہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتے ہون اور مجمل ان دونون مین **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ذر جسوقت کہ روزہ رکھا چاہے تو مہینے سے
تین دن پس روزہ رکھ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یہ تین روزے مہینے کے کئی طرح
پر آئے ہین لیکن افضل اسی طرح ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکھے کہ انکو ایام بیض کہتے ہین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ
کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنے کبھی اول مہینے کے سے تین دن اور کم تھے کہ افطار کرین دن جمعہ کے نقل کی یہ ترمذی
اور نسائی نے اور روایت کی ابو داؤد نے ثلثہ ایام تک **ف** پہلی حدیثین گذرین انسے معلوم ہوا کہ نرے جمعہ کو روزہ نرکھے اور اس سے
رکھنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ ایکدن پہلے یا ایک دن پیچھے جمعہ کے روزہ رکھتے تھے اور یا دن جمعہ کے فقط روزہ رکھنا
خاصہ حضرتؐ کا تھا جیسے روزے طے کے رکھے یا مراد روزے سے روزہ لغوی ہے یعنے بند رہتے تھے کھانے وغیرہ سے نماز جمعہ تک یہ تاویل

بموجب مذہب انکے کے جو کہ مکروہ رکھتے ہین تنہا جمعہ کے روزے کو اور بموجب حنفیہ کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہین بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا اس روزے کا ثابت کرتے ہین مولانا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی نے ف حضرت عدل کرتے تھے کہ سب دنون ہفتہ کے مین روزہ رکھتے اسلیے کہ سب دن اللہ تعالے کے ہین مناسب نہ جانا کہ بعض مین رکھین اور بعض مین نہ رکھین جیسا کہ روزہ پہلی حدیث مین ذکر کیا گیا اور باقی چھ دنون کا اسمین ہے ع وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے مجکو یہ کہ روزے رکھون مین تین دن ہر مہینے سے پہلا انمین سے پیر یا جمعرات نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف لفظ او نسخہ مین واو ہے یعنی اوسکی تعیین تین روزے رکھکہ اول انکا پیر کا دن ہوا اور دو منگل اور بدھ یا اول انکا دن جمعرات کا ہوا اور دو بدھ اور ہفتہ چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی کا آیا ہے غرضنکہ روزے رکھنے والا اختیار رکھتا ہے کہ ابتدا پیر سے کرے یا جمعرات سے وہ دونون دن متبرک ہین ع ح وَعَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيْهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے مسلم قرشی سے کہ کہا پوچھا مین نے یا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیرے کے تجھپر حق ہے روزے رکھ رمضان کے اور ان ایام کے کہ متصل انکے ہین یعنے شش عید کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اسوقت تو نے روزے رکھے ہمیشہ نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے ف واسطے اہل تیرے کے تجھپر حق ہے یعنے ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہے اور اس سے انکی ادا ے حقوق مین قصور آتا ہے اور اسی طرح اور عبادتون کے کرنے مین بھی خلل پڑتا ہے پس اسی لیے یہ مکروہ ہے اور جسکو اس سے ضعف نہو اسکے لیے نہین بلکہ وہ بلکہ مستحب ہے اور اسی سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق درمیان حدیثون کے اور درمیان فعل بعض سلف کے یعنے جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور شاید کہ یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنے ہمیشہ کے روزون کا ثواب ہوتا ہے بسبب تین روزون کے ہر مہینے سے ع ح اور یہ ایک فائدہ ہے قول ابن ہمام وغیرہ کے نقل کی گئی ہے انسے معلوم ہوا کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ ہین اور در مختار مین بھی لکھا ہے کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تنزیہی ہین اور بیان جو ملا علی نے لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین اور نہین تو نہین تطبیق انھین یون دیجاوے کہ وہ روایتین بھی محمول ہین خوف ضعف پر ۱۲ مولانا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے سے عرفات مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسلیے کہ بسبب ضعف کے دعا کے افعال مین قصور واقع ہوگا اور یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ نقل کی اپنی بہن سے کہ نام انکا صماء تھا یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتے کے یعنے اکیلا مگر اس صورت مین کہ فرض کیا جاوے

تو پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے اسکو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف فرض کیا جاوے تم پر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اسیکے حکم میں ہین روزے سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کے اور روزے معمولی پس اگر ان روزون میں سے کوئی روزہ ہفتہ کے دن آپڑے تو منع نہیں اور پس چاہیے کہ چباوے اسکو یعنے افطار کرے روزہ ہفتے کا اگر رکھا ہو اور اگر اور کچھ نہ پاوے مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کے سے توڑ والے اور سبب منع کا روزے ہفتہ کے سے یہ ہے کہ اسمین تعظیم اسکی لازم آتی ہے اور اسکی تعظیم کرنے مین مشابہت یہود کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ وہ روزہ نہیں رکھتے بسبب ہونے اسکے عید انکی ولیکن تعظیم کرتے ہین اور یہ نہی تنزیہی ہے نزدیک جمہور کے ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے ایک دن کا خدا کی راہ مین گردانتا ہے اللہ تعالے درمیان اسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** خدا کی راہ مین یعنے جہاد مین یا حج کی راہ مین یا عمرہ مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضامندی طلب کرنیکے لیے اور خندق یعنے رکاوٹ بڑا اور بڑہ شدید ۱۲ ع **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغَنِیْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَآءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ اور روایت ہے عامر بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت ٹھنڈے روزہ رکھنا جاڑے مین ہے یعنے بلا محنت ثواب پاتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث مرسل ہے **وَذُکِرَ حَدِیْثُ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ فِیْ بَابِ الْاُضْحِیَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی ما من ایام احب الی اللہ قربانی کے باب مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ مین پس پایا یہودیوں کو روزے سے دن عاشورے کے پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہ دن جسمین روزہ رکھتے ہو تم کہا یہودیون نے یہ دن بڑا ہے نجات دی اللہ نے اسمین موسیٰ کو اور قوم اسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اسکی قوم کو پس روزہ رکھا اسدن موسیٰ نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکھتے ہین اسدن پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لائق تر اور نزدیک تر ہین ساتھ موسیٰ کے تم سے پس روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ روزے اسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ یَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْاَحَدِ اَکْثَرَ مِمَّا یَصُوْمُ مِنَ الْاَیَّامِ وَیَقُوْلُ اِنَّھُمَا یَوْمَا عِیْدٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَھُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے دن ہفتہ کے اور اتوار کے اکثر اس سے کہ روزہ رکھتے اور دنوں مین اور فرماتے کہ تحقیق یہ دو دن عید کے ہین واسطے مشرکون کے یعنے وہ انمین روزے نہیں رکھتے بسبب عید ہونیکے پس مین دوست رکھتا ہون یہ کہ خلاف کرون مین انکا نقل کی یہ احمد نے **ف** مشرکون کے یعنے یہود و نصارے کے انکو مشرک اسلیے کہا

کہ یہود کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاریٰ کہتے تھے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہے اور تطبیق اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں کہ جسمیں منع کیا روزہ رکھنے سے ہفتے کو یہ ہے کہ یہ خصوصیات حضرت کے سے ہے اور وہ خصوصیات امت کے سے یا روزہ کہ جسسے منع کیا گیا وہ ہے کہ ہو بطریق تعظیم کے اور روزہ محبوب وہ ہے کہ بطریق مخالفت کے ہو ۔ **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزے دن عاشورہ کے اور رغبت دلاتے ہمکو اُسپر اور خبرگیری کرتے ہماری یعنے نصیحت کرتے نزدیک آنے اُسدن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اُسسے اور نہ خبرگیری رکھی ہماری وقت آنے اُسدن کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لفظ یامرنا اکثر نسخون مشکوٰۃ کے میں بغیر لفظ نا کے ہے مگر صحیح مسلم میں موجود ہے **وَعَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے حفصہؓ سے کہ کہا چار چیزین ہین کہ نہ چھوڑتے تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے سنتون مؤکدہ سے ہین روزہ رکھنا عاشوراء کا اور دہی ذیحجہ کا یعنے نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دن کا ہر مہینے سے اور دو رکعتین فجر سے پہلے یعنے سنتین فجر کی نقل کی یہ نسائی نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض مین نہ گھر مین نہ سفر مین نقل کی یہ نسائی نے **ف** مراد ایام بیض سے دن چاندنی راتون کے ہین یعنے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین پس بیض صفت لیالی کی یعنے راتون کی ہے ان راتون کو بیض اسواسطے کہتے ہین کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہے انکو بیض اسلیے کہتے ہین کہ روزے انکے دور کرتے ہین گناہون کو اور روشن کرتے ہین دلون کو یا اسواسطے بیض کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اوترے تو انکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنون مین رکھو جب تیرہوین کو روزہ رکھا تو تہائی بدن انکا سفید اور روشن ہوگیا جب چودہوین کو روزہ رکھا تو دو تہائی بدن انکا سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرہوین کو رکھا تو تمام بدن روشن و سفید ہوگیا اور جاننا چاہیے کہ تین روزے جو مہینے مین رکھنے مسنون ہین بارہ طرح پر آئے ہین ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے مین جب چاہے جب رکھ لے اور دوسرے یہ تین روزے اول مہینے کے یعنے پہلی سے تیسری تک و تیسرے ہفتے اور اتوار اور پیر اور چوتھے منگل بدھ جمعرات اور پانچوین تیرہوین چودہوین پندرہوین اور چھٹے یہ کہ اول انکا دوشنبہ ہو یعنے دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہ کہ اول انکا پنجشنبہ ہو یعنے پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹھوین نو چندا پیر اور دو جمعراتین اور نوین نو چندی جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پھر پیر دوسرے ہفتہ کی اور گیارہوین ہر عشرے مین ایک روزہ اور بارہوین تین روزے اخیر مہینے مین اور سب روزے مسنون برس مین اکیاون ہین تینتیس تو یہی ہین بحساب فی مہینے تین روزے کے اور نو روزے ذیحجہ مین یعنے پہلی سے نوین تک اور ایک روزہ عاشورے کا اور ایک اول عاشورے کے یا بعد اسکے اور ایک پندرہوین شعبان مین اور چھ روزے شوال کے کہ جنکو شش عید کہتے ہین اھ وَمَوْلَانَا نَاقِلٌ مِنْ كُتُبِ الْحَدِيثِ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ بدن کی روزہ رکھنا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** واسطے ہر چیز کے زکوٰۃ ہے یعنے بڑھنا ہے کہ دیا جاتا ہے بعض اسکا یا طہارت ہے کہ طہارت کی جاتی ہے ساتھ اسکے اور زکوٰۃ بدن کی

روزہ ہی کہ گھٹتا ہی بعض بدن اور ناقص ہوتا ہی اس سے اور پاک ہوتا ہی گناہوں سے بسبب اُسکے پس زکوۃ عبادت مالیہ ہی اور روزہ طاعت بدنیہ ع
وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے روزہ رکھتے دن پیر اور جمعرات کے پس کہا گیا
یا رسول اللہ بتحقیق تم روزہ رکھتے ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کے بخشش کرتا ہی اللہ تعالے ان دونوں میں
واسطے ہر مسلمان کے مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتے ہیں فرماتا ہی اللہ تعالے چھوڑ دے انکو یہاں تک کہ صلح کریں نقل احمدؒ و ابن ماجہ نے ف بخشش
کرتا ہی الخ یعنے روزہ رکھتا ہوں انہیں بسبب بزرگی ان دنوں کے اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الٰہی کے اور فرماتا ہی یعنے فرشتے
کو جو کہ معین ہی مٹانے برائیوں پر وقت ظاہر ہونے آثار مغفرت کے اور صلح کریں یعنے آپسمیں پس جب مغفرت کیجاوے گی انکی س ح طع +
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اور روایت ہی
ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایکدن واسطے طلب کرنے رضامندی اللہ تعالے کے دور رکھتا ہی اسکو
اللہ تعالے دوزخ سے مانند دور رکھنے کوے اوڑتے ہوے کے اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑہا ہو کے مرجاوے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے
شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے ف کہا گیا ہی کہ عمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا کہ اگر کوا ابتداے عمر سے اخیر عمر تک اوڑتا رہے
تو دیکھا چاہیے کہ کسقدر مسافت طے کر لیگا جتنی وہ مسافت طے کر لیگا اوتنا ہی اللہ تعالے روزے دار کو دوزخ سے دور رکھتا ہی س ع ح
بیہقی سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزے دار کا عبادت ہی اور چپ رہنا اسکا تسبیح ہی اور عمل اسکا مضاعف
ہی اور دعا اسکی مقبول ہی اور گناہ اسکا بخشا گیا ہی اور یہ بھی منقول ہی بیہقی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے
نے وحی کی طرف ایک نبی کے بنی اسرائیل میں سے یہ کہ خبر دے قوم اپنی کو کہ نہیں کوئی بندہ کہ روزے رکھے کسی دن واسطے طلب
کرنے خوشی میری کے مگر کہ تندرست کرتا ہوں جسم اسکے کو اور بہت دیتا ہوں ثواب اسکو اور خطیب نے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نفل روزہ رکھے کہ نہ مطلع ہو اسپر کوئی نہیں راضی ہوتا اللہ تعالے واسطے اسکے ساتھ ثواب کے سواے جنت کے
یعنے اسکا ثواب یہی ہی کہ جنت میں داخل کرتا ہی اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالے کے
ایک خوان ہی کہ اسپر ایسی چیزیں ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں ہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی کے دل میں خطرہ اگذرا ہی نہیں بیٹھینگے
اسپر مگر روزہ دار باب ہی بیچ نیت نفل روزہ کے اور لواحق بابوں پہلے کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا
اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا
داخل ہوئے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہی نزدیک تمھارے کچھ یعنے کھانیکی چیز کہا ہمنے کہ نہیں فرمایا تحقیق میں اسوقت
روزہ دار ہوں پھر آئے ہمارے پاس ایکدن یعنے اور پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ ہی عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ بھیجا گیا ہی ہمکو حیس پس
فرمایا دکھلاؤ مجکو وہ تحقیق صبح کی تھی میں نے روزے سے پھر کھالیا نقل کی یہ مسلم نے ف میں اسوقت روزہ دار ہوں یعنے نیت روزہ کی

کرلی مین تو اس سے معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن مین کرنی جائز ہو اور یہی مذہب ہو اکثر اماموں کا لیکن امام مالک کہتے ہین کہ رات سے نیت کرنی واجب ہو ہر طرح کے روزے مین بیان اسکا اوپر ہو چکا ہو اور حیس نام ایک کھانیکا ہو کہ مثل مالیدہ کے ہوتا ہو کھجور اور گھی اور قروت کا بنتا ہو اور قروت اسے کہتے ہین کہ دہی یا چھاچھ گاڑھی کو کپڑے مین باندھ کر لٹکا دیتے ہین اسکا پانی ٹپک جاتا ہو اور پس کھایا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزے نفل کا بغیر عذر کے جائز ہو اور اسیپر ہین اکثر علما اور امام ابوحنیفہ اور علما انکے کہتے ہین کہ واجب ہو تمام کرنا اسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکے کے اور واجب ہو قضا اسکی اگر افطار کرے پس اس حدیث مین تاویل کرتے ہین کہ یہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کے تھا اور دلیل انکے مذہب کی آگے آتی ہو ۞ ع ۞ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهِ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَاَهْلِ بَيْتِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو انس رض سے کہا تشریف لے گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس پس لائی ام سلیم حضرت کے لیے کھجور اور گھی پس فرمایا ڈال رکھو گھی اپنے کو بیچ مشک اسکے کے اور کھجور اسکے باسن مین اسلیے کہ تحقیق مین روزے سے ہون پھر کھڑے ہوئے طرف کونے کے گھر مین سے پس نماز پڑھی سوائے فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کے اور گھر والون اسکی کے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر حضرت نے روزہ اسلیے نہ افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سلیم رنجیدہ نہین ہونگی اور اختلاف کیا ہو مشائخ نے کہ آیا نفل روزے والے کیے لیے ضیافت عذر ہو یا نہین صحیح یہ ہو کہ ضیافت عذر ہو مہمان اور مہمانی کرنے والے کے لیے اگر صاحب اسکا نرے حاضر ہونے سے بغیر شریک ہونیکے کھانے پینے مین راضی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہ کہ اگر اسکے نہ کھانے سے ملول ہو تو ضیافت عذر ہو روزہ توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر جانے کہ ملول نہین ہونیکا تو فقط حاضر ہی ہووے اور روزہ نہ توڑے اور اس حدیث مین دلیل ہو اسپر کہ مستحب ہو مہمان روزہ دار کو یہ کہ دعا کرے مہمانی کرنے والے کے لیے ۞ ع و در مختار وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کے اور وہ ہو روزے سے پس چاہیے کہ کہے مین ہون روزے سے اور ایک روایت مین ہو کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہووے روزہ دار پس چاہیے کہ دو رکعت پڑھے اور اگر نہو روزے سے پس چاہیے کہ کھاوے نقل کی یہ مسلم نے ف واجب ہو افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑے دعوت کرنے والا اور حاصل ہو بسبب نہ کھانیکے دشمنی اور اگر جانے کہ دعوت کرنے والا خوش ہوگا بسبب کھانے اسکے کے اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب نہ کھانیکے تو مستحب ہو اور اگر دونو امر برابر ہون اسکے نزدیک تو افضل ہو یہ کہ کہے انی صائم یعنی مین روزے سے ہون برابر ہو کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ۞ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلٰى يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَّمِيْنِهِ فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ اُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنْ كَانَ تَطَوُّعًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ وَفِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ

اَلْمُتَطَوِّعُ اَمِيْرُ نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ اور روایت ہے ام ہانیؓ سے کہ جب کہ ہوا دن فتح مکہ کا آئین حضرت فاطمہؓ اور بیٹھین بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام ہانیؓ داہنی طرف حضرتؐ کے تھین پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اسمین تھی کچھ پینیکی چیز پھر دیا لونڈی نے وہ باسن حضرتؐ کو پس پیا اس سے پھر دیا وہ باسن حضرتؐ نے ام ہانی کو پھر پیا ام ہانیؓ نے اس سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مین نے اور تھی مین روزے سے پس فرمایا واسطے اسکے کہ کیا قضا کرتی تھی تو کچھ یعنے یہ روزہ قضاء رمضان کا یا نذر کا تھا کہا کہ نہین فرمایا پس نہین ضرر تجھکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی کے مانند اسکے اور بیچ اسکے پس کہا ام ہانیؓ نے یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تھی روزے سے پس فرمایا روزہ نفل رکھنے والا مالک ہی نفس اپنے کا اگر چاہے روزہ رکھے اور اگر چاہے افطار کرے **ف** مالک ہی نفس اپنے کا یعنے ابتداءً اگر چاہے روزہ رکھے یعنے نیت روزے کی کرے اور اگر چاہے افطار کرے یعنے اختیار کرے روزہ نہ رکھنے کو یا معنی یہ ہین کہ مالک ہی نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرے روزے کو اور اگر چاہے افطار کرے اس صورت مین تاویل اسکی یہ ہی کہ نفل روزے والے کو پہونچتا ہی کہ افطار کرے اگر مصلحت جانے جیسے کہ کوئی ضیافت کرے یا وارد ہوا ایک قوم پر اور جانتا ہی کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ وحشت مین پڑینگے پس اسکو پہونچتا ہی کہ افطار کرے تا انس و الفت ہو آپسمین پس اسمین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہی بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا بھی ہی حدیث آیندہ مین اور اس حدیث ام ہانیؓ کے مین کلام کیا ہی محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی او منذری نے کہا کہ ثابت نہین اور اسکے اسناد مین اختلاف بہت ہی ٭ع ٭ح **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہی زہری سے کہ اسنے نقل کی عروہ سے اسنے نقل کی عائشہؓ سے کہ کہا عائشہؓ نے تھی مین اور حفصہؓ روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اسکی پس کھایا ہمنے اسمین سے پس کہا حفصہؓ نے اے رسول خدا کے تحقیق ہم تھین روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اسکی پس کھایا ہمنے اسمین فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظون سے کہ روایت کیا انھون نے زہری سے زہری نے روایت کیا عائشہؓ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا اسمین واسطہ عروہ کا اور یہ صحیح تر ہی اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہی کہ نقل کیا زمیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہؓ سے **ف** یہ حدیث دلیل ہی حنفیہ کی کہ انکے نزدیک اگر روزہ نفل افطار کرے لازم ہی قضا اسکی اسلیے کہ ظاہر امر وجوب کے لیے ہی اور شافعیہ کہتے ہین کہ امر استحباب کے لیے ہی انکے مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کے ارسال یہان بمعنی سقوط راوی کے ہی اسناد سے یعنے منقطع ہی کہ پہلی روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہؓ کے تھا وہ اسمین نہین یہ بھی ایک اصطلاح ہی اور مشہور یہ ہی کہ مرسل اس حدیث کو کہتے ہین کہ تابعی روایت کرے بغیر ذکر صحابیؓ کے ٭ح **وَعَنْ** اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهٗ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی

ام عمارہ بیٹی کعب کی سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے پاس پس منگوایا اُنھنے واسطے حضرتؐ کے کھانا پس فرمایا حضرتؐ نے اُنکو کھا تو کہا اُنھنے مین روزے ہون پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق روزہ دار جسوقت کہ کھایا جاتا ہی نزدیک اُسکے یعنے اور رغبت کرتا ہی دل اُسکا کھانے پر اور دشوار ہوتا ہی روزہ اُسپر رحمت بھیجتے ہین اُسپر فرشتے یہان تک کہ فارغ ہون کھانے والے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ اَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهٗ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

روایت ہی بریدہؓ سے کہا داخل ہوئے بلالؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ طعام صبح کا کھاتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو کھانیکے لیے ای بلالؓ کہا بلالؓ نے تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھاتے ہین ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلالؓ کا جنت مین ہی کیا جانا تونے ای بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہین ہڈیان اُسکی اور بخشش چاہتے ہین اسکے لیے فرشتے جبتک کہ کھایا جاوے نزدیک اُسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ** یہ باب ہی بیچ بیان لیلۃ القدر کے **ف** یعنے اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اُسکے وقتون کا کہ جنمین توقع قوی ہی اُسکے ہونیکی اور اُسکو لیلۃ القدر اسلیے کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین اُسمین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بھر مین واقع ہون گے اور بعضون نے کہا کہ یہ نام ہوا بسبب عظیم القدر ہونے اُسکے کے اور بیچ تعین اس شب کے بہت قول آئے ہین اور اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہی خصوصاً طاق راتون عشرہ اخیر کے مین خصوصاً ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علما کے نزدیک یہی ہی اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیے مقرر ہوئی اسلیے کہ باوجود چھوٹی عمرون کے ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی حاصل اسکا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتون کی عمرون کا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کے لوگ تھوڑی سی عمر مین اُنکے سے عمل نہین کر سکنے کے پس دی اُنکو اللہ تعالے نے لیلۃ القدر کہ ہزار مہینے سے بہتر ہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ ایک روز حضرتؐ نے ذکر کیا چار شخصون کا بنی اسرائیل مین سے کہ اُنھون نے عبادت کی تھی اللہ تعالی کی اسّی اسّی برس اور نہ نافرمانی کی تھی ایک لمحہ وہ شخص یہ تھے حضرت ایوبؑ اور حضرت زکریاؑ اور حضرت خرقیلؑ اور حضرت یوشعؑ بن نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس سے پس آئے حضرتؐ کے پاس جبرئیلؑ اور کہا ای محمدؐ تعجب کیا آپ کی امت نے عبادت کرنی اُن لوگون کے سے اسّی اسّی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالے نے خیر بھر پڑھی اُنپر انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ساری سورۃ یعنے لیلۃ القدر افضل ہی اس چیز سے کہ تعجب کیا آپ نے اور آپ کی امت نے پس خوش ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابن ابی حاتم نے جاننا چاہیے کہ ہزار مہینے کے تراسی برس اور چار مہینے ہوتے ہین اسلیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنے لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار مہینے سے کہ جسکے تراسی برس اور چار مہینے ہوئے اور لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خاص جناب باری تعالے کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہی اور اسمین اوترتے ہین ملائکہ اور روح واسطے ملاقات علما اور عابدین کے اور اسمین نزول قرآن کا ہوا اور اسمین پیدائش ملائکہ کی ہوئی اور اسمین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمین درخت جنت مین لگائے گئے اور اسمین دعا قبول ہوتی ہی اور اسمین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اُسکی پوشیدہ ہونے مین یہ ہی کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اسپر اور لکھا ہی علما نے کہ جو کوئی کوشش کرے بیچ بیداری شبون ایک سال تمام کے پاویگا اسکو انشاء اللہ تعالے چنانچہ اسی لیے کہا ہی من لم یعرف قدر لیلۃ القدر لم یعرف لیلۃ القدر اور بعضے علما نے کہا ہی کہ اس رات کی علامتین ہین کہ استنباط

کیا ہے انکو احادیث و آثار سے اور پایا ہے بعض علامتوں کو اہل کشف نے طیبی نے ایک قوم سے نقل کیا ہے کہ درخت اس رات میں سجدہ کرتے ہیں
اور زمین پر گر پڑتے ہیں پھر بجائے خود آجاتے ہیں اور سجدہ کرتی ہے اسمیں ہر چیز اور صواب یہ ہے کہ شرط نہیں ہے بیچ پانے اس رات کے دیکھنا
ان امور کا سبب لوگ پاتے ہیں اس رات کو اور دیکھتے نہیں کوئی چیز انمیں سے اور روا ہے کہ دو آدمی ایک جا ہوں اور دونوں اس
شب کو پاویں اور ایک کو کچھ معلوم ہوا ان چیزوں میں سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور بڑی علامت یہ ہے کہ توفیق ہو اسمیں
ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع اور خشوع و حضور و اخلاص کی اور مختار یہ ہے کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہے اور اگر تمام
رات شب بیدار رہے اور باعث مرض اور ملال اور خلل کا ادائے فرائض اور سنتوں موکدہ میں ہو افضل و اکمل ہے و الا بقدر کہ توفیق
قیام کی پاوے مقصود حاصل ہے و لیس للانسان الا ما سعی و کان سعیہ مشکورا ارزقنا اللہ ع + ح مولانا تا قیام امر اللہ للتنویر وغیرہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ
مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر
کو بیچ طاق راتوں کے اخیر دہی رمضان کے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی طاق راتوں کے یعنی اکیسوین شب اور تیئیسوین شب و پچیسوین
شب اور ستائیسوین شب اور انتیسوین شب ہے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ
فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ
مُتَحَرِّیَہَا فَلْیَتَحَرَّہَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تحقیق کتنے شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دکھلائی گئی
شب قدر خواب میں بیچ سات راتوں اخیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھتا ہوں میں تمہارے خوابوں کو کہ متفق ہوئے ہیں
اوپر سات راتوں اخیر کے پس جو کوئی تلاش کرے اسکو پس چاہیے کہ تلاش کرے اسکو بیچ سات راتوں اخیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف احتمال ہے کہ مراد وہ راتیں ہوں کہ متصل بیس کے ہیں یعنی اکیسوین شب سے ستائیسوین شب تک یا سات راتیں سب سے اخیر کی
یعنی تیئیسوین شب سے انتیسوین شب تک اسلیے کہ انتیس کا چاند یقینی ہے اسکے موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہے
واللہ اعلم ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِیْ تَاسِعَۃٍ
تَبْقٰی فِیْ سَابِعَۃٍ تَبْقٰی فِیْ خَامِسَۃٍ تَبْقٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تلاش کرو اسکو بیچ دہی اخیر کے رمضان سے یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کے کہ باقی رہی یعنی اکیسوین شب بیچ ساتوین رات کے
کہ باقی رہی یعنی تیئسوین شب بیچ پانچوین رات کے کہ باقی رہی یعنی پچیسوین شب نقل کی یہ بخاری نے **ف** یا گنا شروع کیجیے آخر سے
یعنی تلاش کرو بیچ نوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ انتیسوین شب ہے اور بیچ ساتوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ
ستائیسوین شب ہے اور بیچ پانچوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ پچیسوین شب ہے ظاہر معنی یہی ہیں اور طیبی نے کہا کہ یہ تین
مذکور یہ ہیں بائیسوین شب اور چوبیسوین شب اور چھبیسوین شب **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّۃٍ تُرْکِیَّۃٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْتَکِفُ
الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ
کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیْ فَلْیَعْتَکِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِیْتُ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اُنْسِیْتُہَا وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَطِیْنٍ مِنْ

صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ
فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنَى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلَى قَوْلِهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْبَاقِي لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا پہلے
دہے مین رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہے مین بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنے خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق مین نے کیا تھا اعتکاف پہلے دہے مین
تلاش کرتا تھا مین شب قدر کو پھر اعتکاف کیا مین نے بیچ کے دہے مین پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتے نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہے آخر کے ہے
پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہے آخر کے مین پس تحقیق مین دکھلایا گیا خواب مین تعین شب قدر
کو پھر بھلایا گیا مین یعنے جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہے لیکن مین بھول گیا اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین یعنے خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون کیچڑ مین
اسکی صبح کو یعنے لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا مین کہ کون سی رات تھی وہ پس تلاش کرو اسکو بیچ دہے آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر
طاق رات کے یعنے اخیر کے دہے کے طاق راتون مین کہا راوی نے کہ برسا مینہ اس رات کو یعنے جس رات کہ حضرت نے دیکھا اسکو اور تھی چھت مسجد
کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھون میری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ انکی پیشانی پر تھا نشان پانی
اور مٹی کا صبح اکیسوین شب کو متفق ہین اسکے نقل کرنے مین بخاری اور مسلم بیچ معنون کے اور لفظ واسطے مسلم کے اس قول تک فقیل لی انہا فی العشر
الاواخر اور لفظ باقی حدیث کے واسطے بخاری کے اور بیچ روایت عبداللہ انیس کے کہا تیئیسوین شب یعنے عوض صبح اکیسوین شب کے نقل کی
یہ مسلم نے **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہے خیمے کے گندہ کا بنتا ہے چھوٹا سا کہ اسکو فارسی مین خرگاہ کہتے ہین اور من صبیحۃ مین حرف من کا معنی فی کے ہے
اور متعلق ہے ساتھ قول بصرت کے اور حاصل کلام راوی کا یہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب مین دیکھا تو یہ بھی دیکھا تھا کہ مین مٹی اور
پانی مین سجدہ کرتا ہون لیلۃ القدر کی صبح کو یعنے اس رات مینہ بھی برسا تھا وہی علامت انھون نے پائی اس خواب کی رات مین کہ اکیسوین
شب یا تیئیسوین شب تھی معلوم کیا اس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسوین شب یا تیئیسوین شب ہے ۱۲ مولانا
وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ
وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ
أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زر بن حبیش سے
کہ کہا ارادہ پوچھنے کا کیا مین نے ابی بن کعب سے پس کہا مین نے کہ تحقیق بھائی تمھارے یعنے دینی بھائی ابن مسعود کہتے ہین کہ جو شخص کہ قیام کرے
تمام سال تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے انکو اللہ ارادہ کیا یعنے اس کہنے سے انکا کہ نہ اعتماد کرین لوگ خبردار ہو تحقیق
ابن مسعود نے جانا کہ شب قدر رمضان مین ہے اور تحقیق وہ دہے آخر کے مین ہے اور تحقیق وہ ستائیسوین رات ہے قسم کھائی ابی بن کعب
نے ایسی کہ انشاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسوین رات ہے پس کہا مین نے ساتھ کس دلیل کے کہتے ہو یہ اے ابو منذر کہ کنیت ابی بن
کعب کی ہے کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ طلوع ہوتا ہے آفتاب اسدن نہین
روشنی ہوتی واسطے اسکے یعنے اور دیکھا مین نے آفتاب صبح ستائیسوین کو کہ نکلا اسی طرح نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ اعتماد کرین لوگ یعنے

ایک قول پر اگرچہ وہ صحیح ہے اور بحسب ظن غالب کے فتویٰ اسی پر ہے یعنے اگر جانینگے کہ وہ ستائیسوین ہی شب ہے تو اسی رات مین قیام کرینگے اور ترک
کرینگے قیام تمام راتون کا اسلیے ابن مسعودؓ نے کہا کہ وہ تمام سال مین ہے اور قسم کھائی یعنے بنا بر ظن غالب کے اور انشاء اللہ نہ کہا یعنے انشاء اللہ کہنے
مین قسم جزم اور منعقد نہین ہوتی پس ابی بن کعب نے قسم کھائی اور انشاء اللہ نہ کہا تا قسم جزم ہو ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے رمضان کے اخیر کے عشرے مین اسقدر کہ نہ کوشش کرتے بیچ غیر اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کوشش کرتے یعنے
زیادتی طاعت مین بامید اسکے کہ لیلۃ القدر اسمین ہے ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ
مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتا اخیر دہا یعنے
رمضان کا مضبوط باندھتے تہبند اپنا اور زندہ کرتے رات کو اور جگاتے اہل اپنے کو نقل کی یہ بخاری ومسلم نے **ف** مضبوط باندھتے تہبند کنایہ ہے
اس سے کہ کوشش فرماتے عبادت مین زیادہ عادت سے یا کنایہ ہے اس سے کہ عورتون سے الگ رہتے اور زندہ کرتے رات کو یعنے اکثر رات یا تمام رات
نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مین مشغول رہتے اور ایک روایت مین جو آیا ہے انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنے حضرت تمام شب نہین جاگے
تو مراد یہ ہے کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہین جاگتے پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اسکی نہین واللہ اعلم اور جگاتے اہل اپنے کو یعنے جگاتے
بی بیون کو اور بیٹیون کو اور لونڈیون کو اور غلامون کو بعض اوقات عشرے کے مین واسطے عبادت کے اور تلاش کرنے لیلۃ القدر کی ع - ۲ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا
قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا کہا مین نے
یا رسول اللہ خبر دو مجھکو اگر جانون مین کون سی رات ہے شب قدر کی کیا کہون مین اسمین یعنے کیا دعا مانگون اسوقت فرمایا کہ یا الٰہی تحقیق
تو معاف کرنے والا ہے دوست رکھتا ہے معاف کرنیکو پس معاف کر مجھے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو **ف** یہ دعا جامع ہے
دنیا اور آخرت کی بھلائیون کو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نہ مانگی اللہ تعالے سے بندون نے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشے انکو اور عافیت
دے انکو ع **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِيْ
سَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِيْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ يَبْقَيْنَ اَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تلاش کرو اسکو یعنے شب قدر کو بیچ نوین رات کے کہ باقی رہی یعنے اونتیسوین شب یا
بیچ ساتوین کے کہ باقی رہی یعنے ستائیسوین شب یا پانچوین مین کہ باقی رہی یعنے پچیسوین شب یا تیسری مین کہ باقی رہی یعنے تیئسوین شب
یا آخر رات مین یعنے سلخ کی رات نقل کی یہ ترمذی نے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
فَقَالَ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابن عمرؓ
سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کے سے پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان مین ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا
نقل کی یہ سفیان اور شعبہ نے ابی اسحٰق سے موقوف ابن عمرؓ پر **ف** ہر رمضان مین اس لفظ کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ رمضان خالی
نہین جاتا شب قدر سے یعنے ہر سال مین کہ رمضان واقع ہوتا ہے اسمین شب قدر بھی ہوتی ہے اور دوسرے معنی یہ کہ شب قدر تمام
رمضان مین ہوتی ہے کچھ خاص دہے آخر ہی پر نہین اول حضرت کو یہی معلوم ہوا تھا آخر کو یہ ٹھہرا کہ آخر کے دہے مین ہے اسکے سوا

نہین ہوتی - مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ بَادِیَۃً اَکُوْنُ فِیْھَا اَنَا اُصَلِّیْ فِیْھَا بِحَمْدِ اللّٰہِ فَمُرْنِیْ بِلَیْلَۃٍ اَنْزِلُھَا اِلٰی ھٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَنْزِلْ لَیْلَۃَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ قِیْلَ لِابْنِہٖ کَیْفَ کَانَ اَبُوْکَ یَصْنَعُ قَالَ کَانَ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ فَلَا یَخْرُجُ مِنْہُ لِحَاجَۃٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّی الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَہٗ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَیْھَا وَلَحِقَ بِبَادِیَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن انیس سے کہ کہا کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق میرے لیے جنگل ہی یعنے میرا گھر جنگل مین ہی کہ رہتا ہون اسمین اور نماز پڑھتا ہون اسمین شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو ساتھ ایک رات کے کہ اترون مین اسمین طرف اس مسجد کے یعنے شب قدر رمضان مین کونسی ہی اس رات مسجد نبوی مین آنکر عبادت کرون پس فرمایا حضرتؐ نے اونتیسوین رات کو کہا گیا واسطے بیٹے عبد اللہ کے کہ نام انکا ضمرہ تھا کسطرح تھا باپ تیرا کرتا کہا بیٹے نے تھا باپ میرا داخل ہوتا مسجد مین جبکہ پڑھتا نماز عصر کی یعنے بائیسوین تاریخ رمضان کی پس نہ نکلتا اس سے واسطے کسی کام کے یعنے جو کام کہ منافی اعتکاف کے ہی یہان تک کہ نماز پڑھتے صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑھ چکتے فجر کی پاتے جانور اپنا دروازے پر مسجد کے پس سوار ہوتے اسپر اور پہونچتے جنگل اپنے مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر کوئی کہے کہ لازم آئی اس سے تعین لیلۃ القدر کی جواب یہ کہ جس سال حضرتؐ نے انکو یہ فرمایا اُس سال اونتیسوین کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرتؐ کو اسکا علم ہوگیا ہوگا یہ سمجھے کہ ہرسال اسی تاریخ ہوتی ہی اور یہ جو ہی کہ حضرتؐ کو بھی تعین اسکے معلوم نہ تھے تو مراد یہ ہی کہ تعین ہرسال کے معلوم نہ تھے اور کبھی کبھی کا معلوم ہونا منافی اُسکے نہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کے ہو پس انکو ثواب لیلۃ القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَنَا بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْھَا فِی التَّاسِعَۃِ وَالسَّابِعَۃِ وَالْخَامِسَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عبادہ بن صامتؓ سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جھگڑے دو شخص مسلمانون مین سے پس فرمایا حضرتؐ نے نکلا تھا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جھگڑا فلانا اور فلانا پس اٹھائی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہ بہتر تمہارے لیے پس تلاش کرو اسکو انتیسوین اور ستائیسوین مین اور پچیسوین مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا بعضون نے کہ نام دو شخصون کا عبد اللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھا اور اٹھائی گئی یعنے تعین اسکی میرے خاطر سے اٹھ گئی بسبب شومی جھگڑنے انکے کے اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑنا اور دشمنی کرنی آپسمین بری ہی اور اسکے سبب سے محروم ہوتا ہی آدمی برکات و بھلائیون سے اور ہو بہتر تمہارے لیے کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادت مین ہوگا ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ کَبْکَبَۃٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدِھِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ فِطْرِھِمْ بَاھٰی بِھِمْ مَلٰئِکَتَہٗ فَقَالَ یَا مَلٰئِکَتِیْ مَا جَزَاءُ اَجِیْرٍ وَّفّٰی عَمَلَہٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاءُہٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرَہٗ قَالَ مَلٰئِکَتِیْ عَبِیْدِیْ وَاِمَائِیْ قَضَوْا فَرِیْضَتِیْ عَلَیْھِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا یَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَاءِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَاُجِیْبَنَّھُمْ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ سَیِّاٰتِکُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّھُمْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہی شب قدر اوترتے ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کے فرشتون سے دعائے بخشش کی کرتے ہین ہر بندے کے لیے کہ کھڑا ہو یعنے نماز پڑھتا ہو یا طواف کرتا ہو یا اور کچھ عبادت کرتا ہو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے یاد کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہی دن عید انکے کا یعنے

عید الفطر کا فخر کرتا ہی سبب اُنکے اللہ تعالے فرشتون اپنے سے یعنے اُن فرشتون سے کہ جنھون نے طعن کیا تھا بنی آدم پر پس فرماتا ہی ای فرشتو میرے کیا ہی بدلا اس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہین فرشتے ای رب ہمارے بدلا اُسکا یہ ہی کہ پوری دیجاوے مزدوری عمل اُسکے کی فرماتا ہی اللہ تعالے ای فرشتو میرے غلامون میرے اور لونڈیون میرے نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا اُنپر یعنے روزہ پھر نکلے یعنے گھرون سے طرف عیدگاہ کے چلاتے ہوے ساتھ دعا کے قسم ہی عزت اپنے کی اور بزرگی اپنے کی اور جود اپنے کی اور بلند قدری اپنی کے اور بلندی مرتبہ اپنی کے البتہ قبول کرونگا مین دعا اُنکی پس فرماتا ہی اللہ تعالے پھر جاو یعنے اپنے گھرون کو تحقیق بخشا مین نے تمکو اور بدل ڈالین مین نے برائیان تمھارے نیکیون سے لکھی گئی بدلے ہر برائی کے نیکی صحیفۂ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہین لوگ اس حالت مین کہ بخشش کیجاتی ہی واسطے اُنکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ الاِعْتِكَافِ

باب ہی بیچ بیان اعتکاف کے ف اعتکاف کے معنی لغت مین ہین ٹھہرنا ایک جگہ اور شرع مین ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے اور نیت معتبر ہی مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سے اور حیض و نفاس سے اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت موکدہ ہی اسلیے کہ ہمیشہ حضرت اعتکاف کرتے رہے اسمین اور درمختار مین لکھا ہی کہ سنت موکدہ علی الکفایہ ہی یعنے بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہی اور تارک اُسکے ملامت نہین کیے جاتے اور واجب ہوتا ہی اعتکاف ساتھ نذر کرنیکے زبان سے خواہ فی الحال ہو جیسے کہے کہ مین نے اپنے پر اعتکاف اتنے دنون کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسے کہے کہ مین نے نذر مانی یہ کہ اگر میرا یہ کام ہو جائیگا تو مین اتنے دنون کا اعتکاف کرونگا اور سوا ان دونون قسمون کے مستحب ہی پھر اکثر مدت اعتکاف نفلی کے لیے حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کے اعتکاف کی کرے جائز ہی اور اقل مدت مین اختلاف ہی کہ کیا ہی امام محمدؒ کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی ظاہر روایت ہی امام اعظمؒ سے اور اسی پر فتوی ہی پس لائق ہی آدمی کو کہ جب مسجد مین آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اسطرح کہ نیت اعتکاف کی کی مین نے جبتک کہ ہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہاتھ سے نجاوے اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر روز ہی یعنے آدھے دن سے زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سے سوائے ظاہر روایت کے یہ منقول ہی کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہی ع ح درمختار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے آخر دہی رمضان کے مین یہان تک کہ قبض روح اُنکی کی اللہ نے پھر اعتکاف کیا اُنکی بی بیون نے پیچھے اُنکے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف پھر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نے یعنے اپنے گھرون مین اسلیے کہا ہی فقہانے کہ مستحب ہی عورتون کو یہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہ کو گھر مین مسجد ٹھہرا کر اسمین اعتکاف کرین پس وہ اُنکے حق مین حکم مسجد کا رکھتی ہی بلا ضرورت اسمین سے نہ نکلین اور عورت کو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی ع - عالمگیری درمختار وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا یَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاهُ كُلَّ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ یَعْرِضُ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَهٗ جِبْرَئِیْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگون مین ساتھ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرتے رمضان مین تھے جبرئیل ملاقات کرتے حضرتؐ سے ہر شب رمضان مین پڑھتے روبرو جبرئیلؑ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنے ساتھ تجوید کے پس جسوقت ملاقات کرتے حضرتؐ سے جبرئیلؑ ہوتے حضرت بہت سخاوت کرنے والے ساتھ بھلائی کے باد چھوٹی ہوئے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہبت سخی لوگون مین ساتھ بھلائی کے یعنے حضرتؐ نفع

بہت پہونچاتے تھے اور بھلائی بہت کرتے تھے بہ نسبت اور دنون کے خصوصا رمضان مین کہ وہ ایام بابرکت ہین نیکی کرنی اُنمین افضل ہی اور ہوا چلائی گئی
سے یعنے جو ہوا کہ مینھ لاتی ہی حاصل یہ کہ نفع اس ہوا کا عام ہوتا ہی اور بہت ہوتا ہی اس سے بھی زیادہ حضرت ہوتے تھے نفع پہونچانے اور بھلائی کرنے
مین وقت ملاقات جبرئیل کے اور اس حدیث مین اشارہ ہی ساتھ اسکے کہ آدمی کو افضل وقتون مین اور صحبت نیکون مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے
بھلائی کے کرنے مین اور یہ حدیث باب الاعتکاف مین اسلیے لائے کہ حضرت رمضان مین اعتکاف بھی کرتے تھے ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ
يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ
عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پڑھا جاتا تھا یعنے جبرئیل پڑھتے
روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن ہر سال مین ایکبار پس پڑھا گیا قرآن روبرو حضرت کے دو بار اُس سال مین کہ حضرت وفات کیے گئے اور
تھے حضرت اعتکاف کرتے ہر سال مین دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اس سال مین کہ وفات کیے گئے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اوپر کی
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑھتے تھے روبرو جبرئیل کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑھتے تھے دونون روایتون مین مخالفت
کچھ نہین ہی اسواسطے کہ ایکبار پڑھتے ہون جبرئیل اور پھر پڑھتے ہون روبرو اُنکے حضرت جیسا دو حافظ دور کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ دور
کرنا بھی سنت ہی اور دوبار قرآن پڑھا گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر سال مین واسطے کمال شوق کے اور مستعد ہونیکے ساتھ حاضر ہونیکے
درگاہ رب العزة مین **بیت** وعدہ وصل چون شود نزدیک ✦ آتش شوق تیز تر گردد ✦ اور اسمین تنبیہ ہی امت کو یہ کہ لازم ہی ہر انسان
پر آخر عمر مین یہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہووے نہایت مستعد واسطے ملاقات اللہ تعالے کے اور واسطے کھڑے ہونیکے روبرو اسکے رزقنا اللہ
ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ
لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے
نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا اور وہ ہوتے مسجد مین پس کنگھی کر دیتی مین اُنکے اور نہ داخل ہوتے گھر مین مگر واسطے حاجت انسانی کے نقل کی بخاری
اور مسلم نے **ف** یہ دلیل ہی اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو نہین باطل ہوتا ہی اعتکاف اسکا اور دلیل ہی اسپر کہ کنگھی
کرنی معتکف کو درست ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر دھووے اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باسن مین بیچ مسجد کے اسطرح کہ نہ آلودہ ہو
مسجد تو نہین مضائقہ اسکا اور مگر واسطے حاجت انسانی کے امام اعظمؒ کے نزدیک اگر ایک ساعت بھی بغیر حاجت یعنے ضرورت کے نکلے اعتکاف
والا تو فاسد ہو جاتا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہی طبعی اور شرعی طبعی جیسے پیشاب و پائخانہ اور غسل اگر احتلام ہوا اور غسل
جمعہ کے حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین آئی ہی مگر شرح ارشاد مین لکھا ہی کہ نکلے غسل کے لیے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے
نماز عید کی اور اذان یعنے اذان کی جگہ خارج مسجد سے ہو تو اسپر جانا داخل حاجت مین ہی اس سے اعتکاف ٹوٹنے کا نہین اور
مؤذن اور غیر مؤذن اسمین برابر ہین بموجب روایت صحیح کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کے لیے نکلے وقت زوال سے اور جس سے جامع مسجد دور
ہو تو ایسے وقت سے نکلے کہ پا دے جمعہ کو سنتون سمیت اور نماز سے زیادہ جامع مسجد مین ٹھہر لگا تو اعتکاف فاسد نہین ہونیکا مگر مکروہ
تنزیہی ہی زیادہ ٹھہرنا اور اگر کسی پاس خادم نہو تو گھر سے کھانا لے آنا بھی داخل حاجت مین ہی اور اگر مسجد گرنے لگے یا کوئی زبردستی
مسجد سے نکالے اور وہ اسی ساعت نکل کر اور مسجد مین داخل ہو تو نہین فاسد ہونیکا اعتکاف اسکا استحسانًا کذا فی البدائع
اور اسی طرح اگر بخوف جان یا مال کے اور مسجد مین جاوے تو نہین فاسد ہونیکا اور اگر نکلا پیشاب یا پائخانہ کے لیے اور قرض خواہ نے

روک رکھا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظمؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک نہین فاسد ہوئیگا اور کوئی ڈوبتا ہو یا جلتا ہو اور یہ اسکے نکالنے کے لیے نکلے یا جہاد کے لیے اگر نفیر عام ہو یا ادائے شہادت کے لیے تو فاسد ہو جائیگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذر ان مذکورہ کے نکلے گا ایک ساعت یعنے لحہ بھر بھی اگرچہ سہو سے نکلے اعتکاف فاسد ہو جائیگا اور صاحبینؒ کے نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہین ع ح - عالمگیری - و در مختار **ف** اس حدیث سے یہ بھی نکل سکتا ہے کہ حجامت بنوانی بھی معتکف کو مسجد مین جائز ہے مگر بال وغیرہ مسجد مین نہ گرین - مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَیْلَةً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ عمرؓ نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی مین نے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاہلیت مین جاہلیت اس حالت کو کہتے ہین کہ تھے اسپر عرب پہلے حضرتؐ کی نبوت کے اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے وہ حالت ہے کہ پہلے ظاہر ہونے اسلام کے تھی اور ایک رات یعنے دن سمیت جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے اور پوری کر نذر اپنی یہ امر استحباب کے لیے ہے اگر نذر کی ہو پہلے اسلام کے اور اگر بعد اسلام کے کی ہو تو امر وجوب کے لیے ہے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے واجب ہے پورا کرنا اسکا پیچھے بعد اسلام کے مذہب شافعی یہی ہے اور کہا ابوحنیفہ نے کہ نہین صحیح ہے نذر اسکی و دلیلین انکی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اس حدیث کے معنی جو وہ لیتے ہین اوپر بیان کیے گئے اور کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ روزہ شرط نہین ہے واسطے صحت اعتکاف کے جیسا کہ مذہب شافعیؒ ہے اور امام ابوحنیفہ رح سے ظاہر الروایت یہ ہے کہ روزہ شرط ہے اعتکاف واجب مین نہ نفل مین اور یہی قول صاحبین کا ہے اور مالکؒ سے اور ایک روایت امام اعظم رح سے یہ ہے کہ مطلق اعتکاف مین روزہ شرط ہے خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہ جواب دیتے ہین کہ اعتکاف حضرت عمرؓ کا جو بعضی روایتون مین آیا ہے اسمین روزہ بھی آیا ہے چنانچہ ابوداؤد اور نسائی اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے لازم کیا اپنے نفس پر جاہلیت مین یہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنے دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کے پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ اور اور دلیل انکی حدیث عائشہؓ کی ہے کہ آگے آتی ہے لا اعتکاف الخ اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ روزہ رکھنا شرط ہے اعتکاف مین پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کے مہینے مین اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتے ہین روزہ رمضان کے اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کرے اعتکاف اسدن کا تو نہین صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا رمضان معین مین تو اور مہینے مین قضا اسکی کرے ساتھ روزون مستقلہ کے پس نہین جائز ہونگی قضا اسکی اور رمضان مین اور نہ اور واجب مین خواہ اقتضا روزے رمضان کے رکھتا ہو یا اور کچھ اور اگر کئی روز کے اعتکاف کی نیت کرے تو ان دنون کی راتون کا بھی اعتکاف لازم ہو جاتا ہے اور اسی طرح بیچ نذر کرنے اعتکاف دو دن کے اعتکاف دو راتون کا بھی لازم ہوتا ہے اور ابو یوسفؒ کے نزدیک اعتکاف بیچ کی ایک شب کا اور اگر نذر کرے کہ اعتکاف ایک مہینے کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہے اگرچہ متصل نہ کہا ہو ع ح - در مختار - مالابدمنہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَكِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ یَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِیْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے دس دن اخیر کے مین رمضان سے پس نہ اعتکاف کیا

یعنے شاید بسبب کسی عذر کے نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابو داؤد وابن ماجہ نے
ابی بن کعب سے **ف** شاید کہ یہ حدیث تفسیر ہی اس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہؓ سے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اس پر
کہ نوافل مؤکدہ قضا کیے جاویں جبکہ فوت ہوں جیسے کہ قضا کیے جاتے ہیں فرائض انتہی تشبیہ نری قضا کرنے میں ہی بعد فوت ہونیکے ورنہ قضا فرض
کی فرض ہی اور قضا نوافل کی نفل ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى
الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتے
اعتکاف کرنیکا نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہہ اعتکاف اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے
اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سے ہی اور چاروں اماموں کے نزدیک یہ ہی کہ داخل ہو پہلے غروب آفتاب کے اگر ارادہ کرے
اعتکاف ایک مہینے یا عشرے وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز میں بعد غروب آفتاب کے پس اُنکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہ ہی کہ حضرت ساتھ نیت
اعتکاف کے پہلے غروب کے مسجد میں آتے تھے اور شب کو وہاں رہتے جب نماز صبح کی پڑھتے تو اُس حجرے میں کہ اعتکاف کے لیے بوریے کا بنایا
جاتا تھا داخل ہوتے تا الگ رہیں لوگوں سے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہہ میں صبح کو ہوتا ع ملخ
وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے جبکہ نکلتے حاجت کے لیے پوچھتے بیمار کو اس حالت میں کہ ہوتے اعتکاف
میں یعنے اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتے جس طرح کہ ہوتے پس نہ ٹھہرتے پوچھتے اسے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** پس گذرتے یعنے گذرتے
اُس ہیأت پر کہ ہوتے وہ اسپر نہ میل کرتے اور طرف اور نہ ٹھہرتے بلکہ سیدھے پوچھتے چلے جاتے اور لفظ فلا یعرج بیان ہی اوپر کے عمل کا
اسلیے کہ معنی فلا یعرج کے یہ ہیں کہ نہ ٹھہرتے اور نہ میل کرتے راہ سے اور طرف اور لفظ یسال بیان ہی یعود کا بطریق استیناف کے کہا حسن اور نخعی
نے کہ جائز ہی معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادت مریض کے اور نماز جنازے کے اور نزدیک چاروں اماموں کے جبکہ نکلے قضائے حاجت
کے لیے اور اتفاق پڑے اسکو عیادت مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہ ٹیڑھا ہو راہ سے اور نہ ٹھہرے زیادہ قدر نماز سے تو نہیں باطل ہونیکا
اعتکاف اور اگر ٹیڑھا ہوگا راہ سے اور زیادہ ٹھہریگا قدر نماز سے باطل ہوگا اعتکاف انتہی اور قصد کر کر جنازے کے لیے اور نماز جنازے
کے لیے اور عیادت کے لیے نہ نکلے اور اگر نکلے گا اُن چیزوں کے لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر شرط کرے وقت نذر کے اور التزام کے
یہ کہ نکلوں گا عیادت مریض اور نماز جنازے اور حاضر ہونے مجلس علم یعنے وعظ سننے کے لیے تو جائز ہی یہ ع عالمگیری **وَعَنْهَا** قَالَتِ السُّنَّةُ
عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ
اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا سنت ہی یعنے طریقہ لازم ہی
اعتکاف والے کو یہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی یعنے ساتھ قصد کے اور ٹھہرنیکے اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازے کے یعنے خارج مسجد کے مطلقاً
اور نہ صحبت کرے عورت سے اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اس کام کے لیے کہ ضرور ہی یعنے پیشاب و پاخانہ
وغیرہ کے لیے اور نہیں ہوتا اعتکاف مگر ساتھ روزے کے اور نہیں اعتکاف مگر مسجد جامع میں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** نہ مباشرت
کرے مباشرت سے مراد وہ چیزیں ہیں کہ باعث جماع کی ہیں مانند بوسہ لینے اور گلے لگانے اور چھونے وغیرہ کے پس صحبت کرنی
اور یہ افعال کرنے معتکف کو حرام ہیں لیکن صحبت کرنے سے اعتکاف فاسد ہوجاتا ہی اگرچہ رات ہو یا بھول کر ہو اور بوسہ لینے وغیرہ سے اگر انزال

تو فاسد ہوتا ہی اور نہین تو نہین اور جائز ہی معتکف کو مسجد مین کھانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنے اُس چیز کے کہ خریدتا ہی یا بیچتا ہی اور حاضر کرنا اُس چیز کا مکروہ تحریمی ہی اور یہ خرید و فروخت اگر اپنے نفس کے لیے یا عیال کے لیئے ہو تو درست ہی اور تجارت کے لیئے ہو تو نہین درست اور غیر معتکف کو کسی طرح خرید و فروخت نہین درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادت جانے اُسکو اور چپ رہنا بری اور بیہودہ باتون سے واجب ہی اور کلام مباح بے ضرورت مکروہ ہی اور ساتھ ضرورت کے داخل خیر مین ہی فتح القدیر مین لکھا ہی کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد مین ایسا حسنات کو کھاتا ہی یعنے نابود کرتا ہی جیسے آگ خشک لکڑیون کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالے کا مستحب ہی پس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابون حدیث و تفسیر اور سیر انبیا او صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہے یا لکھتا رہے اُنکو اور نہین اعتکاف مگر ساتھ روزے کے یہ دلیل حنفیہ کے ہی بیچ شرط ہونے روزے کے اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین یعنے جسمین لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہون امام ابو حنیفہ رح سے منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا اعتکاف مگر اس مسجد مین کہ پڑھی جاوین جماعت سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہی پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہی یا بیان افضل کا ہی لکھا ہی علمانے کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پھر مسجد نبوی مین پھر مسجد اقصی یعنے بیت المقدس مین پھر مسجد جامع مین پھر اس مسجد مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک اور شافعی رح کے نزدیک درست ہی اعتکاف ہر مسجد مین +ع +ح در مختار **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ او یوضع لہ سریرہ وراء اسطوانۃ التوبۃ رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ابن عمر رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ تھے جب اعتکاف کرتے بچھایا جاتا اُنکے لیے بچھونا اُنکا یا رکھی جاتی اُنکے لیئے چارپائی اُنکی پیچھے یا آگے ستون توبہ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** ستون توبہ نام ہی ایک ستون کا ستونون مسجد نبوی کے سے یہ نام اسواسطے ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سے ایک تقصیر ہوئی تھی اُنھون نے اپنے تئین اس ستون سے باندھ دیا تھا کئی روز تک بندھے رہے بعد کئی دن کے توبہ اُنکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو کھول دیا +ح **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المعتکف ھو یعتکف الذنوب ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلہا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنے والے کے حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہون سے اور جاری کیجاتی ہین واسطے اُسکے نیکیاں مانند کرنے والے سب نیکیون کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** بند رہتا ہی گناہون سے یعنے جو کہ مسجد مین رکا رہتا ہی اسکی شان سے ہی یہ کہ بچتا ہی اکثر گناہون سے اور لفظ یجری ساتھ جیم اور رے مہملہ کے ہی اور صیغہ مجہول کا ہی اور بعضون نے کہا معروف کا یعنے جاری کیئے جاتے ہین اور ہمیشہ رہتے ہین اعتکاف کرنے والے کے لیئے ثواب اُن نیکیون کے کہ باز رہتا ہی اُنسے بسبب اعتکاف کے مثل عبادت وغیرہ کے مانند ثواب کرنے والے اُن نیکیون کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ جیم اور رے معجمہ کے ہی صیغہ مجہول کا یعنے دیا جاتا ہی اُسکو ثواب اُن نیکیونکا کہ باز رہتا ہی اُنسے بسبب اعتکاف کے مانند عیادت مریض کے اور ساتھ جانے جنازے کے اور ملاقات کرنے مسلمانون کے اور سوائے اُنکے کے جیسے دیا جاتا ہی ثواب کرنے والے اُن نیکیون کے کو اور آور خوبیان اعتکاف کی یہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد کرتا ہی نفس اپنا طرف مولی کے اور ہمیشہ عبادت اور خانۂ خدا مین رہتا ہی اور نہایت قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الٰہی نازل ہوتی رہتی ہی اور گویا اللہ تعالے کے قلعہ مین رہتا ہی کہ مکر شیطان سے بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر پڑا ہو عرض حاجت اپنی کرتا ہی پس معتکف گویا زبان حال سے کہتا ہی کہ ای مولے میرے تیرے دروازے

ملنے کا نہین جبتک کہ تو مجھے بخشیگا نہین اور میرے سب مقاصد برلانیکا نہین اور میرے غم کو دور نہین کرنیکا ہے امداد الفتاح

کتاب فضائل القرآن

کتاب ہے بیچ بیان فضیلت قرآن کے ف جاننا چاہیے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہے خصوصاً جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اسکا ایسا ہے کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس اور پڑھنا قرآن کا تر دیک کرتا ہے خدا سے اور روشن کرتا ہے دلون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین بھی قرآن ہے اور مقصد اعلی تلاوت سے یہ ہے کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانے امور دین اور آخرت کے ہو اور بسبب کثرۃ تلاوت کے احکام الہی یاد اور مستحضر ہون تا اسپر عمل کیا جاوے اور عبرت اس سے پکڑی جاوے نہ یہ کہ نری آواز و حرف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہے پس جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل اسپر نکرے قرآن دشمن اسکا ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے رب تال للقرآن والقرآن یلعنہ یعنی بعضے قرآن پڑھتے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہے انکو اور یہ پڑھنا اسکا اسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جاننا چاہیے کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوائے پڑھنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور ترتیل و حضور دل کے اسی لیے تجوید قرآن کی لازم ہے اور کم پڑھنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہے کہ حق ادا کرنے حق قرآن کے ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین کافی ہے اور عبادت کے لیے بھی سات روز سے کم مین نہ چاہیے اور جسقدر اس سے زیادہ مین ختم کرے افضل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کے نجانے اسکو بھی چاہیے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہ کلام خدای تعالی کا اور احکام اسکے ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ سے سنتا ہے

آداب تلاوت کے یہ ہین کہ وضو ساتھ مسواک کے کرکے اچھی جگہ مین متواضع اور رو بقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھ حضور دل کے اسطرح کہ گویا روبرو خدا یتعالے کے ہے دعا شروع کرے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالے کا ہے واسطے سننا ہے اور آہستہ آہستہ ساتھ تدبر و تفکر اور ترتیل کے پڑھے اور آیت وعد و رحمت پر خوشدل ہوکر دعا کرے اور مغفرت و رحمت اپنے لیے مانگے اور آیت عذاب و وعید پر پناہ چاہے اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہے یعنے جس آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہو اسپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑھنے کے روئے اور اگر رونا نہ آوے بتکلیف غمگین ہوکر اپنے کو رونا کہ کرے اور در پڑا اسکے نہو کہ جلدی ختم کرے اسلیے کہ کم پڑھنا ساتھ تدبر و تفکر کے بہت بہتر ہے زیادہ پڑھنے سے کہ خالی ہوان چیزون سے اور زیادہ پڑھنے مین سوائے ختم شماری کے کچھ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہے اور یہ جو اس زمانے مین رواج نکلا ہے کہ ایک روز کے ختم کرنے پر اور مانند اسکے پر فخر کرتے ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہے بیت خواجہ پندارد کہ طاعت میکند بیخبر کز معصیت جان میکند ؛ اور بعضے بزرگون سے جو زیادہ پڑھنا منقول ہے وہ کرامت ہے انکی اور ون کو انکی پیروی اسبات مین اچھی نہین بس جسقدر کہ ساتھ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہو اسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت نکرے اور اگر ضرور ہے اور اور جگہ میسر نہو تو آہستہ پڑھے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکارکر پڑھنا افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ پڑھنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسی طرح مصحف مین دیکھکر پڑھنا یاد پڑھنے سے افضل ہے اسلیے کہ اسمین آنکھین اور اور اعضا بھی عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہے اور چاہیے کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کھانے اور پینے اور سب کامون سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوے تو قرآن کو بند کرکے کلام کرے بعد ازان پھر اعوذ باللہ پڑھکر شروع کرے اور غلط پڑھنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑھے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی نکرے مگر عالم با عمل اور استاد اور والدین کے لیے جائز ہے قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگون کے مجمع مین کرے اور محبان اور اپنے قرابتیون کو اسوقت حاضر کرے اور دعا مین شامل کرے کہ وقت قبولیت کا ہے اور بعد ختم قرآن کے پھر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑھکر ختم کرے کہ افضل ہے اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر قرآن کو پڑھنا جائز ہے لیکن

افضل یہی ہی کہ مودب بیٹھ کر پڑھے اور اسی طرح راہ مین پڑھنا جائز ہی اگر چلتا ہو پکار کر پڑھے والا چپکے پڑھے اور بیچ جگہ نجس اور مکروہ کے مانند حمام اور کمیلے
اور کوڑے وغیرہ کے پڑھنا مکروہ ہی اور قرآن کی تقطیع بہت چھوٹی اور ٹکڑے ٹکڑے متفرق نکرے ... تنگی کم نہو اگر یہ بسبب ضرورت کے جنبیار
اور مانند انکے کرنی جائز ہین اور قرآن کو اس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین بھی نہ لیجاوے تا مباد اکافرون کے ہاتھ مین پڑے اور
وہ بے حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہی اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہی کہ اگر
ایک شخص مابین مشرق اور مغرب کے حفظ کر لے تو سبکے ذمہ سے گناہ ساقط ہوجاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانون پر واجب ہی
کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سیکھنا اسکے احکام اور فقہ کا اولیٰ ہی نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پانون پھیلانا مصحف
کی طرف اگر سامنے پانون کے نہو مکروہ نہین اور اسی طرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو ادھر پانون پھیلانے منع نہین اور مصحف
خرجی مین رکھکر اسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکھنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اسمین جماع کرنیکا
مضائقہ نہین کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا كِتَابُكَ الْمُنْزَلُ مِنْ عِنْدِكَ عَلٰی رَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَكَلَامُكَ
یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہ کتاب تیری ہی اتاری گئی تیرے پاس سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین ... اور کلام تیرا بولا گیا
النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّكَ جَعَلْتَهٗ هَادِيًا مِنْكَ لِخَلْقِكَ وَحَبْلًا مُتَّصِلًا فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِيْهِ عِبَادَةً وَقِرَاءَتِیْ فِيْهِ
ناطق تیرا ہی اوپر زبان نبی تیرے کے کیا تو نے اسکو ہدایت کرنیوالا اپنی طرف سے اپنی خلق کے لیے اور رسی متصل درمیان تیرے اور درمیان بندون تیرے کے یا اللہ پس کر نظر میری کو اسمین عبادت اور قراءت میری کو اسمین
فِكْرًا وَفِكْرِیْ فِيْهِ اعْتِبَارًا اِنَّكَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ
فکر اور فکر میرے کو اسمین عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہی رحم والا ای رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے وسوسون شیطانون کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ای رب میرے اس سے کہ حاضر ہون نزدیک میرے

بعد اسکے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر کہے

اَللّٰهُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَهٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا لِبَصَرِیْ وَشِفَاءً لِصَدْرِیْ وَذَهَابًا لِهَمِّیْ وَحُزْنِیْ وَبَيِّضْ بِهٖ وَجْهِیْ
یا اللہ ساتھ حق کے اوتارا تو نے اسکو اور ساتھ حق کے اترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری اسمین اور کر اسکو نور بینائی میری کی اور شفا سینہ میرے کا اور سبب جانے فکر و غم میرے کا اور روشن کر ساتھ اسکے منہ میرے کو

وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ وَفَهْمَ مَعَانِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور نصیب کر مجکو تلاوت اسکی اور سمجھ معانی اسکے کی ساتھ رحمت اپنی کے ای بہت مہربان مہربانون کے

اور بعد تلاوت ہر روز کے یہ دعا پڑھے ہاتھ اٹھا کر

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَفِی الْاٰخِرَةِ شَافِعًا وَفِی الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَفِی الْقِيَامَةِ صَاحِبًا وَعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَفِی الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَمِنَ النَّارِ سِتْرًا
یا اللہ کر قرآن کو ہمارے لیے دنیا مین ہمنشین اور آخرت مین شفاعت کرنے والا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین یار اور صراط پر نور اور جنت مین رفیق اور آگ سے پردہ
اور اور جو دل چاہے دعا کرے کذا فی منی الطالب اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابوہریرہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتے قرآن
دعا کرتے کھڑے ہوکر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے
قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی خیر ...
بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتے قرآن تعریف کرتے اللہ کی بہت سی اس حال مین کہ ...

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَکَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَکَذَبَ الْمُشْرِکُوْنَ بِاللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمَجُوْسِ
وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰی وَالصَّابِئِیْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰهِ وَلَدًا اَوْ صَاحِبَةً اَوْ نِدًّا اَوْ شِبْهًا اَوْ مِثْلًا اَوْ سَمِیًّا اَوْ عِدْلًا فَاَنْتَ رَبَّنَا
اَعْظَمُ مِنْ اَنْ تَتَّخِذَ شَرِیْکًا فِیْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ
مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ
الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
حَسَنًا مَّاکِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَّا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَائِهِمْ کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ
اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ
فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
جَاعِلِ الْمَلٰئِکَةِ رُسُلًا اُوْلِیْ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ
لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِکَ لَهَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ
الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ بَلِ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وَاَحْکَمُ وَاَکْرَمُ وَاَعْظَمُ مِمَّا یُشْرِکُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَکْثَرُهُمْ
لَا یَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ الْکِرَامُ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْمَلٰئِکَةِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَارْحَمْ عِبَادَکَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَیْرٍ وَّافْتَحْ لَنَا بِخَیْرٍ وَّبَارِکْ لَنَا فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَانْفَعْنَا
بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (رزین)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ روایت ہے عثمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین سے وہ شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اسکو نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے جو کوئی سیکھے قرآن جیسے کہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اسکو وہ سب سے بہتر ہے اور حق سیکھنے سے مراد یہ ہے کہ احکام حقائق اور دقائق قرآن کے سیکھے ۔ع

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّةِ فَقَالَ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِیْقِ فَیَاْتِیَ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِکَ قَالَ اَفَلَا یَغْدُوْ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیُعَلِّمَ اَوْ یَقْرَاَ اٰیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَیْنِ وَّثَلٰثٌ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا باہر تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوئے اوپر چبوترے سایہ دار کے پس فرمایا کونسا تم مین سے دوست رکھتا ہے یہ کہ جاوے ہر روز طرف بطحان کے یا عقیق کے پس لاوے دو اونٹنیاں بڑے کوہان کی بدون گناہ کے اور بدون توڑنے ناتے کے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہین یہ فرمایا کیا نہین جاتا ایک تمھارا طرف مسجد کے پس سکھاوے یا پڑھے دو آیتین کتاب اللہ سے بہتر ہے واسطے اسکے دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین واسطے اسکے تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین واسطے اسکے چار اونٹنیون سے اور گنتی آیتون کی سوا اسکے بہتر ہے گنتی اونٹنیون کے سے یعنے زیادہ چار آیتون سے بہتر ہین

زیادہ چار اونٹنیون سے مثلاً پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیون سے اسی طرح بعد اسکے اور سمجھ لے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اوپر چبوترے سایہ دار کے ایک چبوترہ پٹا ہوا تھا سامنے مسجد کے اسمین فقراء مہاجرین رہتے تھے نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک نالہ ہے مدینہ مین اور عقیق بھی نام ہے ایک جگہ کا دو کوس مدینہ سے اُن دونون جگہون مین بازار لگتا تھا اور اونٹ اسمین بکتے تھے اور عرب اونٹون کو بہت دوست رکھتے ہین خصوصاً بڑے کوہان کے پس حضرتؐ نے سوال مذکور کرکے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات مین اور نفرت دلائی فانیات سے پس ذکر کیا یہ بطریق تمثیل کے اور انکے سمجھانے کے لیے و الاتمام دنیا کچھ قدر نہین رکھتی مقابلہ مین ایک آیت کے ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیٰتٍ یَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمھارا جسوقت کہ پھرے طرف گھر اپنے کے یہ کہ پاوے اپنے گھر مین تین اونٹنیان حمل والی بڑی فربہ عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑھے انکو ایک تمھارا بیچ نماز اپنی کے بہتر ہے واسطے اسکے تین اونٹنیون حمل والیون بڑی موٹیون سے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہر قرآن کا ساتھ فرشتون لکھنے والون بزرگ نیکوکار کے اور وہ شخص کہ پڑھتا ہے قرآن اور اٹکتا ہے اسمین اور قرآن اسپر مشکل ہوتا ہے واسطے اسکے دو ثواب ہوتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ماہر قرآن وہ ہے کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکے نہین پڑھنے مین اور نہ دشوار ہو پڑھنا اسپر اور مراد فرشتون سے وہ فرشتے ہین کہ جو کہ لوح محفوظ سے اللہ تعالی کی کتابین لکھتے ہین یا وہ فرشتے کہ اعمال بندون کے لکھتے ہین پس فرمایا کہ باہر ساتھ انکے ہے یعنے دنیا مین انکا سا عمل کرتا ہے اور آخرت مین اسکے لیے منازل ہونگے کہ ہوگا انمین رفیق اُن فرشتون کا اور دو ثواب ہین یعنے ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اسمین رغبت دلائی ہے پڑھنے پر اور یہ معنی اسکے نہین ہین کہ جو اٹک کر پڑھتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہے ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہے کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ مذکورین کے داخل ہوتا ہے حاصل یہ کہ ماہر تو افضل ہی ہے لیکن اٹک کر پڑھنے والے کو بھی باعتبار مشقت کے ایکطرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہے ۱۲ع ۱۲ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رشک مگر اوپر دو شخصون کے یعنے کسی چیز مین رشک کرنا خوب نہین مگر دو شخصون کے حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ اسکے اوقات رات کے مین اور اوقات دن کے مین یعنے غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہے مال مین سے اوقات رات کے مین اور اوقات دن کے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا میرک نے کہ حسد دو قسم پر ہے حقیقی اور مجازی حقیقی یہ ہے کہ آرزو کرے زوال نعمت کی کسیکے لئے پس وہ حرام ہے بالاجماع ساتھ آیات واحادیث صحیحہ کے اور مجازی یہ ہے کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کرے کہ میرے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے زوال اسکے کے اس سے اسکو غبطہ کہتے ہین یعنے رشک پس اگر ہو یہ امور دنیا مین مباح ہے اور اگر ہو طاعت مین مستحب ہے یعنے مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بناتے دیکھکر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہو تو مین بھی بناؤن خوب ہی ثواب پاتا ہے اسپر پس مراد حدیث مین غبطہ ہے یعنے غبطہ اچھا نہین مگر دو خصلتون مین انتہی یعنے ان دومین اور مانند انکے مین جیسا کہ

اسلیے کہ امام مظہر نے کہ یعنے نہیں لائق آرزو کرنی آدمی کو یہ کہ ہو واسطے اسکے نعمت جیسے کہ او پاس ہے مگر یہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الٰہی حاصل ہو سبب اسکے مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنیکے اور سوائے اُنکے نے اور بھلائیان انتہی اور دیا اسکو قرآن یعنے یاد ہے اسکو قرآن جیسا کہ چاہیے اور وہ قیام کرتا ہے ساتھ اسکے یعنے تلاوت کرتا ہے اسکی اور یاد کرتا ہے معانی اسکے یا تامل کرتا ہے اسکے احکام مین اور معنی مین یا عمل کرتا ہے اوامر و نواہی اسکے پر یا نماز مین پڑھتا ہے اسکو ‡ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَّطَعْمُھَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالْاُتْرُجَّۃِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالتَّمْرَۃِ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال مسلمان کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال ترنج کے ہے کہ بو اسکی خوب ہوتی ہے اور مزہ اسکا اچھا ہوتا ہے اور حال اس مومن کا کہ نہیں پڑھتا ہو قرآن مانند حال کھجور کے ہے نہیں بو اسمین اور مزہ اسکا شیرین ہے اور حال اس منافق کا کہ نہیں پڑھتا قرآن مانند حال اندرائن کے پھل کے نہیں اسمین بو اور مزہ اسکا تلخ اور حال اُس منافق کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال پھول خوشبودار کے کہ بو اسکی اچھی اور مزہ اسکا تلخ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ مسلمان کہ پڑھتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اسپر مانند ترنج کے ہے اور وہ مومن کہ نہیں پڑھتا قرآن اور عمل کرتا ہے اسپر مانند کھجور کے **ف** مومن پڑھنے والا قرآن کا مانند ترنج کے یون ہوا کہ خوش مزہ ہے بسبب ثابت ہونے ایمان کے اسکے دل مین اور خوشبو رکھتا ہے کہ لوگ ثواب پاتے ہین بسبب سننے قرأۃ اسکے کے اور سیکھتے ہین قرآن اس سے ‡ع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ بلند کرتا ہے ساتھ اس کتاب کے یعنے کلام اللہ کے کتنے لوگون کو اور پست کرتا ہے ساتھ اسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اسپر اسکا درجہ بلند کرتا ہے اللہ تعالےٰ دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہے اور عقبے مین داخل کرتا ہے اُن لوگون مین کہ جنپر انعام کیا ہے اور جسنے قرآن نہ پڑھا اور نہ عمل کیا اسپر اسکا درجہ پست کرتا ہے ‡ع ‡ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ یَقْرَءُ مِنَ اللَّیْلِ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَفَرَسُہٗ مَرْبُوْطَۃٌ عِنْدَہٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ فَقَرَءَ فَجَالَتْ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَکَانَ ابْنُہٗ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِّنْھَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَہٗ وَلَمَّا اَخَّرَہٗ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ اقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْ تَطَاَ یَحْیٰی وَکَانَ مِنْھَا قَرِیْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَیْہِ وَرَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰی لَا اَرَاھَا قَالَ وَتَدْرِیْ مَا ذَاکَ قَالَ لَا قَالَ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْھَا لَا تَتَوَارٰی مِنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجَتْ عَلٰی صِیْغَۃِ الْمُتَکَلِّمِ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ اسید بن حضیر نے کہا اسوقت کہ وہ لیتے مین پڑھتا تھا رات کو سورہ بقرہ اور گھوڑا اسکا بندھا ہوا تھا نزدیک اسکے ناگاہ شوخی کی گھوڑے نے پس ٹھہر گیا پڑھنے سے یعنے کہ

دیکھے کہ کیا سبب ہے شوخی کا پس گھوڑا ابھی ٹھہر گیا یعنے پس گمان کیا کہ یوں ہی شوخی کرتا تھا پھر پڑھنے لگے پھر جولانی کی گھوڑے نے پھر چپ ہو رہے پس ٹھہر گیا گھوڑا پھر پڑھنے لگے پھر شوخی کی گھوڑے نے یعنے پس جانا کہ یہ شوخی کسی سبب سے ہے پس موقوف کیا پڑھنا اور تھا بیٹا سعید کا یحیی قریب گھوڑے کے ڈرا یہ کہ پہونچا دے اسکو ایذا یعنے پس گیا اسید بیٹے کی طرف تاکہ سرکاوے گھوڑے کے پاس سے پس جب سرکایا اسکو اٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے پس ناگہان ایک چیز ہے مانند ابر کے اسمین ہے مانند چراغوں کے پس جب صبح کی اسید نے بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پس فرمایا حضرت نے پڑھے گیا ہوتا اے ابن حضیر کہا ابن حضیر نے ڈرا میں یا رسول اللہ اس سے کہ کچلے گھوڑا یحیی کو اور تھا گھوڑا یحیی کے نزدیک پس پھر امین طرف یحیی کے اور اٹھایا مینے سر اپنا طرف آسمان کے پس تھی ناگہان ایک چیز مانند ابر کے اسمین مانند چراغوں کے پس نکلا مین یعنے اپنے گھر سے یہان تک کہ نہ دیکھا مینے انکو یعنے چراغوں کو فرمایا حضرت نے جانتا ہے تو کیا تھا یہ کہا نہیں فرمایا یہ تھے فرشتے نزدیک ہوئے تھے واسطے آواز قراۃ تیری کے اگر پڑھتا رہتا تو البتہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف انکی نہ چھپتے انسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کے مین اور مسلم مین بدلے فخرجت صیغہ متکلم کے یوں ہے عرجت فی الجو یعنے چڑھ گئے ہوا مین درمیان آسمان و زمین کے **ف** گھوڑا شوخی کرتا تھا ان فرشتوں کے ڈر سے کہ اوترے تھے واسطے سننے قرآن کے اور ٹھہر جاتا تھا بسبب چڑھ جانے فرشتوں کے آسمان پر حالت چپ ہونے مین اور لفظ اقرا کے معنی ابن حجر نے یہ لکھے ہین کہ ہمیشہ پڑھتا رہ اسی سورہ کو کہ سبب ہے ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر در پیش آوے زمانہ آئندہ مین ایسی حالت تو نہ چھوڑنا اسکو بلکہ پڑھتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب زیادتی کے ہین زمانے ماضی مین پس گویا کہ کہا کیوں نہ زیادہ کیا تو نے اور اسی لیے کہا اسکے جواب مین فانفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہے اور ایک چیز ہے مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ ملائکہ ازدحام کرتے ہین قرآن کے سننے پر یہان تک کہ ہوتے ہین مانند ایک چیز پردہ ہونے والی کے درمیان اسکے اور درمیان آسمان کے اور تھے یہ چراغ منہ انکے ہے ۱۲ **وعن** البراء قال کان رجل یقرء سورۃ الکہف والی جانبہ حصان مربوط بشطنین فتغشتہ سحابۃ فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسہ ینفر فلما اصبح اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال تلک السکینۃ تنزلت بالقران متفق علیہ اور روایت ہے براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑھتا سورہ کہف اور ایک طرف اسکے گھوڑا تھا بندھا ہوا ساتھ دو رسیوں کے ڈھانک لیا اس گھوڑے کو ایک ابر نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گھوڑے اسکے نے اچھلنا کودنا میں جب صبح کی اس شخص نے آیا حضرت کے پاس ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ تھے سکینہ اوتری تھی بسبب پڑھنے قرآن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سکینہ کہتے ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اسکے سبب سے دل صاف ہوتا ہے اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہے اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہے اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہے ۱۲ ح **وعن** ابی سعید بن المعلی قال کنت اصلی فی المسجد فدعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم اجبہ ثم اتیتہ فقلت یا رسول اللہ انی کنت اصلی قال الم یقل اللہ استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم ثم قال الا اعلمک اعظم سورۃ فی القران قبل ان تخرج من المسجد فاخذ بیدی فلما اردنا ان نخرج قلت یا رسول اللہ انک قلت لا علمنک اعظم سورۃ من القران قال الحمد للہ رب العلمین ہی السبع المثانی والقران العظیم الذی اوتیتہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی سعید بن معلی سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا مینے انکو پھر آیا مین حضرت کے پاس پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مین نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نے جواب دو واسطے اللہ کے

اور رسول کے اور اطاعت کرو حکم انکے کی جسوقت پکارے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورہ یعنے افضل سورۃ قرآن مین پہلے اسکے کہ نکلے تو مسجد سے پھر پکڑا حضرت نے ہاتھ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنے یہ کہ نکلین کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق آپنے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤن مین تجکو سب بڑی سورۃ قرآن سے فرمایا وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نماز مین اور قرآن ہے بڑا کہ دیا گیا مین وہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** جواب دو واضح ہو اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہین جاتی تھی جیسے خطاب کرنے پیغمبر خدا کے سے نماز نہین جاتی اور سورۂ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اسلیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہے اللہ کے نزدیک اور فوائد اور خوبی اسکے بہت ہین باوجود اختصار لفظون کے چنانچہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین بیچ قول ایاک نعبد و ایاک نستعین کے بلکہ کہا ہے بعضے عارفین نے کہ جو کچھ اگلی کتابون مین ہے وہ سب قرآن مین ہے اور جو کچھ قرآن مین ہے وہ سب سورۂ فاتحہ مین ہے اور جو کچھ فاتحہ مین ہے وہ بسم اللہ مین ہے اور وہ سات آیتین ہین یہ اشارہ ہے اس آیت پر وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ یعنے دین ہمنے تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نماز مین یا ثنا کی گئی ہے انکی ساتھ فصاحت کے اور اعجاز کے مراد انسے سورۂ فاتحہ ہے اور دیا ہمنے تجکو قرآن عظیم مراد اس سے بھی فاتحہ ہے از بسکہ یہ جزو اعظم قرآن کی ہے مبالغۃً فرمایا کہ یہ قرآن عظیم ہے

ع ہ ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ اپنے گھرون کو مقبرے تحقیق شیطان بھاگتا ہے اس گھر سے کہ پڑھی جاتی ہے اسمین سورۂ بقرہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ ٹھہراؤ گھرون کو مقبرے یعنے جیسے مقبرے خالی ہوتے ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سے اسطرح گھرون کو نہ ٹھہراؤ کہ مردون کے مانند پڑے رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گھرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑھا کرو بعد ازان ذکر کی وہ چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مند ہے گھرون اور گھر والون کو کہ وہ تلاوت قرآن ہے فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اسمین بہت ہین اسماء اور احکام اللہ تعالے کے

ع ہ ح **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا پڑھنے والون کی پڑھو یعنے علی الخصوص دو سورتین جھکتی ہوئین سورۂ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونون آوینگی دن قیامت کے گویا کہ وہ دونون ٹکڑے ہین ابر کے یا دونون سایہ کرنے والی چیزین ہین یا دونون ٹکڑیان ہین پرند جانورون کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگی پڑھنے والون اپنے کی طرف سے پڑھو سورۂ بقرہ پس تحقیق مداومت کرنی اسکی پڑھنے پر اور تامل کرنا معانی اسکے مین اور عمل کرنا اسپر برکت ہے یعنے نفع عظیم ہے اور چھوڑنا اسکا حسرت ہے یعنے ندامت ہوگی قیامت کو اور نہین طاقت رکھتے اسکے حاصل کرنیکے اہل باطل کسلمند یعنے بسبب درازگی اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پڑھو قرآن یعنے غنیمت جانو پڑھنا اسکا اور مداومت کرو اسکی تلاوت پر اور جھکتی ہوئین یعنے بسبب نور اور ہدایت اور زیادتی ثواب کے روشن ہین پس گویا کہ یہ دونون سورتین بہ نسبت اور سورتون کے اللہ تعالے کے نزدیک بمنزلہ چاند کے ہین بہ نسبت تمام ستارون کے اور ٹکڑے ہین ابر کے کہ سایہ کرینگے اپنے پڑھنے والون پر گرمی موقف کی سے اور سایہ کرنی والی چیزین ہین یعنے ابر ہو یا اور کچھ اور حل انکا کم ہوگا بہ نسبت اول کے اور

قریب ہونگے اپنے پڑھنے والوں کے سر سے جیسے بادشاہوں کے سر پر سایہ کرتے ہیں چتر وغیرہ کا پس سایہ بھی ہوگا اور روشنی بھی اور کہا طیبی نے کہ لفظ او لفظ غیایتان وغیرہ پر تنویع کے لیے ہے پس اول یعنے بصورت ابر کے یہ سورتیں اُسکے لیے ہونگی کہ پڑھا اُنکو اور نہ سمجھا معنی اُنکا اور دوسرا یعنے بصورت سایہ کے چتر کے اُنکے لیے ہونگی کہ پڑھا بھی اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنے بصورت ٹکڑیوں کے اُسکے لیے ہونگی کہ پڑھا اور سمجھا معنی اور اور کو تعلیم بھی کیں ۔ع ✦ **وَعَنْ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتَى بِالْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کے اور پڑھنے والے قرآن کے وہ عمل کرتے تھے ساتھ اُسکے آگے ہونگیں سارے قرآن کے سورۃ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہیں ابر کے یا دو ٹکڑے ہیں ابر کے سیاہ درمیان میں اُنکے ایک چمک ہے یا گویا کہ وہ دو ٹکڑیاں ہیں پرندے جانوروں کے صف باندھے ہوئے جھگڑینگے پڑھنے والوں کی طرف سے یعنی اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرینگے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لایا جاویگا قرآن یعنے ایک صورت بنا کر لایا جاویگا یا ثواب اُسکا لایا جاویگا اور عمل کرتے تھے دلالت کرتی ہے یہ اسپر کہ جسنے پڑھا قرآن اور عمل نکیا اسپر نہ ہوا اہل قرآن سے اور نہوگا وہ شفاعت کرنے والا اُسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اُسپر اور آگے ہونگے یعنے سات قرآن کے ثواب کے آگے ہوگا ثواب اِن سورتوں کا اور بعضوں نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی سبکی کہ دیکھینگے اسکو لوگ جیسے کہ صورت بنیگی اور اعمال کے تولنے کے لیے میزان میں اور سیاہ یعنے بسبب دلدار اور تہ بتہ ہونیکے سیاہ ہونگے اور ایسے ابر کا سایہ خوب ہوتا ہے اور درمیان میں اُنکے ایک چمک ہے یعنے باوجود دلدار ہونیکے نہیں مانع ہونگے روشنی کے اور بعضوں نے کہا کہ شرق کے معنی ہیں درز یعنے درمیان ان دونوں سورتوں کے فرق ہوگا واسطے تمیز کے ساتھ بسملہ کے ۔ع **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ابن کعبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو المنذر کہ کنیت ہے ابی کی کیا جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ تعالے سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا میں نے کہ اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے فرمایا اے ابو المنذر جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا میں نے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنے ساری آیۃ الکرسی کہا ابی نے کہ مارا حضرتؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر اور فرمایا چاہیے کہ خوشگوار ہو تجکو علم اے ابا المنذر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اولے یہ ہے کہ کہا جاوے کہ سپرد کیا حضرتؐ کے اول از راہ ادب کے اور جواب دیا دوسری بار واسطے بوجھنے حضرتؐ کے پس جمع کیا ادب اور فرمان برداری کو جیسے کہ طریقہ ہے اہل کمال کا اور بعضوں نے کہا کہ منکشف ہوا اُنکو دوسری بار علم اللہ کی طرف سے یا مدد رسول اُسکے سے بسبب برکت تفویض اور حسن ادب کے بیچ جواب دینے سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیے کہا کہ اسمیں بیان توحید اور تعظیم الٰہی اور ذکر اسماء حسنے اور صفات باری تعالے کا ہے ۔ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ

مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا داروغہ کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نگہبانی کرنے یعنے جمع کرنے زکوٰۃ رمضان کے یعنے صدقہ عید الفطر کے تاکہ بعد جمع ہونیکے بانٹین حضرت فقرا کو پس آیا میرے پاس ایک شخص پس شروع کین لینے بھرنی غلہ مین سے یعنے لیکر اپنے پاس اور دامن مین رکھتا جاتا تھا پس پکڑا مینے اسکو اور کہا مینے کہ البتہ لیجاونگا مین تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اُسنے کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میرے ذمہ پر نفقہ عیال کا ہی اور مجکو حاجت سخت ہی یعنے قرض وغیرہ ہی میرے ذمہ کہا ابو ہریرہؓ نے پس چھوڑ دیا مین نے اسکو پس صبح کی مین نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے خبر غیب کی دی کہ ای ابو ہریرہؓ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گذری ہوئی مین تھا کہا مین نے یا رسول اللہ شکایت کی اُسنے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینے اسیر پس چھوڑ دیا مین نے اسکو فرمایا حضرتؐ نے خبردار ہو تحقیق اُسنے جھوٹ بولا تجھسے یعنے بیچ ظاہر کرنے حاجت کے اور وہ پھر آویگا یعنے پس ڈرتا رہ اُس سے پس جانا مینے کہ وہ پھر آویگا بسبب فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا مین اسکا پھر آیا پس لینے لگا غلہ مین سے پس پکڑا مین نے اُسکو اور کہا مین نے کہ البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اُسنے چھوڑ دے مجکو کہ مین محتاج ہوں اور میرے ذمہ پر نفقہ کنبے کا ہی پھر نہ آونگا مین پس رحم کیا مین نے اسیر پس چھوڑ دی مینے راہ اسکی **ف** اس بار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنے اُسکے کے کہ پھر نہ آونگا والا ثابت ہو چکا تھا جھوٹ اسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کے زبانی مخبر صادق کے +ع+ **فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِيْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ اَمَا اِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطٰنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ پس صبح کی مین نے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ شکایت کی اُسنے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کھایا مین نے اسیر چھوڑ دی مین نے راہ اسکی یعنے بسبب عہد اسکے کے کہ پھر نہ آونگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اسنے جھوٹ بولا تجسے یعنے اسمین کہ پھر نہ آونگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا مین اسکا پھر آیا پس لین غلہ سے پھر پکڑا مینے اسکو اور کہا مینے البتہ لیجاونگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اخیر ہی تین مرتبہ کے تحقیق تو کہتا ہی کہ مین نہین آئیگا اور پھر آتا ہی تو کہا اُسنے چھوڑ دو مجکو سکھلاؤنگا مین تمکو کتنے کلمے نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اُنکے جسوقت کہ جگہ پکڑو طرف بچھونے اپنے کے یعنے سونے کیلیے پس پڑھو آیۃ الکرسی

٤

اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہان تک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنے وہو العلی العظیم تک پڑھو پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجہپر اللہ کی طرف سے نگہبان یعنے فرشتہ اور نہین نزدیک ہونے کا تمھارے کوئی شیطان یعنے جن و انس سے واسطے ایذا دینے دینی و دنیوی کے صبح تک پس چھوڑ دی مین نے راہ اُسکی پس صبح کی مین نے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مین نے کہ کہا قیدی نے یہ کہ سکھلا دے مجکو کتنے کلمے کہ نفع دے مجکو اللہ سبب اُنکے فرمایا حضرتؐ نے کہ خبردار ہو تحقیق اُسنے سچ کہا تجہسے یعنے اس سکھانے مین اور وہ ہے جھوٹا یعنے اور باتون مین جانتا ہے تو کس سے خطاب کرتا تھا تو تین رات سے کہا مین نے نہین فرمایا یہ شیطان تھا یعنے صدقات کے ناقص کرنیکے لیے آیا تھا نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابن عباس قال بینما جبریل علیہ السلام قاعد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع نقیضا من فوقہ فرفع راسہ فقال ھذا باب من السماء فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منہ ملک فقال ھذا ملک نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم فقال ابشر بنورین اوتیتھما لم یؤتھما نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ لن تقرء بحرف منھما الا اعطیتہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا اُسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنی جبرئیلؑ نے آواز دروازہ کھلنے کی سے اوپر کی طرف سے پس اُٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیلؑ نے یہ دروازہ ہے آسمان کا کھولا گیا آج کے دن نہین کھولا گیا کبھی مگر آج پس اوترا اس دروازے سے ایک فرشتہ پس کہا جبرئیلؑ نے یہ فرشتہ اوترا طرف زمین کے نہین اوترا کبھی مگر آج پس سلام کیا یعنے فرشتے نے حضرتؐ کو پھر کہا خوشوقت ہو تم ساتھ دو نورون کے کہ دیے گئے ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے تم سے سورہ الحمد اور خاتمہ سورۂ لبقرہ کا نہین پڑھیگا تو کوئی حرف اُنمین سے مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اُسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس اوترا یہ کلام راوی کا ہے کہ سنا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ساتھ دو نورون کے اُنکا نام نور اسلیے ہوا کہ یہ روشنی ہونگے کہ چلینگے آگے پڑھنے والے اپنے کے قیامت کو اور خاتمہ سورۂ لبقرہ کا ظاہر تر یہ ہے کہ مراد خاتمہ سے للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورۃ تک ہے چنانچہ کعبؓ سے بھی یہی منقول ہے اور کوئی حرف حرف سے مراد کلمہ ہے اور کلمے اسمین دو طرح کے ہین ایک تو وہ ہین کہ جن مین دعا ہے مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوائے اُسکے اور دوسرے کلمے فقط حمد و ثنا کے ہین پس جو کلمہ دعا کا ہے پڑھیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اُس کلمے مین ہے اور جو کلمہ کہ حمد و ثنا کا پڑھیگا دیا جاویگا ثواب اُسکا جیسا کہ قرآن کے حرفون کا ملتا ہے ۱۲ع **وعن** ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآیتان من آخر سورۃ البقرۃ من قرء بھما فی لیلۃ کفتاہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتین آخر سورۃ بقرہ کی یعنے امن الرسول سے آخر تک جو شخص پڑھے اُنکو رات مین کفایت کرتے ہین اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کفایت کرتے ہین یعنے دفع کرتے ہین اس سے شرارت جن و انس کی گویا کفایت کرتے ہین قیام لیل سے ۱۲ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ عشر آیات من اول سورۃ الکھف عصم من الدجال رواہ مسلم اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** دجال سے یا وہ دجال مراد ہے کہ آخر زمانے مین پیدا ہوگا یا دجال سے مراد ہر جھوٹا فریبیہ ہے اور ترمذی کی روایت آگے آتی ہے اسمین یون ہے کہ جسنے پڑھین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کے سے کہا بعضون نے کہ وجہ جمع کی اُنمین یہ ہے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اُسکے سے اگر ملیگا اُس سے اور جو کوئی

پڑھیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اسکے سے اگر نہ ملیگا اس سے حاصل یہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات کے پس دس آیتون کے یاد کرنے سے فتنہ ملاقات سے بچیگا اور تین آیتون کے پڑھنے سے اس فتنہ سے بچیگا کہ بغیر اسکے ملنے کے لوگ اسمین گرفتار ہونگے واللہ اعلم ۱۲ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَءَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے ایک تمہارا یہ کہ پڑھے ایک رات مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہؓ نے اور کسطرح پڑھے تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی بخاری نے ابی سعید سے **ف** قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کے اسلیے ہے کہ قرآن مین مذکور ہین قصے اور احکام اور توحید اسمین توحید خوب مذکور ہے اور بعضون نے کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہے بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس بموجب تقریر اول کے نہین لازم آتا کہ تین بار پڑھنے سے ثواب ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوسری کے تین بار پڑھنے سے اصل ثواب ایک قرآن کا حاصل ہوجاتا ہے ۱۲ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَکَانَ یَقْرَءُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلَاتِھِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو امیر کر کر ایک لشکر پر اور تھا وہ امامت کرتا اپنے رفیقون کی نماز مین اور ختم کرتا یعنے قراءۃ اپنی ساتھ قل ہو اللہ احد کے مین جبکہ پھرے یعنے لشکر لوگ ذکر کیا روبرو حضرت کے پس فرمایا پوچھو اس سے کسواسطے کرتا ہے یہ پس پوچھا اس سے کہا ایسے کرتا ہون مین یہ اسلیے کہ تحقیق اسمین ہے صفت رحمان کی اور مین دوست رکھتا ہون یہ کہ پڑھون اسکو یعنے ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمان کے اسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو اسکو کہ اللہ دوست رکھتا ہے اسکو یعنے بسبب دوست رکھنے اسکے کے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ختم کرنا ساتھ قل ہو اللہ کے یعنے پڑھنا آخر رکعت ہر نماز کے مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھنا بعد فاتحہ کے یا بعد فاتحہ اور سورہ کے ہر رکعت مین قل ہو اللہ احد اور جنی اول جو ہمنے لکھے ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہے بالاتفاق ۱۲ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّکَ اِیَّاھَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ مَعْنَاہُ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون اس سورہ کو مراد اس سے سورۂ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق دوستی تیری اس سورہ سے داخل کریگی تجھکو بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری نے معنی اسکے **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَۃَ لَمْ یُرَ مِثْلُھُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتین ہین اوتاری گئین آج کی رات نہین دیکھی گئین مانند انکے کبھی یعنے بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْھِمَا فَقَرَأَ فِیْھِمَا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِھِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَأُ بِھِمَا

عَلٰی رَاْسِہٖ وَوَجْہِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جگہ پاپڑتے طرف بچھونے اپنے کے ہر شب ملاتے دونوں ہاتھ اپنے پھر دم کرتے دونوں ہاتھوں میں پس پڑھتے اُنمین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھوں کو بدن اپنے پر جہاں تک ہو سکتا شروع کرتے پھیرنا ہاتھوں کا اپنے سر پر اور اپنے مُنھ پر اور اگلے جانب بدن اپنے کے پر یعنے بعد اسکے ہاتھ اور جگہ پھیرتے کرتے یہ یعنے پڑھنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھ کا تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلے ہاتھوں پر کرتے تھے اور پڑھتے تھے بعد اُسکے پس بعضوں نے تو کہا ہی یہ اس لیے کرتے تھے کہ تا مخالفت ہووے ساحروں کی کہ وہ پہلے پڑھتے ہین اور دم پیچھے کرتے ہین اور بعضوں نے کہا کہ معنی ہین یہ کہ ارادہ دم کرنیکا کرتے پھر پڑھتے اور پھر دم کرتے ہع وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج مین انشاء اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ لَہٗ ظَہْرٌ وَّبَطْنٌ وَالْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ تُنَادِیْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تین چیزین ہونگی نیچے عرش کے دن قیامت کے ایک تو قرآن جھگڑیگا بندوں سے اور واسطے قرآن کے ظاہر بھی ہی اور باطن بھی اور دوسرے نیچے عرش کے امانت اور تیسرے ناتا پکارے کا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہو جسنے ملایا مجکو یعنی رعایت کی میرے حق کے ملاویگا اسکو اللہ یعنی ساتھ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجکو یعنی رعایت میرے حق کی نکی توڑیگا اسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونے کا اُس پر نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** نیچے عرش کے یہ کنایہ ہی اس سے کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت مین کہ ضائع نہین کریگا حق سبحانہ اُنکے حق کو اور ثواب اُن لوگوں کے کہ محافظت کرینگے انکی جیساکہ حال بادشاہوں کے مقربوں کا ہوتا ہی اور جھگڑے گا بندوں سے یعنے جنھوں نے اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر اُنسے جھگڑے گا اور جنھوں نے تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اُنکی طرف سے جھگڑے گا یعنے جناب الٰہی مین شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہی یعنی معنی ظاہر مین کہ اکثر لوگ سمجھتے ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہی یعنی بعضے معنی قرآن کے محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کے کہ نہین سمجھتے اُسکو مگر خواص مقربین علماء عالمین سے یہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھ اپنی کے ساتھ قرآن کے مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اُسپر اور امانت سے مراد ہی حق اللہ تعالی کے اور بندوں کے کہ لازم ہی ادا اُنکا ہع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَؤُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجوں پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیساکہ تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کے کہ پڑھیگا تو اسکو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا رہے قرآن کی اور عمل کرتا رہے اُسپر نہ وہ کہ پڑھے قرآن اور قرآن لعنت کرے اُسپر یعنی جو عمل نہین کرتا اُسکا یہ حال ہوتا ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر پس گویا کہ پڑھتا ہی اُسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑھا اُسکو اور جسنے نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑھا اُسکو اگرچہ پڑھتا ہی اُسکو ہمیشہ اور پڑھ اور چڑھ یعنی چڑھتا جا درجات جنت پر

بقدر آیتون کے کہ پڑھے تو اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہین پس اگر تمام قرآن پڑھیگا اور پڑھیگا درجہ جنت کے پر کہ لائق حال اُسکے کے ہوگا چڑھیگا اور اسمین اشارا ہی اسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھتے ہین اُنکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآن کی بحسب گنتی کوفیون کے کہ اس دیار مین قراءۃ اور گنتی اُنکی مروج ہی چھ ہزار اور دو سو چھتیس ہین اور سوا اسکے اور بھی قول بہت سے آئے ہین اسمین جو چاہے قراءۃ کی کتابون مین سے دیکھ لے کذا فی مجمع بحر العلوم **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شیئ من القرآن کالبیت الخرب رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اُسکے دل مین کچھ قرآن سے مانند گھر ویران کے ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** اسلیے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہوا اور نہ ایمان رکھتا ہوا اُسپر یا جانتا ہوا اور ایمان نہ رکھتا ہوا اُسپر وہ مانند گھر ویران کے ہی اور جسکو قرآن آتا ہوا اور ایمان بھی رکھتا ہوا اُسپر اُسکا باطن آباد ہی نور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا ۱۲ ع **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرب تبارک وتعالیٰ من شغلہ القرآن عن ذکری ومسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکھے قرآن یاد میری سے اور مانگنے میری سے دیتا ہون مین اُسکو بہتر اُس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو اور بزرگی کلام الٰہی کی اوپر تمام کلامون کے مانند بزرگی اللہ کے تمام مخلوقات اُسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونے والے کی اسمین اوپر غیر اسکی کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** جسکو باز رکھے قرآن یعنی جو کوئی مشغول رہے یاد کرنے قرآن کے مین اور جاننے اور سمجھنے معانی اسکے مین اور عمل کرنے مین اُس چیز پر کہ اُسمین ہی اور باز رہے اور ذکر و دعا میری سے کہ سوا کلام اللہ کے ہین تو دیتا ہون اُسکو زیادہ مانگنے والون سے اور ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اُسکو زیادہ مانگنے والون اور ذکر کرنے والون سے لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے مانگنے والون کے اسلیے کہ ذکر بھی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثناء کریم سے مقصود یہ ہوتا ہی کہ کچھ ہمکو دے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکھتا ہی کہ تتمہ ہی قول اللہ تعالیٰ کا اور احتمال یہ بھی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر یہی ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرا حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف ومیم حرف رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سے پس واسطے اُسکے عوض ہر حرف کے نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر حرف پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین نہین کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کے کہنے مین تیس نیکیان لکھی جاتی ہین نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے **وعن** الحارث الاعور قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاحادیث فدخلت علی علی فاخبرتہ

فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَکُوْنُ فِتْنَةٌ
قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ کِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ
بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَکَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَی الْهُدٰی فِیْ غَیْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ وَهُوَ الذِّکْرُ
الْحَکِیْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ هُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْهُ
الْعُلَمَاءُ وَلَا یَخْلَقُ عَنْ کَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا یَنْقَضِیْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰی قَالُوْا اِنَّا
سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَکَمَ بِهٖ عَدَلَ
وَمَنْ دَعَا اِلَیْهِ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُهٗ
مَجْهُوْلٌ وَفِی الْحَارِثِ مَقَالٌ اور روایت ہے حارث اعور یعنی کانی سے کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین لوگون پر کہ بیٹھے تھے
پس ناگہان لوگ مشغول تھے بیچ باتون بیفایدہ کے یعنے قصون وغیرہ مین اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا مین حضرت علیؓ
کے پاس پس خبر دی مین نے اُنکو پس فرمایا حضرت علیؓ نے کیا تحقیق کی اُنھون نے یہ بات یعنی چھوڑ دیا اُنھون نے قرآن اور مشغول ہوتے
بیفائدہ باتون مین کہا مین نے کہ ہان فرمایا حضرت علی نے خبردار ہو تحقیق سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو
تحقیق ہوگا فتنہ یعنے اختلاف واقع ہوگا لوگون مین اور بُرے مذاہب نکالینگے کہا مین نے کسطرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ
فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اُس سے عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اُسمین خبر ہی پہلون تمہارے کی یعنی اگلے امتون کی خبرین اور خبر ہی اُس چیز کی
کہ پیچھے تمہارے ہی یعنے علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اُسمین حکم ہی اُس چیز کا کہ واقع ہی درمیان تمہارے یعنی کفر اور ایمان
اور طاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کے اور معاملات آپس کے وہ فرق کرنے والا ہی درمیان حق و باطل کے نہین
بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اُسکو اللہ اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اُسکی غیر مین یعنے کتابون مین اور علمون مین کہ
نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھ اُسکے گمراہ کریگا اُسکو اللہ اور وہ رسّی اللہ کی ہی استوار یعنے وسیلہ قوی ہی معرفت
اور قرب الٰہی کا اور وہ ہی مذکور با حکمت اور وہ راہ ہی سیدھی اور وہ ایسا ہی کہ نہین کج ہوتین بسبب اتباع اُسکے کے خواہشین حق سے
طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اُسکے زبانین اور نہین سیر ہوتی اُس سے علماء اور نہین پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کے اور نہین
تمام ہوتے عجائب اُسکے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنھون نے اُسوقت کہ سُنا اُسکو یہان تک کہ کہا تحقیق ہمنے سُنا قرآن عجب راہ بتاتا ہی
طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے جسنے کہا موافق اُسکے اُسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا ساتھ اُسکے ثواب دیا جاویگا اور جس نے
حکم کیا ساتھ اُسکے یعنے درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بُلایا یعنے خلق کو طرف اُسکے یعنے طرف ایمان لانے اور عمل کرنے کے
اُسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث سند اسکی مجہول ہی اور حارث مین
گفتگو کی ہی یعنے وہ جھوٹا ہی **ف** جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنے ایمان نہ لایا اُسپر اور نہ عمل کیا اُسپر اور ہلاک کریگا اُسکو یا
توڑیگا گردن اُسکی اصل مین قصم کے معنی ہین توڑنے اور جدا کرنے کے پس معنی یہ ہین کہ قطع کریگا اسکو اللہ اور دور کریگا رحمت
اپنی کیسے بخلاف اُسکے کہ عمل کرے قرآن پر اُسکو پہونچاویگا اللہ تعالی اعلی مراتب کو اور کہا طیبی نے کہ جسنے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی
ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت و کلمے کہ واجب ہی عمل کرنا اُسپر یا ترک کی قراءۃ اُسکی از راہ تکبر کے کافر ہو جاتا ہی اور جس نے چھوڑا

سے یعنی چھوڑ دیا عمل کرنا از راہ انکار کے ہوتا

پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل و ضعف کے باوجود اعتقاد و تعظیم اُسکی کے پس نہین گناہ اُسپر ولیکن وہ محروم ہی ثواب سے اور نہین کج ہوتین بسبب اتباع اُسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سے اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی رافضی و خوارج وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہ کہ سبب اُنکی گمراہی کا یہ ہی کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتے ہین اسلیئے کہ چھوڑ دین اُنھون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور نہ تقلید کی اُنھون نے اُنکی کہ جو کامل ہتے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم پس نہ پہچانا اُنھون نے قرآن کو حق پہچاننے کا اسلیئے کہا ہی جنید نے کہ جو کوئی نہ یاد کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اُسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہمارے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیئے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے واللہ اعلم اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین قادر ہوتے اہل اہوا یعنی مبتداع اوپر تبدیل و تغیر و کج کرنے اسکی کے اس صورت مین بے تعدیہ کے لیئے ہی اور نہین ملتین ساتھ اسکے زبانین یعنی اور عبارت اسکے مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کے یا مراد یہ ہی کہ قرآن دشوار نہین ہی مومنون کی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب خوش ہونے دلون کے اوپر تلاوت اُسکی کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ اور نہین سیر ہوتے اُس سے علما یعنے نہین احاطہ کر سکتے کنہ اُسکے کو علما اسقدر کہ ٹھہر رہین طلب اسکی سے مانند ٹھہر رہنے اُس شخص کے کہ سیر ہوتا ہی کھانے سے بلکہ جب مطلع ہوتے ہین ایک چیز پر حقائق اُسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرات اُسکے کی اور سننے اذکار و اخبار اُسکے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اُسکو زیادہ پاتا ہی حلاوت بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے معنی اُسکے ﴿ع﴾ وَعَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ ﴿ت﴾ اور روایت ہی معاذ جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن اور عمل کرے ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہی پہنائے جاوینگے ماں باپ اُسکے تاج دن قیامت کے کہ روشنی اُسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کی سے بیچ گھرون دنیا کے اگر ہو آفتاب اندر گھرون تمھاری کی پس کیا گمان ہی تمھارا ساتھ اُس شخص کے کہ عمل کیا ساتھ قرآن کے نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے ﴿ف﴾ پڑھے قرآن یعنے خوب طرح پڑھے اُسکو اور کہا ابن حجر نے کہ یاد کرے اُسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمھارے گھرون مین اسمین مبالغہ ہی بیچ روشنی کے کہ آفتاب باوجود اس روشنی کے اگر اندر گھرون کے ہو تو روشنی اُسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ ہی باہر اور ماحصل اخیر جملہ کا مطلب یہ ہی کہ جب اُسکے ماں باپ کی یہ قدر ہوویگی اُسکے سبب سے تو اُسکا کیا کچھ درجہ ہوگا ﴿ع﴾ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِيْ إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر کر دیا جاوے قرآن چمڑے مین پھر ڈالا جاوے آگ مین یعنی بالفرض والتقدیر تو نہ جلے نقل کی یہ دارمی نے ﴿ف﴾ بعضون نے کہا ہی کہ یہ معجزہ قرآن کا حضرت کے زمانے مین تھا جیسے معجزے اور انبیا کے اُنکے زمانے مین ہوتے تھے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل کرے اُسپر تو دوزخ کی آگ مین نہین جانیکا پس مراد چمڑے سے پوست و بدن آدمی کا ہی ﴿ع﴾ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

رواه أحمد والترمذي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب وحفص بن سليمان الراوي ليس هو بالقوي يضعف في الحديث اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا جس شخص نے کہ پڑھا قرآن پھر یاد کیا اسکو اور حلال جانا حلال اسکے کو اور حرام جانا حرام اسکے کو داخل کریگا اسکو اللہ بہشت مین یعنی اول دفعہ مین اور قبول کریگا اسکی شفاعت بیچ حق دس شخصون کے گھر والون اسکے سے کہ سب ایسے ہی ہونگے کہ واجب ہوگی واسطے انکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخ کے ہونگے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بن كعب كيف تقرأ في الصلاة فقرأ أم القرآن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما أنزلت في التوراة ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في القرآن مثلها وإنها سبع من المثاني والقرآن العظيم الذي أعطيته رواه الترمذي وروى الدارمي من قوله ما أنزلت ولم يذكر أبي بن كعب وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کسطرح سے پڑھتے ہو تم یعنی کیا پڑھتے ہو نماز مین پس پڑھی سورۂ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے نہین اتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی سورۃ مانند اسکے اور تحقیق سورۂ فاتحہ سات آیتین ہین کہ پڑھی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہے کہ دیا گیا ہون مین وہ نقل کی یہ ترمذی اور نقل کی دارمی نے قول ما انزلت سے اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کے معنون کی پہلی فصل مین ہو چکی ہے

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا القرآن فاقرأوه فإن مثل القرآن لمن تعلم فقرأ وقام به كمثل جراب محشو مسكا تفوح ريحه كل مكان ومثل من تعلمه فرقد وهو في جوفه كمثل جراب أوكي على مسك رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑھو اسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اس شخص کے کہ سیکھتا ہے پھر پڑھتا ہے اور ہمیشہ پڑھتا ہے یا عمل کرتا ہے اس پر یا رات کو قیام کرتا ہے ساتھ اسکے مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے مشک سے ہے کہ پہونچتی ہے بو اسکی تمام مکان مین اور حال اس شخص کا کہ سیکھا اسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قرأۃ اور قیام سے یا عمل نکیا اور کلام اللہ اسکے دل مین ہے مانند حال تھیلی کے ہے کہ باندھی گئی مشک پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سیکھو قرآن یعنی لفظا و معانی اسکے کہا ابو محمد جوینی نے کہ سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہے انتہٰی اور فرض عین ہے سیکھنا بعض قرآن کا یعنے جسقدر پڑھنا فرض ہے نماز مین اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنے قرآن مین کہ زیادہ ہے فاتحہ سے افضل ہے نماز نفل سے اسلیے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور فتوی دیا ہے بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھ حفظ قرآن کے افضل ہے مشغول ہونے سے اور علمون مین کہ جو فرض کفایہ ہین نہ فرض عین یعنی فرض عین علم سے افضل نہین ہے یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے الخ یعنی سینہ قاری کا مانند تھیلی کے ہے اور قرآن اسمین مانند مشک کے پس جب وہ پڑھتا ہے پہونچتی ہے برکت اسکی گھر اسکے مین اور سننے والون کو اور اخیر جملہ کا یہ مطلب ہے کہ جسنے سیکھا قرآن اور نہ پڑھا نہ پہونچی برکت اسکی نہ اسکو اور نہ اورون کو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سر اسکا بند کیا ہوا ہے نہین پہونچتی خوشبو کسیکو

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم المؤمن إلى إليه المصير

وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ بِھِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَ بِھِمَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ بِھِمَا حَتّٰی یُصْبِحَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰم کہ اُسکو سورہ مومن کہتے ہین الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے یعنے سب آفات وبلیات ظاہر وباطن کے سے شام تک اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت اُنکی کے صبح تک نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** الیہ المصیر تک آیۃ مذکور یون ہی حٰم تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْہُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِھِمَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُھَا الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے لکھی کتاب یعنی حکم کیا فرشتون کو ساتھ لکھنے قرآن کے لوح محفوظ مین پہلے پیدا کرنے آسمان وزمین کے دو ہزار برس اُتارین اُس کتاب مین سے دو آیتین کہ ختم کیا ساتھ اُنکے سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور جس مکان مین پڑھی جاوین یہ آیتین تین رات تک نہین نزدیک آتا اُسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تین آیتین اول سورہ کہف کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سے گذری کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع کی یہ بھی ہوسکتی ہی کہ اول دس آیتون کے یاد کرنے کی یہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازان ازراہ وسعت فضل کے تین آیتون کے پڑھنے کی یہ خاصیت ٹھہرے واللہ اعلم بح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ یٰسٓ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِقِرَاءَتِھَا قِرَاءَۃَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہی اور دل قرآن کا یٰس ہی اور جو شخص کہ پڑھتا ہی یٰس لکھتا ہی اللہ واسطے اُسکے بسبب پڑھنے اُسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی **ف** دل قرآن کا یعنی خلاصہ اُسکا یٰس ہی اسلیے کہ احوال قیامت کے اور اور مقاصد عمدہ قرآن کے اسمین مذکور ہین ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَرَأَ طٰہٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰی لِاُمَّۃٍ یَّنْزِلُ ھٰذَا عَلَیْھَا وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ ھٰذَا وَطُوْبٰی لِاَلْسِنَۃٍ تَتَکَلَّمُ بِھٰذَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نے پڑھی سورہ طٰہٰ اور یٰس پہلے پیدا کرنے آسمان وزمین کے ہزار برس پس جبکہ سُنا فرشتون نے قرآن یعنی پڑھنا اسکا کہا خوشحالی ہی واسطے اُس امت کے کہ اُتارا جاویگا یہ قرآن یعنی یہ دونون سورتین اُسپر اور خوشحالی ہی واسطے اُن دلون کے کہ اُٹھاوینگے یہ ١٤٠

یعنے یاد کرینگے اور محافظت کرینگے اسکی اور خوشحالی ہو واسطے اُن زبانون کے کہ پڑھینگے یہ قرآن نقل کی یہ دارمی نے **ف** پڑھین یعنے ظاہر کین یہ سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت اُنکی کا یا سمجھایا اُنکو اپنے فرشتون کے تئین اور الہام کیے اُنکو معنی اُنکے اور کہا ابن حجر نے کہ حکم کیا بعضے فرشتون کو ساتھ پڑھنے اُنکے کے باقی فرشتون پر تا وہ جانین بزرگی اُنکی اور جبکہ سُنا فرشتون نے قرآن مراد قرآن سے قرآۃ ہی نہ پڑھنا ان سورتون کا یا قرآن سے بھی طٰہٰ اور یٰسٓ مراد ہین کہ قرآن نام جز و کل دونون کا ہی ع ج **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حٰمٓ الدخان فی لیلۃ اصبح یستغفر لہ سبعون الف ملک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وعمر بن ابی خثعم الراوی یضعف وقال محمد یعنی البخاری منکر الحدیث اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰمٓ الدخان رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اُسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے کہ وہ منکر ہی حدیث کا

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حٰمٓ الدخان فی لیلۃ الجمعۃ غفر لہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وھشام ابو المقدام الراوی یضعف اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰمٓ الدخان رات جمعہ کی مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہی حدیث مین

وعن العرباض بن ساریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ المسبحات قبل ان یرقد یقول ان فیھن آیۃ خیر من الف آیۃ رواہ الترمذی وابو داود ورواہ الدارمی عن خالد بن معدان مرسلا وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے مسبحات پہلے سونے سے فرماتے تحقیق انمین ہی ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور روایت کی دارمی نے خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** مسبحات وہ سورتین ہین کہ جنکے سرے پر لفظ سبحان یا سبح یا یسبح یا سبح کا ہی وہ سات سورتین ہین سبحان الذی اسری بعبدہ اور سورہ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلیٰ اور ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے بعضون نے کہا وہ آیت لو انزلنا ھذا القرآن ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ آیت ھو الاول والآخر والظاہر والباطن و ھو بکل شیء علیم ہی اور طیبی نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی یہ قول صحیح تر ہی ع ج مولانا

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سورۃ فی القرآن ثلثون آیۃ شفعت لرجل حتی غفر لہ وھی تبارک الذی بیدہ الملک رواہ احمد والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک سورۃ قرآن مین تیس آیت کی ہی کہ شفاعت کی اُن نے واسطے ایک شخص کے یہان تک کہ بخش گئی واسطے اُسکے اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ شفعت کے معنون مین دو احتمال ہین یا یہ کہ خبر دی یہ زمانہ ماضی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اسکی پس جب مرا تو شفاعت کی اسنے اسکی یہان تک کہ دور ہوا اُس سے عذاب اور یا یہ کہ شفعت بمعنی مستقبل کے ہی یعنے شفاعت کریگی یہ سورۃ قبر مین اور قیامت مین اُس شخص کی کہ پڑھیگا اسکو ع ج

وعن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خباءہ علی قبر وھو لا یحسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقرأ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک حتی ختمہا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کھڑا کیا ایک نے صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہ گمان کرتے تھے کہ یہ قبر ہی پس ناگہان اُسمین ایک آدمی پڑھتا ہی سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک یہان تک کہ تمام کیا اُسکو پھر آیا کھڑا کرنے والا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ ملک منع کرنے والی ہی وہ نجات دینے والی ہی نجات دیتی ہی پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف سنا خیمہ کھڑا کرنے والے نے اُسی مردہ کو سورۂ ملک پڑھتے ہوئے قبر مین یا جاگتے مین اور ظاہر یہ ہی اور منع کرنے والی ہی یعنے بچاتی ہی عذاب قبر سے یا گناہون سے جو کہ سبب مین عذاب قبر کے یا بچاتی ہی اپنے قاری کو اس سے کہ پہونچے اُسکو رنج محشر مین ع وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ غَرِيبٌ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ سوتے یہان تک کہ پڑھتے الم تنزیل سجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہی اور اسی طرح سے کہا محی السنۃ نے شرح السنۃ مین کہ یہ حدیث صحیح ہی اور مصابیح مین کہا کہ غریب ہی ف غریب ہونا منافی صحیح ہونے کی نہین اسلیے کہ غریب کبھی ہوتی ہی صحیح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے اور انس بن مالک سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اذا زلزلت برابر ہی آدھے قرآن کے اور قل ہو اللہ احد برابر تہائی قرآن کے اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہی چوتھائی قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے ف قرآن بیان مبدا و معاد کا ہی اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب ہی اسلیے برابر آدھے قرآن کے ہوئی اور وجہ ہونے قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کے پہلے معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتھائی قرآن کے اسلیے ہی کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہی اور اس سورۃ مین بیان توحید کا خوب ہی واللہ اعلم ح وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت معقل بن یسار سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے تین بار پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ سننے والا جاننے والا ہی شیطان راندے ہوئے سے پھر پڑھے تین آیتین آخیر سورۂ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سے آخر سورۃ تک متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ اُسکے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہین اُسکے لیے یعنے توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتے ہین اُسکے گناہون کے لیے شام تک اور اگر مرے اُس دن مین مرتا ہی شہید اور جو شخص پڑھے اس اعوذ و آیۃ کو وقت شام کے ہوتا ہی ساتھ اسی مرتبہ کے یعنے جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِ خَمْسِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اور روایت ہی انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

جو شخص کہ پڑھے ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کیے جاتے ہین اس سے یعنی اسکے اعمالنامہ مین سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اسپر دین
نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ایک روایت مین پچاس بار یعنی بدلے دو سو بار کے اور نہین ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین **ف** مگر یہ کہ ہو اسپر دین
اس استثناء کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ گناہ دین نہین مٹایا جائیگا اور دوسرے یہ کہ بر تقدیر ہونے دین کے اور گناہ نہین مٹائے جائینگے اور قراءۃ
اس سورہ کی تاثیر نہین کرنے کی اور ظاہر اول ہی معنی ہین واللہ اعلم اور مراد دین سے حقوق بندون کے ہین ۔ **وعنہ** عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینام علی فراشہ فنام علی یمینہ ثم قرأ مائۃ مرۃ قل ھو اللہ احد اذا کان یوم القیمۃ
یقول لہ الرب یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے
انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر پھر پڑھے سو بار
قل ہو اللہ احد جسوقت ہوگا دن قیامت کا فرمائیگا اسکو پروردگار اے بندے میرے داخل ہو اپنے داہنے طرف بہشت مین نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کی کہ داہنی کروٹ سے لیٹا اور ایسی سورہ پڑھی
کہ اسمین صفات ہین اللہ تعالے کے اسکے بدلے مین یہ ملیگا اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ اہل جنت کے اور محل اسکے کہ داہنی طرف
ہون گے افضل ہون گے بائین طرف کے باغون و محلون سے ۔ **وعن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقرأ
قل ھو اللہ احد فقال وجبت قلت وما وجبت قال الجنۃ رواہ مالک والترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی یعنی اسکے لیے کہا مین نے کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہ مالک
اور ترمذی اور نسائی نے **ف** یہ واجب ہونا جنت کا بسبب وعدہ اور فضل اللہ تعالی کے ہے اور کچھ نہ ۔ **وعن** فروۃ بن نوفل عن ابیہ
انہ قال یا رسول اللہ علمنی شیئا اقولہ اذا اویت الی فراشی فقال اقرأ قل یا ایہا الکفرون فانہا براءۃ من الشرک
رواہ الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت ہے فروہ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا یا رسول اللہ سکھلاؤ مجکو کچھ
کہ کہون مین اسکو جسوقت کہ جاؤن مین طرف بچھونے اپنے کے فرمایا پڑھ قل یا ایہا الکافرون اسلیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہے شرک سے یعنے پس اسکو
پڑھکر سوویگا تو پاک ہوکر سوویگا شرک سے اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ۔ **وعن** عقبۃ بن
عامر قال بینا انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الجحفۃ والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمۃ شدیدۃ
فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبۃ تعوذ
بہما فما تعوذ متعوذ بمثلہما رواہ ابو داود اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا اسوقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جحفہ اور ابواء کے کہ ناگاہ ڈھانکا ہمکو باد نے اور اندھیرے سخت نے پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ پناہ پکڑتے تھے ساتھ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ ساتھ ان دونون سورتون کے پس نہین
پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنے والے نے ساتھ مانند ان دونون کے یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بیچ مقدمے پناہ پکڑنے کے
سب سے فضل ہین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** جحفہ اور ابواء نام ہین مکانون کے درمیان مکے اور مدینہ کے ۔ **وعن** عبد اللہ بن
خبیب قال خرجنا فی لیلۃ مطر وظلمۃ شدیدۃ نطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فادرکناہ فقال قل قلت
ما اقول قال قل ھو اللہ احد والمعوذتین حین تصبح وحین تمسی ثلث مرات تکفیک من کل شیء رواہ الترمذی

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن خبیب سے کہ کہا نکلے ہم بیچ رات مینھ اور اندھیری سخت کے ڈھونڈھتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے حضرت کہین تشریف لیے جاتے تھے ہم بھی ڈھونڈھتے ہوئے نکلے تا ساتھ جاوین پس پایا ہمنے آنکو پس فرمایا حضرت نے کہہ کہا مین نے کیا کہون مین فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وقت صبح کے اور وقت شام کے تین بار کفایت کرینگے تجکو ہر چیز سے یعنے دفع کرین گے ہر آفت وبلا کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَءُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْسُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ پڑھون مین سورۂ ہود یا سورۂ یوسف یعنے بقصد پناہ پکڑنے اور دفع برائی کے فرمایا ہرگز نہ پڑھیگا تو کچھ بہت پوری نزدیک اللہ کے قل اعوذ برب الفلق سے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **ف** بہت پورے یعنے بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے واسطے دفع برائی وغیرہ کے اس سورۃ کے برابر کوئی سورۃ کامل نہین یہ اسلیے سب سے زیادہ کامل ہے کہ اس مین ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہے قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے کہ دونون سورتین یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی سورۃ مقدمہ پناہ پکڑنے مین کامل تر نہین اور کہا ابن ملک نے کہ مراد رغبت دلانی ہے پناہ پکڑنے پر ساتھ ان دونون سورتون کے انتہی حاصل ان دونون کے قول کا یہ ہے کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا اور دوسری سمجھی گئی قرینے سے یہ ع ہ مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ وَغَرَائِبُهٗ فَرَائِضُهٗ وَحُدُوْدُهٗ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرو معانی قرآن کے اور پیروی کرو غرائب اسکی کے اور غرائب اسکے فرائض اسکے ہین اور حدین اسکی **ف** مراد فرائض سے مامورات ہین یعنے جن چیزون کے کرنے کو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہین یعنے جن چیزون کے کرنے سے منع فرمایا ہے ع ہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز مین بہتر ہے پڑھنے قرآن کے سے غیر نماز مین اور پڑھنا قرآن کا غیر نماز مین زیادہ ثواب رکھتا ہے تسبیح وتکبیر سے اور تسبیح بہت ثواب رکھتی ہے للہ دینے سے اور للہ دینا بہت ثواب رکھتا ہے روزے سے اور روزہ ڈھال ہے آگ دوزخ کے سے **ف** جو نماز کھڑے ہو کر پڑھے اسمین پڑھنا قرآن کا افضل ہے پڑھنے اسکے سے اس نماز مین کہ بیٹھ کر پڑھے اور تسبیح وتکبیر سے یعنے اور ذکرون اور دعاؤن سے بھی افضل ہے اسلیے کہ قرآن کلام آلہی ہے اور اسمین احکام اسکے ہین اور تسبیح یعنے اوراد اذکار بہت ثواب رکھتے ہین للہ دینے سے مشہور یہ ہے کہ عبادت متعدی کہ نفع اسکا غیر کو پہونچے افضل ہے عبادت لازم سے کہ نفع اسکا کرنے والے ہی کو پہونچے ولیکن یہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہے ذکر اس سے مستثنے ہے ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہے جیساکہ صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ ذکر بہتر اور افضل ہے خرچ کرنے چاندی اور سونے کے سے راہ خدا مین اور للہ دینا افضل ہے روزے سے یعنی نفل روزے سے اسلیے کہ نفع اسکا متعدی ہے یعنی غیر کو پہونچتا ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ ہر عمل بنی آدم کا دس حصے ثواب ہوتا ہے مگر روزہ میرے ہی لیے اور مین جزا دونگا اسکی پس پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہے روزے سے اور دوسری سے معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہے صدقے سے

تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ افضلیت باعتبار جہات کے ہی یعنے صدقہ افضل ہی باعتبار اسکے کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار
صفت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ باز رہتا ہی کھانے پینے وغیرہ سے ۱۲ ع ح **وعن** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِیِّ عَنْ جَدِّہٖ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ اِلٰى ذٰلِكَ
اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ اور روایت ہی عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سے کہ نقل کی اپنے دادا سے یعنے اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ثواب پڑھنے آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کے یعنے یاد پڑھنا ہزار درجہ اور ثواب پڑھنا اسکی کا مصحف مین یعنی دیکھکر زیادہ کیا جاتا ہی
اوپر ثواب یاد پڑھنے کے دو ہزار درجے تک **ف** دیکھ کر پڑھنے مین ثواب زیادہ اسلیے ہوتا ہی کہ تدبر اور تفکر اسمین خوب ہوتا ہی اور دیکھتا ہی قرآن مین
اور ہاتھ لگاتا ہی اور اُٹھاتا ہی اسکو اور یہ آیا ہی ہی کہ دیکھنا قرآن مین عبادت ہی اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھ ہی کر پڑھتے تھے آیا ہی کہ حضرت
عثمان رض کے پاس دو قرآن پھٹے تھے بسبب بہت پڑھنے کے اُنمین اور کہا نووی نے کہ یہ حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر قاری کو یاد پڑھنے مین
تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہو دیکھکر پڑھنے سے تو یاد پڑھنا افضل ہی اور اگر دونون برابر ہون دیکھ کر پڑھنا افضل ہی
۱۲ ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ كَمَا يَصْدَاُ الْحَدِيْدُ اِذَا
اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ
الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ دل زنگ پکڑتے ہین جیسا
کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جسوقت کہ پہونچتا ہی اسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑھنا قرآن کا نقل کین
بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنے بسبب کرنے گناہون کے اور واقع ہونے غفلت کے دل زنگ آلودہ ہوتا ہی
موت کے بہت یاد کرنے سے اور قرآن کے پڑھنے سے جلا یعنے صفائی اسکو حاصل ہوجاتی ہی ۱۲ ع ح **وعن** اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ
الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ایفع بن عبد الکلاعی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون سی سورۃ قرآن مین
بہت بڑی ہی یعنے بیچ بیان صفات باری تعالی کے فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اُس شخص نے کون سی آیت قرآن مین بہت بڑی ہی فرمایا
آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اُسنے کون سی آیت یا رسول اللہ دوست رکھتے ہو یہ کہ پہونچے تمکو اور امت تمھاری کو یعنے ثواب اور
فائدہ اُسکا فرمایا خاتمہ سورۂ بقرہ کا پس تحقیق وہ اُتری ہی خزانون رحمت خدا کے سے نیچے عرش اُسکے سے دیا ہی وہ اس امت کو نہین چھوڑی کوئی
بھلائی دنیا و آخرت کی سے مگر شامل ہی اُسپر نقل کی یہ دارمی نے **ف** پہلے ایک حدیث گذری اُسمین سورۂ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور
اسمین قل ہو اللہ کو پس انمین منافات نہین ہی اسلیے کہ وہ بڑی ہی باعتبار اسکے کہ شامل ہی حمد اور دعا اور عبادت کو اور خلاصہ ہی قرآن کا اور
یہ اس باعتبار بڑی ہی کہ اسمین توحید خوب مذکور ہی اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا یعنے آمن الرسول سے آخر تک یعنے دوست رکھتا ہون یہ کہ
پہونچے تمکو اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلے باقی قرآن کے اور نہین چھوڑی کوئی بھلائی الخ آمن الرسول سے اشارہ ہی ایمان و تصدیق
اور سمعنا اور اطعنا اشارہ ہی اسلام و احکام پر والیک المصیر اشارہ ہی جزا عمل پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہی منافع

دنیوی و اخروی میں پہ ع بح **وعن** عبد الملك ابن عمير مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في فاتحة الكتاب شفاء من كل داء رواه الدارمي والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی عبد الملک بن عمیر سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سے نقل کی یہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنے اگر پڑھے اسکو ساتھ ایمان و یقین کے تو شفا ہوتی ہی ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سے اور لکھکر لٹکانا اسکو یا چاٹنا بھی نفع کرتا ہی امراض کو ۱۲ ع **وعن** عثمان بن عفان قال من قرأ اخر ال عمران في ليلة كتب له قيام ليلة اور روایت ہی عثمانؓ بن عفان سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے آخر آل عمران کا رات مین لکھا جاتا ہی واسطے اسکے ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا **ف** آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورہ تک اور رات مین یعنی اول رات مین یا آخر رات مین او ثابت ہوا ہی پڑھنا اسکا حضرت سے بعد جاگنے کے تہجد کے لیے پہلے وضو وغیرہ کے ۱۲ ع **وعن** مكحول قال من قرأ سورة ال عمران يوم الجمعة صلت عليه الملائكة الى الليل رواهما الدارمي اور روایت ہی مکحول سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے سورہ آل عمران دن جمعہ کے دعا کرتے ہین او استغفار کرتے ہین اسکے لیے فرشتے رات تک نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نے **وعن** جبير بن نفير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله ختم سورة البقرة بايتين اعطيتهما من كنزه الذي تحت العرش فتعلموهن وعلموهن نساءكم فانها صلوة وقربان ودعاء رواه الدارمي مرسلا اور روایت ہی جبیر بن نفیر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ختم کی سورہ بقرہ ساتھ دو آیتون کے یعنے آمن الرسول سے آخر تک دیا گیا ہین وہ دو آیتین گنج اسکے سے کہ نیچے عرش کے ہی پس سیکھو انکو اور سکھلاؤ انکو اپنی عورتون کو اسلیے کہ وہ آیتین رحمت ہین او سبب نزدیکی کی ہین اور دعا ہین نقل کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے **وعن** كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقرأوا سورة هود يوم الجمعة رواه الدارمي اور روایت ہی کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو سورہ ہود دن جمعہ کے نقل کی یہ دارمی نے **وعن** ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ سورة الكهف في يوم الجمعة اضاء له النور ما بين الجمعتين رواه البيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہی ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورہ کہف دن جمعہ کے روشن ہو جاتا ہی واسطے اسکے نور یعنی نور ایمان و ہدایت اسکے دل مین درمیان دو جمعون کے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **وعن** خالد بن معدان قال اقرأوا المنجية وهي الم تنزيل فانه بلغني ان رجلا كان يقرأها ما يقرأ شيئا غيرها وكان كثير الخطايا فنشرت جناحها عليه قالت رب اغفر له فانه كان يكثر قراءتي فشفعها الرب تعالى فيه وقال اكتبوا له بكل خطيئة حسنة وارفعوا له درجة وقال ايضا انها تجادل عن صاحبها في القبر تقول اللهم ان كنت من كتابك فشفعني فيه وان لم اكن من كتابك فامحني عنه وانها تكون كالطير تجعل جناحها عليه فتشفع له فتمنعه من عذاب القبر وقال في تبارك مثله وكان خالد لا يبيت حتى يقرأهما وقال طاؤس فضلتا على كل سورة في القران بستين حسنة رواه الدارمي اور روایت ہی خالد بن معدان سے کہ کہا پڑھو یعنے اول رات نجات دینے والی کو یعنی عذاب قبر و حشر کے سے اور وہ سورہ الم تنزیل ہی اسلیے کہ پہونچا ہی مجکو یہ کہ تھا ایک شخص پڑھتا اسکو اور نہ پڑھتا کسی چیز کو سوا اسکے یعنے ورد اپنا نہین ٹھہرایا تھا کچھ سوا اسکے اور تھا وہ بہت

گناہ گار پس پھیلائے اُس سورۃ نے بازو اپنے اسپر کہا اے پروردگار میرے بخش اسکو پس تحقیق وہ تھا بہت پڑھتا مجکو پس قبول کی شفاعت اُسکی
پروردگار تعالیٰ نے اُس شخص کے حق میں اور فرمایا لکھو واسطے اسکے بدلے ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اُسکے درجہ اور کہا خالد نے بھی
کہ تحقیق یہ سورت جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں کہتی ہے یا الٰہی اگر ہوں میں تیری کتاب میں سے یعنی قرآن سے جو کہ لکھا ہوا ہے لوح
محفوظ میں پس شفاعت قبول کر میری اُسکے حق میں اور اگر نہیں ہوں کتاب تیری سے یعنے بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اُس سے اور کہا خالد نے تحقیق یہ
سورت ہوگی یعنی قبر میں مانند جانور پرندے کے پھیلائیگی بازو اپنے اسپر یعنی شفاعت کریگی واسطے اُسکے پس بازرکھیگی اُسکو عذاب قبر سے اور کہا
خالد نے بیچ حق سورۃ تبارک کے مانند اسکے اور تھے خالد نہیں سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے یہ دونوں سورتیں اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی
دیگئی ہیں یہ دونوں سورتیں ہر سورت پر قرآن میں ساٹھ ساٹھ نیکیوں کے نقل کی یہ دارمی نے **ف** یہ حدیث یعنے صحابہ سے خالد تابعی ہے
سننا صحابیوں سے ملاقات کی ہے پس یہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہو مرسل ہیں لیکن حکم مرفوع میں ہیں اسلیے کہ یہ چیزیں عقل و رائے سے نہیں ہیں
مگر حضرت کے فرمانے سے اور پھیلانے بازو یعنی وہ سورت یا ثواب اُسکا بصورت جانور کے بن گیا اور بازو پھیلائے ہے تاکہ سایہ کرے اُسپر یا
بازو رحمت کے پھیلائے اُسپر یعنے اپنی پناہ میں لیا اور حمایت کی اُسکی اور جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑھتا ہو اسکو اُسکی
شفاعت کرتی ہے قبر میں واسطے تخفیف عذاب اُسکے کے یا واسطے فراخ کرنے قبر اُسکی کے اور مانند اسکے اور طاؤس بڑے تابعین سے ہیں اور بزرگی دیگئی ہیں
الخ یہ منافی نہیں ہے خبر صحیح کے کہ بقرہ افضل سورتوں قرآن کی ہے بعد فاتحہ کے اسلیے کہ اُسکو فضیلت اس جہت سے ہے کہ اُسمیں مضامین عمدہ ہیں
اور اِنکو فضیلت اس جہت سے ہے کہ عذاب قبر سے بچاتی ہیں اور روایت کی یہ دارمی نے یہ دو حدیثیں ہیں کہ دارمی نے روایت کیں یعنے ایک تو
قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا انکو مولف نے جمع کر دیا ہے ۱۲ ح ہ مولانا **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مرسلا اور روایت ہے
عطاء بن ابی رباح سے کہ کہا پہونچی مجکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے یٰس اول روز میں روا کیجاتی ہیں
حاجتیں اُسکی یعنے حاجتیں دینی و دنیوی نقل کی یہ دارمی نے مرسل **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَاقْرَؤُهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ اور روایت ہے معقل بن یسار مزنی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۃ یٰس واسطے طلب رضامندی
اللہ تعالیٰ کے بخشے جاتے ہیں واسطے اُسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے پس پڑھو اس سورت کو نزدیک مردوں اپنے کے نقل کی یہ بیہقی نے
شعب الایمان میں **ف** گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں اور اسیطرح کبیرہ بھی بخشے جاتے ہیں اگر چاہے اللہ تعالیٰ اور پڑھو نزدیک
مردوں اپنے کے یعنے جو کہ قریب المرگ ہوں تاکہ وہ سنیں اسکو اور معانی اسکے سمجھیں پس یہ ہووے بیچ حکم پڑھنے اُنکی کے اور ہووے سبب
مغفرت کے یا مراد یہ ہے کہ پڑھو نزدیک قبروں موتی اپنی کے اسلیے کہ وہ بہت احتیاج رکھتے ہیں مغفرت کی ۱۲ ح **وَعَنْ**
عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَإِنَّ لُبَابَ
الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ اُنھوں نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کے بلندی ہے
اور تحقیق بلندی قرآن کی سورۃ بقرہ اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنے مقصود ہے اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہے نقل کی یہ دارمی نے
ف بلندی قرآن کی سورۃ بقرہ اسلیے ہے کہ بڑی ہے سب سورتوں سے اور احکام بہت مذکور ہیں اسمیں اور مفصل یعنے سورۃ حجرات سے

آخر قرآن تک یہ خلاصہ ہی سارے قرآن کا اسلیے کہ انمین مفصل ہین وہ مضمون کہ مجمل ہین اور سورتون مین اور وجہ تسمیہ انکے کی بھی یہی خوب ہی
ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ
اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے ہر چیز کے زینت ہی اور زینت قرآن کی
سورۃ الرحمٰن ہی **ف** اسلیے کہ اسمین بیان ہی دنیا اور آخرت کی نعمتون کا اور بیان ہی اوصاف حورون کا کالمضمین ہین جنت کی اور بیان انکے زیور وغیرہ کا
ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ
اَبَدًا وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَاْمُرُ بَنَاتِہٖ یَقْرَأْنَ بِہَا کُلَّ لَیْلَۃٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے سورۃ واقعہ ہر شب مین نہین پہونچتا اُسکو فاقہ کبھی اور تھے ابن مسعود حکم کرتے اپنی بیٹیون کو
کہ پڑھین یہ سورہ ہر شب مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** فاقہ کے معنی ہین محتاجگی اور حاجتمندی یعنی
یہ ہین کہ نہین ضرر کرتی اُسکو محتاجگی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہی صبر یا نہین پہونچتی اُسکو محتاجگی دل کی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہی فراخی دل کی
اور معرفت رب کی اور توکل اور اعتماد اُسپر بسبب فائدہ اُٹھانے کے معانی اس سورت کی سے اور جاننا چاہیے کہ شارع نے رغبت دلائی ہی بعضے
عبادتون کی کہ موثر اور نافع ہین امور دنیا کے مین بھی کہ حاصل ہونا اُنکا مدد ہی دین مین تا بہر تقدیر مشغول ہون عبادت مین جسطرح کہ ہو
ع ج وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ ہٰذِہِ السُّوْرَۃَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اس سورت کو مراد سبح اسم ربک الاعلی ہی نقل کی یہ احمد نے
ف دوست رکھتے تھے حضرت اسکو اسلیے کہ اسمین یہ آیت ہی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی کہ یہ شاہد ہی اوپر حق ہونے
قرآن کے اور رد ہی مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہی ابوذر سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کے صحیفون مین فرمایا
تھین تمام مثالین کہ ای بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تحقیق نہین مین نے بھیجا تجھکو تا کہ جمع کرے دنیا بہت سی ولیکن بھیجا مین نے تجھکو
کہ بچے تو دعا مظلوم کی سے اسلیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جبتک کہ اُسمین عقل ہی یہ کہ ہون واسطے اُسکے
چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اُسمین رب اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے نفس اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اُسمین
بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہا کے لیے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ نہو طمع کرنے والا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے
توشہ تیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش کے یا لذت اُٹھانے کے غیر حرام سے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ ہو بینا ساتھ زمانے اپنے کے متوجہ ہو حال اپنے پر
محافظت کرنے والا واسطے زبان اپنی کے اور جسنے محاسبہ کیا کلام اپنے کا اعمال اپنے سے کم ہوگا کلام اُسکا نہین کلام کرنے کا مگر ضروری عرض کیا مین نے
یا رسول اللہ پس کیا ہی صحیفون موسی کے مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی ڈرانے کی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطے اُسکے کہ یقین کرتا ہی موت کا
پھر وہ خوش بھی ہوتا ہی تعجب کرتا ہون مین واسطے اُسکے کہ یقین رکھے آگ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اُسکے کہ یقین کرے
ساتھ تقدیر کے اور پھر وہ رنج اُٹھاوے یعنی طلب کرنے معاش کے مین تعجب کرتا ہون مین واسطے اُسکے کہ دیکھے دنیا کو اور انقلاب اُسکے کو اور
پھر اطمینان کرے طرف اُسکے تعجب کرتا ہون مین واسطے اُسکے کہ یقین کرے حساب کا کل کے دن اور پھر عمل نکرے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرِئْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلٰثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ کَبُرَتْ
سِنِّیْ وَاشْتَدَّ قَلْبِیْ وَغَلُظَ لِسَانِیْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلٰثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِہٖ قَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرِئْنِیْ

سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا پڑھاؤ مجکو یا رسول اللہ پس فرمایا پڑھ تین سورتین انمین سے کہ جنکے اول مین الر ہے کہا بڑی ہوئی عمر میری اور سخت ہے دل میرا یعنی غالب ہے اُسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہے زبان میری یعنے کلام اللہ نہیں یاد ہوسکتا خصوصاً بڑی سورت فرمایا یعنی اگر وہ نہیں پڑھ سکتا پس پڑھ تین سورتین انمین سے کہ اول انکے حم ہے یعنی یہ چھوٹی ہین بہ نسبت انکے پھر کہا اُسنے مانند پہلے کہنے کے کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ پڑھاؤ مجکو ایک سورۃ جامعہ یعنے جسمین جمع ہون بہت سی باتین پس پڑھائی اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت یہان تک کہ فارغ ہوئے اُس سے یعنی تمام سورۃ پڑھی پس کہا اُس شخص نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کرونگا مین اسپر یعنی اوپر عمل کرنے اُسکی کے کبھی پھر پیٹھ پھیری اُس شخص نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے دوبار فرمایا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** جن سورتون کے سر پر الر ہے وہ پانچ سورتین ہین اور سورہ اذا زلزلت جامعہ اسلیے ہے کہ اسمین ایک آیت جامعہ ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اسمین سب چیزین کرنے نکرنے کی آگئین ہین ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین طاقت رکھتا ہر ایک تمہارا یہ کہ پڑھے ہزار آیتین ہر دن مین عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہے یہ کہ پڑھے ہزار آیتین ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا نہین طاقت رکھتا ایک تمہارا یہ کہ پڑھے سورۃ الہٰکم التکاثر نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنے اگر یہ سورۃ پڑھے تو ثواب پڑھنے ہزار آیتون کا پاتا ہے اسلیے کہ اسمین بے رغبتی دلائی ہے دنیا سے اور رغبت دلائی ہے عقبی مین ہے ع **وَعَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُورَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھے قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہے اُسکے لیے بسبب اُسکے ایک محل بہشت مین اور جو پڑھے بیس بار بنائے جاتے ہین اُسکے لیے بسبب اس سورت کے دو محل بہشت مین اور جو پڑھے اسکو تیس بار بنائے جاتے ہین اُسکے لیے بسبب پڑھنے اُسکے کے تین محل بہشت مین پھر کہا حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے نے قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بنا لینگے ہم محل اپنے یعنے جب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑھینگے اسکو تا بہت سے محل بنین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت فراخ ہے اس سے یعنی ثواب وفضل اُسکا بہت فراخ ہے پس رغبت کرو اسمین اور تعجب نکرو نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنِ** الْحَسَنِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ قَالُوا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے بیچ رات کے سو آیتین نہین جھگڑیگا اُس سے قرآن اُس رات مین اور جو شخص کہ پڑھے رات مین دو سو
آیتین لکھا جاتا ہی واسطے اُسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات مین پانسو آیتین ہزار تلک صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ہوتا ہی اُسکے لیے
بقدر قنطار کے ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہی قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنے درہم یا دینار نقل کی یہ دارمی نے **ف** نہین جھگڑیگا الخ یعنے
قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اُس کسی کا کہ نہ پڑھے اُسکو اور ملازمت نکرے اُسپر پس پڑھنا سو آیتون کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کے اور
ادای حق اُسکی کے اُس شب مین کافی ہی اور جاننا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک سبب نہ پڑھنے کے اور ایک سبب نہ عمل کرنے کے
پس سبب نہ پڑھنے کے جو جھگڑیگا وہ تو پڑھنے سے رفع ہوگا اور سبب نہ عمل کرنے کے جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہ کہ اگر قرآن پڑھیگا
اور عمل بھی کریگا بالکل اسکے جھگڑنے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اُسکا ہوگا اور اگر ایک بات مین بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا
طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ قرات قرآن کی لازم و واجب ہی بر انسان پر پس جب نہ پڑھیگا تو اللہ تعالی جھگڑیگا اُس سے پس نسبت
جھگڑنے کی طرف قرآن کے مجازا ہی حقیقت مین وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کے یعنے بقدر گنتی قنطار کے یا بقدر وزن اُسکی کے مراد
اس سے یہ ہی کہ بہت ثواب پاتا ہی ج ع **ف** فضائل بعضی سورتون اور آیتون کی تفسیر عزیزی اور درمنثور سے لکھی جاتی ہین تا لوگ اُنکے ثواب و فضیلت کے
سُننے سے خوش دل ہوکر سرگرم بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے ہووین لکھا ہی مولانا عبد العزیز رح نے کہ کہا ہی مفسرین نے کہ حضرت نوح علی نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوئے تو خوف غرق سے ہراسان تھے واسطے نجات پانے کے غرق سے بسم اللہ مجریہا و مرسہا کہا کشتی اُنکی غرق سے
سالم رہی پس جب بسبب اس آدھے کلمے کے نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتدای کام کے
مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا اور لکھا ہی علما نے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے انیس ۱۹ حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی انیس ۱۹ ہین سو ہر
حرف کے بلا ہر ایک کی اُنمین سے دفع ہوسکتی ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ۲۴ ساعتین ہین پانچ ساعتوں کے لیے تو پانچ نمازین
مقرر فرمائین اور اُنیس باقی کے لیے یہ اُنیس حرف دیے تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون ہین کہ ان اُنیس ساعتون مین ہوں
برکت و عبادت حاصل کرے یعنے ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتین بھی عبادت مین لکھی جاوین اور یہ بھی لکھا ہی علما نے کہ سورۃ براءت کو
کہ مشتمل ہی اوپر حکم قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
نہ کہین اسلیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اُسکی نہین پس جو کوئی اس کلمۂ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کرے
اور ادنی درجہ یہ ہی کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہی کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے
محظوظ ہووےگا اور خواص اس آیت کے سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب آدمی پاخانہ کو جاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہکر جاوے
تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اُسکی کے اور نظر جنات کی پس جب یہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان دنیوی اُسکے کے پردہ ہوا تو امید ہی کہ
درمیان آدمی کے اور عذاب قبر کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچھو کے
کاٹے ہوؤں کو اور مرگی والون کو اور دیوانون کو ساتھ سورۂ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنے پڑھکر دم کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اُنکو جائز رکھا اور دارقطنی اور ابن حبان اور ابی شیبہ سائب بن یزید سے روایت کیا ہی کہ اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورت کے
رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑھنے اس سورۃ کے اوپر مقام درد اُنکے کے ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو بیلونا بچھونے پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھکر اپنے پر دم کرین ہر بلا سے امان مین ہوا مگر یہ کہ موت اُسکی

قدر ہو یعنی موت سے کوئی چیز نہین بچا سکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند مین لایا ہے ابن عباس سے بطریق مرفوع کے فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کے ہے ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیا مقدسی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار چیزین گنج عرش سے مجکو دی ہین اور کوئی چیز سوائے اِن چار کے اُس گنج سے کسی کو نہین پہونچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا اور سورۂ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو درداء سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہے اُس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہین کرتی ہے اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کے مین رکھین اور تمام قرآن کو دوسرے پلہ مین تو ہے فاتحۃ الکتاب سات قرآن کے برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑھے گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑھا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی مین وارد ہوا ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنے اور خاک ڈالنے کا سر پر چار بار اتفاق پڑا اول اُس وقت کہ اُس پر لعنت ہوئی اور دوسرے جبکہ اُسکو آسمان سے زمین پر ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور چوتھے جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب مین لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحۃ الکتاب پڑھے اور بعد ختم کرنے کے حاجت چاہے اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اُنکے پاس آیا اور شکایت درد گُردے کی کی شعبی نے اُسکو کہا کہ تجکو لازم ہے کہ اساس القرآن پڑھ کر درد کی جگہ دم کر اُسنے کہا کہ اساس القرآن کیا ہے شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ کے مذکور ہے کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہے واسطے ہر مطلب کے پڑھنی چاہیے اور اسکے دو طریق ہین ایک تو یہ ہے کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کے میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ لام الحمد کے ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑھے جو مطلب کہ ہو گا بر آئیگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفاء مریض کی یا سحرزدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کے اُس مریض اور سحرزدہ کو پلاوے اور دوسرے یہ کہ نوچندے اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید ملانے میم کے ساتھ لام کے ستر بار پڑھے بعد ازان ہر روز اُسیوقت پڑھے اور دس دس بار کم کرتا جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے اور تیسرے مہینے مین اسیطرح کرے اور لکھنا اس سورت کا چینی کے پیالے پر ساتھ گلاب و مشک و زعفران کے پھر دھو کر پلانا اُسکا واسطے شفاء امراض مزمنہ کے چالیس روز تک مجرب ہے اور دانتون کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اور دردون کے لیے سات بار پڑھ کر دم کرنا اُسکا مجرب ہے اور سورۂ بقرہ کی بھی بہت فضیلت آئی ہے صحیح مسلم مین انس بن مالک سے منقول ہے کہ جب ہم مین کوئی سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا تو اسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بھیجتے تھے اور تعین امیر مین تردد تھا ہر ایک لشکر والون کو اپنے سامنے بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورت قرآن کی پڑھی ہے ہر ایک کو جو کچھ یاد تھا عرض کرتا تھا حتے کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر مین سب سے چھوٹا تھا اس سے بھی پوچھا کہ کون کونسی سورت قرآن کی یاد رکھتا ہے تب عرض کیا فلان فلان سورت اور سورۂ بقرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورۂ بقرہ بھی یاد رکھتا ہے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورۂ بقرہ کو ساتھ حقائق اور دقائق اُسکی کے بارہ برس کے عرصہ مین پڑھا اور ختم کے روز ایک اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون کو کھلایا اور حضرت ابن عمر سے بھی منقول ہے کہ آٹھ برس تک بیچ پڑھنے سورۂ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹھ برس کے ختم کی غرضکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یارون کے نزدیک یہ سورت ایسی عظمت رکھتی تھی کہ اور سورت ویسی نہ رکھتی تھی اور خواص مجربہ اس سورت

گئے ہے یہ ہی کہ جس موسم میں بچون کو چیچک نکلتی ہی جس لڑکے کی عافیت منظور ہو اُسکے روبرو نہار منہ اس سورت کو تجوید و ترتیل سے پڑھکر دم کر
اور وہ لڑکا بھی نہار منہ ہو فضل الٰہی سے اُس لڑکے کو اُس سال چیچک نہین نکلیگی اور اگر نکلیگی بھی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہی کہ
جسوقت پڑھنا اس سورت کا شروع کرے تو ارہائی پاؤ چاول اور دہی اور کھانڈ اُسپر ڈال کر اُسی مجلس مین کسی مستحق کو کھانے کے لیے دے
تمام ہوا کلام مولانا عبدالعزیز کا آیندہ شروع ہوتا ہی ترجمہ درمنثور کی حدیثون کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جوکوئی یاد کرے دس
آیتین اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور ایسیہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورت کے اخیر کی اور
جوکوئی پڑھیگا سورۂ کہف کی دس آیتین وقت سونے کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور جوکوئی پڑھیگا خاتمہ اُسکا وقت سونے کے ہوگا اُسکے لیے
نور نزدیک قراءۃ اُسکی سے قدم اُسکے تک دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ کہف دن جمعہ کے ہوتا ہی کفارہ اُسکے لیے
دوسرے جمعہ تک اور ایک مین ہی کہ جس گھر مین پڑھی جاوے سورۂ کہف نہین داخل ہوتا اُسمین شیطان اُس رات اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھین چار رکعتین پیچھے عشا کے پڑھے پہلے دو رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل
ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی اور الٓمٓ تنزیل السجدہ لکھا جاتا ہی اُسکے لیے ثواب مانند چار رکعتون کے
کہ لیلۃ القدر مین پڑھی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی تبارک الذی اور الٓمٓ تنزیل السجدہ درمیان مغرب اور عشا کے پس گویا کہ قیام کیا
لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب سے کہ جسنے پڑھی رات کو الٓمٓ تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکھی جاتی ہین اُسکے لیے ستر نیکیان اور دور
کیجاتی ہین اُس سے ستر برائیان اور بلند کیے جاتے ہین اُسکے لیے ستر درجے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی الٓمٓ تنزیل اور تبارک الذی
رات مین لکھتا ہی اُسکے لیے اللہ تعالیٰ ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کے اور روایت کی ابن ضریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے
ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ یٰسٓ نام رکھی گئی ہی توراۃ مین معمہ کہ مشتمل ہی بھلائیون دنیا
اور آخرت کے کو اپنے پڑھنے والے کے لیے اور دور کرتی ہی اُس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اُس سے ہول
آخرت کی اور نام رکھا گیا ہی اسکا رافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مومنون کو اور پست کرتی ہی کافرون کو دفع کرتی ہی پڑھنے والے سے
ہر برائی اور روا کرتی ہی اُسکی ہر حاجت جوکوئی پڑھے اُسکو برابر ہوتی ہی اُسکے لیے بیس حجون کے اور جوکوئی سُنے اُسکو برابر ہوتی ہی اُسکے لیے
ہزار دینار کے کہ دے فی سبیل اللہ یعنے جہاد مین اور جوکوئی لکھکر پیوے اُسکو داخل کرتی ہی اُسکے لیے اندر ہزار دوائین اور ہزار نور
اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ اور دُکھ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ سورۂ یٰسٓ میری امت کے ہر انسان کے دل مین ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنے مداومت کی اوپر پڑھنے یٰسٓ کے ہر رات پھر مرگیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ اول روز
مین روا کیجاتی ہین حاجتین اُسکی اور ابن عباسؓ سے ہی کہ کہا جسنے پڑھی یٰسٓ وقت صبح کے دیا جاتا ہی آسانی اُسدن کے شام تک اور
جسنے پڑھی یٰسٓ اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اُس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہؒ سے کہ کہا جسنے پڑھی یٰسٓ
مغفرت کی جاتی ہی اُسکی اور جسنے پڑھی حالت بھوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنے پڑھی یٰسٓ اس حالت مین کہ راہ بھولا ہوا تھا راہ پالیتا ہی
جسنے پڑھی یہ اس حال مین کہ جانور اُسکا جاتا رہا تھا پالیتا ہی اُسکو اور جسنے پڑھی یہ وقت کھانے کے کہ ڈرتا تھا کمی کھانے سے
کفایت کریگی اُسکو اور جسنے پڑھا اسکو نزدیک میت کے آسانی کیجاتی ہی اُسپر اور جسنے پڑھا اسکو نزدیک ایک عورت کے کہ دشوار تھا

له احتمال ہی کہ اسکے معنے یہ ہون کہ جس جگہ پڑھیگا وہان سے جہان تک کہ مکہ ہی نور ہوگا قیامت کو اور احتمال یہ بھی ہی کہ شروع سے ختم تک نور ہوگا واللہ اعلم ۱۲ منہ

عه سے کمانا پالیتین ہین

اُسپر ہونا بچے کا آسانی ہوتی ہی اُسپر اور جسنے پڑھا اُسکو پس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یٰس ہی اور کہا مقبری نے
پس نہ پہونچی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سے مگر کہ پڑھتے یٰس پس وہ چیز دفع کیجاویگی تم سے بسبب اسکے اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس اور والصافات دن جمعہ کے پھر سوال کیا اللہ تعالی سے دیتا ہی اللہ تعالی سوال اُسکا اور ابن عباس سے
روایت ہی کہ کہا تھے ہم پہچانتے فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیہ تک سے اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا پیچھے نماز کے سبحان ربک رب العزۃ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگے یہ کہ لے ثواب پیمانہ پورے مین دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے یہ آیت یعنی سبحان ربک الخ
آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ کرے اُٹھنے کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دین مجکو سبع طوال یعنے سات سورتین بڑی کہ
اول قرآن مین ہین جگہ توریت کے اور دین مجکو الرا آیت طواسین تک جگہ انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کے حامیمون تک جگہ زبور کے
اور فضیلت دی مجکو ساتھ حامیمون کے اور مفصل کے نہین پڑھا انکو کسی نبی نے پہلے میرے اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کے لیے خلاصہ ہی اور
خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرہ بن جندب سے ہی بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کے بھی سات آوینگے ہر حم انمین سے کھڑی رہیگی ہر دروازے پر ان دروازون مین
سے کہیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازے سے اُسکو کہ ایمان رکھتا تھا مجپر اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہر درخت کے لیے پھل ہی اور پھل قرآن کے حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنے والے سیر کرنے والے گھن کے پس جو کوئی دوست رکھے
کہ چرے باغون جنت کے مین پس چاہیے کہ پڑھے حامیمین اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے
یہان تک کہ پڑھین تبارک الذی اور الم السجدہ اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے شب جمعہ مین حم الدخان اور یٰس صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش
کیجاتی ہی اُسکے لیے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑھے حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہی اُسکے لیے اللہ تعالے گھر
جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی سورۃ دخان رات جمعہ کے مین صبح کرتا ہی اس حالت مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اُسکی اور نکاح
کیا جاویگا اسکا حور عین سے اور جو کوئی پڑھے سورۃ دخان رات مین بخشے جاتے ہین پہلے گناہ اُسکے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسنے پڑھی الم تنزیل اور یٰس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہون گے اُسکے لیے نور اور پناہ شیطان سے اور شرک سے اور
بلند کیے جاوین گے اُسکے لیے درجے دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اقتربت الساعۃ
ہر رات مین اُٹھاویگا اُسکو اللہ دن قیامت کے اس حال مین کہ منھ اُسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ قاری سورۃ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ رہنے والون آسمان و زمین کے ساکن الفردوس یعنے جنت فردوس مین
کہ اعلی جنت ہی رہیگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑھو اسکو اور سکھاؤ اسکو اولاد اپنی کو اور
ایک روایت مین ہی کہ سکھاؤ اسکو بیبیون اپنی کو اور حضرت عائشہ سے ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کرے ایک تمھارا کو یہ کہ پڑھے سورۃ واقعہ
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اخیر سورۃ حشر کا پھر مرجاوے اُس رات مین یا دن مین تو دور کیجاوین گی اُسکی
تمام خطائین کہ کی ہین اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کے یہ کہ پڑھے سورۃ
حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار پھر پڑھے

اخیر سورہ حشر کا بھیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتے کہ دفع کرتے ہین اُس سے شیاطین جن والانس کو اگر رات کو پڑھتا ہی صبح تک دفع کرتے ہین اور اگر صبح کو پڑھتا ہی شام تک دفع کرتے ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھین حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پھر مرا اُس دن یا رات مین پس واجب ہوئی اُسکے لیے جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کے امت میری سے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑھا مین نے یعنے قرآن اسمٰعیل کے آگے پس جب پہونچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہو نزدیک خاتمہ ہر سورہ کے اخیر کلام اللہ تک اسلیے کہ مین نے پڑھا عبداللہ بن کثیر کے آگے پس جب پہونچا مین والضحی تک کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نے بھی حکم کیا اُسکا اور خبر دی ابن عباسؓ نے اور حکم کیا ابی بن کعبؓ نے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذا زلزلت برابر ہی آدھے قرآن کے اور والعادیات بھی برابر ہی آدھے قرآن کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالے سے اس حال مین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکھتا ہی ہزار آیتون پڑھنے کی پس پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی کہ یہ سورہ برابر ہی ہزار آیتون کے اور روایت کی ابوالشیخ نے عظمۃ مین اور ابو محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے انس سے کہ کہا آئے یہود خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا اُنھون نے کہ اے ابوالقاسم پیدا کیا اللہ تعالے نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حمأ مسنون سے یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سے اور ابلیس کو شعلہ آگ سے اور آسمان کو دھوین سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پس خبر دو ہمکو اپنے رب سے یعنی رب کا ہے سے بنا پس نہ جواب دیا اُنکو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے اُنکے پاس جبرئیل اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہ اللہ ایک ہی نہ اُسکے اصول و فروع ہین اور نہ شریک اللہ الصمد اللہ بے پرواہ ہی نہ کھاتا ہی اور نہ پیتا اور نہ احتیاج رکھتا ہی پڑھی ساری سورۃ یہ سورۃ ہی کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ کا اور نہ آخرت کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرف اپنے پس یہ خاص اُسی کے لیے ہی جس نے پڑھا اسکو تین بار برابر ہوئے ساتھ پڑھنے تمام وحی کے اور جسنے پڑھا اسکو تیس بار نہین افضل ہونے کا کوئی اہل دنیا سے اُس دن مگر جسنے زیادہ پڑھا ہو اس سے اور جسنے پڑھا اُسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنے پڑھا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر مین دور ہوتا ہی اُس سے فقر اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کہ پڑھتے تھے اسکو اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑھا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشے جاتے ہین اُسکے گناہ دو سو برس کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے جاتے ہین اُسکے گناہ پچاس برس کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکھی جاتی ہین اُسکے لیے ڈیڑھ ہزار نیکیان اور دور کیے جاتے ہین اُس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اُسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن خریس اور ابو یعلی اور بیہقی نے دلائل مین انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام مین پس اُترے جبرئیل اور کہا اے محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مر گیا پس آیا دوست رکھتے ہو تم یہ کہ نماز پڑھو اُسپر کہا ہان پھر مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہو گئی اُنکے لیے ہر چیز اور ملگئی زمین سے اور بلند کیا گیا اُنکے لیے جنازہ اُسکا پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سے دیا گیا معویہ یہ فضیلت کہ نماز پڑھی اُسپر دو صفون نے ملائکہ سے کہ ہر صف مین چھ لاکھ فرشتے تھے کہا جبرئیل نے بسبب پڑھنے قل ہو اللہ احد کے تھا پڑھتا اُسکو کھڑے اور بیٹھے اور آتے جاتے اور سوتے یعنے لیٹے اور ایک روایت انس سے اسطرح آئی ہی کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن ساتھ روشنی اور شعاع و نور کے

کہ نہ دیکھا تھا جنے اسکو پہلے اسکے پس تعجب کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکی روشنی و نور سے کہ ناگہان جبرئیل آگئے پس پوچھا جبرئیل سے
کیا ہی واسطے آفتاب کے کہ نکلا ہی ایسا روشن و نورانی کہ نہین دیکھا مین نے اسکو کہ نکلا ہو پہلے اس سے کہا یہ اس سبب سے ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی
مر گیا ہی مدینہ مین آج پس بھیجے اللہ نے طرف اسکے ستر ہزار فرشتے کہ نماز پڑھین اسپر کہا یہ کس سبب سے ای جبرئیل کہا تھا بہت پڑھتا قل ہو اللہ
احد کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات رات اور دن مین بہت پڑھو اسکو اسلیے کہ یہ نسبت ہی تمھارے رب کی اور جو کوئی پڑھے اسکو بجانی
بلند کرتا ہی اللہ اسکے لیے پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہی اس سے پچاس ہزار برائیان اور لکھتا ہی اسکے لیے پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ
پڑھے اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالی ثواب کہا جبرئیل نے پس کیا سمیٹ لون تمھارے لیے زمین پس نماز پڑھو تم اسپر کہا کہ ہان پھر نماز پڑھی
حضرت نے اسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین جو کوئی کرے انکو واسطے پورا کرنے ایمان کے داخل ہوگا جس
دروازے جنت کے سے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور عین سے جس سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے
دین خفیہ اور پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکر نے اور اگر ایک کرے انمین سے یا رسول اللہ فرمایا
ایک کرے انمین سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بھی یہی ثواب پاویگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل
ہو اللہ احد ہر دن مین پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کے قبر اپنی سے ای مدح کرنے والے اللہ کے داخل ہو جنت مین اور ایک
روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے بسم اللہ کہنی اپنے طعام پر پس چاہیے کہ پڑھے قل ہو اللہ
احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد جس وقت کہ داخل ہو گھر اپنے مین دور ہوگی
محتاجگی گھر والون سے اور ہمسایون سے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل
اچھی صورت مین ہنستے ہوئے خوش اور کہا اے محمد علی اعلی تجھے سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کے لیے نسب ہی اور نسب میرا
قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میرے پاس امت تیری سے اس حال مین کہ پڑھی ہوگی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبھی دونگا
اسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کرونگا اسکی ستر آدمیون کے حق مین ان
لوگون مین سے کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا مین نے اپنے نفس پر کل نفس ذائقة الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اسکی
اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس سات سات بار پناہ مین رکھتا ہی اسکو اللہ برائی سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد ہزار بار ہوتا ہی
پڑھنا اسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گھوڑون بالگام و بازین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور کعب احبار سے ہی کہ کہا کہ جو کوئی
پڑھے قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالی گوشت اسکے کو آگ پر اور کعب احبار سے یہ بھی آیا ہی کہا کہ جو کوئی مواظبت کرے اوپر پڑھنے قل ہو اللہ
اور آیة الکرسی کے دس بار رات و دن مین واجب کرے خوشنودی اللہ تعالی کی بڑی اور رہوگا ساتھ انبیا اسکی کے اور بچایا جاتا ہی
شیطان سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہی اسکو اللہ جو کچھ مانگے اور ایک روایت
مین ہی کہ جو کوئی پڑھے اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنے آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے
اسکو دو سو بار ہوتا ہی اسکے لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت مین ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت
علی کا حضرت فاطمہ سے منگایا پانی پھر کلی ڈالی اسمین پھر لگئے علی کو ساتھ اپنے یعنے گھر مین اور چھڑکا وہ پانی انکے گریبان مین اور

ویسا ہی دونوں مونڈھوں اُنکی کے اور اللہ کی پناہ میں دیا اُنکو ساتھ پڑھنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کے پہلے کلام کرنیکے کسی سے اُٹھائے جاتے ہیں اُسکے لیے اُس دن میں عمل پچاس صدیقوں کے

باب باب ہے بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَاھَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تاکہ بھولو نہیں پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہے سینے سے بہ نسبت اونٹ کی رسی اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسی میں سے نکل بھاگتا ہے اسیطرح سے قرآن اگر نہ پڑھا کرے اسکو اور خبر نہ رکھے اسکی تو اُس سے بھی زیادہ سینے میں سے نکل جاتا ہے یعنی جلد بھول جاتا ہے • مولانا

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِھِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِھَا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُری چیز ہے واسطے ایک اُنکی کے یہ کہے بھول گیا میں آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہ کہے کہ بھلایا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانے والا ہے سینہ لوگون کے سے بہ نسبت چارپایوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندھے ہوں ساتھ رسی اپنی کے **ف** [illegible] گیا بھلایا گیا سے منع ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دیا اور بھول گیا میں بسبب بے پروائی کے اور اس کہنے میں کہ بھلایا گیا ظاہر کرنا ہے حسرت اور نقصہ کا ہے بیچ حاصل کرنے اس سعادت اور نعمت کے ہے •

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ کَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَۃِ اِنْ عَاھَدَ عَلَیْھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ اَطْلَقَھَا ذَھَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ مثل صاحب قرآن کے مانند مثل اونٹ والے کے ہے کہ اونٹ باندھا گیا ساتھ پابند کے اگر خبرگیری رکھتا ہے اسکی تھامتا ہے اسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہے اسکو جاتا رہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جب تک کہ خواہش کریں اُسپر دل تمھارے پس جس وقت کہ آپس میں مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلوں کا پس کھڑے ہو اُس سے یعنے پڑھنا موقوف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن مالک نے کہ جس صورت میں کہ دل نہ لگے تو نہ پڑھنا افضل ہے بغیر حضور کے پڑھنے سے لیکن یہاں ایک نکتہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت میں ڈالے تا بہت پڑھنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہوا کرے کہ کاہل اور آسودہ دل کہ عادت ریاضت کی نہیں رکھتے جلدی ملول ہو جاتے ہیں ایک تو ایسے ہوتے ہیں کہ ایک سیپارہ پڑھنے میں ملول ہو [illegible] اور ایک ایسے ہوتے ہیں کہ ایک سیپارہ ساتھ ذوق و شوق کے پڑھتے ہیں کہ ملول ہرگز نہیں ہوتے بیچ [illegible] ہے

وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ کَیْفَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پوچھے گئے انس کس طرح سے تھی قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تھی قراءۃ درازی کے ساتھ پھر پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم دراز کرتے تھے ساتھ بسم اللہ کے یعنی الف اللہ کو مد کرکے صلی القدر للعنہ کے اور دراز کرتے تھے

ساتھ رحمن کے یعنی اسکے بھی الف کو اسیطرح طور دراز کرتے تھے ساتھ رحیم کے یعنی ی کو مد کرتے اصلی یا عارضی نقل کی یہ بخاری نے **ف** تھی
قراۃ درازگی کے ساتھ مراد یہ ہی کہ حضرت مد کرتے حروف مد اور لین کو بقدر معروف کے اور شرط معلوم کی نزدیک ارباب وقوف کے اور کہا طیبی نے
کہ حروف مد کے تین ہیں واو الف ی پس جبکہ ہو بعد انکے ہمزہ مد کرے بقدر الف کے اور بعضون نے کہا کہ بقدر دو الفون کے پانچ الفون تک اور
مراد بقدر الف کے بقدر دراز کے آواز کرے جسوقت کہ کہے بایا تا اور اگر ہو بعد انکے تشدید مد کرے بقدر چار الفون کے اتفاقاً مانند دابۃ کے اور اگر بعد انکے ہو
ساکن مد کرے بقدر دو الفون کے اتفاقاً مانند صاد اور یعلمون کے اور اگر ہو بعد انکے غیر ان حروف کے نہ مد کرے مگر بقدر نکلنے اسکے کے منھ سے مانند ا ب ت کے
اور مدات بسم اللہ کے اسی قبیلہ کے ہین ۱۲ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ
مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنتا اللہ تعالی کسی
چیز کو مانند سننے کے آواز نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہو قرآن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قبول نہین کرتا اور دوست نہین رکھتا کسی چیز کو
اُن چیزون مین سے کہ سُنی جاتی ہین جیساکہ دوست رکھتا ہی اور قبول کرتا ہی آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہی قرآن ح **وَعَنْهُ** قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ یَجْهَرُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکھتا ہی اللہ یعنے نہین قبول کرتا کسی چیز کو جیساکہ کان رکھتا ہی
واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے اُس حال مین کہ پکار کر پڑھے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے نقل کی یہ بخاری نے **ف**
یعنے خوب ہی خوش آوازی کرنی قرآن پڑھنے مین بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سے نہو اور راگ کے طور پر بھی نہو
اور جو شخص کہ پڑھے قرآن کو جان کر راگ مین تو حرام ہی پڑھنا نہ پڑھنا چاہیے ۱۲ مولانا من الشروح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ
قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ
غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى اَتَیْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰیَةِ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ
شَهِیْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَاِذَا عَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا
فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ منبر پر تھے پڑھ روبرو میرے کہا مین نے پڑھون مین روبرو آپکے حالانکہ آپ پر اتارا گیا
قرآن فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ سنون قرآن غیر اپنے سے کہا ابن مسعود نے پس پڑھی مین نے سورہ نسا یہان تک کہ پہونچا مین اس
آیت تک پس کیا کرینگے یہ یہود وغیرہ جسوقت کہ لاوینگے ہم ہر امت مین سے ایک گواہ یعنی اُنکے فعلون کی گواہی دیگا نبی اُنکا اور لاوینگے
تجکو اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نے بس موقوف کر پڑھنا اب یعنی اسلیے کہ مین مشغول ہوتا ہون ساتھ فکر کرنیکے اسمین پھر التفات کیا مین نے
طرف حضرت کے پس ناگہان آنکھین حضرت کی آنسو بہاتی تھین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آپ پر اتارا گیا ہی یعنی قرآن پڑھنا
حق آپ ہی کا ہی کہ جیسا اُتارا گیا ہی ویسا پڑھینگے اور لوگ کیا یارا کہ آپ کے روبرو پڑھے اور مین دوست رکھتا ہون یعنے بعضے وقت کہ
حاصل ہوتا ہی عارف کو اسمین سکوت جیسے کہ کہا گیا ہی من عرف اللّٰہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہی کہ اسکے حق مین
یون کہا گیا ہی من عرف اللّٰہ طال لسانہ حاصل یہ کہ بعضے وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضے وقت ہوشیار ہوتا ہی

جسنے پہچانا اللہ کو گونگی ہوئی زبان اسکی ۱۲
جسنے پہچانا اللہ کو دراز ہوئی زبان اسکی ۱۲

حقائق ومعارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور دوسرے سننے مین فائدہ یہ ہی کہ معانی خوب سمجھ مین آتے ہین اور فکر اور سوچ کامل ہوتی ہی اور
مقصود آیت مذکورہ سے یاد دلانا دن قیامت کا ہی اسلیے حضرت ہول اُس دن کا اور ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کرکر روئے کہ حضرت
بڑے شفیق اور عنایت فرما اپنی امت کے ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون
ع ہج، وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ
الْقُرْاٰنَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُکِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو یہ کہ
پڑھون تجپر قرآن عرض کیا ابی بن کعبؓ نے کہ اللہ تعالی نے نام لیا میرا روبرو آپ کے فرمایا کہ ہان کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک
پروردگار عالمون کے فرمایا کہ ہان پس بہے آنسو دونون آنکھون ابیؓ کے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا ابی کو کہ تحقیق
اللہ نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون تجپر سورۃ لم یکن الذین کفروا کہا ابیؓ نے کیا نام لیا ہی میرا فرمایا ہان پس روئے ابی نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑے قاری تھے کہ حضرتؐ نے اُنکے حق مین فرمایا تھا اَقرأکم اُبَیٌّ یعنے بڑے قاری تم مین
ابی ہین اور اللہ تعالے نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہ بات بسبب عاجزی اور گمنامی ابی کے اور از راہ تعجب کے کہے کہ مین
کہان لائق اس مرتبہ کے ہون یا از راہ ذوق ولذت کے کہی کہ یہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابیؓ کا بسبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ
وقت لطف ووصال محبوب کے آتا ہی اور حقیقت مین غم آنکھون کی راہ سے باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی پڑہنے کا اسلیے حکم ہوا کہ مختصر ہی
اور فوائد اسمین بہت ہین کہ اصول دین کے اور وعدہ وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مستحب ہی پڑھنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم وفضل کے آگے اگرچہ قاری افضل ہو سننے والے سے ہج، مس وَعَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
لِمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَہُ الْعَدُوُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سفر کرنے سے مع قرآن کی طرف ملک دشمن کے یعنے دار الحرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کے مین ہی
کہ نہ سفر کرو مع قرآن کے اسلیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اُسکو دشمن **ف** اگر کوئی کہے کہ لکھنا قرآن کا مصحف مین
آنحضرت کے زمانے مین نہ تھا بلکہ بعد حضرت کے زمانے کے مقرر ہوا پس یہ کیونکر ہی کہ حضرتؐ نے منع کیا سفر کرنے سے ساتھ قرآن کے جواب
کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکھا گیا تھا ولیکن جو کچھ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے لیے صحیفہ مین لکھ رہنے دیتا یا یہ خبر غیب کی دی کہ بعد میرے
زمانے کے جو لکھا جاویگا اُسکو ساتھ نہ لیجاوین کفار کے ملک مین اور کہا بعضے علمانے کہ ساتھ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کے
مکروہ ہی اور اگر کوئی خط کفار کو بھیجے اور اسمین آیت لکھے تو مضائقہ نہین اسلیے کہ حضرت نے ہرقل کے خط مین یہ آیت
لکھی تھی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم ہج ع، **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَۃٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُھٰجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَھُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِئٌ یَّقْرَأُ عَلَیْنَا اِذَا
جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَکَتَ الْقَارِئُ

فسلم ثم قال ما كنتم تصنعون قلنا كنا نستمع الى كتاب الله تعالى فقال الحمد لله الذي جعل من امتي من امرت ان اصبر نفسي معهم قال فجلس وسطنا ليعدل بنفسه فينا ثم قال بيده هكذا فتحلقوا وبرزت وجوههم له فقال ابشروا يا معشر صعاليك المهاجرين بالنور التام يوم القيمة تدخلون الجنة قبل اغنياء الناس بنصف يوم وذلك خمسمائة سنة رواه ابوداود اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بیٹھا مین بیچ ایک جماعت غربا مہاجرین کے یعنی اصحاب صفہ کے اور تحقیق بعضے انکے البتہ اوٹ کرتے تھے ساتھ بعضے کے بسبب ننگے ہونے کے اور پڑھنے والا پڑھتا تھا قرآن ہم پر کہ ناگہان آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوئے ہم پر پس جبکہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہا پڑھنے والا پھر سلام علیک کی حضرت نے پھر فرمایا حضرت نے کیا کرتے ہو تم عرض کیا ہمنے سنتے ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہے اُس خدا کو کہ پیدا کیے امت میری سے وہ شخص کہ حکم کیا گیا مین یہ کہ ٹھہراؤن مین نفس اپنے کو ساتھ انکے کہا راوی نے پھر بیٹھ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنے نہ کسی کے پہلو مین تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنے کو ہم مین پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کرکر بیٹھو پس حلقہ باندھا اور ظاہر ہوئے منہ انکے واسطے حضرت کے پس فرمایا خوشوقت ہو اے گروہ مفلس مہاجرین کے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے داخل ہوگے جنت مین پہلے دولتمندون سے آدھے دن اور یہ آدھا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اور تحقیق بعضے انکے الخ یعنی جس پاس کپڑا کم ہوتا بنسبت کپڑے یار اُسکے کے وہ بیٹھتا پیچھے یار اپنے کے پردہ کرنے کے لیے اور مراد ننگے ہونے سے ننگا ہونا سوا ستر کے ہے اور پردہ اسلیے کرتے تھے کہ آدمیت مقتضی نہین اسکی کہ کھولے اُس چیز کو کہ عادت اسکے کھولنے کی نہین اور مقصود ہے بیان کرنا فقر و احتیاج انکی کا ہے کہ کپڑا بھی درست بدن پر نہ رکھتے تھے اور اس سبب سے آپس مین ملکر بیٹھتے تا ایک طرح کی پوشیدگی حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنی قرآن کے پڑھنے والے سے مکروہ ہے جیسے کہ فقہ مین مذکور ہے اور لکھا ہے علما نے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑھنے والے سے تو جواب اُسکا لازم نہین اور کیا کرتے ہو حضرت نے پوچھا انسے جان بوجھ کر تاکہ بشارت دین انکا جواب سُن کر اور حکم کیا گیا مین الخ یہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم آخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کے یہ ہین کہ تاکہ ہون عدل کرنے والے ساتھ بٹھلانے نفس اپنے کے بیچون بیچ مین تاکہ قرب سب سے برابر ہو اور طیبی نے یہ معنی کیے ہین کہ تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہون ہم سے اور پس حلقہ باندھا یعنی سامنے چہرہ مبارک حضرت کے اور ظاہر ہوئے منہ انکے یعنے اسطرح بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے منہ کو اور ساتھ نور پورے کے اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ نور اغنیا کا نہین ہونے کا پورا اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھا آخرت اپنی کو ضرر پہونچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہونچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندون سے جاننا چاہیے کہ مراد فقرا سے فقرا صالح اور صابر ہین اور دولتمندون سے دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنے والے حق اموال اپنے کے پس وہ کھڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین حساب کے لیے کہ کہان سے حاصل کیا مال اور کہان صرف کیا اس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سے اسلیے کہ پائی اغنیا نے لذت راحت دنیا مین اور وہ محروم رہے ع ج ۶ **وعن** البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زينوا القرآن باصواتكم رواه احمد وابوداود وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے زینت دو قرآن کو ساتھ آوازون اپنی کی نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مراد زینت دینے سے یہ ہی کہ ترتیل
و تجوید سے اور نرمی آواز سے پڑھے اور راگ مین پڑھنا قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہی اسطرح کا
پڑھنے والا فاسق ہوتا ہی اور سننے والا گنہگار اور واجب ہی اس شخص کو منع کرنا اسواسطے کہ بہت بڑی بدعت ہی **وَعَنْ**
سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی شخص
کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوے اسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سے دن قیامت کے لنڈا ہوا نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے **ف**
بھولنا ہمارے نزدیک یہ ہی کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہی کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑھ سکے یا معنی یہ ہین کہ چھوڑ دے پڑھنا اسکا
بھولے یا نہ بھولے ہو ع * یا بھولنا استعداد والے کا یہ ہی کہ یاد کیے ہوئے کو یاد نہ پڑھ سکے اور بھولنا غیر استعداد والے کا یہ ہی کہ دیکھ کر بھی
نہ پڑھ سکے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنے کے اور یاد کرنے کے بھولنا بہت گناہ ہی پس چاہیے کہ اسکے پڑھنے سے تغافل نکرے
اور ہمیشہ اور بہت پڑھتا رہے * مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ
مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا نے
درود ہو جیو اللہ کا اُنپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجھا یعنی خوب نہین سمجھا وہ شخص کہ پڑھا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سے نقل کی یہ ترمذی نے
اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** کہا طیبی نے مراد یہ ہی کہ سمجھا ظاہر معانی قرآن کے اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمر بھی نہین کفایت کرتی
بلکہ ایک کلمہ کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور مراد نفی سمجھ کی ہی نہ نفی ثواب پھر جسمین متفاوت ہین لوگون کی انتہی جاننا چاہیے
کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سے کہ ختم کرتے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دن سے کم مین
وہ یہ سمجھے ہوئے کہ یہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کے یا یہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم * مولانا * اور اور دن سے
نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتے تھے ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار اور بہتون سے
ایک رکعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور بعضے
سات دن مین اور اکثر صحابہؓ وغیرہم کا عمل اسی پر تھا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عبد اللہ بن عمروؓ کو کہ پڑھ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہی
یہ قید ملا علی نے اسلیے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہی کہ روز جمعہ کے اول قرآن سے اخیر سورہ مائدہ تک پڑھے
اور روز ہفتہ کے انعام سے آخر سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک اور منگل کو
عنکبوت سے آخر ص تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھے واسطے قضائے حاجات کے
اس ختم کو مجرب لکھا ہی علماء نے اور اسیطرح ختم فمی بشوق کو واسطے کشائش رزق کے اور اور حاجات روائی کے مجرب کہا ہی
اور اسکو بھی جمعہ سے شروع کرنے کو کہا ہی کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہی اور ختم الاحزاب اور
اور ملا علی کے قول کا حاصل یہ ہی کہ ختم احزاب کے کتنے ہین ترتیبین علماء نے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہی پس
دونون ایک ہی ہوئے ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یعنی سات منزلین سات دن مین اسطرح پڑھے کہ انکے سرون پر حروف فمی بشوق کے

ف م ی ب ش و ق

واقع ہون بیان اسکا یہ ہی کہ ف سے اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کے اور میم سے طرف مائدہ کے اور ی سے طرف یونس کے اور ب سے
طرف بنی اسرائیل کے اور شین سے طرف شعرا کے اور واو سے طرف والصافات کے اور ق سے طرف سورہ ق کے یہ ترکیب حضرت علی کی طرف نسبت
کرتے ہین کہ انسے منقول ہی اور کہا نووی نے کہ مختار یہ ہی کہ یہ مختلف ہی ساتھ اختلاف اشخاص کے پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجھتے ہون کلام
اللہ کے وہ اقتصار کرے اسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اس چیز کا کہ پڑھے اور جو کوئی مشغول ہو علم کے پھیلانے مین یا جھگڑون کے فیصلہ کرنے مین
پس وہ اکتفا کرے اُسقدر پر کہ نہ باز رکھے اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل و عیال کے مین مشغول ہو اُسکے لیے بھی یہی
حکم ہی اور جو کہ انمین سے نہوپس بہت پڑھے جسقدر پڑھ سکے بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قراۃ کو نہ پہونچے ؏ ح ✽ **وَعَنْ عُقْبَةَ**
ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ
بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی
عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھنے والا قرآن کا مانند ظاہر دینے والے صدقہ کے ہی اور آہستہ
پڑھنے والا قرآن کا مانند چھپکے دینے والے صدقہ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی **ف**
یعنی چھپکے سے جو صدقہ نفل دے تو ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینے کے پس اسیطرح چھپکے پڑھنا افضل ہی پکار کر پڑھنے سے کہا طیبی نے کہ حدیثین
پکار کر پڑھنے کی فضیلت مین بھی آئی ہین اور چھپکے پڑھنے کی فضیلت مین بھی پس تطبیق انمین یہ ہی کہ چھپکے پڑھنا افضل اُسکے لیے ہی کہ ڈرتا ہو
ریا سے اور پکار کر پڑھنا افضل ہی اُسکے لیے کہ نہ ڈر رکھتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دے کسی کو نمازیون مین سے یا سوتے ہوؤن مین سے
یا اور کسی کو اور پکار کر پڑھنا افضل اسلیے ہی کہ اُسکا نفع اورون کو بھی پہونچتا ہی کہ لوگ سنتے ہین یا سیکھتے ہین یا ذوق پاتے ہین
یا افضل اسلیے ہی کہ پکار کر پڑھنا شعار دین سے ہی اور بیدار کرتا ہی قاری کے دل کو اور اور کسی طرف دھیان بٹنے نہین دیتا اُسکا اور
دور کرتا ہی نیند کو پڑھنے والے کے دل سے اور اورون کو شوق دلاتا ہی عبادت کا پس جسکو ان تینون مین سے کوئی نیت حاصل ہو
پکار کر پڑھنا اُسکو افضل ہی ؏ ✽ **وَعَنْ** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ
مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ ✽ اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانا حرام اُسکے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
نہین اسناد اسکی قوی **ف** جسنے حلال جانا اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہ ہین کہ ایمان کامل قرآن پر نہ لایا
وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتھ اُن چیزون کے کہ حرام ہین قرآن مین یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزون قرآن کا حق ایمان لانے کا
قرآن پر یہ ہی کہ عمل کرے اُس پر جیسے کہ حق محبت یہ ہی کہ متابعت کرے محبوب کی ؏ ح ✽ **وَعَنِ** اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ
مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً
مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی لیث بن سعد سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے
اُسنے نقل کی یعلی بن مملک سے یہ کہ اُسنے پوچھا ام سلمہؓ سے حال قراۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہؓ نے بیان کی قراۃ واضح
حرف حرف جدی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنے حضرت اسطرح پڑھتے تھے کہ ممکن تھا گننا حرفون
قراۃ کی کا مراد یہ ہی کہ خوب ترتیل سے بطور تجوید کے پڑھتے تھے اور کہا طیبی نے کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہی ایک یہ

یہ ہو کہ اُنہون نے بیان کیا کہ حضرت اس اس طرح پڑھتے تھے اور دوسرے یہ کہ ام سلمہؓ نے پڑھی قرأۃ ترتیل سے جیسے حضرت پڑھتے تھے کہا ابن عباسؓ نے کہ پڑھنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہی میرے نزدیک سارے قرآن کے پڑھنے سے بغیر ترتیل کے ۱۲ع **وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ** اور روایت ہی ابن جریج سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نقل کی ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑھتے تھے اپنی قرأۃ پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہین سند اسکے متصل اسلیے کہ لیث نے روایت کی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نقل کی یعلی بن مملک سے اُسنے نقل کی ام سلمہؓ سے یعنی جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہی صحیح تر ہی **ف** کہا بعضون نے کہ یہ روایت نہین ہی لائق حجت کے اور نہین پسند کرتے ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف نام مالک یوم الدین پر ہی اسلیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہی ذکرہ الطیبیؒ اور جمہور کے نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کے کہ متعلق ہین آپسمین وصل اولی ہی اور جزری کہتے ہین کہ مستحب ہی وقف اور دلیل پکڑی ہی انھون نے ساتھ اسی حدیث کے اور اسی پر اور شافعیہ ہین اور جمہور نے جواب یہ دیا ہی کہ یہ وقف اسلیے تھا کہ تا معلوم کر داوین سُننے والون کو سرے آیتون کے واللہ اعلم ۱۲ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑھتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑھو ہر ایک شخص اچھا پڑھتا ہی اور آویگی ایک قوم سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نرکھینگے آخرت پر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنے سوائے اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کے تھی اور قرأۃ اُن گنوارون کی اور عجمیون کی مانند اہل عرب کے نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سبکی قرأۃ اچھی اور لائق ثواب کے ہی اسلیے کہ تمہارا تمنے آخرت کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنے زبانون مین کچھ ضرر نہین اور تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہی تیر یعنے خوب سنوارینگے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکھانے اور سنانے اور فخر اور شہرت کے جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نرکھینگے آخرت یعنی دنیا کے فائدے کے لیے پڑھینگے آخرت کے ثواب سے کچھ غرض نہین رکھینگے پس وے آخرت پر ترجیح دینگے اور دین کو بدلے دنیا کے بیچینگے حاصل یہ کہ قرآن کے پڑھنے مین خلوص چاہیے اور فکر کرنا اُسکے معانی مین نرے الفاظ مخارج سے نکالنے اور خوش آوازی سے پڑھنا کچھ کام نہین آتا ۱۲ع ح **وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ** اور روایت ہی حذیفہؓ سے

[1] یعنی بعضی اماکن مین انکے نزدیک بھی مالک یوم الدین پر وقف کرتے ہین ۱۲ مولانا

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کے اور آوازون اُنکی کے اور بچو تم طور اہل عشق کے سے اور طور اہل کتابون کے سے اور آویگی پیچھے میرے ایک قوم کہ بنا کر پڑھینگے قرآن مانند بنانے راگ کے اور نوحہ کے حال اُنکا یہ ہوگا کہ نہ بڑھیگا قرآن حلقون اُنکی سے یعنی قبول نہین ہونے کا فتنہ مین پڑے ہون گے دل اُنکے اور دل اُن لوگون کے کہ اچھا لگیگا اُنکو پڑھنا اُنکا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین **ف** بطور عرب کے اہل عرب بلا تکلف پڑھتے ہین اپنے دل کی اُمنگ سے بغیر رعایت قوانین موسیقی کے اُسطرح تم بھی پڑھو اور لفظ واصواتہا عطف تفسیری ہی اور بچو طور اہل عشق کے سے الخ یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑھتے ہین اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتے ہین اُنکے طور پر قرآن نہ پڑھو اور یہود و نصاری بھی اپنی کتابون کو پڑھتے تھے مانند اُسکے اسطرح پڑھنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ مین پڑے ہون گے دل اُنکے یعنی مبتلا ہون گے حب دنیا مین اور لوگون کے اچھا کہنے مین

ع ج د **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑھو قرآن کو ساتھ اپنی آوازون کے یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑھو اسلیے کہ آواز اچھی بڑھاتی ہی قرآن مین خوبی نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنْ** طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی طاؤس سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمیون مین سے بہت خوب ہی از روے آواز کے واسطے پڑھنے قرآن کے اور بہت خوب ہی پڑھنے مین یعنی از راہ ترتیل کے و ادا کے فرمایا وہ شخص کہ جسوقت سُنے تو اُسکو پڑھتے گمان کرے تو یہ کہ وہ ڈرتا ہی اللہ سے کہا طاؤس نے اور تھا طلق ایسا ہی نقل کی یہ دارمی نے **ف** وہ ڈرتا ہی اللہ سے یعنی تیرے دل پر تاثیر ہو اُسکے پڑھنے کی یا ظاہر ہون اُسپر نشانیان خوف الٰہی کی مانند متغیر ہونے رنگ کے اور کثرت رونے کی اور طلق تابعی تھے اور مولف نے لکھا ہی کہ صحابی تھے ع ج د **وَعَنْ** عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبیدہ ملیکی سے اور تھے وہ صحابی حضرت کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سے اور پڑھو قرآن کو حق پڑھنے اُسکے کا اوقات رات اور اوقات دن کے مین اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش مین پڑھو اُسکو اور فکر کرو اُس چیز مین کہ اُسمین ہی تاکہ تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اُسکے کی یعنی دنیا مین اُسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے اُسکے ہی ثواب بڑا آخرت مین نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** نہ تکیہ کرو قرآن سے یعنی غافل نہو تلاوت قرآن سے اور ادا ے حقوق اُسکے سے بلکہ پڑھا کرو اور حق بھی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو معانی اُسکے اور عمل کرو اُسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہی تکیہ کرنا قرآن کو اور پانون پھیلانے اُسکی طرف اور رکھنا کسی چیز کا اُسپر اور پیٹھ کرنی اُسکی طرف اور روندنا اُسکو اور پھینک دینا اُسکو اور مکروہ ہی فال نکالنی اُسمین اور بعضے مالکیہ کے نزدیک حرام ہی اور پڑھو حق پڑھنے اُسکے کا حق پڑھنے اُسکے مین چار باتین چاہیین ایک تو یہ کہ لفظون کو درست پڑھنا اور دوسرے معنون کو سمجھنا اور تیسرے معنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اُسکے موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑھو اور

تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکھو اسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی اُنمین خوب فکر کرو مع
مولانا **باب ف** اکثر نسخون مین نرا باب لکھا ہے یعنی یہ باب ہے بیچ بیان اور متعلقات قرآن کے اور بعضے نسخون مین ہے باب
اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنے باب ہے بیچ بیان اختلافات قراۃ اور لغات اسکی کے اور جمع کرنے قرآن کے اور مراد جمع
قرآن سے لکھنا اسکا ہے ایک مصحف مین ت ع بیچ ۱ **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ
هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ
أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي
اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا سنا مین نے ہشام بن حکیم بن حزام سے کہ پڑھتے سورۃ فرقان غیر اُسکے کہ پڑھتا تھا مین اُسکو
اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھائی تھی مجکو وہ سورۃ پس قریب تھا مین کہ جلدی کرون اُسپر یعنے لڑون اُس سے پہلے
تمام کرنے کے پھر مہلت دی مین نے اُسکو یہان تک کہ فارغ ہوا پڑھنے سے پھر ڈالی مین نے اُسکی گردن مین چادر اُسکی اور کھینچا اُسکو
پھر لایا مین اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نے سنا ہے اس سے کہ پڑھتا ہے سورۃ فرقان اور غیر
اسطرح کے کہ پڑھائی آپنے مجکو وہ سورہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اسکو اے عمر اور فرمایا ہشام کو پڑھ تو پس پڑھا ہشام نے
اُسطرح کا پڑھنا کہ سنا تھا مین نے اُسکو پڑھتے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح سے اُتاری گئی پھر فرمایا مجکو کہ پڑھ تو پس پڑھی مین نے
پھر فرمایا اسیطرح سے اُتاری گئی ہے یہ سورۃ تحقیق یہ قرآن اُتارا گیا سات طرح پر پس پڑھو جو ہوسکے اُسمین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم
کے ہین **ف** اس حدیث کے معنون مین علما کو بہت اختلاف ہے قریب چالیس قول کے آئے ہین ایک قول یہ ہے کہ یہ حدیث متشابہات سے ہے
اسکے معنی خوب طرح سے ہر کسی کو معلوم نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ قراتین اگرچہ زیادہ ہین سات طرح سے لیکن رجوع کرتے ہین طرف
سات وجہون کے اختلافات سے پہلے وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اسکی مین ساتھ زیادتی اور نقصان کے دوسری وجہ تغیر ہونا
ساتھ صیغہ جمع اور واحد کے تیسرے اختلاف مذکر اور مؤنث کا چوتھے اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح
اور کسرہ اور ضمہ کے مانند میْت اور میّت اور یقنط اور یقنِط اور یعرش اور یعرُش کے پانچوین اختلاف حرکات جیسے اختلاف
حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضون نے پڑھا ہے ساتھ تشدید نون کے اور بعضون نے پڑھا ہے ساتھ تخفیف نون کے
اختلاف لغات کا مانند تخفیف اور امالہ اور کتاب العلم مین معنی اسکے مفصل لکھے گئے ہین بہ نسبت یہان کے مولانا من ائمہ ت ۲ وَعَنْ
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ
اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا سنا مین نے ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا اور سنا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے خلاف اُسکے پس لے آیا مین اُس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مین نے آنکو پھر پہچانی مین نے حضرت کے

چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جھگڑنے اور خلاف کے پس فرمایا حضرت نے دونون اچھا پڑھنے ہو پس نہ اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے اختلاف کیا آپسمین یعنی جھٹلایا بعضون نے بعضون کو پس ہلاک ہوئے روایت کی یہ بخاری نے **ف** مراد اختلاف سے یہان انکار ایک وجہ کا وجوہ قرآن سے ہے کہ بھیجا گیا ہے قرآن اُنپر اور قرائتین سب حق ہین کسی کا انکار نکرنا چاہیے اور اگر ایک کا اُنہین سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرائتین متواتر ہین اور بعضے احاد متواتر یہ سات قرائتین ہین کہ پڑھی جاتی ہین یہ **وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ کہا تھا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑھنے لگا پس پڑھی قرأۃ یعنی نماز مین یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا مین نے اُسکا اُسپر یعنے دل سے یا زبان سے پھر داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی قرأۃ خلاف قرأۃ پہلے شخص کے پس جب پڑھ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے اُنکی نماز کی جگہہ کہ مسجد مین پڑھتے تھے یا حجرے مین داخل ہوئے پس کہا مین نے کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قرأۃ کہ انکار کیا مین نے اُس قرأۃ کا اُسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی اُس نے قرأۃ خلاف قرأۃ پہلے پڑھنے والے کے پھر حکم دیا اُن دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑھا دونون نے پس تحسین کی قرأۃ اُنکے کی پس ڈالا گیا میرے دل مین تردد و شبہ جھوٹ سے اور نہ ایسا تردد و شبہ کہ تھا جاہلیت مین یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ شبہ دل مین آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانک لیا اُسنے مجکو یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میرے دل مین شبہ پڑا مارا ہاتھ میرے سینے پر یعنی تا وسواس جاتا رہے دست مبارک کی برکت سے پس ہو گیا مین بسینہ بسینہ پس گویا کہ مین دیکھنے لگا طرف اللہ کے مارے ڈر کے پھر فرمایا مجکو اے ابی بھیجا گیا فرشتہ طرف میرے یعنی جبرئیلؑ کو بھیجا اللہ تعالے نے یہ کہ پڑھ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قرأۃ پر یا ایک لغت پر پھر تکرار کی مین نے طرف اللہ تعالے کے یہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑھنے مین تنگی ہے کئی طرح کا حکم ہوتا آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے دوسری بار یہ کہ پڑھ قرآن دو طور پر پھر تکرار کی مین نے طرف اُسکے یہ کہ آسانی کر میری امت پر یعنے اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے تیسری بار یہ کہ پڑھ اُسکو سات طور پر یعنے سات قرأۃ یا سات لغات پر اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے کہ حکم کیا ہمنے اسی بار کا سوال ہے کہ کرے تو مجسے اُسکو پس کہا مین نے یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کی مین نے تیسرے سوال کے واسطے اُس دن کے کہ خواہش کریگی طرف میرے تمام خلق یہان تک کہ ابراہیم اُنپر سلام ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** جب پڑھ چکے ہم نماز ظاہر یہ ہے کہ وہ نماز ضحی کی تھی یا کوئی اور نفل ہا اور ڈالا گیا تردد اور شبہ

جھٹلانے سے یعنی بسبب اسکے کہ حضرت نے دونوں قراؤں کو اچھا کہا کلام خدا ایک طرح پر جا ہیے ہر کوئی ہر طرح پر کہ پڑھے کیونکر درست ہوا تردد اور شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت میں جاہل تھا اور واقع ہونا جھٹلانے کا اس حالت میں اشنا العبید و بُرا نہ معلوم ہوتا تھا اور بعد حاصل ہونے یقین و معرفت کے برا معلوم ہوا اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے الخ یعنی تین بار کہ تو نے سوال کیا اور میں نے اسکا جواب دیا اُنکے عوض تین سوال کرتا قبول کروں میں وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں سوال مغفرت ہی کے کیے اسلیے کہ اصل مغفرت ہے اگر مغفرت نہو کسی کو خلاصی ممکن نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا دو تو اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کرنے والی کے لیے مانگیں اور تیسری رکھی تمام خلائق کے لیے اولین و آخرین سے کہ اسکو شفاعت کبرے کہتے ہیں کہ قیامت کو سب نفسی نفسی کہتے ہوں گے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کریں گے حضرت سب کی شفاعت کریں گے اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اسلیے کیا کہ افضل ہیں سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ؏ ج ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلٰی حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِیْ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِیْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِیَ فِی الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِیْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھایا مجھکو جبرئیل نے ایک طور پر یعنی اول پھر تکرار کی میں نے اُس سے یا اللہ سے یا جبرئیل سے پس ہمیشہ رہا میں زیادہ کرواتا اُس سے یعنی طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرتا جبرئیل سے یہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تھا وہ مجھکو یہاں تک کہ پہونچا یعنی امر قرأۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہونچا مجھکو کہ تحقیق وہ سات طور نہیں بیچ امر دین کے مگر ایک یعنی متفق و متحد ہیں نہیں اختلاف حلال میں اور نہ حرام میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اختلاف قرأۃ سے حکم متبدل نہیں ہوتا یعنی ایک قرأۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہوا اور دوسری قرأۃ سے حکم اُس چیز کے حرام ہونے کا معلوم ہو اسطرح نہیں بلکہ اگر ایک قرأۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہو تو دوسری قرأۃ سے بھی یہی حکم معلوم ہو قرأتوں میں اختلاف لفظوں کا ہے حکموں کا نہیں ۔ مولانا من الشرح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ يَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِیِّ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِیْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِیْ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق میں بھیجا گیا ہوں طرف امت ناخواندہ کے کہ اُنمیں بڑھیا ہیں اور بوڑھے بڑے ہیں اور لڑکے اور لڑکیاں اور اُنمیں ایسا شخص ہے کہ نہیں پڑھی کتاب کبھی کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق قرآن اتارا گیا ہے سات طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قرأۃ پر پس پڑھے ہر کوئی جو سہل ہو اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد اور ابوداؤد کے کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کے کہ نہیں اُن طرحوں میں سے کوئی طرح مگر شافی ہے یعنی بیماری کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہے کافی ہے یعنی کفایت کرتی ہے بیچ حجت ہونے کے صدق نبی پر اور حق ہونے دین پر اور بیچ الزام دینے

منکرون کی اور بیچ روایت نسائی کے فرمایا حضرت نے کہ تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میرے پاس پس بیٹھے جبرئیل داہنی طرف میرے اور میکائیل بائین طرف میرے پس کہا جبرئیل نے پڑھو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرواؤ ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ اور طرح بھی پڑھنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالی سے عرض کر کر زیادہ کرواؤ پھر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہونچا یعنی امر قرأۃ یا جبرئیل سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے **ف** طرف امت ناخواندہ کے یعنی اچھی طرح پڑھ نہیں سکتی اور اگر پڑھاؤن انکو ایک قرأۃ پر نہین قادر ہونے کی اوپر اسلیے کہ بعضے ان مین ایسے ہین کہ جاری ہوتی ہے زبان انکی امالہ پر یا فتح پر اور بعضے ایسے ہین کہ غالب ہوتا ہے انکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند انکے کے پس انکے لیے کئی قرأتین چاہیین کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑھے اور باوجود اسکے بعضی انمین بڑھیان ہین اور بعضے بوڑھے کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لڑکے بسبب ضعف سن کے **ع ب وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ وہ گذری ایک قصہ کہنے والے پر اس حال مین کہ پڑھتا تھا قرآن اور پھر مانگتا تھا یعنی لوگون سے کچھ پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اسلیے کہ یہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پھر کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتھ اسکے پس تحقیق آوینگے لوگ پڑھینگے قرآن مانگینگے بسبب قرآن کے لوگون سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** سوال کرے اللہ سے ساتھ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت کے نہ لوگون سے یعنے اگر آیت رحمت پر یا ذکر جنت پر پہونچے مانگے وہ اللہ تعالی سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالی سے اس سے یا مراد یہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ قرأۃ کے ساتھ دعاؤن ماثورہ کے اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بھلائی مومنین کے دین و دنیا مین **ع** **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن کہ کھاوے بسبب اسکے لوگون سے یعنے قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اسکا ہڈی ہوگا نہیں اوسپر گوشت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہچانتے تھے فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ سے یہانتک کہ نازل ہوتی اوپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہ ابوداود نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتون کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے **ج** **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتٰبِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا تھے ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہے پس پڑھی ابن مسعود نے سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نے نہین اس طرح سے نازل کی گئی پھر کہا عبد اللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑھی مین نے یہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس فرمایا حضرت نے خوب پڑھا تو نے پس اسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا تھا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پائی اس سے بو شراب کی پھر کہا ابن مسعود نے کیا شراب

پیتا ہو تو خلاف کرتا ہو قرآن کا اور جھٹلاتا ہو تو کتاب اللہ کو یعنی قرأت اسکی کو یا ادا اسکی کو پس ماری اسکو حد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف ابن مسعودؓ جو پڑھتے تھے اگر وہ قراۃ مشہورہ تھی تو یقیناً کتاب اللہ تھی تکذیب و انکار اسکا کفر ہے یقیناً اور اگر قراۃ شاذ پڑھتے تھے تو تغلیظاً کہا اور ظاہر یہی ہے اسلیے کہ حکم مرتد ہونے اسکے کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہ تغلیظاً کہا اسلیے کہ جھٹلانا کتاب کا اور انکار قرأت کا بیچ اصل کلمہ کے کفر ہے نہ انکار ادا کا حاصل یہ کہ اسنے انکار ادا کا کیا تھا نہ اصل قرآن کا اسلیے جاری کی اسپر حد شراب کی نہ مرتد ہونے کی پھر ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود نے ماری اسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے پینے شراب کے ساتھ بو کے اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا علماء سے اور ہمارے اور شافعی کے مذہب میں بو کے آنے سے حد نہیں ماری جاتی اسلیے کہ بو بسبب ترش کے اور امرود کے مشابہ ہوتی ہے بو شراب کی پس شاید کہ اقرار کیا ہو اسنے یا گواہ قائم ہوئے ہوں شراب پینے پر اس سبب سے حد لگائی ثبج: وَعَنْ

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہا بھیجا طرف میرے کسی کو حضرت ابوبکرؓ نے بیچ دنوں قتل اہل یمامہ کے پس گیا میں انکے پاس ناگہاں عمر بن الخطاب بیٹھے ہوئے تھے نزدیک ابوبکرؓ کے کہا ابوبکرؓ نے کہ تحقیق عمرؓ آئے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے ساتھ قاریوں قرآن کے یعنی اس لڑائی میں بہت قاری مارے گئے ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کثرت سے ہوگا مارا جانا قاریوں کا کتنی جگہوں میں پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق میں مصلحت دیکھتا ہوں یہ کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنے قرآن کے کہا میں نے یعنی ابوبکرؓ نے واسطے حضرت عمرؓ کے کسطرح کروگے تم ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمرؓ نے یہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمرؓ گفتگو کرتے مجھسے یہاں تک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کے اور دیکھی میں نے مصلحت اسمیں جو کہ دیکھی عمرؓ نے کہا زیدؓ نے کہ کہا مجھکو ابوبکرؓ نے تحقیق تو مرد جوان ہے سمجھ والا نہیں تہمت جانتے تجھکو یعنی جو کہ نقل کرے اسمیں تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہیں لگا سکتی بسبب پختگی تیری کے اور تحقیق تھا تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اسکو یعنی ایک صحف میں پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتے مجھکو نقل کرنی پہاڑ کی پہاڑوں میں سے ہوتا بہت بھاری مجھپر اس چیز سے کہ حکم کیا مجھکو ساتھ اسکے جمع کرنے قرآن سے یعنے اسلیے کہ اسمیں محنت بدن کی ہی ہے اور اسمیں فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زیدؓ نے کہا میں نے کسطرح کروگے تم ایک چیز کہ نہیں کی وہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت صدیقؓ نے وہ قسم ہے خدا کی بہتر ہیں ہمیشہ رہے ابوبکرؓ گفتگو کرتے مجھسے یہاں تک کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اُس چیز کے کہ کھولا واسطے اسکے سینہ ابوبکرؓ کا اور عمرؓ کا پس ڈھونڈھا مین نے قرآن کو درحالیکہ جمع کرتا تھا اسکو شاخون کھجور کے سے اور سفید پتھرون سے اور لوگون کے یعنے حافظون کے سینون سے یہان تک کہ پایا مین نے آخر سورۂ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کے نہ پایا مین نے اسکو ساتھ کسی کے سوائے اُنکے وہ آخر سورۃ کا یہ ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ آخر سورۂ برات تک پس تھے صحیفے لکھے ہوئے نزدیک ابوبکرؓ کے یہان تک کہ وفات دی اُنکو اللہ نے پھر نزدیک عمرؓ کے اُنکی زندگی تک پھر نزدیک حفصہ بیٹی عمرؓ کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت مین خالدؓ بن ولید کو ساتھ لشکر کے وہان بھیجا اور وہان کے لوگون سے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بھی اسمین مارا گیا اور بہت قاری ادھر کے مارے گئے بعضون نے کہا سات سو اور بعضون نے کہا بارہ سو پس وہان کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور تھا تو لکھتا وحی یعنی اکثر لکھتا تھا اسلیے کہ لکھنے والے حضرت کے چوبیس تھے کہ اُنمین خلفاء اربعہ بھی تھے پس معنی یہ ہین کہ تم اسکے جمع کرنے اور لکھنے مین امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکھا ہوا سب تھا لیکن مصحف مین نہ تھا بلکہ پتھر کے ٹکڑون وغیرہ پر تھا پس جب حضرتؐ کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے ساتھ مشورۂ حضرت عمرؓ کے جمع کیا پس یہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ اُنمین قرآن لکھا ہوا تھا اُنکو جمع کر دیا اور جاننا چاہیے کہ ترتیب حضرت کے زمانے مین سورتون کی نہ تھی بعد حضرت کے ہوئی صحابہؓ کے اجتہاد سے اور ترتیب آیتون کی حضرت کے زمانے مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآن کی جو بیت قعہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیت کے رکھو اور لوح محفوظ مین بھی اسی ترتیب سے لکھا ہے اور وہان سے آسمان دنیا پر بھیجا اور وہان سے جبرئیل بحسب واقع کے سورتین اور آیتین لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کے ہے اور جبرئیل ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دو بار دور کیا اور نہ پایا مین نے اُسکو الخ حضرت کے زمانے مین یاد کیا تھا تمام کلام اللہ بعضے صحابیون نے مانند ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ اور زید بن ثابتؓ اور ابی درداءؓ کے پس مراد نہ پانے سے ساتھ کسی کے یہ ہے کہ لکھا ہوا کسی کے پاس نہ پایا سوائے انکے اور تھے صحیفے الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابتؓ نے ساتھ اتفاق صحابہؓ کے تو بیچ متعدد صحیفون کے یعنی جزون کے لکھا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنے کا ایک مصحف مین نہ ہوا تھا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہتے تھے تا دم زیست پھر حضرت عمرؓ کے پاس اُنکی زندگی بھر پھر اُنکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تھا اُنکا پھر حضرت عثمانؓ نے جمع کیا اُنکو ایک مصحف مین اور لکھوا کر کئی مصحف شہرون اسلام کے مین بھیجے جیسا کہ حدیث آیندہ مین کور ہے **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ**

فَاَخْبَرَنِیْ خَارِجَۃُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّہٗ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰیَۃً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِہَا فَالْتَمَسْنَاہَا فَوَجَدْنَاہَا مَعَ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاہَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَاَلْحَقْنَاہَا فِیْ سُوْرَتِہَا فِی الْمُصْحَفِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس بن مالک سے یہ کہ حذیفہ بیٹے یمان کے آئے حضرت عثمانؓ کے پاس اور تھے حضرت عثمانؓ کہ سامان جہاد درست کرتے تھے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کے پس خوف میں ڈالا حذیفہ کو لوگون کے اختلاف نے بیچ قراۃ کے یعنی آپسمین ایک دوسرے کی قراۃ سن کر انکار کرتا تھا پس کہا حذیفہؓ نے واسطے حضرت عثمانؓ کے اے امیر المومنین تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے پس بھیجا حضرت عثمانؓ نے طرف حفصہؓ کے یہ کہ بھیج دے طرف ہمارے صحیفہ کہ نقل کروا وین ہم انکو مصحفون مین پھر پہونچاوین گے انکو طرف تمھارے پس بھیجے صحیفے حفصہؓ نے طرف عثمانؓ کے پس حکم کیا حضرت عثمانؓ نے زیدؓ بن ثابت کو یعنی انصار مین سے اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سے پس نقل کیے سب نے وہ صحیفے مصحفون مین اور فرمایا حضرت عثمانؓ نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تن تھے یعنی سواے زیدؓ کے اور اصحاب جو مذکور ہوئے انکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہ قرآن مین یعنی لغات قرآن مین پس لکھو اسکو موافق لغت قریش کے اسلیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہے موافق زبان انکی کے پس کیا سب نے اسیطرح سے یہان تک کہ جسوقت نقل کر چکے صحیفے مصحفون مین بھیج دیے حضرت عثمانؓ نے صحیفے طرف حفصہؓ کے اور بھیجے طرف ہر جانب کے ایک مصحف انمین سے کہ نقل کیے تھے اور حکم کیا ساتھ قرآن کے کہ تھا سواے ان مصحفون کے بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے جلا دینے کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بیٹے زید ابن ثابت کے نے یہ کہ سنا زید بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی مین نے ایک آیت سورۃ احزاب مین سے جسوقت کہ نقل کیے ہمنے یعنی مین نے اور قریشیون نے مصحف تحقیق سنا کرتا تھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے اسکو پس تلاش کی ہمنے وہ آیت پس پائی ہمنے وہ آیت یعنی لکھی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاہَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ پس ملا دی ہمنے وہ آیت بیچ سورۃ اسکی کے یعنی احزاب کے مصحف مین نقل کی یہ بخاری نے ف کرمانی نے شرح بخاری کے مین لکھا ہے کہ معنی یغازی کے یغزی ہین ای کان عثمانؓ یجہز اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ہاتین الغزوتین الناحیتین و فتحہما پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہے اور یہ بھی کرمانی مین لکھا ہے کہ ارمینیہ قصبہ ہے نواح روم سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکھا ہے اور قاموس سے ملا علی نے لکھا ہے کہ ارمینیہ شہر ہے آذربیجان مین پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص ہے مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے یعنی جیسے توریت اور انجیل مین یہود و نصاریٰ نے تغیر و تبدل اور کمی اور زیادتی کی ہے مبادا قرآن مین بھی مسلمان کرین پہلے برپا ہونے اس فتنہ کے کچھ تدبیر کیجیے جب حذیفہؓ نے یہ کہا تو حضرت عثمانؓ نے لوگون کو جمع کیا اور وہ اس دن بچاس ہزار تھے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال مین کہ تحقیق پہونچا مجکو یہ کہ کہتا ہے بعض انکا کہ قراۃ میری بہتر ہے قراۃ تیری سے اور یہ قریب ہے اسکے کہ ہو کفر کہا لوگون نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمانؓ نے مناسب جانتا ہون یہ کہ جمع کرون لوگون کو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگون نے خوب ہے وہ چیز کہ مناسب جانی تمنے پس قصد کیا لوگون کے جمع کرنے کا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ مین ہے اور نازل ہوا ہے موافق زبان انکی کے پہلے معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پھر حضرت کے التماس سے فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑھے اب حضرت عثمانؓ نے ساتھ اتفاق صحابہؓ کے بخوف اختلاف لوگون کے موقوف کرنے ان لغات کا حکم کیا اور سبھون کو لغت قریش مین پڑھنے کو فرمایا پس یہ ہین معنی انکے قول کے کہ لکھو اسکو

لغت قریش میں کہا سخاوی نے کہ پس اختلاف کیا لوگوں نے لفظ تابوت میں پس کہا زید نے التابوۃ اور کہا اوروں نے التابوت پس رجوع کی لوگوں نے طرف عثمان رضؓ کے پس کہا اُنھوں نے لکھو اسکو ساتھ ت کے اسلیے کہ قریش کی زبان میں یوں ہی ہے اور پوچھا لوگوں نے حضرت عثمانؓ سے لفظ لم یتسن پس کہا عثمان رضؓ نے کہ لکھو اُسمین ہ اور بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے ظاہر مراد ہر صحیفے سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ کے پاس تھے اور مراد صحیفے سے وہ کہ اور بعضے لوگون نے جمع کیے تھے اور ہو سکتا ہے کہ شک راوی ہوا اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حفصہؓ کے پاس جو صحیفے تھے بعد وفائے وعدہ پھیر دیے گئے وہ بھی حضرت عثمان رضؓ نے جلا ڈالے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت عثمانؓ لکھوانے مصحف کی سے تو وہ صحیفے حضرت حفصہؓ کو پھیر دیے اور سوائے اُنکے اور اپنے مصحف کے اور مصحف جلا ڈالے پس وہ صحیفے حضرت حفصہؓ کے پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینے کا تو منگوایا اُنکو جلانے کے لیے اُنھون نے نہ دیے جب حفصہؓ کا انتقال ہوا تو مروان نے اُنکے بھائی عبداللہ بن عمر سے منگا کر جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے تو لوگ پھر خلاف کرینگے اور اختلاف ہے بیچ گنتی اُن مصحفون کے کہ حضرت عثمان رضؓ نے ہر طرف بھیجے کہتے تھے مشہور یہ ہے کہ پانچ تھے اور ابو داؤد نے کہا کہ سنا مین نے ابو حاتم سجستانی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکہ کو بھیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفے کو اور ایک مدینہ مین رکھا اور اختلاف کیا ہے عالمون نے بیچ پرانے ورق مصحف کے کہ جب باقی رہے اُسمین نفع تو آیا اولی تو دھو ڈالنا ہے یا جلا دینا بعضون نے کہا جلا دینا بہتر ہے اسلیے کہ دفع کی جاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دھونے کے کہ روندا جاتا ہے دھوون اُسکا اور بعضون نے کہا کہ دھونا اولی ہے اور ڈالا جاوے دھوون اُسکا پاک جگہ مین یا کہ اوپر ہرین جاوے پانی اُسکا اسلیے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتون کی اور حضرت عثمانؓ نے جلا دیا بہ مصلحت کے کہ اختلاف نہ باقی رہے اور طعن حضرت عثمان رضؓ پر جب وارد ہو کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا بے ادبی ہے جبکہ شرع مین یہ آیا نہو اور اُنھون نے بنا بر مصلحت کے یہ فعل کیا ہو تو کیون اُنپر طعن کرین بسبب عداوت اپنی کے تنبیہ لکھا ہے علمانے کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین نہ تھا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت ابوبکر رضؓ کے ہوا منقول ہے حضرت علی سے کہ کہا بزرگ ترین لوگون کے بیچ مقدار مصحف کے از روی ثواب کے ابوبکرؓ ہین رحمت کرے اللہ ابوبکرؓ پر اور وہ اول جمع کرنے والے ہین کتاب خدا عز وجل کو اور تیسری بار حضرت عثمان کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو پھر لکھا مصحفون مین ساتھ لغت قریش کے اور جوانب و اطراف مین بھیجے یہ بات سنہ چبیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکرؓ اور جمع عثمانؓ کے یہ ہے کہ ابو بکرؓ نے جمع کیا اس ڈر سے کہ مبادا قرآن مین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمانؓ نے جمع اسلیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمانؓ حقیقت مین جمع کرنے والے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنے والے ہین لوگون کو لغت قریش پر ۱۲ بیج ؛ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ لِمَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ

رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مین نے واسطے عثمان کے کیا سبب ہوا تمکو اسپر کہ قصد کیا تمنے
طرف سورۃ انفال کے اور وہ ہی مثانی مین سے اور طرف سورۃ براۃ کے اور وہ ہی مئین مین سے پس نزدیک کیا تمنے اُن دونون سورتون کو
آپسمین اور نہ لکھی تمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے درمیان دونون سورتون کے اور رکھا تمنے سورۃ انفال کو بیچ سات سورتون لنبیون کے کیا باعث ہوا
تمکو اسپر فرمایا حضرت عثمان نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا زمانہ اس حالت مین کہ اُترتی تھین اُنپر سورتین آیتون والی اور تھے
حضرت جسوقت کہ اُترتا اُنپر کچھ یعنی قرآن مین سے بلاتے تھے بعضے اُنکے کو کہ لکھتا تھا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھ دو یہ آیتین
بیچ سورۃ کے کہ ذکر کیا جاتا ہی اُسمین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہما کے پس جسوقت کہ نازل ہوتی اُنپر کوئی آیت فرماتے رکھ دو اس
آیت کو بیچ اُس سورۃ کے کہ مذکور ہی اُسمین ایسا اور ایسا اور تھی سورۃ انفال اول اُن سورتون کے کہ نازل ہوئی ہین مدینہ مین اور تھی
سورۃ برات آخر قرآن اُترنے مین اور تھا قصہ سورۃ انفال کا مشابہ قصہ سورۃ برات کے یعنے دونون مین ذکر ہی کافرون سے لڑنے کا
اور عہد توڑ دینے کا پس وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہ کہ تحقیق برات سورۃ انفال سے ہی پس
یہ سبب نہ بیان کرنے حضرت کے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا ہمنے دونون سورتون کو اور نہ لکھی ہمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور رکھ دی ہمنے وہ اکٹھی دونون سورتین یعنی بیچ سات سورتون کے یعنے ولیکن فاصلہ درمیان مین چھوڑا واسطے شبہ ہونے کے
بیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** قصد کیا تمنے طرف انفال کے الخ
کلام اللہ کی سورتون کو اسطرح سے تقسیم کر رکھا ہی کہ سورۃ بقرہ سے سورۃ یونس تک کو طوال کہتے ہین عربی مین طوال لنبے کو کہتے ہین
اور یہ سورتین لنبی لنبی ہین اور سورۃ یونس سے سورۃ شعرا تک کو مئین کہتے ہین اور مئین جمع مائۃ کی ہی مائۃ عربی مین سو کو کہتے ہین اور
یہ سورتین زیادہ سو سو آیتون سے ہین یا قریب سو کے اسلیے انکو مئین کہتے ہین اور سورۃ شعرا سے سورۃ حجرات کو مثانی کہتے ہین وہ سو
آیتون سے کم کی ہین اور قصی انہین مکرر ہین اسلیے مثانی نام ہوا انکا اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہین اسلیے کہ ان
سورتون کے درمیان مین فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک نزدیک ہی پھر مفصل کو تین قسم کر رکھا ہی ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار
سورۃ حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہین اور والسماء ذات البروج سے سورۃ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہین اور لم یکن سے
آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہین پس ابن عباس نے حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی مین سے ہی اسلیے کہ سو آیتون سے کم کی ہی اور براۃ
مئین مین سے ہی اسلیے کہ سو آیتون سے زیادہ کی ہی پس انکو آپسمین نزدیک کر کر طوال مین کیون رکھا چاہیے تھا کہ انفال کو
مثانی مین لکھتے اور براۃ کو مئین مین اور خیر یہ بھی کیا پھر بسم اللہ درمیان مین انکے نہ لکھی حضرت عثمان نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اُسکا یہ ہی
کہ بیچ امر ان دونون سورتون کے اشتباہ ہی ایک وجہ سے تو یہ دونون سورتین ایک سورۃ ہین اس سبب سے رکھنا انکا بیچ طوال مین
اور نہ لکھنا بسم اللہ کا درمیان مین اُنکے درست ہوا اور ایک وجہ سے دو سورتین ہین اسلیے فاصلہ درمیان مین چھوڑا ع ج **کتاب**

الدعوات کتاب ہی بیچ بیان دعاؤن کے **ف** دعا کے معنی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سے کچھ بطریق عاجزی کے اور کہا نووی نے
کہ تمام شہرون کے اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہے ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہی اور دلیل انکی ہی ظاہر قرآن و حدیث اور فعل انبیا صلوۃ
اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کیا کرتے رہے ہین اور بعضے زہاد و اہل معارف نے کہا کہ ترک دعا کا افضل ہی واسطے راضی ہونے کے اپنی قسمت کے
اور راضی ہونے کے رضای مولی پر ع قول بعضے زہاد کا محمل ہی ایک حالت پر کہ بعضون کو ایک حالت ہوتی ہی کہ اُسمین غالب ہوتی ہی

رضا بالقضا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا وقت ڈالنے کے آگ میں کہ جبرئیل نے دعا کے لیے کہا انھون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حال میرا جانتا ہے مجھے حاجت سوال کی نہیں ۔ مولانا

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ اَقْصَرُ مِنْهُ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر نبی کے ایک دعا ہے کہ قبول کی جاتی ہے پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق میں نے چھپا رکھی ہے اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کے تاخیر دیگئی ہے تا دن قیامت تک پس وہ پہونچنے والی ہے اگر چاہا اللہ نے اُس شخص کو کہ مرا امت میری سے کہ نہ شریک کیا ساتھ اللہ کے کسی کو نقل کی یہ مسلم نے اور بخاری کی روایت مختصر ہے اس سے **ف** واسطے ہر نبی کے الخ یعنی حکم فرماتا تھا اللہ تعالیٰ ہر نبی کو کہ اپنے مخالفین پر بددعا کرتا ہی کے لیے اور دعا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بددعا کی اپنی امت کی ہلاکت کے لیے حتیٰ کہ غرق کی گئی امت طوفان میں اور حضرت صالح نے بددعا کی اپنی امت پر یہانتک کہ ہلاک ہوئی ساتھ آواز جبرئیل کے اور مین نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے یعنی صبر کیا ہے انکی ایذا پر اور بددعا انکی اسلیے کہ میں رحمۃ للعالمین ہون اور اس دعا کو موقوف رکھا ہے قیامت پر کہ اُسکے بدلے شفاعت کرونگا ہر شخص کے لیے کہ باایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضے تو حضرت کی شفاعت سے دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونے کے اور بعضے جلدی نکلینگے دوزخ سے اور بعضے جلدی سے داخل ہونگے جنت میں اور بعضون کے درجے بلند ہونگے جنت میں اللہم ارزقنا شفاعۃ نبینا علیہ الف الف صلوٰۃ ۱۲ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَکٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی تحقیق مانگی میں نے تجھسے ایک حاجت بہرہ مند کر مجکو ساتھ اسکے اور نہ ناامید کر مجکو اسمین یعنے امیدوار ہون کہ ضرور قبول ہی کرے پس سوائے اسکے نہیں کہ میں آدمی ہون پس جس مومن کو ایذا دی ہو میں نے کہ برا کہا ہو میں نے اسکو لعنت کی ہو میں نے اسکو مارا ہو میں نے اسکو پس کر ان سب چیزون کو بیچ حق اسکے سبب رحمت کا اور پاکی کا گناہون سے اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کرے تو اسکو ہو سبب ان چیزون کے طرف اپنے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہے عذر کی کہ میں آدمی ہون کبھی کبھی کسی پر خفا بھی ہوتا ہون ساتھ حکم بشریت کے اور لفظ فای المؤمنین بیان و تفصیل ہے اُس چیز کی کہ التماس کی حضرت نے ساتھ قول اپنے کے اتخذت عندک عہدا پس حاصل یہ کہ جسکو میں ایذا وغیرہ دون اسکو سبب رحمت وغیرہا کا کر ۔ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلے تھے حجرہ اپنے سے نماز کے لیے کہ آئیں حضرتؐ کے پاس حضرت عائشہؓ اور مانگی انہون نے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے میں اور پکڑ لیا دامن حضرتؐ کا پس فرمایا حضرتؐ نے انکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹے اللہ ہاتھ تیرے پھر چھوڑ دیا حضرت عائشہؓ نے حضرتؐ کو اور بیٹھیں اپنے حجرے میں غصے ہو کر اور سنگدل پس جب پھر آئے حضرتؐ انکے پاس اور دیکھا انکو اسطرح فرمایا انکے خوش کرنے کے لیے اللہم انی اتخذت عندک عہدا الخ پس سنت ہے اسکے لیے کہ بددعا کرے کسی پر یہ کہ دعا کرے اسکے لیے بدلے اسکے ۱۲ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ لَا مُکْرِهَ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دعا مانگے ایک تمہارا یہ نہ کہے یا الٰہی بخش واسطے میرے اگر چاہے تو رحم کر مجھپر اگر چاہے تو روزی دے مجکو اگر چاہے تو
اور چاہیے کہ عزم بالجزم کرے اپنے مانگنے مین کلمہ شک کا نہ کہے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کرتا ہی جو چاہتا ہی نہین زبردستی کرنیوالا اسپر کوئی نقل کی
یہ بخاری نے **ف** یعنی دعا عاجزانہ مانگو کہ یا اللہ یہ مطلب ہمارا پورا کر وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی یہ نہ کہو کہ اگر چاہے تو دے اسلیے کہ یہ شک کرتا ہی قبول مین
اور وہ اپنے وعدہ مین خلاف نہین کرتا وعدہ کیا ہی کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور نہین کوئی زبردستی کرنے والا اللہ پر اور پر کرنے کسی کام کے
بلکہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پس بے فائدہ ہی یہ کہنا کہ اگر چاہے دے ع ج ❊ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا**
اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا مانگے ایک تمہارا یہ نہ کہے یا الٰہی بخش مجکو اگر چاہے تو ولیکن طلب کرے
یقین کر کر بغیر شک کے اور بڑی کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین مشکل ہوتی اسکو کوئی چیز کہ دیتا ہی وہ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہی یعنی دعا بندے کی بعد شرطون قبولیت کے جب تک کہ نہین
دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی جب تک کہ نہین جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرمایا کہے کہ تحقیق دعا مانگی مین نے اور تحقیق دعا مانگی
مین نے یعنی اکثر بار مانگی پس نہ دیکھا مین نے کہ قبول کی گئی واسطے میرے پھر تھکتا ہی وے نزدیک اسکے اور چھوڑ دے دعا مانگنی نقل کی یہ مسلم نے **ف** جب تک کہ دعا
نہین مانگتا گناہ کی جیسے کہ کہے یا اللہ قدرت دے مجھکو فلانے شخص کے قتل پر اور حال یہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہے یا اللہ نصیب کر مجکو شراب یا کہے یا اللہ
بخش فلانے کو اور وہ مرا ہو کافر یقینا اور مانند انکے ہی مانگنا محال چیزون کا جیسے کہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کا دنیا مین بیچ حالت بیداری کے اور توڑنے ناتے کی
جیسے کہ کہے یا اللہ جدائی ڈال مجھ مین اور میرے باپ مین حاصل یہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جب تک گناہ کی اور توڑنے ناتے کی نہین کرتا اور جلدی
نہین کرتا اور جب دعا گناہ ذخیرہ کی کرتا ہی نہین قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اسکے لائق نہین ہی بندے کو کہ تھکے دعا سے اسلیے کہ یہ عبادت ہی
اور تاخیر قبولیت مین یا تو اسلیے ہوتی ہی کہ نہین آتا وقت اسکا اسلیے کہ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہی ازل مین یا اسلیے کہ مقدر نہین ہوتا ازل مین
قبول ہونا دعا اسکی کا دنیا مین پس دیا جاتا ہی آخرت مین ثواب عوض اسکے یا تاخیر کیجاتی ہی دعا اسکی تا کہ مبالغہ کرے دعا مین اسلیے کہ
اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والون کو دعا مین ع ❊ **وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ
اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے
بھائی مومن اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہی نزدیک سر دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہی جب دعا مانگتا ہی واسطے بھائی اپنے کے
بھلائی کی کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اسکے قبول کر دعا اسکی اور واسطے تیرے مانند اسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پیٹھ پیچھے اور اسطرح اگر سامنے
بھائی مسلمان کے دعا کرے اپنے دل مین یا چپکے تو بھی اسی مین داخل ہی بسبب خلوص کے اور کہتا ہی فرشتہ الخ یعنے فرشتہ عرض کرتا ہی جناب الٰہی مین
دعا اسکی قبول کر بیچ حق بھائی اسکے کے اور دعا کرنے والے کو خطاب کر کر کہتا ہی کہ تجکو بھی ہو مانند اسکے ع ❊ **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ

سَاعَۃً يُّسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بد دعا کرو اپنی جانون پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنے مالون پر یعنے غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اُس ساعت کو کہ مانگی جاوے اُسمین بخشش پس قبول کرے واسطے تمھارے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے بعضے اوقات ہوتے ہین دعا قبول ہونے کے ایسا نہو کہ وہی وقت دعا قبول ہونے کا ہو اور تم بد دعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد و مال پر پھر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو پس بعضے نادان کہ وقت غصے اور مصیبت کے اپنے لیے بد دعا کرتے ہین خوب نہین ہے ع **وَذُكِرَ حَدِيْثُ** ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباسؓ کی ڈر دعا مظلوم کی سے کتاب الزکوۃ مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نعمانؓ بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہی عبادت پھر پڑھی یہ آیت اور کہا پروردگار تمھارے نے دعا مانگو مجھسے قبول کرونگا مین واسطے تمھارے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** از راہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اسلیے کہ دعا ایسی عبادت ہی کہ بندہ متوجہ ہوتا ہی اسمین حق تعالی کی طرف اور منھ پھیرتا ہی سولے حق سے اور امید و ڈر نہین رکھتا مگر اُسی سے اور دعا مین ہی اخلاص اور حمد و شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پھر آیت کو سند اس حدیث کی اسلیے لائے کہ اُس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہی یعنی حکم ہی اُسکے کرنے کا اور ہوتا ہی اُسپر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادت ہی اور آخر آیت مین بھی دلیل ہی اسپر کہ دعا عبادت ہی کہ فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ یعنی جو تکبر کرتے ہین عبادت یعنی دعا میری سے قریب ہی کہ داخل ہون گے دوزخ مین خوار و ذلیل ہو ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا گودہ ہی عبادت کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اُسکا دعا ہی اسلیے کہ حقیقت عبادت کی اور خلاصہ اُسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہی اور یہ دعا مین حاصل ہی ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کے دعا سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** نہین کوئی چیز الخ یعنی اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی ہی یہ قول اللہ تعالی کے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سلمان فارسیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مراد تقدیر سے اُترنا ایک چیز مکروہ کا ہی کہ جس سے ڈرتا ہی آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی دفع کرتا ہی اُسکو اللہ تعالے اُس سے اور تقدیر دو قسم پر ہی ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین کچھ تغیر و تبدل نہین اور قضاے معلق مین بعضے سبب سے تغیر و تبدل ہوتی ہی پس یہان تقدیر معلق مراد ہی اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یہان بھی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کے ہی لکھا جاتا ہی کہ اگر نیکی کریگا

اتنی عمر ہوگی اور اگر نیکی کریگا اتنی ہوگی صورت اسکی یہ ہے کہ لکھا جاتا ہے لوح محفوظ میں کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر اسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونوں کریگا پس عمر اسکی ساٹھ برس کی ہوگی پھر جب دونوں کیے ساٹھ برس کو پہنچا پس بڑھی عمر اسکی اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوئی اور نہ پس کم ہوئی انتہا ہے عمر اسکی سے کہ ساٹھ برس تھے اور بعضوں نے معنی اسکے یہ کہے ہیں کہ جب نیکی کی تو نہ ضائع ہوئی عمر اسکی پس گویا کہ زیادہ ہوتی ہے ع ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء رواه الترمذي ورواه أحمد عن معاذ بن جبل وقال الترمذي هذا حديث غريب ۔ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا نفع کرتی ہے اس چیز سے کہ اتری اور اس چیز سے کہ نہیں اتری پس لازم کرو اپنے پر اے بندو اللہ کے دعا کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** اس چیز سے کہ اتری یعنی بلا کہ اتری ہے اسکو دعا دفع کر دیتی ہے اگر ہوتی ہے معلق اور اگر مبرم ہوتی ہے صبر عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس سہل ہوتا ہے اسپر تحمل اس بلا کا اور راضی ہوتا ہے اس سے یہ نہیں چاہتا کہ یہ نہو بلکہ لذت پاتا ہے ساتھ اس بلا کے جیسے کہ لذت پاتے ہیں اہل دنیا ساتھ نعمتوں کے اور دعا نفع دیتی ہے اس بلا کو کہ نہیں اتری یعنی اسکو اترنے نہیں دیتی روکتی ہے ع ۔ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من أحد يدعو بدعاء إلا آتاه الله ما سأل أو كف عنه من السوء مثله ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم رواه الترمذي اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ مانگے دعا مگر دیتا ہے اسکو اللہ جو مانگتا ہے یعنی اگر مقدر ہوتا ہے ازل میں دینا اسکا یا بند رکھتا ہے اس سے برائی مانند اسکے یعنی دفع کرتا ہے بلا بقدر مانگنے خیر کے عوض نہ دینے کے اگر نہیں مقدر ہوتا دینا اسکا جب تک کہ نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله من فضله فإن الله يحب أن يسأل وأفضل العبادة انتظار الفرج رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب ۔ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اسکے سے اسواسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہے کہ مانگا جاوے یعنی فضل اسکا اور بہتر عبادت کے انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امیدوار رہے جانے بلا اور غم کا ساتھ ترک کرنے شکایت کے طرف غیر اللہ تعالیٰ کے یا اشارہ ہے صبر کی طرف اور بیشک جزا صبر کی بے حد ہے بہت ہے ع ۔ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يسأل الله يغضب عليه رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ مانگے اللہ سے غضب کرتا ہے اللہ اسپر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلیے کہ ترک سوال کا تکبر اور استغنا ہے ع ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له أبواب الرحمة وما سئل الله شيئا يعني أحب إليه من أن يسأل العافية رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولا گیا واسطے اسکے تم میں سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بہت دعا کی مع شرائط و آداب کے کھولے گئے واسطے اسکے دروازے رحمت کے یعنی جو کچھ مانگی مراد پہنچتی ہے اور کبھی دفع ہوتی ہے اس سے برائی مانند اسکے اور نہیں سوال کیا جاتی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز بہت محبوب طرف اسکی اس سے کہ سوال کیا جاوے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی اللہ تعالیٰ عافیت کے مانگنے کو بہت دوست رکھتا ہے پس ہر ایک خیر کے مانگنے کو دوست نہیں رکھتا اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی تمام آفات اور بیماریوں سے اور بلاؤں اور مکروہات ظاہری و باطنی سے دنیا و آخرت میں پس یہ شامل ہے سب بھلائیوں کو نسأل اللہ العافیۃ ع ۔ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره أن يستجيب الله له عند الشدائد فليكثر الدعاء في الرخاء رواه الترمذي

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۵ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ قبول کرے اللہ دعا اسکی نزدیک سختیون کے پس چاہیے کہ بہت دعا کرے حالت فراخی مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا دل غافل کھیلنے والے کی سے یعنی غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے یعنی ہو وقت دعا کے ایسی حالت پر کہ مستحق ہو سبب اسکی قبولیت کے یعنی اچھے کام کرتے ہو اور بُری باتون سے بچتے ہو اور رعایت کرتے ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کے یہان تک ہو قبولیت اوپر دلون تمہارے کے غالب تر قبول ہونے سے یا مراد یہ ہی کہ تم معتقد ہو اسکے کہ اللہ نہین نا امید کریگا تمکو سبب فضل وسیع اپنے کے ۲۶ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے مالکؓ بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اُس سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور نہ مانگو اُس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور ایک روایت مین ابن عباس سے ہے کہ کہا مانگو اللہ سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور نہ مانگو اُس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھون اپنے کے پس جسوقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سے پس پھیرو ہاتھون کو اپنے منھ پر یعنی تا برکت جو ہاتھون پر اُترتی ہی منھ پر پہونچے نقل کی یہ ابوداود نے ف اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے الخ یعنی دعا کرنے مین ہاتھ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھون کا سامنے منھ کے رہے جیسے کہ معمول ہے دعا مانگنے مین الٹے ہاتھ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا اس سے مستثنے ہی اُسمین الٹے ہاتھ سے دعا مانگنی آئی ہے چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقا مین ہو چکا ہے ۲۷ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے سلمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پروردگار تمہارا بہت حیا مند ہے اپنے معاملہ کرنے مین حیا مند ہے بندون کا اور دینے والا بغیر سوال کے حیا کرتا ہی بندے اپنے سے یہ کہ پھیرے اُنکو خالی جسوقت کہ اُٹھاتا ہی بندہ اپنے دونون ہاتھ طرف اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ۲۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے دعا مین نہ رکھتے اُنکو جب تک نہ پھیرتے اُنکو اپنے منھ پر نقل کی یہ ترمذی نے ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ہاتھون کا اُٹھانا اور منھ پر پھیرنا سنت ہی دعا مین ۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھا جانتے تھے اُن دعاؤن کو کہ جامع ہون اور چھوڑتے تھے اُن دعاؤن کو کہ جامع نہین نقل کی یہ ابوداود نے ف دعا جامع وہ ہی کہ لفظ اُسکے تھوڑے ہون اور معنی بہت شامل ہوا مور دنیا اور آخرت کو جیسے یہ دعا ہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور مانند انکے بہت دعائین جامع آئی ہین

حدیث شریف میں اور چھوڑتے الخ یعنی جو دعا کہ جامع نہو خاص مطلب اسمیں مذکور ہو وہ حضرت نے ترک کی تھی مانند ارزقنی زوجۃ حسنۃ یعنی دے
مجکو بیبی اچھی وغیرہ ذالک کی اور یہ باعتبار اکثر کے ہے کہ حضرت اکثر دعائیں جامع ہی مانگتے تھے خاص مطالب کی نہ مانگتے تھے والا کبھی کبھی خاص مطالب بھی
مانگنا ثابت ہوا ہے ۱۲ مولانا ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَۃً دَعْوَۃُ غَائِبٍ
لِغَائِبٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونی
دعا غائب کی واسطے غائب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف اسلیے کہ غائب کی دعا غائب کے لیے خلوص سے ہوتی ہے خیال سنانے دکھانے کا
نہیں ہوتا ۱۲ ۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَۃِ فَاَذِنَ لِیْ وَقَالَ اَشْرِکْنَا یَا اُخَیَّ فِیْ دُعَائِکَ
وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ کَلِمَۃً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِہَا الدُّنْیَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَانْتَہَتْ رِوَایَتُہٗ عِنْدَ قَوْلِہٖ
وَلَا تَنْسَنَا اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا پروانگی مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ ادا کرنے عمرے کے پس اذن دیا مجکو اور
فرمایا شریک کرنا ہمکو اے چھوٹے بھائی میرے بیچ دعا اپنی کے اور نہ بھولنا مجکو یعنی وقت دعا کے پس فرمایا حضرت نے ایک کلمہ کہ نہیں خوش کرتا مجکو
یہ کہ واسطے میرے ہو بدلے اسکے تمام دنیا نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور تمام ہوئی روایت ترمذی کے نزدیک لفظ ولا تنسنا کے ف مراد کلمہ سے
یا تو یہی بات ہے کہ جو حضرت نے انکو فرمائی یا اور کوئی بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نے جو التماس دعا کی اسمیں ظاہر کرنا عاجزی و مسکینی کا ہے مقام
بندگی میں اور رغبت دلائی امت کو کہ اچھے لوگوں اور عابدوں سے طلب دعا کی کریں اور تنبیہ ہوا امت کو کہ خاص اپنے ہی لیے دعا نکریں بلکہ شریک کریں
قرابتیوں اور دوستوں کو بھی دعا میں خصوصا بیچ مقاموں قبولیت کے اور اس سے بزرگی حضرت عمر کی بھی معلوم ہوئی ۱۲ ح ۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُہُمُ الصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَۃُ
الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُہَا اللّٰہُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَہَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں رد ہوتی دعا انکی ایک روزہ دار جس وقت کہ افطار کرتا ہے
یعنی اسلیے کہ بعد ادای عبادت کے ہوتی ہے اور حال عاجزی و مسکینی کا ہے اور دوسرا امام دادرس کہ عدل کرے یعنی اسلیے کہ اور حدیث میں آیا ہے
عدل ایک ساعت کا بہتر ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اور تیسرے دعا مظلوم کی اٹھاتا ہے اسکو اللہ تعالی اوپر ابر کے اور کھولے جاتے ہیں
واسطے دعا اسکی کے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے پروردگار قسم عزت اپنے کی البتہ مدد کرونگا میں تیری اگرچہ ہو بعد مدت کے یعنی ضائع نہیں
کرنے کا حق تیرا اور نہیں رد کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف اوپر ابر کے اٹھانا اور کھلنا دروازوں کا
کنایہ ہے اوپر چڑھنے سے اور جلدی قبول ہونے سے ۱۲ ع ۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ
مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْہِنَّ دَعْوَۃُ الْوَالِدِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں قبول کیجاتی ہیں نہیں شک ہے انمیں یعنی انکے قبول ہونے میں دعا باپ کی اور دعا مسافر کی
اور دعا مظلوم کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو خواہ دعا دے یا بد دعا کرے جلد قبول ہوتی ہے
اور ماں کی دعا بطریق اولی قبول ہوتی ہے بسبب نہایت شفقت اسکی کے اگرچہ یہاں نہیں ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہے کہ دعا اسکی قبول
ہوتی ہے اسکے حق میں کہ جو احسان کرے اور بد دعا قبول ہوتی ہے اسکے لیے کہ ایذا دے اور بدسلوکی کرے اس سے یا یہ کہ مطلق اسکی دعا قبول
ہوتی ہے خواہ اپنے لیے کرے یا اور کے لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دے اسکو اور وہ دعا دے اسکو یا جسنے ظلم کیا اس پر اور

اسنے بد دعا کی اُسکو قبول ہوتی ہے یعنی ہیچ ہے۔ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْاَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّہَا حَتّٰی یَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ مُرْسَلًا حَتّٰی یَسْاَلَہُ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْاَلَہٗ شِسْعَہٗ اِذَا انْقَطَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ مانگے ایک تمہارا پروردگار اپنے سے ساری حاجتیں اپنی یہانتک کہ مانگے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی ترمذی نے ایک روایت مین ثابت بنانی سے بطریق ارسال کے یہانتک کہ مانگے اُس سے نمک اور یہانتک کہ مانگے اُس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** زیادہ کی مصنف کو چاہیے تھا کہ یون کہتا رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت مین حتی یسالہ شسعہ الخ مکرر آیا تاکید کے لیے تاکہ دلالت کرے اسپر کہ وہان رکاوا اور محرومی نہین ہے سائل کو اللہ نہایت مہربان ہے بندون پر دیتا ہے جو مانگتے ہین پس التجا کرے بندہ مگر اُس سے اور نہ اعتماد کرے مگر اُسپر کہا ابو علی دقاق نے کہ نشانیون معرفت کی سے یہ ہے کہ نہ مانگے حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مشتاق رویت الٰہی کے ہوئے کہا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ اور جب محتاج روٹی کے ہوئے کہا رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ہیچ ہے۔

(اور رب میرے دکھا مجھکو کہ دیکھوں میں طرف تیرے — اے رب میرے جو اتاری تو نے طرف میری خیر سے فقیر مال و رزق سے محتاج ہوں)

وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین یہانتک کہ دکھلائی جاتی سفیدی حضرت کے بغلون کی **وَعَنْ** سَہْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ یَجْعَلُ اَصَابِعَہٗ حِذَاءَ مَنْکِبَیْہِ وَیَدْعُوْا اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے حضرت گردانتے دونون انگلیان اپنی یعنی ہر دونون ہاتھون کی انگلیون کے برابر مونڈھون کے اور دعا مانگتے **ف** یہ اوسط درجہ ہے ہاتھ اٹھانے کا اور اکثر اسیطرح اُٹھاتے تھے اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتھ اُٹھانے آئے وہ محمول ہین بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین ہیچ مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کے تو اتنے اُٹھاتے کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی ہے۔ **وَعَنِ** السَّائِبِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْہَہٗ بِیَدَیْہِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھیرتے اپنے مُنھ پر دونون ہاتھ اپنے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین دعوات کبیر مین **ف** کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اُٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین نہ پھیرتے مُنھ پر پس نماز مین اور طواف مین اور وقت سونے کے اور بعد کھانے کے اور مانند انکی کے جو حضرت سے دعائین منقول ہین اور اُنمین ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے تو مُنھ پر بھی ہاتھ نہ پھیرتے تھے ہیچ **وَعَنْ** عِکْرَمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْئَلَۃُ اَنْ تَرْفَعَ یَدَیْکَ حَذْوَ مَنْکِبَیْکَ اَوْ نَحْوَہُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِیْرَ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَۃٍ وَالْاِبْتِہَالُ اَنْ تَمُدَّ یَدَیْکَ جَمِیْعًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ وَالْاِبْتِہَالُ ہٰکَذَا وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَجَعَلَ ظُہُوْرَہُمَا مِمَّا یَلِیْ وَجْہَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کرنے کا یہ ہے کہ اُٹھادے تو دونون ہاتھ اپنے برابر اپنے مونڈھون کے یا قریب اُنکے اور ادب استغفار کا یہ ہے کہ اشارہ کرے تو ساتھ ایک انگلی کے اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا مین یہ ہے کہ دراز کرے تو دونون ہاتھ اپنے اکٹھے یعنے اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت مین یہ ہے کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سے ہے اور اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اور کی پیٹھ ہاتھون اپنے کی قریب مُنھ اپنے کے یعنی جیسے کہ استسقا مین آیا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اشارہ کرے تو ساتھ ایک انگلی کے یعنی سبابہ کے کہ جسکو انگلی شہادت کی کہتے ہین مقصود اس سے ہے سب لینے

ملامت کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈھونڈنے شر انکے سے اور قید ایک کی اسلیے لگائی کہ مکروہ ہی اشارہ کرنا دو انگلیوں سے چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تھا دو انگلیوں سے فرمایا اُسکو ایک سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کر اور اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے یعنی اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے خوب طرح یہان تک ظاہر ہوئی سفیدی بغلون کی اور رہے ہاتھ مقابل سر کے ع ۱۴ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ** اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ کہتے تھے کہ تحقیق اٹھانا تمھارا اپنے ہاتھوں کو یعنی بہت اٹھانا بدعت ہی نہین زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اکثر اسپر یعنی سینہ تک اٹھاتے تھے نہ زیادہ اُس سے نقل کی یہ احمد نے **ف** انکار کیا ابن عمرؓ نے اُنپر اسلیے کہ اکثر اوقات بہت ہی اُٹھاتے تھے اور فرق نکرتے تھے حالات مین کہ ایک امر کے لیے سینہ تک اُٹھاتے اور مونڈھون تک اور امر کے لیے اور مونڈھون سے اونچے اور امر کے لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہو گئی ع حاصل یہ کہ حضرت کا ہاتھ اُٹھانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تھا کہ اکثر تو سینہ تک اُٹھاتے تھے اور بعضے امر کے لیے مونڈھون تک اور بعضے امر کے لیے مونڈھون سے اونچے اور یہ لوگ اکثر اوقات اونچے ہی اُٹھاتے تھے اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتے تھے اسلیے ابن عمرؓ نے اُنپر طعن کیا ۔ مولف **وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ** اور روایت ہی ابی بن کعبؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتے کسی کا پھر دعا مانگتے اُسکے لیے یعنے ارادہ کرتے دعا مانگنے کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب صحیح ہی **ف** اسمین تعلیم ہی امت کو کہ اگر کوئی کسی کے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اُسکے لیے مثلاً کہے اللہم اغفر لی و لفلان ع **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْٓءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ** اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ نہو اُسمین مانگنا گناہ کا اور نہ توڑنا ناتے کا مگر دیتا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ بسبب اُس دعا کے ایک تین چیزون مین سے یا یہ کہ جلد دے اُسکے لیے مطلب اُسکا اور یا یہ کہ ذخیرہ کر رکھے دعا کو اُسکے لیے اور دیوے آخرت مین اور یا یہ کہ پھیر دیوے اُس سے بُرائی مانند اُسکے عرض کیا صحابہؓ نے اب بہت دعا کرینگے ہم یعنی اسلیے کہ بڑے فائدے دعا کے سنے ہمنے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہی نقل کی یہ احمد نے **ف** فضل اللہ کا بہت ہی یعنی جو کچھ کہ دیتا ہی فضل اپنے سے اور وسعت کرم اپنے سے بہت ہی اُس چیز سے کہ دیتا ہی تمکو بیچ مقابلہ دعا تمھاری کے ع ۱۴ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَاَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ** اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ دعائین ہین کہ قبولیت کیجاتی ہی واسطے اُنکے دعا مظلوم کی یہان تک کہ بدلہ لیوے یعنے ظالم سے ساتھ زبان یا ہاتھ اپنے کے اور دعا حاجی کی یہان تک کہ پھر کر آوے یعنی طرف شہر اپنے کے اور اہل اپنے کے یا فارغ ہووے حج سے اور دعا جہاد کرنے والے کی یا کوشش کرنے والے کی بیچ طلب علم و عمل کے یہان تک کہ بیٹھے یعنی جہاد کرنے سے یا کوشش کرنے سے اور دعا مریض کی یہان تک کہ اچھا ہو یا مرے اور دعا بھائی کی واسطے بھائی مسلمان اپنے کے غائبانہ پھر فرمایا بہت جلدی قبول ہوتے مین اُن دعاؤن سے دعا بھائی کی پس پشت نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ اِلَيْهِ**

باب ہے بیچ بیان ذکر خدا کے اور نزدیکی حاصل کرنے کے طرف خدا کے **ف** یعنی نزدیکی حاصل کرنے ساتھ ذکر اللہ کے طرف خدا کے یا نزدیکی حاصل کرنے ساتھ نوافل کے طرف اسکے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی اور افضل یہ ہے کہ دل اور زبان دونوں سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہے پھر ذکر دل کا دو قسم پر ہے ایک تو فکر کرنی عظمت خدا میں اور جبروت و ملکوت میں اور نشانیوں قدرت اسکی میں کہ آسمان و زمین میں ہیں اسکو ذکر خفی کہتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ ستر درجہ افضل ہے ذکر خفی وہ جو نہیں سنتے اسکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال لکھنے والے جب ہوگا دن قیامت کا اور جمع کریگا اللہ تعالیٰ خلائق کو انکے حساب کے لیے اور لاوینگے حفظہ اس چیز کو کہ یاد رکھتے تھے اور لکھا تھا اسکو فرماویگا اللہ تعالیٰ انکو دیکھو کیا باقی رہا ہے واسطے انکے کچھ پس کہینگے وہ نہیں چھوڑا ہمنے کچھ اس چیز میں سے کہ جانا ہمنے اور یاد رکھا ہمنے مگر کہ جمع کیا ہمنے اسکو پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ اپنی بندے کو کہ تحقیق تیرے لیے میرے پاس ایک نیکی ہے کہ نہیں جانتا تو اسکو اور میں بدلا دونگا اسکا تجھکو اور وہ ذکر خفی ہے ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ اور دوسری قسم ذکر دل کی یہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالیٰ کے اسکو یاد کرتا ہے اور پہلی قسم افضل و اعلی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ذکر نہیں ہوتا مگر ساتھ زبان کے اور ادنے مرتبہ اسکا بموجب قول مختار کے یہ ہے کہ سناوے اپنے تئین بغیر اسکے معتبر نہیں اور دل سے جو ہوتا ہے فعل دل کا ہے قسم علم و تصور سے ذکر نہیں ذکر نام اسکا ہے کہ زبان سے ہو پس یہ بات خلاف ہے اسکے کہ لغت کی کتابوں میں لکھا ہے صحاح و قاموس میں لکھا ہے کہ ذکر ضد نسیان کی ہے اور یہ خود فعل دل کا ہے ہاں جو کچھ کہ زبان سے ہو اسکو بھی ذکر کہتے ہیں پس ذکر لفظ مشترک ہے درمیان فعل دل او فعل زبان کے اور کہا مشائخ طریقت رحمہم اللہ نے کہ ذکر دو نوع پر ہے قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگ تر اور بہت ہے ذکر زبانی سے پس شاید مقصود بعضے فقہا کو یہ ہو کہ جہاں ذکر زبان سے کرنا آیا ہے شرع میں مانند تسبیحات اور قراءۃ نماز کے اور ذکر بعد نماز کے اور سوائے انکے کے وہاں دل سے ذکر کرنا کفایت نہیں کرتا بلکہ زبان سے کرنا چاہیے نہ یہ کہ اسپر ثواب اخروی نہیں مترتب ہوتا ہے بیچ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی سعید خدریؓ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کریں اللہ کا مگر کہ گھیرتے ہیں انکو فرشتے یعنی جو کہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں راہوں میں اہل ذکر کو اور ڈھانک لیتی ہے انکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ہے ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کے لیے ہے اور اترتی ہے انپر سکینہ اور ذکر کرتا ہے انکو اللہ تعالیٰ ان شخصوں میں کہ نزدیک اسکے ہیں یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا علیہم السلام میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** سکینہ خاطر جمعی دل کی ہے کہ اسکے سبب سے خواہش لذتوں دنیا کی اور لذت ماسوائے اللہ کے دل سے نکل جاتی ہے اور حضور ساتھ اللہ کے بہم پہونچتا ہے اور اترنا سکینہ کا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب بیچ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّةَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ یُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے بیچ راہ مکہ کے پس گذرے ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تھا اسکو جمدان پس فرمایا چلو یہ ہے جمدان پیش دستی لے گئے مفردون عرض کیا صحابہؓ نے کون ہیں مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کریں بہت اور وہ عورتیں کہ یاد کریں اللہ تعالیٰ کو بہت نقل کی یہ مسلم نے **ف** ما المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق اعتبار کے تنہائی نفس کی ہے اللہ کے ذکر کے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پہونچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے الگ ہو کر اوروں سے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والوں کو حضرت نے فرمایا

کہ گھر قریب پہونچا جلد چلو کہ بیشک مفردون یعنی الگ ہونے والے آگے پہونچ گئے صحابہؓ نے صفت مفردون کی پوچھی فرمایا حاصل اُسکا یہ ہے کہ معنی ان
مفردون کے ظاہر ہین اس سے کیا سوال کرتے ہو بلکہ پوچھو نیکیون کے سبقت کرنے والون کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے لیے
یعنے انقطاع کیا لوگون سے اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتے ہین اور مراد بہت یاد کرنے سے یہ ہے کہ ہمیشگی کرے ذکر پر بغیر غفلت کے
اور جو غفلت ہو بھی جاوے تو جلدی سے دور کر کر مشغول ہووے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے ساتھ ذکر کرنے کے نمازون کے
بعد اور صبح شام سوتے بیٹھتے اور مانند انکے کے جسطرح منقول ہے حدیث شریف مین س ع ۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اُس شخص کے کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے کو اور اُس شخص کے کہ نہین یاد کرتا مانند زندے اور مُردے کے
ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے ذکر حیات قلب ذاکر کی ہے اور غفلت موت اُسکی اور جیسیکہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذکر
کرنے والا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنے والا کہ اسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند مُردے کے ہے کہ اُسکو زندگی سے کچھ بہرہ نہین ہوتا
بیت زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ☆ زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد ☆ علی فخر وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ
وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ ساتھ میرے رکھتا ہے اور مین ساتھ اُسکے ہون جب یاد کرتا ہے مجکو یعنے دل سے یا زبان سے
اگر یاد کرے مجکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اُسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اُسکو اور متولی ہوتا ہون آپ اُسکے
ثواب کا اور کسے سپرد نہین کرتا اُسکو اور اگر یاد کرے مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اُسکو اُس جماعت مین کہ بہتر ہے اُنسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف نزدیک گمان بندے اپنے کے یعنی معاملہ کرتا ہون بندے سے موافق گمان اور توقع اُسکی کے اگر امید عفو کی رکھتا ہے عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا
رکھتا ہے عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہے اسپر کہ امید اللہ تعالیٰ کے خوف پر غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ بخشنے کا مجکو ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ایک شخص کو دوزخ مین لیجانے کا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا ہوویگا تو عرض کریگا ای رب میرے میرا گمان تیرے ساتھ اچھا تھا فرمادیگا اللہ تعالیٰ
پھیر لاؤ اُسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہ ہے کہ عمل کرے اور پھر امید وار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کے امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہے یعنی
بیفائدہ اور مین ساتھ اُسکے ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ع ٤ فخر وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ
يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو شخص کہ لاوے ایک نیکی پس واسطے اُسکے ثواب ہوتا ہے
دس برابر اُسکے اور زیادہ بھی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے سات سو تک بلکہ زیادہ اُس سے اور جو شخص کہ لاوے بُرائی پس
سزا بُرائی کی برابر اُسکے یا بخش دیتا ہون اور جسنے نزدیکی ڈھونڈھی مجھسے یعنی اطاعت کے ایک بالشت یعنی بقدر قلیل نزدیک تا ہون مین اُس سے ایک
گز یعنی پہونچاتا ہون رحمت اپنی طرف اُسکے زیادہ اُس سے اور جسنے نزدیکی ڈھونڈھی مجھسے ایک گز نزدیک تا ہون مین اُس سے مقدار پھیلانے دونون ہاتھون کے اور جو

شخص کہ آتا ہے میرے پاس چال چلکر آتا ہون مین اُسکے پاس دوڑکر اور جو شخص ملے مجھے قدر زمین کے گناہ لیکن نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو ملاقات کرونگا

مین اُس سے مانند اُس مین کے بخشش سے یعنی اگر چاہون گا مین یہ اُسکے لیے نقل کی یہ مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ اگر بندہ تھوڑی سی رجوع کرتا ہے تو وہان سے

توجہ اور التفات اور رحمت اُس سے زیادہ ہوتی ہے ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی

قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ

عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ

یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ

یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دے میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہون مین اُسکو ساتھ لڑائی کے اور نہین نزدیکی حاصل کی طرف میرے بندے میرے نے

یعنی مومن نے ساتھ کسی چیز کے یعنی اعمال سے کہ بہت محبوب ہو طرف میرے اُس چیز سے کہ فرض کیا مین نے اُسپر اور ہمیشہ ہوتا ہے بندہ میرا یعنی جو کہ قائم ہے ساتھ فرائض کے

نزدیکی ڈھونڈھتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈھونڈھتا طرف میرے ساتھ نفلون کے یعنی طاعتون کے کہ زائد ہین فرائض پر یہان تک کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو

یعنی واسطے جمع کرنے فرائض و نوافل کے اور جسوقت دوست رکھتا ہون مین اُسکو پس ہوتا ہون مین شنوائی اُسکی کہ سنتا ہے ساتھ اُسکے اور ہوتا ہون مین بینائی

اُسکی کہ دیکھتا ہے ساتھ اُسکے اور ہاتھ اُسکا کہ پکڑتا ہے ساتھ اُسکے اور پاؤن اُسکا کہ چلتا ہے ساتھ اُسکے اور اگر مانگتا ہے مجھسے یہ بندہ البتہ دیتا ہون مین اُسکو

اور اگر پناہ پکڑتا ہے ساتھ میرے یعنی برائیون اور مکروہات سے البتہ پناہ دیتا ہون اُسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سے کہ کرنے والا ہون مین یا

اُسکو مانند تردد میرے کے قبض کرنے جان مومن کے سے ناخوش رکھتا ہے وہ موت کو اور حال یہ ہے کہ مین ناخوش رکھتا ہون ناخوشی اُسکی کو اور نہیں چارہ کہ نہین

اُسکو مرگ سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ساتھ لڑائی کے یعنی ساتھ لڑائی اپنی کے اُس سے بسبب ایذا ولی اپنی کے یا خبردار کرتا ہون ساتھ لڑائی اُسکی

کے مجھسے پس گویا کہ وہ لڑنے والا ہے مجھسے کہا اماموں نے کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نے اُسکے کرنے والے کو کہ وہ لڑنے والا ہے اس سے سواے اس

گناہ کے اور کھانے بیاج کے کہ اُسمین بھی فرمایا ہے فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس معلوم ہوا کہ ان دونون مین خطر عظیم ہے اسلیے کہ لڑائی اللہ کی بندے سے

دلالت کرتی ہے خاتمہ بد ہونے پر اسلیے کہ جس سے اللہ تعالیٰ لڑا نہین فلاح پاتا وہ کبھی اور فرض کیا مین نے یعنے جو کچھ واجب کیا ہے مین نے اُسپر یعنی فرمانبرداری

کرنی امر کی اور بچنا منا ہی سے اُنکو ادا کرکے جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہے سب سے زیادہ محبوب ہے اُسکے برابر اور چیز ادا کرکے نزدیکی نہین حاصل کر سکتا اور

ہوتا ہون مین شنوائی اُسکی الخ کہا خطابی نے یعنی آسان کرتا ہون مین اُسپر افعال کہ نسبت کیے گئے ہین طرف ان اعضا کے اور توفیق دیتا ہون

مین اُسکو اُن افعال کی یہان تک کہ گویا مین وہ اعضا ہی ہو جاتا ہون اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہے اللہ تعالیٰ حواس اُسکے اور اعضا

اُسکے وسیلہ رضا اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور پسند کرتا ہے اُسکو پس گویا کہ سنتا ہے ساتھ اُسکے الخ اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین

کہ گردانتا ہے اللہ سلطان حب اپنے کو غالب اُسپر یہان تک کہ نہین دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور نہین سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے

اللہ اور ہوتا ہے اللہ سبحانہ اُسمین مددگار ہو کارساز بچاتا ہے سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤن اُسکے کو اُس چیز سے کہ نہین پسند کرتا اُسکو اور

نہین تردد کرتا کسی چیز سے الخ یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین بسبب عنایت کے کہ بندے کے حال پر رکھتا ہون اُسکے مارنے مین بسبب اسکے کہ ناخوش

آتا ہے اُسکو مرنا لیکن مرنے سے چارہ نہین اور وہ بھی پہونچاتا ہے بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالیٰ اور جنت اُس سے حاصل ہوتی ہے

اور تردد کے معنی ہین تحیر کرنا درمیان دو امرون مین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا ان دونون مین سے اصلح ہے اور اطلاق اسکا محال ہے حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات پر پس

واقع مین دو ہاتھ پاؤن نہین ہوتا ہے لیکن بسبب اتحاد کے اور کارپردازی کے اسطرح کہا جاتا ہے مولانا

معنی یہ ہین کہ مین تاخیر و توقف نہین کرتا کسی امر مین مانند تاخیر و توقف شخص متردد کے ایک کام مین مگر بیچ قبض کرنے روح بندۂ مومن کے کہ توقف کرتا ہون مین اسمین تا آسان ہو موت اُسپر اور مائل ہو دل اُسکا طرف اُسکے اور مشتاق ساتھ اُسکے پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کے اور جگہ پکڑے اعلیٰ علیین مین بیچ ہیچ ❊ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کئی فرشتے ہین پھرتے ہین راہون مین یعنی مسلمانون کی راہون مین ڈھونڈھتے ہین ذکر کرنے والون کو یعنے تاکہ ملین اُن سے اور سُنین ذکر اُنکا پس جبکہ پاتے ہین ایک جماعت کو کہ ذکر کرتے ہین اللہ کا پکارتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنے کے یعنے سُننے ذکر کے اور ملنے ذکر کرنے والون کے فرمایا حضرتؐ نے پس گھیر لیتے ہین فرشتے اُنکو پرون اپنے سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرتؐ نے پس پوچھتا ہی فرشتون سے پروردگار اُنکا حال حال آنکہ وہ بہت جانتا ہی فرشتون سے حال اُنکا کیا کہتے ہین بندے میرے فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے کہ تسبیح کرتے ہین تیری یعنے پاکی سے یاد کرتے ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتے ہین تیری اور تعریف کرتے ہین تیری اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہین تجکو فرمایا حضرتؐ نے پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی اُنھون نے مجکو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے قسم خدا کی نہین دیکھا تجکو کہا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اُنکا اگر دیکھتے مجکو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے تجکو ہوتے بہت تیری بندگی کرنے والے اور ہوتے بہت واسطے تیرے بزرگی کریاد کرنے والے اور ہوتے بہت واسطے تیرے تسبیح کرنے والے فرمایا حضرتؐ نے پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتے ہین مجسے. کہتے ہین فرشتے مانگتے ہین تجسے بہشت فرمایا حضرتؐ نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالے کیا دیکھا ہی اُنھون نے بہشت کو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے قسم ہی اللہ کی اے پروردگار نہین دیکھا اُنھون نے اُسکو فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا اُنکا اگر دیکھتے جنت کو کہا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اُسکو ہوتے بہت اُسپر حرص کرنے والے اور بہت ہوتے اُسکو طلب کرنے والے اور بہت کرتے اُسمین رغبت یعنی اسلیے کہ نہین ہی خبر مانند دیکھنے کے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہی اللہ تعالے کیا دیکھا ہی اُنھون نے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے قسم ہی خدا کی اے پروردگار ہمارے نہین دیکھا اُنھون نے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہی اللہ تعالے کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اُسکو ہوتے بہت اُس سے بھاگنے والے یعنے جو چیزین کہ باعث داخل ہونے دوزخ کی ہین اُنسے بہت بھاگتے اور ہوتے بہت

اُس سے ڈرنے والے یعنی اپنے دلون مین کہا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ فرشتون سے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ مین نے بخشا اُنکو فرمایا حضرتؐ نے
کہتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سے کہ ذکر کرنے والون مین فلانا شخص ہی کہ نہین ہی ذکر کرنے والا سوا اسکے نہین کہ آیا تھا کسی کام کے لیے پھر بیٹھ گیا
انمین یعنی وہ لائق مغفرت کے نہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ وہ ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اُنکا نقل کی یہ بخاری نے **ف**
پوچھتا ہی فرشتون سے پوچھتا ہی اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ اُنھون نے بنی آدم کے حق مین کہا تھا کہ یہ فساد و فسق کرینگے
اور ہم تسبیح اور تقدیس تیری کرتے ہین اور آخیر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہی کسی عارف نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پس پھر اگر نہ کر سکو
یہ پس صحبت رکھو ساتھ اُسکے کہ صحبت رکھتا ہی اللہ سے یعنی دوام حضور رکھتا ہی ساتھ اللہ کے ع **وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ** اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً
سَیَّارَۃً فُضُلًا یَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِیْہِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَھُمْ وَحَفَّ بَعْضُھُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِھِمْ
حَتّٰی یَمْلَؤُا مَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسْأَلُھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ
مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الْاَرْضِ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیُھَلِّلُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ وَیَسْئَلُوْنَکَ
قَالَ وَمَاذَا یَسْئَلُوْنِیْ قَالُوْا یَسْئَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ وَھَلْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا لَا اَیْ رَبِّ قَالَ وَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا
وَیَسْتَجِیْرُوْنَکَ قَالَ وَمِمَّ یَسْتَجِیْرُوْنِیْ قَالُوْا مِنْ نَارِکَ قَالَ وَھَلْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا لَا قَالَ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا
یَسْتَغْفِرُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَاَعْطَیْتُھُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُھُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ یَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِیْھِمْ فُلَانٌ
عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَھُمْ قَالَ فَیَقُوْلُ وَلَہٗ غَفَرْتُ ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ اور مسلم کی روایت مین ہی
کہ کہا تحقیق اللہ تعالیٰ کے کتنے فرشتے ہین پھرنے والے زیادہ یعنی اعمال لکھنے والون وغیرہ کے سوا ہین کہ اُنکو مقصود سوائے حلقون ذکر کے کچھ نہین
ڈھونڈتے ہین یعنی مجلسین ذکر کی پس جب پاتے ہین مجلس کہ اُسمین ہو ذکر غالباً بیٹھتے ہین ساتھ اُنکے اور گھیر لیتا ہی بعض اُنکا بعض کو ساتھ
پرون اپنے کے یہان تک بھر جاتے ہین فرشتے درمیان ذکر کرنے والون کے اور درمیان آسمان دنیا کے پس جس وقت کہ جدا ہوتے ہین ذکر کرنے والے
چڑھتے ہین فرشتے اور پہونچتے ہین آسمان تک یعنی ساتوین آسمان تک فرمایا حضرتؐ نے پھر پوچھتا ہی اُنسے اللہ تعالیٰ اور وہ خوب جانتا ہی حال اُنکا
کہان سے آئے تم پس کہتے ہین فرشتے آئے ہم تیرے بندون کے پاس سے کہ زمین مین ہین تسبیح کرتے ہین تیری اور کلمہ پڑھتے ہین تیرا اور ساتھ بزرگی کے
یاد کرتے ہین تجکو اور مانگتے ہین تجسے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین تجسے بہشت تیری فرماتا ہی اللہ تعالیٰ
کیا دیکھی ہی اُنھون نے بہشت میری کہتے ہین فرشتے نہین اے رب ہمارے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے وہ بہشت میری کہتے ہین فرشتے
اور پناہ مانگتے ہین تجسے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے آگ تیری سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ
کیا دیکھی ہی اُنھون نے آگ میری عرض کرتے ہین فرشتے کہ نہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے آگ میری کہتے ہین فرشتے طلب بخشش
کی بھی کرتے ہین تجسے فرمایا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تحقیق بخشا مین نے اُنکو اور دی مین نے اُنکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی
مین نے اُنکو اُس چیز سے کہ پناہ مانگی یعنی آگ سے فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اے پروردگار ہمارے اُنمین فلانا بندہ ہی بڑا گنہگار سوا اسکے
نہین کہ گذرا تھا یعنی کسی کام کے لیے پس بیٹھ گیا ساتھ اُنکے فرمایا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اور اُسکو بھی بخشا مین نے وہ قوم ہی کہ نہین بدبخت
ہوتا بسبب اُنکے اور برکت اُنکی کے ہمنشین اُنکا **ف** بخاری کی روایت مین جواب کیف لو راوا جنتی وغیرہ کا مذکور ہی لو انہم راوہا الخ اور
اسمین نہین مذکور اسلیے کہ بخاری کی روایت مین یہ جملہ فقط سوال ہی کے لیے ہی اور اسمین تعجب اور تعجب دلانے کے لیے ہی ع

اصل مین ابن [illegible] اور بعضے نسخون مین [illegible] اور بعضون مین اعلم بہم من [illegible] ۱۲ مرقاۃ

وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہ کہا ملاقات کی مجھسے حضرت ابوبکرؓ نے پھر کہا کیا حال ہے تیرا اے حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اُس چیز پر کہ سُنی تو نے حضرتؐ سے آیا موجود ہے یا نہیں کہا مین نے منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق ہوگیا باعتبار حال کے ہے نہ ایمان کے کہا حضرت ابوبکرؓ نے سبحان اللہ کیا کہتا ہے تو یعنی از راہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر معنی اُس چیز کے کہ کہتا ہے تو کہا مین نے یعنے عجب نہین اسمین اسلیے کہ ہوتے ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیحت کرتے ہین ہمکو ساتھ دوزخ کے یعنی عذاب اُسکے کے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنی نعمتون اُسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہین جنت و دوزخ کو آنکھون سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مشغول ہوتے ہین بی بیون اور اولاد مین اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرتؐ کی صحبت مین سنتے ہین اُسمین سے بہت کچھ بھول جاتے ہین وہ حالت نہین رہتی کہ جو حضرتؐ کی صحبت مین ہوتی ہے کہا ابوبکرؓ نے یعنے جبکہ بیان کیا تو نے یہ پس قسم اللہ کی تحقیق ہم بھی یہ پہونچتے ہین مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہے پس چلا مین اور ابوبکرؓ یہان تلک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مین نے کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس قول کا کہا مین نے یا رسول اللہ ہوتے ہین ہم آپکے پاس نصیحت کرتے ہین آپ ہمکو ساتھ دوزخ کے اور بہشت کے گویا کہ ہم دیکھتے ہین آنکھون سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہین ہم آپکے پاس سے مشغول ہوتے ہین ہم بی بیون اور اولاد اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت سی نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے اگر ہمیشہ رہو تم اُس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور ڈرانے والی اللہ سے تو البتہ مصافحہ کرین تم سے فرشتے اوپر بچھونون تمہارے کے اور بیچ راہون تمہاری کے ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہ تین بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** مصافحہ کرین تم سے فرشتے یعنے علانیہ والا مصافحہ کرتے ہین فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور پر بچھونون الخ یعنی حالت فراغ مین اور شغل مین مراد ہمیشہ ہے اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت مین ہوتا ہے حضور تا ادا کرے حقوق پروردگار کے اور ایک ساعت مین غفلت تا ادا کرے حقوق نفس کے پس ایسی حالت مین منافق نہین ہے تو اے حنظلہ اور کہا یہ یعنی ولیکن یا حنظلۃ الخ

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّ مَالِكًا وَقَفَهٗ عَلٰى اَبِی الدَّرْدَاءِ

روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبردار کرون مین تمکو ساتھ بہترین عملون تمہارے کے اور بہت پاکیزہ عملون کے نزدیک پادشاہ تمہارے کے اور بہت بلند عملون کے بیچ درجون تمہارے کے اور بہتر واسطے تمہارے خرچ کرنے سونے اور روپے کے سے اور بہتر واسطے تمہارے اس سے کہ ملو اپنے دشمنون سے یعنی کافرون سے پھر مارو تم گردنین انکی اور مارین وہ گردنین تمہاری عرض کیا صحابہؓ نے ہان خبر دیجیے فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہ مالک نے اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہے یہ حدیث ابو درداء پر ف ظاہر یہ ہے کہ مراد ذکر سے یہان وہ ذکر ہے کہ دل اور زبان دونون سے ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور عملون سے افضل ذکر خدا کا ہے ح ، وعن عبد اللہ بن بسر قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الناس خیر فقال طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ قال یا رسول اللہ ای الاعمال افضل قال ان تفارق الدنیا ولسانک رطب من ذکر اللہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن بسرؓ سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہے اسکے لیے یعنی بہتر ہے وہ کہ دراز ہوئی عمر اسکی اور نیک ہوئے عمل اسکے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا یہ کہ جدا ہو تو دنیا سے اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف تر ہو ذکر اللہ سے تری زبان کی کنایہ ہے روانی زبان سے جیسے کہ خشکی زبان کی کنایہ ہے رکنے اسکی سے یا کنایہ ہے ملازمت سے ذکر پر مرتے دم تک کہ ذکر سے ہنوز زبان خشک نہ ہوئی ہو کہ مرے اور ذکر شامل ہے جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہے قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سے ذکر کرے یا اسی زبان سے اور دونون سے ہونا بہت ہی خوب ہے ع ح ، وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قالوا وما ریاض الجنة قال حلق الذکر رواہ الترمذی اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہؓ نے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتے ہون اللہ تعالی کو پس تم بھی انکے ساتھ یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کے حلقون کو باغ جنت اسلیے کہا کہ انکے سبب سے بہشت کے باغون مین داخل ہوتا ہے آدمی اور کہا نووی نے کہ جیسے مستحب ہے ذکر کرنا ویسی مستحب ہے بیٹھنا بیچ حلقہ ذکر کے اور ذکر کبھی دل سے ہوتا ہے اور کبھی زبان سے اور افضل یہ ہے کہ دونون سے ہو اور اگر ایک ہی سے ہو تو دل سے افضل ہے بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبان سے ہو تو بھی خالی ثواب سے نہین منقول ہے کہ ایک مرید نے اپنے شیخ سے کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہے انھون نے کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اسنے مشغول کیا تیرے ایک عضو کو اپنی یاد مین ع ح ، وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترة ومن اضطجع مضجعا لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترة رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس مین نہ یاد کرے اللہ کو اسمین ہوگا بیٹھنا اسپر اللہ کی طرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کے اور قضا وقدر اسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹے خوابگاہ مین کہ نہ یاد کرے اللہ کو اسمین ہوگا اسپر اللہ کی طرف سے افسوس وٹوٹا نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی ہر حال مین اٹھتے بیٹھتے اور سوتے اور جاگتے اور شب و روز ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت خالی ذکر سے ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین ؎

چو اول شب آہنگ خواب آورم ٭ بہ تسبیح نامت شتاب آورم ٭ وگر نیم شب سر برآرم ز خواب ٭ ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب ٭
وگر بامدادست راہم بہ تست ٭ ہمہ روز تا شب بناہم بہ تست ٭

ح ، وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من قوم یقومون من مجلس لا یذکرون اللہ فیہ الا قاموا عن مثل جیفة حمار وکان علیہم حسرة رواہ احمد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی قوم کہ کھڑے ہوں ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اُسمین مگر کھڑے ہوئے مانند مردار گدھے کے سے اور ہوگی اُنپر حسرت نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنے جس مجلس مین نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدھے کے ہے اور جو لوگ وہان سے اُٹھے گویا وہ مردار کھا کر اُٹھے فخر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کا اُسمین اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اُنپر افسوس پھر اگر چاہے عذاب کرے اُنکو اور اگر چاہے بخشے اُنکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اگر چاہے عذاب کرے یعنے بسبب اُنکے اگلے پچھلے گناہون کے اور اگر چاہے بخشے یعنے از راہ فضل و رحمت اپنی کے اور اسمین اشارہ ہے کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہین اللہ تعالی کو تو نہین عذاب کرتا اُنکو بلکہ بخشتا ہے اُنکو یقیناً ۱۲ ع ہ **وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن آدم کا وبال ہے اُسپر نہین نفع اُسکو مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہین لیکن یہ محمول ہے مبالغہ اور تاکید پر بیچ منع کرنے کے ایسے کلام سے کہ نہین درست اور اسمین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبے کے نہین یا یون کہا جاوے کہ تقدیر کلام کی یون ہے کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہے اُسپر نہین نفع اُسکے لیے اُسمین مگر ان چیزون مین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکے مین پس موافق ہوگی یہ ساتھ باقی احادیث مذکورہ کے اور اس سے اُٹھ جاتا ہے اضطراب شراح کا امر مباح مین ۱۲ ع ہ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا کے اسلیے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کے سبب ہے سختی دل کا اور بہت دور آدمیون کا اللہ سے سخت دل ہے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سبب ہے سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنے والا حق بات سنتا نہین اور خواہش رکھتا ہے مخالطت خلق کی اور کم رکھتا ہے خوف خدا وغیرہ اور بہت رکھتا ہے غفلت آخرت سے ۱۲ ع ہ **وَعَنْ ثَوْبَانَ** قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے سفرون اُنکے مین پس کہا بعضے صحابہ اُنکے نے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ مذمت سونے اور چاندی کے یعنے اور پہچانا ہمنے حکم اُنکا اور مذمت اُنکی کاش کہ جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہے یعنے سواے سونے اور چاندی کے تو ذخیرہ کرین ہم اُسکو فرمایا بہترین مال زبان ہے یاد کرنے والی اللہ کو اور دل شکر کرنے والا اور بیوی مسلمان کہ مدد کرے اُسکی اوپر ایمان اُسکے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ظاہر مین اگرچہ سوال تعین مال سے تھا لیکن مراد اُنکی یہ تھی کہ ایسی چیز فرمانی کہ نفع دے وقت در پیش آنے حاجتون کے پس اسلیے حضرتؐ نے وہ چیزین بتائین کہ مفید ہین اور اوپر ایمان

اُسکے کے یعنے مددگار رہے اُسکے دین کی کہ یاد دلاوے نماز روزہ اور راہ عبادتین اور منع کرے اُسکو زنا اور تمام حرام چیزون سے ؂ ع

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی سعید قال خرج معاویۃ علی حلقۃ فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال آللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا آللہ ما اجلسنا غیرہ قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل عنہ حدیثا منی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم ھھنا قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ھدانا للاسلام ومن بہ علینا قال آللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا آللہ ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم ولکنہ اتانی جبرئیل فاخبرنی ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملائکۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا نکلے معاویہؓ ایک حلقہ پر کہ تھا مسجد مین پھر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہی تمکو کہا اُنھون نے بیٹھے ہین ہم اللہ کی یاد کرنے کو کہا قسم ہی خدا کی کہ نہین بٹھلایا تمکو مگر اسی نے کہا اُنھون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹھلایا ہمکو سوائے اسکے نے کہا، اوسنے خبردار ہو تحقیق مین نے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تم پر یعنے تمکو جھوٹا جان کر قسم نہین دی ہی بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اُنھون نے بھی اسیطرح کیا تھا چنانچہ پس حدیث مین مذکور ہی اور نہین تھا کوئی بیچ مرتبہ میرے کے بہ نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے مین حدیث کو مجھسے یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تھا احتیاط کے لیے کہ مبادا اُسمی زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تھا اپنے نہ بھولنے پر کہ جو بہت روایت کرتا ہی احتمال نسیان کا ہوتا ہی مین ایسا نہ تھا اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیون مین سے پھر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہ عرض کیا بیٹھے ہم اللہ کے یاد کرنے کو اور تعریف کرتے ہین ہم اُسکی اُس چیز پر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکھی ساتھ اُسکے ہمپر فرمایا حضرتؐ نے قسم ہی خدا کی نہین بٹھایا تمکو مگر اسی نے عرض کیا اُنھون نے قسم ہی خدا کی نہین بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق مین نے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تم پر یعنے جھوٹ کی ولیکن آئے میرے پاس جبرئیل پھر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہی ساتھ تمھارے فرشتون سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچھا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے نہ متہم بکذب جان کر اور فخر کرتا ہی یعنے فرماتا ہی فرشتون کو کہ دیکھو میرے ان بندون کو کہ کسطرح مسلط کیا مین نے انپر نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکے کہ تعریف کیے جاوین زیادہ تم سے اسلیے کہ تم نہین پاتے ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمھارے ایسی ہی جیسے اُنکو دم آتا ہی ؂ ع

وعن عبد اللہ بن بسر ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فاخبرنی بشیء اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن بسرؓ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بہت غالب ہوئے ہین مجھپر یعنے بہت ہین کہ عاجز ہون مین بجا لانے سے بسبب ضعف اپنے کے پس خبر دو مجکو ساتھ ایسی چیزون کے کہ بھروسا کرون مین ساتھ اُسکے یعنے ایسا عمل فرمایئے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کسی زمان و مکان و حال پر نہو اُسکو ورد اپنا کرون بعد ادائے فرائض کے اور مستغنی ہو جاؤن بسبب اُسکے سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تر یعنے جاری یاد خدا کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** زبان سے مراد یا تو یہی زبان بدن کی ہی یا دل کی ؂ ع

وعن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای العباد افضل وارفع درجۃ عند اللہ یوم القیمۃ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات قیل یا رسول اللہ ومن الغازی فی سبیل اللہ

قال لو ضرب بسيفه في الكفار والمشركين حتى ينكسر ويختضب دما فإن الذاكر لله افضل منه درجة رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب۔ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے کہ کونسا بندہ بہتر ہے یعنے بہت سا ثواب پاتا ہے اور بلند تر ہے درجہ میں نزدیک خدا کے دن قیامت کے فرمایا یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت اور عورتیں یاد کرنے والیاں بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنے والے سے یہ افضل اور بلند تر درجے میں ہے فرمایا کہ اگر مارے تلوار اپنی کافروں اور مشرکوں میں یہاں تک کہ ٹوٹ جاوے یعنی تلوار اور رنگین ہو جاوے خون سے یعنی وہ تلوار اسکی یہ کنایہ ہے شہید ہو جانے سے پس تحقیق یاد کرنے والا خدا کا بہتر ہے اس سے درجے میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اگر جہاد اس حد کو پہونچے تو پھر بھی یاد کرنے والا اللہ ہی کا افضل ہے جو جہاد سے زخمی لڑائی میں بچ ہے۔ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشيطان جاثم على قلب ابن آدم فإذا ذكر الله خنس وإذا غفل وسوس رواه البخاري تعليقا اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان لگا ہوا ہے اوپر دل ابن آدم کے پس جسوقت کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالی کو یعنے دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جسوقت غافل ہوتا ہے یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہے نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے وعن مالك قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول ذاكر الله في الغافلين كالمقاتل خلف الفارين وذاكر الله في الغافلين كغصن أخضر في شجر يابس وفي رواية مثل الشجرة الخضراء في وسط الشجر وذاكر الله في الغافلين مثل مصباح في بيت مظلم وذاكر الله في الغافلين يريه الله مقعده من الجنة وهو حي وذاكر الله في الغافلين يغفر له بعدد كل فصيح وأعجم والفصيح بنو آدم والأعجم البهائم رواه رزين۔ اور روایت ہے مالکؒ سے کہا پہونچا مجھکو یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذکر کرنے والا خدا کا غافلوں میں مانند لڑنے والوں کے پیچھے بھاگنے والوں کے یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سے اور بعد انکے ایک شخص لڑتا رہا کافروں سے یہ بڑی فضیلت رکھتا ہے اور یاد کرنے والا خدا کا بیچ غافلوں کے مانند ٹہنی سبز کے بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت میں مانند درخت سبز کے درختوں کے درمیان میں اور ذکر کرنے والا اللہ کا غافلوں میں مانند چراغ کے بیچ گھر اندھیرے کے اور ذکر کرنے والا خدا کا غافلوں میں دکھلاتا ہے اسکو اللہ تعالی ٹھکانا اسکا جنت میں حالت زندگی میں یعنی ساتھ مکاشفہ کے دکھاتا ہے یا خواب میں یا یقین ایسا بخشتا ہے کہ گویا دیکھتا ہے اسکو اور یاد کرنے والا خدا کا غافلوں میں بخشے جاتے ہیں واسطے اسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کے اور مراد فصیح سے بیٹے آدم کے اور اعجم سے مراد جانور نقل کی یہ رزین نے

وعن معاذ بن جبل قال ما عمل العبد عملا أنجى له من عذاب الله من ذكر الله رواه مالك والترمذي وابن ماجه اور روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہا نہیں عمل کیا بندہ نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اسکو عذاب خدا سے ذکر خدا کے سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے ذکر کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہیں کروانے کا یعنی سب سے یہ افضل ہے وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى يقول أنا مع عبدي إذا ذكرني وتحركت بي شفتاه رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے میں ساتھ بندے اپنے کے ہوں یعنی مدد کرتا ہوں اور توفیق دیتا ہوں اور رحمت و رعایت کرتا ہوں جسوقت یاد کرتا ہے مجھکو اور ہلاتا ہے ساتھ ذکر میرے کے دونوں ہونٹھ اپنے یعنی اور زبان سے یاد کرتا ہے نقل کی یہ بخاری نے

وعن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول لكل شيء صقالة وصقالة القلوب ذكر الله وما من شيء أنجى من
(۱۴۰ عذاب الله من ذكر الله قالوا ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا أن يضرب بسيفه حتى ينقطع رواه البيهقي

فِي الشُّعَبِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرماتے واسطے ہر چیز کے صفائی ہی اور صفائی [illegible]
[illegible] کی یاد خدا کی اور نہین کوئی چیز کہ بہت نجات [illegible] ہو [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] ساتھ تلوار اپنی کے یہان تک کہ ٹوٹ جاوے [illegible] بیہقی نے دعوات کبیر مین ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر [illegible]

کتاب اسماء اللہ تعالیٰ

[illegible] فصل ہی بیچ کِتَابُ اَسْمَاءِ اللہِ تَعَالٰی کتاب ہی بیچ بیان نامون اللہ تعالیٰ کے ف [illegible] نام اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] اور اذن شرع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہی وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سے از راہ عقل کے نہ رکھنا چاہیے [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ کو عالم کہے نہ عاقل اور جواد کہے نہ سخی اور شافی کہے نہ طبیب اور بندے کو چاہیے کہ صفات [illegible]
[illegible] جہان تک ہو سکے چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء مبارک کے لفظ نصیب بندہ کر اور بعضے جاے ساتھ اور عبارت کے کیا ہی [illegible]
[illegible] انکے حاصل کرنے مین اللھم وفقنا ویسر لنا حصولھا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کے پاس جبکوئی بارادہ بیعت کے آتا تو اسکو حکم [illegible]
یا جب وضو کر آتا تو اُسکے آگے اسما جناب باری تعالیٰ کے پکار کر ساتھ عظمت وجلال کے پڑھتے جس اسم مبارک کی تاثیر اُسمین دیکھتے وہی تعلیم کرتے
جانتے کہ اس سے کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا [illegible] مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں
ایک کم سو جو شخص یاد کرے اُنکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالیٰ طاق ہی [illegible]
رکھتا ہی طاق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین حصر ناموں کا نہین ہی نام اللہ تعالیٰ کے بہت ہین چنانچہ [illegible]
مبارک کے کچھ اُنمین سے مذکور ہون گے انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ مقصود یہ ہی کہ یہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھ ان نامون کے ہی
اور عالمون نے بیچ معنی احصاہا کے اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نے اور صحیح یہی ہی کہ معنے اُسکے یاد کیے ہین چنانچہ بعضے روایت مین حفظہا
حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نے کہا پڑھا اُنکو یا ایمان لایا یا معانی جانے اُنکے اور عمل [illegible] کیا اور دوست رکھتا ہی طاق کو یعنی اعمال
واذکار طاق کو مراد یہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اُنمین سے اُنکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے ہون

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ [illegible]
اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہین
جو کوئی اُنکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت مین هُوَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہ جملہ مستانفہ ہی یعنی علیحدہ ہی بیان [illegible] اور
اس کلمے کے کئی مراتب ہین ایک تو یہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سے پس یہ نفع دیتا ہی اُسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہی
جان اور مال اور اہل اُسکے اور آخرت کے لیے کچھ مفید نہین اور دوسرا یہ کہ ملا دے اسکے ساتھ عقیدہ دل کا [illegible] اسکی صحت مین
اختلاف ہی صحیح یہ ہی کہ یہ صحیح ہی اور تیسرا یہ کہ ساتھ اُسکے اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیون قدرت الٰہی سے اکثرون کے نزدیک یہ
معتبر ہی اور چوتھا یہ کہ اُسکے ساتھ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کے اور یہ مقبول ہی اتفاقاً اور پانچوان یہ کہ [illegible] والا [illegible]
دیکھے معنی اُسکے دل کی آنکھون سے اور یہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہ کلمہ فقط دل ہی سے کہے تو اگر کچھ عذر رکھتا ہی گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا
دنیا اور آخرت مین اور اگر کچھ عذر نہین تو آخرت مین کچھ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کے ہین

مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علماء کے یہ نام سب نامون مین بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کے لیے یہ ہی کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین اسکو بطور خشیۃ و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کرین اسکے معنون مین اور جانین کہ اطلاق اسکا نہین لائق ہی مگر اوپر موجود جامع الصفات الہیۃ کا اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق رکھین دل اپنا ساتھ اللہ کے پس نہ التفات کرین طرف کسی کے سوا اسکے اور نہ امید رکھین اور نہ ڈرین مگر اسی سے اسلیے کہ وہی حق اور ثابت ہی اور سوا اسکے باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ بہت سچا کلمہ شاعر کے کلام مین کلمہ لبید کا ہی الا کل شی ما خلا اللہ باطل **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑھے صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کے سو بار پڑھے باطن اسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو **الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ** بخشنے والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونون نامون سے یہ ہی کہ متوجہ ہووے اسکی جناب پاک کی طرف اور توکل کرے اسپر اور مشغول رکھے باطن اپنا اسکے ذکر مین اور بے پروائی کرے غیر اسکے سے اور رحم کرے بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پھیرے ظالم کو ظلم سے ساتھ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکھے طرف گنہگار کے ساتھ نظر رحمت کے نہ حقارت سے اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچھی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجون مین بقدر وسعت و طاقت کے **خاصیت** الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمن الرحیم حق تعالی غفلت اور نسیان اور قساوت اسکے دل سے اٹھاوے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام خلق اسپر مہربان اور مشفق ہون **الْمَلِکُ** بادشاہ حقیقی کہ ملک دو جہان کا اسکے قبضہ قدرت مین ہی اور وہ بے نیاز ہی سب سے اور سب اسکے محتاج پس جب بندے نے یہ جانا تو بندہ درگاہ اسکی کا اور گدا گلی اسکی کا ہووے اور طلب عزت کی آستان خدمت اسکی سے کرے اور واجب ہی کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر کرے احتیاج اپنی اسکے اور ڈر اور امید نہ رکھے اسکے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور قالب اپنے مین اور مالک ہووے اعضا اور قوی اپنے کا اور مسخر کرے انکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے **خاصیت الملک** جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم القدوس کے ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالی اسکے ملک کو قائم و دائم رکھے والا نفس اسکا مطیع و فرمانبردار اسکا ہوگا اور اگر واسطے عزت و حرمت کے پڑھے مجرب ہی اور حضرت شاہ عبد الرحمن نے خاصیت اسکی یہ کہی ہی کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوے بار کہے روشن اور تونگر ہو اور بادشاہ مسخر اسکے ہون اور واسطے جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کے مجرب ہی **الْقُدُّوْسُ** نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہی تو آرزو کرے اسکی کہ پاک کرے اسکو اللہ تعالی عیبون اور آفتون سے اور پاک کرے نجاست گناہون سے ہر حال مین **القدوس** جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کے پڑھے دل اسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھ اسم السبوح کے روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھاوے فرشتہ صفت ہو اور واسطے پناہ حاصل ہونے کے دشمنون سے وقت بھاگنے کے جسقدر پڑھ سکے پڑھے اور اگر مسافر راہ مین مداومت کرے کبھی ماندہ اور عاجز نہو اور اگر تین سو انتیس بار تیرہ یعنی پر پڑھکر دشمن کو دے مہربان ہو **السَّلَامُ** سلامت و بے عیب اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ بے عیب ہووے بری اخلاق سے اور بری کامون سے اور کہا قشیری نے کہ نصیب اس سے یہ ہی کہ رجوع کرے اپنے مولی کی طرف ساتھ قلب سلیم کے اور بعضون نے کہا یہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اسکی سے اور ہاتھ اسکے سے بلکہ بہت شفقت کرے انپر پس جب اپنی سے بڑی عمر والے کو دیکھے تو کہے یہ بہتر ہی مجھسے اسلیے کہ بنسبت میرے طاعت بہت کی ہی اور مجھسے سبقت رکھتا ہی ایمان و معرفت مین اور اگر چھوٹے کو دیکھے تو اسکو بھی کہے کہ یہ بہتر ہی مجھسے اسلیے کہ بہ نسبت میرے گناہ کم کیے ہین اور اگر کچھ بھائی مسلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے قصور **السلام** جو کوئی اس اسم کو ایک سو گیارہ بار بیمار پر پڑھے حق تعالی صحت و شفا دے اسے اور اگر مداومت کرے اسپر خوف سے نڈر ہو **الْمُؤْمِنُ** امن دینے والا نصیب بندے کا

اس سے یہ ہے کہ امن مین رکھے خلق کو اپنی برائی سے اور غیر کی برائی سے ۔ المؤمن اس اسم کو بہت پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ اسکو شیطان سے
نڈر رکھے اور کوئی اسپر قدرت نپاوے اور ظاہر و باطن اسکا حق تعالیٰ کی امان مین ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے خلق مطیع اور منقاد اسکی ہووے ۔
المھیمن نگہبان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عارف کا یہ ہے کہ نگاہ رکھے دل اپنے کو بری عقیدون سے اور بری خلقون سے مانند حسد و کینہ وغیرہ کے
اور درست کرے احوال اپنا اور محفوظ رکھے قوی اور اعضا کو مشغول ہونے سے اُن چیزون مین کہ غافل کرین دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۔ المھیمن جو کوئی غسل کرے
اور اس اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑھے اوپر باطنون اور غیبون کے مطلع ہو اور اگر اسپر مواظبت کرے تمام آفتون سے پناہ پاوے اور جملہ بشتیون سے ہوے ۔ العزیز
غالب اور بے مثل کہ کوئی اسپر غالب نہین نصیب بندے کا یہ ہے کہ غالب ہووے نفس و ہوا و شیطان پر اور بے مثل ہووے علم و عمل اور عرفان مین اور عزت دیوے اپنے
نفس کو ساتھ ترک سوال کے مخلوق سے اور ذلیل نکرے اسکو ساتھ سوال کے انسے کہا ابو العباس مرسی نے قسم ہے اللہ کی نہین دیکھی مین نے عزت
بیچ بلند رکھنے ہمت کے مخلوق سے اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز اُسنے جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اُسکے کو اور جسنے سہل جانا اُسکے اوامر کو اُسنے نجانی
عزت اُسکی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ۔ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑھے دنیا اور
عقبے مین کسی کا محتاج نہو اور بعد خواری کے عزیز ہو اور اس اسم مین خاصیتین عجیب و غریب ہین ۔ الجبار درست کرنے والا کامون بگڑے ہوؤن کا
اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین لانے والا بندون کا اُس چیز پر کہ ارادہ کرتا ہے نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ نقصانون نفس اپنے کو ساتھ حاصل کرنے
کمال و فضائل کے درست کرے اور نفس سرکش اپنے پر غالب ہو کر ساتھ لازم کرنے تقوی اور ہمیشہ کرنے طاعت کے کامل ہووے اور کہا قشیری نے
کہ بعضی کتابون مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ای بندے میرے ارادہ کرتا ہے تو اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہون مین
پس اگر راضی ہوا تو ساتھ اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہون مین کفایت کرونگا تجکو اس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہے تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتھ اُس چیز کے
کہ ارادہ کرتا ہون مین نہ کفایت کرونگا تجکو اُس چیز مین کہ ارادہ کرتا ہے تو پھر نہین ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہون مین انتہی ۔ الجبار جو کوئی بعد
مسبعات عشر کے اکیس بار یہ اسم پڑھے ظالمون کے شر سے امن مین ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی سے
نڈر اور امان مین ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کر پہنے ہیبت اور شوکت اسکی خلق کے دل مین قرار پکڑے ۔ المتکبر
نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب معلوم کی تونے بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو تکبر کر یعنے پرہیز کر میل کرنے سے طرف شہوات کے اور آرام
پکڑنے سے طرف الفت کی چیزون سے اسلیے کہ ان چیزون کی طرف رغبت کرنا کام جانورون کا ہے اگر رغبت کریگا شریک اُنکا ہوگا بلکہ تکبر کر ہر چیز سے
کہ باز رکھے تیرے باطن کو حق سے اور حقیر جان ہر چیز کو سواے پہونچنے کے طرف جناب پاک اُسکے کے اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر
اپنے سے تمام دعوی تکبر کے تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اُسمین بیٹھے پس نہ باقی رہے واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتھ غیر اللہ کے قرار ۔
المتکبر اگر اسکو بیچ بستر حلال اپنے کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو فرزند خلف اور پرہیزگار عطا فرماوے اور اگر ابتدا ہر کار مین
بہت کہے مراد کو پہونچے ۔ الخالق اندازہ کرنے والا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے ۔ الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے
حق تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے تا اُسکے لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور منہ اسکا روشن و نورانی کر دے اور شاہ عبد الرحمن نے
لکھا ہے کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات مین بہت پڑھے دل اور منہ اسکا روشن ہو اور تمام کامون مین قوی ہو ۔ البارئ پیدا کرنے والا
اور جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم الباری پڑھے حق تعالیٰ اسکو قبر مین نچھوڑے اور ریاض قدس کی طرف لیجاوے اور جو طبیب اسم الباری
پر مواظبت کرے جو علاج کہ کرے موافق پڑے ۔ المصور صورت بنانے والا نصیب عارف کا ان تینون نامون سے یہ ہے کہ نہ دیکھے کوئی چیز اور نہ تصور کرے

رہی اور لکھا تاکہ سبب اسکے قدرتون اور عجائب کاری گری اوس کے کہ اس مین ہین اور جو عورت پانچ ہو سات روز روزہ رکھے اور افطار کے
نزدیک اکیس بار المصور کو پڑھے اور پانی پر دم کر کر پیوے حق تعالی فرزند نیک اوس کو عطا فرماوے اور جو کوئی ہمیشہ پڑھے کام دشوار اسپر
آسان ہوئے الغفار بخشنے والا بندون کے گناہون کا اور رد کرنے والا عیبون انکا اور فضیلت اسکی یہ ہے پہلے آئی ہے کہ مین نے پیدا کیا ہے
کوئی گروہ اور ڈھانکتا ہے عیب لوگون کے اور بخشتا ہے قصور انکا اور لازم کرے استغفار کو خصوصاً وقت سحر کے اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سو بار کہے یا غفار
اغفر لی ذنوبی حقتعالی اسکو منجملہ بخشے گیون سے گردانتا ہے القھار غالب کہ سب اسکی قدرت کے آگے عاجز و مغلوب ہین نصیب بندہ کا یہ ہے
کہ غالب ہووے بڑے دشمنون پر کہ نفس و شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے حقتعالی محبت دنیا کی اسکے دل سے اٹھا دیتا ہے اور خاتمہ
اسکا بخیر ہوتا ہے اور حقتعالی شوق و محبت اپنی اسکے دل مین پیدا کرتا ہے اور واسطے ہر مہم کے اگر اسم القھار سو بار پڑھے مہم اسکی آسان ہو اور
اگر اسپر مداومت کرے محبت دنیا کی اسکے دل سے جاتی رہے اور اگر درمیان سنت و فرض کے سو بار پڑھے بہ نیت مقہوری دشمن کے دشمن
مقہور ہووے الوھاب بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خرچ کرے جان و مال اپنی اللہ تعالی کی راہ مین بلاغرض و بلاعوض
جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالی اسکو ایسی نجات دیتا ہے کہ حیران رہجاتا ہے اور جو کوئی لکھ کر اسکو اپنے
پاس رکھتا ہے ایسا ہی پاتا ہے اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی پڑھے اور سر سجدہ مین رکھے اور سات بار پڑھے خلقت سے بے پروا
ہوجاتا ہے اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو وسط رات کو درمیان صحن گھر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ اٹھا کر سو بار پڑھے حاجت
اسکی روا ہوتی ہے اور واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑھے اور بعد از فراغت کے سجدہ مین جاوے اور سجدے مین ایک سو چار
یا وہاب پڑھے اور اگر فرصت نہو بیالیس بار پڑھے مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ الرزاق رزق پیدا کرنے والا اور پہونچانے والا رزق مخلوقات کو رزق
اسکو کہتے ہین کہ جس سے فائدہ اٹھایا جاوے پھر وہ دو قسم ہے ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہے کہ جس سے بدن کو فائدہ ہو مانند کھانے پینے کے
چیزون کے اور اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب عارف کا اس سے یہ ہے کہ
یقین کرے اسکا کہ نہین کوئی لائق رزق دینے کے سوا اللہ تعالی کے پس نہ توقع رکھے اسکی مگر اللہ ہی سے پس سونپے امور اپنے طرف اسکے اور ہاتھ
اور زبان سے رزق جسمانی اور روحانی لوگون کو پہونچاوے یعنی مال خرچ کرے اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعائے خیر کرے وغیر ذلک کہا گیا بعضے عارفین سے
کہ کہان سے کھاتا ہے تو پس کہا جیسا کہ پہچانا مین نے خالق اپنے کو نہین شک کیا مین نے اپنے رزق مین اور کہا گیا ایک عارف سے کہ کیا ہے قوت پس کہا ذکر حی الذی لا یموت کا
جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نماز فجر کے گھر کے ہر چار ون کونون مین دس دس بار پڑھے اس گھر مین رنج اور مفلسی نہووے لیکن داہنے سے
شروع کرے اور منھ قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے الفتاح حکم کرنے والا اور بعضون نے کہا کھولنے والا دروازون رزق و رحمت کا نصیب بندہ کا
اس سے یہ ہے کہ سعی کرے تو فیصلہ کرنے مین درمیان لوگون کے اور یہ کہ مدد کرے تو مظلومون کی اور ارادہ کرے تو لوگون کی حاجت روائی کا امور دنیا و آخرت
مین کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی کھولنے والا دروازون رزق و رحمت کا ہے اور میسر کرنے والا اسباب کا اور درست کرنے والا امور کا تو
وہ نہین لگاویگا غیر اسکے مین دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کے دونون ہاتھ سینہ پر رکھ کر ستر بار اسکو پڑھے زنگ اسکے دل سے جاتا رہے اور صفائی انوار کی
ہووے العلیم جاننے والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسی نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی جاننے والا ہے حال میرا تو صبر کرے اسکی بلاؤن پر اور شکر کرے اسکی
عطا پر اور بخشش چاہے اپنی خطاؤن سے اور بعضی کتابون مین ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ اگر نہین جانتے تم کہ مین دیکھتا ہون تمکو تو خلل ہے تمہارے
ایمان مین اور اگر جانتے ہو تم کہ مین دیکھتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنے مجکو حقیر تر دیکھنے والون کا کہ دیکھتے ہین تمکو یعنے اورون سے شرم کرتے ہو کہ کوئی

ہماری برائی پر مطلع ہو اور اللہ تعالیٰ سے کچھ شرم نہین کرتے عیاذاً باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو کوئی بعد از نماز کے سو بار کہے یا عالم الغیب حق تعالیٰ اُسکو اہل کشف سے کرے ح اور اگر چاہے کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا کے سو بار مسجد مین کہکر سووے ماہیت اُس کار کی اُسپر آشکار ہو ح اَلْقَابِضُ تنگ کرنے والا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنے والا روح اُنکی کا جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار لقوالون کے لکھ کر کھالیا کرے عذاب قبر سے اور بھوک سے امن مین رہیگا ح اَلْبَاسِطُ فراخ کرنے والا روزی کا یا دل بندون کا نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہ ہی کہ نہ نا امید ہو اُس سے بلاؤن اور نہ امن مین ہو عطا پر اور جان تنگی کو عدل اُسکی طرف سے پھر صبر کر اور فراخی کو فضل اُسکا اور پھر شکر کر اور کہا قشیری نے کہ یہ دونون صفتین وارد ہوتی ہین عارفون کے دلون پر پس جب غالب ہوتا ہی خوف تنگ ہوتے ہین دل اور جب غالب ہوتی ہی امید فراخ ہوتے ہین منقول ہی حضرت جنید رح سے کہ کہا اُنھون نے خوف دل تنگ کرتا ہی میرا اور امید کشادہ کرتی ہی دل کو اور حق جمع کرتا ہی مجکو یعنی حق تعالیٰ کی یاد سے خاطر جمعی ہو جاتی ہی اور خلق متفرق کرتی ہی مجکو یعنی اُنکی صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انتہی اور لائق ہی بندے کو کہ پرہیز کرے بیقراری سے حالت تنگی مین اور چھوڑے خوشی اور بے ادبی کو وقت فراخی کے اور اس سے ڈرے ہین بڑے بڑے لوگ جو کوئی وقت سحر کے ہاتھ اُٹھا کر اسکو دس بار پڑھے اور ہاتھ مُنھ پر پھیرے ہرگز اُسکو حاجت اسکی نہووے کہ کسی سے کچھ چاہے ح اَلْخَافِضُ پست کرنے والا کافرون کا ساتھ خوار کرنے کے یا دور کرنے کے اپنی درگاہ سے جو کوئی تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس مین اسکو ستر ہزار بار پڑھے دشمن پر فتح پاوے اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا یعنی مومنون کو ساتھ مدد کرنے کے یا قریب کرنے کے اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہ ہی کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بھروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال اپنے سے اور پست کر اُس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے پست کرنے کا حکم کیا ہی مانند نفس و ہوا کے اور بلند کر اُس چیز کو کہ حکم کیا ہی تجکو اللہ نے اُسکے بلند کرنے کا مانند دل اور روح کے دیکھا گیا ایک شخص اُڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اُسکو کہ کیونکر پہونچا تو اس مرتبہ کو کہا اُسنے کہ گردانی مین نے ہوا یعنی خواہش اپنی پیچھے قدم اپنے کے پس مسخر کی اللہ نے ہوا جو کوئی اس اسم کو آدھی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑھے حق تعالیٰ اُسکو خلائق مین سے برگزیدہ کرے اور تونگر و بے نیاز کرے ح اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از نماز شام کے ایکسو چالیس بار پڑھے اُسکے لیے خلق کی نظر مین ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوائے حق تعالیٰ کے کسی سے نہ ڈرے ح اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہ ہی کہ عزیز رکھے اُنکو کہ جنکو عزیز رکھا اللہ تعالیٰ نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکھے اُنکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا ہو پچھتر بار اسکو پڑھے بعد اُسکے سجدہ کرے اور کہے الٰہی فلانے ظالم کی شر سے امان دے حق تعالیٰ امان دیگا ح اَلسَّمِيعُ اَلْبَصِيرُ سننے والا دیکھنے والا نصیب تیرا ان نامون سے یہ ہی کہ کہنے اور سننے اور دیکھنے خلاف شرع کی چیزون سے پرہیز کر اور اللہ تعالیٰ کو افعال و اقوال اپنے پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی رح نے کہ جسنے چھپایا غیر اللہ سے اُس چیز کو کہ نہین چھپاتا اُسکو اللہ سے پس حقیر جانا اُسنے اللہ کی نظر کو پس جسنے کیا گناہ اور وہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی اُسکو کیا بڑی جرأت کی اُسنے اور جسنے گمان کیا کہ اللہ نہین دیکھتا اُسکو کیا بڑا کفر کیا کیا بڑا کفر کیا اُسنے اور اسلیے کہا گیا ہی کہ جب گناہ کرے تو مولے اپنے کا پس کر ایسی جگہ مین کہ نہ دیکھے وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی ایسی جگہ نہ پاوے گا کہ جہان اللہ نہ دیکھے حاصل یہ کہ نہ کر گناہ اَلسَّمِيعُ جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ کے بعد از نماز چاشت کے پانسو بار پڑھے اور بموجب ایک قول کے ہر روز سو بار پڑھے وقت پڑھنے کے کلام نہ کرے اور بعد اُسکے دعا کرے دعا اُسکی قبول ہوگی ح اَلْبَصِيرُ جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض فجر کے ساتھ اعتقاد درست کے ایکسو ایک بار پڑھے مخصوص ساتھ نظر عنایت حق کے ہوگا ح اَلْحَكَمُ حکم کرنے والا ایسا کہ کوئی اُسکا حکم پھیر نہین سکتا اور

نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ تو نے جب پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان اُسکے حکم کو اور تابعدار ہو اُسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اُسکی قضا کا باختیار جاری
کریگا تجپر زبردستی اور اگر راضی ہو تو دل سے مہربانی کریگا تجپر اور زندہ رہیگا خوش اور نہین محتاج ہوگا فریاد کرنے کا طرف غیر اُسکے کے جو کوئی اُسکو
شب جمعہ مین او رموجب ایک قول کے آدھی رات کو اتنا پڑھے کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالی اُسکے باطن کو معدن اسرار کریگا ٭ اَلْعَدْلُ انصاف
کرنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب جانا تو نے کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوے تو اپنے نفس مین گھبراہٹ اور تنگی اُسکے احکام سے بلکہ جان کہ جو اُسنے حکم فرمایا
میرے حق مین عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتھ توکل اور اعتماد کے اُسپر اور جو کچھ کہ پہونچے تجکو اللہ تعالی کی طرف سے خرچ کر اُسکو اُس جگہ مین کہ
لائق ہی خرچ کرنا اُسمین از راہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اُسکے عدل سے اور امید رکھ اُسکے فضل کی اور پرہیز کر اپنے سب امور مین افراط و تفریط سے
اور لازم کر اوسط درجہ کے امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کے بیس لقمہ پر لکھکر کھاوے حق تعالی تمام خلق کو مسخر اُسکا کریگا ٭ اَللَّطِیْفُ
باریک بین کہ دور و نزدیک اُسکے نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنے والا بندون پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ غور کرے امور دین
و دنیا مین اور نرمی سے لوگون کو راہ حق کی طرف بلاوے جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار
نہو یا بیمار ہی اور کوئی بیماردار ہی اُسکی نکرے یا بیٹی رکھتا ہو اور کوئی درخواست اُس سے نکاح کی نہین کرتا ہو وضو اچھی طرح کرے اور دو رکعت
نماز کی پڑھکر اس اسم کو اس نیت سے سو بار پڑھے حق تعالی مہم اُسکی کفایت کرے ٭ واسطے نصیب کھلنے بیٹیون کے اور صحت امراض کے اور کفایت
مہمات کے بعد تحیۃ الوضو کے سو بار مداومت کرے اور عمل پیران خواجہ رحمہ کا یہ ہی کہ واسطے ہر مہم دینی و دنیوی کے خالی جگہ مین ساتھ شرائط
دعا کے سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑھے مراد کو پہونچے گا ٭ اَلْخَبِیْرُ خبردار دل کی باتون پر اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہ ہی
کہ جب جانا تو نے کہ وہ میرے بھیدون پر مطلع ہی اور جانتا ہی میرے دل کی باتین تو تو بھی اُسی کو یاد رکھ اور بھول غیر اُسکے کو آگے یاد اُسکی کے اور
ہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہون سے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوے کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت نکر اسمین اور
امور دین و دنیا کے مین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کے ہاتھ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی پاویگا ٭ اَلْحَلِیْمُ بردبار کہ نہین جلدی کرتا گنہگارون کے
عذاب دینے مین بلکہ ڈھیل دیتا ہی اُنکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ تحمل کر ایذاے بدبختون پر اور تامل کر زیردستون کے عذاب دینے مین
اور دور کر غصے کو اور کمال حلم کا یہ ہی کہ نیکی کر اُس سے کہ برائی کرے تجسے جو کوئی اسکو کاغذ پر لکھکر دھووے اور پانی اُسکا کھیتی یا درخت پر
ڈالے آفتون سے امن مین رہیگا اور کمال کو پہونچیگا اور برکت اُسمین ہوگی ٭ اَلْعَظِیْمُ بزرگ و برتر ذات و صفات مین حد اوہام سے
نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ عظمت آلہی کے آگے مالک کونین کو حقیر جانے اور دنیا کے لیے سر نہ جھکاوے اور حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل کرے
اُسکو اللہ تعالی کی خوشی کے لیے ساتھ بجا لانے اوامر کے اور بچنے نواہی کے اور کوشش کرنے کے اُن چیزون مین کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالے اُنکو
جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے خلق کی نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ٭ اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ لازم کر استغفار کو
اوقات رات اور دن مین خصوصًا وقت سحر کے اور بخش اُسکو کہ ایذا دے تجکو جسکو کچھ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کے یا غم و اندوہ اُسپر
غلبہ کرے اُسکو کاغذ پر لکھے اور روٹی پر اسکے نقش کو جذب کرے اور کھاوے حق تعالی شفا اور خلاصی اُسکو بخشے اور اگر اسکو بہت پڑھے سیاہی اُسکے
دل سے جاتی رہے اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے مین یارب اغفرلی تین بار کہے حق تعالی گناہ اگلے پچھلے اُسکے بخشیگا
جسکو درد سر ہو یا کوئی بیماری اور یا غم پیش آوے تین بار مقطعات یا غفور کے لکھکر کھاوے شفا پاویگا ٭ اَلشَّکُوْرُ قدردان اور دینے والا
ثواب بہت کا تھوڑے عمل پر منقول ہی کہ ایک شخص دیکھا گیا خواب مین پس کہا گیا اُسکو کہ کیا کیا اللہ تعالے نے ساتھ تیرے کہا حساب لیا

اللہ تعالی نے مجھسے پس ہلکا ہوا پلہ نیکیون میری کا پس پڑی اُسمین ایک تھیلی پھر بھاری ہو گیا وہ پس کہا مین نے کیا ہی یہ کہا مٹھی مٹی کی کہ ڈالی تھی تو نے ایک مسلمان کی قبر مین اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ شکر کرے اللہ تعالی کا اسطرح کہ سب نعمتون کو اُسکی طرف سے جانکر ہر عضو کو کہ جس واسطے پیدا کیا ہی اُسمین مصروف رکھے اور شکر ادا کرے لوگون کا اور احسان کرے اُنپر حدیث شریف مین آیا ہی لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا وہ کہ نہین شکر کرتا لوگون کا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکھ کی پیدا ہو اکتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑھے اور پیوے اور آنکھ پر ملے شفا پاوے اور تونگر ہو ح اَلْعَلِیُّ بلند مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ ذلیل کرا اپنے نفس کو اُسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و باطن کی مین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کر علم و عمل مین یہان تک کہ پہونچے تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اعلی امور کو اور مکروہ رکھتا ہی ادنی امور کو اور اسلیے کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ علو ہمت ایمان سے ہی جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار و بیقدر ہو بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تونگر ہو اور اگر مسافرت مین مبتلا ہو پھر وطن مالوف کو پہونچے ح اَلْکَبِیْرُ بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اُس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ یاد رکھے تو بڑائی اُسکی ہمیشہ یہان تک کہ بھول جاوے بڑائی غیر اُسکے کی اور کوشش کر بیچ کامل کرنے نفس اپنے کے ساتھ حاصل کرنے علم و عمل کے یہان تک کہ پہونچے کمال تیرا اورون کو اور مبالغہ کر تواضع مین اور احتراز کر بے ادبی سے ساتھ لازم کرنے خدمت مولی کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام اور والی اسپر مداومت کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات خوب سر انجام پاوین ح اَلْحَفِیْظُ نگاہ رکھنے والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونے سے نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ نگاہ رکھ اعضا اپنے کو گناہون سے اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکتفا کر تمام امور اپنے مین ساتھ تدبیر اُسکی کے اور راضی ہو اُسکے قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکے محفوظ رکھے اللہ تعالی نے اعضا محفوظ رکھا دل اُسکا اور جسکا محفوظ رکھا اللہ تعالی نے دل محفوظ رکھا بھید اُسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایک دن ایک چیز ممنوع پر پس کہا الہی چاہتا تھا مین بینائی اپنی واسطے عبادت تیری کے پس جب ہوئی سبب مخالفت امر تیرے کی تو لے لے اسکو پس اندھے ہو گئے اور تھے وہ نماز پڑھتے رات کو پس محتاج ہوئے پانی کی طہارت کیلیے پانی نہ ہاتھ لگا پس کہا الہی کہا تھا مین نے واسطے تیرے کہدے بینائی میری پس رات مین محتاج ہون مین اُسکا واسطے عبادت تیری کے پس پھر ملی ہو گئے جو کوئی اسکو لکھکر داہنی بازو پر باندھے خوف غرق اور جلنے اور دیو و پری اور نظر بد کے سے نڈر ہو ح اَلْمُقِیْتُ پیدا کرنے والا قوت بدنون اور ارواح کا اور دینے والا اُسکا انکو نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب جانا تو نے کہ وہ قوت پیدا کرنے والا اور دینے والا اُسکا ہی تو بھولے تو ذکر قوت کا آگے ذکر اُسکے کے جیسا کہ منقول ہی سہیل رح سے کہ وہ پوچھے گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر ہی الذی لا یموت کا ہی اور نہ طلب کر قوت ذات مگر مولی اپنے سے فرمایا اللہ تعالی نے وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر نزدیک ہمارے خزانے اُسکے ہین اور نہین اُتارتے ہم مگر ساتھ اندازہ مقرر کے اور دے تو ہر متعلق اپنے کو وہ قوت کہ مستحق ہی اُسکا پس ہووے طریقہ تیرا نفع پہونچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کھلانا بھوکے کا اور کہا قشیری نے کہ مختلف ہوتی ہین قوت پس بعضے بندے ایسے ہین کہ کر دانتا ہی اللہ تعالی قوت نفس اُنکی کا توفیق عبادات کو اور قوت دل اُنکے کا ہونے مکاشفات کو اور قوت روح اُنکی کا مداومت مشاہدات کو اور جب مشغول کرتا ہی اللہ تعالی بندے کو اپنی طاعت مین قائم کرتا ہی اُسکے لیے ایسے شخص کو کہ خبر گیری اور خدمت اُسکی کرتا ہی اور جب کہ رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کے سونپتا ہی طرف قوت اُسکی کے اور اُٹھا لیتا ہی اُس سے سایہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اُسکو غریبی پیش آئے یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت رووے سات بار خالی کوزہ یعنے آبخورہ وغیرہ پر پڑھکر دم کرے اور بعد اُسکے پانی اُس کوزہ مین ڈالے اور پیوے اور دوسرے کو پینے کو دیوے اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاک کا ہو بھول پر پڑھکر سونگھے قوت پاویگا اور ہر روز روزہ رکھ سکیگا ح اَلْحَسِیْبُ کفایت کرنے والا ہر حال مین یا حساب لینے والا بندون سے دن قیامت کے

نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ کفایت کرے حاجت محتاجون کو اور حساب کرنے والا ہووے نفس اپنے سے کہا قشیری نے کہ کفایت کرنا اللہ کا بندے کو
یہ ہی کہ کفایت کرتا ہی اُسکو ہر حال اور ہر شغل اُسکے مین اور جسنے جانا کہ اللہ تعالی کافی میرا ہی نہ پریشان دل ہووے خلق کے نہ متوجہ ہونے سے اُسپر
بسبب اعتماد کرنے کے ساتھ اُسکے کہ جو کچھ قسمت کا ہی بہر حال پہونچیگا اگرچہ بے توجہی کرین مجھسے لوگ اور جو کچھ کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچیگا اگرچہ
متوجہ ہون لوگ مجھپر اور جو کوئی اکتفا کریگا ساتھ نیک سرانجامی اللہ تعالی کے ہر حال مین پس راضی کریگا اُسکو مولے اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ
اختیار کریگا اُسکے لیے پس اختیار کریگا نہونے کو ہونے پر اور فقر کو غنی پر اور آرام پکڑیگا طرف نہونے اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولی کے جو کوئی
کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہے حسبی اللہ الحسیب اور ابتدا روز پنجشنبہ سے
کرے اللہ تعالے اُنکے شر سے نگاہ رکھے گا ح ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جائے گی ح اَلْجَلِیْلُ بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہ ہی
کہ نفس اپنے کو آراستہ کرے ساتھ صفتون کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے یا کھاوے تمام خلائق تعظیم و توقیر اُسکی
کرین ح اَلْکَرِیْمُ بڑا سخی اور بہت دینے والا کہ نہین ہو چکتا دینا اُسکا اور نہین خالی ہوتے خزانے اُسکے اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ دیوے
بغیر وعدے کے اور پرہیز کرے بُرے اخلاق و افعال سے اگر اپنے بستر مین یہ اسم بہت پڑھے یہان تک کہ سو جاوے فرشتے دعا کرین اور کہین
اکرمک اللہ اور مکرم اور معزز ہو اور کہتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی سبب سے اُنکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہین
ح اَلرَّقِیْبُ نگہبانی کرنے والا ہر چیز کا اور بعضون نے کہا کہ جاننے والا احوال بندون کا اور افعال اُنکے کا اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ نگاہ
رکھے تو اُسکو ہر حال مین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اُسکے کے سوال مین اور کرے تو نگہبانی اُنکی کہ کیا ہی تجکو نگہبان اُنکا حدیث شریف مین
آیا ہی کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاؤ گے رعیت اپنی سے یعنے جسکی خبر گیری کرنے کو فرمایا ہی اُسکی خبر گیری کا حال
پوچھا جائیگا اور کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کے یعنی جماعت اولیاء اللہ کے یہ ہی کہ ہووے غالب بندے پر یاد رب کی ساتھ
دل کے اور جانے یہ کہ اللہ تعالی مطلع ہی میرے حال پر پس رجوع کرے اُسکی طرف ہر حال مین اور ڈرے عذاب اُسکے سے ہر دم پس مراقبہ والا
چھوڑتا ہی باتین خلاف شرع از راہ حیا کے اللہ تعالے سے اور ہیبت اُسکی کے زیادہ اُس شخص سے کہ چھوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اُسکی کے
اور جو کوئی رعایت کرتا ہی اپنے دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اُسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی حساب لیگا
مجھسے ہر عمل کا خواہ تھوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سے کہ اُنکو خواب مین کسی نے دیکھا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ تعالی نے ساتھ تیرے
کہا کہ بخشا اللہ نے مجکو اور احسان کیا مجپر مگر یہ کہ حساب لیا مجھسے یہان تک کہ مواخذہ کیا مجھسے اس عمل پر کہ ایک دن تھا مین روزے سے
پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مین نے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا مین نے اُسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ نہین ہی میری ملک پھر ڈال دیا
مین نے اُسکو گیہون پر پس لے گئین میری نیکیون سے بمقدار بدلے توڑنے اُسکے کے اور جسکو معلوم ہوگی یہ بات نہین ضائع کریگا باطل چیزون مین
عمر اپنی اور نہین کھوتے کا غفلتون مین وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جاوے
تم سے جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑھے اور اُنکے گرد دم کرے تمام دشمنون سے اور سب آفتون سے نڈر ہوگا
ح اَلْمُجِیْبُ قبول کرنے والا دعا بیچارون کا اور جواب دینے والا پکارنے والون کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالی کی کرے
اوامر و نواہی مین اور حاجت روائی کرے حاجتمندون کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکھ کر اپنے پاس
رکھے حق کی امان مین رہیگا ح اَلْوَاسِعُ علم اُسکا فراخ ہی اور نعمت اُسکی سب کو پہونچے نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ سعی کرے فراخی علم اور

سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور سبھون سے کشادہ پیشانی رہے اور نہ فکر کرے حاصل کرنے مقاصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اسکو قناعت و برکت دے ٭ اَلْحَکِیْمُ استوار کار و دانا نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ کوشش کرے بیچ خلق پکڑنے کے اور علاقہ پکڑنے کے ساتھ کتاب اللہ کے اور محکم کرے کام اپنے اور چاہیے کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سے پرہیز کرے اور کوئی کام بے باعث حقانی اور داعیہ ربانی کے نکرے تا مستحق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہے ذوالنون مصری سے کہ کہا سنا مین نے کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتھ علم و حکمت کے معروف مشہور ہے انکی زیارت کو گیا مین چالیس دن انکے دروازے پر پڑا رہا نماز کے وقت وہ مسجد مین آتے اور پریشان و حیران پھرتے اور میری طرف کچھ التفات نکرتے اس حال سے تنگ آیا مین کہا مین نے ای جوانمرد چالیس روز ہوئے ہین کہ یہان ٹھہرا ہون مین اور تم میری طرف کچھ التفات نہین کرتے اور کلام نہین کرتے مجھکو کچھ نصیحت کرو اور کچھ حکمت سکھاؤ تا یاد کر رکھون مین کہا اُسپر عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا اگر خدا تعالیٰ توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکھ اور فقر کو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنی نہ ملنے کو عطا جان اور ساتھ غیر حق کے اُنس مت پکڑ اور صحبت نرکھ اور خواری کو عزت جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکھ اور توکل کو اپنی معاش کر ٭ از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر ہا الا کسی کہ سید ہد از وے نشان ترا ٭ جسکو کوئی کام پیش آوے کہ اُس سے سرانجام اُسکا نہو سکتا ہو اس اسم کو مداومت کرے مہم اُسکی سرانجام پاوے ٭ اَلْوَدُوْدُ دوست رکھنے والا فرمانبرداروں کا یا محبوب اولیا کے دلون مین نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ دوست رکھے خلق کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور احسان کرے خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا یہان تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے اور دوست رکھنا اللہ تعالیٰ کا بندون کو یہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے اُنپر اور تعریف کرتا ہے اُنکی اور بھلائی پہونچاتا ہے انکو اور دوست رکھنا بندون کا اللہ تعالیٰ کو یہ ہے کہ تعظیم کرتے ہین اسکی اور محبت رکھتے ہین اسکی دلون مین اور آیا ہے حدیث قدسی مین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بڑا دوست دوستون مین طرف میرے وہ ہے کہ عبادت کرے واسطے غیر عطا کے یعنی خالص اُسی کی خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتھ امید عطا کے اگر میان بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑے اس اسم کو ایک ہزار و ایک بار طعام پر پڑھے اور جس جانب سے کہ ناموافقتی ہو اُسکو دین تا کھاوے اُنکے درمیان مین اتفاق و الفت ہو جائیگی ٭ اَلْمَجِیْدُ بزرگ و شریف ذات و افعال مین نصیب بندے کا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا جسکو آبلہ پایا باد فرنگ یا جذام یا برص ہو ایام بیض مین روزے رکھے اور وقت افطار کے بہت پڑھے اور پانی پر دم کر کے پیوے شفا پاویگا اور جسکو اپنے ہمجنسون مین عزت و حرمت نہو ہر صبح ننانوے ۹۹ بار پڑھے اور اپنے پر پھونکے عزت و حرمت حاصل ہو گی ٭ اَلْبَاعِثُ اُٹھانے والا اور زندہ کرنے والا مردون کا قبرون سے اور بیدار کرنے والا دل غافلون کا خواب غفلت سے نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ زندہ کرے نفسون جاہل کو ساتھ نصیحت کرنے اور تعلیم کرنے کے اور بے رغبت کرنے کے دنیا سے اور رغبت دلانے کے نعمتون آخرت کی مین پس ابتدا کرے ساتھ نفس اپنے کے پھر اوردن کے جو کوئی چاہے کہ دل اُسکا زندہ ہو وقت سونے کے ہاتھ سینہ پر رکھے اور اس اسم کو ایکسو ایک بار پڑھے حق تعالیٰ دل مردہ اُسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ٭ اَلشَّهِیْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نے کہ اہل معرفت نہین طلب کرتے ساتھ اللہ کے کوئی مونس سوائے اُسکے بلکہ راضی ہوتے نہین ساتھ اسکے کہ وہ دیکھتا ہے احوال ہمارا اور جانتا ہے امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ یعنے کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا یہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہے اور نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نگاہ رکھے تو اُسکو یہان تک کہ نہ دیکھے تجکو اُس جگہ کہ منع کیا ہے تجکو اُس سے اور نہ غائب دیکھے تجکو اس جگہ سے کہ حکم کیا ہے تجکو اُسکا اور باز رہے تو بسبب علم اور دیکھنے اُسکے کے اس سے کہ پیش کرے تو حاجتین اپنی طرف غیر اُسکی کے اور باز رہے میل کرنے

طرف غیر اُسکی کے اور خلق بکثرت نا تیرا اس سے یہ ہی کہ ہووے تو گواہ حق پر اور رعایت کرنے والا حق کی جبکہ بیٹا یا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالح ہو چاہیے کہ تحت وقت
ہاتھ اُسکی پیشانی پر رکھے اور منہ آسمان کی طرف کر کر الشہید ہزار بار کہے یا شہید حق تعالی اُسکو صالح کرے ہو الحقّ ثابت ساتھ شان ... اور لائق
ساتھ خدائی کے اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب پہچانا تو نے کہ وہ حق ہی کہ ہووے تو اُسکے مقابلہ میں یاد خلق کی اور خلق کثرتا تیرا ساتھ اُسکے یہ ہی کہ الزام
کرے تو حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنے میں جسکا اسباب کچھ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کے چاروں کونوں پر یہ اسم لکھے اور کاغذ کے بیچ میں نام
اُس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہتیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کر کر شفیع لائے یا پایا جاوے یا اُسمیں سے کچھ پاوے اور اگر قیدی آدھی
رات کو سر ننگا کر کر ایک سو آٹھ بار پڑھے خلاصی پاوے ہو الوکیل کارساز فرمایا اللہ تعالی نے وکفی باللہ وکیلا یعنے کفایت کرتا ہی اللہ تعالے
کارساز ہونے میں وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنے اور جو کوئی بھروسا
کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اُسکو وتوکل علی الحی الذی لا یموت یعنی اور بھروسا کر ایسے زندہ پر کہ نہیں مرتا وتوکل علی العزیز الرحیم یعنے اور بھروسا کر
غالب مہربان پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ ضعیفوں اور عاجزوں کے کام میں کوشش کرے اور حاجت روائی انکی میں ایسی سعی کرے کہ
گویا وکیل انکا ہی اگر بجلی گرنے سے یا ہوا سے یا آگ سے یا پانی سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہ میں ... پڑھے
نڈر ہو ہو القوی المتین قوت والا استوار سب امور میں نصیب بندے کا یہ ہی کہ خواہش نفسانی پر ... قوی ہووے اور دین میں سخت ہووے
اور بیماری کرنے احکام شرع میں سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اُسکی دفع سے عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اُسکی ایک ہزار ایک سو
گولیاں بناوے اور ایک ایک گولی اُٹھاوے اور کہے یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالی اُسکے دشمن کو مقہور و مغلوب کرے
ہی اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت میں بہت پڑھے نسیان جاتا رہے مع المتین جسنے بچہ کا دودھ چھٹایا ہو اور وہ صبر نہیں کر سکتا ہی یا دودھ پلانے
والی کے دودھ میں نقصان ہو جاتا ہے لکھے اُسی آیت کو پلاوے اور دودھ والی کو بھی پلاوے تا صبر کرے بچہ اور ... والی کا دودھ زیادہ ہو اور اگر
کوئی اشغال و اعمال ملکی میں سے کچھ چاہے روز اتوار کے اول ساعت میں اُس نیت سے تین سو ساٹھ بار پڑھے وہ منصب پاوے ہو الولی اور
مددگار اور دوست رکھنے والا مومنوں کا نصیب بندے کا یہ ہی کہ دوستی کرے مسلمانوں سے اور کوشش کرے تائید دین میں اور سعی کرے حاجت روائی
خلق کی میں اور کہا قشیری نے کہ علامتوں دوستی اللہ تعالی کے سے یہ ہی کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالی بندے کو خیر کی یہاں تک کہ اگر ارادہ کرے
برائی کا بچاوے اُسکو اللہ تعالی مرتکب ہونے اُسکے سے اور اگر ناگہاں اُسمیں پڑ ہی جاوے تو ساتھ توبہ اور انابت کے جلدی سے پھیر لاوے اور اُسمیں چھوٹے
اور یہی معنی ہیں اسکے اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب یعنی جب دوست رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندے کو تو نہیں ضرر کرتا اُسکو کوئی گناہ اور اگر میل کرے
طرف قصور کرنے کے اطاعت اُسکی میں تو توفیق کرنے ہی کی دے اور یہ علامت سعادت کی ہی اور عکس اُسکا علامت شقاوت کی اور علامتوں
دوستی اُسکی سے یہی ہی کہ اُسکی محبت اپنے اولیا کے دلوں میں ڈالتا ہی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے خلق کے دل کی باتوں پر آگاہ ہو اور جسکی لونڈی
یا بیوی ہو کہ اُسکی سیرت سے خوش نہو جس وقت کہ اُسکے آگے جانا چاہے اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالی اُسکو صلاحیت پر لاوے ہو الحمید تعریف
کرنے والا ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندے کا یہ ہی کہ ہمیشہ تعریف کرنے والا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھ صفتوں کمال کے یا تعریف کیا گیا
ہو نزدیک خدا اور بندوں کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ افعال ہو اور جسپر فحش اور بدزبانی غالب آوے اور اپنے تئیں اُس سے نہیں نگاہ رکھ سکتا ہی
اس اسم کو پیالہ پر لکھے اور بعضوں نے کہا نوے بار پیالہ پر پڑھے اور ہمیشہ اس پیالے پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پاویگا ہو المحصی گھیرنے والا علم اُسکا
ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک اُسکے گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ نہو تجھے غفلت حرکت و سکون میں کسی لحظہ و لمحہ اور نہ نکلے

کو یقین ہو ۔۔۔ ہے کہ یا ہے حدیث شریف میں کہ نہیں حسرت کرینگے اہل جنت مگر اس ساعت پر کہ گذری ہو انکی بغیر یاد خدا کے
اور شمار کئے اسماء و اعمال و احوال اپنے پر اطلاع پاوے اور خلق کا پڑنا ساتھ اسکے یہ ہو کہ تکلف کرے بیچ شمار کرنے نعمتون کے جو بیان ہین اللہ تعالیٰ
کی تاکہ جانے تو عاجز ہونا اپنا شکر ادا کرنے سے اور گناہ اپنے شمار کرکے یاد کرے اور یاد کرے ان دونون کو کہ خیال رکھنے طاعت کا ہے اور یہ افسوس ہو کوئی
جمعہ کو اس اسم کے ہزار بار پڑھے عذاب گور سے اور عذاب قیامت سے نڈر ہوگا ۔ المبدئ المعید پیدا کرنے والا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنے والا نصیب
اس سے یہ ہو کہ رجوع کرے تو طرف اسکے ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کرے بیچ پیدا کرنے نیکیون کے اور اعادہ کرے یعنی پھر لاوے اگر اس عمل کو کہ اسمین کچھہ رہگیا ہو
یا قصور ہوا ہو المبدی جسکی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک ہے چاہیے کہ خاوند اسکا سحر کے وقت نوے بار اسکو پڑھے اور انگلی
شہادت کی گرد پیٹ کے پھراوے حمل ساقط نہو اور خلاصی پاوے اور اسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے جو کچھ اسکی زبان پر جاری ہو بصدق
و ثواب ہو ع المعید جسکا کوئی غائب ہو اور چاہے کہ وہ آجاوے یا اسکی خبر پاوے جس وقت کہ اسکے گھر کے لوگ سوتے ہوں اس اسم کو گھر کے چار دن
کونون مین ستر ستر بار پڑھے اور بعد اسکے کہے یا معید پھیر مجھ پر فلانے کو سات روز نگذرینگے کہ غائب آجاویگا یا اسکی خبر آویگی ع اور اگر کچھ جاتا رہے
اسی اسم کو بہت پڑھے پا جاوے ع المحیی الممیت زندہ کرنے والا اور مارنے والا یعنی زندہ کرتا ہے دلون کو ساتھ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہے حیات
جسم مین اور مارتا ہے بدنون کو اور دل کو ساتھ خواب غفلت و نادانی کے نصیب بندے کا اسسے یہ ہے کہ زندہ کرے خلق کو ساتھ نفع پہونچانے کے علم
اور دل کو ساتھ معرفت الٰہی کے اور مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ ہوتا ہے بعہدہ
اسکی قضا و قدر کا اور کہتا رہے یہ دعا کہ آئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا
لِّیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً مِّنْ کُلِّ شَرٍّ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی عضو کے سے خائف ہو اسم المحیی کو
سات بار پڑھے حق تعالیٰ اسنے نڈر کرے ع واسطے دفع درد ہفت اندام کے سات روز تک ہر روز پڑھکر دم کرے اور ۔۔۔
اسی دل اسکا زندہ ہو اور اسکے بدن مین تقویت پیدا ہو ع الممیت جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ متابعت مین غلبہ کرے وقت سونے کے ہاتھ سینے پر رکھکے
اور اسم الممیت کو پڑھے یہان تک کہ سو وے حق تعالیٰ اسکے نفس کو فرمانبردار کرے ع الحیّ زندہ سب سے پہلے اور سب کے بعد بھی نصیب بندے کا یہ ہے
کہ زندہ ہووے ساتھ یاد پروردگار تعالیٰ کے اور خرچ کرے جان اپنی اسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑھے
صحت پاوے یا اور کوئی پڑھے بیمار پر تو بھی صحت پاوے ع اور اگر بیمار پر آنکھ سامنے کرکر پڑھے صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑھے عمر اسکی دراز ہو
اور قوت روحانیہ اسمین زیادہ ہو ع القیوم قائم آپ بھی اور قائم رکھنے والا اور خبرگیری کرنے والا مخلوقات کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ بے پروا ہو
ماسوا اللہ سے اور کہا قشیری نے کہ جسنے پہچانا کہ وہ قیوم ہے راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال سے اور جیا ساتھ راحت تفویض کے پس نہ بخل کریگا اور نہ بقیمت
سمجھیگا دنیا کی بیش قیمت چیز کی جو کوئی اسکو بہت پڑھے وقت سحر کے دلون مین تصرف اسکا ظاہر ہو یعنے دوست رکھین لوگ اسکو ع اور
اگر بہت پڑھے مہمات اسکے بحسب دلخواہ بر آوینگے ع الواجد غنی کہ محتاج کسی کا کسی چیز مین نہین نصیب بندے کا یہ ہے کہ بیچ حاصل کرنے کمال مرتبہ کی
سعی کرے تا مستغنی ہو ساتھ فضل خدا کے ماسوا اللہ سے جو کوئی کہ وقت کھانا کھانے کے ساتھ ہر نوالے کے اسکو پڑھے وہ کھانا پیٹ مین نور ہو ع
اور جو کوئی خلوت مین اسکو بہت پڑھے تونگر ہو ع الماجد بزرگ نصیب بندے کا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا الواحد الاحد یکا ذات و صفات مین
نصیب بندے کا یہ ہے کہ یکتا ہووے بندگی مین جیسیکہ وہ یکتا ہے خدائی مین اور موصوف ہووے ساتھ ایسے فضائل کے کہ ہمجنس اسکے ویسے نہون
اگر کسی کا دل خلوت سے ہراسان ہو ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑھے خوف اسکے دل سے جاتا رہے اور قرب حضرت حق کا ہو اور اگر طالب فرزند کی لکھے اس اسم

کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے فرزند پیدا ہو ح اَلصَّمَدُ بے پروا کہ نہین محتاج کسی کا اور سب اُسکے محتاج نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ ہر حاجت مین رجوع
اُسکی طرف کرے اور بے فکر ہو اپنے رزق سے اور اسپر توکل کرے اور بچے دنیا کی حرام چیزون سے اور بے رغبت ہو زینت کی چیزون اُسکی سے اور نہ رغبت
کرے اُسکے حلال مین اور بے پروا ہو خلق سے اور سعی کرے حاجت روائی خلق کے مین جو کوئی سحر کو یا آدھی رات کو سجدہ کرے اور ایک سو پندرہ بار اس
اسم کو پڑھے صادق الحال والقول ہو اور کسی ظالم کے ہاتھ مین گرفتار نہو اور اگر بہت پڑھے بھوکا نہو اور اگر حالت وضو مین لکھے بے پروا ہو ح اَلْقَادِرُ
اَلْمُقْتَدِرُ قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا نصیب بندے کا یہ ہے کہ قادر ہووے اوپر باز رکھنے نفس کے خواہشون اور لذتون سے اگر وقت دھونے
اعضاء وضو کے ہر عضو دھوتے مین اسم القادر پڑھے کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار نہو اور کوئی دشمن اُسپر فتح نپاوے اور اگر کچھ کار مشکل درپیش آوے کہ تا ۴۱ بار
پڑھے وہ کار درستی پاوے ح المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کرے غفلت ساتھ ہوشیاری کے مبدل ہو اور جو کہ وقت اُٹھنے کے سونے سے اسم المقتدر کو ۲۰ بار
پڑھے تمام کام اُسکے حق تعالی کی طرف رجوع کرین ح اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ آگے کرنے والا دوستون کو ساتھ نزدیک کرنے کے درگاہ عزت اپنی سے اور پیچھے ڈالنے والا
دشمنون کا لطف اپنے سے نصیب بندے کا ان نامون پاک سے یہ ہے کہ نیکیون کی طرف سبقت کر کر اپنے تئین آگے کرے یعنی افضل ہو اورون سے
اور آگے کرے اُنکو کہ مقرب درگاہ عزت کے ہین یعنی عزیز رکھے اُنکو اور پیچھے ڈالے نفس اور شیطان کو اور مردودان درگاہ الٰہی کو اور اہتمام کرے امور
اپنے کا پس مقدم کرے اُس امر کو کہ بہت ضروری ہے پھر اُسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہے درمیان خوف و رجا کے اَلْمُقَدِّمُ جو کہ معرکہ جنگ مین
اسکو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کچھ رنج اسکو نہ پہونچے اور اگر بہت پڑھے نفس طاعت الٰہی مین فرمانبردار ہو ح الموخر اگر سو بار پڑھے دل اُسکا ساتھ
غیر حق کے آرام نہ پکڑے ح اور جو کہ ہر روز سو بار پڑھے تمام کام اُسکے باتمام پہونچین اور اگر اکتالیس بار پڑھے نفس اُسکا مطیع ہو ح اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ
پہلے سب سے اور پیچھے سب سے نصیب بندے کا یہ ہے کہ جلدی کرے طاعتون مین اور بجا لانے اوامر مین اور جان خرچ کرے اللہ کے لیے
تا حیات ابدی پاوے الاول اگر کسی کے فرزند نہو چالیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑھے مراد اُسکی برآوے ح جسکو آرزوے فرزند اور یا غنا کی یا
اور کوئی حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھے تمام حاجتین برآوین ح الآخر جسکی عمر آخر کو پہونچے اور اعمال نیک نرکھتا ہو اس اسم کو
ورد اپنا کرے حق تعالی عاقبت اُسکی بخیر کرے ح اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ آشکارا باعتبار مصنوعات کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر کمال صفتون
اُسکی کے اور پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسکو پانسو بار پڑھے حق تعالی آنکھین اُسکی
روشن کرے ح اور اگر خوف ہوا اور مینہ وغیرہ کا ہو بہت پڑھے امان پاوے اور اگر گھر کی دیوار پر لکھے دیوار سلامت رہے ح الباطن جو کوئی
ہر روز تینتیس ۳۳ بار یا باطن کہے صاحبان اسرار الٰہی سے ہو ح اور اگر مداومت کرے اسکی جو کوئی اسکو دیکھے دوست ہو ح اَلْوَالِیْ کارساز مالک
نصیب بندے کا مثل نصیب الوکیل کے ہے جو کوئی چاہے کہ گھر اُسکا یا غیر اُسکے کا معمور و آباد ہو اور رہوا اور مینہ اور تمام آفتون سے محفوظ رہے
اسم الوالی کو اوپر کوزۂ آب نارسیدہ کے لکھے اور پانی اُس کوزہ مین ڈالے اور اُس کوزہ کو گھر کی دیوارون پر مارے در و دیوار گھر کے سلامت رہین اور نیت کسی کے
تسخیر کے پڑھے چاہیے کہ گیارہ بار پڑھے وہ شخص مطیع و منقاد اُسکا ہو ح جو کوئی چاہے کہ گھر اُسکا یا غیر اُسکے کا خراب نہو تین سو بار اسم الوالی پڑھے
سلامت رہے ح اَلْمُتَعَالِیْ بہت بلند نصیب بندے کا اس سے وہی ہے جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے جو دشواری کہ ہو آسان ہو
اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض مین اس اسم کو بہت پڑھے اُسکی آفتون سے خلاصی پاوے ح اَلْبَرُّ نہایت احسان کرنے والا
نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ نیکی کرے مان باپ سے اور استاد سے اور بزرگون سے اور قرابتیون سے اور حقدارون سے جو کوئی آفتون ہوا
وغیرہ سے ڈر رکھتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاویگا اور جسکے کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑھے اور اُس لڑکے کو خدا تعالی کے سپرد کرے وقت بلوغ تک

امن مین رہیگا اور بعضون نے کہا کہ اگر کوئی شراب خواری اور زنا مین مبتلا ہو روز سات بار پڑھے دل اسکا اُس سے سرد ہو جے التَّوَّابُ توبہ
قبول کرنے والا اصل معنی توبہ کے ہین پھرنا جب نسبت اُسکی بندہ کی طرف کرین تو پھرنا گناہ سے مراد رکھتے ہین اور اگر پروردگار کی طرف نسبت کرین
تو پھرنا برحمت و توفیق ارادہ کرتے ہین اور اللہ تعالی میسر کرتا ہی اسباب توبہ کے اور توفیق دیتا ہی بندہ کو اُسکی اور بیدار کرتا ہی خواب غفلت سے ساتھ
تخویفات و تحذیرات اور آگاہ کرنے کی آگے گناہون کے عذاب پر پس رجوع کرتا ہی بندہ ساتھ توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ
فضل و کرامت کے پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہی بندہ کی توبہ پر جیسکہ فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع توبہ کنم نشکنم توبہ دہی نشکنم پس بندہ کو چاہیئے کہ ہمیشہ
امیدوار رہے اور دروازہ ناامیدی بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کرے اور گناہون سے پشیمان ہو اور گوش عبرت کے کھلے رکھے اور توبہ مین تاخیر
نکرے اور امر عجلوا التوبۃ قبل الموت کی فرمانبرداری کرے حکایت ایک وزیر عیسی بن عیسی نام ساتھ ایک جماعت سوارون کے چلا جاتا تھا لوگ
(جلدی کرو توبہ مین پہلے مرنے سے ۱۲)
بسبب عادت کے پوچھتے تھے کہ یہ کون ہی ایک بڑھیا راہ مین بیٹھی تھی اُسنے کہا چند آدمی کہتے ہین یہ کون ہی یہ ایک بندہ ہی چشم عنایت حق سے
گرا ہوا اور اس حال مین مبتلا عیسی بن عیسی نے یہ سُنا اور اپنے مکان کو پھر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتھ دولت توبہ کے مشرف ہوا اور
مکہ مبارک مین مجاور رہا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالی اسکو توبہ نصوح کرامت فرماوے اور
جو کوئی اسکو بہت پڑھے سب کار اُسکے اصلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑے رح نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ امید قوی رکھے
قبول ہونے توبہ کی اور ناامید نہووے اُترنے رحمت اُسکی سے اور درگذر کرے تقصیر وارون سے اور قبول کرے عذر عذر کرنیوالون کا اگرچہ کئی بار ہو اور
ساتھ کرم و انعام کے اُنپر رجوع کرے اور جو کوئی بعد نماز چاشت کے کہے اللہم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اُسکے بخشے جاوین کذا فی
کتب الحدیث المنتقم بدلا لینے والا کافرون اور سرکشون سے ساتھ عذاب کے نصیب بندے کا یہ ہی کہ بدلا لے اپنے دشمنون سے کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن ترین دشمنون کا
نفس امارہ ہی اور سزا اُسکی یہ ہی کہ جب کچھ گناہ کرے یا عبادت مین قصور کرے تو انتقام لے اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میرے نفس نے
تکاسل کیا ایک رات راتون مین سے بیچ درود کے پس سزا دی مین نے اُسکو کہ پانی ندیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکے تین جمعون تک
ملازمت اسکی کرے دوست ہو اور جس نیت سے کہ آدھی رات کو پڑھے وہ کام سرانجام پاوے اور بیچ روایت غیر ابو ہریرہ رض کے المنعم بھی آیا ہی جو کوئی اسم المنعم
مداومت کرے ہرگز محتاج کسی کا نہووے رح العَفُوُّ درگذر کرنے والا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندے کا اس سے وہی ہی جو غفور مین کہا اور
حضرت شیخ رح نے شرح اسماء حسنی مین یون لکھا ہی کہ العفو محو کرنے والا سیئات کا اور درگذر کرنے والا معاصی سے قریب معنی غفور کے ہی ولیکن اُس سے
ابلغ ہی اسلیے کہ غفران بمعنی ستر و کتمان کے ہی پس غفار بمعنی ڈھانکنے والے کے اور عفو مشعر بہ محو و معدوم کرنے کے ہی اور بندہ ہر چند گنہگار ہو لیکن
عفو پروردگار کا امیدوار رہے پس دست رد کسی گنہگار کی پیشانی پر نرکھنا چاہیے شاید کہ مولی کریم بخش دے اُسکو بسبب اقامت حد شرع اور حکم دین کے
رباعی رد مکن ہیچ را چہ دانی کہ ازل + نام او در نامۂ نیکان بود + او رود بر جای نیکان وان گمان + بر تو در روز حشر تاوان بود + اور تخلق اس سے یہ ہی
کہ تقصیرات لوگون کی اور گناہ اُنکے کہ اُسکے حق مین کیے ہین عفو کرے تا درجہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوے جسکے گناہ بہت ہون اس
اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالی تمام گناہ اُسکے عفو فرماوے الرَّءُوْفُ بہت مہربان نصیب بندے کا مثل الرحیم کے ہی منقول ہی کہ ایک شخص کا ہمسایہ بُرا تھا
جب وہ مرا تو اُس شخص نے اُسکی نماز نہ پڑھی پھر دکھایا گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا کہ بخشدیا مجھے اور کہا اُسنے
کہ کہنا فلانے شخص سے یعنی نماز پڑھنے والے سے لو انتم تملکون خزائن رحمۃ ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق + حاصل یہ کہ میرا رب بہت مہربان ہی اگر
تمھارا اختیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے یہ اُسنے طعن کیا نماز پڑھنے پر الرؤف جو چاہے کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑا دے اُسکو دس بار پڑھے

وہ ظالم شفاعت اس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کرے دل اُسکا مہربان ہو اور سب کو دوست رکھے اور سب لوگ اُسپر مہربان ہوں
ہ مَالِکُ الْمُلْکِ مالک سارے جہان کا نصیب بندے کا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ شہر الملک دروازے پر یعنی اللہ کے دروازے پر آنا کھولے جاوین سجدے
بہت سے دروازے اور گردن جھکا ایک بادشاہ کے لیے یعنی اللہ تعالی کے لیے تا کہ جھکین تیرے لیے بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالی نے وان من شئ الا عندنا
خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کرے تونگر ہو اور حاجات ومہمات دارین کی درستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذو الجلال والاکرام کی ہے ح
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا اور جسنے کہ جلال خدا کا پہچانا تذلل کرے اسکی درگاہ مین اور جسنے اکرام اُسکا دیکھا شکر کرے اسکا اسی
خدمت نکرے غیر اُسکی اور سوال نکرے غیر اُسکے سے نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور سلوک کرے بندگان خدا سے
اَلْمُقْسِطُ عدل کرنے والا نصیب بندے کا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے شر شیطان سے اور وسوسہ اُسکے سے
نڈر ہو اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود کہ رکھتا ہو حاصل ہو ح اَلْجَامِعُ جمع کرنے والا لوگون کا قیامت کو نصیب بندے کا یہ ہے کہ جمع کرے
علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کے بیت درجمعیت کوش تا ہمہ ذات
شوی بدتر سم کہ پراگندہ شوی بات شوی ؎ جسکے اہل اور اقارب اور اتباع متفرق ہوئے ہون وقت چاشت کے غسل کرے اور منہ آسمان کی
طرف کرے اور اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاوے پھر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرے تھوڑے عرصہ مین سب جمع ہو جائینگے ح اَلْغَنِیُّ
بے پروا ہر چیز سے جو کوئی بلا سے طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کے اعضا اپنے سے پڑھے اور ہاتھ نیچے کو لاوے حق تعالی بلا اسکی دفع کریگا
اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے اسکے مال مین برکت ہوگی اور کبھی محتاج نہوگا ح اَلْمُغْنِیُّ بے پروا کرنے والا جسکو چاہے نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ
استغنا کرے ماسوائے اللہ سے اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کرے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے خلق سے بے پروا ہوگا ح اَلْمَانِعُ باز رکھنے والا
ہلاک و نقصان کا بندون سے دین و دنیا مین نصیب بندے کا یہ ہے کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سے باز رکھے جب درمیان میان بیوی کے
خفگی اور نزاع واقع ہو جس وقت کہ سونے پر جاوے اسکو بیس بار پڑھے حق تعالی اُس غصہ کو دفع کرے ح اور حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین پہلے
اسم المانع کے اسم المعطی بھی نقل کی ہے اور ترجمہ اور شرح دونون اسمون کی یون کی ہے کہ جسکو جو کچھ چاہیے دے اور جسکو چاہے نہ دے لا مانع لما اعطی
ولا معطی لما منع اور بندے نے جب جانا کہ حق تعالی معطی اور مانع ہے اُسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیے اور اُسکے منع سے خائف اور تخلق یہ ہے کہ صالحین
اور مستحقون کو دیوے اور فاسقون اور ظالمون کو منع کرے یا قلب و روح کو انوار حضور و طاعت کے عطا کرے اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوے
اور ابو ہریرہؓ کی روایت مین کہ مشکوۃ مین ہے ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو موجب اس روایت کے تفسیر کرتے ہین ساتھ رد ہلاک کے یہ سب حضرت
شیخ نے لکھ کر پھر خاصیت معطی کی یہ لکھی ہے کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کرے یا معطی السائلین بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہو اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ
ضرر پہونچانے والا اور فائدہ پہونچانے والا جسکو چاہے کہا قشیری نے کہ انمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا و قدر سے ہے
پس جو کوئی تابعدار رہا اُسکے حکم کا پس وہ چیا راحت مین اور جو نہ تابعدار ہوا پڑا پھر آفت مین فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ لَمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ
عَلٰی بَلَائِیْ وَشُکْرٍ عَلٰی نَعْمَائِیْ کَانَ عَبْدِیْ حَقًّا وَمَنْ لَمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ وَعَلٰی بَلَائِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ ؎ شرح اسماء حسنی مین
حضرت شیخ نے بیچ شرح دونون اسمون النافع الضار کے یون لکھا ہے کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالی ہے اور پیدا کرنے والا درد اور
رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری مین وہی ہے اور گمان نہ لیجاوین کہ دارو نافع بذات خود ہے اور زہر ہلاک کرنے والا بنفس خود
اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہے اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہے یہ تمام اسباب عادی ہین بایں معنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہے کہ اللہ سبحانہ

۴۰

نے انکو اسباب کیا ہے اور بوساطت انکے پیدا کرتا ہے یعنی چیزون مذکورہ کو اور اگر چاہے بغیر انکے بھی پیدا کرے اور اگر چاہے باوجود انکے نکرے اصطلح تمام اجزاے عالم کو علویات و سفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باری تعالی کے ہین اور یہ تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کمانند قلم کے بیچ ہاتھ کاتب کے ہین اور بندہ کو چاہیے کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالی سے جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اسکی کا جانے اور حکم اور قضا الہی کا تابعدار ہو اور تمام امور سپرد اسی کے کرے تا زندگانی بسر کرے اس حال مین کہ خلق سے راحت مین ہو حکایت لائے ہین کہ موسی علیہ السلام نے دانتون کے درد سے حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گھانس دانت پر رکھ تا آرام ہو موسی علیہ السلام نے وہ گھانس دانتون پر رکھی آرام پایا بعد ایک مدت کے پھر ایک دانت مین درد ہوا وہی گھانس دانت پر رکھی درد زیادہ ہوا کہا الہی یہ وہی گھانس ہے کہ تونے تعلیم فرمائی تھی خطاب باعتاب ہو کہ اگر دفعہ توجہ ہماری جناب مین کی تھی تو نے شفا دی ہمنے اور اس مرتبہ توجہ گھانس کی طرف کی تو نے درد زیادہ کیا مین نے تا جانے تو کہ شفا دینے والے ہم ہین نہ گھانس اور تخلق یہ ہے کہ ساتھ امر الہی اور حکم شریعت کے ضرر پہونچاوے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پہونچاوے اور مدد کرے دوستان خدا کی انتہا جسکو ایک حال اور مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کی شبون مین سو بار پڑھے حق تعالی اسکو اس مقام مین ثابتی عطا فرماوے اور مرتبہ اہل قرب مین پہونچے ج النافع جو کوئی کشتی مین بیٹھے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اسکو نہ پہونچے اور اگر ابتداء ہر کام مین اکتالیس بار پڑھے تمام کام حسب دلخواہ اسکے ہون ج النور روشن کرنے والا آسمان کا ساتھ ستارون کے اور روشن کرنے والا زمین کا ساتھ انبیا اور علماء وغیرہم کے اور دل مومنون کا ساتھ نور معرفت و طاعت کے نصیب بندے کا یہ ہے کہ روشن ہووے ساتھ نور ایمان و عرفان کے جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورۂ نور اور ایکہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے اسکے دل مین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اسکا روشن ہو ج الہادی راہ دکھلانے والا نصیب بندے کا یہ ہے کہ بندگان خدا تعالی کو اسکی راہ بتاوے اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین یون لکھی ہے کہ ہدایت راہ دکھانی اور منزل مقصود کو پہونچانا راہ نا تمام رہروون کا وہی ہے جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہے راہ نما وہی ہے اور جو کہ راہ عقبی کی چلتا ہے رہبر وہی ہے بیت گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم ✦ قافلہ ہاے شب روان پے نبرد بمنزلے ✦✦ اور پروردگار تعالی کی انواع انواع ہدایت کے لیے حصر نہین ہے الذی اعطی کل شیٔ خلقہ ثم ہدی جیسے لڑکے کو بعد پیدا ہونے کے پیٹ سے چھاتی چوسنے کی راہ بتائی اور چوزہ کو بعد نکلنے کے انڈے سے دانہ چگنے کی راہ بتائی اور شہد کی مکھی کو گھر بنانے کی راہ اور افضل اور بزرگ ترین ہدایت کی راہ دکھائی ہے اس طریق کے کہ موصل بجناب فیضمآب اور رویت ذات پاک اسکی کی ہے اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا انوار ون توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کے ہین اور بہرہ مند ترین بندون کے متعلق ساتھ اس اسم کے انبیا اور اولیا اور علماء ہین کہ راہ دکھانے والے خلائق کے ہین طرف صراط مستقیم کے خصوصًا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و الضالین ✦✦ ذوالنون مصری قدس سرہ نے کہا کہ تین چیزین عارفون کے اخلاق سے ہین تنگدل اور غمزدون کو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالی کی نعمتین غافلون کو یاد دلانی اور زبان توحید سے مسلمانون کو راہ حق دکھانی یعنے منھ انکے دلون کے دنیا سے طرف دین کے اور معاش سے معاد کی طرف لانے الہادی جو کوئی ہاتھ اٹھاوے اور منھ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو بہت پڑھے اور ہاتھ اوپر منھ اور آنکھون کے پھیرے مرتبہ اہل معرفت کا پاوے ج البدیع پیدا کرنے والا عالم کا بدون مثال کے کہا بعضون نے کہ جسنے امیر کیا سنت کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہے حکمت کی باتین اور جسنے امیر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہے بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و افعال مین اور کھانے مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہ بھی

کہا ہے کہ جسنے مداہنت اپنی زندگی میں بدعتی کی تعظیم کی ہے سو ابدا ہو اپنے عبادت سنتون کی اعمال اُسکے سے اور جو کوئی ہنستا ہے بدعتی کو دیکھکر نکال لیتا ہے اللہ تعالیٰ نور ایمان کا دل اُسکے سے البدیع جسکو کوئی غم یا مہم پیش آوے ستر ہزار بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑھے وہ مہم سرانجام پاوے اور اگر باوضو منہ قبلہ کی طرف کرکر اتنا پڑھے کہ سو جاوے جو کچھ چاہے خواب مین دیکھے الباقی ہمیشہ رہنے والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑھے تمام عمل اُسکے قبول ہون اور کسی سے رنج اُسکو نہ پہونچے الوارث باقی بعد فنا موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندے کا یہ ہے کہ اُن اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سے ہین کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہا کی مراد وارث سے باقی بعد فنائے موجودات کے ہے کہ تمام املاک بعد فنائے مالکون کے رجوع اُسکی طرف کرینگے اور یہ بنظر ظاہر ہے ورنہ وہ ہی مالک علی الاطلاق ازل سے ابد تک بے تبدیل ملک کے اور تمام ملک و ملکوت اُسیکے لیے ہے بے شریک کے اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کے گوش ہوش سے سنتے ہین بندے کو چاہیے کہ بیچ حکم مال و میراث کے نہ اور جانے کہ سب کچھ چھوڑ جاتا ہے مو تو اقبل ان تموتوا اشعار عارفون کا ہے مصرع دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بہ بند اور تخلق یہ ہے کہ تحصیل علوم اور معارف دین کرے تا وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنے آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑھے کچھ رنج اُسکو نہ پہونچے اور جو کوئی اِسکو بہت پڑھے تمام کام اُسکے بن آوین الرشید رہنما عالم کا کہا بعضون نے کہ راہ دکھانا اللہ کا بندے لیئے کو یہ ہے کہ راہ دکھاوے نفس اُسکے کو طرف طاعت اپنی کی اور قلب اُسکے کو طرف معرفت اپنی کے اور روح اُسکی کو طرف محبت اپنی کے اور علامت اُس شخص کی کہ راہ دکھاتا ہے اُسکو حق واسطے سنوارنے نفس اُسکے کے یہ ہے کہ الہام کرتا ہے اللہ توکل و تفویض تمام امور مین منقول ہے کہ بھوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتھ گرد کرنے ایک چیز کے کہ اُن پاس تھی کھانے کے لیے پس نکلا وہ ناگہان ایک شخص ملا کہ اُسکے ساتھ ایک خچر تھا کہ اُسپر چالیس ہزار دینار تھے پس پوچھا اُسنے اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہ میراث اُسکی ہے کہ اُسکے باپ کے مال مین سے پہونچی ہے اور مین غلام اُسکا ہون پھر لے آیا وہ شخص اُسکو ابراہیم کے پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر ہے تو سچا تو آزاد ہے اللہ کی خوشی کے لیے اور جو کچھ کہ ساتھ تیرے ہے بخشا مین نے تجھکو پس چلا گیا میرے پاس سے پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نے اے رب میرے کلام کیا مین نے تجھسے بیچ مقدمہ روٹی کے اور تو نے دی دنیا مجھکو بکثرت پس قسم ہے تیرے حق کی اگر مار ڈالیگا تو مجھے بھوک سے نہین مانگنے کا مین تجھسے کچھ جو کوئی تدبیر اپنے کار کی نجانے اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونے کے ہزار بار پڑھے جو کچھ کہ صواب ہو اُسپر ظاہر ہو اور اگر مداومت کرے اسکی مہمات اُسکی بے سعی اُسکی کے سرانجام پاوین الصبور بسیار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگارون کے اور نصیب بندے کا اس سے ظاہر ہے صبر لغت مین شکیبائی کرنی صبور وہ کہ بیچ پکڑنے گنہگارون کے شتابی نکرے اور بیچ عقوبت اُنکی کے جلدی نکرے اور صبور نزدیک معنی حلیم کے ہے اور فرق یہ ہے کہ صبور مشعر ہے اسپر کہ اگرچہ اب صبر کیا ولیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہے اور بعضون نے کہا کہ صبور یعنی صبر دینے والے کی ہے بندون کو مصیبت مین اور بلا مین اور صبر دینے والا اوپر تحمل بار امانت کے اور صبر دینے والا اوپر مخالفت ہوا اور شہوت کے اور صبر دینے والا اوپر مشقت کے ساتھ ادائے عبادت کے وہی سبحانہ تعالیٰ ہے اور بندے کو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤن اور رنجون کے صبر اُسی سے چاہے اور نافرمانی سے دور رہے اور تخلق یہ کہ کسی کام مین جلدی اور شتابی نکرے اور آرام و تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق مین پناہ اللہ تعالیٰ سے ڈھونڈھے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ایک شیخ نے مشائخ مین سے کہا کہ جام صبر پی اگر مارا جاوے تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا مصیبت یا درد دیا پیش آوے تینتیس بار اسکو پڑھے اطمینان باطن پاوے اور اگر آدھی رات یا دوپہر کو مداومت کرے واسطے زبان بندی اور خوشنودی دشمنون کے اور رضائے سلطان کے بعد غضب کے اور قبولیت دلون کے خاصیت تمام رکھتا ہے رواہ الترمذی والبیہقی فی الدعوات

الکبیر وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ نقل کی ترمذی نے او بیہقی نے دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی آور
کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ کتاب اللہ مین اور حدیث رسول اللہ مین سوای ان اسماء کے اور اسما بھی بائے ہین منجملہ انکے کتاب الصمد مین
یہ ہین الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الفارق القدیر القریب القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط
الملک المولی النصیر احکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذوالفضل ذوالطول ذوالقوة ذوالمعارج ذوالعرش رفیع الدرجات غافر الذنوب قابل التوب
الفعال لما یرید مخرج الحی من المیت اور حدیث شریف مین یہ آئے ہین الحنان المنان المغیث اور سوائے انکے اور کتابون مین توریت وغیرہ سے
اور بھی نقل کیے ہین للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنی کی شرح ملا علی قاری او شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کے سے وَعَنْ بُرَیْدَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بریدہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسے یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک بے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین اسکا ہمسر کوئی پس فرمایا
حضرتؐ نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسم اعظم کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا کی جاتی ہی
ساتھ اسکے قبول کرتا ہی یعنے اکثر مقبول ہوتی ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہی مثل لیلة القدر کے
لیکن جمہور علما کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ بشرط اسکے کہ اللہ کہے تو اور نہ ہو
تیرے دل مین سوائے اسکے کچھ تاثیر جبھی ہو گی کہ جب ایسا حال ہو گا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہین چنانچہ کچھ باب کے اخیر مین کو مذکور ہونگے اور
علما نے فرق سوال او دعا مین یہ نقل کیا ہی کہ سوال کے معنی ہین طلب کرنا جیسے کہین اللہم اعطنی اور اعطا دینا اسکا اور دعا کے معنی ہین پکارنا جیسے
کہین یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اسکا جیسے کہ فرماوے لبیک عبدی یعنی ہان بندے میرے ہو فرحہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا
مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ یُّصَلِّیْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ
الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور ایک شخص پڑھتا تھا نماز پس کہا اسنے یا الٰہی مانگتا ہون مین
تجھسے مطلب اپنا بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہی سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا ای صاحب
بزرگی اور بخشش کے ای زندہ ای خبر گیری کرنے والے سوال کرتا ہون مین تجھسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگے اللہ سے ساتھ نام
اسکے کے کہ بڑا ہی ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتھ اسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوے ساتھ اسکے دیوے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِیْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ
وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ
ان دو آیتون کے ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان او بیچ ابتدا سورۂ آل عمران کے اللہ نہین کوئی

معبود مگر وہ زندہ ہے خبر گیری کرنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا رَبَّہٗ وَھُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ لَمْ یَدْعُ بِہَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے سعدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچھلی کی یعنے حضرت یونسؑ کی جسوقت کہ دعا مانگی اپنے رب سے اُس حالت مین کہ تھے بیچ پیٹ مچھلی کے کہ دعا یہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین تھا ظالمون سے نہین دعا مانگتا ساتھ اُسکے کوئی شخص مسلمان بیچ کسی چیز یعنے حاجت کے مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ واسطے اُسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہ ہے کہ اللہ تعالے نے بھیجا اُنکو طرف رہنے والون شہر نینوی کے پس بلایا اُنکو طرف ایمان کے وہ ایمان نہ لائے پھر وحی بھیجی اللہ تعالی نے کہ اُنکو آگاہ کردے کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کے وہ یہ بات کہکر نکل کھڑے رہے اُنمین سے پس ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور قریب ہوا یہان تک کہ ٹھہرا اُنکے شہر پر اور نکلا اُسمین سے ایک دھوان پس جب یقین کیا اُنھون نے کہ قریب ہے اُترنا عذاب کا نکلے ساتھ بیبیون اور اولاد اور جانورون اپنے کے طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیون اور جانورون کے بچون کو ماؤن سے اور بلند کی آواز ساتھ زاری اور رونے کے اور ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہون سے اور کہا یا حی حین لا حی لا الہ الا انت پس دفع کیا اللہ تعالے نے اُنسے عذاب پھر قریب اُنکے شہر کے آئے حضرت یونس علیہ السلام تا کہ معلوم کرین حال اُنکا پس دیکھا دور سے کہ شہر اُنکا آباد ہے جیسا کہ تھا اور لوگ اُسکے زندہ ہین پس حیا کی اُنھون نے اور کہا کہ مین نے کہا تھا اُنکو کہ عذاب نازل ہوگا تمپر بعد تین دن کے اور نہ نازل ہوا پس چلے گئے اور نہ جانا کہ عذاب اُترا تھا اُنپر پھر دفع ہوگیا پس یہان تک کہ آئے ایک کشتی پر اور بیٹھے اُسمین پس جب بیٹھے ٹھہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اُسکے جاری کرنے مین نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحون نے کہ یہان کوئی غلام بھاگا ہوا ہے پھر قرعہ ڈالا اُنھون نے درمیان کشتی والون کے پس نکلا قرعہ یونسؑ کے نام پر کہا اُنھون نے کہ مین ہون غلام بھاگا ہوا پھر ڈال دیا اپنے کو دریا مین پس نگل گئی مچھلی اللہ کے حکم سے اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالی نے یہ کہ محفوظ رکھے اُنکو پس ٹھہرے اُسکے پیٹ مین اور سیر کروائی اُنکو دریاے نیل اور دریای فارس کی اور دجلے کی پھر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنے مین ظالمون مین سے ہون بسبب نکلنے کے قوم مین سے پہلے اسکے کہ اذن دے تو مجکو نکلنے کا پس قبول کیا اللہ تعالی نے دعا اُنکی اور حکم کیا مچھلی کو اُنکے ڈالنے کا طرف زمین نصیبین کے کہ وہ ایک شہر ہے شام کے شہرون مین سے ہے ۲

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَاِذَا رَجُلٌ یَقْرَأُ وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَقُوْلُ ھٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِیْبٌ قَالَ وَاَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ یَقْرَأُ وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِہٖ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰی یَدْعُوْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُخْبِرُہٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْکَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُہٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ اَنْتَ الْیَوْمَ لِیْ اَخٌ صَدِیْقٌ حَدَّثْتَنِیْ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ رَزِیْنٌ روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا داخل ہوا مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین وقت عشاء کے پس ناگہان ایک شخص پڑھتا تھا قرآن و بلند کرتا تھا آواز اپنی پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریا کرنے والا یعنی منافق کہ پڑھتا ہے پکار کر دکھانے اور سنانے کے لیے فرمایا حضرتؐ نے بلکہ مسلمان رجوع کرنے والا یعنی غفلت سے طرف ذکر کے کہا بریدہؓ نے اور ابوموسی اشعری پڑھتے تھے قرآن و بلند کرتے تھے آواز اپنی یعنی اوپر جو گذرا کہ ایک

پڑھتا تھا وہ ابو موسیٰ ہی تھے پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا قراۃ اُنکی کا پھر بیٹھے ابو موسیٰ یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹھے یا بعد
نماز کے دعا مانگنے لگے پس کہا یا الٰہی تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجکو یعنی اعتقاد کرتا ہون تیرے حق مین کہ تو اللہ ہی نہین کوئی معبود سوا تیرے ایک ہی
بے نیاز نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی واسطے اُسکے ہمسر کوئی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالیٰ سے ساتھ نام اُسکے کے
ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتھ اُسکے دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتھ اُسکے قبول کرتا ہی کہا بریدہؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ خبر
پہونچاؤن مین ابو موسیٰ کو ساتھ اِس چیز کے کہ سُنی مین نے آپ سے فرمایا کہ ہان پھر خبر دی مین نے اُنکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا
ابو موسیٰ نے مجکو کہ تو آج کے دن سے میرا بھائی ہی سچا بیان کی تو نے مجسے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ رزین نے **ف** بیچ بیان اسم اعظم
کے اور بہت سے قول وارد ہوئے ہین بعضون نے کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بعضون نے لفظ ہو کو کہا اور بعضون نے الحی القیوم کو اور بعضون نے
مالک الملک کو اور بعضون نے کلمہ توحید کو اور بعضون نے اللہ الذی لا الٰہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ اُنھون نے
سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم پس دکھایا اُنکو خواب مین کہ اسم اعظم لا الٰہ الا اللہ ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ مخفی ہی اسماء حسنیٰ مین اور
بعضون نے کہا کہ اللّٰھم ہی بعض سلف سے منقول ہی کہ کہا جس کسی نے کہا اللّٰھم دعا کی خدا سے ساتھ تمام نامون اُسکے کے اور مانند اُسکے حسن بصری سے بھی
منقول ہی اور بعضون نے کہا الم ہی اور بعضون نے کہا کہ جو اسم اسماء الٰہی سے یاد کرے بندہ اللہ کو ساتھ اُسکے بطریق حضور و استغراق کے اسطرح کہ اُسکے
باطن مین اِس حالت مین سوائے اُسکے کچھ نہووے وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتھ اُسکے قبول ہوتی ہی یہ قول حضرت امام جعفر صادقؓ کا ہی ابو سلیمان
دارانی نے کہا کہ پوچھا مین نے بعضے مشائخ سے اسم اعظم کہا اپنے دل کو پہچانتا ہی تو کہا مین نے ہان کہا جسوقت کہ دیکھے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کے
اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہی اور ابو الربیع سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم کہا کہ لکھ اطع اللہ یطیعک یعنی فرمانبرداری کر اللہ کی
قبول کریگا عرض تیری حاصل یہ کہ اطاعت کرنی اللہ کی اسم اعظم ہی کہ اس سے مہربان ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اور قبول کرتا ہی دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
عارف سے مانند کن کے ہی کہ اللہ تعالیٰ سے یعنے جیسے اللہ تعالیٰ کن کے کہنے مین جو چاہتا ہی پیدا کر دیتا ہی ویسے ہی بندے کے لیے بسم اللہ کی برکت سے سرانجام
جس کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنے اسمین سب اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتے ہین
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ
الدُّعَاءِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ یَا رَحْمٰنُ
یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُخْفِیُّ یَا مُعْطِیُّ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحْمَدُ یَا حَمِیْدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَہَّابُ
یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ح ـ فخر

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

باب ہی بیچ بیان ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ
اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَأْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی سمرہ بن جندبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین کلام آدمی کے
چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت مین ہی بہت پیارے کلام طرف اللہ کے چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ
اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا ہی تجکو ساتھ کسی کے اُنمین سے شروع کرے تو **ف** یعنے بعد اللہ تعالیٰ کے کلام کے بندون کے کلامون مین یہ چار کلمے افضل ہین

یہ اسلیے کہا کہ چوتھا کلمہ قرآن میں نہیں آیا اور جو چیز قرآن مین نہین وہ افضل نہین ہر اُس چیز سے کہ قرآن مین ہی تو ایک حدیث مین آیا بھی ہی افضل الکلام بعد القرآن وہی من القرآن اور احتمال ہی کہ شامل ہو کلام کلام اللہ کو بھی یعنے اللہ تعالی کے کلامون مین سے بھی یہ کلمے افضل ہین اسلیے کہ تین تو قرآن مین بعینہ موجود ہین اور چوتھا قرآن مین یعنی اس آیت مین وکبرہ تکبیرا اور یہ کلمے افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا ہی کسی حال مین یا وقت مین مشغول ہونا ساتھ اُسکے افضل ہی تسبیح وغیرہ سے اور ساتھ کسی کے اُنمین سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کچھ اسکو ضرر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب مذکور سے پڑھنا عزیمت یعنی اولی ہی بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہی + ع ؛ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کو بہت محبوب ہی طرف میرے اُس چیز سے کہ نکلا ہی اُسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار دور کیے جاتے ہین گناہ اُسکے اگرچہ ہوون مانند جھاگ دریا کے یعنے بہت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ برابر ہی سو بار متفرق پڑھے یا اکٹھی اول روز مین پڑھے یا آخر روز مین مگر اولی اکٹھا پڑھنا ہی اول روز مین ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا وقت صبح کے اور وقت شام کے سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اُس چیز سے کہ لاویگا یہ مگر وہ کہ کہا اُسنے مانند اسکے کہ کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جسنے کہا مانند اُس چیز کے کہ کہا اُسنے وہ افضل لاویگا اُس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہی بلکہ جسنے کہا مانند اُس چیز کے کہ اُسنے کہا لاویگا مانند اُس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اُس سے جواب یہ کہ تقدیر کلام کے اور معنی اُسکے یہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر اُس چیز کے کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اُس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اُس چیز کے کہ اُسنے کہا پس وہ برابر اُسکے لاویگا اور جسنے کہا زیادہ اُس چیز سے کہ کہا اُسنے لاویگا وہ افضل اُس چیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کے ہی ع ہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہین ہلکے زبان پر بھاری ترازو مین یعنی ثواب اُنکا بھاری ہوگا میزان اعمال مین پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمے یہ ہین پاک ہی اللہ اور موصوف ہی ساتھ حمد اپنی کے پاک ہی اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ** قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ فَیُکْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِیْئَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِهٖ فِیْ جَمِیْعِ الرِّوَایَاتِ عَنْ مُوْسَی الْجُهَنِیِّ اَوْ یُحَطُّ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ الْبَرْقَانِیُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰی

فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمایا کیا عاجز ہی ایک تمھارا اس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیان پس پوچھا اُنسے ایک پوچھنے والے نے اُنکے ہمنشینون مین سے کہ کسطرح
حاصل کرے ایک ہمارا ہزار نیکیان یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑھے سو بار سبحان اللہ لکھی جاوینگی اُسکے لیے ہزار نیکیان یعنی اس حساب سے
کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین یا دور کیے جاوینگے اُس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ نقل کی یہ مسلم نے اور کتاب
مسلم مین یعنی صحیح مسلم مین تمام روایتون مین موسیٰ جہنی سے لفظ او یحط کا ہی کہا ابوبکر برقانی نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور یحییٰ
بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے پس اُنھون نے یعنی شعبہ وغیرہ نے لفظ ویحط کا بدون الف کے اور اسیطرح کتاب حمیدی کی مین ہی یعنی جمع بین
الصحیحین مین ف او یحط کے معنی یہ ہوتے ہین کہ دونون باتون مین سے ایک بات ہوتی ہی یا نیکیان لکھی جاتی ہین یا گناہ جھڑتے ہین
اور ویحط کے معنی یہ ہین کہ نیکیان بھی لکھی جاتی ہین اور گناہ بھی جھڑتے ہین اور یہ موید ہین اسکی روایتین ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی
اُنین بھی ویحط واو سے ہی پس ظاہرا ان روایتون مین منافات معلوم ہوتی ہی تطبیق انمین یون دیجاوے کہ کبھی آتی ہی واو معنی او کے پس نہین
منافات ہی دونون روایتون مین اور معنی یون ہونگے کہ جسنے پڑھی یہ تسبیح لکھی جاتی ہین ہزار نیکیان اگر نہون اُسکے ذمے گناہ یا جھڑتے ہین اُس سے
ہزار گناہ اگر ہون گناہ اُسکے ذمے ہ ہ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى
اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا کلام بہتر ہی
فرمایا وہ کلام کہ چُن لیا اللہ نے واسطے فرشتون اپنے کے سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہ مسلم نے ف چُن لیا یعنے ذکر مین سے فرشتون کے لیے
اور حکم کیا اُنکو ہمیشہ پڑھنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور یہ مختصر ہی چارون کلمون کا یعنے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا
اسلیے کہ تسبیح مین نفی شرک کی بھی ہی اور یہی معنی تہلیل کے ہین اور لازم آتا ہی اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنے بہت بڑا ع ❊
وَعَنْ جُوَیْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ
بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ
بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ
وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جویریہ سے کہ بیوی حضرتؐ کی تھین یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اُنکے پاس سے
وقت صبح کے اُسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھین ہوئی تھین اپنے مصلے مین پھر پھرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھی ہوئی
تھین اُسی جگہ فرمایا ہمیشہ رہے تو اُس حالت پر کہ جدا ہوا مین تجسے اُس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب تلک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر مین
مشغول ہی کہا کہ ہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہے مین نے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہین کہ اگر تولے جاوین
ساتھ اُس چیز کے کہ کہی تونے ابتداء اس دن سے تو البتہ غالب آوین اُنپر یعنے ثواب انکا زیادہ ہو ثواب اُنکے سے وہ چار کلمے یہ ہین پاکی بیان
کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اُسکی بقدر گنتی مخلوقات اُسکی کے اور موافق مرضی ذات اُسکی کے اور موافق بوجھ عرش اسکے کے اور
موافق مقدار کلمون اُسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کلمون یعنی کتابون اور صحیفون اُسکے کے یا اسماء یا صفات یا اوامر اسکے کے اور دلالت
کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر مین کیفیت کا ہی نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اُنکا خوب ہو اور حضور دل سے پڑھے اگرچہ کم
ہون افضل ہین اُن تسبیحات سے کہ جو ایسے نہون اگرچہ بہت ہون اور اسی قیاس پر قرأۃ قرآن کی ساتھ تدبر اور تفکر حضور کے اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہی

بہت قرأت سے کہ خالی ہوا ن چیزون کو رہ سے ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر
رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یأت احد
بافضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے نہین کوئی
معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو کہے دن مین سو بار ہوگا اسکے لیے
ثواب برابر آزاد کرنے دس بردون کے اور لکھی جاتی ہین اسکے لیے سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اس سے سو برائیان اور ہوتی ہے اسکے لیے پناہ
شیطان سے اس دن شام تک اور نہین لایا کوئی یعنے دن قیامت کے عمل بہتر اس چیز سے کہ لایا اسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اس سے
ف ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر شام کو پڑھے صبح تک اسیطرح پناہ مین رہے پس احتمال ہے کہ ہو یہ اختصار راوی سے یا حضرت ہی نے بیان
کیا ہو اسلیے کہ ظاہر ہے واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہ ثواب سو کا ہے اور جسقدر زیادہ پڑھیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہ سو خواہ اکٹھے پڑھے یا متفرق
یہی ثواب پاویگا لیکن افضل یہ ہے کہ اکٹھے پڑھے اور اول روز مین پڑھے تاکہ تمام دن پناہ مین رہے شیطان سے وعن ابی موسیٰ
الاشعری قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فجعل الناس یجھرون بالتکبیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا ایھا الناس اربعوا علی انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا وھو معکم
والذی تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ فقال ابو موسیٰ وانا خلفہ اقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فی نفسی فقال
یا عبد اللہ بن قیس الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت بلی یا رسول اللہ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ متفق علیہ
اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پس شروع کیا لوگون نے پکارنا ساتھ تکبیر کے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای آدمیون نرمی کرو اپنی جانون پر یعنے اتنی چلا کر تکبیر کہو تحقیق تم نہین پکارتے یعنے ساتھ تکبیر کے یعنی نہین یاد
کرتے بہرے کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے دیکھنے والے کو اور وہ ساتھ تمھارے ہے یعنے مطلع ہے تمھارے حال پر جہان کہین کہ ہو تم
برابر ہے کہ پکار کر یاد کرو یا چپکے اور وہ کہ پکارتے ہو اسکو بہت نزدیک ہے طرف ایک تمھارے کے گردن سواری اسکی سے کہا ابو موسیٰ نے اور مین تھا
پیچھے حضرتؐ کے یعنی اونٹ پر یا پیادہ کہتا تھا مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ اپنے دل مین پس فرمایا حضرتؐ نے ای عبد اللہ بن قیس کہ نام ہے ابو موسیٰ اشعری کا
کیا نہ خبردار کرون مین تجکو اوپر ایک گنج کے گنجون بہشت کے سے پھر کہا مین نے مقرر خبردار کیجیے یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے وہ گنج یہ ہے لاحول ولا قوۃ
الا باللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پکارنا ساتھ تکبیر کے یعنی بلند جگہ پہ چڑھتے ہوئے جو تکبیر کے سنت ہے پکار کر کہتے تھے یا مراد اس سے تکبیر اور مانند اسکے
کے ہے یعنی ذکر اللہ پکار کرتے تھے اور اخیر حدیث مین لاحول کو گنج اسلیے کہا کہ اسکے پڑھنے والے کو بہت ثواب ملتا ہے مانند گنج دنیا کے بلکہ دنیا کے گنج کی کچھ
بھی حقیقت نہین اسکے آگے اور مشائخ رح نے لکھا ہے کہ کوئی ذکر مدد کرنے والا عمل اس سے زیادہ نہین اور معنے اس کلمے کے یہ ہین کہ نہین پھر سکتا
گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے رح ع **الفصل الثانی** فصل دوسری
عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال سبحان اللہ العظیم وبحمدہ غرست لہ نخلۃ فی الجنۃ رواہ
الترمذی اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اسکے لیے درخت کھجور کا
بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے ف خاص کیا گیا درخت کھجور کا واسطے کثرت منفعت اسکی کے اور اچھے ہونے پھل اسکی کے رع + وعن

الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صباح یصبح العباد فیہ الا مناد ینادی سبحوا الملک القدوس رواہ الترمذی اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی صبح کہ صبح کریں بندے اُسمین مگر کہ ایک فرشتہ پکارنے والا پکارتا ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا معنی یہ ہین کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہے سب عیبون سے ۱۲ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعاؤن کا الحمد للہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لا الہ الا اللہ افضل اسلیے ہے کہ ایمان بغیر اسکے صحیح نہین اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ کلمہ افضل سب ذکرون مین اسلیے ہے کہ اسکو تاثیر عجیب ہے بیچ پاک کرنے باطن کے اوصاف بُرون سے کہ وہ معبود ہین بیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالے نے افرایت من اتخذ الہہ ہواہ پس جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو نفی ہوتی ہے سب معبودون کی اور الا اللہ کے کہنے سے ثابت ہوتا ہے ایک معبود یعنے اللہ اور رجوع کرتا ہے ذکر ظاہر زبان سے طرف تہ دل کے پھر قرار پکڑتا ہے اُسمین اور غالب ہوتا ہے اُسمین اور غالب ہوتا ہے اعضا اسکے پر پاتی حلاوت اسکی اُسنے کہ چکھا مزا اُسکا اور الحمد للہ کو دعا اسلیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کے ہے اور افضل اسلیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کے ہے اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہے فرمایا اللہ تعالی نے ولئن شکرتم لازیدنکم ۱۲ع ہم **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد راس الشکر ما شکر اللہ عبد لا یحمدہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنی سر ہے شکر کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اُس بندے نے کہ نہ تعریف کی اُسکی **ف** حمد فقط زبان سے ہوتی ہے اور شکر زبان اور دل اور اعضا سے ہوتا ہے پس حمد ایک شاخ شکر کی ہے اور حمد کو سر شکر کا اسلیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہے اور زبان سے بیان نعمت و تعریف الٰہی کا خوب ہوتا ہے اور زبان نایب تمام اعضا کی ہے پس گویا حمد بھی مجمل شکر ہے اور مفصل شکر کا جزء اعظم ہے اسلیے فرمایا کہ نہین شکر کیا اللہ کا اُس بندے نے کہ جسنے اسکو حمد نکی اور اس کلام مین اشارہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کرے ۱۲ع ہم **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیامۃ الذین یحمدون اللہ فی السراء والضراء رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اُن شخصون کے کہ بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے ہین اللہ کی وقت خوشی کے اور وقت سختی کے یعنے بہرحال راضی برضا ہوتے ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی علیہ السلام یا رب علمنی شیئا اذکرک بہ وادعوک بہ فقال یا موسی قل لا الہ الا اللہ فقال یا رب کل عبادک یقول ہذا انما ارید شیئا تخصنی بہ قال یا موسی لو ان السموات السبع وعامرہن غیری والارضین السبع وضعن فی کفۃ ولا الہ الا اللہ فی کفۃ لمالت بہن لا الہ الا اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے سکھلا مجھکو ایک چیز کہ یاد کرون مین تجھکو ساتھ اُسکے اور دعا کرون مین تجھسے ساتھ اسکے پس فرمایا اللہ تعالی نے اے موسیٰ کہہ لا الہ الا اللہ پس کہا موسیٰؑ نے اے پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی موحدین کہتے ہین یہ سوائے اسکے نہین کہ چاہتا ہون مین ایسی چیز کو کہ خاص کرے تو مجھکو ساتھ اسکے یعنی ذکر و یاد دعا خاص فرما کہ اوسمین شریک میرے نہووین فرمایا اے موسیٰؑ اگر ساتون آسمان اور آباد رکھنے والے انکے سوا اے میرے یعنی

فرشتے اور ساتون زمینین رکھی جاوین ایک پلڑہ مین اور لا الہ الا اللہ یعنے ثواب اسکا رکھا جاوے ایک پلڑہ مین البتہ جھک جاوے ان چیزون کے پلڑے سے پلڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نے یہ شرح السنہ مین ف اگر کوئی کہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا ایسی طلب کی تھی کہ بسبب اسکے اورون پر فائق ہون پس مطابقت جواب کے ساتھ سوال کی کیا ہوئی کہ فرمایا کہو لا الہ الا اللہ جواب یہ کہ گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ طلب کی تونے محال چیز اسواسطے کہ نہین کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب پڑھتے ہین اور حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی بسبب علت بشری کے کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہی ساتھ ایک چیز کے کہ وہ اورونکے پاس نہو مثلاً اگر اسکے پاس جواہر ایسا ہو کہ اورونکے پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہی اسیطرح اسماء اور دعاؤن اور علوم نادر اور کاریگریون کا حال ہی کہ انہین سے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہی کہ اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہی باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کے جاری اسیپر ہوئی ہی کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہی مانند زندگی اور نمک اور پانی کے کہ یہ چیزین کیسی عزیز ہین اور ہین بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کے کہ یہ انکے برابر عزیز نہین اور ہین کم اور مصحف شریف عزیز سب کتابون سے افضل ہی اور پایا جاتا ہی بہت اور سستا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہی اسکے آگے وہ پایا کم جاتا ہی اور جاہل اس سے ایسے دل سے خوش ہوتے ہین کہ علم قرآن و حدیث سے خوش نہین ہوتے اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات مین اور نفیس تر سب عبادتون مین اور افضل سب ذکرون مین اور کامل تر سب حسنات مین ہین حالانکہ اکثر ہین وجود مین اور آسان ترین حصول مین اور عوام نے ترک کر دیا ہی انکو اور مواظبت کرتے ہین اسماء غریبہ اور دعاؤن عجیبہ کی کہ اکثر انہین ایسے ہین کہ انکی کچھ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حاصل مثالون کے بیان سے یہ ہی کہ اکثر چیزین حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کے لوگ انکی قدر نہین جانتے اور بعضی چیزین اس درجہ کی عزیز نہین ہین اور لوگ انکو عزیز رکھتے ہین بسبب قلت کے اور اللہ تعالی نے یہ سوال حضرت موسی علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچھین اور رب العزت جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص و عوام کے اور ورد رکھین اسکا ہر وقت و ہر مقام مین وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ صَدَّقَہٗ رَبُّہٗ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْکَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْکُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَھَا فِیْ مَرَضِہٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْہُ النَّارُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا سچا کرتا ہی اسکو رب اسکا یعنی ثابت رکھتا ہی اور قبول کرتا ہی ان اقوال کو اور موافق کہنے اسکے کے فرماتا ہی نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہون اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اسکا کوئی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون نہین کوئی شریک واسطے میرے اور جب کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اسی کے لیے بادشاہت ہی اور اسی کے لیے تعریف فرماتا ہی اللہ تعالے نہین کوئی معبود مگر مین میرے ہی لیے بادشاہت ہی اور میرے ہی لیے تعریف ہی اور جب کہتا ہی بندہ نہین معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ تعالے کے فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد میری کے اور تھے حضرت فرماتے جس شخص نے کہا ان کلمات کو یعنے سواے جوابون مذکورہ کے اپنی بیماری مین پھر مر گیا نہ جلاویگی اسکو آگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَأَۃٍ وَبَیْنَ

یدیہا

یدیھا نوی او حصی تسبح بہ فقال الا اخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او افضل سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک ولا الہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہو سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ وہ داخل ہوتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت کے پاس اور آگے اُسکے گٹھلیاں کھجور کی تھیں یا کنکریاں تسبیح پڑھتی تھی ساتھ اُنکے یعنی تسبیح کو گنتی تھی ساتھ اُنکے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا خبر دوں میں تجکو ساتھ اُس تسبیح کے کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑھنے سے بہت سی گٹھلیوں پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہ ہو پاکی ہو اللہ کو بقدر گنتی اُس چیز کے کہ پیدا کی آسمان میں اور پاکی ہو اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ پیدا کی زمین میں اور پاکی ہو اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ درمیان آسمان وزمین کے ہو اور پاکی ہو اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ وہ پیدا کرنے والا ہو یعنے بعد اسکے یا ازل سے ابد تلک اور مراد اس سے ہمیشگی ہو اور اللہ اکبر مانند اسی کے اور الحمد للہ مانند اسی کے اور لا الہ الا اللہ مانند اسی کے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہو ف ایک عورت پاس بعضی روایتوں میں آیا ہو کہ وہ عورت حضرتؐ کی بیویوں میں سے تھیں جویریہ یا اور کوئی اور سا کنکریاں پر شک راوی ہو راوی کو شک ہوا ہو کہ گٹھلیاں تھیں یا کنکریاں اور تسبیح اسطرح کی کہ اب متعارف ہو حضرتؐ کے زمانہ شریف میں نہ تھی بعضے گٹھلیوں یا سنگریزوں پر پڑھتے تھے اور بعضے ڈورے میں گرہیں دیتے جاتے تھے لیکن یہ حدیث اصل صحیح ہو واسطے جائز ہونے اس تسبیح کے بھی بسبب تقریر یعنے جائز رکھنے حضرتؐ کے اسلیے کہ یہ تسبیح اُسی کے حکم میں ہو کیونکہ فرق نہیں ہو درمیان پروئے ہوئے دانوں کے اور بغیر پروئے ہوؤں کے بیچ مقصد گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوے اُسکے قول پر کہ گنا ہو اُسکو بدعت اور کہا ہو مشائخ نے کہ یہ کوڑہ ہو شیطان کے لیے اور منقول ہو کسی نے تسبیح دیکھی جنیدؒ کے ہاتھ میں بیچ حالت منتہی ہونے اُنکے پس پوچھا اس سے کہا کہ یہ ایسی چیز ہو کہ پہنچے ہم بسبب اسکے طرف اللہ کے پھر کیونکر چھوڑ دوں میں اسکو اور اللہ اکبر مانند اسی کے یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہو کہ بلفظ مثل ذلک کا کہا ہو یعنی عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسیطرح اسکے مابعد کے جملوں میں دونوں احتمال ہیں ع ہ ہ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حج مائۃ حجۃ ومن حمد اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حمل علی مائۃ فرس فی سبیل اللہ ومن ھلل اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن اعتق مائۃ رقبۃ من ولد اسمعیل ومن کبر اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی لم یأت فی ذلک الیوم احد باکثر مما اتی بہ الا من قال مثل ذلک او زاد علی ما قال رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہو عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے سبحان اللہ سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں ہوتا ہو مانند اُس شخص کے کہ کیے سو حج یعنی نفل حج اور جسنے الحمد للہ کہا سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں ہوتا ہو مانند اُس شخص کے کہ سوار کیا اُسنے لوگوں کو سو گھوڑوں پر خدا کی راہ میں اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں ہوتا ہو مانند اُس شخص کے کہ آزاد کیے اُسنے سو بردے اولاد حضرت اسمعیلؑ کے سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں نہیں لاویگا اُس دن میں یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اُس ثواب سے کہ لاویگا وہ اُسکو مگر وہ شخص کہ کہے مانند اسکے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہو ف مانند اسکے کہ کیے سو حج دلالت کرتی ہو

یہ حدیث اسپر کہ ذکر سہل الشرط حضور کے ساتھ اللہ کے افضل ہی عبادات شاقہ سے کہ ساتھ غفلت کے ہوں اور ممکن ہی کہ ہو یہ قبیلہ لاحق کرنے ناقص کے سے ساتھ کامل کے واسطے مبالغہ کے بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضوں نے کہا کہ ثواب مضاعفت تسبیح کا اصل ثواب حج کے برابر ہوتا ہی اور خدا کی راہ میں یعنی جہاد کے لیے دے ڈالے یا عاریۃً دے اور اسمیں رغبت دلائی ذکر کی تا کہ نہ التفات کرے طرف دنیا کے اور جمع کرنے ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے اسواسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہی نہ اور کچھ اور اسمیں شبہہ نہیں کہ مطلوب اولی ہوتا ہی وسیلہ سے اور آزاد کیے سو بردے اسمیں تسلی ہی واسطے ذکر کرنے والوں محتاجوں کے کہ عاجز ہیں عبادتوں مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہیں اور مراد اولاد اسماعیل سے عرب ہیں اسلیے کہ وہ افضل ہیں بسبب ہونے انکے کے قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ظاہر اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہی سب تسبیحات سے کہ اوپر اسکے مذکور ہوئیں اور اور بہت حدیثیں صحیحہ دلالت اسپر کرتی ہیں کہ افضل انمیں لا الہ الا اللہ ہی پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اسمیں یوں کیجاویگی کہ نہیں لاویگا اس دن میں ثواب کوئی سوا لا الہ الا اللہ پڑھنے والے اور الحمد للہ پڑھنے والے کے زیادہ اس ثواب سے کہ لاویگا یہ ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہی آدھی ترازوے اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہی نیکیوں کے تولنے کے لیے اسکو بھر دیگا اور الحمد للہ کہنا بھرتا ہی ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہیں واسطے اسکے پردہ ورے اللہ کے یہاں تک کہ پہونچتا ہی طرف اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہیں اسناد اسکے قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنی نرا ثواب الحمد للہ کا بھر دیتا ہی ساری ترازو کو اور افضل ہی سبحان اللہ سے یا مراد یہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدھی ترازو کو بھر دیتا ہی ثواب سبحان اللہ کا اور آدھی کو بھر دیتا ہی ثواب الحمد للہ کا دونوں ملکر ساری ترازو کو بھرتے ہیں اور اخیر حدیث کے معنی یہ ہیں کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہی درگاہ کبریائی میں اور بہت ثواب پاتا ہی پڑھنے والا اسکا اور اسمیں دلالت ظاہر ہی اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ خالص دل سے یعنی بدون ریا کے کبھی مگر کہ کھولے جاتے ہیں اسکے لیے دروازے آسمان کے یہاں تک کہ پہونچتا ہی طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہی جب تک کہ بچتا ہی کبیرہ گناہوں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف بچنا کبیرہ گناہوں سے شرط ہی جلدی قبول ہونے کی نہ اصل ثواب کے یعنی جلدی قبول جبھی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہوں سے بچے اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہی ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا میں ابراہیم سے اس رات کہ معراج ہوئی مجھکو یعنی ساتویں آسمان پر بیٹھے تکیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نے اے محمد کہنا اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا انکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہی مٹی اسکی یعنی مشک و زعفران ہی بجاے مٹی کے شیریں ہی پانی اسکا اور وہ ہی میدان

ہیں

پٹ پر یعنے ہموار خالی درختون سے اور تحقیق درخت اُسکے ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث حسن غریب ہے ازراہ اسناد کے **ف** میری طرف سے سلام لائق ہے پہنچنے والے کو کہ کہے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اُسکے
سبحان اللہ الخ معنی اسکے یہ ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکے کے پڑھنے سے آدمی جنت مین داخل ہوتا ہے اور بہت سے
درخت جنت مین لگائے جاتے ہین یعنے ہر کلمہ کے پڑھنے سے ایک درخت لگتا ہے پس جتنے زیادہ پڑھے گا اُتنے ہی درخت زیادہ لگائے جاوینگے
وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَ
التَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے یسیرۃ سے اور تھی وہ ہجرت کرنے والیون سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کر لینے پر کہنا سبحان اللہ اور لا الہ
الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتھ انگلیون کے یعنے تسبیحات مذکورہ اسلیے کہ وہ پوچھے
جاوینگے گویا گروانے جاوینگے اور نہ غافل ہو تم یعنے ذکر نہ چھوڑو پس بھلائے جاؤ گے رحمت سے یعنی اگر ذکر چھوڑو گے محروم رہو گے ثواب اُسکے سے
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** پوچھے جاوینگے الخ یعنے قیامت کو پوچھے گا اللہ تعالی کہ کیا کیا تھا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی انمین پھر
گواہی دینگے اپنے صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
اور اسمین رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کرے اعضا کو اُس چیز مین کہ راضی ہو اللہ تعالی اُس سے اور بچاوے گناہون سے اور اس سے معلوم ہوا کہ
انگلیون پر پڑھنا اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہے تسبیح پر پڑھنا ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ
لِرَبِّي فَمَا لِي فَقَالَ قُلْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي شَكَّ الرَّاوِي فِي عَافِنِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک زمیندار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکھلاؤ مجکو ایک ذکر کہ کہتا رہون مین
یعنے ورد کرون اُسکو فرمایا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اُسکا اللہ بہت بڑا ہے بڑا اور تعریف واسطے اللہ کے بہت ہے پاکی ہے اللہ کو پالنے والا
عالمون کا نہین پھرنا گناہون سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت والے کے کہا اُسنے پس یہ الفاظ ہین واسطے
ذکر رب میرے کے پس کیا ہے واسطے میرے کہ دعا کرون ساتھ اُسکے اپنے لیے پس فرمایا کہ یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر یعنے ساتھ توفیق دینے
طاعت کے حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنے طرف بہتر احوال کے اور روزی دے مجکو یعنے مال حلال اور عافیت سے رکھ
مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہ لفظ ہے یا نہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** آیا ہے بزاز کی روایت مین لفظ العلی العظیم کا یعنی
بجاے العزیز الحکیم کے اور مشہور بھی العلی العظیم ہی ہے لوگون کی زبان پر اگرچہ نہین وارد ہوا صحیح مسلم مین ع **وَعَنْ أَنَسٍ** أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوبَ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک درخت خشک پتون کے کے پھر مارا اُسکی ٹہنیون کو اپنی
لاٹھی سے پس جھڑے پتے پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جھاڑتا ہے گناہ بندون کے

جیسیکہ جھڑتے ہین پتے اس درخت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهَا الْفَقْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** اور روایت ہی مکحول سے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتایت کر کہنے لاحول ولاقوۃ الاباللہ کے پس تحقیق یہ گنج ہی گنجون بہشت کے سے کہا مکحول نے پس جو شخص کہ کہے نہین حیلہ یعنے واسطے دفع ضرر کے اور نہین قوت یعنے اوپر حاصل کرنے نفع کے مگر ساتھ محافظت اور قدرت اللہ کے اور نہین جھٹکارا عذاب اللہ کے سے مگر طرف اسی کے یعنی ساتھ رجوع کرنے کے طرف رضا اور رحمت اسکی کے دور کرتا ہی اللہ تعالی اس سے ستر دروازے یعنے ستر قسمین ضرر کہ ادنی انکی محتاجگی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین سند اسکی متصل اسلیے کہ مکحول نے نہین سنا ابوہریرہؓ سے **ف** گنج یعنے ذخیرہ ہی جنت کا کہ نفع اٹھاویگا اس سے پڑھنے والا اسکا اسدن کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی جوکہ آئی ہی حدیث مین کَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا پس دل کی محتاجگی دور ہوتی ہی اسکے پڑھنے سے اسلیے کہ جب اسکے پڑھنے والے نے معنی اسکے تصور کیے تو یقین ہوتا ہی اسکے دل مین کہ ہر امر اللہ ہی کے اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اور نہ دینا اسی کے ہاتھ ہی پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمتون پر اور سونپتا ہی امر اپنا اللہ تعالی پر اور راضی ہوتا ہی قضا و قدر پر پس ہوتا ہی بڑا ولی شیخ امام قطب ابوالحسن شاذلی نے کہا کہ صحبت رکھی مین نے اپنی سیاحت مین ساتھ ایک شخص کے پس وصیت کی مجکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت ممد و معاون اعمال نیک پر برابر لاحول ولاقوۃ الاباللہ کے اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت ممد و معاون برابر بھاگنے کے طرف خدا کے اور چنگل مارنے کے ساتھ فضل اسکے کے وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور نہین سند اسکی متصل یہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوت دیتی ہی اسکو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابوموسی اشعریؓ سے مرفوع لاحول ولاقوۃ الاباللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی ہی یہ صحاح ستہ والون نے اور روایت کی نسائی اور بزار نے ابوہریرہؓ سے مرفوع لاحول ولاقوۃ الاباللہ مع لامنجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا الْهَمُّ** اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولاقوۃ الاباللہ دوا ہی ننانوے بیماریون کی یعنی بیماریون دنیویہ اور اخرویہ کی ادنی انمین سے غم ہی یعنے غم دین اور دنیا کا **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ** اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ تبلاؤن مین تجکو ایک کلمہ کہ اترا ہی عرش کے نیچے سے گنج بہشت سے وہ کلمہ یہ ہی لاحول ولاقوۃ الاباللہ جب یہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمانبردار ہوا نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دعوات کبیر مین **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِيَ صَلَاةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُ رَزِينٌ** اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ کہا سبحان اللہ وہ ہی عبادت مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ ہی شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہی اخلاص کا یعنے توحید کا کہ سبب ہی خلاصی کا آگ سے اپنے پڑھنے والے کے لیے اور ثواب اللہ اکبر کا بھر دیتا ہی اس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور جب کہتا ہی

۳۹

بندہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ساتھ حضور دل کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ فرمانبردار رہو اور بہت فرمانبردار رہو انتہیٰ کی یہ رزین نے **ف** عبادت مخلوقات کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ

باب ہے بیچ بیان استغفار و توبہ کے

ف استغفار کے معنی ہیں طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہے اور کبھی نہیں اسلیے کہا والتوبہ یا استغفار زبان سے ہوتی ہے اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہیں رجوع کرنا گناہوں سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ تعالیٰ کی بندے کے یہ ہے کہ ڈھانکے گناہ اُسکے دنیا میں کہ نہ مطلع کرے کسی کو اُسپر اور ڈھانکے آخرت میں کہ نہ عذاب کرے اُسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنے بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکلجاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہیں گناہ کو اور سہل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنے بسبب خوف عذاب کے انتہیٰ اور توبہ اور استغفار کرنی بموجب امر توبوا الی اللہ جمیعا کے ہر بندے پر واجب ہے اسلیے کہ ہر ایک بسبب زوال مرتبہ اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہیں پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہوں گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح اور شام توبہ اور استغفار کو ورد کرے تاکہ کفارہ ہوتا رہے تمام گناہوں کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہوں یا خطاءً یا سہواً اور بسبب شومی گناہوں کے توفیق طاعت سے محروم نرہے اور ظلمت اصرار کے گناہوں پر دل کو بالکل نگھیرے اور کفر و دوزخ کو نہ پہنچاوے اور شرط توبہ کی چار ہیں ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے اور بسبب تعظیم امر اُسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان میں نہو مانند تعریف کرنے لوگوں کے اور ضعف و فقر اور مانند انکی کے دوسرے یہ کہ گناہوں گذرے ہوؤں سے شرمندہ ہو تیسرے یہ کہ آیندہ ترک کرے تا گناہوں ظاہر و باطن کا کرے چوتھے یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ ہرگز کوئی گناہ نہیں کرونگا اور کیفیت توبہ او صحت اس عزم کی یہ ہے کہ ابتدای بلوغ اپنے سے وقت توبہ تلک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہیں تا تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہوں قضا انکی کرے اور سستی نکرے انکے ادا کرنے میں ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل میں اور فرض کفایہ میں کہ نہ متعین یعنے نہ موقوف ہوا اُسپر اور جو منع چیزیں کی ہیں مانند پینے شراب وغیرہ کے انسے درگاہ خدا تعالیٰ میں توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور صدقہ دے تا توبہ اسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے وَہُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْ عَنِ السَّیِّاٰتِ اور یہ توبہ اللہ تعالیٰ سے کرنی اُن گناہوں سے ہے کہ محض گناہ خدا کے ہیں اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندوں کے ہوں تو اللہ سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اُسکی کی اور انسے بھی تدارک اسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشواوے اور اگر سوا مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اُس سے بخشواوے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اُس قصور کا اور نہیں تو بغیر ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کرواوے اور اگر اسمیں بھی خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالیٰ سے کرے اور تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اسکے دشمنوں کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اُسکے قائم مقام اُسکے ہیں اُنسے بخشواوے اور سلوک کرے اُنسے اور مردہ کے لیے بھی کچھ للہ دے اور توبہ اور استغفار میں دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نہ کہے کہ میں توبہ پر ثابت نہیں رہتے کا توبہ کیونکر کروں اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو گناہ اگلے اُسکے بخشے جاتے ہیں اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن میں کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اُسکے دل میں نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرلونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنیکے مر جاؤں لو جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدہ میں جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤں کو یاد کر کر عذاب الٰہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعد ہاتھ اٹھا کر کہے یا الٰہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہے اور عذر کرتا ہے گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ نظر رحمت کے

میری طرف دیکھ اور میرے سب گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت میں ہے اور توہی بخشنے والا ہے بعدہ درود پڑھے اور مسلمانوں کے لیے بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب اُسکا مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کا ہوتا ہے اور توبہ خواص کی یہ ہے کہ بری اخلاق سے کہ واجب ہے پاک کرنا دل کا اُنسے توبہ کریں اور توبہ محبوبوں کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوائے اللہ سے ہوتی ہے اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہیں کرتا لیکن فاسق وعاصی کردیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر وعلامات النفاق میں تفصیل سے کیا گیا ہے چاہیے وہاں سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہیں اور پرہیز کرنا بھی اُنسے دشوار ہے اور بحسب مذہب مختار کے تقوی میں خلل نہیں لاتے ہیں بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہوجاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتے المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہیں کردیتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر ودوزخ کو نہ پہونچاویں اور سہل تر علاج گناہوں سے بچنے کا یہ ہے کہ ہر چیز میں حد ضرورت پر ٹھہرے اور وہ یہ ہے لقمہ دفع کرنے والا بھوک کا اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت کرنے والا گرمی وسردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرور سے اور ساتھ وسعت کرنے کے مباح میں پڑتا ہے شبہات ومکروہات میں اور بسبب پڑنے کے مکروہات میں مرتکب حرام چیزوں کا ہوتا ہے اور یہاں سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور بعد اسکے گھر کفر وآگ کا ہے نعوذ باللہ منہ ع پیچ وتفسیر العلوم

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ تعالی سے اور توبہ کرتا ہوں طرف اُسکے دن میں زیادہ ستر بار سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** توبہ واستغفار کرنا حضرت کا نہیں تھا واسطے گناہ کے اسلیے کہ حضرت معصوم تھے بلکہ اسلیے تھا کہ حضرت اپنے اعتقاد میں جانتے تھے کہ قصور ہوا ہے بندگی میں کہ لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کے نہیں ہوئی اور منظور رغبت دلائی تھی امت کو توبہ واستغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تھے جب اُنھوں نے توبہ واستغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے گنہگاروں کو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی نے کہ تھیں زمین میں دو امانیں عذاب خدا سے پس ایک تو اٹھ گئی اور دوسری جو ہے پس چنگل مارو ساتھ اُسکے وہ امان جو اٹھ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ جو باقی ہے استغفار ہے فرمایا اللہ تعالے نے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ع

وعن الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہے اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہے دل میرے پر اور تحقیق میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ سے بیچ دن کے سو بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری میں حاضر رہے غافل نہو ادھر سے پس بسبب مشغول ہونے کے چیزوں مباح کے مثل کھانے کے اور بیویوں سے خلطہ کرنے کے اور سوا اسکے کے جو فی الجملہ ادھر سے غفلت ہوتی تھی اسکو بہ نسبت اپنے پردہ اور گناہ جانکر استغفار کرتے تھے اور اسکے اور بھی کتنے معنی لکھے ہیں علمانے بخوف درازگی کے یہاں نہیں ذکر کیے اور مختار وہ ہے کہ جو بعضے اچھے لوگوں نے لکھا ہے کہ مختار یہ ہے کہ یہ حدیث متشابہات سے ہے علم اسکا اللہ اور رسول کو ہے ایمان اسپر لاوے اور درپے سمجھنے معنوں اسکی کے نہووے ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہے اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق میں توبہ کرتا ہوں طرف اُسکے بیچ دن کے سو بار لیے پس تحقیق میں

بطریق اولی چاہیے کہ توبہ کرو ایک ساعت میں ہزار بار نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْمَا یَرْوِیْ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا
یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ
یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا
فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ
وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ
وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ
صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَہٗ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ
یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا ھِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْھَا عَلَیْکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاھَا فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلَا
یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اُن حدیثون کے کہ روایت کرتے تھے
اللہ برکت والے اور بلند سے یعنے حدیث قدسی ہی یہ کہ فرمایا اللہ تعالے نے ای میرے بندو تحقیق مین نے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے
پس وہ میرے حق مین ایسا ہی جیسا لوگون کے حق مین حرام اور کیا مین نے اُسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو آپسمین ای بندو میرے سب
تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنے محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو
کھلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون اُسپر رزق اور بے پروا کرون اُسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا مین تمکو ای بندو میرے سب تم ہونگے یعنی محتاج
ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہننے کو دیا مین نے پس مانگو مجھسے لباس پہناؤنگا مین تمکو ای بندو میرے تحقیق تم یعنے اکثر تمھارے خطا کرتے ہیز
رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو ای بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہونچوگے میرے ضرر کو تاکہ ضرر
پہونچا سکو مجھکو اور ہرگز نہ پہونچوگے نفع میری کو تاکہ نفع پہونچا سکو مجھکو یعنے گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے
کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان وفائدہ تمھارے ہی لیے ہی چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو ای بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور
آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے یہ میرے ملک مین کچھ یعنے اگر تم نہایت پرہیزگار ہو
یعنے جیسے حضرتؐ ہین ویسے ہوجاؤ تو ہمارے ملک مین کچھ زیادتی نہین ہوتی ای بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے اور آدمی تمھارے اور جن
تمھارے سب یعنے ملکر ہون اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنے مانند شیطان کے ہوجاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو ای بندو میرے
اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے
اُسکے کے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دینا اُس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسے گھٹاتی ہی سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ
ڈالی جاوے دریاے شور مین ای بندو میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمھارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پھر پورا دونگا مین تمکو بدلا انکا پس جو شخص
کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سواے بھلائی کے
یعنے برائی پس ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنے اسلیے کہ صادر ہوئی اُسکے نفس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ
اور دنیویہ سے مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہ ہی کہ اگر چھوڑے جاوین لوگ اُس حالت پر کہ اُنکی طبیعت مین ہی گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون

اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْہِمْ مِنْ نُوْرِہٖ اور یہ منافی نہین ہی ساتھ اس حدیث کے
کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہی اور مراد ضلالت سے نہ جاننا ہی تفصیل احکام ایمان کے کو اور حدود اسلام کے کو اور بخشتا ہون
گناہ سب یعنی ساتھ توبہ و استغفار کے یا مراد یہ ہی کہ سواے شرک کے بخشدیتا ہون اگرچاہتا ہون اور مگر جیسے گھٹاتی ہی سوئی کہا طیبی نے کہ گھٹانا سوئی کا
محسوس اور قابل اعتماد کے نہین عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہی اسلیے اُسکے ساتھ مشابہت دی و الا اللہ کے خزانہ مین کمی کا کیا باعث ہے اور کہا ابن ملک نے
کہ یا کہا جاوے کہ یہ قبیلہ بالفرض والتقدیر کے سے ہی یعنی اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانہ مین تو اسقدر ہو ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی
رَاہِبًا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا فَقَتَلَہٗ وَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ ائْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِہٖ
نَحْوَہَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ہٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی ہٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ
فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَہُمَا فَوُجِدَ اِلٰی ہٰذِہٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کے ایک شخص کہ مارے ایک کم سو آدمی پھر نکلا یعنی اُنمین سے پوچھتا تھا یعنی لوگون سے حال قبول ہونے توبہ اپنے کا پھر آیا
ایک عابد زاہد پاس اور پوچھا اُس سے پس کہا کیا ہی واسطے اُسکے یعنی اس فعل کے یا واسطے اس کام کرنے والے کے یعنی میرے لیے توبہ یعنی قبول ہوگی
یا نہین کہا اُسنے کہ نہین پس مارڈالا اُس شخص نے اُس عابد زاہد کو بھی اور شروع کیا پوچھنا پس کہا اُسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور ایسی مین یعنے
نام اُسکا لیا اور وصف اُسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہی کہ اُسمین ایک عالم رہتا ہی فتوی دیگا تجھکو قبول ہونے توبہ تیری کا پس آئی اُسکو موت یعنی جب
اُس بستی کی طرف روانہ ہوا اور قریب آدھی راہ کے پہونچا تو معلوم ہوئی اُسکو علامت مرنے کی پس جھکایا اُسنے سینہ اپنا طرف اُس بستی کے پس جھگڑے
بیچ قبض کرنے روح اُسکی کے فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اُس بستی کو کہ چلا تھا طرف اُسکے توبہ کے لیے یہ کہ نزدیک ہوجا
تو یعنے طرف میت کے اور حکم کیا طرف اُس بستی کے کہ راہب کو اُسمین مارکر چلا تھا یہ کہ دور ہوجا میت سے پھر فرمایا اللہ تعالی نے یعنی اُن فرشتون
کو کہ ناپو تم درمیان دونون بستیون کے یعنے جس بستی سے نزدیک ہوگا اُسی کے فرشتون کے حوالے ہوگا پس پایا گیا طرف اُس بستی کے کہ چلا تھا
اُسکے طرف نزدیک تر ایک بالشت پس بخشش کیگئی واسطے اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اُسکی کے حضرت عزرائیل سے
اور کہا ابن ملک نے کہ یعنے کہا ملائکہ رحمت کے نے کہ ہم لیجاوین اُسکو طرف رحمت کے اسلیے کہ یہ تائب تھا بسبب متوجہ ہونے کے طرف اُس بستی کے
توبہ کے لیے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگے اُسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ مارا اُسنے سو آدمیون کو اور نہین توبہ لی ابتک اور یہ حدیث
دلالت کرتی ہی اوپر فراخ ہونے رحمت اللہ تعالی کے طالب توبہ کے لیے اور کہا طیبی نے کہ جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اپنے بندے سے راضی کردیتا ہی
اُس سے دشمنون اُسکے کو اور حدیث مین رغبت دلائی توبہ پر اور منع کیا لوگون کو ناامید ہونے سے ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَہَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَہُمْ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرۃ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی اگر نہ گناہ کرو
تم البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور البتہ لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین پھر بخشش مانگین اللہ سے پس بخشے اللہ اُنکو نقل کی یہ مسلم نے ف مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت
رحمت اللہ تعالی کا ہی کہ وہ ایسا بخشنے والا ہی واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرنے مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہی
اسلیے کہ اُس سے منع کیا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلیے بھیجا ہی فخر الدین رحمہ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئ النھار ویبسط یدہ بالنھار لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس
من مغربھا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا رات
کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی
یہ مسلم نے ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب کرنے سے اسلیئے کہ عادت ہے لوگوں کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہیں تو ہاتھ پھیلاتے ہیں اسکے آگے پس معنی یہ
ہیں کہ بلاتا ہے گنہگاروں کو توبہ کی طرف اور بعضوں نے کہا کہ یہ کنایہ ہے وسعت مغفرت ورحمت سے اور یہاں تک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا
آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا پھر کسی کی توبہ نہیں قبول ہونے کی ہے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ توبہ اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی
ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربھا تاب اللہ علیہ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے قبول کریگا اللہ تعالیٰ
توبہ اسکی نقل کی یہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ یہ حد ہے قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے توبہ قبول ہوتی ہے بعد اسکے
نہوگی اور ایک حد اسکی اور ہے کہ پہلی حالت غرغرہ کے توبہ کرے حالت غرغرہ کے توبہ بھی نہیں قبول ہوتی ہے **وعن** انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کانت راحلتہ بارض فلاۃ
فانفلتت منہ وعلیھا طعامہ وشرابہ فایس منھا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلھا قد ایس من راحلتہ فبینا ھو
کذلک اذ ھو بھا قائمۃ عندہ فاخذ بخطامھا ثم قال من شدۃ الفرح اللھم انت عبدی وانا ربک اخطاء من شدۃ الفرح
رواہ مسلم اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ کرنے
بندے اپنے کے جسوقت کہ توبہ کرتا ہے طرف اسکے بہ نسبت ایک تمہارے کے کہ ہو سواری اسکی بیچ زمین جنگل کے پھر بھاگ رہے سواری اسکی اور اسپر تھا
کھانا اور پینا اسکا پس ناامید ہوا اس سے یعنے بعد تلاش کرنے کے پھر آیا ایک درخت کے پاس پس لیٹ رہا اسکے سایہ میں ناامید ہوکر اپنی سواری سے
پس اسوقت کہ وہ تھا اسیطرح سے دیکھا کہ ناگہان سواری کھڑی ہے نزدیک اسکے پس پکڑی مہار اسکی پھر کہا مارے نہایت خوشی کے یا الٰہی تو ہے
بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہنا یوں تھا کہ تو رب میرا ہے اور میں بندہ تیرا سبب
نہایت خوشی کے مدہوش ہوکر کہنے لگا بجاے اسکے کہ تو ہے بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے
نہایت راضی ہوتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اسکو مشابہت دی اس شخص کی خوشی کے ساتھ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل میں پائی ہے **وعن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفرہ فقال ربہ اعلم
عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ماشاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت
ذنبا فاغفرہ فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ماشاء اللہ ثم اذنب
ذنبا قال رب اذنبت ذنبا آخر فاغفرہ لی فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی
فلیفعل ماشاء متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندے نے یعنی امت

مین سے یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پھر کہا ای پروردگار میرے گناہ کیا مین نے پس بخش اس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اُسکے نے یعنے فرشتون سے
کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اُسکے لیے پروردگا بخشتا گناہون کو یعنے جب چاہتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی اور پکڑتا ہی ساتھ گناہون کے یعنی جب
چاہتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بخشا مین نے بندے اپنے کو پھر ٹھہر لیعنے گناہ کرنے سے ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میرے
کیا مین نے گناہ پس بخش اُسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اُسکے لیے پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اُسکے بخشتا
مین نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اُس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا ای پروردگار میرے کیا مین نے گناہ اور بخش اُسکو واسطے میرے پس
فرمایا کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اُسکے پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اُسکے بخشتا مین نے بندے اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کرے جو چاہے لیعنے جبتک استغفار کرتا رہے حاصل یہ کہ جبتک گناہ کرتا رہیگا اور استغفار کرتا رہیگا بخشون گا
گناہ اُسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اُسکی کا بخشش گناہون مین نہ امر ساتھ گناہ کے ہی **وَعَنْ** جُنْدُبٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی
عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ اَوْ کَمَا قَالَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جندب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یعنے اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشنے کا اللہ فلانے کو اور
حدیث بیان فرمائی حضرتؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کہاتا ہی مجھپر یہ کہ نہ بخشون کا فلانے کو پس تحقیق مین نے بخشا فلانے کو اور
نابود کیا عمل تیرا یا مانند اُسکے کہا نقل کی یہ مسلم نے **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اُسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو اللہ نہین بخشنے کا کہی یہ بات از
راہ تکبر کے کہ اُسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا جیسے کہ صادر ہوتی ہی بعضے جاہل صوفیون سے اور نابود کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی
مین نے قسم تیری حاصل یہ کہ اُس قسم کھانے والے نے جو یقین کیا تھا اُسکے نہ بخشے جانے کا اُسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہین ہی کسی کو قطعی
دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکے حق مین نص وارد ہوئی ہی مضائقہ نہین اُنکو کہنا ع **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ
مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
قَالَ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ
مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل استغفار یہ ہی کہ کہے تو یا الہی تو ہی ہی پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین
تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنے یقین کرنے والا ہون ساتھ وعدے تیرے کے کہ
حشر کے ہونیکا اور سوا اسکے کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اُس چیز کے سے کہ کی مین نے اقرار کرتا ہون مین واسطے تیرے ساتھ
نعمتون تیری کے کہ مجپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو مگر تو فرمایا حضرتؐ نے جو شخص کہ
پڑھے ان لفظون کو دن مین یقین کر کر معنون انکے پہر مرے اُسدن پہلے شام ہونے کے پس وہ بہشتیون مین سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ
یقین کرنے والا ہو ساتھ معنون ان الفاظ کے پھر مرے پہلے صبح سے پس وہ بہشتیون مین سے ہی نقل کی یہ بخاری نے ۲

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ ۲۸

عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے تحقیق کہ تو جبتک مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہوں کی اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا مین تجکو کسی عمل بد پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گناہ ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر پہنچین گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھسے بخشون مین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجھسے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے اندر بخشش کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذرؓ سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس شخص نے جانا کہ مین صاحب قدرت ہون اوپر بخشنے گناہون کے بخشتا ہون واسطے اسکے اور نہین پروا کرتا مین جبتک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسی کو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ جاننا بندے کا اسکو کہ اللہ قادر ہے مغفرت گناہون پر سبب ہے مغفرت کا اسلیے کہ جو کوئی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے گناہون کے بخشنے پر امید رکھتا ہے اس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہے کریم سے وہ محروم نہین کرتا اسکو پس یہ حدیث مانند اس حدیث کے ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ منقول ہے کہ حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیانؒ نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہے تو کہ بخشیگا اللہ مجھ جیسے کو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤن مین درمیان حساب لینے اللہ کے مجھسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو مین اختیار کرون اسلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہے مجھپر حاصل یہ کہ تم امیدوار مغفرت کے رہو وہ ارحم الراحمین ہے ۱۲ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو کردانتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اسکو یعنی حلال طیب اس جگہ سے کہ نہین گمان کرتا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہے اسکا اسلیے فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا اور یہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہے کہ جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور بخشے جاتے ہین گناہ اسکے پس ہوجاتا ہے حکم متقی اور متوکل کے اور انکی شان مین یہ آیت وارد ہوئی ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہے اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا منقول ہے حسن بصریؒ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا انسے قحط سالی کا پس کہا استغفار اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیدائش کا زمین اپنی مین پس سبھون کو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا انسے کہ شکوہ کیا لوگون نے تم سے کئی چیزون کا اور حکم کیا تمنے ان سبھون کو استغفار کرنیکا پس پڑھی انھون نے آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ یعنی جواب یہ ہے سب اس آیت سے ثابت ہین ۱۲ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دوام کیا گناہ پر اس شخص نے

یعنی مال پر برکت اور رسد ... اور اولاد اور ... تمہارے لیے باغ اور جاری کریگا تمہارے لیے نہرین ۱۲

کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن میں ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اصرار دوام یعنی گناہ پر بُرا ہے کہ اصرار صغیرہ پر
کبیرہ ہوتا ہے اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہونچاتا ہے پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہے حد اصرار سے کہ مصر وہی ہے
جو استغفار نہ کرے اور نادم نہ ہووے فخر **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی آدم ہے خطاکار ہے یعنی سوائے انبیا علیہم السلام
کے اسلیے کہ وہ معصوم ہیں خطا سے اور بہترین خطا کرنے والوں کے توبہ کرنے والے ہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِہٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُہٗ وَاِنْ
زَادَ زَادَتْ حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَہٗ فَذٰلِکُمُ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہے ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ اسکے دل میں پھر اگر توبہ کرتا ہے اور طلب بخشش کی کرتا ہے صاف کیا جاتا ہے دل اسکا اور اگر زیادہ
کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہاں تک کہ چھا جاتا ہے اسکے دل پر پس یہ ہے ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت میں ہرگز نہیں یوں بلکہ زنگ
باندھا ہے انکے دلوں پر اس چیز نے کہ تھے کرتے یعنے گناہ یہاں تک کہ نہیں باقی رہی انمیں خیر ہرگز نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** چھا جاتا ہے یعنی ڈھانپ لیتا ہے نور دل کو پس اندھا ہوتا ہے بینائی دل کی سے پس نہیں دیکھتا کوئی چیز علموں نفع دینے والی سے
اور حکمتوں فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہے شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہے نہ اوروں پر اور ثابت ہوتے ہیں اسکے دل میں آثار ظلم اور فتنہ کے
اور جرأت کرتا ہے گناہ پر ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ
یُغَرْغِرْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہے توبہ
بندے کی جبتک کہ نہیں غرغرہ لگتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جبتک کہ غرغرہ نہیں لگتا ہے یعنی جبتک یقین نہیں ہوتا موت کا جبتک توبہ
مقبول ہے اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہیں مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہیں درست خواہ توبہ کفر
کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لیس التوبہ الخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ توبہ گناہوں سے صحیح ہے نہ کفر سے پس انکے نزدیک ایمان
یاس کا غیر مقبول ہے اور توبہ یاس کی مقبول ہے اور کہا طیبی نے کہ یہ حکم گناہوں سے توبہ کرنے کا ہے اور اگر کسی سے حق اسکا بخشوا دے ایسی حالت میں تو
صحیح ہے ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِکَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ
عِبَادَکَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَھُمْ
مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے
قسم تیری عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا تیرے بندوں کو جبتک کہ ارواح انکی بدنوں انکے میں ہوں گی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے
قسم ہے اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہوں گا میں انکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہیں گے مجھسے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ**
صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُہٗ مَسِیْرَۃُ سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَۃِ
لَا یُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِہٖ وَذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے

جانب مغرب کے ایک دروازہ توبہ کے لیے کہ عرض اُسکا مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک کہ نکلے آفتاب جانب مغرب سے اور یہ یعنی طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کی طرف سے مانع ہی قبول توبہ کا معنی ہین اللہ تعالیٰ کے اس قول کے اُس دن کہ آوینگے بعضی نشانیان پروردگار تیرے کی نہین نفع دیگا کسی جان کو ایمان اُسکا ایسی جان کہ نہ تھے ایمان لاتے پہلے سے یعنی پہلے آنے بعضی نشانیون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف توبہ کے لیے یعنے کھلا ہوا ہی توبہ کرنے والون کے لیے یا علامت ہی واسطے صحت توبہ اور قبول توبہ کے حاصل یہ کہ لوگون کے لیے دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہی جبتک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہین نکلتا جب اُدھر سے نکلے گا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا پس نہین قبول ہو ویگا ایمان اور نہ توبہ گناہون سے اور اُس دن کہ آوینگی الخ یعنی ظاہر کریگا بعضی نشانیان تب جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سے اور باقی آیت یہ ہی اَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا یعنے یا نہ تھی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کی مین بھلائی یعنے توبہ نفع دیگی اُسکو توبہ حاصل آیت کا یہ ہی کہ جسدن آفتاب مغرب کی جانب سے نکلیگا تو جو کوئی پہلے اُسکے ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان ہوگا لیکن گناہون سے توبہ نکی ہوگی تو اُسکو ایمان یا توبہ اُسدن سے نہ نفع دیگی ع **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہون سے طرف توبہ کے یہان تک کہ موقوف ہو توبہ اور نہین موقوف ہوگی توبہ یہان تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے ف یعنے جبتک توبہ موقوف نہین ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تلک گناہون سے آدمی پاک ہوسکتا ہی اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہون سے نہین پاک ہوسکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلے کا حاصل یہ کہ جبتک آفتاب مغرب سے نہین نکلتا توبہ کرکر پاک ہوسکتا ہی اور جب اُدھر سے نکلیگا تو توبہ سے نہین پاک ہونے کا ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَحَابَّيْنِ أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ يَقُولُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُولُ أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ خَلِّنِي وَرَبِّي حَتَّى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَحْظُرَ عَلَى عَبْدِي رَحْمَتِي فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپسمین دوست ایک اُنمین سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہنا تھا گنہگار کو باز آ اُس چیز سے کہ تو اُسمین ہی یعنی گناہ سے پس کہتا گناہگار کہ چھوڑ دے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنے اسلیے کہ وہ غفور الرحیم ہی یہان تک پایا اُس عابد نے اُسکو ایکدن ایک گناہ پر کہ بُرا جانا اُسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہی تو مجھپر داروغہ پس کہا عبادت کرنے والے نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے طرف اُن دونون کے فرشتہ پس قبض کی ارواح اُن دونون کی پس اکٹھی ہوئی دونون یعنی ارواحین اُنکے نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنے برزخ مین یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا اُسنے کہ نہین طاقت رکھتا مین ای پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتون کو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ لیجاؤ اُسکو طرف دوزخ کے نقل کی یہ احمد نے ف اُس شخص نے جو عجب و اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اُس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نہین بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسلیے کہا ہی کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئین وہ بہتر ہی اُس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو ع **وَعَنْ** أَسْمَاءَ

بنتِ یزید قال سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ
ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولا یبالی رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب وفی شرح السنۃ یقول بدل یقرأ
اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت اے میرے بندو کہ زیادتی کی ہے نفس اپنے پر یعنے
بسبب گناہ کرنے کے ناامید مت ہو رحمت خدا کی سے اسواسطے کہ اللہ تعالی بخشتا ہے گناہ سب اور نہین پروا رکھتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
حسن غریب ہے اور شرح السنۃ مین لفظ یقول کا ہے بدلے یقرأ کے ف بخشتا ہے گناہ یعنی کافرون کے ساتھ توبہ کی اور مومنون کے ساتھ توبہ اور بغیر توبہ کے بھی اگر چاہتا ہے
۹ع **وعن** ابن عباس فی قول اللہ الا اللمم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللہم تغفر جما وای عبد لک
لا المّا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے الا اللمم کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الہی تو بخشدے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ جسنے نہین کیے چھوٹے گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ساری آیت یون ہے والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ یعنے جو لوگ کہ بچتے
کرتے ہین بڑے گناہون سے اور بےحیائیون سے سوائے چھوٹے گناہون کے تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنے والا ہے مغفرت کا پس اس آیت مین جمع ہے
سوائے چھوٹے گناہون کے اسیے حضرت نے بطور سند کے شعر مذکور پڑھا کہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مومن خالی نہین ہے چھوٹے گناہون سے اور حاصل یہ ہے کہ
شان فضل تیرا ایسا ہے کہ اگر چاہے تو بخشے تو کبیرہ گناہون کو چھوٹون کی تو کیا حقیقت ہے اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ چھوٹے گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا
بلکہ جھاڑ دیتا ہے انکو بسبب نیکیون کے اور یہ شعر امیہ بن ابی صلت کا ہے کہ ایام جاہلیت کے شاعرون مین سے ہے بہت عبادت کرتا تھا اسوقت مین
اور ایمان رکھتا تھا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے شعر سنتے تھے
اور خود بھی کبھی پڑھتے تھے ۲ع **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی یا عبادی کلکم
ضال الا من ہدیت فسلونی الہدی اہدکم وکلکم فقراء الا من اغنیت فسلونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من
عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرۃ علی المغفرۃ فاستغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم
ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم
واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من ملکی
جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسأل کل انسان
منکم ما بلغت امنیتہ فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیہ ابرۃ
ثم رفعہا ذلک بانی جواد ماجد افعل ما ارید عطائی کلام وعذابی کلام انما امری لشیء اذا اردت ان اقول لہ
کن فیکون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے
اللہ تعالی اے بندو میرے سب تم گم کیے ہو راہ مگر جسکو ہدایت کی مین نے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن
مین مگر جسکو دولتمند کیا مین نے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال اور طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہے سب سے گناہ مگر جسکو بچا لیا مین نے
یعنے انبیا کو پس جسنے جانا تم مین سے کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا مین اسکو یعنی سب گناہ اسکے اور نہین پروا
رکھتا مین اور اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک تمھارے یعنی جوان و بوڑھے تمھارے یا عالم و جاہل

تمھارے یا فرمانبردار و گنہگار تمھارے غرضکہ سب مخلوقات جمع ہوں اوپر بڑے متقی دل بندے کے میرے بندوں میں سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
نہ زیادہ کرے یہ یعنی جمع ہونا میرے ملک میں بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے
اور خشک تمھارے جمع ہوں اوپر بدبخت ترین دل بندے کے میرے بندوں میں سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہ میرے ملک میں سے بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق
اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک تمھارے جمع ہوں ایک جگہ میں پھر مانگے ہر آدمی تم میں سے
اسقدر کہ پہونچے آرزو اسکی یعنی جو حاجت دل میں رکھتا ہو پھر دوں میں ہر مانگنے والے کو تم میں سے یعنے مقاصد اسکے نہ کم کرے یہ یعنی دینا اور حاجت روائی
کرنی ملک میری سے کچھ مگر جیسا کہ اگر ایک تم میں کا گذرے دریا پر پھر ڈالے اسمیں سوئی پھر اٹھاوے اسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو
کہ جتنا پانی سوئی میں لگ جاتا ہے والا اسکے ملک میں کمی کا کیا ناٹھیے وہ کتنا ہی دے اسکے ہاں ہرگز کمی نہیں ہوتی یعنے نہ کم ہونا یا سوا اگر نا حاجتوں کا
بسبب اسکے ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا کرتا ہوں جو چاہتا ہوں یعنی یہ تمام سخاوت وکرم ساتھ ارادہ اور اختیار میرے کے ہے ارادۂ
بندے کو دخل نہیں دینا میرا حکم کرنا ہے اور عذاب میرا حکم کرنا ہے یعنے ایک حکم میں یہ سب کرتا ہوں محتاج اسباب کا نہیں ہے امر میرا واسطے کسی
چیز کے جسوقت کہ چاہتا ہوں میں یعنی پیدا کرنا اسکا مگر یہ کہتا ہوں میں اس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى
فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ کہ انھوں نے پڑھی یہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوے کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے کہ فرمایا رب تمھارے نے
کہ میں لائق اسکے ہوں کہ لوگ پرہیز کریں شریک کرنے سے ساتھ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہے شریک کرنے سے ساتھ میرے پس میں ہوں لائق اسکے
کہ بخشوں میں اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کے ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ
يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ یعنے تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک کیا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے سوائے اسکے واسطے جسکے
کہ چاہتا ہے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تحقیق تھے ہم
البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہ کہتے سو بار اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے اور قبول کر توبہ میری
تحقیق تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ
لٰكِنَّهٗ عِنْدَ اَبِيْ دَاوُدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے بلال بیٹے یسار بیٹے زید کے سے
کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ کہا حدیث کی مجھسے باپ میرے نے کہ نقل کی دادا میرے سے یہ کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہے کہ طلب بخشش کی کرتا ہوں میں اللہ سے وہ اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنے والا اور توبہ کرتا ہوں
میں طرف اسکے بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے اگرچہ بھاگا ہو لڑائی کفار کی سے کہ کبیرہ گناہ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے لیکن نزدیک ابی داؤد کے بلال
بن یسار ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ الحی القیوم کو زبر بھی ہے اور پیش بھی لیکن زبر مشہور تر اکثر روایتوں میں ہے اور جب

استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہے کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اس حال میں کہ مقیم ہو اس گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہے ساتھ رب اپنے کے عیاذ باللہ منہ ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یا رب انی لی ہذہ فیقول باستغفار ولدک لک رواہ احمد

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ واسطے بندہ نیک بخت کے بہشت میں پس کہتا ہے بندہ اے پروردگار میرے کہاں سے حاصل ہوا مجھکو یہ درجہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد نے

وعن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب او ام او اخ او صدیق فاذا لحقتہ کان احب الیہ من الدنیا وما فیہا وان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اہل القبور من دعاء اہل الارض امثال الجبال وان ہدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہے مردہ قبر میں مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ کوئی ہاتھ اسکا پکڑے منتظر ہوتا ہے دعا کا کہ پہونچے اسکو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جس وقت کہ پہونچتی ہے دعا اسکو ہوتا ہے پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزوں سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ پہونچاتا ہے قبر والوں کو بسبب دعا زمین والوں کے مانند پہاڑوں کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندوں کا طرف مردوں کے استغفار کرنا ہے انکے لیے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** عبد اللہ بن بسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا رواہ ابن ماجۃ وروی النسائی فی عمل یوم ولیلۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اس شخص کے کہ پائے اپنے اعمال نامہ میں استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل الیوم واللیلۃ کے **ف** روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہیں دونوں فرشتے اعمال لکھنے والے اٹھالیجاتے ہیں اعمال نامہ بندے کا ہر دن پھر دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اول اعمال نامہ میں اور اخیر میں استغفار مگر کہ فرماتا ہے تبارک و تعالیٰ بخشے میں نے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونوں طرفوں اعمال نامہ کے ہیں حاصل یہ کہ صبح وشام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے ۔ **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللہم اجعلنی من الذین اذا احسنوا استبشروا واذا اساءوا استغفروا رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجھکو ان لوگوں میں سے کہ جب نیکی کریں خوش ہوں اور جب برائی کریں استغفار کریں نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **وعن** الحارث بن سوید قال حدثنا عبد اللہ بن مسعود حدیثین احدہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والآخر عن نفسہ قال ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ قاعد تحت جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب مر علی انفہ فقال بہ ہکذا ای بیدہ فذبہ عنہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للہ افرح بتوبۃ عبدہ المؤمن من رجل نزل فی ارض دویۃ مہلکۃ معہ راحلتہ علیہا طعامہ وشرابہ فوضع راسہ فنام نومۃ فاستیقظ وقد ذہبت راحلتہ فطلبہا حتی اذا اشتد علیہ الحر والعطش او ما شاء اللہ قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیہ فانام حتی اموت فوضع راسہ علی ساعدہ لیموت فاستیقظ فاذا راحلتہ عندہ علیہا زادہ وشرابہ فاللہ اشد فرحا بتوبۃ العبد المؤمن من ہذا براحلتہ

وَلِذَا رَوٰى مُحْيِ السُّنَّةِ الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا

اور روایت ہی حارث بن سوید سے کہ کہا حدیث کہی مجکو عبد اللہ بن مسعود نے دو حدیثین ایک اُنمین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہ وہ یہ ہی کہا کہ تحقیق مؤمن دیکھتا ہی اپنے گناہون کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہی نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہی اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اُسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہون کو مانند مکھی کے کہ اُڑے اُسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اُس مکھی کے اسطرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اُڑا دیا اُسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نہ جاؤن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہین ہوتی پھر کہا عبد اللہ نے یعنے حدیث جو حضرت سے سُنی تھی وہ بیان کی کہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے اپنے بندے مومن کے بہ نسبت اُس شخص کے کہ اُترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گھاس سے جگہ ہی ہلاکت کی ساتھ اُسکے تھی سواری اُسکی اُسپر تھا کھانا اُسکا اور پینا اُسکا پس رکھا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا پھر جاگا اُس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی سواری اُسکی پھر تلاش کیا اُسکو یہان تک کہ جبوقت سخت ہوئی اُسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنے رنج و بلا سوائے گرمی و پیاس کے کہا پھر جاؤن مین طرف مکان اپنے کے کہ تھا مین اُسمین پس سو رہون یہان تک کہ مر جاؤن پس رکھا اپنا سر اپنے بازو پر تاکہ مر رہے پھر جاگا پس ناگہان سواری اُسکی اُسکے پاس حاضر ہی اُسپر ہی توشہ اُسکا اور پانی اُسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے بندے مومن کے اس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشہ اپنی کے یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہی اس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندے کے توبہ کرنے سے نقل کی مسلم نے ان دونون حدیثون سے اُسکو کہ مرفوع ہی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط یعنی جسمین قصہ سواری کے بھاگ گئے اور پانے کا ہی اور حدیث جو موقوف ہی ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کے دیکھتا ہی وہ نہین ذکر کی اور نقل کی بخاری نے حدیث موقوف بھی **ف** حاصل یہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہی اور حدیث موقوف افراد بخاری سے ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اس آیت کے ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی رح نے کہ منقول ہی بڑے عالم باعمل استاد ابی اسحاق اسفرائنی رحمہ اللہ سے کہ اُنھون نے کہا دعا کی مین نے اللہ سبحانہ تعالی سے تیس برس تک یہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ نصوح پس قبول کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا مین نے اپنے دل مین اور کہا مین نے سبحان اللہ ایک حاجت کے لیے دعا کی مین نے تیس برس تک ورنہ روا ہوئی ابتلک پس دیکھا مین نے خواب مین کہ کوئی کہتا ہی مجکو آیا تعجب کیا تو نے اُسسے یہ بھی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو مانگتا ہی تو اللہ تعالی سے یہ کہ دوست رکھے تجکو کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے کہ فرماتا ہی ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین پس یہ حاجت کیا آسان ہی ع **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اُس بندے مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہی گناہون مین اور بہت توبہ کرتا ہی **ف** یہ دوست رکھنا بسبب توبہ کے ہی نہ بسبب گناہ کے ح **وَعَنْ ثَوْبَانَ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور روایت ہی ثوبانؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین کہ تحقیق میرے لیے دنیا ہو بدلے اس آیت کے اے میرے بندو میرے کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی ساتھ گناہ کرنے کے نہ نا امید ہو آخر آیت تک پھر کہا ایک شخص نے پس جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہی اس آیت کے حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہو رہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے واسطے

انتظار امر الٰہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے اداے جواب مین پھر فرمایا یعنی بموجب وحی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ خبردار ہو اور جس شخص نے کہ شرک کیا یعنی جسنے
شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی مین توبہ اسکی قبول ہوئی پس وہ بھی داخل ہو اس آیت کے حکم مین تین بار فرمایا یہ کلمہ **ف** نہین دوست رکھتا مین
الخ یعنی نہین دوست رکھتا مین کہ اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین ہاتھ لگین اور انکو بھیدو دون اور لذت اٹھاؤن اسکی لذت کی چیزون سے
اسلیے کہ خوشخبری ہے اسمین مغفرت گناہون کی اور بعد لفظ لاتقنطوا کے باقی آیت یہ ہے مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
یہی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان شعرون مین باندھا ہے **شعر** یا صاحبی الذنب لا تقنطوا ٭ فان الله رؤف رؤف ٭ ولا ترحلن
بلا عدۃ ٭ فان الطریق مخوف مخوف ٭ اور یہی مضمون ان شعرون فارسی کے مین ہے **شعر** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ٭ در سنگلاخ بادیہ پیہا
برید اند ٭ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ٭ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ٭ **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ
النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے
ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ بخشتا ہے واسطے بندے اپنے کے یعنی جو کچھ چاہتا ہے گناہون جبتک
کہ نہو پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال مین کہ ہو شرک کرنیوالا
نقل کین یہ تینون حدیثین احمد نے اور نقل کی بیہقی نے اخیر کی کتاب بعث ونشور مین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے یعنی مرے اس حال مین کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھ
اللہ تعالیٰ کے کسی کو دنیا مین پھر ہون اسپر مانند پہاڑ کے گناہ یعنے بعد مرنے کے بخشیگا اللہ تعالیٰ واسطے اسکے یعنے سب گناہ اگر چاہیگا نقل کی یہ
بیہقی نے کتاب بعث ونشور مین ٭ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ
الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
توبہ کرنے والا گناہون سے یعنے توبہ صحیح مانند اس شخص کے ہے کہ نہین گناہ واسطے اسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور
کہا بیہقی نے کہ فقط نقل کیا اسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہے اور شرح السنۃ مین روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبد اللہ
بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہے یعنی پشیمانی بڑا رکن ہے توبہ کا اور توبہ کرنے والا مانند اس شخص کے ہے کہ نہین گناہ واسطے اسکے **ف** جاننا چاہیے کہ توبہ جب
ہوتی ہے ساتھ شرطون معتبرہ کے تو نہین شک اسکے قبول ہونے مین اور ہوتی ہے اس سے مغفرت بموجب وعدہ الٰہی کے وھو الذی یقبل التوبۃ
عن عبادہ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہے مٹانے والی گناہون کی اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب
پایا ہے اسپر البتہ حاصل یہ کہ یہ موقوف ہے مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہے استغفار سے گناہ دور کرتا ہے اور چاہتا ہے نہین دور کرتا ہے
بَابٌ یہ باب ہے بیچ بیان ان حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلی باب کے **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا ہے اور بعضے نسخون مین ہے
باب فی سعۃ رحمۃ یعنے اس باب مین بیان ہے وسعت رحمت باری تعالیٰ کا بیچ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ

وَفِی رِوَایَۃٍ غَلَبَتْ غَضَبِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرۃؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی دن میثاق کے یا شروع کیا پیدا کرنا انکا لکھی کتاب یعنی فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکھنے کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہی اوپر عرش اسکے کے اُسمین یہ ہی کہ تحقیق رحمت میری سبقت لی گئی ہی غضب میرے سے اور ایک روایت مین ہی کہ غالب ہی رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کے بسبب بزرگ قدری اسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اسکی سے غضب پر غالب ہونا نشانیون رحمت کا او بخشش اور انعام اُسکی کا ہی کہ تمام مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہی اور بے انتہا ہی اور نشانیان غضب کی کم ہین جیسکہ فرمایا اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْہَا اور فرمایا ہی عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَاءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اور بندے جو قصور کرتے ہین ادای شکر نعمت اُسکی مین وہ زیادہ از حد ہی جیسا کہ فرمایا وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِہِمْ مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہْرِہَا مِنْ دَابَّۃٍ پس یہ رحمت ہی اللہ تعالیٰ کی ہی کہ باقی رکھتا ہی انکو اور روزی دیتا ہی اور نعمت پہونچاتا ہی اور عذاب نہین کرتا یہ تو ظہور اُسکی رحمت کا دنیا مین ہی اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آیندہ مین بیان اسکا ہی ﴿ح﴾ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ مِنْہَا رَحْمَۃً وَّاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَہَائِمِ وَالْہَوَامِّ فَبِہَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِہَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِہَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِہَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَّرْحَمُ بِہَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُہٗ وَفِیْ اٰخِرِہٖ قَالَ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَکْمَلَہَا بِہٰذِہِ الرَّحْمَۃِ اور روایت ہی ابی ہریرۃؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے سو رحمتین ہین اُتاری اُنمین سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چارپایون کے اور زہریلے جانورون کے پس بسبب اُسی رحمت کے آپسمین میل کرتے ہین اور بسبب اُسی کے آپسمین رحم کرتے ہین اور بسبب اُسی رحمت کے مہربانی کرتا ہی جانور وحشی اپنے بچے پر اور رکھ چھوڑی ہین اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتین کہ رحمت کریگا ساتھ اُنکے اپنے بندون پر یعنے مومنون پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے سلمان سے مانند اسکے اور بیچ آخر اسکے کے یہ ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوے رحمتون کو ساتھ اُس رحمت کے یعنے جو کہ دنیا مین پہونچی ہی ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہان کی رحمت بھی ہوگی قیامت مین اور ننانوے وہ ہونگی سب ملکر سو رحمتین ہوجاوینگی ﴿ح﴾ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرۃؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے مومن اُس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہی عذاب سے نہ طمع کرے ساتھ بہشت اُسکی کے کوئی اور اگر جانے کافر اُس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہی رحمت سے ناامید نہووے جنت اُسکی سے کوئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وارد ہوئی ہی یہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اُسکی کے تاکہ نہ مغرور رہو مومن ساتھ رحمت اُسکی کے پس نڈر ہو عذاب اُسکی سے اور نہ ناامید ہو کافر رحمت اُسکی سے اور نہ چھوڑ دے توبہ کرنی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بندے کو لائق ہی کہ ہو درمیان خوف و رجا کے منقول ہی حضرت عمرؓ سے کہ کہا اگر پکارا جاویگا قیامت مین یہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح اگر پکارا جاوے گا کہ ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ﴿ح﴾ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہارے کے تسمے پاپوش اُسکے سے اور دوزخ بھی مانند اسی کے نقل کی یہ بخاری نے ف

اگر گنو نعمت اللہ کی نہیں گن سکو ۱۲ عذاب میرا پہونچاتا ہون جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری پھیل رہی ہر ہر چیز پر ۱۲ منہ
اور اگر مواخذہ کرے اللہ لوگون کو سبب ظلم انکے کے نہ چھوڑے پشت زمین پر ایک ۱۲ منہ

حاصل یہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچھے کام کرے اور امید وار جنت کا رہے اور بُرے کامون سے بچے اور ڈرتا رہے دوزخ سے ع **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ
فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ
عَلَیْهِ لَیُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ
فَجَمَعَ مَا فِیْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِكَ یَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا واسطے اپنے گھر کے لوگون کے ایک شخص نے کہ نہین کی تھی بھلائی کبھی اور ایک روایت مین ہے
کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنے نفس پر یعنے گناہ بہت کیے تھے پس جب آئی اُسکو موت وصیت کی اپنے بیٹون کو کہ جب مر جاوے یہ شخص یعنے
مین پس جلا دو اُسکو یعنی مجکو پھر اُڑاؤ آدھی راکھ اُسکی جنگل مین اور آدھی دریا مین پس قسم ہے خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اُسپر اور مناقشہ کریگا حساب
مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسی کو عالم مین سے پس جب مر گیا کیا بیٹون اُسکے نے جو کہ گیا تھا اُنسے پس حکم کیا
اللہ تعالےٰ نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اُس چیز کو کہ اُسمین تھی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اُسمین تھی یعنے دریا اور جنگل نے
اجزا اُس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہو کر پیدا ہوا پھر فرمایا اللہ تعالی نے کسواسطے کیا تھا تو نے یہ کہا اُس شخص نے کیا مین نے
ڈر تیرے سے اے پروردگار میرے اور تو دانا تر ہے پس بخشا اللہ تعالےٰ نے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اُس شخص نے جلا کر اڑانے کا
حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجھا تھا کہ عذاب خاص اُسی کو ہوتا ہے کہ دفن کیا جاتا ہے پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہے یہی بات اُسکے پسند آگئی در
بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کے معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اس صورت مین تو کچھ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکے یہ لین کہ اگر قادر ہوگا اللہ
تو یہ اشکال لازم آتا ہے کہ یہ شک کرنا ہے قدرت باری تعالی مین اور وہ کفر ہے پس جواب اسکا بعضون نے یہ کہا ہے کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کے
تھا یعنی اُسوقت مین کوئی نبی نہ تھا پس اسوقت مین فقط توحید کافی تھی اور بعضون نے کہا یہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا کہ اُسمین آدمی حکم
مجنون اور مغلوب العقل کا رکھتا ہے ماخوذ نہین ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر اوپر کے باب مین ہوا کہ وقت پانے سواری کے سبب نہایت
خوشی کے کہا انت عبدی وانا ربک واللہ اعلم ع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَاِذَا
امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْیِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْیَهَا تَسْعٰی اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ
لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِی النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ
بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بندے
پس ناگہان ایک عورت تھی بندی مین کہ تحقیق بہتی تھی چھاتی اُسکی یعنے دودھ بہتا تھا بسبب کثرت کے اسلیے کہ بچا اُسکے ساتھ نہ تھا دوڑتی تھی
یعنے بچے کی تلاش مین جسوقت کہ پاتی کسی لڑکے کو بندی مین لیتی اُسکو اور لگاتی اُسکو اپنے پیٹ سے اور دودھ پلاتی اُسکو یعنے بسبب محبت بچے
اپنے کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالے بچا اپنا آگ مین یعنے جب غیر کے بچے پر یہ محبت رکھتی ہے
تو کیا گمان کرتے ہو کہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی پس کہا ہمنے کہ نہین ڈالے گی اُس حالت مین کہ قادر ہو نہ ڈالنے پر پس فرمایا کہ البتہ
اللہ بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندون پر یعنے مومن بندون پر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّنْجِیَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اِلَّا اَنْ

إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نجات دیگا یعنی آگ سے کسی کو تم میں سے عمل اسکا یعنی نرا عمل نہیں نفع دیگا
بلکہ جب فضل اور رحمت اُسکے ساتھ ہو تو مفید ہے عرض کیا صحابہؓ نے اور نہ تمکو یعنی آپ کو بھی عمل نہیں نجات دیگا باوجود کامل ہونے کے فرمایا اور نہ مجھکو مگر یہ
کہ ڈھانکلے مجکو اللہ اپنی طرف سے ساتھ رحمت اپنی کے پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کے اور میانہ روی کرو عمل میں یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل میں اور اول
روز میں عبادت کرو اور آخر روز میں عبادت کرو اور کچھ رات کو یعنی نماز تہجد پڑھو اور میانہ روی اختیار کرو یعنے عبادت میں پہونچوگے
تم منزل مقصود کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ
وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل کریگا
کسی کو تم میں سے عمل اُسکا بہشت میں اور نہ بچاویگا اُسکو دوزخ سے یعنی عمل اُسکا اور نہ مجکو یعنی نہیں داخل کریگا مجکو عمل جنت میں مگر ساتھ رحمت اللہ کے نقل
کی یہ مسلم نے **ف** مگر ساتھ رحمت اللہ کے یعنی عمل کہ ساتھ رحمت کے ہوگا وہ یہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتھ محض فضل الٰہی کے ہوگا اور درجات اُسکے لیکن
موافق اعمال کے ہیں **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ
زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچھا ہو اسلام اُسکا یعنے
خالص ہو نفاق سے کہ ظاہر و باطن یکساں ہو جاوے مٹاتا ہے اللہ تعالی اُس سے ہر گناہ کہ پہلے اسلام کے کیا تھا اور ہوتا ہے بعد اسکے بدلہ یعنی بعد اسلام لانے کے جو عمل کرتا ہے
اُسپر بدلا ملتا ہے بیان اُسکا یہ کہ ایک نیکی دہ چند لکھی جاتی ہے سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور بُرائی مانند اسکے یعنے جتنی کرتا ہے اُتنی ہی لکھی جاتی ہے
مگر یہ کہ تجاوز کرے اللہ اُس سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ فضل اور رحمت الٰہی ہے کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہے سات سو چند تک اور جسکے لیے
چاہتا ہے زیادہ بھی دیتا ہے موافق مشقت اور صدق و اخلاص اُسکے کے اور بدی جتنی کرتا ہے اتنی ہی لکھی جاتی ہے اور جس سے چاہتا ہے درگذر بھی
کرتا ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا
اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَ
مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نے لکھیں نیکیاں اور بُرائیاں یعنی حکم فرمایا فرشتوں کو ساتھ لکھنے اُنکے کے
لوح محفوظ میں تفصیل اُسکی یہ کہ جو شخص قصد کرے نیکی کا پھر نکرے نیکی یعنے نہ میسر ہو کرنا اُسکا بسبب کسی عذر کے لکھتا ہے اُس نیکی کو اللہ واسطے کرنے والے کے
نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اُسکو لکھتا ہے اُسکو اللہ واسطے اُسکے نزدیک اپنے دس نیکیاں سات سو چند تک
بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنے جسکے لیے چاہتا ہے بندوں اپنے میں سے زیادہ بھی لکھتا ہے از راہ فضل و کرم اپنے کے موافق اخلاص و بجالانے
شرائط و آداب اُسکے کے اور جس شخص نے قصد کیا بُرائی کا پھر نکی بُرائی یعنے بسبب خوف الٰہی کے لکھتا ہے اللہ تعالے واسطے اُسکے نزدیک اپنے
ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا بُرائی کا پھر کی بُرائی لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اُسکے ایک بُرائی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد نیکیوں سے
وہ اعمال ہیں کہ جنکے کرنے سے ثواب پاتا ہے اور مراد بُرائیوں سے وہ اعمال ہیں کہ جنکے کرنے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کرے
اور پھر نکرے تو اُسکے لیے ایک نیکی اسلیے لکھی جاتی ہے کہ ثواب عمل کا موقوف ہے نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہے عمل اُسکے سے اسلیے کہ ثواب دیا جاتا ہے نیت پر بغیر

عمل کے اور نہین ثواب دیا جاتا ہی عمل پر بدون نیت کے لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ نری نیت کے اور بلکہ زیادہ اس سے اِس زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا ہی کس قدر ہوتی ہی اور مبہم رکھا اُسکو اللہ تعالیٰ نے اسلیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانے مین قوی تر ہی ذکر کرنے معین کے سے چنانچہ اسلیے فرمایا ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَہُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ السَّیِّئَاتِ ثُمَّ یَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ کَمَثَلِ رَجُلٍ کَانَتْ عَلَیْہِ دِرْعٌ ضَیِّقَۃٌ قَدْ خَنَقَتْہُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَۃً فَانْفَکَّتْ حَلْقَۃٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰی فَانْفَکَّتْ اُخْرٰی حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَی الْاَرْضِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہی عقبہ بن عامرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال اُس شخص کا کہ کرتا ہو برائیان پھر کرے نیکیان مانند حال اُس شخص کے ہی کہ ہو اُسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہی حلقون زرہ کے نے اسکو پھر کی اُسنے نیکی پس کھُل گئے حلقے اُسکے پھر عمل کیا اور یعنے نیکیان یہان تک کہ کشادہ ہو کر نکل پڑی طرف زمین کے نقل کی یہ شرح السنۃ مین ف حاصل یہ کہ بُرائی کرنے سے سینہ تنگ ہوتا ہی اور تحیر ہوتا ہی امور مین اور دشمن رکھتے ہین اُسکو لوگ اور نیکیون کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہی اور آسان ہوتے ہین امور اُسکے اور ہوتا ہی محبوب لوگون کے دلون مین مشابہت دی اُسکو ساتھ پہننے زرہ تنگ کے کہ سبب گھُٹنے کا ہی اور کھلنا اسکا سبب فراخی اور خوشدلی کا ہی ع ج

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُصُّ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّانِیَۃَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِیَۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّالِثَۃَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداؓ سے یہ کہ اُنھون نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتے تھے منبر پر اور فرماتے تھے اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے روبرو پروردگار اپنے کے یعنے حساب کے لیے دن قیامت کے دو بہشتین ہین کہا مین نے اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنے ڈرنے والے نے تو بھی دو بہشتین ہون گی اُسکے لیے پھر فرمایا دوسری بار اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتین ہین پس کہا مین نے دوسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پھر فرمایا تیسری بار اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتین ہین پھر کہا مین نے تیسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداؓ کی نقل کی یہ احمد نے ف دو بہشتین ہین بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ ایک بہشت ہی سونے کے ہین مکان اور محل اور زیور وغیرہ اُسکے اور ایک بہشت ہی کہ اسیطرح چاندی کا ہی سامان اُسکا اور ابو درداؓ نے از بسکہ بعید جانا اس حکم کو اُسپر حضرتؐ نے فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداؓ کی یعنی ناخوش معلوم ہو اُسکو یہ حکم بات یون ہی ہی جو کہ مین نے کہی ہی ع

وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَہٗ یَعْنِیْ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَیْہِ کِسَاءٌ وَفِیْ یَدِہٖ شَیْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَرَرْتُ بِغَیْضَۃِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِیْہَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُہُنَّ فَوَضَعْتُہُنَّ فِیْ کِسَائِیْ فَجَاءَتْ اُمُّہُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰی رَأْسِیْ فَکَشَفْتُ لَہَا عَنْہُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَیْہِنَّ فَلَفَفْتُہُنَّ بِکِسَائِیْ فَہُنَّ اُولَاءِ مَعِیْ قَالَ ضَعْہُنَّ فَوَضَعْتُہُنَّ وَاَبَتْ اُمُّہُنَّ اِلَّا لُزُوْمَہُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَہَا فَوَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَلّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِہَا اِرْجِعْ بِہِنَّ حَتّٰی تَضَعَہُنَّ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَہُنَّ وَاُمُّہُنَّ مَعَہُنَّ فَرَجَعَ بِہِنَّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عامر تیر انداز سے کہ کہا اُسوقت کہ تھے مین نزدیک اُنکے

بیٹھے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا ایک شخص اوپر تھی ایک کملی اور اُسکے ہاتھ مین تھی کچھ چیز لپیٹ رکھی تھی کملی اُسپر پھر کہا یا رسول اللہ گذرا تھا
بن درختون کے پرپس سنی مین نے اُسمین آوازین جانورون کے بچون کی پس پکڑ لیا مین نے اُنکو اور رکھ لیا مین نے اُنکو اپنی کملی مین پھر آئی بچون کی مان
پھرنے لگی میرے سرپر پس کھول دی مین نے کملی بچون پر سے واسطے مان کے یعنی تا کہ دیکھے مان بچون کو پس آپڑی اُنپر پھر لپیٹ لیا مین نے مان اور بچون کو چادر اپنی مین
پس یہ سب میرے پاس ہین فرمایا رکھ دے اُنکو پس رکھ دیا مین نے اُنکو یعنی اور کھول دیا اُنکو اور چھوڑ دی مان اُنکی نے ہر چیز سوائے چمٹنے کے اُنسے پھر فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعجب کرتے ہو واسطے رحم کرنے مان بچون کے اپنے بچون پر پس قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے مجکو ساتھ حق کے البتہ اللہ تعالی بہت
رحم کرنے والا ہے اپنے بندون پر بہ نسبت مان بچون کے ساتھ بچون اپنے کے پھر لیجا اُنکو یہان تک کہ رکھدے اُنکو جہان سے پکڑا تھا تو نے اُنکو چال تا کہ ان
اُنکی ساتھ اُنکے ہو پھر لے گیا وہ اُنکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ
بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ
قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى
قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ
لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض غزوہ حضرتؐ کے پس گذرے حضرتؐ کتنے ایک لوگون پر پھر فرمایا
کون لوگ ہو تم عرض کیا اُنھون نے ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تھی آگ نیچے ہانڈی اپنی کے اور اُسکے ساتھ تھا بیٹا اُسکا پس جسوقت کہ
اُٹھتی لپیٹ آگ کی دور کرتی لڑکے کو یعنی تا آگ کی گرمی سے رنج نہ اُٹھاوے پھر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کے
فرمایا ہان کہا اُس عورت نے قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمھارے کیا نہین اللہ بہت رحم کرنے والا رحم کرنے والون کا فرمایا کہ ہان کہا اُس عورت نے
کیا نہین اللہ تعالی زیادہ رحم کرنے والا اپنے بندون پر مان سے ساتھ بچے اپنے کے فرمایا کہ ہان کہا اُس عورت نے کہ تحقیق مان نہین ڈالتی اپنے
بچے کو آگ مین پس جھکایا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے ہوئے پھر اُٹھایا سر اپنا طرف اُس عورت کے اور فرمایا کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا
اپنے بندون کو یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنے والے کو ایسے سرکش کو کہ سرکشی کرے اللہ پر یعنے خلاف کرے اُسکے حکم کا اور انکار کرے کہنے لا الٰہ الا اللہ کا نقل کی
یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جِبْرِيلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ
وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُولَهَا أَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈھونڈھتا ہے مرضی اللہ کی یعنی ساتھ ادا کرنے
طاعات کے پھر ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اُس ڈھونڈھنے کے پس فرماتا ہے اللہ عزوجل جبریل کو کہ فلانا بندہ میرا ڈھونڈھتا ہے یہ کہ راضی رکھے مجکو خبردار ہو
کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ میری اُسپر ہے پھر کہتا ہے جبریل رحمت خدا کی فلانے پر ہے ہو اور کہتے ہین یہی بات فرشتے اُٹھانے والے عرش کے اور کہتے ہین اُسکو
وہ فرشتے کہ گرد اُنکے ہین یہان تک کہ کہتے ہین اس بات کو فرشتے ساتون آسمانون کے پھر اُترتی ہے رحمت اُس شخص کے لیے طرف زمین کے نقل کی یہ
احمد نے ف اُترتی ہے رحمت یعنی دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اُسکو پھر رکھی جاتی ہے اُسکے لیے قبولیت زمین مین یعنے لوگ عزیز رکھتے ہین اُسکو اور یہ حدیث مانند

اس حدیث کے ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالی جب دوست رکھتا ہے ایک بندے کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو کہ میں دوست رکھتا ہوں فلانے بندے کو تو بھی دوست رکھ اسکو پھر دوست رکھتا ہے اسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے جبرئیل آسمان میں کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے فلانے کو پس دوست رکھو تم اسکو پس دوست رکھتے ہیں اسکو آسمان والے پھر رکھی جاتی ہے اسکے لیے قبولیت زمین میں یعنی لوگ دوست رکھتے ہیں اسکو اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالی کسی بندے کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو کہ میں دشمن رکھتا ہوں فلانے کو تو بھی دشمن رکھ اسکو پھر دشمن رکھتا ہے اسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے آسمان والوں میں کہ اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے فلانے کو پس دشمن رکھو تم اسکو پس دشمن رکھتے ہیں اسکو پھر رکھی جاتی ہے اسکے لیے دشمنی زمین میں یعنی لوگ دشمن رکھتے ہیں اسکو انتہی یہی سبب ہے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب انکو دوست رکھتے ہیں اور جوکہ ساتھ مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کے عوام کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں وہ خارج ہیں دائرہ اعتبار سے ع ہیچ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ تفسیر قول عزوجل کے پس بعضے انمیں سے ظالم ہیں واسطے نفس اپنے کے اور بعضے انمیں سے میانہ رو ہیں اور بعضے انمیں سے سبقت کرنے والے ہیں نیکیوں میں فرمایا سب یہ بہشت میں ہیں نقل کی یہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور میں ف اوپر سے آیت یوں ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الخ یعنے پھر دی ہمنے کتاب و شریعت ان لوگوں کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے انکو یعنے ساتھ ایمان واسلام کے اپنے بندوں میں سے پس بعضے برگزیدہ بندوں میں سے وہ ہیں کہ ظلم کرتے ہیں اپنے نفسوں پر یعنے مرتکب ہوتے ہیں منہیات کے اور بعضے انمیں سے میانہ رو ہیں یعنی نیکی بھی کرتے ہیں اور برائی بھی اور بعضے انمیں وہ ہیں کہ سبقت کرتے ہیں بھلائیوں میں یعنے نہایت جد و جہد کرتے ہیں بیچ سیکھنے علم اور کرنے عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تعلیم وارشاد بھی اوروں کو کرتے ہیں اور کہا حسن بصری رح نے کہ سبقت کرنے والا وہ ہے کہ غالب ہوں نیکیاں اسکی برائیوں پر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہوں نیکیاں اور برائیاں اسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہوں برائیاں اسکی نیکیوں پر یہ تینوں قسمیں برگزیدہ بندوں میں سے ہیں سب بہشت میں داخل ہونگے بسبب تفاوت مراتب اور درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باریتعالی کی معلوم ہوئی ع ہیچ

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

باب ہے ان دعاؤں کا کہ پڑھے وقت صبح کے اور شام کے اور سونے کے ف صبح کہتے ہیں اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائیں جو صبح و شام کے پڑھنے کی آئیں ہیں چاہیے پہلے نماز فجر و مغرب کے پڑھے اور چاہیے بعد ع ہیچ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ شام کرتے کہتے داخل ہوئے ہم شام میں اور داخل ہوا شام میں ملک اس حال میں کہ ملک ہے واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہیں کوئی شریک واسطے اسکے اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں بھلائی اس رات کی سے اور بھلائی اس چیز کے سے کہ اسمیں ہے یعنے جو چیز رات میں پیدا ہوتی ہے اور

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اس رات کی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ اسمیں ہے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کاہلی سے یعنے طاعت میں اور نہایت بڑھاپے سے کہ خلل آجاوے بیچ قویٰ میں اور برائی بڑھاپے کی سے یعنی عقل جاتی رہتی ہے اور وہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں کہ برا ہے سبب اُنکے حال اور پناہ مانگتا ہوں فتنہ دنیا کے سے یعنی دنیا کے فتنوں میں اور محبت دنیا میں گرفتار ہونے سے اور عذاب قبر کے سے اور جبوقت صبح کرتے حضرت کہتے یہ بھی یعنی جو کہ شام میں پڑھتے تھے وہ صبح میں بھی پڑھتے لیکن پڑھتے بدلے امسینا وامسی الملک للہ کے اصبحنا واصبح الملک للہ اور ایک روایت میں بعد لفظ سوء الکبر کے یہ ہے کہ اے رب میرے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب سے کہ دوزخ میں ہے اور عذاب سے کہ قبر میں ہے نقل کی یہ مسلم نے ف صبح کے وظیفہ میں بجاے اللیلۃ کے الیوم پڑھے یعنی اسطرح اللہم انی اسالک من خیر ہذا الیوم اور بجاے مونث ضمیر کے مذکر ضمیر پڑھے یعنی ہا کی جگہ ہٗ پڑھے ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے بچھونے پر رات کو رکھتے ہاتھ اپنا یعنی داہنا نیچے گال اپنے کے یعنی داہنی گال کے پھر کہتے یا الٰہی ساتھ نام تیرے کے مرتا ہوں میں اور زندہ ہوتا ہوں میں یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں اور جسوقت جاگتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اُس اللہ کے کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد مارنے کے یعنی بعد سلانے کے اور طرف اُسی کی ہے رجوع نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے براء سے ف طرف اُسی کی ہے رجوع یعنی بعد موت کے حساب اور جزا کے لیے دن قیامت کے بعضوں نے تو معنی کیے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد نشور سے یہاں متفرق ہونا ہے بیچ طلب معاش وغیرہ کے بعد سونے کے اور رخسارہ کے نیچے ہاتھ رکھکر سونے میں بہت غفلت نہیں ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنے میں وقت سونے اور جاگنے کے یہ ہے کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال عبادت پر ہو ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لْيَقُلْ بِاسْمِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگہ پکڑے ایک تمہارا طرف اپنے بچھونے کے چاہیے کہ جھاڑے بچھونا اپنا ساتھ اندر کے کونے لنگی اپنی کے یعنی جو کونہ کہ متصل بدن کے ہے اسلیے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا چیز پڑی ہے پیچھے اُسکے بچھونے پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اُسپر پڑا ہو پھر کہے یعنی لیٹنے کے ساتھ نام تیرے کے اے پروردگار میرے رکھی میں نے کروٹ اپنی اور ساتھ نام تیرے کے اور بمدد تیری کے اُٹھاؤنگا میں اُسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس مہر کر اُسپر یعنی بخشدے اُسکو اور اگر چھوڑ دے تو اُسکو یعنی بھیجے تو حیات طرف میرے اور جگادے تو مجھکو پس نگہبانی کر اُسکی ساتھ اُسطرح کے کہ نگہبانی کرتا ہے ساتھ اُسکے اپنے نیکبخت بندوں کی اور ایک روایت میں ہے کہ جب آوے ایک تمہارا بچھونے پر جھاڑے بچھونا پھر چاہیے کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنے پر پھر کہے باسمک یعنی آخر تک پڑھ جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یہ ہے پس چاہیے کہ جھاڑے بچھونے کو ساتھ کونے کپڑے اپنے کے تین بار اور اس روایت میں ہے وان امسکت نفسی فاغفر لہا یعنی بجاے فارحمہا کے فاغفر لہا ف لنگی کے اندر کے کونے سے جھاڑنے کو اسلیے فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا نہو اور اسمیں ستر اچھی طرح ڈھکا رہتا ہے اور اگر قبض کرے تو جان میری الخ آدمی جب سوتا ہے تو حکم مردے کا رکھتا ہے کہ حق تعالی روح اُسکی قبض کر لیتا ہے بعد ازاں یا روح رکھ چھوڑتا ہے یا مار ڈالتا ہے یا پھر بھیج دیتا ہے جلا دیتا ہے پس دعا کی کہ خداوندا اگر روح رکھ چھوڑے تو اور مارے تو بخشدے اور اگر پھر بھیجے روح کو اور زندہ رکھے محفوظ رکھ جیسے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے یعنی توفیق بھلائی کی دے اور گناہوں سے بچا اور مدد کر ہر امر میں اور نیک بندے وہ ہیں کہ حق اللہ تعالی کے اور بندوں کے ادا کرتے ہیں اور داہنی کروٹ سے سونے میں حکمت یہ ہے کہ دل بائیں پہلو میں ہے جب داہنی کروٹ سوتا ہے تو دل لٹکتا رہتا ہے اُس سے بہت استراحت اور غفلت نیند میں نہیں ہوتی اور آسان ہوتا ہے جاگنا نماز تہجد کے لیے اور بائیں کروٹ سے سونے میں الٹی جگہ ٹھہرتا ہے اُس سے راحت اور غفلت نیند میں بہت ہوتی ہے ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

نام على شقه الايمن ثم قال اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك رغبة
ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك امنت بكتابك الذي انزلت وبنبيك الذي ارسلت وقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قالهن ثم مات تحت ليلته مات على الفطرة وفي رواية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل يا فلان
اذا اويت الى فراشك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع على شقك الايمن ثم قل اللهم اسلمت نفسي اليك الى قوله
ارسلت وقال فان مت من ليلتك مت على الفطرة وان اصبحت اصبت خيرا متفق عليه اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جگہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کے سوتے داہنی کروٹ اپنے پر پھر کہتے یا الٰہی خالص متوجہ کیا میں نے ذات اپنی کو طرف حکم تیرے
کے اور متوجہ کیا میں نے منھ اپنا طرف تیرے یعنی طرف قبلہ تیرے کے اور سونپا میں نے کام اپنا طرف تیرے اور لگائی میں نے پیٹھ اپنی طرف تیرے یعنی اعتماد کیا میں نے
تجھ پر اور پناہ لایا طرف تیرے واسطے خواہش کرنے کے طرف ثواب تیرے کے اور ڈرنے کے عذاب تیرے سے نہیں پناہ اور نہیں نجات تیرے عذاب سے مگر طرف رحمت تیرے
کے ایمان لایا میں ساتھ کتاب تیری کے کہ اتاری ہے تو نے اور ساتھ نبی تیرے کے کہ بھیجا ہے تو نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہا ان کلمات کو
پھر مر گیا اسی رات میں مرا وہ دین اسلام پر اور ایک روایت میں ہے کہ کہا براء نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اے فلانے جس وقت کہ جگہ پکڑے تو
طرف بچھونے اپنے کے پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنے پورا پھر لیٹ داہنی کروٹ اپنے پر پھر کہہ اللھم اسلمت نفسی الیک قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت نے اگر مرے
تو اس رات اپنی میں مرے گا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نے پہونچے گا بھلائی کو یعنی بہت بھلائی کو یا بھلائی کو دارین میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا واوانا فكم
ممن لا كافي له ولا مؤوي رواه مسلم اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ آتے طرف بچھونے اپنے کے کہتے
سب حمد واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہماری کو اور ٹھکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہیں انہیں سے کہ نہیں کفایت کرنے والا
واسطے انکے اور ٹھکانا دینے والا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بہت لوگ ہیں کہ نہیں کفایت کرتا انکو اللہ تعالی ہر دن کی برائی سے یعنی محفوظ نہیں رکھا انکو ہر دن کی
ایذا رسانی سے بلکہ وہ غالب ہو رہے ہیں انپر اور نہ مہیا کیا ہے انکے لیے ٹھکانا بلکہ چھوڑ دیا ہے انکو کہ سرگرداں پھرتے ہیں کوچوں اور بازاروں اور جنگلوں میں اور ایذا پاتے
ہیں گرمی اور جاڑے میں ۱۶ وعن علي ان فاطمة اتت النبي صلى الله عليه وسلم تشكو اليه ما تلقى في يدها من الرحى وبلغها
انه جاءه رقيق فلم تصادفه فذكرت ذلك لعائشة فلما جاء اخبرته عائشة قال فجاءنا وقد اخذنا مضاجعنا
فذهبنا نقوم فقال على مكانكما فجاء فقعد بيني وبينها حتى وجدت برد قدمه على بطني فقال الا ادلكما على خير مما سالتما اذا اخذتما
مضجعكما فسبحا ثلثا وثلثين واحمدا ثلثا وثلثين وكبرا اربعا وثلثين فهو خير لكما من خادم متفق عليه اور روایت ہے حضرت
علیؓ سے کہ تحقیق حضرت فاطمہؓ آئیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارادہ اسکے کہ شکایت کریں طرف حضرتؐ کے مشقت کی کہ پاتی تھیں اپنے ہاتھ میں سبب
پیسنے چکی کے اور پہونچی تھی خبر حضرت فاطمہؓ کو یہ کہ آئے ہیں حضرتؐ کے پاس بردے پس نہ پایا حضرت فاطمہؓ نے حضرتؐ کو پس ذکر کیا یہ روبرو عائشہؓ کے یعنے کہا انسے کہ حضرتؐ سے
عرض کر دینا کہ خادم کے مانگنے کے لیے آئی تھی پھر جب آئے حضرتؐ خبر دی حضرتؐ کو عائشہؓ نے یعنی جو کہ حضرت فاطمہؓ نے کہا تھا کہا حضرت علیؓ نے پس آئے حضرتؐ ہمارے پاس
اس حالت میں کہ لیٹ رہے تھے ہم اپنے بچھونوں پر پس ارادہ کیا ہم نے اٹھنے کا پس فرمایا حضرتؐ نے ٹھہرے رہو اپنی جگہ پھر آئے حضرتؐ اور بیٹھ گئے درمیان میرے اور درمیان
فاطمہؓ کے یہاں تک کہ پائی میں نے ٹھنڈک حضرتؐ کے قدم مبارک کی اپنے پیٹ پر پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تمکو بہتر اس چیز سے کہ مانگی تم نے یعنی بردہ وہ یہ ہے کہ جس وقت
جاؤ تم اپنے بچھونے پر پس سبحان اللہ پڑھو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار پس یہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

حضرت جو ان دونوں صاحبوں کے درمیان میں آ بیٹھے تو یہ بسبب نہایت شفقت اور بے تکلفی کے تھا جیسا کہ کہا گیا ہے اذا ثبتت الالفة رفعت الکلفة اور روایت میں ہے ... سے
معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ ایک لحاف میں سوتے تھے اور حضرت علیؓ ننگے تھے سوائے ستر کے اور کہا جزری نے شرح مصابیح میں کہ بعضی روایات صحیحہ میں ... کے
پس شیخ ہمارے حافظ ابن کثیر کہتے تھے کہ بعد نماز کے سبحان اللہ پہلے پڑھے اور وقت سونے کے اللہ اکبر پہلے پڑھے انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ کبھی اللہ اکبر پہلے پڑھے اور کبھی پیچھے
تاکہ عمل دونوں روایتوں پر ہو جاوے اور یہ اولیٰ اور لائق تر ہے اور یہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے یہ رغبت دلائی اوپر صبر کرنے کے مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر
یعنی فقر و مرض وغیر ذلک پر اور اسمیں اشارہ ہے طرف فضیلت فقیر صابر کے غنی شاکر پر ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰی مَا هُوَ خَیْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُکَبِّرِیْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّ
ثَلٰثِیْنَ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آئیں حضرت فاطمہؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارادہ مانگنے
حضرتؐ سے خادم یعنی لونڈی اور حضرتؐ نہ ملے جب سنا تو تشریف لائے اور فرمایا حضرتؐ نے کیا نہ بتاؤں میں تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سے سبحان اللہ پڑھو تینتیس بار اور الحمد للہ
پڑھو تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھو چونتیس بار بعد ہر نماز کے اور نزدیک سونے کے نقل کی یہ مسلم نے ف پڑھنا ان تسبیحات کا وقت سونے کے دور کرتا ہے مشقت خدمت دن کی
اور رنج کو ﴿اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ﴾ فصل دوسری ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا
وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ وَاِذَا اَمْسٰی قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ
مَاجَةَ﴾ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت اور نام تیرے کے صبح کی ہمنے اور ساتھ قدرت تیری کی شام کی ہمنے
اور ساتھ نام تیرے کے جیتے ہیں ہم اور ساتھ نام تیرے کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیرے ہی رجوع اور جس وقت کہ شام کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتھ قدرت تیری کے
صبح کی ہمنے اور ساتھ مدد تیری کے زندہ رہتے ہیں ہم اور ساتھ مدد تیری کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیرے ہی اٹھنا یعنی بعد مرنے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ﴿وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا
اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا کہا حضرت ابوبکرؓ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ حکم کیجیے مجھکو
ساتھ ایک چیز کے کہ کہوں میں اسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کے جس وقت کہ صبح کروں میں اور جس وقت کہ شام کروں میں فرمایا کہ یا الٰہی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پیدا کرنے
آسمان اور زمین کے اے رب ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی نفس اپنے کے سے اور برائی شیطان
کی سے اور شرک کے وانے شیطان کے سے کہ اسکو جس وقت کہ صبح کرے تو اور جس وقت کہ شام کرے تو اور جس وقت کہ لیوے تو جگہ سونے اپنے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے
﴿وَعَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَّقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَاءِ کُلِّ
لَیْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَیَضُرَّهٗ شَیْءٌ فَکَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ
طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِیْثَ کَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰکِنِّیْ لَمْ اَقُلْهُ یَوْمَئِذٍ لِیُمْضِیَ اللّٰهُ
عَلَیَّ قَدَرَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ
فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُمْسِیَ﴾ روایت ہے ابان بن عثمانؓ سے کہ کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ کہ کہے
بیچ صبح ہر روز کے اور شام ہر رات کے صبح کی میں نے اور شام کی میں نے ساتھ نام اس اللہ کے کہ نہیں ضرر کرتی ساتھ نام اسکے کے کوئی چیز زمین میں نہ آسمان میں اور وہ ہے
سننے والا اور جاننے والا کہے تین بار پس ضرر کرے اسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین تین بار پڑھ لے تو کوئی چیز اسکو ضرر نہ کرے اور نہ اسکو کوئی آفت پہنچے

پس تھا ابان تحقیق بیٹھی تھی نوا ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننے والے نے کہ دیکھتا تھا طرف ابان کے یعنی ازراہ تعجب کے دیکھتا تھا کہ یہ روایت کرتے ہیں کہ جو اس دعا کو پڑھے اسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور خود بیماری رنج میں گرفتار ہیں پس کہا اسکو ابان نے کہ کیا دیکھتا ہے طرف میرے خبردار ہو تحقیق حدیث اسیطرح ہے کہ جسطرح بیان کی ہیں نے تجھسے یعنی صحیح ہے و لیکن میں نے نہیں پڑھی تھی یہ دعا اسدن تاکہ جاری کرے اللہ تعالی اوپر میرے تقدیر اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداؤد نے اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے لم تصبه فجاءة بلاء الخ یعنے جو پڑھے یہ دعا ہر شام تین بار نہیں پہونچتی اسکو ناگہانی بلا صبح تک اور جو پڑھے اسکو وقت صبح کے نہیں پہونچتی اسکو بلا ناگہانی شام تک **وعن** عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اذا امسى امسينا وامسى الملك لله والحمد لله ولا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير رب اسألك خير ما في هذه الليلة وخير ما بعدها واعوذ بك من شر ما في هذه الليلة وشر ما بعدها رب اعوذ بك من الكسل ومن سوء الكبر والكفر وفي رواية من سوء الكبر والكبر رب اعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر واذا اصبح قال ذلك ايضا اصبحنا واصبح الملك لله رواه ابو داود والترمذي وفي روايته لم يذكر من سوء الكفر اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے جب شام کرتے شام کی ہمنے اور شام کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار میرے مانگتا ہوں میں تجھسے بھلائی اس چیز کی کہ اس شب میں واقع ہو اور بھلائی اس چیز کی کہ بعد اس شب کے واقع ہو اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اس چیز کی سے کہ اس رات میں واقع ہو اور برائی اس چیز کی سے کہ بعد اس رات کے واقع ہو اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی عبادت میں اور برائی بڑھاپے کی سے یا کہا برائی کفر کی سے اور ایک روایت میں ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی بڑھاپے کی سے اور تکبر کی سے اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور جسوقت کہ صبح کرتے کہتے یہی یعنی جو کہ شام میں پڑھتے وہ صبح میں بھی پڑھتے و لیکن بجائے بجائے امسینا وامسی الملک کے اصبحنا واصبح الملک للہ نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور بیچ روایت ترمذی کے نہیں ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا **وعن** بعض بنات النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعلمها فيقول قولي حين تصبحين سبحان الله وبحمده لا قوة الا بالله ما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن اعلم ان الله على كل شيء قدير وان الله قد احاط بكل شيء علما فانه من قالها حين يصبح حفظ حتى يمسي ومن قالها حين يمسي حفظ حتى يصبح رواه ابو داود اور روایت ہے بعضی بیٹیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے انکو پس فرماتے کہ جسوقت کہ صبح کرے تو پاکی ہے اللہ کو ساتھ تعریف اسکی کے اور نہیں قوت یعنی تسبیح وحمد وغیرہ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے جو کہ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانوں ہوں میں یعنی اعتقاد رکھوں ہوں میں یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہے ہر چیز کو از روے جاننے کے پس تحقیق جس شخص نے کہے یہ کلمے وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے یعنی بلاؤں اور خطاؤں سے شام تک اور جسنے کہے یہ کلمے شام کو محفوظ رہتا ہے صبح تک نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يصبح فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموات والارض وعشيا وحين تظهرون الى قوله وكذلك تخرجون ادرك ما فاته في يومه ذلك ومن قالهن حين يمسي ادرك ما فاته في ليلته رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے پس ساتھ پاکی کے یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑھو اللہ کی اسوقت کہ شام کرتے ہو یعنی وقت مغرب و عشا کے اور اسوقت کہ صبح کرتے ہو اور اسی کے لیے ہے تعریف آسمانوں میں اور زمین میں اور ساتھ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑھو وقت عصر کے اور وقت ظہر کے تا قول وکذلک تخرجون جسنے پڑھیں یہ آیتیں صبح کو پائی اسنے وہ چیز کہ رہگئی تھی اس سے اسدن میں اور جسنے پڑھیں یہ آیتیں وقت شام کے پائی وہ چیز کہ رہگئی تھی اس سے اس رات میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بعد لفظ تظہرون کے آیت یوں ہے یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتها وکذلک تخرجون ۱۲

یعنے نکالتا ہی اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے یعنی بچے کو منی سے اور انڈے سے اور نکالتا ہی مردے کو زندے سے یعنی منی اور انڈے کو آدمی اور جانور سے اور زندہ کرتا ہی زمین کو
بعد مرنے اُسکے کے یعنی سرسبز کرتا ہی بعد خشک ہونے کے اور اسیطرح نکالے جاؤگے تم یعنی قبرون سے اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ جو کوئی یہ آیت صبح کو پڑھتا ہی تو جو بھلائی اور ورد
اُسدن مین فوت ہوجاتا ہی اُسکا ثواب حاصل ہوجاتا ہی اور اسیطرح شام کے پڑھنے سے رات کی بھلائی اور ورد فوت ہونیکا ثواب پاتا ہی اور معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ کہا نافع
بن ازرق نے ابن عباس سے کہ آیا پاتے ہو تم پانچون نمازین قرآن مین کہا انھونے ہان اور پڑھین یہ دونون آیتین یعنی فسبحان اللہ لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہی ان آیتون نے
پانچون نمازون کو اور انکے وقتون کو **وَعَنْ** أبي عياش أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال إذا أصبح لا إله إلا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير كان له عدل رقبة من ولد إسماعيل وكتب له عشر حسنات وحط عنه عشر سيئات ورفع
له عشر درجات وكان في حرز من الشيطان حتى يمسي وإن قالها إذا أمسى كان له مثل ذلك حتى يصبح فرأى رجل رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيما يرى النائم فقال يا رسول الله إن أبا عياش يحدث عنك بكذا وكذا قال صدق أبو عياش رواه أبو داود وابن ماجه
اور روایت ہی ابی عیاش سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت
اور اُسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہوتا ہی اُسکے لیے ثواب موافق آزاد کرنے بردے کے اولاد حضرت اسمٰعیل کی سے اور لکھی جاتی ہین اُسکے لیے دس نیکیان اور
دور کیجاتی ہین اُس سے دس برائیان اور بلند کیے جاتے ہین واسطے اسکے دس درجے اور ہوتا ہی پناہ مین شیطان سے یعنی شر سے بچانے اُسکے سے شام تک اور جو کہے
ان کلمات کو وقت شام کے ہوتا ہی اُسکے لیے مانند اسی کے صبح تک کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک راوی ہی اس حدیث کا کہ پس دیکھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہی حدیث آپ سے ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
وَعَنِ الحارث ابن مسلم التميمي عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه أسر إليه فقال إذا انصرفت
من صلوة المغرب فقل قبل أن تكلم أحدا اللهم أجرني من النار سبع مرات فإنك إذا قلت ذلك ثم مت في ليلتك كتب لك
جوار منها وإذا صليت الصبح فقل كذلك فإنك إذا مت في يومك كتب لك جوار منها رواه أبو داود اور روایت ہی حارث بن مسلم تمیمی سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے انھون نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ نے چپکے سے کہی اُنسے بات پس فرمایا جسوقت کہ فارغ ہووے تو نماز مغرب کے سے
پس کہہ سات بار پہلے اسکے کہ کلام کرے تو کسی سے یا الٰہی پناہ دے مجھکو آگ سے پس تحقیق تو جسوقت کہے گا یہ پھر مرے تو اُسی رات مین لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے
اور جسوقت کہ پڑھے تو نماز صبح کی پھر کہے تو اسیطرح یعنے سات بار پہلے کلام کرنے سے پس تحقیق اگر مرے تو اُسدن مین لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے نقل کی یہ ابوداؤد
نے **وَعَنِ** ابن عمر قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يدع هؤلاء الكلمات حين يمسي وحين يصبح اللهم إني أسألك
العافية في الدنيا والآخرة اللهم إني أسألك العفو والعافية في ديني ودنياي وأهلي ومالي اللهم استر عوراتي وآمن روعاتي
اللهم احفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي وأعوذ بعظمتك أن أغتال من تحتي يعني الخسف
رواه أبو داود اور روایت ہی ابن عمر سے کہ نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑدین ان کلمات کو وقت شام کے اور صبح کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے عافیت
دنیا اور آخرت مین یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے معافی گناہون کی اور سلامتی یعنی عیبون سے بیچ امور دین اپنے کے اور دنیا اپنے کے اور بیچ حق اہل اپنے کے اور مال اپنے
کے یا الٰہی ڈھانک عیب میرے اور امن مین رکھ خوف کی چیزون سے یعنے دفع کر بلائین مجھسے یا الٰہی محفوظ رکھ مجھکو آگے میرے سے اور پیچھے میرے سے اور داہنے میرے سے اور بائین
میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ بڑائی تیری کے اس سے کہ ہلاک کیا جاؤن مین ناگہان نیچے اپنے سے یعنی زمین مین دھنس جانے سے نقل کی
یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يصبح اللهم أصبحنا نشهدك ونشهد حملة عرشك

وَمَلٰئِکَتَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا اَصَابَہٗ فِیْ یَوْمِہٖ ذٰلِکَ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنْ قَالَہَا حِیْنَ یُمْسِیْ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا اَصَابَہٗ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ مِنْ ذَنْبٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی وقت صبح کے یا الٰہی صبح کی ہمنے اس حال میں کہ گواہ کرتے ہیں ہم تجھکو اور گواہ کرتے ہیں ہم اٹھانے والوں عرش تیرے کو اور فرشتوں تیرے کو اور سب مخلوقات تیری کو ساتھ اسکے کہ تحقیق تو ہی اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے تیرے یعنی افعال و صفات میں اور تحقیق محمد بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے نہیں کہتا کوئی یہ کلمے صبح کو مگر کہ بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اس سے اس دن میں یعنی سوا کبیرہ گناہوں اور حقوق العباد کے اور اگر کہے ان کلمات کو وقت شام کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اس سے اس رات میں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف لفظ من جملہ قال میں بمعنی ما نافیہ کے ہے اور ممکن ہے یہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور مؤید ہے اسکا جملہ وان قالہا الخ۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰی وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلٰثًا رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّرْضِیَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ کہے وقت شام کے اور وقت صبح کے تین بار راضی ہوا میں ساتھ اللہ کے رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے دین ہونے کے اور ساتھ محمد کے نبی ہونے کے مگر ہے لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل و کرم کے یہ کہ راضی کرے اسکو دن قیامت کے یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جاویگا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف بعضی روایتوں میں لفظ نبیا ہے اور بعضی میں رسولا پس مستحب ہے کہ دونوں پڑھے یعنی کہے نبیا و رسولا۔ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ وَضَعَ یَدَہٗ تَحْتَ رَاْسِہٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَکَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ اور روایت ہے حذیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے ہاتھ اپنا نیچے سر اپنے کے پھر کہتے یا الٰہی بچا مجھکو اپنے عذاب سے اس دن کہ جمع کریگا تو اپنے بندوں کو یا کہا اٹھاویگا تو اپنے بندوں کو یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ تجمع عبادک کہا یا بجائے اسکے تبعث عبادک کہا نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد نے براء سے ف اس روایت میں آیا کہ دست مبارک سر کے نیچے رکھتے تھے اور اور روایت میں آیا کہ رخسارہ مبارک کے نیچے رکھتے تطبیق اسمیں یوں ہے کہ شاید کہ کبھی سر کے نیچے رکھتے ہونگے اور کبھی رخسارہ کے نیچے جس راوی نے جو دیکھا سو روایت کیا یا یہ کہ ہاتھ سر کے نیچے ہوتا ہے اور کچھ رخسارہ کے نیچے پس بیان کیا ہر راوی نے بعض اس چیز کا کہ دیکھا ع وَعَنْ حَفْصَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْقُدَ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی تَحْتَ خَدِّہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ثَلٰثَ مِرَارٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ اور روایت ہے حفصہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے داہنا ہاتھ اپنا نیچے گلے اپنے کے پھر کہتے تین بار یا الٰہی بچا مجھکو عذاب اپنے سے اس دن کہ اٹھاویگا تو اپنے بندوں کو نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِہٖ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْہِکَ الْکَرِیْمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰہُمَّ لَا یُہْزَمُ جُنْدُکَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُکَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک سونے اپنے کے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ ذات بزرگ تیری کے اور کلمات پورے تیری کے یعنے اسماء و صفات کے یا کتابوں تیری کے برائی اس چیز کے سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اسکی کے یعنے جو چیز تیرے قبضہ قدرت میں ہے یعنی ہر چیز کی برائی سے یا الٰہی تو دور کرتا ہے قرض کو اور گناہ کو یا الٰہی نہیں شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہیں مغلوب ہوتا آخر الامر میں اور نہیں خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی یعنے بلکہ نفع دیتے ہیں عمل صالح پاک ہے تو اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف تیری کے نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ

يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اسوقت کہ جاوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہوں مین اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر رکھنے والا خلق کا اور توبہ کرتا ہوں مین طرف اسکے تین بار کہے بخشتا ہے اللہ تعالی واسطے اسکے گناہ اسکے اگرچہ ہوین مانند کف دریا کے یا گنتی ریت عالج کے یا گنتی پتون درخت کے یا گنتی دلون دنیا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** عالج ساتھ زبر اور زیر لام کے نام ہے ایک جنگل کا زمین مغرب مین وہان ریت بہت ہوتی ہے اور غرض ان چیزون کے بیان سے یہ ہے کہ اگر بہت بھی گناہ ہونگے تو بھی بخشے جاوینگے ع **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ بِقِرَاءَةِ سُورَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے شداد بن اوسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لیوے خوابگاہ اپنی یعنی لیٹے پڑھے کسی سورت کو کتاب اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ اسکے ایک فرشتہ یعنے حکم کرتا ہے اسکو کہ نگہبانی کرے اسکی ہر ضرر کرنے والی چیز سے پس نہیں نزدیک ہوتی اسکے کوئی چیز کہ ایذا دے اسکو یہانتک کہ جاگے جس وقت کہ جاگے یعنی بعد دیر خواہ جلدی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** روایت ہے انس سے بطریق مرفوع کے کہ جب رکھے تو پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑھے تو فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن مین رہیگا تو ہر چیز سے سوائے موت کے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهِمَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِي رِوَايَتِهِ بَعْدَ قَوْلِهِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ نہیں محافظت کرتا انپر مرد مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہے بہشت مین یعنے نجات پانے والون کے ساتھ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونون چیزین آسان ہین یعنی اسلیے کہ دشوار نہین کرنا انکا اوسپر کہ آسان کرے اللہ اوسپر اور عمل کرنے والے انپر کم ہین یعنے مداومت کرنے والے انپر تھوڑے ہین بسبب نہونے توفیق کے ایک چیز تو یہ ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یعنی سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد کرے خدا کی یعنی الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمرؓ نے پس دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ کو کہ گنتے تھے ان تسبیحات کو اپنے ہاتھ سے یعنی انگلیون سے فرمایا حضرت نے پس یہ ڈیڑھ سو ہین یعنی بابت پانچون نمازون کے زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہین میزان مین یعنی میزان اعمال مین بسبب اسکے کہ ہر نیکی دس برابر لکھی جاتی ہے اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی تسبیح کرے اللہ کو اور تکبیر کہے اسکو اور حمد کرے اسکو سو بار یعنے سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑھے کہ سب ملکر سو بار ہون پس یہ سو بار ہین زبان پر اور ہزار ہین میزان اعمال مین پس کون تم مین سے کرتا ہوگا دن رات مین اڑھائی ہزار برائیان عرض کیا صحابہؓ نے کہ کسطرح نہ محافظت کرینگے ہم ان چیزون پر فرمایا آتا ہے ایک تمھارے کے پاس شیطان اس حال مین کہ وہ اپنی نماز مین ہوتا ہے پھر کہتا ہے شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنے امور دنیا اور احوال نفسانیہ سے یا جو کچھ کہ متعلق ساتھ نماز کے نہین اگرچہ امور آخرت سے

ہو یہاں تک کہ نماز پڑھ کر پھرتا ہے پس شاید کہ وہ نکرے یعنی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہے شیطان بیچ خوابگاہ اُسکی کے پس ہمیشہ رہتا ہے سُلاتا ہے اسکو یہاں تک کہ سوجاتا ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداود کے اختلاف ہے بعضی لفظوں مین اسطرح ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے دو خصلتین ہین یا فرمایا دو خلّتین ہین آدمی کو شک ملا ہے کہ وہ لفظ فرمایا یا یہ یعنی دونوں کا ایک ہی ہین یعنی دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا اُنپر بندہ مسلمان یعنی بجاے لا یحصیہما عبد مسلم کے لا یحافظ علیہما عبد مسلم ہے اور اسیطرح ہے بیچ روایت ابوداود کے پیچھے قول اُنکے کے والف خمسمائة فی المیزان کے اسطرح ہے کہ فرمایا اور تکبیر کہے چونتیس بار جس وقت کہ آوے اپنی خوابگاہ مین اور حمد کرے تینتیس بار اور تسبیح کرے تینتیس بار اور اکثر نسخوں مصابیح کے مین عبداللہ بن عمرؓ سے ہے یعنے یہ اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مؤلف نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہ حدیث نقل کی اور مصابیح کے اکثر نسخوں مین عبداللہ بن عمرؓ سے ہے ف پس کون تم مین سے الخ یہ جواب ہے شرط محذوف کا اور استفہام مین ایک طرح کا انکار ہے یعنے جب محافظت کی دونوں چیزوں پر اور حاصل ہوئین اڑھائی ہزار نیکیاں دن رات مین تو معاف کیجاتی ہین اُس سے بدلے ہر نیکی کے برائی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے ان الحسنات یذہبن السیئات پس کون تم مین سے کرتا ہے برائیاں زیادہ ان نیکیوں سے دن رات مین کہ نہوں معاف اُنکے پس کیا ہے تمکو کہ نہ محافظت کرو اُنپر حاصل یہ کہ نیکیاں بہت ہوتی ہین برائیوں سے اُنسے گناہ جھڑ جاتے ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیوں کے درجے بلند ہوتے ہین تمھین چاہیے کہ محافظت کرو اُنپر صحابہؓ نے عرض کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہے تو کیون نہ محافظت کرینگے ہم اُنپر گویا اُنھون نے بعید جانا انکے ترک کرنے کو پس حضرتؐ نے اُنکی استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہے نماز مین یہاں تک کہ غافل کر دیتا ہے ذکر سے پیچھے نماز کے اور سُلا رکھتا ہے اسیطرح غافل کر کر ذکر سے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ یَوْمِہٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ حِیْنَ یُمْسِیْ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ لَیْلَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن غنام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے وقت صبح کے یا آلٰہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجھکو صبح مین نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسی کو مخلوق تیری سے پس تیرے ہی طرف سے ہے تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیرے پس تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے پس جو کوئی یہ دعا صبح کو پڑھے پس تحقیق ادا کیا شکر اُس دن کا اور جو کوئی کہے مانند اسکے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اُس رات کا نقل کی یہ ابوداود نے ف شام کو یہ دعا پڑھے تو لفظ امسی کہے بدلے اصبح کے اور آیا ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے کہا اے پروردگار میرے نعمتین تیری میرے پاس بہت ہین شکر اُنکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ اے داود جب جانا تو نے کہ جو نعمتین تیرے پاس ہین میرے ہی طرف سے ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے انکا ع ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ یَسِیْرٍ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ تھے کہتے جب آتے طرف بچھونے اپنے کے یا آلٰہی پروردگار آسمانوں کے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار ہر چیز کے اور اے پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے یعنے اُنکو پھاڑ کر زراعت اور درخت کھجور کا نکالتا ہے اے اُتارنے والے توریت اور انجیل و قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی ہر بُرے کے سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اُسکے کے یعنے تیرے قبضۂ قدرت مین ہے تو ہی ہے پہلے یعنی قدیم بلا ابتدا کے پس نہین پہلے تجھسے کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنے باقی بغیر انتہا کے پس نہین پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر یعنے باعتبار افعال و صفات کے پس نہین اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیرے کے کوئی چیز یعنے نہین کوئی چیز ظاہر تر تجھسے اور تو ہی پوشیدہ یعنے باعتبار ذات کے پس نہین کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجھسے ادا کر میرے دین یعنی حقوق اللہ تعالی کے اور بندون کے اور غنی کر مجھکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کے یا دل کی محتاجگی سے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی

و ابن ماجہ

ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ مسلم نے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے ف جب آتے طرف بچھونے اپنے کے اور حصن حصین میں ہے کہ پڑھے یہ دعا لیٹ کر ع
وعن ابی الازہر الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ وضعت جنبی للہ
اللہم اغفرلی ذنبی واخسأ شیطانی وفک رہانی واجعلنی فی الندی الاعلی رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ازہر انماری سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جاتے خوابگاہ اپنے میں رات کو کہتے ساتھ نام اللہ تعالی کے سوتا ہوں میں رکھی میں نے کروٹ اپنی واسطے اللہ کے یا الٰہی بخش
میرے لیے گناہ میرے اور دور کر شیطان میرے کو اور چھڑا گروی میری کو اور کر مجھکو مجلس بلند میں یعنی ملائکہ مقربین و انبیا کی مجلس میں نقل کی یہ ابوداود نے ف
مراد گروی سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میرے کو بندوں کے حق سے اور اپنے عذاب سے یعنی گناہ میرے بخشدے ع وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ قال الحمد للہ الذی کفانی واوانی واطعمنی وسقانی والذی من علی فافضل والذی
اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللہم رب کل شیء وملیکہ والہ کل شیء اعوذبک من النار رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے
یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب لیتے خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتے سب تعریف ہے خدا کے لیے جسنے کفایت کیا مجھکو یعنی خلق سے بے پروا کیا مجھکو
اور جگہہ دی مجھکو یعنی مکان دیا رہنے کو کہ دفع کرتا ہے سردی اور گرمی کو اور کھلایا مجھکو اور پلایا مجھکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجھپر یعنی بسبب اُس چیز کے کہ احتیاج
تھی مجھکو بس ہو اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سے اور وہ خدا کہ دیا مجھکو بہت دیا شکر ہے اللہ کے لیے بہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اسکے اور معبود ہر چیز کے پناہ
مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے آگ سے یعنی ان چیزوں سے کہ باعث عذاب دوزخ کی ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن بریدۃ قال شکی خالد بن الولید الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما انام اللیل من الارق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اویت
الی فراشک فقل اللہم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارا
من شر خلقک کلہم جمیعا ان یفرط علی احد منہم او ان یبغی عز جارک وجل ثناءک ولا الہ غیرک لا الہ الا انت رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی والحکم بن ظہیر الراوی قد ترک حدیثہ بعض اہل الحدیث اور روایت ہے بریدہ سے
کہ کہا انہوں نے شکایت کی خالد بن ولید نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں سوتا میں رات کو بسبب بے خوابی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جب جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس کہہ یا الٰہی پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اُس چیز کے کہ سایہ کیے ہوئے ہیں آسمان اُسپر اور اے پروردگار زمینوں کے اور اُس چیز کے کہ اٹھا رہی ہیں
زمینیں یعنی مخلوقات اور اے پروردگار شیطانوں کے اور اُنکے کہ گمراہ کیا ہے شیطانوں نے اُنکو یعنی جن و انس ہو میرے لیے پناہ دینے والا برائی سب مخلوقات اپنے کے سے اس
کہ زیادتی کرے کسی پر اونمیں سے یا ظلم کرے غالب ہے پناہ یافتہ تیرا اور بزرگ ہے تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکے قوی اور حکم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چھوڑ دی ہے حدیث اسکی بعضے اہل حدیث نے ف حکم ساتھ زبر حا اور کاف
کے ہے اور اصل نسخہ سید کے میں حکم ساتھ پیش کے ہے اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ صواب حکم ہے اور حصن حصین میں ہے کہ روایت کی یہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے لیکن انکی
روایت میں بجائے احد منہم کے جمیعا ہے اور بجائے یبغی کے یطغی ہے اور بجائے جل ثناءک کے وتبارک اسمک اسی لفظ پر تمام ہوتی ہے یہ دعا انہیں

ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابی مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصبح احدکم
فلیقل اصبحنا واصبح الملک للہ رب العالمین اللہم انی اسألک خیر ہذا الیوم فتحہ ونصرہ ونورہ وبرکتہ وہداہ
واعوذبک من شر ما فیہ وشر ما بعدہ ثم اذا امسی فلیقل مثل ذلک رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی مالک سے یہ کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ صبح کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے خاص واسطے خدا کے پروردگار عالموں کا یا الٰہی تحقیق میں

مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس دن کی کشائش اسکی یعنے مقصود کو پہونچون اور مدد اسکی یعنی اسدن مین مدد میری کر کہ نفس و شیطان اور اور دشمنون پر غالب ہون
اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہوا سمین اور برکت اسکی یعنی اسدن مین رزق حلال طیب ہاتھ لگے اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر رہون اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اس چیز کی سے کہ اسدن مین ہے اور برائی اس چیز کی سے کہ پیچھے اسکے ہے پھر جبکہ شام کرے پس چاہیے کہ کہے مانند اسکے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف شام کو یہ دعا پڑھے تو بجاے اصبحنا و اصبح الملک کے امسینا و امسی الملک پڑھے اور ہذا الیوم کی جگہ ہذہ اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہ مونث ضمیرین پڑھے
یعنے ہ کی جگہ ہا ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اَسْمَعُکَ تَقُوْلُ کُلَّ غَدَاۃٍ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ
اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ تُکَرِّرُھَا ثَلٰثًا حِیْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِھِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے کہ کہا مین نے واسطے باپ
اپنے کے کہ اے باپ میرے سنا مین نے تمکو کہتے ہو ہر روز یا الٰہی عافیت دے مجکو بدن میرے مین یا الٰہی عافیت دے مجکو شنوائی میری مین یا الٰہی عافیت دے مجکو بینائی میری مین نہین کوئی
معبود مگر تو مکرر پڑھتے ہو اسکو تین بار وقت صبح کے اور تین بار وقت شام کے پس کہا اے بیٹے میرے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتے تھے
ساتھ ان کلمون کے پس مین دوست رکھتا ہون کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسمین اشارہ ہے اسپر کہ دعا اور اور اعمال خیر کے کرنے مین
منظور اصلی بجا لانا امر حضرت کا اور اتباع سنت انکی کا ہو نہ جزاء عمل اور قبولیت دعا ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ
وَمَا سَکَنَ فِیْھِمَا لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَہٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَہٗ فَلَاحًا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ذَکَرَہُ النَّوَوِیُّ
فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ بِرِوَایَۃِ ابْنِ السُّنِّیِّ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے کہتے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے
واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی کے لیے ہے اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پاتے ہین
رات مین اور دن مین سب اللہ ہی کے لیے ہین اور مخلوق ملک اسکی ہین یا الٰہی کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنے خرچ کرین اسکو طاعت مین اور درمیان اسکے کو سبب
برآمد حاجات کا اور آخر اسکے کو سبب نجات کا اے بہت رحم کرنے والے سب رحم کرنے والون سے ذکر کی یہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار مین ساتھ روایت ابن
سنی کے **ف** ختم کیا حضرت نے اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیے کہ ایسے دعا جلدی قبول ہوتی ہے جیسا کہ ایک حدیث مین آیا ہے اور روایت کی حاکم نے ساتھ سند
ابی امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ متعین ہے اسپر کہ کہتا ہے یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہے اسکو تین بار تو کہتا ہے اسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہے
تجھپر پس مانگ ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ
وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابزیٰ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے جس وقت صبح کرتے صبح کی ہمنے اوپر دین اسلام کے
اور کلمہ توحید کے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور اوپر دین نبی اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنے ابراہیم کے کہ دین باطل سے
بیزار ہوکر متوجہ تھے دین حق پر اور نہ تھا ابراہیم مشرکون سے نقل کی یہ احمد اور دارمی نے **ف** اوپر دین نبی اپنے کے الخ ظاہر اس لفظ کا یہ ہے
کہ حضرت مبعوث تھے طرف خلق کے اور طرف اپنے بھی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا ۱۲ **بَابُ الدَّعَوَاتِ فِی الْاَوْقَاتِ** باب ہے بیچ
دعاؤن متفرق کے بیچ وقتون مختلف کے **ف** جواز کار کہ شارع سے کسی وقت یا کسی حال مین وارد ہوئے ہین مسنون ہے ہر کسیکو بجا لانا انکا اگرچہ ایکبار ہو
واسطے اتباع حضرت کے ۱۲ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَہٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّہٗ اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِکَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْطٰنٌ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا ارادہ کرے صحبت کرنے کا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے کہے ہم شروع کرتے ہین ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اولاد سے کہ نصیب کرے تو ہمکو پس تحقیق شان یہ ہے کہ اگر مقدر ہو اور دیا جاوے درمیان مرد و عورت کے فرزند اُس جماع مین ضرر نہین کرتا اُسکو شیطان کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ اکثر لوگ یہ پڑھتے ہین اور فرزند اُنکے شیطان کے تصرف سے محفوظ نہین رہتے جواب یہ ہے کہ ضرر نکرنے سے مراد یہ ہے کہ شیطان اسکا کافر نہین کرسکتا ہے اسمین اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر ہونے فرزند کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اسوقت یا معنے یہ ہین کہ ضرر نہین پہونچاتا شیطان ساتھ آسیب اور صرع یعنی ہاتھ پانون اینٹھنے کے اور دینے کے اور مانند اُنکے کے اور کہا جوزی نے کہ نہین مسلط ہوتا شیطان اُسکے دین پر اور نہین ظاہر ہوتی مضرت اُسکی فرزند کے حق مین بہ نسبت غیر اسکے کے اور بعضون نے کہا مراد ضرر نہ پہونچانے سے یہ ہے کہ شیطان اُسکے انگلی نہ دیوے نہین مارتا ع وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے نزدیک شدت فکر و غم کے نہین کوئی معبود سواے اللہ کے بزرگ بردبار ہے نہین کوئی معبود سواے اللہ کے پروردگار عرش بڑے کا نہین کوئی معبود سواے اللہ کے پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُھُمَا یَسُبُّ صَاحِبَہٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْھُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَوْ قَالَھَا لَذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سلیمان بن صردؓ سے کہا بُرا کہا دو شخصون نے آپسمین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک حضرت کے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک اُنمین سے بہت بُرا کہتا تھا دوسرے کو غصہ مین بھرا ہوا تحقیق سرخ ہوگیا تھا چہرہ اُسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہے اُسکو البتہ جاتا رہے اُس سے وہ غضب کہ پاتا ہے وہ یہ ہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے پس کہا صحابہؓ نے اُس شخص کو کہ کیا نہین سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اُسنے کہ نہین بتحقیق مین دیوانہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور مین نہین دیوانہ یعنے یہ کلمہ اُسکو پڑھنے کو کہتے ہین کہ دیوانہ ہوتا ہے اور مین نہین دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھ شریعت کے نہین تھا اور سمجھ دین مین نہین رکھتا تھا پس توہم کیا کہ یہ دیوانہ ہی کہتا ہے یہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہے اُسکو [illegible] کہا طیبی نے احتمال ہے کہ وہ شخص منافق ہو یا بدخو گنوارون سے ہو وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَۃِ فَسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّہٗ رَاٰی شَیْطٰنًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم آواز مرغون کی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اُسکا اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتے ہین فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے شیطان کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے مرغ فرشتے کو دیکھ کر آواز کرتا ہے اسوقت دعا کرو تا وہ آمین کہے اور بخشش چاہے تمہارے لیے اور گدھے کی آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز کرتا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نیکون کے آنے کے وقت رحمت و برکت اُترتی ہے پس مستحب ہے اسوقت دعا کرنی اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ نازل ہوتا ہے غضب و عذاب اُنکا فرون

پس مستحب ہے پناہ مانگنے وقت گذرنے کفار کے بخوف اسکے کہ پہونچا سکو شر انکے سے ۔ع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
استوى على بعيره خارجا الى السفر كبر ثلاثا ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون اللهم انا
نسئلك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو لنا بعده اللهم انت الصاحب
في السفر والخليفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنظر وسوء المنقلب في المال والاهل واذا رجع قالهن وزاد
فيهن آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب سوار ہوتے
اپنے اونٹ پر حالت نکلنے میں طرف سفر کے کہتے اللہ اکبر تین بار پھر پڑھتے یہ آیت پاک ہے وہ ذات کہ فرمانبردار کی واسطے ہمارے یہ سواری اور نہیں تھے ہم واسطے اسکے
طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہیں یا الٰہی تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے بیچ اس سفر اپنے کے نیکی اور تقوی اور عمل سے جو راضی ہووے تو اس سے
یعنی قبول کرے اسکو یا الٰہی آسان کر ہم پر سفر ہمارا یہ اور لپیٹ واسطے ہمارے یعنی دفع کر درازی اسکی یا الٰہی تو ہی ہے صاحب یعنی نگہبان سفر میں اور خبر گیری کرنے والا اہل میں
یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مشقت سفر کی سے اور بری حالت دیکھنے کی سے یعنی غمگین ان دیکھنے کے اہل و مال میں غمگین ہوں اور حالت بری ہووے اس سے
پناہ مانگتا ہوں اور برائی پھرنے کی سے مال میں اور اہل میں اور اولاد میں یعنی اس سے بھی پناہ دے کہ سفر سے پھر کر اہل و مال میں نقصان وغیرہ دیکھوں اور رنج اٹھاؤں اور جس وقت
کہ پھرتے حضرت سفر سے کہتے یہ الفاظ اور زیادہ کرتے انمیں ہم پھرنے والے ہیں یعنی سفر سے ساتھ سلامتی کے طرف وطنوں اپنے کے توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے ہیں
پروردگار اپنے کے لیے تعریف کرنے والے ہیں نقل کی مسلم نے **وعن** عبد الله بن سرجس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر يتعوذ
من وعثاء السفر وكآبة المنقلب والحور بعد الكور ودعوة المظلوم وسوء المنظر في الاهل والمال رواه مسلم اور روایت ہے عبداللہ
بن سرجس سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پناہ مانگتے مشقت سفر کے سے اور بری حالت پھرنے کے سے اور نقصان سے پیچھے زیادتی یعنی اعمال صالح میں اور
اہل و مال میں اور بددعا مظلوم کی سے اور بری حالت دیکھنے کی سے اہل و مال میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** پناہ مانگنے بددعا مظلوم کی سے حقیقت میں پناہ مانگنی ہے
ظلم سے کہ ظلم نکریں کسی پر تا مظلوم بددعا نکرے ۔ع **وعن** خولة بنت حكيم قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من
نزل منزلا فقال اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شيء حتى يرتحل من منزله ذلك رواه مسلم
اور روایت ہے خولہ بیٹی حکیم سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی اترے کسی مکان میں یعنی سفر میں ہو یا حضر میں پھر کہے پناہ
مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہیں یعنی اسماء و صفات یا کتابیں اسکی برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کی ہے نہیں ضرر کرتی اسکو کوئی چیز یہاں تک کہ کوچ کرے اس منزل سے
نقل کی مسلم نے **وعن** ابي هريرة قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما لقيت من عقرب
لدغتني البارحة قال اما لو قلت حين امسيت اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم تضرك رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی میں نے ایک بچھو سے کہ کاٹا مجکو رات گذری میں فرمایا خبردار ہو اگر کہتا
تو اس وقت کہ شام کی تو نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہیں برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کی نہ ضرر پہونچاتا تجکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور ترمذی کی
ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو وقت شام کے تین بار نہیں ضرر کرتا اسکو زہر یعنی کسی جانور کا اس رات میں اور ایک روایت میں وقت صبح کے بھی پڑھنا
اسکا آیا ہے پس ایسا ہی فائدہ صبح کے پڑھنے میں ہوتا ہے کہ محفوظ رہتا ہے دن کو موذی چیزوں سے اور معقل بن یسار صحابی سے منقول ہے کہ جسنے یہ اعوذ پڑھی متعین ہوتے
ہیں اسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں واسطے اسکے اور اگر مرتا ہے شہید مرتا ہے ع ۔ فی المرقات ۔ و شرح الحصن **وعنه** ان النبي صلى الله عليه
وسلم كان اذا كان في سفر واسحر يقول سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علينا ربنا صاحبنا وافضل علينا عائذا

بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت ہوتے سفر میں اور وقت سحر کا ہوتا کہتے سنی سننے والے نے تعریف کرنی میری خدا کو اور اقرار میرا ساتھ خوبی نعمت اسکی کے ہمیں اے رب ہمارے نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہم پر کہتے ہیں ہم یہ کلام پناہ چاہتے ہوئے ساتھ خدا کے آگ سے نقل کی مسلم نے وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پھرتے جہاد سے یا حج سے یا عمرہ سے تکبیر کہتے اوپر ہر جگہ بلند کے زمین سے تین تکبیریں پھر کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہے ملک اور اسی کے لیے ہے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے ہیں یعنی طرف وطن کے توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں یعنی نماز سجدہ کرنے والے ہیں یعنی اللہ کو واسطے پروردگار اپنے کے تعریف کرنے والے ہیں سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنے دین کا اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو تنہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی غزوہ خندق میں کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوا یہود اور قریظہ اور نضیر کے جمع ہو کر مدینہ پر آچڑھے تھے اور ارادہ لڑائی کا سرور عالمؐ سے رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو انپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے کہ کہا بددعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن جنگ احزاب کے مشرکوں پر پس کہا یا الٰہی اتارنے والے کتاب کے جلدی کرنے والے حساب کے یعنی دن قیامت کے کہ آدھے دن میں سب کا حساب لیگا یا الٰہی شکست دے گروہ کافروں کو یا الٰہی شکست دے انکو اور ہلا دے انکو یعنی ثابت نہ رکھ انکو مقابلہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن بسرؓ سے کہ کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لے گئے ہم طرف حضرتؐ کے کھانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کے پس کھایا اس میں سے پھر لائے گئے کھجور خشک پس تھے حضرتؐ کھاتے اسکو اور ڈالتے گٹھلی درمیان دونوں انگلیوں اپنی کے اور اکٹھی کرتے انگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت میں ہے پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ ڈالتے گٹھلی اوپر پیٹھ دونوں انگلیوں اپنی کے انگلی شہادت کے اور بیچ کے پھر لائے گئے پانی پس پیا اسکو پھر کہا باپ میرے نے اس حال میں کہ پکڑے تھے لگام جانور حضرتؐ کی دعا مانگو اللہ سے میرے لیے پس کہا حضرتؐ نے یا الٰہی برکت دے انکے لیے بیچ اس چیز کے کہ روزی دی تو نے انکو اور بخش واسطے انکے اور رحم کر انپر نقل کی یہ مسلم نے ف پہلی روایت میں تو آیا کہ گٹھلیاں ڈالتے تھے درمیان دونوں انگلیوں کے اور دوسری میں یہ کہ دونوں انگلیوں کی پیٹھ پر ڈالتے تھے تطبیق انمیں یہ ہے کہ کبھی اس طرح ڈالتے ہونگے اور کبھی اس طرح اور انگلیوں کی پیٹھ پر اسلیے ڈالتے تھے کہ تا ہاتھ کا اندر کا نہ بھرے نہیں ستھرائی اندر کی اولیٰ ہے باہر کی ستھرائی سے اور انگلیوں سے مراد بائیں ہاتھ کی انگلیاں ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہے پکڑنا رکاب اور مہمان کی رکاب اور لگام کا ازراہ تواضع اور خاطرداری کے اور اسیطرح سنت ہے دروازے تک مہمان کے ساتھ جانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہے ضیافت کرنے والے کے لیے یہ کہ طلب دعا کی کرے مہمان سے اور سنت ہے مہمان کے لیے یہ کہ دعا کرے ضیافت کرنے والے کے لیے ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت دیکھتے چاند کہتے یا الٰہی نکال تو اس چاند کو ہمپر ساتھ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** ہلال کہتے ہین پہلی اور دوسری اور تیسری رات کے چاند کو بعد اسکے قمر کہلاتا ہی پس جب حضرت ہلال دیکھتے تو دعا مذکورہ پڑھتے حاصل اسکا یہ ہی کہ یا الٰہی اس مہینے مین ہم با امن و با ایمان و باسلامت سب آفات سے اور احکام اسلام پر قائم رہین بعد ازان خطاب چاند کو کر فرماتے کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہی اسمین رد ہی انکا کہ جو چاند اور سورج کو پوجتے ہین اور رب سمجھتے ہین ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَّا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ دیکھے کسی مبتلاے بلا کو پھر کہے سب تعریف واسطے اس اللہ کے کہ بچایا مجھکو اس چیز سے کہ گرفتار کیا تجھکو ساتھ اسکے اور بزرگی دی مجھکو بہتون پر ان لوگون سے کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہین پہنچتی اسکو یہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن دینار راوی نہین قوی **ف** حاصل یہ کہ جو کوئی مبتلاے بلا کو دیکھ کر یہ دعا الحمد للہ الذی لفظ تفضیلا تک پڑھتا ہی اس بلا مین نہین گرفتار ہوتا اور بلا عام ہی خواہ بدنی ہو مانند برص اور جذام اور اندھے ہونے کے اور سواے انکے کے اور خواہ بلاے دنیوی ہو مانند حاصل کرنے مال و جاہ اور مانند انکے کے اور خواہ بلاے دینی ہو مانند فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند انکے کے غرضکہ ہر طرح کے مبتلاے بلا کو دیکھکر یہ دعا پڑھے ولیکن لکھا ہی علما نے کہ جو کوئی مبتلاے بیماری کو دیکھے تو چپکے سے اس دعا کو پڑھے تا وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ مین یا دنیا مین کسی کو مبتلا دیکھے تو پکار کر پڑھے تا وہ باز رہے اور اگر دیکھے کہ پکار کر کہنے مین فساد ہوتا ہی تو اسکو بھی دیکھکر چپکے پڑھے ع وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَّبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُّبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ اور روایت ہی عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص داخل ہو بازار مین اور کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطے اسکے اسی کے لیے ہی بادشاہت اور اسی کے لیے ہی تعریف وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہ مریگا اسی کے ہاتھ ہی بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ اسکے لیے دس لاکھ نیکیان اور دور کرتا ہی اس سے دس لاکھ برائیان اور بلند کرتا ہی اسکے لیے دس لاکھ درجے اور بناتا ہی اسکے لیے گھر بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور شرح السنہ مین بدلے من دخل السوق کے یون ہی کہ جو شخص کہے یہ کلمہ مذکور بیچ بازار جامع کے یعنے بڑی بازار کے کہ خرید و فروخت کیجاوے یعنے اکثر چیزین بکتی ہون اسمین **ف** سبب اتنے ثواب کا یہ ہی کہ بازار جگہ غفلت اور جھوٹی قسمون اور جگہ سلطنت شیطانون کی ہی ایسی جگہ مین اللہ تعالی کو یاد کرنے سے بہت ثواب پاتا ہی ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْ بِهَا خَيْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہی کہتا ہی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون تجھسے پوری نعمت اور فرمایا کہ اخیر عمر پوری نعمت پس کہا اس شخص نے کہ یہ دعا ہی کہ امید رکھتا ہون ساتھ اسکے مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہی

اور نجات پانا دوزخ سے اور سنا حضرتؐ نے ایک شخص کو کہ کہتا ہے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے پھر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہون تجھ سے صبر پس کہا مانگی تو نے اللہ سے بلا پس مانگ اس سے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حاصل
اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ شخص نعمت دنیا کو نعمت پوری سمجھ کر دعا اسکے حاصل ہونے کی مانگتا تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ فانی ہے نعمت پوری داخل ہونا جنت
مین ہے اور نجات پانا دوزخ سے اور مانگی تو نے بلا یعنے اسلیے کہ صبر بلا پر ہوتا ہے پس مانگ عافیت کہ سب بلا اور آفتون سے نگاہ رکھے کہ بلا بری چیز ہے نہ مانگنی چاہیے
اور اگر بلا نازل ہو صبر کرے ۱۲ م ح ۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا فکثر فیہ لغطہ فقال
قبل ان یقوم سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک الا غفر لہ ما کان فی مجلسہ ذلک رواہ
الترمذی والبیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک جگہ اور بہت
ہون اسمین بیفائدہ باتین پھر کہے پہلے اٹھنے سے پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہین تیری ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود
مگر تو بخشش مانگتا ہون مین تجھ سے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیرے مگر کہ بخشا جاتا ہے واسطے اسکے جو کچھ کہ ہوا اس مجلس مین نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات
کبیر مین **ف** لغط سے مراد یہان وہ کلام ہے کہ جس سے گنہگار ہو اور بعضون نے کہا لغط کے معنی ہین کلام بیفائدہ اور اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہین یعنے اس دعا
کے پڑھنے سے جو اس مجلس مین گناہ یا بیفائدہ باتین یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے پڑھنے سے جھاڑ دیتا ہے ۱۲ ع **وعن** علی انہ اتی بدابۃ
لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظھرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا
لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلثا واللہ اکبر ثلثا سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب
الا انت ثم ضحک فقیل من ای شیء ضحکت یا امیر المومنین قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما
صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ قال ان ربک لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی ذنوبی
یقول اللہ یعلم انہ لا یغفر الذنوب غیری رواہ احمد والترمذی وابو داؤد اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ حاضر کیا گیا
انکے پاس جانور تاکہ سوار ہون اسپر جبکہ رکھا اپنا پانون رکاب مین یعنی ارادہ کیا پانون رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑھے اسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہے
اوپر نعمتون سواری کے اور سوا اسکے کے پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تھے ہم واسطے اسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم
پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہین پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہے تو تحقیق مین نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخشش کر واسطے میرے پس تحقیق
نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیرے پھر ہنسے حضرت علیؓ کہا گیا کس واسطے ہنسے تم اے امیر المومنینؓ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا
مین نے پھر ہنسے پس کہا مین نے کس چیز سے ہنسے تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے جس وقت کہتا ہے اے پروردگار میرے بخش واسطے
میرے گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوائے میرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علیؓ بسبب پیروی حضرتؐ کے ہنسے ۱۲ م **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعھا حتی یکون الرجل ھو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول استودع اللہ دینک
وامانتک واخر عملک وفی روایۃ وخواتیم عملک رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ وفی روایتھما لم یذکر واخر عملک
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رخصت کرتے کسی شخص کو یعنے مسافر کو پکڑتے ہاتھ اسکا پس نہ چھوڑتے ہاتھ اسکے کو
یہان تک کہ وہ شخص چھوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو یعنی یہ بسبب حسن خلق اور تواضع حضرتؐ کے تھا اور فرماتے سونپتا ہون مین اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی

طلب کرتا ہوں حفاظت دین و امانت تیری کے اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت میں ہے و خواتیم عملک یعنی بجائے آخر عملک کے یہ لفظ ہے یعنی اعمال آخری تیرے بھی سپرد اللہ تعالیٰ کے کیے مطلب وہی ہے جو پہلے جملہ کا تھا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے نہیں ذکر کیا گیا لفظ و آخر عملک ف مراد امانت سے اموال ہیں کہ لین دین کرتا ہے ساتھ اُنکے لوگوں سے اور بعضوں نے کہا مراد امانت سے اہل و اولاد ہیں کہ گھر میں چھوڑ جاتا ہے وعن عبد اللہ الخطمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ خطمی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ارادہ کرتے رخصت کرنے لشکر کا فرماتے سونپا میں نے اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہارے نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی ارید سفرا فزودنی فقال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیث ما کنت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس توشہ دیجیے مجھکو یعنی دعا کیجیے کہ برکت اُسکی ساتھ میرے سفر میں مانند توشہ کے ہو پس فرمایا توشہ دے تجھکو اللہ تقویٰ یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا ہے کہا اُسنے زیادہ دعا کرو میرے لیے فرمایا اور بخشے اللہ گناہ تیرے کہا زیادہ دعا کیجیے میرے لیے قربان ہو باپ میرا تمہارے اور ماں میری فرمایا اور آسان کرے تیرے لیے اور توفیق دے تجھکو بھلائی دین و دنیا کی جہاں ہو تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وعن ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ولی الرجل قال اللہم اطو لہ البعد وہون علیہ السفر رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس مجھکو نصیحت فرمائیے فرمایا لازم کر اپنے پر تقویٰ خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہ بلند کے پس جب پیٹھ پھیری اُس شخص نے کہا حضرتؐ نے یا الٰہی لپیٹ اسکے لیے دوری سفر کی یعنے دور کر مشقت سفر کی بسبب دیکھ کر دینے مسافت دراز کے اور آسان کر اوپر سفر یعنے سب امور سفر کے نقل کی یہ ترمذی نے ف لازم کر اپنے پر تقویٰ خدا کا یعنے ڈر اللہ تعالیٰ سے اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہ کی چیزوں کو اور اُن چیزوں کو کہ زیادہ ہیں حاجت سے اور غفلت کو اور خطرہ ماسوا اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنے کو وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ باللہ من اسد واسود ومن الحیۃ والعقرب ومن شر ساکن البلد ومن شر والد وما ولد رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پھر آتی رات کہتے اے زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے تیری برائی سے یعنی جو کہ تیری ذات میں برائی ہے مثل خسف وغیرہ کے اور برائی اُس چیز کی سے کہ تجھ میں ہے یعنے پانی یا کوئی بوٹی ایسی زمین سے پیدا ہو کہ کسی کو ہلاک کرے اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور برائی اُس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجھ میں یعنی زہریلے جانور اور چیزیں ہلاک کرنے والی اور برائی اُس چیز کی سے کہ چلتی پھرتی ہیں تجھ پر یعنے حشرات الارض اور حیوانات کہ ضرر پہونچاتے ہیں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شیر سے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے اور برائی رہنے والوں شہر کے سے یعنی آدمیوں کی برائی سے اور بعضوں نے کہا کہ مراد جن ہیں کہ ہر شہر و ہر زمین میں رہتے ہیں اور برائی جننے والے کے سے اور اُس چیز کی سے کہ جنا یعنی شر ابلیس کے اور اولاد اُسکی یعنی ہر جننے والے کے شر سے اور اولاد اُسکی سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللہم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے

انس سے کہا انھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے یا الٰہی تو ہی معتمد علیہ میرا یعنی تجھی پر بھروسا ہی مجھے ہر امر مین اور مددگار میرا ساتھ قوت تیری کے حیلہ کرتا ہون مین واسطے دفع کرنے مکر کفار کے اور ساتھ قوت تیری کے حملہ کرتا ہون دشمنان دین پر اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہون مین یعنے دشمنان دین سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہین تجکو مقابل کفار کے یعنے مانگتے ہین تجھسے یہ کہ دفع کر تو شر انکی ہم سے اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ تیرے برائی انکی سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف حصن حصین مین لکھا ہی کہ جو کوئی ڈرے دشمن سے یا اور کسی سے پڑھے لایلاف قریش کا امان ہی ہر برائی سے یہ عمل مجرب ہی ۱۲ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤُدَ وَابْنِ مَاجَۃَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ نکلتے اپنے گھر سے کہتے نکلتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا مین نے اللہ پر یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ تیرے اس سے کہ پھسلین ہم یعنے بغیر قصد کے گناہ کرین یا گمراہ ہووین ہم یعنی قصداً گناہ کرین یا ظلم کرین ہم یا ظلم کیے جاوین یا جہل کرین ہم یا جہل کیا جاوے ہم پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے یون ہی کہ کہا ام سلمہؓ نے نہین نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے کبھی مگر کہ اٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر کہا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوؤن مین یا گمراہ کیا جاؤن یعنی کوئی گمراہ کر دے مجھے یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہل کرون مین یا جہل کیا جاوے مجھپر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِہٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یُقَالُ لَہٗ حِیْنَئِذٍ ھُدِیْتَ وَکُفِیْتَ وَوُقِیْتَ فَیَتَنَحّٰی لَہُ الشَّیْطٰنُ وَیَقُوْلُ شَیْطَانٌ اٰخَرُ کَیْفَ لَکَ بِرَجُلٍ قَدْ ھُدِیَ وَکُفِیَ وَوُقِیَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ لَہُ الشَّیْطٰنُ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے پھر کہے نکلتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا مین نے اللہ پر نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا جاتا ہی اسکے لیے اسوقت یعنی ندا کرتا ہی اسکو فرشتہ کہ ای بندے اللہ کے راہ رست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب ایذون سے پس کنارے ہو جاتا ہی اس سے شیطان اور کہتا ہی دوسرا شیطان یعنی اس شیطان کی تسلی کے لیے کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط او تعرض اس شخص پر کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب ایذون سے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے لفظ لہ الشیطان تک کتاب ابن سنی مین ہی حضرت عمرؓ سے کہ وہ نقل کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ کونسی چیز منع کرتی ہی ایک تمھارے کو جسوقت کہ تنگ ہو اوسپر امر معیشت کا پڑھنے اس دعا کے سے جسوقت کہ نکلے گھر سے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَآئِکَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا قُدِّرَ لِیْ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ یہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی مین ہی اور ابن ماجہ مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکلے اپنے گھر سے طرف نماز کے پس کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَآءً وَّلَا سُمْعَۃً وَّخَرَجْتُ اتِّقَآءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ متوجہ ہوتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ ذات خود اور استغفار کرتے ہین اسکے لیے ستر ہزار فرشتے ف راہ راست دکھایا گیا یعنے تو نے جو نام خدا کا لیا اور توکل اسپر کیا اور لاحول پڑھی یعنے اپنے کو عاجز

جانا راہ راست پائی تونے اسلیے کہ راہ راست یہی ہو کہ بندہ یاد خدا مین رہے اور اپنے کام سپرد اُسکے کرے **بیت** کار خود را بخدا باز گذار کہ کنی بنیم ازین بہتر کار ۱۲ ح

وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِیُسَلِّمْ عَلٰی اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو اپنے گھر مین پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی داخل ہونے کی اور بھلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا ساتھ بھلائی کے ہو ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہی بھروسا کیا ہمنے پھر سلام علیک کرے اپنے اہل پر نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حصن حصین مین بھی یہ دعا ابوداؤد ہی سے نقل کی گئی ہو اسمین بعد لفظ ولجنا کے وبسم اللہ خرجنا بھی ہو پھر ابوداؤد مین جو دیکھا اسمین بھی یہ جملہ موجود ہو پس مؤلف مشکوۃ کا یا کاتب اُسکے اس جملہ کو لکھنا بھول گئے ہونگے اور پھر سلام علیک کرے لکھا ہو علما نے کہ اگر گھر مین کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھ نیت ملائکہ کے کہ وہان ہین اسطرح السلام علی عباد اللہ الصالحین ۱۲ ح مؤلف

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّأَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْكُمَا وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جبکہ نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالیٰ واسطے تیرے اور برکت دے تم دونو کو یعنے میان بیوی کو یعنے رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمھارے بیچ بھلائی کے یعنے طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے رہو اور سلوک رہے آپسمین اور اولاد نیک ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰی خَادِمًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاِذَا اشْتَرٰی بَعِیْرًا فَلْیَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِیَاْخُذْ بِنَاصِیَتِهَا وَلْیَدْعُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنی باپ سے یعنے شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبداللہ بن عمرو سے اور عبداللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمھارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے بھلائی اسکی یعنے بھلائی اسکی ذات کی اور بھلائی اُس چیز کی کہ پیدا کیا تونے اسکو اُسپر یعنے اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے بُرائی اُسکی سے اور بُرائی اُس چیز کی سے کہ پیدا کیا تونے اُسکو اُسپر یعنے بُرے اخلاق وافعال اور جبکہ خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اُسکی کے اور کہے مانند اسکے یعنے دعاے مذکورہ پڑھے اور ایک روایت مین بیچ عورت اور بردے کے یون آیا ہو کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردے کے اور دعا کرے ساتھ برکت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دعا کرے ساتھ برکت کے یعنے اوپر کی دعا پڑھے یہ بات سمجھی جاتی ہو حصن حصین سے اور کہا جزری نے کہ اگر اور جانور خریدے تو بھی اسیطرح پڑھے ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدے کی یعنے اسکے پڑھنے سے غم جاتا رہتا ہو یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہون پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کے ایک لحظہ یعنے اسلیے کہ وہ دشمن بڑا میرا ہو اور عاجز ہو نہین قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کر میرے لیے کام میرا سب نہین کوئی معبود سوا تیرے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰی عَنْكَ دَیْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ

مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ
فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہا ایک شخص نے کہ فکرین لگین ہین مجکو اور میرے ذمہ پر دین ہین
یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو ایک کلام کہ جسوقت کہے تو اسکو دور کرے اللہ فکر تیری اور ادا کرے تجسے دین تیرا کہا کہا مین نے مقرر بتلایئے فرمایا کہ جسوقت صبح
کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عاجزی سے اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ
تیرے بخیلی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہو مین ساتھ تیرے غالب ہونے دین کے سے یعنی کثرت اسکی سے اور غلبہ لوگون کے سے کہا اس شخص نے پس کیا مین نے یہ پس دور
کی اللہ نے فکر میری اور ادا کیا ذمہ میرے سے دین میرا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا مین نے مقرر بتلایئے کہا طیبی نے ظاہر یہ ہے کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلایئے اسلیئے کہ آنحضرت
نہین روایت کی اس شخص سے بلکہ دیکھا حال اسکا اور بیان کیا اسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہے اول کلام یا الٰہی کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوے
اور کہا جاوے کہ تقدیر اسکی یہ ہے کہ کہا ابوسعید نے کہ کہا واسطے میرے اس شخص نے کہ کہا مین نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الخ اور عاجزی سے یعنے ادائے
طاعت اور عبادت سے اور تحمل مصیبت سے عاجز ہون اس سے پناہ ہے اور بخل یہ ہے کہ ترک کرے ادائے زکوٰۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور پھیر دے سائل کو
اور ترک کرے ضیافت مہمان کی اور ترک کرے سلام اور جواب اسکے کو اور جس علم اور مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہ جانتا ہو اور پھر سکھاوے اور بتادے نہین اور
ترک کرے درود کو وقت سننے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نامردی سے مراد یہ ہے کہ وقت جہاد کے کافرون سے ڈر کر مقابلہ نہ کرسکے اور اسمین داخل ہے جرأت
کرنی وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور دل سے نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کے **وَعَنْ عَلِيٍّ** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاۗءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ
كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ
عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ
اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہ آیا انکے پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سے یعنے پہونچا ہے وقت ادا کرنے مال کتابت کا
اور میرے پاس مال نہین ہے پس مدد کرو میری یعنے ساتھ مال اور دعا کے فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو وہ کلمات کہ سکھلائے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر ہو تجپر مانند پہاڑ بڑے کے دین ادا کرے اسکو اللہ تعالیٰ تیرے ذمے سے کہہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے یعنے رزق حلال پہونچا کہ بسبب اسکے
حرام سے بے پروا ہون اور بے پروا کر مجکو ساتھ فضل اپنے کے اس شخص سے کہ سوا تیرے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** مکاتب اس غلام کو کہتے ہین
کہ مالک اسکا لکھوا لے کہ جب تو اتنے روپے ادا کرے تو اسوقت تو آزاد ہے اور بدل کتابت اس مال کو کہتے ہین کہ اس غلام مکاتب نے اپنے ذمے پر ادا کرنا اسکا قبول
کر لیا پس جب ادا کریگا اسیوقت آزاد ہوگا **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِيْ بَابِ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ باب تغطیۃ الاوانی کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْكَلِمَاتِ
فَقَالَ اِنْ تُكُلِّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ تُكُلِّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ رَوَاهُ النَّسَاۗئِيُّ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ وسلم تھے جب
بیٹھتے ایک جگہ یا نماز پڑھتے پڑھتے کتنے کلمے یعنے وقت اٹھنے کے مجلس سے اور وقت فارغ ہونے کے نماز سے پس پوچھا مین نے انسے یعنے فائدہ انکا پس فرمایا اگر
کلام کیا جاوے نیک یعنے پہلے ان کلمون کے ہونگے یہ کلمے مہر اسپر یعنے کلام نیک پر قیامت تک یعنے وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اسکا ضائع نہین
ہونے کا اور اگر کلام کیا جاوے برا یعنے پہلے ان کلمون کے کلام گناہ کا کیا جاوے ہون گے یہ کلمے سبب بخشش اسکے کے وہ کلمے یہ ہین پاک ہے تو یا الٰہی

اور پاکی بیان کرتے ہیں تیری ساتھ تعریف تیری کے نہیں کوئی معبود سوا تیرے بخشش چاہتا ہوں میں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیرے نقل کی یہ نسائی نے

وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے قتادہ سے پہونچا اُسکو یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ دیکھتے ماہ کو کہتے چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا میں ساتھ اُس ذات کے کہ پیدا کیا تجکو یعنے اے چاند یہ بھی تین بار کہتے پھر کہتے سب تعریف ہے واسطے اُس خدا کے کہ لیگیا اُس مہینے کو اور لایا اس مہینے کو یعنے ماہ گذشتہ اور آیندہ کا نام لیتے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہتے یعنے بعد کہنے اللہ اکبر کے یہ کہتے ہلال خیر و رشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی مین آیا ہے حدیث ابن عمرؓ کی سے اور چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا یہ بمعنی دعا کے ہے یعنے اس چاند مین بھلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہے بطور فال نیک کے ۱۲ع

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَاءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَحًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ

اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اُسکو پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین بندہ تیرا ہوں اور بیٹا ہوں بندہ تیرے کا اور بیٹا ہوں لونڈی تیری کا اور تیرے قبضہ مین ہوں یعنے تیرے ملک و تصرف مین ہوں بال پیشانی میرے کے تیرے ہاتھ مین ہین نہین حرکت و قوت مگر ساتھ مدد تیری کے جاری ہے میرے حق مین حکم تیرا یعنے تیرے حکم کو توقف اور کوئی روکنے والا نہین جو کہے اور چاہے وہی ہو عدل ہے میرے امر مین قضا تیری مانگتا ہون مین تجھسے ساتھ وسیلہ ہر نام کے کہ وہ واسطے تیرے ہے نام رکھا تو نے ساتھ اُسکے ذات اپنی کا یا اُتارا تو نے اُسکو کتاب اپنی مین یا سکھایا تو نے وہ اسم کسی کو مخلوق اپنے سے یعنے انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنے کے کتاب مین یا اختیار کیا تو نے اُسکو بیچ پردہ غیب کے نزدیک اپنے یعنے کسی کو اُسکی اطلاع نہین سواے تیرے یہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میرے کی اور روشنی آنکھوں میرے کی اور دور کرنے والا غم میرے کا اور لیجانے والا اندیشہ اور غم میرے کا نہین کہتا اُسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور کرتا ہے اللہ تعالے غم اُسکا اور بدل دیتا ہے جگہ غم کی خوشی کو نقل کی یہ رزین نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے ہم جب چڑھتے یعنے بلند جگہ پر اللہ اکبر کہتے اور جب اُترتے سبحان اللہ کہتے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غمگین کرتا انکو کوئی امر کہتے اے زندہ قائم رکھنے والے یعنے مخلوق کے ساتھ رحمت تیری کے فریاد رسی چاہتا ہوں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہین محفوظ **ف** اور روایت کی یہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعودؓ سے اور روایت کی حاکم اور نسائی نے حضرت علیؓ سے مرفوع اُسکے لفظ یہ ہین و ہو ساجد یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتے یا حی یا قیوم حالت سجدے مین ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهٗ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ اَعْدَائِهٖ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا عرض کیا ہمنے دن خندق کے یا رسول اللہ کیا ہے کوئی چیز یعنے ذکر و دعا کہ پڑھین ہم اُسکو یعنے تا فتح ہو پس تحقیق پہونچے ہین دل حنجر گردن کو

یعنے نہایت دشواری اور محنت لاحق ہوئی ہے فرمایا ہاں وہ یہ ہے یا الٰہی ڈھانک عیب ہمارے اور امن دے ہمکو ڈر ہمارے سے کہا ابو سعید نے پس مارے اللہ نے منہ دشمنون اُنکے کے ساتھ ہوا کے اور شکست دی اللہ نے ساتھ ہوا کے نقل کی یہ احمد نے **ف** دن خندق کے کہ اُسکو غزوہ احزاب بھی کہتے ہین اللہ تعالے نے ہوائی تند مسلط کی کافرون پر کہ ہانڈیان اُنکی الٹ دین اور خیمے اُکھاڑ ڈالے اور طرح طرح کی تکلیفین پہونچا کر تباہ و برباد کیا ع **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے بریدہ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے بازار مین کہتے آیا مین ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی اس بازار کی یعنے رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اُسمین اور بھلائی اُس چیز کی کہ اسمین ہے یعنے لوگ اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اُسکی سے اور برائی اُس چیز کی سے کہ اسمین ہے یعنے عقدین فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ پہونچون مین اسمین معاملہ نقصان کے کو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

باب ہے بیچ بیان پناہ مانگنے کے **ف** یعنے اسمین ایسی دعائین ہین کہ اُنمین واقع ہوا ہے پناہ مانگنا اکثر چیزون سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلام اللہ پڑھنے کے پہلے افضل اعوذ باللہ پڑھنا ہے یا استعیذ باللہ اکثر کہتے ہین کہ استعیذ باللہ افضل ہے اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہے کہ فرمایا ہے فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار مین اعوذ باللہ بھی وارد ہوا ہے

بیچ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے مشقت بلا کی سے اور پہونچنے بدبختی کی سے اور بری تقدیر سے اور خوش ہونے دشمنون کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بلا اُس حالت کو کہتے ہین کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ مین ڈالا جاوے آدمی اُسمین اور دشوار ہوا سپر اور جہد کے معنی ہین مشقت و نہایت پس مراد اس سے مصیبتین ہین کہ پہونچین آدمی کو دین یا دنیا مین اور عاجز ہو اُسکے دفع کرنے سے اور صبر نکر سکے اُنکے واقع ہونے پر اور بُری تقدیر سے مراد وہ چیز ہے کہ بُری ہو آدمی کے حق مین اور خوش ہونے دشمنون کے سے یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا مین ہمکو نہ پہونچے کہ دشمن خوش ہون پس یہ دعا جامع ہے سب مطالب کو ۱۲ م **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے اندیشہ سے اور غم اور عاجز ہونے سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بوجھ دین کے سے اور غلبہ لوگون کے سے یعنے ظالمون کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے سستی سے یعنے طاعت مین اور بڑھاپے سے یعنے بسبب بڑھاپے کے بیہوش ہونے اور اعضا ناکارہ ہونے سے اور چٹی سے یا قرض سے اور گناہ سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب آگ کے سے اور فتنہ آگ کے سے اور فتنہ قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اور برائی فتنہ دولت کے سے اور برائی فتنہ فقر کے سے اور برائی فتنہ کانے دجال کے سے یا الٰہی دھو گناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے یعنے پاک کر مجھکو گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے جیسیکہ پاک کرتی ہین یہ چیزین میل سے اور پاک کر دل میرا سکو یعنے مجھے

اخلاق سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا اسفید میل سے اور ڈور ہی ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسے کہ ڈوری رکھی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذاب آگ کے سے یعنے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہوں دوزخیوں سے کہ وہ کفار ہیں اسلیے کہ عذاب کافر ہی دیے جاوینگے اور موحد ادب دیے جاوینگے اور پاک کیے جاوینگے ساتھ آگ کے نہ عذاب اور فتنہ آگ کے سے مراد ہیں وہ چیزیں کہ باعث عذاب آگ و قبر کی ہیں یعنی گناہ اور فتنہ قبر سے مراد ہی متحیر ہونا ہے جواب منکر نکیر کے اور عذاب قبر سے مراد ہی مارنا لوہے کے گرز وں سے اور مراد عذاب ہونا اسکو کہ جواب نہ دے سکیگا اور مراد قبر سے برزخ ہے خواہ قبر ہو یا اور کچھ اور فتنہ دولت کا ہی تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سے اور خرچ کرنا اسکو گناہ میں اور فخر کرنا ساتھ مال و جاہ کے اور فتنہ فقر کا ہی حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا انکے مالوں میں اور نہ راضی ہونا اس چیز پر کہ قسمت میں کی ہے اللہ تعالی نے اور اور چیزیں مانند انکے اور اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزوں سے امن میں کیا تھا لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کے **وَعَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے یعنے نہ قدرت رکھنے سے طاعت پر اور سستی سے یعنے اچھے کاموں میں اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے یعنے ناکارہ ہونے اعضا اور بیحواسی سے بسبب بڑھاپے کے اور عذاب قبر کے سے یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مارنا گرز وں سے اور ڈنک مارنا بچھوؤں کا اور ڈسنا سانپوں کا اور مانند انکے کے یا الہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اسکی اور پاک کر اسکو تو بہتر ہے ان شخصوں کا ہی کہ پاک کرتے ہیں اسکو تو کارساز ہی اسکا اور مالک ہی اسکا یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس علم سے کہ نفع دے اور اس دل سے کہ نہ ڈرے یا تسکین نہ پاوے ساتھ ذکر اللہ کے اور اس نفس سے کہ نہ سیر ہو یعنے حریص ہو اور جو کچھ اللہ نے دیا اسپر قناعت نکرے اور اس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوے واسطے اسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس علم سے کہ نفع دے یعنے اس علم سے کہ نہ عمل کروں اسپر اور نہ سکھاؤں اسکو لوگوں کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اس علم سے کہ نہ احتیاج ہو طرف اسکے دین میں یا اس علم سے کہ نہ ہوا اسکے سیکھنے میں اذن شرعی اور کہا ابوطالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم کے سے جیسے کہ پناہ مانگی شرک و نفاق اور برے اخلاق سے اور جس علم کے ساتھ تقوی نہو تو وہ ایک باب ہی ابواب دنیا سے اور ایک قسم ہی قسموں ہوا کے سے انتہی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ** قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ **سَخَطِكَ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے جاتی رہنے نعمت تیری کی سے اور بدلنے عافیت تیری کے سے یعنے مثلا بدلے صحت کے بیماری ہو اور بدلے غنا کے محتاجگی وغیر ذلک اور ناگہانی عذاب تیرے سے اور غضب سے تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد نعمت سے ایمان اور اسلام اور نیکیاں اور عرفان ہی **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس کام کی سے کہ کیا میں نے اور برائی اس کام کی سے کہ نہیں کیا میں نے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جو برے کام کر چکا ہوں انکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنے انپر عذاب نہو اور بخشے جاویں اور جو کام نہیں کیے ہیں انکی برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں یعنے آیندہ کو کوئی کام ایسا نکروں کہ باعث نارضامندی تیری کا ہو یا بسبب ترک کرنے برے کاموں کے عجب نکروں بلکہ محض تیرے فضل سے جانوں **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

وعلیک

وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے یا الٰہی واسطے تیرے فرمانبرداری کی ہمین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور تجھی پر
توکل کیا مین نے اور طرف تیرے رجوع کی مین نے یعنے گناہون سے طرف طاعت تیری کے رجوع کی مین نے اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہون مین دین کا فرون سے یا الٰہی تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتھ عزت تیری کے نہین کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھکو تو زندہ ہی کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ**
الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ
لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْھُمَا اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے
چار چیزون سے اس علم سے کہ نہ نفع دے اور اس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرؓ سے اور نسائی نے ابوہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزون سے نامردی سے اور بخیلی سے اور برائی عمر کی سے یعنی اتنی عمر ہو کہ
قوی اور حواس مین فرق آجاوے اور قوت طاعت کی نرہے اور فتنہ سینہ کے سے یعنے سینہ مین برے اخلاق اور برے عقائد جگہ پکڑین یا حق بات نہ قبول کرے اور تحمل
بلاؤن کا نہو اس سے پناہ مانگتے اور پناہ مانگتے عذاب قبر کے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی
ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے
کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہی یعنی دل حریص ہو جمع کرنے مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہی کہ
اُسمین صبر نہو لیکن حقیقت مین پناہ مانگی فتنہ محتاجی کے سے اور کمی سے مراد ہی کمی نیکیون کی نہ کمی مال کی اسلیے کہ حضرتؐ نے اختیار کی تھی کمی مال کی اور مکروہ جانتے تھے
کثرت مال کو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہی کہ قوت لا یموت کو کفایت نکرے اور بعضون نے کہا کہ کمی سے صبر کی مراد ہی اور مراد ذلت سے ذلت
بسبب گناہون کے ہی کہ اللہ کے نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہی یا مراد ہی ذلیل ہونا اغنیا کی نظر مین بسبب مسکینی کے **وَعَنْہُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ
سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے خلاف سے اور نفاق سے اور بری خلقون سے نقل کی یہ ابوداؤد اور
نسائی نے **ف** خلاف سے یعنی مخالفت حق سے اور بعضون نے کہا خلاف عداوت سے آپس مین اور نفاق سے سب اقسام نفاق کے مراد ہین خواہ نفاق عقیدہ مین ہو
یا عمل مین یعنی دل مین کفر رکھنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف اس چیز کے کہ دل مین ہی اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت مین کرنی اور بد کہنا
کرنا وقت لڑنے کے اور خلاف وعدے کا کرنا وغیر ذلک **وَعَنْہُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بھوک سے پس تحقیق وہ بری ہمخواب ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے خیانت سے
تحقیق وہ بری خصلت اندر کی ہی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بھوک سے اسلیے پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا ہی آدمی کے بدن اور قوی اور

حواس مین اور فتور آتا ہے عضو مین اور عبادت کے کرنے مین پس بھوک بری وہ ہے کہ موجب ضرر کی اور اکثر ہو اور جو کہ ریاضت کے لیے بطور اعتدال کے اور موافق حال کے ہو بری نہین بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت و سلامتی بدن کی ہے بیماریون سے اور خیانت سے مراد ہے نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی اور خیانت کرنی لوگون کے مالون اور بھیدون مین چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ آیت یاایہا الذین آمنوا لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بری بیماریون سے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف بری بیماریون سے اسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتے ہین یعنے پہلے خاص بری بیماریون سے پناہ مانگی پھر عام مانند استسقا اور دق وغیرہا کے انسے اسلیے پناہ مانگی کہ اکثر لوگ گھن کھاتے ہین اور ہیئت متغیر ہوجاتی ہے اور آدمی اوسیت سے نکل جاتا ہے اور ہمیشہ رہتے ہین بخلاف اور بیماریون کے مانند بخار و درد سر وغیرہا کے کہ انمین یہ حال نہین ہوتا اور رنج کم ہوتا ہے اور ثواب بہت اور کہا ابن مالک نے حاصل یہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتے ہون لوگ صاحب اوس مرض سے اور نہ منتفع ہوتے ہون اوس سے اور نہ وہ منتفع ہوتا ہو انسے اور عاجز ہو بسبب اوس مرض کے اللہ کے حقوق سے اور بندون کے حقوق سے تو مستحب ہے پناہ مانگنی اوس سے انتہی اور کوڑھ اور جذام بالطبع متعدی نہین ہین یعنے کسی کو لگ نہین جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بسبب بدن لگانے کے کوڑھی جذامی سے جیب لگ کر یہ بیماریان پیدا ہوجاتی ہین معاذ اللہ ع **وَعَنْ** قُطْبَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے قطبہ بن مالک سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے برے خلقون سے اور برے عملون سے اور بری خواہشون سے نقل کی یہ ترمذی نے ف منکر اسکو کہتے ہین کہ نہ معلوم ہو بھلائی اسکی شرع سے یا معلوم ہو برائی اسکی شرع سے اور مراد اخلاق سے اعمال باطن کے ہین حاصل یہ کہ برے اعمال دل کے سے مانند حسد و کینہ وغیرہا کے پناہ مانگتا ہون اور برے اعمال سے مراد برے افعال ظاہر کے ہین اور بری خواہشون سے مراد برے عقیدے ہین ع **وَعَنْ** شُتَیْرِ بْنِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِیْذًا اَتَعَوَّذُ بِہٖ قَالَ قُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے شتیر بن شکل بن حمید سے نقل کی اپنے باپ سے یعنے شکل سے کہا کہ کہا مین نے اے نبی اللہ کے سکھا مجکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑون ساتھ اسکے فرمایا کہ الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی شنوائی اپنی کی سے یعنی نہ سنون اوس سے کلام برا اور برائی بینائی اپنی کی سے یعنے بری نظر اوس سے نہ دیکھون اور برائی زبان اپنی کی سے یعنے کلام برے اور بیفائدہ اوس سے نکرون اور برائی دل اپنی کی سے یعنے برے عقیدے اور حسد و کینہ وغیرہ دل مین نہو اور برے کام پر ارادہ مصمم نکرون اور برائی منی اپنی کی سے یعنے زنا مین صرف نہو اور نظر شہوت سے کسی کو نہ دیکھون نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِی الْیَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرْقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِی الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَالْغَمِّ اور روایت ہے ابو الیسر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے دعا مانگتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے مکان کے گرنے سے یعنی مجھپر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑے کہ ہلاک ہوجاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گر پڑنے سے بلند جگہ سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ حیران کرے مجکو شیطان نزدیک مرنے کے یعنے وسوسے ڈالکر دین کو تباہ کرے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ مرون مین تیری راہ مین پشت دیکر یعنی جہاد مین کفار سے بھاگ کر اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ مرون مین لدیغ یعنے سانپ بچھو اور مانند انکے کے زہریلے جانورون کے کاٹنے سے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے ایک اور روایت مین لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے غم سے ف اگر کوئی کہے کہ بعضی چیزین ان مین ایسی ہین کہ انسے آدمی مرتبہ شہادت کا پاتا ہے پھر حضرت نے پناہ انسے کیون مانگی جواب اسکا یہ کہ ایسی اوقات مین رنج بہت ہوتا ہے آدمی صبر نہین کرسکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کردے اسلیے انسے پناہ

چاہیے

مانگے اور بہت بڑھاپے سے یعنی برائی بڑھاپے کی سے کہ حواس اور قوی میں فرق آجاوے اور کلام بیہودہ کرنے لگے اور عبادت میں فتور آوے اس سے بھی پناہ ہی اور آیا ہی کہ جو کوئی
یاد کرتا ہی قرآن محفوظ رہتا ہی اس سے ع وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ إِلٰى طَبَعٍ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی معاذ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے طمع سے
کہ پہونچا وے طرف طبع کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف طمع کے معنی ہین امید رکھنی مال کی لوگون سے اور طبع اصل مین کہتے ہین تلوار کے زنگ لگنے کو
اور یہان مراد ہی عیب یعنی یہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پہونچا وے مجھکو طرف اس حالت کے کہ عیب دار کرے مجھکو کہ وہ تواضع کرتی ہی اہل دنیا کی
اور ذلیل ہوتا ہی سفلون کے آگے اور ظاہر کرنا سمعہ اور ریا کا اور سوا اسکے اور چیزین کہ حالت طمع مین ہوتی ہین اور اسلیے کہا گیا ہی کہ طمع باعث فساد دین کی ہی
اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی رحمہ نے کہا کہ طمع اسکو کہتے ہین کہ امید رکھے اس مال کی کہ شک ہو اسکے حاصل ہونے مین اور اگر یقین ہو جیسے
کسی پر حق اسکا ہو یا وعدہ صادق یا محبت راسخ کسی سے ہو اس سے توقع رکھنے کو طمع نہین کہتے ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کے پس فرمایا ای عائشہ رض پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے برائی اسکی سے پس تحقیق یہ ہی غاسق
یعنی اندھیرا کرنے والا جب بے نور ہو جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف قرآن شریف مین جو آیا ہی غاسق اذا وقب اسکو حضرت نے بیان فرمایا کہ مراد اس سے چاند ہی جبکہ گہ جاوے
پس اس سے پناہ مانگنے کا سبب یہ ہی کہ گہنا اسکا نشانیون خدا تعالی کے سے ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر اترنے بلاؤن کے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ اسوقت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے تھے ترسان اور مولانا کی مراد ان بلاؤن کے اترنے سے وہ نہین ہی کہ جو منجم احکام کسوف وخسوف سے ثابت کرتے ہین اسلیے
کہ اہل اسلام کے نزدیک وہ معتبر نہین بلکہ مراد یہ ہی کہ وقت عبرت کا ہوتا ہی کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کے گہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور
ایمان اور عمل کا میرے جاتا رہے اور مانند اسکے کے اور اکثر مفسرون نے تفسیر مین شر غاسق اذا وقب کی یہ بھی کی ہی کہ برائی رات کی سے جبکہ تاریک ہو ع ح وَعَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِيْ سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ
تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے باپ میرے کے یعنی پہلے اسلام لانے کے کہ ای حصین کتنے معبودون کی
بندگی کرتا ہی آج کے دن کہا باپ میرے نے سات معبودون کو چھ زمین مین یعنی یغوث اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزی کہ نام بتون کے ہین اور ایک
آسمان مین کہ خالق سب کا ہی فرمایا حضرت م نے پس کسکو انمین سے گنتا ہی واسطے امید وڈر اپنے کے یعنی کس سے امید بھلائی کی رکھتا ہی اور ڈرتا ہی کہا حصین نے اسکو
کہ آسمان مین ہی فرمایا حضرت م نے ای حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھلاتا مین تجکو دو کلمے کہ فائدہ دیتے تجکو یعنے دارین مین کہا عمران نے پس جب
مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلایے مجکو وہ دو کلمے کہ وعدہ کیا تھا آپنے مجسے فرمایا حضرت م نے کہہ یا الہی میرے دل مین ڈال ہدایت میری
اور پناہ دے مجکو برائی نفس میری کی سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ایک آسمان مین یہ اسنے بموجب گمان اپنے کے کہا والا اللہ کے لیے ایک مکان مقرر نہین یا
معنے یہ ہین کہ وہ جو آسمان مین عبادت کیا جاتا ہی ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ
يَحْضُرُوْنِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اُنْنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ڈرے ایک تمہارا نیند مین پس چاہیے کہ کہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون اللہ کے کہ پورے ہین غضب اُسکے سے اور عذاب اُسکے سے اور بُرائی بندون اُسکی سے اور وسوسے شیطانون کے سے اور اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہونچا دینگے کہنے والے ان کلمات کے کو اور تھے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سکھلاتے یہ کلمات اُسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اُنکی سے اور جو کہ نابالغ ہوتا اُنمین سے لکھتے ان کلمات کو پرچہ کاغذ مین پھر لٹکاتے اُسکو گردن اُسکی مین نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور یہ لفظ ترمذی کے ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند مین شیطان کے تصرف سے ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے لٹکانا تعویذ کا گلے مین اور بعضے علما نے اسمین اختلاف کیا ہے لیکن مختار یہ ہے کہ لٹکانا منکون وغیرہ کا حرام ہے اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسماء الٰہی لکھکر لٹکاوین تو مضائقہ نہیں ہے ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اللہ سے جنت تین بار یعنی یون کہے اللھم انی اسالک الجنۃ یا کہے اللھم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ مین اس مضمون کو کہتی ہے جنت یا الٰہی داخل کر تو اُسکو جنت مین اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یون کہے اللھم اجرنی من النار یا اور زبان مین کہے اس مضمون کو کہتی ہے آگ یا الٰہی محفوظ رکھ اُسکو آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف تین بار کہے ایک مجلس مین یا کئے مجلسون مین گڑگڑا کر ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا فَقِيْلَ لَهٗ مَا هُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی قعقاع سے یہ کہ کعب اخبار نے کہا اگر نہ کہتا مین کتنے کلمے البتہ کر ڈالتے مجکو یہود گدھا پس کہا گیا واسطے اُنکے کیا ہین وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ ذات اللہ کے کہ بڑا ہے وہ اللہ کہ نہین کوئی چیز بڑی اُس سے اور ساتھ کلمون اللہ کے کہ پورے ہین نہین تجاوز کرتا اُنسے نیک اور نہ بد اور ساتھ نامون اللہ کے کہ نیک ہین جو کچھ کہ جانتا ہون مین اُن نامون سے اور جو کچھ کہ نہین جانتا برائی اُس چیز کی سے کہ پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی یعنی تناسب الاعضا کی نقل کی یہ مالک نے ف کعب الاحبار یہودیون مین بڑے دانشمند تھے اور حضرت کے زمانے مین تھے لیکن حضرت کو دیکھا نہین حضرت عمرؓ کے زمانے مین ایمان لائے وہ کہتے ہین کہ بسبب ایمان لانے کے یہود مجسے نہایت بغض رکھتے ہین اگر مین یہ دعا نہ پڑھا کرتا تو سحر کر کے مجھے گدھا کر دیتے اور مراد گدھا کرنے سے یہ ہے کہ مجھے ذلیل اور بے وقوف مسلوب العقل مانند گدھے کے کر دیتے اور مراد کلمون اللہ کے سے تو قرآن ہے پس معنی نہ تجاوز کرینگے اُس سے یہ ہین کہ اُسکے ثواب وعذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہین یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیزون کا قرآن مین کیا ہے بلاشبہ ہوتا ہے اور یا مراد کلمون اللہ کے سے صفات الٰہی یا علوم الٰہی ہین اُنسے بھی کوئی چیز باہر نہین سبکو محیط ہین یعنی گھیرے ہوے ہین ح وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اور روایت ہی مسلم بیٹے ابی بکرہ کے سے کہ کہا تھا باپ میرا کہتا پیچھے نماز کے یعنے فرض نماز کے پیچھے یا ہر نماز کے پیچھے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کفر اور فقر سے یعنی فتنہ فقر قلبی کے سے کہ وہ بے صبری ہے اور کفران نعمت اور مانند اُنکے کے اور عذاب قبر سے پس تھا مین کہتا یہ کلمے پس کہا باپ میرے نے ای بیٹے میرے کس سے سیکھے تو نے یہ کلمے کہا مین نے آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ان کلمون کو پیچھے نماز کے نقل کی یہ نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہین ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل کی احمد نے لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنے باپ اور بیٹے کے اور نزدیک احمد کے

لفظ فی دبر کل صلوٰۃ ہے یعنی لفظ کل کا ہمیں یاد ہے ہر ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْدِلُ الْکُفْرَ بِالدَّیْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَیَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کفر سے اور دین سے پس کہا ایک شخص نے یارسول اللہ کیا برابر کیا آپ نے کفر کو ساتھ دین کے فرمایا کہ ہاں اور ایک روایت میں ہے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے کہا ایک شخص نے اور برابر کیے جاتے ہیں دونوں یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ نسائی نے ف کفر اور دین کو برابر اسلیے فرمایا کہ آدمی سبب دین کے جھوٹ بولتا ہے اور خلاف وعدے کے کرتا ہے اور یہ صفات کافروں و منافقوں کے سے ہے اور کفر و فقر کو برابر اسلیے کہا کہ بسبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہے اور ایسے کلام کر بیٹھتا ہے کہ باعث کفر کے ہوتے ہیں

ح **بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ** باب ہے بیچ بیان اُن دعاوں کے کہ جامع ہیں ف یعنے اسمیں ایسی دعائیں ہیں کہ الفاظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہ ہے کہ اسمیں ایسی دعائیں ہیں کہ جمع کرنے والی ہیں مقاصد و مطالب کو ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعریؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق وہ تھے مانگتے یہ دعا یا الٰہی بخش میرے لیے خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزوں کا جاننا یا عمل کرنا اُنپر واجب تھا اور میں نے نہیں جانا اُنکو اُسکو بخش دے اور زیادتی میری بیچ کام میرے کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہے اُنکو مجھ سے یعنی مجھے اُنکا علم نہیں جیسا کہ تجھے ہے یا الٰہی بخش میرے لیے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سے کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہ سب ہیں میرے پاس یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے میں نے اور وہ گناہ کہ ہوں گے بعد اسکے یعنی بالفرض والتقدیر اور وہ گناہ کہ چھپ کر کیے ہیں میں نے اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے میں نے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہے اُنکو مجھ سے تو آگے کرنے والا ہے اپنے جسکو چاہے ساتھ توفیق اپنی کے طرف رحمت اپنی کے اور تو پیچھے ڈالنے والا ہے اپنی رحمت سے جسکو چاہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ سب ہیں میرے پاس یہ حضرت نے از راہ تواضع اور کسر نفسی اور زاری کے جناب کبریائی میں کہا ورنہ حضرتؐ پاک تھے سب گناہوں سے اور حقیقت میں یہ تعلیم ہے امت کو کہ یوں بخشش مانگا کریں ۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی درست کر میرے لیے دین میرا وہ جو بچاؤ ہے کام میرے کا یعنی نفس و مال اور آبرو دین ہی سے محفوظ رہتے ہیں اور آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہے اور درست کر میرے لیے دنیا میری کہ اُسمیں ہے زندگانی میری اور درست کر میرے لیے آخرت میری وہ کہ اُسمیں ہے رجوع کرنا میرا اور گردان زندگی کو سبب زیادتی کا میرے لیے ہر نیکی میں کہ بہت جیوں اور نیک کام بہت کروں اور کر موت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہ مسلم نے ف درستی دنیا کی ساتھ حاصل ہونے قوت کے ہوتی ہے وجہ حلال سے کہ اُس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہے اور قوت ہوتی ہے طاعت کی اور خاطر جمعی ہوتی ہے خلل و تشویش عبادت میں نہیں ہوتی اور درستی آخرت کی ساتھ توفیق ہونے اُس چیز کے ہوتی ہے کہ بسبب اُسکے نجات ہو عذاب سے اور پہونچے سعادت اُس جہان کو اور اخیر حال کا حاصل یہ ہے کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچھے اعتقاد پر اور توبہ کر کر ہو تا کہ ہو سبب خلاصی کی مشقت دنیا سے اور باعث حاصل ہونے راحت کی عقبے میں ح ۴ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت

اور تقوی اور باز رکھنا نفس کا حرام و مکروہ سے اور سوال کرتا ہوں بے پروائی یعنی دل کی اور ظاہر کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدھی راہ دکھا اور سیدھا کر مجکو یعنی افعال و گفتار میں راست و درست کر اور یاد و تصور کر بیچ طلب کرنے ہدایت کے سیدھا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنے راستی کے راستی تیر کی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جب ہدایت طلب کرے تو تو یہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجکو مانند رہنمائی اس شخص کے کہ چلتا ہی سیدھی راہ پر اور جب راستی مانگے تو یہ خیال کر کہ راستی حاصل ہو مجھے مانند راستی تیر کے حاصل یہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کیجیے وَعَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے کہ انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا آدمی جب مسلمان ہوتا سکھلاتے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پھر حکم کرتے اسکو کہ دعا کرے ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی بخش واسطے میرے اور رحم کر مجپر یعنے ساتھ ڈھانکنے عیبوں میرے کے اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سے رکھ مجکو اور روزی دے مجکو یعنی حلال نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھی اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں نیکی یعنی نعمتیں اور حالت اچھی اور آخرت میں یعنی بعد موت کے نیکی یعنے مراتب اچھے اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آیت اکثر دعا اسلیے تھی کہ جامع ہی سب مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ میں کی ہی طالب صادق اگر وقت اور مناجات کے خلوت میں بیٹھ کر ساتھ صفائی باطن کے ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کے اور ظاہر و باطن کے تصور کر کر دعا کرے تو دیکھے کیا کچھ ذوق و جمعیت اور لوازم سعادت حاصل ہوتی ہیں ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ ذَاکِرًا لَّکَ رَاھِبًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ دعا مانگتے کہتے اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے مجکو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنے کی اور نہ مدد کر مجپر یعنے غالب نہ کر مجپر انکو کہ منع کریں مجکو طاعت تیری سے خواہ شیاطین ہوں خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دے مجکو اور نہ فتح دے مجپر یعنے غالب کر مجھے کفار پر اور نہ غالب کر انکو مجپر اور مکر کر واسطے میرے اور نہ مکر کر میرے ضرر پر اور راہ سیدھی دکھا مجکو اور آسان کر سیدھی راہ پر چلنا واسطے میرے اور مدد کر میری اوپر کنندہ زیادتی کی مجپر اے رب میرے کر مجکو واسطے اپنے شکر کرنے والا یعنے ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنے والا یعنی ہر حال میں واسطے اپنے ڈرنے والا واسطے اپنے بہت فرمانبردار واسطے اپنے عاجزی کرنے والا طرف اپنے بہت آہ کرنے والا یعنی زاری کرنے والا رجوع کرنے والا اے پروردگار میرے قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال گناہ میرے اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکھ دلیل میری یعنی اپنے دشمنوں پر دنیا اور عقبی میں اور سچی اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولے مگر سچ اور حق اور سیدھی راہ دکھا دل میرے کو اور نکال سیاہی سینہ میرے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف مکر کر یعنے دشمنوں پر واسطے مدد کرنے میری کے مکر کے معنی ہیں فریب اور مراد مکر خدا سے پہنچانا بلا کا ہے دشمنان دین پر اس جگہ سے کہ گمان نہ رکھیں اور سیاہی سینہ سے مراد ہے کینہ اور حسد اور بغض اور سوائے انکے اور اخلاق بد ہیں وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابی بکرؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر روئے اور فرمایا مانگو اللہ سے بخشش اور عافیت اسلیے کہ کوئی نہیں دیا گیا بعد یقین یعنی ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے یعنی بعد دولت ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے باعتبار سند کے ف حضرت جانتے تھے کہ امت گرفتار ہوگی فتنوں اور غلبہ شہوت اور حرص میں اسلیے روئے اور حکم کیا کہ طلب کریں بخشش اور عافیت تاکہ بچاوے انکو اللہ ان بلیات سے اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی ہونی دین میں فتنوں سے اور بدن میں بری بیماریوں اور رنج سخت سے ع

وعن انس ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل فقال لہ مثل ذلک ثم اتاہ فی الیوم الثالث فقال لہ مثل ذلک قال فاذا اعطیت العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ فقد افلحت رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہت بہتر ہے فرمایا مانگ رب اپنے سے عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معافات یعنے عافیت سے رکھے تجکو اللہ لوگوں سے اور عافیت سے رکھے انکو تجسے دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسرے دن پھر کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہتر پس فرمایا اسکو مانند اسی کے یعنے جو کہ پہلے دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسرے دن پس فرمایا واسطے اسکے مانند اسی کے فرمایا جسوقت دیا جاوے تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرت میں پس تحقیق چھٹکارا پایا تو نے اور مقصد کو پہونچا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے

وعن عبد اللہ بن یزید الخطمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی دعائہ اللہم ارزقنی حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک اللہم ما رزقتنی مما احب فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب اللہم ما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغا لی فیما تحب رواہ الترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن یزید خطمی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے دعا اپنی میں یا الٰہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اس شخص کی کہ نفع دے مجکو دوستی اسکی نزدیک تیرے یا الٰہی جو کچھ کہ دیا تو نے مجکو اس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں میں پس گردان اسکو سبب قوت میری کا اس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو یعنی جو نعمتیں کہ دی ہیں تو نے قسم مال اور عافیت اور اولاد وغیرہ سے انکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر کہ خرچ کروں انکو تیری راہ میں اور خوشنودی تیری میں یا الٰہی جو کچھ کہ سمیٹ رکھا ہے تو نے مجسے اس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں پس گردان اسکو سبب فراغت میری کا اس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے مال وغیرہ جو نہیں دیا ہے اسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانع کے تیری عبادت ہی میں مشغول رہوں اور حاصل دونوں جملوں کا یہ ہے کہ اگر نعمت دنیا کی دے تو توفیق شکر اسکے کی دے تا اغنیاء شاکرین ہوں میں اور اگر نہ دے تو مجکو تو اس سے فارغ رکھ دل میرے کو کہ اسمیں دل نہ لگا رہے اور عبادت میں مشغول رہوں اور جزع فزع نکروں تا فقراء صابرین ہوں میں ع

وعن ابن عمر قال قلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بہؤلاء الدعوات لاصحابہ اللہم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تہون بہ علینا مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ہمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کم تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے کسی مجلس سے یہاں تک کہ دعا کرتے ساتھ ان دعاؤں کے واسطے یاروں اپنے کے یعنے اسلیے کہ وہ داخل ہیں آمین یا واسطے تعلیم انکی کے یا الٰہی نصیب کر ہمارے خوف اپنا اسقدر کہ حائل ہووے تو بسبب اسکے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنے کے یعنی اس ڈر کے سبب تیرے گناہوں سے بچیں اور نصیب کر

ہمکو طاعت اپنی اسقدر کہ پہونچاوے تو ہمکو بسبب اُسکے بہشت اپنی مین یعنی عالی درجون بہشت کے مین اور نصیب کر یقین سے اسقدر کہ آسان کرے تو بسبب اُسکے ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری کے اور قوت ہماری کے جبتک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر بہرہ مندی کو وارث ہمارا یعنی باقی رکھ اُسکو اخیر عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکھ اور گردان کینہ کشی ہماری اُسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنے قادر کر ہمکو کہ ظالمون سے بدلا لین یا ہماری طرف سے تو بدلا لے اور فتح دے ہمکو اُسپر کہ دشمنی رکھی ہم سے یعنے دشمن دینی ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنے ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کے اور نہ مسلط کر ہمپر اُسکو کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف نصیب کر یقین الخ یعنے یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائے ہوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پر ایسا دے کہ سختیان دنیا کی آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر کرنے کا اور بھروسا کریگا اُسپر یا جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرت کی اشد ہین اور یہان کی مصیبتین ناپایدار اُسکو یہان کی مصیبتین آسان ہوجائینگی پس ایسا یقین عطا فرما اور نکر دنیا کو الخ یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر مین نہ لگے رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت رکھین اور تھوڑی فکر معاش کی رکھنی جائز ہے بلکہ مستحب ع ح س وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی نفع دے مجکو ساتھ اُس چیز کے کہ سکھلائی تو نے مجکو یعنے عمل نصیب ہو علم پر اور سکھلا مجکو وہ چیز کہ نفع دے مجکو یعنے ایسا علم دے کہ نفع دے مجکو وہ اور عمل کرنا اُسپر دین مین اور آخرت مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنے علم دین کا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے ہر حال اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے حال دوزخیون کے سے یعنی دنیا مین کفر و فسق سے بچون اور عقبی مین عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْهِ الْوَحْیُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِیٌّ كَدَوِیِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَیْهِ یَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّیَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَیَّ عَشْرُ اٰیَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَاَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰیَاتٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اُترتی اُنپر وحی سُنی جاتی نزدیک مُنھ حضرت کے آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے پس اُتاری گئی اُنپر وحی ایک دن پس ٹھہرے ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہے کہ سختی جو بسبب اُترنے وحی کے وارد ہوئی ہے رفع ہو پس دور کی گئی وہ حالت حضرت سے پھر سامنے ہوئے قبلہ کے اور اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی زیادہ کر ہمکو یعنے نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہون اور نہ کم کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانون کو کم نہ کر اور بزرگ رکھ ہمکو یعنے ساتھ حاجت روائی کے دنیا مین اور بلند کرنے منازل کے عقبی مین اور نہ ذلیل کر ہمکو یعنے بسبب نہونے چیزون مذکورہ کے اور دے ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتھ رحمت و عنایات اپنی کے اور نہ برگزیدہ کر ہمپر یعنے غیر ہمارے کو ساتھ لطف و حمایت اپنی کے یا نہ غالب کر دینے دشمنون کو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنے اپنی قضا پر ساتھ دینے صبر و توفیق شکر کے اور راضی ہو ہم سے یعنی ساتھ طاعت تھوڑی کے پھر فرمایا کہ اُتاری گئی ہین مجپر یعنے ابھی دس آیتین جو شخص کہ برپا رکھے اُنکو یعنے عمل کرتا رہے اُنپر داخل ہوگا بہشت مین بغیر عذاب کے پھر پڑھین حضرت نے یہ آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نے یہان تک کہ ختم کین دس آیتین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف آواز مانند آواز مکھی شہد کے یہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تھی کہ پہونچاتے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی وہ صحابہؓ کی سمجھ مین نہین آتی تھی جیسے کوئی آواز

ملکی کی سنتا ہو اور کچھ سمجھتا نہیں اس سے اور دس آیتیں یہ ہیں قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون

والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم

راعون والذین ہم علی صلوتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب پا ب ہوئے وہ مومن کہ اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں یعنے دل سے

اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزوں سے یعنی خواہ کہنے کی ہوں خواہ کرنے کی اعراض کرتے ہیں اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ مومن کہ اپنے ستروں کو محفوظ

رکھتے ہیں یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیویوں سے یا لونڈیوں سے صحبت کرتے ہیں پس وہ نہیں ملامت کیے گئے ہیں پھر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی اغلام کرے یا ہاتھ وغیرہ سے

منی گرا دے یا متعہ کرے پس وہ ہیں تجاوز کرنیوالے یعنی حد حلال سے اور پڑنیوالے ہیں حرام میں اور وہ مومن کہ اپنی امانتوں کی اور عہدوں کی محافظت کرتے ہیں اور وہ مومن

کہ اپنی نمازوں پر محافظت کرتے ہیں یعنی شرائط وآداب سے ادا کرتے ہیں یہ لوگ وہی ہیں وارث جو وارث ہونگے فردوس کے کہ وہ جنتوں میں اعلی جنت ہے وہ اس میں

ہمیشہ رہنے والے ہیں ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عثمان بن حنیف قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ

ان یتوضأ فیحسن الوضوء ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجہت بک

الی ربی لیقضی لی فی حاجتی ہذہ اللہم فشفعہ فی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہے عثمان بن

حنیف سے کہا تحقیق ایک شخص کم سوجھ یا اندھا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہ کہ عافیت دے مجکو یعنی آنکھ کے خلل سے پس فرمایا اگر چاہے

تو دعا کروں میں یعنے تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر و رضا صبر کریں صبر کرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا اس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب میں کہا عثمان نے پس حکم کیا

حضرت نے اسکو یہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ سنتوں اور آداب کے اور اور روایت میں آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑھی اور دعا مانگے ساتھ اس دعا کے

یا الہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھ سے یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہوں طرف تیرے بوسیلہ نبی تیرے کے کہ محمد ہیں نبی رحمت کے تحقیق میں متوجہ

ہوتا ہوں ساتھ وسیلہ تمہارے کے ای نبی طرف پروردگار اپنے کے تاکہ حکم کرے واسطے میرے بیچ حاجت میری کے کہ یہ ہے یا الہی شفاعت قبول کر نبی کی

بیچ حق میرے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف صبر کرنا بہتر ہے اسلیے کہ ثواب اسکا بہشت ہے حدیث شریف میں

آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے جب مبتلا کرتا ہوں بندے اپنے کو ساتھ دونوں آنکھوں اسکی کے اور بندہ صبر کرتا ہے عوض اسکے بہشت دیتا ہوں ۱۲

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داود یقول اللہم انی اسئلک حبک وحب من یحبک

والعمل الذی یبلغنی حبک اللہم اجعل حبک احب الی من نفسی ومالی واہلی ومن الماء البارد قال وکان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر داود یحدث عنہ یقول کان اعبد البشر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث

حسن غریب اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھی دعا داؤد علیہ السلام کی سے یہ کہ کہتے یا الہی تجھ سے میں

مانگتا ہوں تجھ سے دوستی تیری اور دوستی اس شخص کی کہ دوست رکھے تجھکو اور وہ عمل کہ پہونچاوے مجکو دوستی تیری کو یا الہی کر دان دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف

میرے محبت جان میری کی سے اور مال میرے کے سے اور اہل میرے کے سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر

کرتے حضرت داؤد کا در حالیکہ حدیث کرتے اُنسے کہتے تھے داؤد بڑے عابد آدمیوں میں یعنے اپنے زمانہ کے آدمیوں میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا

یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** عطاء بن السائب عن ابیہ قال صلی بنا عمار بن یاسر صلوۃ فاوجز فیہا فقال لہ بعض

القوم لقد خففت واوجزت الصلوۃ فقال اما علی ذلک لقد دعوت بدعوات سمعتہن من رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم فلما قام تبعه رجل من القوم هو أبي غير أنه كنى عن نفسه فسأله عن الدعاء ثم جاء فأخبر به القوم اللهم بعلمك الغيب وقدرتك على الخلق أحيني ما علمت الحيوة خيرا لي وتوفني إذا علمت الوفاة خيرا لي اللهم وأسألك خشيتك في الغيب والشهادة وأسألك كلمة الحق في الرضا والغضب وأسألك القصد في الفقر والغنى وأسألك نعيما لا ينفد وأسألك قرة عين لا تنقطع وأسألك الرضاء بعد القضاء وأسألك برد العيش بعد الموت وأسألك لذة النظر إلى وجهك والشوق إلى لقائك في غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة اللهم زينا بزينة الإيمان واجعلنا هداة مهتدين رواه النسائي

اور روایت ہے عطا بن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا نماز پڑھائی ہمکو عمار بن یاسر نے ایک نماز پس کوتاہی کی انہیں یعنے قراءۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑھیں پس کہا انکو بعضے لوگون نے کہ تحقیق ہلکی پڑھی تمنے نماز یا مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نے اے فلانے نہیں مجھکو ضرر تخفیف التحیۃ سے ہاں لیکن پڑھی ہیں نماز میں یعنے اسکے قعدے میں یا سجدے میں کئی دعائیں کہ سنا ہے میں نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس جب کھڑے ہوئے عمار ساتھ ہوا انکے ایک شخص قوم سے یعنی وہ تھا باپ میرا یعنی عطا راوی نے کہا کہ وہ شخص باپ میرا تھا یعنے سائب مگر اسکے کہ اُسنے کنایت کی نفس اپنے سے یعنے شخص کہا اپنے کو اور یون نہ کہا کہ میں ساتھ گیا عمار کے پس پوچھا اُس شخص نے عمار سے حال دعا کا یعنی پس بتا دی اُسنے دعا پھر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتھ دعا کے قوم کو کہ وہ یہ ہے یا الٰہی ساتھ جاننے اپنے غیب کو اور بسبب قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکھ مجھکو جبتک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لیے یعنی جبتک بھلائی برائی پر غالب ہو زندگانی بہتر ہے اور مار مجھکو جبکہ جانے تو مرنے کو بہتر میرے لیے یعنی جب برائی بھلائی پر غالب ہو اور ظاہر ہون فتنے ظاہر و باطن تو مرنا بہتر ہے یا الٰہی اور مانگتا ہون میں تجھسے ڈر تیرا باطن و ظاہر میں اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی میں اور خفگی میں اور مانگتا ہون میں تجھسے میانہ روی حالت فقر اور دولت میں یعنی نہ بہت فقیر ہون کہ رنج اُٹھاؤن اور نہ نہایت توانگر ہوان کہ اسراف کرون اور مانگتا ہون میں تجھسے نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتیں جنت کی اور مانگتا ہون میں تجھسے ٹھنڈک آنکھ کی کہ نہ تمام ہو اور مانگتا ہون میں تجھسے رضا پیچھے قضا کے اور مانگتا ہون میں تجھسے ٹھنڈک زندگانی کی بعد مرنے کے یعنے راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت میں اور مانگتا ہون میں تجھسے لذت دیکھنے کی طرف منہ تیرے کے یعنے آخرت میں اور شوق طرف ملنے تیرے کے بیچ غیر حالت سخت کے کہ ضرر پہنچاوے اور بیچ غیر فتنہ کے گمراہ کرے یا الٰہی زینت دے ہمکو ساتھ زینت ایمان کے یعنے ثابت رہیں ایمان پر اور نیکیاں بہت سی کریں اور کر ہمکو راہ راست دکھانے والے اور راست چلنے والے نقل کی یہ نسائی نے

ف مانگتا ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجھسے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی میں حق بات کہون شامل کے نہون کہ خفگی میں برا کہتے ہیں اور خوشی میں خوشامد کرتے ہیں اور ٹھنڈک آنکھ کی یعنے جن چیزون سے کہ انسان کامل لذت پاتا ہے یعنے طاعات اور عبادات مانگتا ہون یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہے بعد اسکے یا مراد ہے ہمیشگی کرنے نماز پر یا مراد ہے بھلائی دونون جہان کی اور بیچ غیر حالت سخت کے یا یہ تو متعلق ہے ساتھ شوق کے یعنی شوق تیرے ملنے کا ایسا چاہتا ہون کہ نقصان نکرے بیچ سلوک میرے کے اور استقامت میری کے راہ ادب پر اور رعایت حکم پر اسلیے کہ کبھی شوق ایسا ہوتا ہے کہ نقصان کرتا ہے وقت غلبہ حال کے اور یہی مراد اس جملے سے ہے کہ فرمایا ولا فتنۃ مضلۃ یعنی شوق ایسا چاہتا ہون کہ آزمایش گمراہ کرنیوالے میں نڈالے اور یا یہ متعلق ہے ساتھ لفظ احینی کے کہ اوپر مذکور ہوا اسکو شامل ہے یعنے زندہ رکھ مجھکو ساتھ ان نعمتون مذکورہ کے اسطرح کہ نگرفتار ہون کسی بلا میں کہ اسمیں صبر اور شکر نکرون اور راہ راست چلنے والے یعنے جیسے اورون کو اچھی راہ بتاوین آپ بھی اُسپر عمل کرین ایسے نہون کہ خود نصیحت نکرین

وعن أم سلمة قالت إن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في دبر الفجر اللهم إني أسألك علما نافعا وعملا متقبلا ورزقا طيبا رواه أحمد وابن ماجه والبيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے پیچھے نماز فجر کے یا الٰہی میں مانگتا ہون تجھسے علم نفع دینے والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں

وعن ابی ھریرۃ قال دعاء حفظتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ادعہ اللھم اجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصحک واحفظ وصیتک رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ایک دعا یاد کی ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھوڑتا ہوں میں اسکو یا الٰہی کر دے تو مجھکو کہ کروں میں بڑا شکر تیرا اور بہت کروں میں ذکر تیرا اور پیروی کروں میں نصیحت تیری کی اور یاد رکھوں میں وصیت تیری نقل کی یہ ترمذی نے ف نصیحت سے مراد حقوق بندوں کے ہیں اور وصیت سے حقوق اللہ تعالیٰ کے یعنی تو نے جو لوگوں کے حق ادا کرنے کو اور اپنے حقوق ادا کرنے کو فرمایا ہے اسکی محافظت کروں یعنی ادا کرتا رہوں ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اسئلک الصحۃ والعفۃ والامانۃ وحسن الخلق والرضا بالقدر اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صحت یعنی تندرستی بدن کی بُری بیماریوں سے یا صحت احوال و افعال و اعمال کی اور بچنا حرام سے اور امانت یعنی لوگوں کے اموال میں یا تمام حقوق شرعی میں خیانت نہ کروں اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتھ تقدیر کے وعن ام معبد قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم طھر قلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور رواھما البیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ام معبد سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا الٰہی پاک کر دل میرے کو نفاق سے اور عمل میرے کو ریا سے اور زبان میری کو جھوٹ سے اور آنکھ میری کو خیانت سے یعنی نظر حرام سے پس تحقیق تو جانتا ہے خیانت آنکھوں کی کو اور اُس چیز کو کہ چھپاتے ہیں دل یعنی خواہشیں اور گمان نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں ف ابن عباس سے بیچ تفسیر خائنۃ الاعین کے منقول ہے کہ مثلاً ایک جماعت مردوں کی بیٹھی تھی ناگاہ ایک عورت انکے آگے گذری سبھوں نے آپس کی شرم سے اسکو نہ دیکھا جب سبھوں نے نظر نیچے کی ایک شخص نے اُنمیں سے آنکھ اُٹھائی اور چوری سے اسکو دیکھا ع وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل کنت تدعو اللہ بشیء او تسالہ ایاہ قال نعم کنت اقول اللھم ما کنت معاقبی بہ فی الآخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ لا تطیقہ ولا تستطیعہ افلا قلت اللھم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قال فدعا اللہ بہ فشفاہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی مسلمانوں میں سے کہ ضعیف ہو گیا تھا مانند بچے جانور پرندے کے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو دعا مانگتا تھا اللہ تعالیٰ سے ساتھ کسی چیز کے یا یہ کہا کہ مانگتا تھا تو اللہ تعالیٰ سے کچھ چیز کہا کہ ہاں تھا میں کہتا یا الٰہی جو کہ عذاب کرنے والا ہو تو مجھکو ساتھ اُسکے آخرت میں پس جلدی کر اُسکی میرے لیے دنیا میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب دعا مانگی تو نے نہیں طاقت رکھتا تو اللہ کے عذاب کی یعنی دنیا میں اور نہیں اُٹھا سکیگا تو اسکے عذاب کو یعنی آخرت میں آیا پس کیوں نہ کہا تو نے یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں بھلائی یعنی عافیت اور آخرت میں بھلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کے سے کہا راوی روایت کرنے والے نے پس دعا مانگی اُس شخص نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا پس شفا دی اللہ تعالیٰ نے نقل کی یہ مسلم نے وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمؤمن ان یذل نفسہ قالوا وکیف یذل نفسہ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق واسطے مومن کے یہ کہ خوار کرے نفس اپنے کو عرض کیا صحابہ نے کس طرح خوار کرتا ہے نفس اپنے کو فرمایا پڑے بلاؤں میں کہ نہ طاقت رکھتا ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف مثلاً ایک شخص حساب نہیں جانتا ہے اور وہ امور حساب کے اپنے سر لیلے اس سے منع فرمایا اور اس حدیث کو اس باب میں اسلیے

لائے کہ جس چیز کا تحمل نہو اُسکی دعا بھی نہ مانگے جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا۔ مولانا وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا سکھایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ یا الٰہی کر دے باطن میری کو بہتر ظاہر میرے سے اور کر دے ظاہر میرے کو شائستہ یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بہترائی اُس چیز کی کہ دیتا ہے لوگون کو اہل سے اور مال سے اور اولاد سے کہ نہ گمراہ ہون و نہ گمراہ کرین نقل کی یہ ترمذی نے

کِتَابُ الْمَنَاسِکِ

کتاب ہے بیچ بیان افعال حج کے ف حج فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چھ مین پھر حضرتؐ نے بسبب مشغول ہونے کے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کے تاخیر کی اور نوین سال مین حضرت ابوبکرؓ کو امیر حاجیون کا کر کے مکے کو بھیجا تا لوگونکو حج کروا وین پھر دسوین سال حضرتؐ حج کو تشریف لیگئے ہے ع ف حج فرض ہے عمر مین ایک بار فی الفور ہے منکر اسکا کافر ہے اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق اور گنہگار ہوتا ہے اور شرط حج کی اسلام ہے یعنے مسلمان پر فرض ہے نہ کافر پر اور حریت ہے یعنے آزاد پر ہے نہ بردے پر اور عقل ہے یعنے ہوشیار پر ہے نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہے یعنے بالغ پر ہے نہ لڑکے پر اور صحت ہے یعنے تندرست پر ہے نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہے یعنے جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اُسپر فرض ہے اور نہین تو نہین اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے کفایت کرے اور زاید ہو حوائج اصلیہ او نفقہ عیال اُسکے سے وقت پھرنے تک اور امن راہ ہے غالباً یعنے اگر اکثر لوگ امن سے پہونچ جاتے ہین تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتے ہون بسبب ڈوبنے وغیرہ کے یا لٹ جاتے ہون تو فرض نہین اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہین جیسے اس زمانہ مین حال ہے کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہین اور بعضے تباہ ہوتے ہین پس یہان والون کے لیے وہ شرط پائی جاتی ہے یہ نہ باز رہین حج سے اور شرط حج کی ہے ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہو درمیان اُسکے اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی یعنے تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہون تو عورت حج کو نہ جاوے اور شرط ہے ہونا محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اُسکا اُس عورت پر ہے اور حج فرض محرم کے ساتھ کرے بغیر اذن خاوند کے بھی ادا اگر احرام باندھے لڑکا یا غلام پھر بالغ ہو جاوے لڑکا یا آزاد ہو جاوے غلام پھر حج پورا کرے فرض نہین ادا ہونے کا پھر اگر از سر نو احرام باندھے لڑکا حج فرض کے لیے صحیح ہوگا بخلاف غلام کے کہ اسکا احرام حج فرض کے لیے اس صورت مین نہین درست ہونے کا اور فرض حج کے یہ ہین احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بھی کہتے ہین احرام شرط ہے اور باقی دونون رکن اور واجبات حج کے یہ ہین وقوف مزدلفہ اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اسکو طواف الوداع بھی کہتے ہین آفاقی کے لیے یعنے غیر مکے اور حلق یا بال کترا وے اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک اُسکی کے دم یعنے جانور ذبح کرنا اور سوائے انکے کہ سنتین ہین اور آداب۔ ملتقی الابحر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو پھر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کرین ہم حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہان تک کہ کہی اُس شخص نے یہ بات تین بار پھر فرمایا اگر کہتا مین ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنے ہر سال مین اور نہ طاقت رکھتے تم پھر فرمایا چھوڑ دو مجکو جبتک کہ چھوڑون مین تمکو پس سوائے اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے یعنے یہود و نصاریٰ بسبب بہتایت سوال اپنے کے

اور اختلاف کرنے انکے اوپر انبیاء اپنے کے یعنی جیسیکہ قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے پس جسوقت کہ حکم کرون مین تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اسمین سے اوس چیز کو
کہ طاقت رکھو تم اور جسوقت کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اسکو تم نقل کی یہ مسلم نے **ف** جب حضرتؐ نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنے
اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کرین وہ سمجھے کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہین عمر مین ویسی ہی یہ بھی ہوگا لیکن
حضرت کو سوال انکا ناگوار معلوم ہوا اسلیے تنبیہا چپکے رہے جواب ندیا اور انہون نے کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض
ہو جاتا یعنی اسلیے کہ بموجب حکم خدا تعالی کے کہتا بغیر اسکے حکم کے نہین بولتا ہون اور تمسے پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجکو یعنے نہ پوچھو مجھسے کہ یہ فعل کتنا ہے
اور کیسا ہے جب تک کہ چھوڑ دون مین تمکو یعنی بیان نکرون کہ کتنا ہے اور کیسا ہے حاصل یہ کہ جو کچھ مین کہون وہ کرو اگر مطلق حکم کرون بلا قید عدد کے اسیطرح
بجالاؤ اور اگر بیان کرون کہ اتنی بار کرو اسیطرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطے بیان شرائع اور پہونچانے احکام کے بھیجا ہے جو کچھ ہے مین آپ بیان کرتا ہون حاجت
تمہارے سوال کی نہین ہے اور اس چیز کو کہ طاقت رکھو تم یہ تاکید اور مبالغہ ہے بیچ بجالانے احکام کے یعنے احکام خدا اور رسول کے بجالاؤ جہان تک طاقت
ہو یا اشارہ ہے رفع حرج پر کہ مثلاً نماز کے بعضے شرائط و ارکان کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر ہو سکے اسیقدر ادا کرو ع ہے **وَعَنْهُ** قَالَ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ
ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہے فرمایا
ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ مین کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
حدیثین مختلف آئی ہین بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث مین کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی مین کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ یہ اختلاف بحسب
حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہے بیان مفصل اسکا کتاب الصلوۃ مین ہو چکا ہے ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھرتا ہے مانند اس دن کے کہ جنا اسکو مان اسکی نے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے اللہ کے یعنے بمحض اسکی رضا کے لیے کرے نہ دکھانے اور سنانے اور اور اغراض کے لیے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی
حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کے تو اسکو ثواب کم ہوتا ہے بہ نسبت اسکے کہ جو فقط حج ہی کے لیے جاوے اور رفث کے معنی ہین جماع کرنا اور کلام فحش بکنا
اور بات کرنی عورتون سے بیچ مقدمہ جماع کے اور نہ فسق کرے یعنے کبیرہ گناہ اسمین نکرے اور نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہے ترک کرنا توبہ کا گناہون سے
فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ حاصل یہ کہ جو کوئی خالصۃ للہ حج کرے اور اسمین جماع اور کلام بد نکرے اور نہ اور گناہ کی چیزین
کرے تو وہ ایسا پاک گناہون سے ہو کہ پھرتا ہے کہ جیسے پاک گناہون سے پیدا ہوا تھا مان کے پیٹ سے ع ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان گناہون کے لیے کہ درمیان ان دونون کے ہین یعنے صغیرہ گناہ اور حج مقبول
نہین ہے اسکا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ع **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ
رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان مین برابر ہے
حج کے یعنے ثواب مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا
الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملے ایک قافلہ سے روحا میں پس فرمایا کون قوم ہیں کہا قافلہ والوں نے ہم ہیں مسلمان پھر پوچھا قافلہ والوں نے کہ تم کون ہو فرمایا کہ میں ہوں رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرتؐ کے ایک عورت نے لڑکے کو یعنی کجاوے میں سے لڑکے کو ہاتھوں میں اونچا کر دکھلایا پھر کہا کیا ہے واسطے اسکے حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ہاں واسطے تیرے بھی ثواب ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** روحا نام ایک جگہ کا ہے چھتیس کوس ہے مدینہ سے اور فرمایا ہاں الخ یعنی اسکے لیے ثواب حج نفل کا ہے اور تجکو بھی ثواب ہے کا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبرگیران اسکی اور باعث حج کی ہے اور لڑکا اگر لڑکپن میں حج کرے تو حج فرض اسکے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا اگر بعد بالغ ہونے کے شرائط فرضیت حج کی پائی جاویں تو پھر حج کرے اور اسیطرح غلام اگر حج کرے تو اسکے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا بعد آزاد ہونے کے پھر حج کرے اور فقیر اگر حج کرے تو حج فرض ہی ادا ہوتا ہے بعد غنی ہونے کے پھر حج کرنا اسکو واجب نہیں ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک عورت نے خثعم میں سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کے کہ اسکے بندوں پر ہے بیچ حج کے پایا باپ میرے کو بڈھا بڑا نہیں ٹھہر سکتا سواری پر کیا حج کروں اسکی طرف سے فرمایا کہ ہاں حج کر اور یہ سوال و جواب تھا حجۃ الوداع میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل اس عورت کے کلام کا یہ ہے کہ میرے باپ پر بڑھاپے میں حج فرض ہوا ہے اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے میں مسلمان ہوا ہے اور اسکے پاس مال ہے یا مال ہاتھ لگا ہے اسکے بڑھاپے میں اور وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اسکی طرف سے نیابۃً حج کروں فرمایا ہاں جاننا چاہیے کہ حج کرنا غیر کی طرف سے اگر فرض ہو جائز ہے وقت عجز کے اگرچہ عاجز رہے مرتے دم تک اور امر کرے غیر کو اور خرچ بھی دے اور جائز ہے بعد موت کے اگر وہ وصیت کرے اور بعضوں کے نزدیک جائز ہے والدین کی طرف سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی اور اگر حج نفل ہے تو جائز ہے باوجود قدرت کے مطلق ع ح موافق اول روایت فقہی کے یہ حدیث محمول ہوگی اسپر کہ باپ نے اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سے سمجھی جاتی ہے کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کی کہ آگے ہی لکھی ہے اور بحسب قول بعض کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہیں بلکہ یہ حدیث دلیل ہے اسکی مولف **وَعَنْهُ** قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے اور وہ مرگئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اسپر دین کیا تو ادا کرتا اسکو کہا کہ ہاں فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہے ساتھ ادا کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ اس شخص کو اپنی بہن سے کچھ مال ہاتھ لگا ہوگا ارث میں پس قیاس کیا حضرتؐ نے حق اللہ کو حق العباد پر **مسئلہ** وارث کو درست ہے کہ مورث کی طرف سے حج کروا دے یا آپ حج کرے بغیر اذن کے بھی اور ادا کو اذن بھی شرط ہے درمختار **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے کوئی شخص ساتھ عورت کے یعنے مرد و عورت اجنبی ایک مکان میں تنہا جمع ہوں اور نہ سفر کرے عورت اس حالت میں کہ ہو ساتھ اسکے محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ لکھا گیا ہوں میں بیچ غزوہ فلانے اور فلانے کے یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہے اور وہاں لشکر جاتا ہے انمیں میرا نام بھی لکھا گیا ہے کہ میں بھی انکے ساتھ جاؤں اور ارادہ نکلنے کا کیا ہے بیوی میری نے حج کے لیے یعنے پس کیا کروں آیا جہاد کو جاؤں اور بیوی کو کیلا حج کے لیے جانے دوں یا بیوی کے ساتھ جاؤں اور جہاد میں نہ جاؤں فرمایا جا اور حج کر ساتھ عورت اپنی کے یعنی ایسے غازی بہت ہیں اور تیری بیوی کے ساتھ سوائے تیرے کوئی محرم ہی نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حرام ہے مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان میں جمع ہونا اور عورت کو سفر کرنا حد سفر تک یعنے تین منزل بغیر محرم کے یا خاوند کے درست نہیں جیسے کہ سفر حج میں بھی عورت کے لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اسکے

شرط ہی واجب ہونے حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اُسکے ساتھ محرم یا خاوند بھی ہو اور محرم سے مراد وہ ہی کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہو بسبب قرابت کے یا علاقہ دودھ کے یا سسرال کے بشرطیکہ وہ عاقل و بالغ اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا پروانگی مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ جہاد کرنے کے پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تم جہاد نہیں ہی اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے کوئی عورت بقدر مسافت ایکدن اور رات کے مگر کہ ساتھ اسکے محرم ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ ہدایہ وغیرہ میں لکھا ہی کہ مباح ہی عورتوں کو نکلنا طرف اس جگہ کے کہ کم ہو سفر سے کہ حد سفر تین منزل ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے ایک رات دن کی راہ بھی نجاوے اور اور روایت صحیحین میں بھی آئی ہی کہ نہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر کہ اُسکے ساتھ خاوند اُسکا ہو یا محرم اُسکا پس ظاہر اقوال فقہا کا خلاف ان روایات کے معلوم ہوتا ہی جواب یہ کہ حدیث میں جو مطلق آیا ہی کہ نہ سفر کرے عورت مگر کہ اُسکے ساتھ محرم ہو اُسکو فقہا نے حمل کیا ہی تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سے نہیں ہوتا اور حدیثوں میں جو ایک یا دو دن کے سفر سے منع آیا ہی تو اُس صورت میں ہی کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہ کہ جہاں تین دن کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ ہر منزل آدھے دن سے زیادہ کی ہو اور جہاں دو دن کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ تمام دن چلے اور جہاں ایک دن رات کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ شب و روز چلے پس یہ ایک یا دو دن کا سفر بھی برابر تین دن کے ہو جائیگا ۱۲ ع مولانا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام باندھنے کی اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ کو اور شام والوں کے لیے جحفہ کو اور نجد والوں کے لیے قرن منازل کو اور یمن والوں کے لیے یلملم کو پس یہ سب جگہ احرام باندھنے کی ہین اُن شہر والوں کے لیے کہ مذکور ہوئی اور اُنکی لیے کہ گذریں ان جگہوں پر بغیر اہل انکے سے یعنی مثلاً اہل ہندوستان جب یلملم میں پہنچیں تو یلملم سے احرام باندھیں اور اسیطرح اور شہر والوں کا حال ہی کہ جبکہ احرام کی جگہ پر آویں وہیں سے احرام باندھیں یہ جگہیں احرام کی ہین اُسکے لیے کہ ارادہ کرے حج کا اور عمرے کا پس جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا ان مواضع کے پس جگہ احرام اُسکے کی گھر اپنے سے اور اسیطرح اور اسیطرح یہان تک کہ اہل مکہ احرام باندھیں مکہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ذو الحلیفہ نام ہی ایک جگہ کا کہ چھ کوس ہی مدینہ سے اور دس منزل ہی مکہ سے اور نجد اصل میں کہتے ہین زمین بلند کو اور نام ہی شہروں عرب کا تہامہ سے زمین عراق تک اور قرن منازل نام ایک جگہ کا ہی قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکہ سے اور یہ جگہیں احرام کی ہین الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام کی جگہ گذرے بغیر ارادہ حج اور عمرے کے تو لازم نہیں ہی اُسکو احرام باندھنا واسطے داخل ہونے مکے کے جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور مذہب حنفی میں جائز نہیں ہی داخل ہونا مکہ میں بغیر احرام کے اگرچہ ارادہ حج اور عمرے کا نرکھتا ہو اور اُنھوں نے عمل اس حدیث پر کیا ہی لَا يُجَاوِزُ أَحَدٌ الْمِيقَاتَ إِلَّا مُحْرِمًا یہ حدیث مطلق ہی اسمیں قید ارادہ حج اور عمرے کی نہیں اور حدیث کہ احرام واسطے تعظیم اس مکان بزرگ کے ہی پس اسمیں تاجر اور عمرہ کرنیوالا وغیرہ برابر ہیں اور جو کہ اندر میقات کے یعنی جگہوں احرام کے ہین اُنکو جائز ہی کہ مکہ میں داخل ہونا اپنی حاجت کے لیے بغیر احرام کے اسلیے کہ اُنکو اکثر مکے میں آنا پڑتا ہی اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم اُنکا حکم اہل مکہ کا سا ہی اس بات میں یعنی جیسے اُنکو درست ہی کہ اگر کسی کام کے لیے مکہ سے نکلیں اور پھر داخل ہوں مکہ میں بغیر احرام کے چلے آویں ویسی ہی اُنکو بھی کذا فی الہدایہ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا یعنی جو ان احرام کی جگہوں کے اندر رہتا ہو تو اُسکی جگہ احرام کے گھر ہے تا حد حرم ہی اُسکو میقات پر جانا ضرور نہیں اگرچہ قریب ہی میقات کے اور جو کہ ان احرام ہی باندھنے کی جگہوں کے بیچ میں ہیں اُنکا حکم اس سے معلوم ہوا جمہور علما کہتے ہین کہ حکم اُنکا حکم اندر والوں کا سا ہی اور اسیطرح اور اسیطرح یعنی جس قدر نزدیک ہوتا جاوے مکہ سے اور ہو اندر احرام کی جگہ کے پس احرام باندھنے کی جگہ اُسکی وہیں سے ہی جہان رہتا ہو اور حل تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام

ذکر تعیین مقامات احرام ۱۲

باندھیں حج کا مکے سے یعنی نفس مکہ سے اور حرم مکہ سے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کی جگہ احرام کی مکہ ہے حج میں اور عمرہ میں اور مذہب یہ ہے کہ عمرہ کرنے والا نکلے احرام کے لیے طرف حل کے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عائشہؓ کو ساتھ نکلنے کے طرف تنعیم کے کہ حل میں ہے احرام عمرے کے لیے پس یہ حدیث مخصوص ہے ساتھ حج کے یعنی یہ حکم حج کرنے والے مکہ کا ہے کہ وہاں سے احرام باندھے اور عمرہ کرنے والا حل میں آن کر باندھے جیسا کہ حدیث عائشہؓ کی سے معلوم ہوا ہے ح **وعن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مهل اهل المدينة من ذي الحليفة والطريق الآخر الجحفة ومهل اهل العراق من ذات عرق ومهل اهل نجد قرن ومهل اهل اليمن يلملم رواه مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والوں کی ذی الحلیفہ ہے اور راہ دوسری جحفہ اور احرام کی جگہ عراق والوں کی ذات عرق ہے کہ نام ایک جگہ کا ہے دو منزل ہے مکہ سے اور احرام کی جگہ نجد والوں کی قرن ہے اور احرام کی جگہ یمن والوں کی یلملم ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہ احرام راہ دوسری کے واسطے انکے جحفہ ہے یعنی مدینہ والوں کی دوسری راہ میں جحفہ ملتا ہے اس راہ سے آویں تو وہاں سے احرام باندھیں جاننا چاہیے کہ پہلے دو راہیں تھیں مدینہ والوں کی ایک میں ذی الحلیفہ ملتا تھا اور ایک میں جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہے اسمیں اول ذی الحلیفہ ملتا ہے اور پھر جحفہ پس اس صورت میں دو میقات ہوئے مدینہ والوں کی پس احرام کہاں سے باندھیں لکھا ہے علما نے کہ اولی یہ ہے کہ جو میقات دور ہے مکہ سے وہاں سے احرام باندھے یعنے ذی الحلیفہ سے اور جائز جحفہ سے بھی ہے مولانا

وعن انس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عمر كلهن في ذي القعدة الا التي كانت مع حجته عمرة من الحديبية في ذي القعدة وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة وعمرة من الجعرانة حيث قسم غنائم حنين في ذي القعدة وعمرة مع حجته متفق عليه اور روایت ہے انسؓ سے کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سب ہی قعدہ میں تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج انکی کے کہ وہ ذی الحجہ کے مہینے میں تھا اور بیان ان چار عمروں کا یہ ہے کہ ایک عمرہ حدیبیہ سے بیچ مہینہ ذیقعدہ کے اور دوسرا عمرہ اس سے اگلے برس میں وہ بھی ذیقعدہ میں ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے اس جگہ کہ بانٹے غنیمت غزوہ حنین کی یہ بھی عمرہ بیچ مہینے ذیقعدہ کے ہوا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج انکی کے کہ ذی الحجہ میں تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیبیہ نام ایک گانوں کا ہے نو کوس ہے مکہ سے کہ اکثر اسکا حرم میں ہے اور کچھ حل میں اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے مدینہ سے چھٹے سال ہجرت میں پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کے دن ساتھ قصد عمرے کے اور چودہ سو آدمی یا کچھ زیادہ ساتھ تھے جب حدیبیہ میں پہنچے تو قریش جمع ہو کر آئے اور حضرت کو مکہ کے آنے سے منع کیا اور عہد کیا کہ سال آئندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کر پھر آئے پس حقیقت میں یہ عمرہ تو نہ ہوا لیکن بسبب ثواب ملنے عمرے کے پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہیں سے شروع ہوا اور سال آئندہ میں اسی عمرے کے قضا کو گئے مکے میں اور تین روز وہاں رہے چوتھے روز روانہ ہوئے وہاں سے یہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرے کو عمرۃ القضا کہتے ہیں چنانچہ یہ نام اسکا حدیث میں بھی آیا ہے اور یہ موید ہے مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہیں کہ محرم بسبب احصار کے یعنے رکنے کے احرام سے نکل آوے اور واجب ہوتی ہے قضا اسکی اور شافعیہ کے نزدیک اسکی قضا نہیں اور تیسرا عمرہ یہ ہے کہ حضرت نے ادا کیا جعرانہ سے جا کر کہ جہاں غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہے کہ نو کوس ہے مکے سے آٹھویں سال ہجری میں بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بیشمار وہاں سے ہاتھ لگی حضرت پندرہ یا سولہ روز جعرانہ میں مع قوم کے فروکش رہے اور وہ غنیمت بانٹی انہیں دنوں میں ایک رات کو بعد نماز عشا کے سوار ہو کر مکے میں تشریف لے گئے اور عمرہ کیا اور اسی رات پھر آئے اور نماز صبح کی جعرانہ میں ادا کی اور چوتھا عمرہ وہ ہے کہ حضرت نے حج کے ساتھ کیا اور فرض حج بھی حج کے یہ ذی الحجہ میں ہوا اور باقی ذیقعدہ میں پس چار دن عمرے کہ حضرت نے کیے یہ ہیں اور حج اسلام سوائے ایک کے نہ تھا اور ایام جاہلیت میں قریش حج کرتے تھے اور حضرت بھی کرتے تھے لیکن گنتی انکی علما کو نہیں معلوم ہوئی کہ کتنی کی گئی واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرے کا آگے ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہ ہے کہ حج میں وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہوتی ہے اور عمرے میں فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہے اور احرام دونوں میں شرط ہے حج میں بھی اور عمرے میں بھی اور حج فرض بھی ہوتا ہے اور نفل بھی اور عمرہ سنت و نفل ہے مگر کوئی نذر مانے عمرہ تو واجب ہو جاتا ہے کرنا اسکا ح **وعن** البراء بن عازب قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم في ذي القعدة قبل ان يحج مرتين رواه البخاري اور روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ

ف بیان تعداد حج و عمرہ آنحضرت صلعم

علیہ وسلم نے مہینے ذیقعدہ میں حج کے پہلے دو بار نقل کی یہ بخاری نے ف پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے تین عمرے کیے اور اس حدیث میں آیا
کہ حج سے پہلے دو عمرے کیے پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہ ہی کہ ظاہر میں بیچ صلح حدیبیہ کی حضرت نے عمرہ نہیں کیا لیکن اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ تمکو ثواب عمرے کا
ہو چکا گو ظاہر میں افعال عمرے کے نہ کیے پس جس روایت میں دو عمرے آئے ہیں حج سے پہلے مراد یہ ہی کہ ظاہر میں دو ہی عمرے ہوئے اور جس روایت میں آیا ہی کہ تین عمرے کیے پہلے حج سے
مراد ایک عمرے سے ثواب ہی عمرے کا اس اعتبار سے تین عمرے ہوئے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس ان اللہ کتب علیکم الحج فقام الاقرع بن حابس فقال افی کل عام یا رسول اللہ قال لو قلتہا نعم
لوجبت ولو وجبت لم تعملوا بہا ولم تستطیعوا الحج مرۃ فمن زاد فتطوع رواہ احمد والنسائی والدارمی روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تمپر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا بیچ ہر سال کے ہی حج فرض اے رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا میں ہاں
حج کے لیے یعنی واسطے وجوب ہونے حج کے ہاں البتہ واجب ہوتا یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کرتے تم اسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہی
پس جو زیادہ کرے ایک بار سے پس نفل ہی نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک زادا
وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا وذلک ان اللہ تبارک وتعالی یقول وللہ
علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وفی اسنادہ مقال وہلال
بن عبد اللہ مجہول والحارث یضعف فی الحدیث اور روایت ہی علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا
کہ پہونچاوے اسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہیں فرق اسپر اس بات میں کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر اور یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد و راحلہ کا اور وعید
اس عبادت کے ترک کرنے پر اس واسطے ہی کہ اللہ تعالی بابرکت و برتر نے فرمایا اور واسطے اللہ کے واجب ہی لوگوں پر حج کرنا خانہ کعبہ کا اسپر کہ طاقت رکھے طرف اسکے راہ کی نقل
کی یہ ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور اسکی سند میں گفتگو ہی اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہی اور حارث ضعیف کیا جاتا ہی حدیث میں ف مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ
کہ راہ میں جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اسقدر دیجاوے کہ جبتک آوے انکو کافی ہو پس جب پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ بکرایہ ہو اور
وہ پھر حج نکرے تو مرتا ہی اس حالت میں کہ مانند یہودی اور نصرانی کے ہوتا ہی یعنی مانند انکے ہوتا ہی کفر میں اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کر ترک کرے اور بغیر انکار کے
نکرے تو مانند انکے ہوتا ہی گناہ میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ از راہ تغلیظ اور تشدید کے فرمایا غرض کہ بہر نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہی کہ جسکو حضرت نے فرمایا کہ یہودی اور
نصرانی ہو کر مرتا ہی عیاذا باللہ منہ اور بعد لفظ سبیلا کے باقی آیت یہ ہی ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنے اور جو کوئی کفر کرے اور کفران نعمت خدا تعالی کا کرے
یعنے بسبب بجالانے طاعات کے پس اللہ تعالی بے نیاز ہی عالم کے لوگوں سے یعنے طاعت کریں یا نکریں اسکو نفع اور نقصان اس سے نہیں فائدہ اور نقصان انہیں کا ہی
پھر ظاہر یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑھی ہوگی راوی نے لفظ سبیلا ہی تک پڑھی اسلیے کہ یہ استدلال سارا یہی آیت سے حاصل ہوتا ہی واللہ اعلم
ترجمہ **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صرورۃ فی الاسلام رواہ ابو داود روایت ہی ابن عباس سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ضرورت اسلام میں نقل کی یہ ابو داود نے ف ضرورت اسکو کہتے ہیں کہ جسنے کبھی حج نکیا ہو یعنی جسنے حج نکیا بعد واجب ہونے کے سو نہیں
وہ مسلمان کیا طیبی نے کہ دلالت کرتا ہی ظاہر اس حدیث کا اسپر کہ جو استطاعت رکھے حج کی اور حج نکرے تو نہیں وہ مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہی یا یہ کہ مسلمان کامل نہیں ہوتا
اور بعضوں نے کہا کہ معنی ضرورت کے ہیں ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنے ترک کرنا نکاح و حج کا اسلام میں نہیں ہی بلکہ رہبانیت میں ہی حاصل یہ کہ مسلمانوں کو
ترک کرنا حج کا اور نکاح کا نچاہیے ترجمہ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیعجل رواہ ابو داود والدارمی
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نے ف یعنی جو

کوئی چاہے حج کرنا اور قادر ہو اسکے ادا کرنے پر تو چاہیے کہ جلدی کرے اور فرصت کو غنیمت جانے اسلیے کہ بہت سی آفتیں ہیں اُسکی تاخیر میں اور بموجب صحیح روایت ہمارے مذہب کی اور امام مالک اور احمد کے یہ ہے کہ حج واجب علی الفور ہے یعنی جب حج فرض ہو اور موسم جانے کا ہو اور قافلہ بہم پہونچے اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اسی سال حج کرے دوسرے سال تک تاخیر نکرے اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہیں کیجائیگی گواہی اُسکی پھر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اُسکے ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک واجب التراخی ہے یعنی اخیر عمر تک جائز ہے تاخیر اُسکی جیسیکہ جائز ہے تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہ کہ گمان ہو فوت ہونے حج کا تو نہ تاخیر کرے پس اگر مرا باوجود فرض ہونے حج کے اور حج نکیا تو گنہگار ہوا اسکے نزدیک اور ہمارے علما نے لکھا ہے کہ اگر حج نکرے یہانتک کہ تلف ہو جاوے مال اُسکا تو پہونچتا ہے اُسکو یہ کہ قرض لے مال اگرچہ نہ قادر ہو اُسکے ادا پر اور امید ہے یہ کہ نہ مواخذہ کریگا اُس سے اللہ تعالی اسپر اگر نیت ادا کی رکھتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا یہ ہے حرف المرقات والمناسک ودر مختار۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ إِلَى قَوْلِهِ خَبَثَ الْحَدِيدِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے کرو حج اور عمرہ کو تحقیق یہ دونوں یعنی ہر ایک انمیں سے دور کرتے ہیں فقر کو اور گناہوں کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا اور سونے کا اور روپے کا اور نہیں ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عمر سے لفظ خبث الحدید تک ف پے در پے کرو حج اور عمرہ یعنے قران کرو کہ اسمیں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا یا مراد یہ ہے کہ عمرہ کیا ہو تمنے تو پھر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ کرو اور فقر سے مراد فقر ظاہری ہو یا فقر باطنی ہے یعنے مالدار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنے کیا ہے شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ بقدر ہو لیجانے آنے کا اور اُسکے عیال کو کفایت کرے اور سواری کہ اُسپر سوار ہو کر جاوے اور شرطیں واجب ہونے حج کی کتنی ہی ہیں چنانچہ آگے انشاء اللہ تعالی مذکور ہونگے پس خاص انھیں دو شرطوں کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ اصل اور ضروری ہیں اور اس حدیث میں رد ہے امام مالک پر کہ وہ کہتے ہیں واجب ہوتا ہے حج اُسپر بھی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنے اور تجارت پر یا کسب پر۔ وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ زَادٌ وَرَاحِلَةٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِي سُنَنِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْأَخِيرَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا ہے صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال بو آتی ہو جسکے بدن سے اور میل کے یعنی تارک الزینت ہو پھر کھڑا ہوا ایک اور شخص بعد کہا یا رسول اللہ کونسی چیز ہے حج میں بہت ثواب رکھتے ہیں یعنے بعد ارکان حج کے فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدیے کا پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہے سبیل یعنی جو کلام اللہ حج کی آیت میں جو آیا ہے من استطاع الیہ سبیلا تو مراد سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ شرح السنہ میں اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سنن اپنے کے مگر نہیں ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی فقام آخر جو اخیر ہے۔ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہے نہیں طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرے کی اور نہ سوار ہونے کی یعنی افعال حج اور عمرے کی نہیں کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکے لیے جا سکتا ہے فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے معنے اس حدیث کے بیان ہو چکا۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم

سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ أَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے لبیک شبرمہ کی طرف سے فرمایا پیغمبر خدا نے کون ہے شبرمہ کہا اُسنے بھائی میرا ہے یا کہا قریب میرا ہے فرمایا کیا حج کرچکا ہے تو اپنی طرف سے کہا نہیں فرمایا حج کر تو اپنی طرف سے پھر حج کر شبرمہ کی طرف سے نقل کی یہ شافعی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا کہ جبتک اپنا حج فرض ادا کرے اور کیطرف سے اسکو حج کرنا درست نہیں اور امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک درست ہے حج کرنا غیر کیطرف سے گو کہ آپ حج نکیا ہو لیکن اولی یہ ہے کہ پہلے آپ حج کرے پھر اور کیطرف سے کرے پس انکے نزدیک امر استحباب کیلیے ہے یعنی یہ بات بہتر ہے نہ کہ واجب اور بہتر جواب ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا منسوخ ہے اسلیے اُنھوں نے اسپر عمل نہیں کیا ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام کی مشرق والوں کیلیے عقیق نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** عقیق نام ایک جگہ کا ہے کہ محاذی ہے ذات عرق کے اور مشرق والوں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ گھر اُنکے خارج حرم کی جانب شرقی مکے کے ہیں اور وہی عراقی کہلاتے ہیں جیسے کہ اگلی حدیث میں انکو ہیں پس حق والوں کی جگہ احرام کی دو ہوئیں ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونوں جگہوں میں سے جس جگہ پر گذرے وہیں سے احرام باندھے ع ح مولانا **وَعَنْ عَائِشَةَ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائی عراق والوں کیلیے احرام کی جگہ ذات عرق نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ احرام باندھے حج کا یا عمرے کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی مکے تک بخشے جاتے ہیں واسطے اسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے اور وہ گناہ کہ پیچھے کریگا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اُسکے لیے بہشت یعنی ابتداءً نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** او عمرۃ میں لفظ او کا تنویع کیلیے ہے اور او وجبت الجنۃ میں شک راوی کا اور جب آدمی بیت المقدس سے آتا ہے مکہ کیطرف تو راستے میں مدینہ مطہرہ سے ملتا ہے پس مشرف ہوتا ہے ساتھ افضل مقامات کے اول اور اوسط اور آخر میں اسسبب سے یہ ثواب عظیم پاتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اُتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جاننا چاہیے کہ تقدیم احرام کی موقیت سے یعنی احرام کی جگہوں سے احرام باندھنا اور اپنے گھر سے احرام باندھ کر جانا ہمارے نزدیک افضل ہے اور شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے اور یہ جب ہی ہے کہ بچ سکے ممنوعات احرام سے اور اگر جانے کہ نہیں بچ سکنے کا تو میقات سے افضل ہے اور حج کے مہینوں سے پہلے احرام باندھنا مکروہ ہے ہمارے نزدیک بلکہ یہی کہا مالک اور احمد نے اور شافعی سے ایک روایت تو یہ ہے کہ اُسکا احرام ہی درست نہیں ہوتا اور مشہور روایت اُنکے یہاں کی یہ ہے کہ وہ احرام حج کا بدلکر احرام عمرے کا ہوجاتا ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ فَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے یمن والے حج کرتے اور نہ توشہ لیتے اور کہتے ہم توکل کرنیوالے ہیں پس جب آتے مکے میں مانگتے اُنسے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کرو سوال سے اسلیے کہ تحقیق بہترین توشہ پرہیزگاری ہے یعنی یہ سفر آخرت کا توشہ ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اُن لوگوں نے توکل کو توشہ خیال کیا تھا اگرچہ حقیقت میں وہ توکل نہ تھا پس فرمایا کہ تقویٰ بہتر اُس سے ہے اسکو توشہ ٹھہراؤ اور آیت اور حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ اسباب رکھنا منافی توکل کے نہیں ہے بلکہ یہ افضل ہے کاملین کے نزدیک بھی اور جو کوئی ارادہ کرے نرے توکل کا یعنی بدون اسباب کے اُسکو بھی کچھ حرج نہیں بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کرسکے ع ح **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ عورتوں پر بھی جہاد ہے فرمایا کہ ہاں عورتوں پر ایسا جہاد ہے کہ نہیں لڑائی اُسمیں کہ وہ حج و عمرہ ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** حج و عمرہ میں لڑائی تو نہیں لیکن مشقت سفر اور مفارقت گھر کے لوگوں کی اور وطن کی ایسی ہوتی ہے جیسی جہاد میں پس وہ عورتوں کے حق میں بمنزلہ جہاد کے ہیں ع **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاہرۃ او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء نصرانیا رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ منع کیا اسکو حج سے حاجت ظاہری نے کہ نہونا توشہ اور سواری کا ہے یا بادشاہ ظالم نے یا مرض نہ سکنے والے نے پس مر گیا اور حج نکیا پس چاہیے کہ مرے اگر چاہے یہودی ہوکر اور اگر چاہے نصرانی ہوکر نقل کی یہ دارمی نے **ف** بادشاہ ظالم نے یعنی راستہ میں بادشاہ ظالم سے ڈرتا ہے اپنی جان و مال کے تلف پر تو حج فرض نہیں ہوتا اور اسیطرح بیماری کہ اُس سے سفر نکرسکے مانع حج کی ہے پس لنگڑا اور فالج والے وغیرہ پر حج فرض نہیں حاصل سارے حدیث کا یہ ہے کہ جسکے پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہو اور باوجود اسکے حج نکرے تو چاہے یہودی ہوکر مرے چاہے نصرانی ہوکر اللہ کو کچھ پروا اسکی نہیں اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہے۔ **وعن ابی ہریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحاج والعمار وفد اللہ ان دعوہ اجابہم وان استغفروہ غفر لہم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اُنھوں نے فرمایا کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ کے اگر دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے قبول کرتا ہے دعا اُنکی اور اگر بخشش چاہتے ہیں اُس سے بخشتا ہے واسطے اُنکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر رواہ النسائی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہمان اللہ کے تین ہیں جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے نقل کی یہ نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ رواہ احمد اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ملاقات کرے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکے پس سلام کر اُسپر اور مصافحہ کر اُس سے اور کہہ اُس سے یہ کہ بخشش چاہے تیرے لیے پہلے اس سے کہ داخل ہو اپنے گھر میں اسلیے کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہے نقل کی یہ احمد نے **ف** پہلے داخل ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا میں ہے اور اپنے اہل وعیال میں مشغول نہیں ہوا یا کہ گناہوں سے دعا اُسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کے حکم میں عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی ہیں یعنی یہ جب گھر کو آویں تو اُنسے بھی پہلے داخل ہونے کے گھر میں اسیطرح سلام وغیرہ کرکر دعا بخشش کی کرواوے کہ وہ بھی مغفور ہیں۔ **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج حاجا او معتمرا او غازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر الغازی والحاج والمعتمر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کے یا عمرہ کے یا جہاد کے پھر مر گیا بیچ راہ اُسکی کے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ثواب جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** انھیں کے حکم میں ہے وہ شخص کہ طلب علم دین کے لیے نکلا تھا اور پھر مر گیا یعنی اُسکے لیے بھی ثواب عالموں کا سا لکھا جاتا ہے

باب الاحرام والتلبیۃ

یہ باب ہے بیچ بیان احرام باندھنے کے اور لبیک کہنے کے **ف** احرام کو احرام اسلیے کہتے ہیں کہ کتنی چیزیں حرام باندھنے والے کو اپنے پر حرام کرنی ہوتی ہیں چنانچہ بیان اُنکا آگے ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو محرم متفق علیہ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی میں خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام اُنکے کے پہلے احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے اُنکے کے احرام سے پہلے طواف کرنے کے ساتھ خانہ کعبہ کے ساتھ ایسی خوشبو کے کہ ہوتا تھا اُسمیں مشک گویا کہ دیکھتی ہوں میں طرف چمک خوشبوئی کے بیچ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے محرم یعنی وہ چمک گویا میری آنکھوں کی تلے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے احرام اُنکے کے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتے تو میں خوشبو حضرتؐ کے لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اُسمیں مشک بھی ہوتا پس اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلے احرام کے لگاوے اور اثر اُسکا بعد احرام کے باقی رہے تو کچھ مضر نہیں اسلیے ممنوعات احرام سے استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کے ہے نہ پہلے پس مذہب امام ابو حنیفہ اور امام احمد کا تو یہی ہے اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے پہلے احرام کے لگانا ایسی

خوشبو کا کہ باقی رہا اثر اسکا بعد احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے کے احرام سے جاننا چاہیے کہ روز عید کے کہ مزدلفہ سے منیٰ کو آتے ہیں بعد رمی جمرہ عقبہ کے احرام سے نکل آتے ہیں اور سب کچھ حلال ہو جاتا ہے مگر عورت حلال نہیں ہوتی ہے یہاں تک کہ مکے کو آتے ہیں اور طواف افاضت کرتے ہیں پھر عورت بھی حلال ہو جاتی ہے پس حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت احرام سے نکلتے تو جب بھی میں حضرت کے خوشبو لگاتی پہلے طواف کرنے کے ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کرتے تھے تلبیہ کیے ہوئے کہتے حاضر ہوں خدمت تیری میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں خدمت تیری میں نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہے اور بادشاہت نہیں شریک واسطے تیرے نہ زیادتی کرتے تھے ان کلمات پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تلبید یہ ہے کہ ڈالے محرم سر میں گوند یا خطمی یعنی خیرو یا اور کچھ تاکہ بال چپک جاویں آپس میں اور نہ بیٹھے انمیں غبار اور جوؤں سے محفوظ رہیں اور لفظ والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلیے مستحب ہے وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہے لبیک کہنے میں ہمارے نزدیک تو شرط ہے واسطے صحت احرام کے اور امام مالک نے کہا کہ نہیں واجب لیکن اسکے ترک کرنے میں دم آتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے نہیں دم آتا اسکے ترک کرنے میں اور نہ زیادتی کرتے تھے یعنے اکثر اسیقدر کہتے تھے والا اور الفاظ بھی سوائے انکے روایت کیے گئے ہیں پھر کمی کرنی ان الفاظ میں مکروہ ہے اور زیادتی کرنی نہیں مکروہ بلکہ مستحب ہے اور مستحب ہے سب علما کے نزدیک بلند آواز سے لبیک کہنی ع **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتے پاؤں اپنا رکاب میں اور اٹھاتی اونٹنی درحالیکہ کھڑے ہوتے احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پڑھ کر مدینہ سے روانہ ہوئے اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ میں کہ میقات اہل مدینہ کا ہے جا پڑھی اور رات وہاں گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد بیٹھنے کے اونٹ کی پیٹھ پر اور کھڑے ہونے اسکے کے لبیک کہی اور اور روایت میں آیا ہے کہ بعد دو رکعتوں احرام کے کہا لبیک اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ بیدا میں کہ نام ایک جگہ بلند کا ہے پہنچ کر لبیک کہی پس امام شافعی نے تو اول روایت پر عمل کیا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نے دوسری روایت پر عمل کیا ہے کہ انکے نزدیک مستحب ہے کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کرے اور لبیک کہے اس حال میں کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہے تو درست ہے لیکن بعد نماز کے افضل ہے اور تطبیق ان روایات میں یوں دیگئی ہے کہ حضرت نے مصلے پر لبیک کہی پھر جب اونٹنی پر بیٹھے جب بھی کہی پھر جب بیدا پر پہنچے جب بھی کہی چنانچہ اسلیے علما نے لکھا ہے کہ مستحب ہے تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتوں اور زمانوں اور مکانوں کے پس جس راوی نے جہاں لبیک کہتے سنا وہ یہ سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی اور مؤید اس توجیہ کی روایت ابن عباسؓ کی ہے کہ ترجمہ حضرت شیخ کی میں ذکر کی گئی ہے ع ح **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ چلاتے تھے ہم ساتھ حج کے چلانا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کے لیے اور شاید کہ اقتصار کیا حج پر اسلیے کیا کہ وہ اصل مقصود اعظم ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حال راوی کا ہے اور جو کہ موافق اسکے تھے اور حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہے اور روایت سے واضح ہوگا پس نہیں منافی ہے یہ روایت روایات آئندہ کی ع **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہا تھا میں پیچھا ابوطلحہ کے سواری پر اور تحقیق صحابہؓ یعنے اکثر صحابہؓ البتہ چلاتے تھے ساتھ دونوں کے اکٹھے یعنی حج اور عمرہ کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ قران افضل ہے اور معنی قران کے آگے معلوم ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی مذہب ہے ہمارا اسلیے کہ صحابہؓ حضرت کے ساتھ تھے وہ مخالفت حضرت کی کب کرتے یعنی حضرت نے قران کیا ہوگا باتباع حضرت کے صحابہ نے بھی قران کیا ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ

وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حجۃ الوداع کے پس بعضے ہم
مین سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرے کے اور بعضے ہم سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج اور عمرے کے اور بعضے ہم سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے اور احرام باندھا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ساتھ حج کے پھر جسنے احرام باندھا ساتھ عمرے کے پس حلال ہوگیا اور جسنے احرام باندھا ساتھ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرے کے بیچ پس نہین حلال ہوا یہان تک
کہ ہوا دن نحر کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ حج کرنے والے تین قسم پر ہین ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہی کہ نرے حج کا احرام باندھے اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہی کہ احرام
حج اور عمرے کا دونون کا باندھے اور تیسرے متمتع اور متمتع وہ ہی کہ اول احرام عمرے کا باندھے میقات سے حج کے مہینون مین اور افعال عمرے کا بجالاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہی تو احرام
باندھے رہے اور اگر ہدی نہین لایا ہی تو احرام سے نکل آوے اور مکے مین بیٹھا رہے جب ایام حج کے آوین تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ بیان ان احکام کا آگے ہوگا
انشاءاللہ تعالیٰ اور حدیثین مختلف آئی ہین حضرت کے حج مین بعضی حدیثون سے معلوم یہ ہوتا ہی کہ حضرت مفرد تھے چنانچہ یہ حدیث بھی انھین مین سے ہی اور اکثر حدیثون سے یہ معلوم ہوتا ہی
کہ حضرتؐ قارن تھے اور بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرتؐ متمتع تھے پس تطبیق انمین یون دیگئی ہی کہ بعضون نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ ہی سُنا اور لفظ عمرۃ کا
نہ سُنا اُنھون نے کہا کہ حضرتؐ مفرد تھے اور بعضون نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سُنا اُنھون نے کہا کہ حضرت قارن تھے اور بعضون نے لبیک بعمرۃ سنا اُنھون نے کہا کہ حضرتؐ متمتع تھے اور احتمال یہ ہی
کہ حضرتؐ کہتے ہون کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس جسنے جو کچھ سُنا وہ روایت کیا اور افعال قران کے اور تمتع کے آپسمین مشابہ ہین بعضے صحابہؓ نے جانا
کہ حضرتؐ نے قران کیا وہی نقل کیا اور بعضون نے جانا کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد لغوی ہی یعنے نفع اُٹھانا اور وہ قرآن مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمرے کے ساتھ
حج کے واللہ اعلم اور جسنے احرام باندھا ساتھ عمرے کے یعنے پہلے حج کے پس حلال ہوگیا یعنے نکل آیا احرام عمرے کے سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنے سر منڈانے کے پس
حلال ہوگئے اُسکو سب ممنوعات احرام کے پھر احرام باندھا حج کا اور جسنے احرام باندھا حج کا یا حج وعمرے کا وہ احرام سے نہین نکلا یہان تک کہ ہوا دن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہو
بعد رمی کرنے جمرۃ العقبہ اور حلق کے پھر اُسکو سب ممنوعات احرام کے کرنے درست ہوئے سوائے مباشرت عورتون کے کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوئی ہی مولانا وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا تمتع کیا یعنے فائدہ اُٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتھ عمرے کی طرف حج کے بیان اسکا یہ ہی کہ شروع کیا احرام عمرے کا
پھر احرام باندھا حج کا یعنے داخل کیا حج کو عمرے مین پس قارن ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی زید بن ثابتؓ سے
یہ کہ اُنھون نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام اپنے کے اور غسل کیا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ننگے ہوکے یعنے سیے ہوئے کپڑے
اُتار ڈالے اور لنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام مین سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہی اور غسل کرنا احرام کے لیے افضل ہی اور کافی وضو بھی ہی ح ع
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَهُ بِالْغِسْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائے بال
سر اپنے کے ساتھ ایسی چیز کے کہ اُس سے سر دھویا جاتا ہی نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنے گوند یا خطمی وغیرہ سے بال جمالیے تا غبار وغیرہ سے محفوظ رہین چنانچہ بیان اُسکا اوپر ہوچکا ہی
ح ع وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَرْفَعُوْا
اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی خلاد بن سائب سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل حکم کیا مجکو یہ کہ امر کرون یارون اپنے کو یہ کہ بلند کرین آوازین اپنے ساتھ اہلال کے
یا کہا تلبیہ کے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف او تلبیہ مین لفظ او کا شک راوی کا ہی کہ بالاہلال کہا یا بالتلبیہ معنی دونون کے

ایک ہی ہے لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکے کہے اس طرح کہ آپ ہی سنے اور نہ سنے ع **وعن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یلبی الا لبی من عن یمینہ وشمالہ من حجر او شجر او مدر حتی تنقطع الارض من ھھنا وھھنا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر کہ لبیک کہتے ہیں جو ہیں داہنی طرف اسکے اور بائیں طرف اسکے قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہاں تک کہ تمام ہووے زمین اس طرف سے اور اس طرف سے یعنی داہنی اور بائیں طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزیں زمین کی موافقت اسکی کرتی ہیں یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہیں سر **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین ثم اذا استوت بہ الناقۃ قائمۃ عند مسجد ذی الحلیفۃ اھل بھؤلاء الکلمات ویقول لبیک اللھم لبیک لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک لبیک والرغباء الیک والعمل متفق علیہ ولفظہ لمسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذو الحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جس وقت کہ اٹھاتی حضرت کو اونٹنی کھڑی نزدیک مسجد ذو الحلیفہ کے بلند کرتے آواز اپنی ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک مشہور کے اور کہتے تھے زیادہ کرتے لبیک مشہور سے یہ کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیک بختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت طرف تیرے ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی مسلم کی ہیں **ف** پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں کہ سنت احرام کی ہیں پڑھتے انمیں قل یا اور اخلاص اور نیت کرتے احرام کی اور لبیک کہتے بعد انکے پھر جبکہ اٹھتی حضرت اسوار کر کر کھڑی ہوتی مسجد ذو الحلیفہ کے پاس تو لبیک مشہور کہتے اور نہ زیادہ اسسے کہتے لبیک الخ ع **وعن** عمارۃ بن خزیمۃ ابن ثابت عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا فرغ من تلبیتہ سأل اللہ رضوانہ والجنۃ واستعفاہ برحمتہ من النار رواہ الشافعی اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی خزیمہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے اپنے لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اسکی اور جنت اور طلب معافی کرتے اسسے ساتھ رحمت اسکی کے آگ سے نقل کی یہ شافعی نے **ف** کہا علماء ہمارے نے کہ مستحب ہے یہ کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے سے اور آواز پست کرے درود بھیجنے میں بہ نسبت لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اسکی اور جنت اور پناہ مانگے اسسے آگ سے اور دعا کرے اپنے لیے جو چاہے اور ایسی حالت میں مکروہ ہے کسی کو سلام علیک کرنی اسسے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اسکو جواب دینا جائز ہے پھر لبیک کہنی ایکبار شرط ہے ہمارے نزدیک اور زیادہ ایکبار سے سنت ہے یہاں تک کہ لازم آتی ہے اساءت ساتھ ترک اسکی کے ہ

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد الحج اذن فی الناس فاجتمعوا فلما اتی البیداء احرم رواہ البخاری روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کیا خبردار کر دیا لوگوں کو پس جمع ہوئے پھر جب آئے میدان بیدا کو میں احرام باندھا نقل کی یہ بخاری نے **ف** خبردار کر دیا یعنی ندا کرنے والے کو حکم فرمایا کہ ندا کر دے لوگوں میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہیں پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ میں پس جب آئے بیدا میں کہ نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے احرام باندھا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہہ کر دوبارہ اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے احرام باندھا ابتداء مسجد ذی الحلیفہ میں بعد دو رکعتوں احرام کے ع **وعن** ابن عباس قال کان المشرکون یقولون لبیک لا شریک لک فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلکم قد قد الا شریکا ھو لک تملکہ وما ملک یقولون ھذا وھم یطوفون بالبیت رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہتے تھے مشرک حاضر ہیں تیری خدمت میں نہیں شریک واسطے تیرے کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہے تمکو بس بس یعنی بس اتنا ہی کہو اسسے زیادہ نہ کہو لیکن مشرک زیادہ اسسے کہ مگر وہ شریک کہ مالک واسطے تیرے ہے مالک ہے تو اسکا اور نہیں وہ شریک مالک تیرا کہتے مشرک ان کلمات کو اس حالت میں کہ طواف کرتے خانہ کعبہ کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** مشرک بھی حج اور عمرہ اور طواف وغیرہ خانہ کعبہ کا کرتے اور ہمیشہ تعظیم اسکی کرتے لیکن بسبب شرک کے لبیک اس طرح کہتے لبیک لا شریک لک الا شریکا ھو لک نفی شرک کی حقتعالیٰ سے کرتے اور

ابتدا کو اعتنا کرتے اور شرک خفی آگئے ہیں ولیکن ملا لوٹ اسکے ہیں جب وہ یہان تک پہونچے لبیک لا شریک لک تو حضرت فرماتے کہ اس پر بس کرو کہ کوئی شریک نہیں مگر ایک اور زیادہ کرتے الا شریکا ہو لک تملکہ وما ملک اور حقیقت میں کہنا انکا کہ الا شریکا ہو لک بلکہ حق پر دلالت کرتا ہے کہ مملوک شریک مالک کا کیونکر ہو سکتا ہے

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

یہ باب ہے بیچ قصہ حجۃ الوداع کے ف وداع واؤ کے زبر سے بمعنی رخصت کرنے کے ہے اور حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فرض ہونے حج کے دسوین سال ہجری میں کیا یہ نام اسلیے رکھا گیا کہ حضرت نے اس میں لوگوں کو تعلیم احکام شرع کی کی اور رخصت کیا انکو اور خبر دی اپنے رحلت کی اور انکو گواہ بنایا ادائے رسالت پر اور احکام کے پہونچانے پر اور یہ حدیث جابر کی جامع تر احادیث کی ہے اس میں قریب سو مسئلے فقہ کے ہیں اور اگر کوئی تامل کرے تو اس سے بھی زیادہ نکال سکتے ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِيْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے مدینہ میں نو برس کہ حج نہیں کیا یعنی ولیکن عمرہ کیا جیسا کہ گذرا پھر خبر کی لوگوں میں یعنی ندا کی ندا کرنے والے نے حضرت کے حکم سے دسوین سال میں یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہیں پس آئے مدینہ میں آدمی بہت پس نکلے ہم ساتھ حضرت کے یعنی جبکہ پانچ دن باقی رہے ذیقعدہ کے درمیان ظہر و عصر کے یہان تک کہ جب پہونچے ہم ذو الحلیفہ میں پس جنی اسما بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو پس بھیجا اسما نے یعنی کسی کو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا کرون میں یعنی بیچ مقدمہ احرام کے آیا احرام باندھون یا نہیں اور باندھون تو کیونکر باندھون فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ ساتھ کپڑے کے اور احرام باندھ پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ میں پھر سوار ہوئے قصواء پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تھا یہان تک کہ جب کھڑی ہوئی ساتھ حضرت کے اونٹنی انکی میدان بیدا پر آواز بلند کی ساتھ لبیک کہنے کے کہ وہ یہ ہے حاضر ہون تیری خدمتمین یا الہی حاضر ہون تیری خدمتمین حاضر ہون تیری خدمتمین نہین کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہون تیری خدمتمین تحقیق تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور بادشاہت نہین شریک کوئی واسطے تیرے کہا جابر نے نہیں تھے ہم نیت کرتے مگر حج کی نہ تھے ہم جانتے عمرے کو یعنی حج کے مہینوں میں یہان تک کہ جسوقت آئے ہم نزدیک خانہ کعبہ کے ساتھ حضرت کے بوسہ دیا حجر اسود کو یعنی ہاتھ رکھا اسپر اور بوسہ دیا پھر جلدی چلے تین بار پھر معمولی چلے چار بار یعنی اپنے طور پر یعنی آہستہ پھر آگے گئے طرف مقام ابراہیم کے پھر پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی جا ای اسکے کو جائے نماز پھر کر دیا مقام ابراہیم کو حضرت نے بیچ درمیان اپنے اور درمیان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی حضرت نے دو رکعتوں میں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ف آدمی بہت کہا بعضوں نے کہ اس حج میں حضرت کے ساتھ نوے ہزار آدمی جمع ہوئے اور بعضوں نے کہا ایکسو بیس ہزار تھے اور اسما بیٹی عمیس کی پہلے جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر انکے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر سے نکاح انکا ہوا پھر انکے انتقال کے بعد حضرت علی سے ہوا اور جبکہ حضرت حج کو تشریف لائے تو اسما حضرت ابوبکر کے نکاح میں تھیں اور انسے محمد بن ابو بکر پیدا ہوئے اور غسل کی دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ غسل کرنا نفاس والی عورت کو احرام کے لیے سنت ہے اور یہ غسل نظافت یعنی ستھرائی کے لیے ہے نہ طہارت کے لیے اور اسلیے عورت نفاس والی کو احرام کے لیے تیمم کرنا نہیں آیا اور یہی حکم حائض کا ہے اور احرام باندھ یعنی نیت احرام کی اور لبیک کہہ اس سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہے اور اسپر اجماع ہے سب علما کا اور نماز پڑھی یعنی صبح کی او کہتے ہیں سنت احرام کی پڑھیں اور یہ لائق ہے کہ اگر میقات میں مسجد ہو تو نماز پڑھے اسمین اور اگر اور جگہ سوا مسجد کے پڑھے تو بھی مضائقہ نہیں اور اوقات مکروہ میں نماز نہ پڑھے اور نماز فرض بھی قائم مقام اس نماز کے ہو جاتی ہے مانند تحیۃ المسجد کے اور نہ تھے ہم جانتے عمرہ کو یہ تاکید ہے پہلے جملہ کی معمول تھا ایام جاہلیت میں کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو بڑا گناہ جانتے تھے اور حضرت نے انکو اور حکم فرمایا عمرہ کرنے کا حج کے مہینوں میں چنانچہ بیان اسکا آگے آتا ہے اور جسوقت آئے ہم الخ یعنی اول ذی طوی میں اترے اور رات وہیں رہے پھر نہائے اور داخل ہوئے مکہ میں صبح کو چلے مسجد کی طرف یہانتک کہ پہونچے اور قصد کیا بیت کا جانب باب السلام سے اور نماز تحیۃ المسجد نہیں پڑھی اسلیے کہ وہاں کا تحیۃ طواف ہے اور پہلے جلدی چلے الخ یعنی کعبہ کا طواف کرنے میں سات بار گرد اسکے پھرے تین بار پہلے

جابر

بعد ہی چلنے لگتے تھے اگر جیسے پہلوان چلتے ہیں اور یہ چال بھی جلال جلنے اور جلدی چلنے کا سبب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا کے میں آئے تو مشرکوں نے کہا کہ ان کو تپ یثرب نے
مدینہ کے نے لاغر و سست کر دیا پس آنحضرت نے مسلمانوں کو فرمایا کہ اس طرح چل کر اظہار قوت کریں پھر بعد وہ علت کے بھی وہی حکم باقی رہا اور اس حدیث میں ذکر اضطباع کا نہ ہوا اور وہ بھی مسنون ہے تمام
طواف کے چاروں پھیروں میں اور اضطباع اسکو کہتے ہیں کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لیتے ہیں وہ بھی اظہار قوت کے لیے تھا اور پھر آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم کے یعنی
بعد طواف کے پہنچے مقام ابراہیم کی طرف گئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ اس پر حضرت ابراہیم نے کھڑے ہو کر کعبہ کو بنایا تھا اس میں نشان ہے انکے پانوں کا اور معنی مقام ابراہیم کے ہیں جگہ کھڑے ہونے کی
ابراہیم کی اور وہ آگے خانہ کعبہ کے ایک حجرہ میں رکھا ہے پس اسکے پیچھے کھڑے ہو کر حضرت نے دو رکعتیں پڑھیں اور اس جگہ کھڑے ہو کر یہ نماز پڑھنی افضل ہے اور جائز ہے ہر جگہ حرم میں خواہ مسجد
حرام میں پڑھے خواہ باہر مسجد علاوہ یہ دو رکعت واجب ہیں ہمارے نزدیک بعد طواف کے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہیں اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قل ہو اللہ
پہلی رکعت میں پڑھی اور قل یا دوسری میں پس تقدیم سورۃ متاخر کی اوپر سورۃ مقدم کے لازم آئی تو جواب اسکا یہ ہے کہ واو مطلق جمع کے لیے ہے یعنی دونوں کو جمع کیا دونوں رکعتوں میں تقدیم ہو یا تاخیر
کچھ نہیں سمجھی جاتی پس اشکال مذکور نہیں لازم آتا اور کہا طیبی نے کہ اس میں یہ نکتہ ہے کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کے لیے ہے اور قل یا ایہا الکافرون واسطے تبرا شرک کے پس مقدم کیا توحید کو واسطے اہتمام شان کے اسکی
اور بعضی روایتوں میں تقدیم قل یا ایہا الکافرون کی بھی آئی ہے ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ
قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ
كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ
وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ
فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ پھر حجر اسود کے
پس بوسہ دیا اسکو پھر نکلے دروازہ مسجد سے یعنی باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے پس جب نزدیک ہوئے صفا سے پڑھی یہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیوں اللہ کے سے ہیں یعنی اللہ کے دین کی نشانیوں
سے ہیں اور فرمایا حضرت نے یعنی شروع کرتا ہوں میں ساتھ اسکے کہ شروع کیا اللہ نے ساتھ اسکے یعنی جیسے اللہ تعالی نے اول ذکر صفا کا کیا اور پیچھے مروہ کا اسیطرح میں بھی اول صفا پر چڑھتا ہوں اور پیچھے مروہ پر
چڑھونگا پس شروع کیا ساتھ صفا کے پس چڑھے اسپر یہاں تک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو پھر سامنے ہوئے بیت اللہ کے پس وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی اسکی یعنی اللہ اکبر کہا
اور کہا نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے وہ نہیں شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی
اسلام کے بول بالے کا جو کیا تھا اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہ کافروں کو تنہا یعنی خندق کی لڑائی میں پھر دعا کی درمیان اسکے کہا مانند اسکے تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی پھر ذکر کیا
اور دعا کی تین بار اسیطرح کیا پھر اترے صفا سے اور چلے طرف پہاڑ مروہ کی یہاں تک کہ پہنچے قدم حضرت کے نشیب میں یعنی آن کے بلندی میدان سے پستی میں آئے پھر دوڑے یہاں تک کہ جب چڑھنے لگے
دونوں قدم حضرت کے یعنی نشیب سے بلندی ہوئے پھر چڑھنے لگے آہستہ چلے یعنی دوڑنا موقوف کیا یہاں تک کہ آئے مروہ پر پھر کیا مروہ پر جو کیا تھا صفا پر یہاں تک کہ جب آخر پھیرا مروہ پر پکارا
اس حالت میں کہ وہ تھے مروہ پر اور لوگ تھے نیچے پہاڑ کے فرمایا اگر میں پہلے جانتا امر اپنے سے جو کچھ کہ جانا میں نے پیچھے نہ لاتا میں ہدی ساتھ اپنے اور کر ڈالتا میں حج کو عمرہ پس جو ہو تم میں سے کہ نہو
ساتھ اسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام حج کے سے باہر ہو اور کر ڈالے حج کو عمرہ پس کھڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لیے ہے یہ حکم یا ہمیشہ کے لیے
پس ڈالیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اپنی ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج میں دو بار فرمایا نہیں یعنی یہ حکم خاص اسی برس میں نہیں ہے
بلکہ ہمیشہ کو ہے یعنی جائز ہے عمرہ حج کے مہینوں میں ہمیشہ کو ف یہاں تک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو اور اس زمانہ میں کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تھا اور اب عمارت مسجد الحرام کی سے چھپ گیا ہے لیکن جس
دروازوں مسجد کے سے کہ محاذی اسکے ہے معلوم ہوتا ہے اور چڑھ گیا تھا صفا پر یعنی جیسے ذکر اور دعا صفا پر کی تھی ویسی ہی مروہ پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے سات بار کی حکم دیتے تکہ

اور مروہ سے صفا تک اسی طرح سات بار سعی کی یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوا جیسا کہ فرمایا یہاں تک کہ جب آخر پھیرا مروہ پر الخ اور یہ سعی کرنی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروہ کے
واجب ہے اور اصل اسکی یہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل جن دنوں میں چھوٹے تھے انکی والدہ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش کو گئیں جب نشیب میں پہونچیں تو حضرت اسمٰعیل انکی نظر سے پوشیدہ ہوگئے وہ صفا اور مروہ پر چڑھ کر
انکو دیکھتی تھیں پس یہ انکی سنت ہے حضرت بھی بجالائے اور اب مٹی بھر گئی ہے درمیان صفا اور مروہ کے وہ پستی باقی نہیں ہے وہاں نشان بنا دیے ہیں بیچ اور میں سنت کے لیے وہاں دوڑتے ہیں اور
اگر میں پہلے جانتا امر اپنے سے الخ شرح اس کلام کی دراز ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں پہونچے اور عمرہ ادا کر چکے تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتھ نہیں لایا ہے عمرہ کرے اور احرام سے
نکل آوے اور فسخ حج ساتھ عمرے کے کرے اور بعد ازاں ایام حج میں احرام باندھے حج کا اور جو کوئی ہدی ساتھ لایا ہے عمرہ کرے اور اپنے احرام پر رہے حج تک بعد ادا کرنے حج کے احرام سے
نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائے تھے اور احرام باندھے رہے پس یہ بات صحابہ کو گراں گذری کئی سبب سے ایک تو یہ کہ چاہتے تھے کہ ہم احرام سے نکلیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے
رہیں اور ترک متابعت انکی کا کریں دوسرے اسلیے کہ درمیان ہمارے اور عرفہ کے سوا پانچ روز کے نہیں ہیں پس مناسب نہیں کہ احرام سے نکلیں اور عورتوں پاس جاویں اور ہنوز ستر ہمارے منی سے ٹپکتی ہو
اور پھر عرفہ میں جاویں اور حج کریں اور تیسرے اسلیے کہ جاہلیت میں عمرہ کرنا حج کے مہینوں میں نہایت برا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور فرمایا کیا کروں میں حکم الہی اسی طرح ہے اگر میں پہلے سے جانتا
کہ نکلنا احرام کا تم پر دشوار ہوگا تو میں بھی ہدی نہ لاتا اور احرام سے نکل آتا اور فسخ حج ساتھ عمرے کے کرتا میں اوّل میں نہ جانتا تھا کہ حکم الہی اس طرح ہوگا اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ
فسخ حج کے ساتھ عمرے کے کہ آیا یہ خاص صحابہ ہی کے لیے تھا اس برس میں یا اوروں کو بھی جائز ہے قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نے اہل ظاہر سے کہ یہ خاص صحابہ ہی کے لیے نہ تھا بلکہ یہ
حکم باقی ہے قیامت تک پس جائز ہے واسطے اس شخص کے کہ احرام باندھا حج کا اور ہدی اسکے ساتھ ہووے نہیں فسخ کرنا احرام حج کا ساتھ عمرے کے اور حلال ہو جانا ساتھ اعمال عمرے کے
اور کہا مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جماہیر علما نے سلف و خلف سے کہ یہ خاص صحابہ ہی کے لیے تھا اس برس میں تاکہ مخالفت ہو جاوے اس چیز کی کہ تھے اوپر اسکے اہل جاہلیت کہ حرام جانتے
عمرے کو حج کے مہینوں میں اور اسی حدیث پر عمل کیا ہے امام ابوحنیفہ اور احمد نے کہ جو کوئی احرام باندھے عمرے کا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سے نکل آوے اور جو کوئی احرام باندھے عمرے کا اور ہدی لایا ہو
تو احرام سے نہ نکلے یہاں تک کہ ذبح کیا جاوے ہدی اسکی دن نحر کے اور امام مالک اور امام شافعی نے کہا کہ حلال ہو جاوے عمرے سے بمجرد فارغ ہونے کے اعمال عمرے سے اگرچہ ہدی ساتھ لایا ہو ۲۶

وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ
قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهٖ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ
النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ
الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا
دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ
اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ
اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

اور لائے حضرت علی یمن سے کتنے اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت علی یمن کے حاکم ہو کر گئے تھے وہاں سے کتنے ایک اونٹ حضرت کے لیے لائے پھر فرمایا حضرت نے حضرت علی کو

کہ کیا کہا تمنے جسوقت کہ لازم کیا تہا حج یعنی وقت باندھنے احرام کے کیا کہا تہا اور کیا نیت کی تہی کہا حضرت علیؓ نے کہا تہا مین نے یا اللہ تحقیق مین احرام باندھتا ہون ساتہ اُس چیز کے کہ احرام
باندھا ساتہ اُسکے رسول تیرے نے فرمایا حضرت نے پس تحقیق میرے ساتہ ہدی ہے یعنی یہ نیت کی ہے تونے تو مین تو احرام عمرے کا باندھے ہوئے ہوں اور میرے ساتہ ہدی ہے مین احرام سے نہین نکل سکتا
جب تک کہ فارغ ہوں عمرے اور حج سے پس تم بھی احرام سے نہ نکلو کہا جابر نے پس تھے سب اونٹ کہ لائے انکو حضرت علیؓ یمن سے اور وہ کہ لائے انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نے پس حلال ہوگئے لوگ
سب اور کترواۓ بال اپنے یعنی جنکے ساتہ ہدی نہ تھی وہ احرام عمرے کے سے نکل آئے بعد فارغ ہونے کے عمرے سے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھے اُنکے ساتہ ہدی نہ حلال ہوئے جبکہ ہوا دن
ترویہ کا یعنی آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی توجہ ہوئے یعنے ارادہ کیا متوجہ ہونے کا طرف منی کے پس احرام باندھا حج کا صحابہؓ نے یعنی اُنہون نے کہ احرام عمرے سے نکل آئے تھے بعد فارغ ہونے کے عمرے سے
اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے جبکہ آفتاب طلوع ہوا اور پہونچے منا مین پس نماز پڑھی منی مین یعنی مسجد خیف مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی پھر ٹھہرے رہے یعنی بعد ادا کرنے نماز فجر کے
تھوڑی سی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتہ خیمے کے کہ تہا بنا ہوا بالون کا کہ کھڑا کیا جاوے حضرت کے لیے وادی نمرہ مین پھر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے منی سے طرف عرفات کے اور
نہین گمان کرتے تھے قریش مگر یہ کہ حضرت کھڑے ہونگے حج کے لیے نزدیک مشعر حرام کے جیسیکہ تھے قریش کرتے جاہلیت مین پس گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے یہانتک کہ آئے
عرفات مین پس پایا خیمہ کہ کھڑا کیا گیا تہا حضرت کے لیے نمرہ مین پس اُترے اُسمین یعنے اور ٹھہرے رہے اُسمین یہانتک کہ جب ڈھلی دوپہر حکم کیا ساتہ لانے قصوا کے کہ نام تہا حضرت کی اونٹنی کا
پس زین کی گئی حضرت کے لیے پھر آئے حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہوکر اندر وادی نمرہ کے پھر خطبہ فرمایا روبرو لوگون کے اور فرمایا کہ تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے حرام ہین تم پر یعنی آپس مین ایک دوسرے کا
نہ خون کرے اور نہ مال کسی کا چوری یا دغابازی سے کہا جاوے مانند اس دن تمہارے کے یعنی عرفہ کے بیچ اس مہینے تمہارے کے یعنی ذی الحجہ کے بیچ اس شہر تمہارے کے یعنی مکہ کے یعنے جیسا تم حرام جانتے
ہو کسی کے مال لینے کو اور خون کرنے کو انکو ہدن اور اس مہینے مین اور اس شہر مین اسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپسمین حرام ہے خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت سے کہ نیچے قدمون میرے کے
رکھی گئی ہے اور پست و پامال ہے یعنی باطل و موقوف ہے یعنی جو کچھ کہ کسی نے کیا پہلے اسلام کے معاف کیا مین نے اور جو رسمین جاہلیت کی تہین سو موقوف کین اور خون جاہلیت کے موقوف کیے یعنی نہ قصاص ہو
اُسمین اور نہ دیت اور نہ کفارہ اُسکا اور سود کو جدا بیان فرمایا ہے واسطے زیادتی اہتمام کے اور تحقیق اول خون کہ موقوف کرتا ہون اپنے خونون سے خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہے اور وہ دودھ پیتا تہا
بیچ بنی سعد کے قتل کیا تہا اُسکو ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا مین نے اپنے سودون سے سود عباس بن عبد المطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا
بالکل ڈرو خدا سے بیچ حق عورتون کے پس تحقیق تمنے لیا ہے اُنکو ساتہ امان اللہ کے یعنی ساتہ عہد اُسکے کے کہ تمسے کیا ہے یا ساتہ عہد کے کہ تمنے اُس سے کیا ہے بیچ رعایت حقوق اُنکے کے اور حلال کیا
تمنے اُنکی شرمگاہون کو ساتہ حکم اللہ کے کہ نکاح ہے اور تمہارا حق اُنپر یہ ہے کہ نہ آنے دین بچھونون پر تمہارے کسو کو کہ مکروہ جانتے ہو تم اُسکے آنے کو یعنی نہ اذن دین گھر مین آنیکا کسی غیر محرم کو
تمہارے خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کرین یہ یعنے اذن دین آنیکا پس مارو اُنکو مارنا بغیر سختی کا اور انکا حق تمپر روزی اُنکی یعنے کھانا پینا اُنکی اور حکم مین داخل ہے مکان رہنے کا اور کپڑا اُنکا
موافق مقدور اپنے کے اور تحقیق چھوڑی ہے مین نے تم مین ایسی چیز کہ ہرگز نہین گمراہ ہوگے بعد چھوڑنے میرے کے اُسکو تم مین یا بعد چنگل مارنے کے ساتہ اُسکے اور عمل کرنے کے اُسپر اگر چنگل مارو گے تم ساتہ
اُسکے وہ چیز کتاب اللہ ہے اور تم پوچھے جاؤگے یعنی میرے پہچاننے اور نہ پہچاننے سے حکم دین کو پس کیا جواب دوگے کہا صحابہؓ نے گواہی دینگے ہم یعنی روبرو اللہ تعالی کے یہ کہ تحقیق پہنچائی تمنے پیغمبری
اور ادا کی تمنے امانت اور خیرخواہی کی تمنے پھر اشارہ کیا حضرت نے ساتہ شہادت کے انگلی اپنی کے اس حال مین کہ اُٹھایا اُسکو طرف آسمان کے اور جھکایا اُسکو طرف لوگون کے اور کہا تین بار یا الٰہی
گواہ رہ یا الٰہی گواہ رہ یعنی اپنے بندون کے اقرار پر کہ اُنہون نے اقرار کیا پہونچانے کا ف کترواۓ بال منڈانا بالون کا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہے اور باوجود اسکے صحابہؓ نے بال کترواۓ
اسلیے کہ تا باقی بال حج مین منڈواوین آگے ہے متوجہ ہوئے طرف منی کے آٹھوین تاریخ منی مین جانا اور وہان رات کو رہنا ہمارے نزدیک واجب نہین بلکہ سنت ہے اور نمرہ ساتہ زبر نون کے اور زیر میم کے
نام ایک پہاڑ کا ہے قریب عرفات کے کہ زمین حرم کی وہان تمام ہوئی ہے اور عرفات حل مین ہے اور نہین گمان کرتے تھے الخ یعنے قریش گمان کرتے تھے کہ حضرت ٹھہرینگے نزدیک مشعر حرام کے کہ نام
ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ مین جیسیکہ قریش جاہلیت مین کرتے تھے کہ مزدلفہ مین ٹھہرتے تھے اور اسکو کہتے تھے کہ یہ موقف حمس کا ہے یعنے جگہ ٹھہرنے قریش اور اہل حرم اللہ کی ہے اور عرفات مین نہین جاتے تھے
بخلاف تمام عرب کے کہ وہ وقوف عرفات مین کرتے تھے پس اُنہون نے گمان کیا کہ حضرت بھی مزدلفہ مین ٹھہرینگے پر حضرت وہان نہ ٹھہرے اور عرفات مین پہونچے اور خطبہ فرمایا یعنی دو خطبے پڑھے اور اُن مین
احکام حج کے بیان کیے اور رغبت دلائی کثرت ذکر و دعا کی عرفہ مین اور دوسرا خطبہ چھوٹا تہا بہ نسبت پہلے کے اُنمین سے دعا تھی اور ابن ربیعہ بن حارث چچا زاد بھائی تھے حضرت کے بیٹے عبد المطلب کے اُنکا بیٹا تہا

ف ... ۱۲

بیٹے کا بیٹا تھا اور ایاس کو قبیلہ بنی سعد میں دودھ پلانے کے لیے دیا تھا جن ایام کہ بنی سعد اور ہذیل میں لڑائی ہوئی ہذیل میں سے کسی نے ایاس کو پتھر مارا وہ مر گیا پس ایاس حضرت کے چچا کے پوتے تھے انکے خون لینے کا حضرت کو حق تھا حضرت نے معاف فرمایا اور عباس بن عبدالمطلب چچا حضرت کے ایام جاہلیت میں سود کھاتے تھے اور سود لوگوں کے ذمہ بہت تھا وہ بھی حضرت نے معاف فرمایا ح ع **ثُمَّ اَذَّنَ** بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پھر اذان کہی بلال نے پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز ظہر کی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز عصر کی اور نہ پڑھا درمیان ان دونوں کے کچھ یعنے سنت اور نفل پھر سوار ہوئے یہانتک کہ آئے میدان عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ پس کیا پیٹ اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتھروں کے اور کیا حبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہے آگے اپنے اور سامنے ہوئے قبلہ کے پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہانتک کہ غائب ہو گیا گردہ آفتاب کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہانتک کہ آئے مزدلفہ میں پھر نماز پڑھی انہوں نے مغرب اور عشا کی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیروں کے اور نہ پڑھی درمیان ان دونوں کے کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹ رہے یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر پھر پڑھی نماز فجر کی اسوقت کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے فجر ساتھ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوئے اونٹنی پر یہانتک کہ آئے مشعر حرام پر پس سامنے کھڑے ہوئے قبلہ کے اور دعا مانگی اللہ تعالی سے اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک کہ صبح ہوئی خوب روشن پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے سوار کیا فضل بن عباس کو یہانتک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس حرکت دی سواری کو تھوڑی سی پھر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہے اوپر جمرہ کبری کے یہانتک کہ آئے جمرہ کے پاس کہ نزدیک درخت کے ہے پس پھینکیں اسپر سات کنکریاں مانند کنکریوں خذف کے یعنی جو کہ انگلیوں میں رکھ کر پھینکتے ہیں مراد بیان کرنا مقدار انکی کا ہے کہ بقدر دانہ باقلا کے تھیں تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے ان کنکریوں سے مارین حضرت نے کنکریاں نالہ کے اندر سے پھر پھرے طرف جگہ قربانی کرنے کے کہ منا میں ہے پس ذبح کیے حضرت نے ترسٹھ اونٹ ساتھ ہاتھ اپنے کے پھر دیے باقی حضرت علی کو پس ذبح کیے انہوں نے مابقی یعنی سینتیس اور شریک کیا حضرت نے حضرت علی کو بیچ ہدی اپنے کے پھر حکم کیا حضرت نے ساتھ لینے ایک ایک ٹکڑے گوشت کے ہر اونٹ میں سے پھر ڈالے گئے ٹکڑے گوشت کے ایک ہانڈی میں پس پکائے گئے ٹکڑے پس کھایا دونوں صاحبوں نے اس قربانی کے گوشت میں سے اور پیا دونوں نے اسکے شوربے میں سے پھر سوار ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا پس نماز پڑھی مکے میں ظہر کی پھر آئے اولاد عبدالمطلب کے پاس یعنے اپنے چچا عباس اور اولاد انکی کے پاس کہ پلاتے تھے پانی زمزم کا پس فرمایا کھینچو اے اولاد عبدالمطلب کے یعنی پانی زمزم کا کہ بہت ثواب کی بات ہے پس اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تمپر اوپر پانی پلانے تمہارے کے تو البتہ کھینچتا میں پانی ساتھ تمہارے یعنی خوف اسکا ہے کہ لوگ مجھے کھینچتے دیکھ کر سبب اتباع میرے کے کھینچیں گے اور ازدحام کرینگے اور منصب تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا پس دیا اولاد عبدالمطلب نے انکو ڈول پس پیا حضرت نے اس سے نقل کی یہ مسلم نے ف ثم پڑھی نماز عصر کی الخ یعنے جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں اسکو جمع تقدیم کہتے ہیں عرفات میں وقوف

کرنے کے لیے یہ دونوں نمازیں ملا کر پڑھ لیتے ہیں اور انکے درمیان میں سنن و نوافل نہ پڑھے تاکہ نہ باطل ہو جاوے جمع اسلیے کہ بڑی وجہ پڑھنا ان نمازوں کا وجہ زیادہ غائب ہو اگردہ آفتاب کا یہ تاکید اور بیان غروب کا ہے تاکوئی گمان نکرے کہ غروب سے مراد قریب غروب کے ہی اور یہاں تک کہ آئے مزدلفہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان عرفات اور منا کے وہان رات کو رہنا ہمارے نزدیک سنت ہی اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک واجب ہی پس حضرت نے وہان پہونچکر نماز پڑھی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیر وان کے جیسے کہ ظہر و عصر عرفات میں پڑھیں تھیں اور یہی مذہب تینوں اماموں کا ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ساتھ ایک اذان اور ایک تکبیر کے ہیں اسلیے کہ عشا یہاں اپنے وقت میں ہی پس احتیاج جدی تکبیر کے واسطے زیادتی اعلام کے نہیں اور عصر عرفہ میں اپنے وقت میں نہیں ہوتی ہے پس احتیاج ہی زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم میں اسکو ابن عمر سے روایت کیا ہی اور ترمذی نے بھی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہی اور مشعر الحرام نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفہ میں وقوف یعنی ٹھہرنا وہان کا واجب ہی ہمارے نزدیک اور محسر نام ایک جگہ کا ہی درمیان مزدلفہ اور منی کے جب حضرتؐ وہان پہونچے تو سواری کو حرکت دی یعنی جلدی ہانکی تھوڑی سی دور یعنی بقدر مسافت اس وادی کے اور سبب جلدی چلنے کا یہ تھا کہ عادت شریف یہ تھی کہ جس جگہ کسی قوم پر عذاب نازل ہوا ہوتا تو وہان سے جلدی گذرتے از راہ عبرت کے پس محسر میں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے وہان سے جلدی گذرے اور بعضوں نے کہا کہ وہان نصاریٰ یا مشرکین عرب ٹھہرا کرتے تھے انکی مخالفت کی لیے جلدی چلنے پس کسی کو مستحب ہے کہ وہان سے جلدی گذرے حضرتؐ کی پیروی کے لیے اور پھر چلے بیچ کی راہ پر اس راہ سے جاتے ہوئے تشریف لیگئے تھے وہ راہ اور تھی اور یہ راہ اور اسکو طریق ضب کہتے ہیں اور اسکو طریق مازمین کہ نام دو پہاڑوں کا ہی اور یہ راہ جا نکلتی ہے جمرہ کبریٰ یعنی جمرۃ العقبہ پر اور یہاں تک کہ آئے اس جمرہ پر کہ نیچے درخت کے ہی مراد وہی جمرۃ العقبہ ہی کہ مذکور ہوا اور جمرہ کہتے ہیں منارے کو وہان کئی منارے ہیں کہ انپر سنگریزے مارتے ہیں مفصل بیان انکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور شریک کیا انکو یعنی حضرتؐ انکو کچھ اونٹ دیے کہ اپنی طرف سے ذبح کریں یا تو ما بقی اونٹوں میں سے دیے یا اور ونمیں سے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی قربانی کے گوشت میں سے کھانا مستحب ہی اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف رکن کہتے ہیں یہ بھی ایک رکن ہی حج کا اور اسپر تمام ہوتا ہے حج اور یہ طواف افضل ہی روز نحر کے اور جائز بعد بھی ہی اور نماز پڑھی ظہر کی مکے میں اور ابن عمر سے ایک روایت آئی ہی کہ حضرت نے نماز ظہر کی منا میں پڑھی وجہ تطبیق کی دونوں میں یہ ہی کہ حضرتؐ نے مکے میں ظہر کی نماز پڑھی اور منا میں نفل پڑھی واسطے اسکو عبد اللہ بن عمر نے گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑھی یا یوں کہا جاوے کہ دونوں روایتیں جب تعارض ہوئیں تو دونوں ساقط ہوئیں پھر ترجیح ملی اسکو کہ حضرتؐ نے ظہر مکے میں پڑھی اسلیے کہ وہان نماز پڑھنی افضل ہی واللہ اعلم بالصواب ع ح

وعن عائشة قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحج فلما قدمنا مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهل بعمرة ولم يهد فليحلل ومن أحرم بعمرة وأهدى فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما وفي رواية فلا يحل حتى يحل بنحر هديه ومن أهل بحج فليتم حجه قالت فحضت ولم أطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فلم أزل حائضا حتى كان يوم عرفة ولم أهلل إلا بعمرة فأمرني النبي صلى الله عليه وسلم أن أنقض رأسي وأمتشط وأهل بالحج وأترك العمرة ففعلت حتى قضيت حجي بعث معي عبد الرحمن بن أبي بكر وأمرني أن أعتمر مكان عمرتي من التنعيم قالت فطاف الذين كانوا أهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد أن رجعوا من منى وأما الذين جمعوا الحج والعمرة فإنما طافوا طوافا واحدا متفق عليه اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں پس بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرے کے فقط اور بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے یعنی فقط حج کا یا حج اور عمرے کا پس جب آئے ہم مکے میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندھا ہی عمرے کا فقط اور نہیں ہدی لایا پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام سے نکل آوے ساتھ سر منڈانے کے یا بال کترانے کے اور جسنے احرام باندھا ہی عمرے کا اور ہدی بھی ساتھ لایا ہی پس چاہیے کہ احرام باندھے حج کا ساتھ عمرے کے یعنی داخل کرے حج کو عمرے میں پس ہوئے قارن پھر نہ نکلے احرام سے یہاں تک کہ حلال ہو دونوں سے یعنی تمام کرے افعال حج اور عمرے کے اور ایک روایت میں ہی کہ پس نہ حلال ہو یہاں تک کہ حلال ہو ساتھ ذبح کرنے ہدی اپنے کے یعنی دن عید کے اور جسنے احرام باندھا ہی حج کا یعنی برابر ہی کہ ہدی ساتھ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کے ساتھ احرام عمرے کا باندھا ہو یا نہ باندھا ہو پس چاہیے کہ

تمام کرے حج لینا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنے حج کا ساتھ عمرے کے وہ نہ تمام کرے کہا حضرت عائشہؓ نے پس حائض ہوئی میں اور نہ طواف کیا تھا میں نے خانہ کعبہ کا یعنی واسطے عمرے کے اور نہ سعی کی تھی میں نے درمیان صفا اور مروے کے یعنی اسلیے کہ نہیں صحیح ہوئی سعی مگر بعد طواف کے والا حیض میں سعی نہیں منع پس ہمیشہ رہی میں حائض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہیں احرام باندھا تھا میں نے مگر عمرے کا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھولوں میں سر اپنا اور کنگھی کروں نہیں یعنی نکلوں میں احرام عمرے کے سے اور مباح کروں ان چیزوں کو کہ حرام ہوئی تھیں بسبب احرام کے اور احرام باندھوں حج کا بعد اسکے اور چھوڑ دوں میں عمرے کو یعنی پھر جب فارغ ہوں حج سے تو احرام قضا عمرے کا کروں پس کیا میں نے یہانتک کہ ادا کیا میں نے حج اپنا بھیجا ساتھ میرے عبدالرحمن بیٹے ابی بکرؓ کو اور حکم کیا مجکو یہ کہ عمرہ کروں میں بدلے عمرے اپنے کے تنعیم سے کہا حضرت عائشہؓ نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا ان شخصوں نے کہ احرام باندھا تھا ساتھ عمرے کے یعنی طواف عمرے کا کیا اور سعی کی درمیان صفا و مروہ کے پھر احرام سے نکلے پھر کیا اور طواف پیچھے اسکے کہ پھرے منا یعنی طرف مکے کے اور یہ طواف حج کے لیے کیا کہ اسکو طواف افاضہ کہتے ہیں اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو پس سوا اسکے نہیں کہ کیا انھوں نے طواف ایک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف تنعیم نام ایک جگہ کا ہی کہ تین کوس مکے سے ہی خارج حد حرم سے یعنی حل میں ہی اور احرام عمرے میں شرط ہی کہ حل سے باندھا جاوے خواہ احرام باندھنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندھے اور غیر مکی حل سے اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو یعنی ابتداءً یا داخل کیا ایک کو دوسرے میں انھوں نے ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کے اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہیں قارن کو دو طواف کرنے ایک طواف عمرے کے لیے جبکہ داخل ہو مکہ میں اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لیے حدیث شریف سے ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور وہ جبکہ مکے میں تشریف لائے تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہی اسکا حاصل بھی یہی ہی کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے صفا و مروے میں اور حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح قول ہی کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی ؏

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَہُ الْھَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَبَدَاَ فَاَھَلَّ بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ اَھَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَکَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَھْدٰی وَمِنْھُمْ مَنْ لَّمْ یُھْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ اَھْدٰی فَاِنَّہٗ لَا یَحِلُّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّہٗ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مِنْکُمْ اَھْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَلْیُقَصِّرْ وَلْیَحْلِلْ ثُمَّ لِیُھِلَّ بِالْحَجِّ وَلْیُھْدِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ ھَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃً اِذَا رَجَعَ اِلٰٓی اَھْلِہٖ فَطَافَ حِیْنَ قَدِمَ مَکَّۃَ وَاسْتَلَمَ الرُّکْنَ اَوَّلَ شَیْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَۃَ اَطْوَافٍ وَمَشٰی اَرْبَعًا فَرَکَعَ حِیْنَ قَضٰی طَوَافَہٗ بِالْبَیْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَی الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ یَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ حَتّٰی قَضٰی حَجَّہٗ وَنَحَرَ ھَدْیَہٗ یَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْھَدْیَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرے کے طرف حج کے یعنی اول عمرے کا احرام باندھا اور پھر حج کا پس لیچلے ساتھ اپنے ہدی ذی الحلیفہ سے کہ نام ایک جگہ کا ہی اور میں حضرت نے احرام باندھا تھا اور شروع کیا پس احرام باندھا ساتھ عمرے کے پھر احرام باندھا ساتھ حج کے پس تمتع کیا لوگوں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرے کے طرف حج کے یعنی ملایا عمرے کو طرف حج کے پس تھے بعضے لوگوں میں سے یعنی جنھوں نے کہ احرام عمرے کا باندھا تھا وہ کہ ہدی لائے اور بعضے انمیں سے وہ تھے کہ نہیں ہدی لائے پس جبکہ آئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں فرمایا واسطے لوگوں کے یعنی عمرہ کرنیوالوں کے جو ہو تم میں سے ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہی اس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص کہ نہو تم میں سے ہدی لایا پس طواف کرے خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرے کا کرے اور سعی کرے صفا و مروہ میں اور کترواوے بال اور چاہیے کہ نکلے احرام سے یعنی احرام عمرے کے سے یعنی جو چیزیں منع تھیں احرام میں وہ اب مباح ہو گئیں پھر احرام کرے ساتھ حج کے یعنی زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے بعد رمی جمار کے پہلے سر منڈانے کے کہ واجب ہی متمتع کو واسطے شکر گذاری اس نعمت کے کہ توفیق ادائے عمرے اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نہ پاوے ہدی پس چاہیے کہ روزے رکھے تین دن بیچ حج کے

عہ ان دونوں طوافوں کے بیچ میں ایک سعی اور ہی کہ اسکو طواف القدوم کہتے ہیں تمتع کے ۱۲ منہ

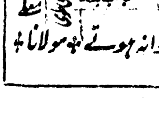
یعنے حج کے مہینوں مین بعد احرام کے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہی کہ ساتوین آٹھوین تاریخ کو بھلے اور سات دن جبکہ پھرے طرف اہل اپنے کے یعنے فارغ ہو افعال حج سے اگرچہ مکے مین ہو پس طواف کیا حضرتؐ نے خانہ کعبہ کا جب آئے مکہ مین یعنے طواف عمرے کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزون سے یعنی افعال جو طواف کے ہین اُنمین سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے پھر جلدی چلے طواف کرنے مین تین بار اور چار بار چلے اپنی چال یعنے اکیا جو گرد خانہ کعبہ کے پھرتے ہین اُسکو شوط کہتے ہین پس سات شوط مذکور کے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پھر پڑھے نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اُسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کے پھر سلام پھیرا یعنی صلوۃ الطواف جی کہ وہ واجب ہی ہمارے نزدیک پھر پھرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پھر پھرے صفا و مروہ مین سات بار پھر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز رہے تھے اُس سے یعنے احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنے دسوین تاریخ کو پس اب حلال ہوئی ساتھ حلق کے ہر چیز سوائے جماع کے اور چلے یعنی منا سے مکے مین آئے پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنے طواف افاضہ پھر حلال ہوئی ہر چیز سے کہ باز رہے تھے اُس سے یعنے اب جماع کرنا بھی حلال ہو گیا اور کیا مانند اُس چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص نے کہ لایا تھا صحابہؓ مین سے ہدی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے لو صحیح تر یہ ہی کہ حضرتؐ قارن تھے تاویل اسکی یہ ہی کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہی یعنے نفع اُٹھانا اور وہ قرآن مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمرے کر ساتھ حج کے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہٖ عُمْرَۃٌ اِسْتَمْتَعْنَا بِھَا فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَہُ الْھَدْیُ فَلْیَحِلَّ الْحِلَّ کُلَّہٗ فَاِنَّ الْعُمْرَۃَ قَدْ دَخَلَتْ فِی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمرہ ہی کہ فائدہ اُٹھایا ہمنے ساتھ اسکے پس جو شخص کہ نہو پاس اُسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے سب طرح کا حلال ہونا اسلیے کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینون حج کے روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہی فصل دوسری سے **ف** یہان بھی تمتع سے مراد تمتع لغوی ہی یعنی فائدہ اُٹھانا اور باقی شرح اس حدیث کی اوپر ذکر ہو چکی ہی

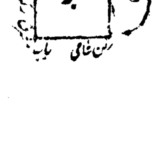
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

نصرتی **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْ نَاسٍ مَّعِیْ قَالَ اَھْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَہٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَۃٍ مَّضَتْ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِیْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَّلَمْ یَعْزِمْ عَلَیْھِمْ وَلٰکِنْ اَحَلَّھُنَّ لَھُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ یَکُنْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَرَفَۃَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِیَ اِلٰی نِسَائِنَا فَنَاْتِیَ عَرَفَۃَ تَقْطُرُ مَذَاکِیْرُنَا الْمَنِیَّ قَالَ یَقُوْلُ جَابِرٌ بِیَدِہٖ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی قَوْلِہٖ بِیَدِہٖ یُحَرِّکُھَا قَالَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّیْ اَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَصْدَقُکُمْ وَاَبَرُّکُمْ وَلَوْلَا ھَدْیِیْ لَحَلَلْتُ کَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْھَدْیَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِیٌّ مِّنْ سِعَایَتِہٖ فَقَالَ بِمَ اَھْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَھَلَّ بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَھْدِ وَامْکُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَھْدٰی لَہٗ عَلِیٌّ ھَدْیًا فَقَالَ سُرَاقَۃُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِعَامِنَا ھٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی عطا سے کہ کہا سنا مین نے جابر بن عبد اللہ کو بیچ کتنے آدمیون کے کہ شریک تھے میرے ساتھ سننے مین کہا جابرؓ نے کہ احرام باندھا تھے صحابہؓ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ساتھ حج کے خالص یعنی بغیر آمیزش عمرے کے کہا عطا نے کہ کہا جابرؓ نے پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتھی تاریخ کے کہ گذری تھی ذیحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہ کہ حلال ہو جاوین ہم کہا عطا نے فرمایا حضرتؐ نے کہ حلال ہو اور پہنچو عورتون کے پاس یعنے اُنسے بھی صحبت کرو کہا عطا نے اور نہ واجب کی حضرتؐ نے صحبت کرنی اُنپر ولیکن حلال کر دین عورتین اُنپر یعنے حلال ہونیکا امر وجوب کے لیے تھا اور صحبت کرنیکا اباحت کے لیے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نرہین درمیان ہمارے اور درمیان عرفے کے مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہ کہ صحبت کرین ہم اپنی بی بیون سے پھر حاضر ہون میدان عرفہ مین اس حالت سے کہ ٹپکاتے ہون عضو مخصوص ہمارے منی کو یعنے قریب جماع کے ہو نیکے ہونگے اور اسکو عیب گنتے تھے جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتے تھے حج مین کہا عطا نے کہ اشارہ کیا جابرؓ نے ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف اشارہ کرنے اُنکے کے ساتھ ہاتھ اپنے کے کہ ہلاتے تھے اُسکو کہا جابرؓ نے پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا کہ تحقیق جانا تم نے

کہ تحقیق میں بہت ڈرتا ہوں تم سب سے نسبت تمہارے خدا سے اور بہت سچا ہوں تم میں اور بہت نیک ہوں تم میں اور اگر نہ ہوتی ہدی میرے ساتھ البتہ حلال ہو جاتا میں جیسے کہ حلال ہوئے ہو تم اور اگر جانتا میں کام اپنے سے اس چیز کو کہ پیچھے جانا میں نے نہ لاتا میں ہدی یعنی اگر میں جانتا کہ تمہیں احرام سے نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھ نہ لاتا اور میں بھی احرام سے نکل آتا پس حلال ہو جاؤ پھر حلال ہوئے ہم اور سنا ہم نے اور اطاعت کی معنے کہا عطا نے کہا جابر نے پس آئے حضرت علی کام اپنے سے یعنی یمن کے قاضی وغیرہ جو ہو کر گئے تھے وہاں سے آئے پس فرمایا حضرت نے ساتھ کس چیز کے احرام باندھا تم نے کہا ساتھ اس چیز کے کہ احرام باندھا اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس ہدی بھیج کر یعنی قربانی کر اور ٹھہرے رہو حالت احرام میں یعنی اپنے حج پر اور ہدی بھیجی کیا ساتھ ان کے اور کہا جابر نے کہ لائے واسطے حضرت کے یا واسطے اپنے حضرت علی ہدی پس کہا سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہ یا رسول اللہ آیا واسطے اس سال کے ہے یہ جائز ہونا عمرہ کا حج کے مہینوں میں اسی سال ہے یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ساتھ حج کے خالص بات جابر نے بسبب علم اپنے کے کہی ہے کہ حضرت عائشہ کی روایت میں گذر دیکھا ہے کہ بعضوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعضوں نے حج اور عمرہ کا اور بعضوں نے حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ ہیں یا بعض صحابہ ہیں یا وہ صحابہ مراد ہیں کہ ہدی ساتھ نہیں لائے تھے اور یہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی حج کے ملنے کو ساتھ ہاتھ کے ملنے کے اسطرح سے ملتے جاویں عادت عرب کی ہے کہ کلام کرنے میں اشارہ ساتھ اعضا کے کرتے ہیں یہ **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّي اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا** رواه مسلم اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ انہوں نے کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جوتھی تاریخ کہ گذری تھی ذی الحجہ سے یا پانچویں پھر آئے میرے پاس حالت میں کہ غصے تھے پس کہا میں نے کس نے غصہ لایا آپکو یا رسول اللہ داخل کرے اسکو اللہ آگ میں فرمایا کیا نہیں جانتی تو کہ تحقیق میں نے حکم کیا لوگوں کو یعنی بعضوں کو ساتھ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتھ عمرہ کے پھر وہ تردد کرتے ہیں اور اگر تحقیق میں نے پہلے جانتا کام اپنے سے اس چیز کو کہ پیچھے جانی میں نے نہ لاتا میں ہدی اپنے ساتھ یہاں تک خریدتا میں اسکو یعنی مکہ میں یا راہ میں پھر حلال ہوتا جیسے حلال ہوئے لوگ نقل کی یہ مسلم نے **بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ** باب ہے بیچ بیان داخل ہونے مکے کے اور طواف کرنے کے **ف** یعنی اس باب میں ذکر کی ہے کیفیت داخل ہونے مکے کی کہ کسطرف سے داخل ہووے اور کسطرف نکلے اور کس وقت آوے اور ذکر کی ہے کیفیت طواف کی اور متعلقات اسکے کی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیر ذلک اور مکہ کے معنی میں ہلاک اور نقصان کرنیکے اور اس شہر اشرف کو اسلیے کہتے ہیں کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہے گناہوں کو اور ہلاک کرتا ہے اسکو کہ ظلم و کجروی کرے اسمیں یہ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ** متفق علیہ روایت ہے نافع سے کہا تحقیق ابن عمر تھے نہ آتے مکے میں مگر رات گذرانی ذی طوی میں یہانتک کہ صبح کرتے اور نہاتے اور نماز پڑھتے پھر داخل ہوتے مکہ میں دن کو اور جسوقت نکلتے مکے سے گذرتے ذی طوی پر اور رات رہتے اسمیں صبح تک اور ذکر کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کرتے یہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ذی طوی نام ایک جگہ کا ہے قریب مکے کے اندر حرم کے ہے جب حضرت مکے میں آتے تو رات انکو ذی طوی میں رہتے استراحت کے لیے پھر صبح کو نہاتے اور نماز پڑھتے ظاہر مراد نماز نفل ہے کہ واسطے مکہ جانے کے لیے پڑھتے تھے پھر جب مکے سے پھرتے تو بھی ذی طوی میں رہتے تا اسباب و صحابہ سب اکٹھے ہو جاویں اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے مکہ میں آنا دن کو تا کعبہ کو دیکھے اور دعا کرے یہ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا** متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے طرف مکے کے یعنی حجۃ الوداع میں داخل ہوئے اسمیں بلندی کیطرف سے اور نکلے نشیب کیطرف سے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** بلندی کیطرف ہے کہ اسیطرف ذی طوی ہے اور مسلا اور قبرہ مکہ کا بھی اور نشیب دوسری جانب میں ہے ان دونوں روایتوں میں منافاہ نہیں اسلیے کہ نشیب کی طرف سے جو نکل کر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتے اور وہاں رات کو رہتے اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتے یہ مولانا



وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عروہ بن زبیر سے کہ کہا تحقیق حج کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی مجکو عائشہ نے کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتھ اُسکے حضرت نے اُسوقت کہ آئے مکہ مین یہ تھی کہ وضو کیا پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنے طواف عمرے کا کیا اسلیے کہ حضرت قارن تھے یا متمتع پھر نہوا عمرہ پھر حج کیا ابو بکرؓ نے یعنے بعد حضرت کے پس تھا اول اُس چیز کا کہ شروع کیا ساتھ اُسکے طواف خانہ کعبہ کا پھر نہوا عمرہ پھر حضرت عمرؓ نے پھر حضرت عثمانؓ نے کیا مانند اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وضو کیا یعنے وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلے گذر چکا ہے کہ حضرت ذی طوی مین غسل کرتے تھے اور طہارت شرط ہے صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہوا عمرہ اوپر کی حدیثون سے معلوم ہوا کہ حضرت او صحابہ نے بعد آنیکے مکے مین عمرہ کیا ولیکن جو کہ ہدی لائے تھے احرام باندھے رہے اور جو نہ لائے تھے وہ احرام سے نکل آئے پس مراد نہونے عمرے سے یہ ہے کہ حج کو فسخ یعنے موقوف کر کر عمرہ نہین کیا اور احرام سے باہر نہین آئے بلکہ احرام پر رہا اسلیے کہ قارن تھے دن نحر کے احرام سے نکلے اور عروہ نے یہ کلام واسطے رد کرنے اُن لوگون کے کیا کہ گمان کرتے تھے کہ حضرت نے حج کو فسخ کر کر عمرہ کیا یا یہ مراد ہے کہ سب صحابہ نے نرا عمرہ بعد حج کے نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اُسی عمرے پر کہ حج کے ساتھ ملا ہوا تھا ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتے بیچ حج کے یا عمرے کے اول آنے مین جلدی چلتے تین شوط مین اور چلتے اپنی چال چار بار پھر نماز پڑھتے دو رکعت یعنی طواف کے پھر سعی کرتے درمیان صفا اور مروے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** خانہ کعبہ کے گرد جو ایکبار پھرے تو اُسکو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پس طواف کرنے مین تین بار تو حضرت جلدی چلتے تھے اسطرح کہ قدم پاس پاس رکھتے جلد جلد اور دوڑتے اور چلتے نہ تھے اور چار بار اپنی چال ۱۲ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا جلدی کی چلنے مین بیچ طواف کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے تا حجر اسود تین پھیرون مین اور چلے موافق چال اپنی کے چار پھیرون مین اور تھے دوڑتے بطن مسیل مین جسوقت کہ سعی کرتے درمیان صفا اور مروے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** سعی کرنے یعنے پھرنا درمیان صفا اور مروے کے سات بار واجب ہے ہمارے نزدیک اور رکن ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہ کا ہے درمیان صفا و مروے کے اُسکے سرون پر نشان بنا دیے ہین پہچاننے کے لیے اُسمین جلدی چلنا سنت ہے سب کے نزدیک وقت سعی کرنے کے ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ مین تو آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اُسکو پھر چلے داہنے ہاتھ اپنے کی طرف پھر جلدی چلے بازو ہلا کر یعنی جیسے پہلوان چلتے ہین تین بار اور اپنی چال چلے چار بار نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زبیر بن عربی سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے ابن عمرؓ سے احوال چھونے حجر اسود کے پس کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے اُسکو اور بوسہ دیتے تھے اُسکو نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے ہون خانہ کعبہ کو مگر دو رکنون کو کہ جانب یمن کے ہین نقل کی یہ بخاری او مسلم نے **ف** کعبہ کے چار رکن یعنے چار کونے ہین ایک تو وہ ہے کہ جسمین حجر اسود ہے



اور دوسرا سکے اسلئے ہے رکن یمانی بھی ہے حقیقت مین یمانی ہی ہے لیکن تغلیباً دونون کو رکن یمانی کہتے ہین اور دو رکن اور ہین ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونون کو شامی کہتے ہین
اور جس رکن مین حجر اسود ہے اسکو دوہری فضیلت ہے ایک تو یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے اور دوسرے یہ کہ اسمین حجر اسود ہے اور رکن یمانی کو ایک ہی
فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا ہے غرضکہ یہ دونون فضیلت رکھتے ہین شامیون ہی سبب سے خاص کیے گئے ہین ساتھ استلام کے اور استلام کے معنی ہین
کرنا یعنے چھونا یا تو ساتھ ہاتھ وغیرہ کے یا ساتھ بوسہ لینے کے یا ساتھ دونون کے پس رکن اسود از بسکہ افضل ہے اسکو بوسہ دیتے ہین یا ہاتھ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتے
ہین اور رکن یمانی کو فقط ہاتھ ہی سے چھوتے ہین اور دو رکن شامیون کو نہ بوسہ دیتے ہین نہ ہاتھ لگاتے ہین ۱۲ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حجۃ الوداع مین اونٹ پر بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو ساتھ محجن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اونٹ پر حضرت نے جو طواف کیا تو یہ خصوصیت آپکی ہو گی یا بسبب کسی
عذر کے کیا پیادہ پا طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہے اور طیبی اور شافعی نے کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہے لیکن حضرت نے سوار ہو کر اسلیے کیا تا کہ سب لوگ دیکھین
حضرت کو اور ایک اشکال یہان اور سوار ہوتا ہے کہ یہ ثابت ہوا ہے بلا شبہہ کہ حضرت نے رمل کیا یعنی جلدی چلے مونڈھے ہلا کر حجۃ الوداع مین اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے
طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع مین جواب یہ ہے کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم مین تھا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ مین دن نحر کے
کہ اسکو طواف الرکن بھی کہتے ہین جو کہ فرض ہے تا کہ لوگ دیکھ کر افعال طواف کے سیکھین اور محجن کہتے ہین اُس لکڑی کو کہ سر اُسکا خمدار ہو اُس لکڑی سے حضرت
اشارہ کرتے تھے اور اسکو پھر چومتے تھے ۱۲ **وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتَى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ
اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا
اونٹ پر جب آتے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اسکے ساتھ ایک چیز کے یعنے لکڑی کے کہ ہاتھ انکے مین تھی اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہ بخاری نے **ف** حضرت ازدحام
خلائق کے سبب سے اسطرح اشارہ کرتے ہونگے اسلیے ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ نہ اشارہ کیا جاوے مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے سے تو اشارہ کرے ۱۲
**وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی طفیل سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کو یعنے سوار
اور اشارہ کرتے تھے طرف حجر اسود کے ساتھ لکڑی خمدار سر کی کے کہ ساتھ تھی آپ کے اور بوسہ دیتے اُس لکڑی کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت سے بعضی روایتون
مین بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی مین ہاتھ لگا کر چومنا اور بعضی مین اشارہ کرنا پس تطبیق انمین یون دیجاوے کہ کسی طواف مین بوسہ دیا ہو اور کسی مین
ہاتھ لگا کر چوما ہو اور کسی مین اشارہ کیا ہو سبب ازدحام کے یا یہ کہ ہر شوط کے بعد بوسہ دینا وغیرہ ہے کسی شوط کے بعد بوسہ دیتے ہون اور کسی کے بعد
ہاتھ لگا کر چومتے ہون اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہون بسبب ازدحام کے ۱۲ مولانا **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ
ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین ذکر کرتے تھے ہم یعنے لبیک کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ نہین قصد کرتے تھے ہم مگر حج کو
یعنے مقصود اصلی حج تھا نہ عمرہ پس نہ ذکر کرنے عمرے کے سے یہ نہین لازم آتا کہ نیت مین بھی نہ تھا پس جبکہ پہونچے ہم سرف مین حائض ہوئی مین پس تشریف
لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین روتی تھی یعنے بگمان اسکے کہ حیض باز رکھے گا حج سے پس فرمایا حضرت نے شاید کہ تو حائض ہوئی کہا مین نے ہان فرمایا پس تحقیق
یہ ایک چیز ہے کہ مقرر کیا ہے اسکو اللہ نے اوپر بیٹیون آدم کے پس کر تو جو کرتے ہین حاجی سوا اسکے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہان تک کہ پاک ہووے تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم

لفظ التطفی مین ۔۔ لازم آتا ۔۔۔

ف سرف نام ایک جگہ کا ہے چھ کوس مکے سے ہے اور سوا اسکے کہ طواف نہ کرے تو یعنی طواف نہ کر اور اسیطرح سعی بھی نہ کرے حائضہ اسلیے کہ نہین درست ہے سعی مگر بعد طواف
کے اور یہان تک کہ پاک ہو وے تو یعنی حیض سے اور نہائے تو طواف نہ کرنا اور یہ حدیث منافی ہے حضرت عائشہؓ کے پہلے قول کی ولم اہلل الا العمرۃ یعنی میں احرام نہ باندھا تھا
مین نے مگر عمرے کا یا الہی کچھ منافی نہتی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ قول حضرت عائشہؓ کا کہ نہیں ذکر کرتے تھے ہم مگر حج مراد اس سے یہ ہے کہ نہین تھا قصد اصلی ہمارا اس سفر سے مگر حج
کوئی سی قسم قسمون اسکی سے کہ وہ قران اور تمتع اور افراد ہین پس بعضا ہم مین سے افراد کرنے والا تھا اور بعضا تمتع کرنیوالا اور بعضا قران کرنے والا اور مین نے قصد کیا تھا
تمتع کا پس عمرہ کیا مین نے پھر جبکہ حائل ہوا مجکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اسوقت وقوف حج تک حکم کیا حضرت نے مجکو یہ کہ موقوف کرون اسکو اور
کرون مین تمام افعال حج کے سوا طواف اور سعی کے ٭ع٭ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْبَكْرٍؓ فِی الْحَجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ رَهْطٍ اَمَرَهٗ یُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ اَلَا لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا یَطُوْفَنَّ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا بھیجا مجکو ابوبکرؓ نے اُس حج مین کہ امیر کیا تھا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حج کے لوگون پر پہلے حجۃ الوداع کے دن نحر کے بیچ
جماعت کے کہ حکم کیا تھا اُسکو کہ اعلام کرے لوگون مین خبردار ہو نہ حج کرے بعد اس سال کے کوئی مشرک اور نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونے کے غزوات مین حج کو نہ جا سکے حضرت ابوبکرؓ کو امیر قافلہ حاجیون کا کر کے حج کے لیے بھیجا اور
حج ایک برس پہلے ہوا حجۃ الوداع کے پس جب ابوبکرؓ وہان پہونچے تو ایک جماعت کو کہ اُنمین ابوہریرہؓ بھی تھے دن نحر کے لوگون کی طرف بھیجا اور اُس جماعت کو حکم کیا
کہ اعلام کرے لوگون مین کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوے حج کرنا خاص مسلمانون ہی کے لیے ٹھہرا یہ بات بموجب اس آیت کے تھی انما المشرکون نجس
فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہ اعلام کرے کہ نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ ننگے طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عبادت
خدا کی نکرینگے ہم اُن کپڑون مین کہ جنمین گناہ کرتے ہین اس سے منع فرمایا ٭ح ع٭ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** الْمُهَاجِرِ الْمَكِّیِّ
قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ یَرَی الْبَیْتَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہے مہاجر مکی سے کہ کہا سوال کیے گئے جابرؓ حال اس شخص کے سے کہ دیکھے خانہ کعبہ کو اُٹھاوے دونون ہاتھ اپنے یعنی یہ مشروع ہے یا نہین پس کہا جابرؓ نے
کہ تحقیق حج کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نتھے ہم کرتے یہ یعنے ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے دعا کرنے مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے
ف یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ کا کہ ہاتھ نہ اُٹھاوے کعبہ کا دیکھنے والا دعا کے لیے اور امام احمدؒ کے نزدیک ہاتھ اُٹھاوے اور دعا کرے طیبیؒ
ملا علی قاری نے مرقات مین مذہب امام ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کا برخلاف اسکے نقل کیا ہے کہ ہاتھ اُٹھاوے پھر مناسک مین کہ تصنیف ملا علی قاری کی ہے جو دیکھا تو
اُسمین اسکو مکروہ لکھا ہے اور بعض سے جواز اسکا نقل کیا ہے اور ہدایہ اور درمختار سے بھی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہے ٭مولف٭ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَقْبَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَی الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ اَتَی الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰی یَنْظُرَ اِلَی الْبَیْتِ
فَرَفَعَ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَیَدْعُوْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے
مکہ مین پھر متوجہ ہوئے طرف حجر اسود کے پھر بوسہ دیا اُسکو پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر آئے صفا کے پاس یعنی بعد نماز طواف کے پس چڑھے اُسپر یہانتک کہ نظر کی طرف
خانہ کعبہ کے پس اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے پھر شروع کیا ذکر کرتے تھے اللہ کا یعنے تکبیر و تہلیل کرتے تھے جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف
اُٹھائے ہاتھ اپنے یعنے دعا کے لیے اور یہ جو عوام کرتے ہین کہ ہاتھ اُٹھاتے ہین وہان ساتھ تکبیر کے جیسیکہ نماز مین اُٹھاتے ہین کچھ اصل اسکی نہین ٭ع٭
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَیْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِیْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِیْهِ
فَلَا یَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَیْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِیُّ جَمَاعَةً وَّقَفُوْهُ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ

ع قوله الا انكم تتكلمون هذا الاستثناء متصل عند الشافعی و منقطع عند الحنفیة ۱۲ مولانا

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کے مانند نماز کے ہے مگر تحقیق تم بولتے ہو اُسمین پس جو کوئی بولے اُسمین پس نہ بولے مگر ساتھ نیکی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ موقوف کی ہے یہ حدیث ابن عباس پر ف مانند نماز کے ہے یعنے ثواب مین لیکن فرق یہ ہے کہ طواف مین کلام کرتے ہو اور کلام مفسد نہین جیسے نماز مین مفسد ہے اور مراد یہ ہے کہ کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام کے ہین منافی نماز کی یعنے کھانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کے نہین اور جانا گیا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہین شرط ہے طواف مین مُنھ کرنا قبلہ کی طرف اور نہین شرط کیا گیا ہے واسطے اصل طواف کے وقت اور اور شرطین نماز کی یعنی طہارت حقیقیہ و حکمیہ اور ڈھکنا ستر کا معتبر ہین نزدیک شافعیؒ کے مانند نماز کے یعنی یہ چیزین جیسی نماز مین شرط ہین ویسے ہی طواف مین بھی شرط ہین اور ہمارے نزدیک واجب ہین اسلیے کہ مثل نماز ہونے سے یہ نہین لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کے کہا اس سے معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے ؂ ح ع ؂ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اُترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے پس سیاہ کر دیا اُسکو گناہون بنی آدم کے نے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنے لوگون نے جو اُسکو ہاتھ لگائے اُنکے گناہون کی تاثیر سے سیاہ ہو گیا پس دیکھا چاہیے کہ جب پتھر مین یہ اثر ہوا گناہون کا تو کیا حال ہوتا ہوگا اُنکے دلون کا بسبب کرنے گناہون کے معاذ اللہ منہ ؂ ع ح ؂ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق حجر اسود کے قسم ہے اللہ کی البتہ اُٹھاویگا اُسکو اللہ دن قیامت کے کہ واسطے اُسکے ہونگی دو آنکھین دیکھے گا ساتھ اُنکے اور ہوگی زبان بولیگا ساتھ اُسکے گواہی دیگا اُس شخص کے لیے کہ بوسہ دیا ہوگا اُسکو ساتھ حق کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ساتھ حق کے یعنے جسنے ساتھ ایمان اور صدق اور یقین کے اور واسطے طلب ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اُسکے لیے گواہی دیگا کہ اسنے مجھے بوسہ دیا تھا اور یہ حدیث بھی محمول ہے ظاہر پر اسلیے کہ حق سبحانہ قادر ہے اوپر پیدا کرنے بینائی اور گویائی کے جمادات مین ؂ ح ؂ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوتون بہشت کے سے دور کیا اللہ تعالیٰ نے نور ان دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور اُنکا البتہ روشن کر دیتے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف شاید حکمت اُنکے نور دور کرنے مین یہ ہے کہ تا ایمان بالغیب ہو ؂ ع ؂ **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبید بن عمیر سے یہ کہ ابن عمرؓ تھے غلبہ کرتے لوگون پر اوپر ہاتھ لگانے رکنون کے یعنے حجر اسود اور رکن یمانی کے غلبہ کرنا کہ نہین دیکھا مینے کسی کو صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ غلبہ کرتا ہو اُسپر یعنے ہر ایک پر اُن دونون رکنون سے کہتے ابن عمرؓ اگر کرون مین غلبہ انکار نکرو مجھپر اسلیے کہ تحقیق سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق ہاتھ لگانا ان دونون رکنون کا کفارہ ہے واسطے گناہون کے اور سنا مینے حضرت کو کہ فرماتے تھے

جو کوئی طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کرے اُسکی یعنے واجبات و سنن و آداب اُسکے بجا لاوے ہوگا ثواب اُسکا مانند ثواب آزاد کرنے بردے
کے اور سنا میں نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اُٹھاتا دوسری بار یعنے طواف میں مگر کہ دور کرتا ہے اللہ تعالی اُس سے بسبب اُسکے گناہ
اور لکھتا ہے اُسکے لیے بسبب اُسکے نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف غلبہ کرنے لوگون پر یعنے لوگون کو پھاڑ چیر کر وہان پہونچے ہاتھ لگانے کے لیے لیکن اسطرح کہ لوگو
ایذا نہوتی اور اگر لوگون کو ایذا ہو کہ ڈھکیلتا ہوا وہان پہونچے تو گنہگار ہوگا ایسی صورت مین چاہیے کہ دور سے ساتھ ہاتھ کے اشارہ کرے چنانچہ بیان اسکا
اوپر ہو چکا ہے اور سات بار اسمین تین احتمال ہین ایک تو یہ کہ سات شوط کرے یعنے سات بار گرد کعبے کے پھرے کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ سات
طواف کرے اور تیسرے یہ کہ سات روز تک طواف کرے ۱۲ ع منظہر مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے عبد اللہ بن سائبؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے درمیان دونون کنون کے یعنے حجر اسود اور رکن یمانی کے
اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِیْ بِنْتُ
اَبِیْ تَجْرَاۃَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِیْ حُسَیْنٍ نَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَۃِ فَرَاَیْتُہٗ یَسْعٰی وَاِنَّ مِئْزَرَہٗ لَیَدُوْرُ مِنْ شِدَّۃِ السَّعْیِ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ السَّعْیَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوٰی اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ
اور روایت ہے صفیہ بیٹی شیبہ کی سے کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نے کہا گئی مین ساتھ عورتون قریش کے گھر آل ابی حسین کے مین تاکہ دیکھین ہم طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ پھرتے ہون درمیان صفا اور مروے کے یعنی تاکہ مشرف ہووین اُنکے جمال باکمال سے اور مستفید ہووین اُنکے عمل و برکت سے پس دیکھا
مین نے اُنکو دوڑتے ہوئے درمیان صفا اور مروے کے اس حال مین کہ تحقیق تہ بند اُنکا البتہ پھرتا تھا یعنے گرد پانون اُنکے کے بسبب شدت دوڑنے کے
اور سنا مین نے اُنکو کہ فرماتے تھے سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالے نے لکھا تمپر سعی کرنا نقل کی یہ شرح السنۃ مین اور نقل کی احمد نے ساتھ اختلاف کے
ف لکھا تمپر سعی کرنا امام شافعیؒ تو اُسکے معنی یہ لیتے ہین کہ فرض کیا اُنکے نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے فرض ہے جو سعی نکرے اُسکا حج باطل ہوتا ہے
اور امام اعظمؒ لکھنے کے معنی یہ لیتے ہین کہ واجب کیا اُنکے نزدیک سعی کرنی واجب ہے اُسکے ترک سے دم واجب ہوتا ہے یعنے دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہے ۱۲ ع ط
وَعَنْ قُدَامَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ عَلٰی بَعِیْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا
اِلَیْکَ اِلَیْکَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے قدامہ بن عبد اللہ بن عمارؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتے ہوئے
درمیان صفا اور مروے کے اونٹ پر نہ مارنا تھا اور نہ ہانکنا تھا اور نہ تھا کہنا ایک طرف ہو جاؤ ایک طرف ہو جاؤ نقل کی یہ شرح السنۃ مین ف اونٹ پر اس سے معلوم ہوا کہ
سعی حضرتؐ نے سوار ہو کر کی اور اوپر کی حدیث سے اور اور بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ پیادہ پا کی تطبیق انمین یون دیجاوے گی سعی کرنی شروع کی مین
پیادہ پا سعی کی اور کسی مین سوار ہو کر تعلیم کے لیے یا بسبب کسی اور عذر کے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کے واجب ہے بلا عذر ترک
کرے تو دم آتا ہے اور نہ مارنا تھا یعنی نہ لوگون کو مارتے تھے اور نہ ہانکنا یعنی ہاتھ سے ہٹاتے نہ تھے اُنکو اور نہ کہتے تھے ایکطرف ہو جاؤ جیسیکہ عادت ہے بادشاہون
اور ظالمون کی اور مقصود اس سے طعن ہے اُن لوگون پر کہ یہ حرکت کرتے ہین ۱۲ ع ط **وَعَنْ** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
طَافَ بِالْبَیْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ اضطباع کرنے والے تھے ساتھ چادر سبز کے یعنے سبز خطون کی چادر تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی
ف اضطباع اسکو کہتے ہین کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین کندھے پر ڈالے جیسے بانکے اوڑھتے ہین اور سبب اسطرح کے اوڑھنے کا اوپر مذکور ہو چکا ہے ۱۲ ع ط

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَہٗ اِعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَۃِ فَرَمَلُوْا بِالْبَیْتِ ثَلٰثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِیَتَھُمْ تَحْتَ اٰبَاطِھِمْ
ثُمَّ قَذَفُوْھَا عَلٰی عَوَاتِقِھِمُ الْیُسْرٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اُنکے نے عمرہ کیا
جعرانہ سے کہ نام ہے ایک جگہ کا آٹھ کوس مکہ سے پس جلد جلد چلے بیچ طواف خانہ کعبہ کے تین بار اور کیا اپنی چادرون کو نیچے اپنی بغلون کے پھر ڈالا انکو اپنے بائین
مونڈھون پر نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی اضطباع کیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہے سارے طواف مین بخلاف رمل یعنے جلد جلد چلنے کے کہ وہ تین شوط
مین ہے اور نہین مستحب ہے اضطباع سواے طواف کے اور یہ جو عوام ابتداءِ احرام سے اضطباع کرتے ہین حج مین یا عمرے مین اسکی کچھ اصل نہین بلکہ مکروہ ہے حالت نماز مین ❊ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَکْنَا اسْتِلَامَ ھٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیِّ وَالْحَجَرِ فِیْ شِدَّۃٍ وَّلَا
رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُھُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا قَالَ نَافِعٌ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یَسْتَلِمُ الْحَجَرَ
بِیَدِہٖ ثُمَّ قَبَّلَ یَدَہٗ وَقَالَ مَا تَرَکْتُہٗ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نہین چھوڑا ہمنے ہاتھ لگانا
اُن دونون کنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بھیڑ مین اور نہ بھیڑ مین جبسے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے ان دونون کو
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہے کہ کہا نافع نے دیکھا مین نے ابن عمرؓ کو کہ لگاتے تھے حجر اسود کو ہاتھ اپنا پھر بوسہ دیتے تھے
ہاتھ اپنے کو اور کہا نہین چھوڑا مین نے اسکو جبسے کہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے اسکو **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ شَکَوْتُ اِلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ یَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا شکایت کی مین نے
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنے پیادہ پا طواف نہین کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پرے پرے لوگون کے اس حال مین کہ تو ہو
سوار پس طواف کیا مین نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے طرف پہلوے خانہ کعبہ کے یعنی متصل دیوار کعبہ کے پڑھتے تھے سورۃ طور و کتاب مسطور
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سورۃ طور ایک رکعت مین پڑھی جیسیکہ عادت شریف تھی یا دونون رکعتون مین پڑھی ہو اور اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ بسبب عذر کے سوار ہوکر طواف کرنا جائز ہے اور بلا عذر نہین جائز اسلیے کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے ❊ ع **وَعَنْ** عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ
عُمَرَ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا مین نے حضرت عمرؓ کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تحقیق مین البتہ جانتا ہون کہ تحقیق تو پتھر ہے نہ نفع
پہونچا سکتا ہے اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تو نہ بوسہ دیتا مین تجھکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
حضرت عمرؓ نے اسلیے کہا تا کہ بعضے نو مسلم فتنہ مین نہ پڑین بسبب بوسے اُسکے کے اور مراد حضرت عمرؓ کی یہ تھی کہ یہ پتھر بذاتہٖ کچھ نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتا
اگرچہ باعتبار بجا آوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نفع ہوتا ہے اُسکے چومنے سے کہ ثواب پاتا ہے ❊ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وُکِّلَ بِہٖ سَبْعُوْنَ مَلَکًا یَعْنِی الرُّکْنَ الْیَمَانِیَّ فَمَنْ قَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِیْنَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعین ہین ساتھ اُسکے ستر فرشتے یعنے رکن یمانی پر پس جو کوئی کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے درگذر کرنا گناہون سے اور عافیت دنیا
و آخرت مین ای رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے کہتے ہین فرشتے قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف**
جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کیلیے ہو اور رکن اسود

کے لیے افضل نہیں یا دو واسطے ہوں ورنہ نہیں منافاۃ ہے ان میں اور اُس حدیث میں جو پہلے گذری کہ حضرت درمیان دونوں رکنوں کے ربنا آتنا پڑھتے تھے اسلیے کہ جب پہونچے طرف رکن یمانی کے اور شروع کی یہ دعا چلنے میں تو شک نہیں کہ واقع ہوگی وہ درمیان اُن دونوں کے اسلیے کہ ٹھہرنا دعا کے لیے طواف میں تو درست نہیں جیسا کہ عوام جاہل کرتے ہیں ت ح ع ۞ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے مگر ساتھ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے دور کیجاتی ہیں اُس سے دس برائیاں اور لکھی جاتی ہیں واسطے اُسکے دس نیکیاں اور بلند کیے جاتے ہیں واسطے اُسکے دس درجے اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور وہ بیچ اُس حالت کے ہے یعنی حالت طواف میں داخل ہوتا ہے دریاے رحمت میں ساتھ دونوں پانوں اپنے کے مانند داخل ہونیوالے پانی کے ساتھ پانوں اپنے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ پڑھا اور دوبارہ لانا اس کلام کو تاکہ بیان ثواب کریں غیر اول کے اور ظاہر معنی بلا تکلف یہ ہیں کہ کلام کرے سواے ان کلمات کے مانند اور اذکار کے اور اخبار علماء اخیار کے اور ابرار اولیاء کرام کے واللہ اعلم ع ۞

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

باب بیچ بیان ٹھہرنے کے بیچ ان عرفہ میں ف عرفہ نام ہے مکان مخصوص کا اور آتا ہے بمعنی زمانہ کے بھی کہ روز عرفہ ہے اور عرفات ساتھ لفظ جمع کے فقط بمعنی مکان ہی کے آتا ہے اور جمع باعتبار جوانب و اطراف کے ہے اور عرفہ اسکا نام اسلیے کہا گیا کہ حضرت آدم و حوا میں تعارف (یعنی پہچاننا) واقع ہوا اُس مکان میں بعد اُترنے کے جنت سے یا یہ نام اسلیے ہوا کہ جبرئیل تعلیم کرتے تھے حضرت ابراہیم کو افعال حج کے اور کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا تو نے وہ کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا میں نے اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہے دو رکنوں میں سے ہے ح ۞

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے محمد بن ابی بکر ثقفی سے یہ کہ اُنھوں نے پوچھا انس بن مالک سے اُس حال میں کہ دونوں جاتے تھے صبح کے وقت منی سے طرف عرفات کے کس طرح کرتے تھے تم اس دن میں یعنی عرفہ میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انس نے لبیک کہتا تھا ہم میں سے لبیک کہنے والا پس نہ انکار کیا جاتا تھا اُسپر اور تکبیر کہتا تھا تکبیر کہنے والا ہم میں سے پس نہیں انکار کیا جاتا تھا اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز ہے اسدن حاجیوں کے لیے مانند اور اذکار کے و لیکن سنت نہیں بلکہ سنت اُنکے لیے لبیک کہنی ہے جبتک کہ رمی کریں جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سے پیچھے نمازوں کے واجب ہے حاجیوں اور غیر حاجیوں کے لیے آخر ایام تشریق تک یعنی تیرھویں کی عصر تک اور واجب ہے ہر فرض پڑھنے والے پر فتوی اسی پر ہے ش ع ۞ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَّوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نحر کیا میں نے اس جگہ اور منی تمام جگہ نحر کرنے کی ہے پس نحر کرو اپنے ڈیروں میں اور وقوف کیا میں نے یعنی ٹھہرا اس جگہ اور عرفات تمام جگہ وقوف کی ہے اور وقوف کیا میں نے اس جگہ اور مزدلفہ تمام جگہ ہے وقوف کی نقل کی یہ مسلم نے ف نحر کیا میں نے اس جگہ اشارہ کیا حضرت نے طرف جگہ معین کے منی میں کہ جہاں حضرت نے نحر کیا تھا اور اب وہ جگہ معلوم و معروف ہے اُسکو منحر النبی کہتے ہیں پس اُسکی طرف حضرت نے اشارہ کرکے کہا کہ میں نے تو یہاں نحر کیا ہے اور منی میں ہر جگہ نحر کرنا درست ہے اور اسیطرح عرفات میں اپنے وقوف کی جگہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ میں نے تو وقوف یہاں کیا ہے اور تمام عرفات میں یعنی سواے بطن عرنہ کے وقوف درست ہے اور مزدلفہ میں کہ اُسکو جمع بھی کہتے ہیں

آپنے وقوف کی جگہ بیداوت کے قریب مشعر حرام کے ہے اشارہ کرکے فرمایا کہ مین نے تو یہان وقوف کیا ہے اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہے یعنی سواے وادی محسر کے اور اسمین شک نہین کہ حضرتؐ کی جگہ افضل ہے ٭ ح ٭ **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَّوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّہٗ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یُبَاهِیْ بِہِمُ الْمَلٰٓئِکَةَ فَیَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہو اُس سے آزاد کرنے کے اللہ تعالی اسمین بہت کو آگ سے عرفہ یعنے اس عرفہ کے دن عرفات مین سب دنون سے زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہے بندون کو آگ سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہے یعنی ساتھ رحمت و مغفرت کے پھر فخر کرتا ہے ساتھ حاجیون کے روبرو فرشتون کے پس فرماتا ہے کیا چاہتے ہین یہ لوگ یعنی جو کچھ چاہتے ہین وہ دونگا نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**

فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَّہٗ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ بْنُ شَیْبَانَ قَالَ کُنَّا فِیْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَةَ یُبَاعِدُہٗ عَمْرٌو مِنْ مَّوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْکُمْ یَقُوْلُ لَکُمْ قِفُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے کہ نقل کی اپنے ماموں سے کہ کہا جاتا تھا اُسکو یزید بن شیبان کہا تھے ہم بیچ جگہ ٹھہرنے اپنی کے کہ تھی واسطے ہمارے بیچ میدان عرفہ کے کہ دور بیان کرتا تھا اُسکو عمرو جگہ ٹھہرنے امام کی سے بہت دور پس آئے ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے پھر کہا تحقیق مین ایلچی ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے طرف تمھارے فرماتے ہین حضرتؐ واسطے تمھارے کہ ٹھہرو اوپر جگہ عبادت اپنی کے پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کے یعنی متابعت کی میراث باپ تمھارے ابراہیم ہین اُنپر سلام نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل معنی حدیث کے یہ ہین کہ عرب کے ہر قوم و قبیلہ کا اگلے زمانہ مین ایک موقف معین تھا عرفات مین کہ وہان ٹھہرتے تھے اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ موقف امام عبادت اُس سے ہے پس اُنھون نے چاہا کہ حضرتؐ سے عرض کرین کہ ہم آپکے پاس کھڑے ہون حضرتؐ نے دریافت کیا کہ یہ اس بات کی درخواست کرینگے ایک صحابی نام کہ ابن مربع اُنکا نام تھا اُنکو یہ کہلا بھیجا کہ اپنے ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمھارے باپ دادا سے چلا آتا ہے کہ مشاعر عبادت اسی سے ہے انتقال نکرو کہ عرفات تمام موقف ہے دوری اور نزدیکی موقف امام سے کچھ فرق نہین رکھتی پس یہ بات اُنکی تسلی کے لیے کہلا بھیجی تا آپس مین خلاف و نزاع نہ واقع ہو ٭ ح ٭ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَّکُلُّ مِنًی مَّنْحَرٌ وَّکُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَّکُلُّ فِجَاجِ مَکَّةَ طَرِیْقٌ وَّمَنْحَرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میدان ہے عرفہ کا جگہ ٹھہرنے کی ہے اور جو جگہ ہے منی مین جگہ ذبح کرنے کی ہے اور جو جگہ ہے مزدلفہ مین جگہ ٹھہرنے کی ہے اور سب راہین مکہ کی راہ ہے اور جگہ ہے ذبح کرنے کی نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نے **ف** یعنی جس راہ سے مکہ مین جاوین درست ہے اور جس جگہ مکہ مین ہدی ذبح کرین روا ہے اسلیے کہ ذبح کرنا اُسکا حرم مین چاہیے اور مکہ حرم مین ہے ولیکن منی مین عادت ہوئی ہے ذبح کرنے کی کہ دن نحر کے کہ دسوین ذیحجہ کی ہے منی مین ہوتے ہین وہان ذبح کرتے ہین اور مقصود اصل جواز ہے و الا آنحضرتؐ کے وقوف کی جگہ اور ذبح کی جگہ اور راہ اُنکی افضل ہین ٭ ح ٭ **وَعَنْ** خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰی بَعِیْرٍ قَائِمًا فِی الرِّکَابَیْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے خالد بن ہوذہ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگون کو دن عرفہ کے یعنی عرفات مین اونٹ پر کھڑے ہوکر دونون رکابون مین نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اونچے ہونے کے لیے رکابون پر کھڑے ہوے تا دور و نزدیک سب سنین ٭ ح ٭ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الدُّعَآءِ دُعَآءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِکٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اِلٰی قَوْلِہٖ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دُعاؤن کی دُعاؤن عرفہ کی ہی یعنی عرفات مین یا ہر جگہ کہ کرین اور بہترین اُس چیز کی کہی مین نے اور نبیون نے پہلے مجھسے یہ ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے طلحہ بن عبید اللہ سے لا شریک لہٗ تک **وَعَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطٰنُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اُسمین بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصّے مین ہوا اپنے سے برابر دن عرفہ کے یعنی شیطان ہمیشہ بھلائیان دیکھ کر آدمیون سے غصہ کھاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کے سب دنون سے زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہی اور نہین ہی مگر اس سبب سے کہ دیکھتا ہی اترنا رحمت کا یعنی خاص و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑے گناہون کو مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے یعنے اُسدن کہ فتح مسلمانون کی اور عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کے تھی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نے دیکھا جبریل کو کہ ترتیب دیتے ہین اور برابر کرتے ہین فرشتون کی صفون کو یعنے مشرکون کی لڑائی کے لیے نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے اور شرح السنۃ مین روایت کی یہ حدیث ساتھ لفظ مصابیح کے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاحِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرْهَقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عَتِيْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہی طرف آسمان دنیا کے یعنی قریب ہوتا ہی ساتھ رحمت و احسان و کرم کے پھر فخر کرتا ہی ساتھ حاجیون کے روبرو فرشتون کے اور فرماتا ہی دیکھو طرف میرے بندون کی آئے میرے پاس بال پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتے ہوئے راہ دور سے یعنی ساتھ لبیک کے ذکر کے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ تحقیق بخشا مین نے اُنکو پھر کہتے ہین فرشتے اے پروردگار ہمارے فلانا شخص ہی کہ نسبت کیا جاتا ہی گناہ کی اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہین فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ تحقیق بخشا مین نے اُنکو بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاوین اُسمین آگ سے برابر دن عرفہ کے نقل کی یہ شرح السنۃ مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے قریش اور جو شخص کہ تابع تھے دین قریش کے کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ مین اور تھے قریش نام رکھے جاتے تھے حمس یعنے شجاع اور تھے تمام عرب ٹھہرتے تھے بیچ میدان عرفہ کے پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نے نبی اپنے کو یہ کہ آوین عرفات مین اور ٹھہرین اُسمین پھر پھرین وہان سے پس یہی معنی ہین قول اللہ عزوجل کے پھر پھرو اُس جگہ سے کہ پھرتے ہین لوگ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مزدلفہ حرم مین ہی اور عرفات حل ہی پس قریش اور جو کہ تابع اُنکے دین کے تھے مزدلفہ مین ٹھہرتے تھے واسطے ترفع اور تفوق کے لوگون پر اور کہتے تھے کہ ہم اہل اللہ اور رہنے والے اُسکے حرم کے ہین ہم حرم سے باہر نہین نکلنے کے اور سوائے قریش کے اور لوگ عرفات مین ٹھہرتے تھے پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیے گئے اس سے اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین جیسے اور لوگ کرتے ہین ۱۲ **وَعَنْ** عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيْبَ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ فَاِنِّيْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ

الی ما سأل فقال قد غفرت لھم ما عدا المظالم فانی آخذ للمظلوم منہ قال ای رب ان شئت اعطیت المظلوم من الجنۃ وغفرت للظالم فلم یجب عشیتہ فلما اصبح بالمزدلفۃ اعاد الدعاء فاجیب الی ما سأل قال فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال تبسم فقال لہ ابو بکر وعمر بابی انت وامی ان ھذہ لساعۃ ما کنت تضحک فیھا فما الذی اضحکک اضحک اللہ سنک قال ان عدو اللہ ابلیس لما علم ان اللہ عز وجل قد استجاب دعائی وغفر لامتی اخذ التراب فجعل یحثوہ علی راسہ ویدعو بالویل والثبور فاضحکنی ما رأیت من جزعہ رواہ ابن ماجۃ وروی البیہقی فی کتاب البعث والنشور

اور روایت ہے عباس بن مرداس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی واسطے امت اپنی کے عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق مین نے بخشا واسطے انکے سوا حقوق بندون کے پس تحقیق مین لونگا واسطے مظلوم کے حق اسکا ظالم سے کہا حضرت نے اے رب میرے اگر چاہے تو دے مظلوم کو نعمتون جنت کی سے یعنی بدلے اسکے حق کے کہ ظالم نے لیا ہے اور بخشدے واسطے ظالم کے پر نہ قبول کی گئی عرفہ کے شام کو پس جب صبح کی حضرت نے مزدلفہ مین پھر مانگی وہ دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تھی کہا راوی نے پس ہنسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نے مسکرائے پس کہا واسطے حضرت کے ابو بکرؓ اور عمرؓ نے قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہارے تحقیق یہ ہے وقت کہ نہین تھے تم اسمین ہنستے اسمین یعنے مقتضائے حال اس ساعت کا نہین ہے کہ ہنسو تم پس کس چیز نے ہنسایا تمکو ہمیشہ ہنساوے اللہ تمہارے دانتون کو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عز وجل نے قبول کی دعا میری اور بخشا واسطے امت میری کے لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنے سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتھ ویل اور ہلاکت کے یعنے کہنے لگا واویلا واثبوراہ پس ہنسایا مجکو اس چیز نے کہ دیکھی مین نے اضطراب اسکی سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین مانند اسکے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مغفرت عام ہوئی کہ حق اللہ بھی بخشے گئے اور حق بندون کے بھی لیکن یہ قابل قید لگانے کے ہے کہ آنحضرت کے ساتھ تھے اس سال مین انکے لیے یہ بات ہوئی یا انکے حق مین ہے کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج مین نہ واقع ہو یا محمول ہے اس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجز ہو ادائے حقوق سے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء جاننا چاہیے کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کے زیادہ کریگا اللہ تعالے درجات جنت مین بسبب شفاعت کے اور بخشیگا اکثر گنہگارون کو بسبب شفاعت انکی پھر داخل کریگا انکو جنت مین اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگے پس اثر حضرت کی شفاعت کا انکے حق مین یہ ہوگا کم ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جائیگی مدت اور اسیطرح مغفرت اللہ تعالی کی پہونچے گی انتہا اللہ تعالی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کے تو درجے بلند ہونگے جنت مین زیادہ اس چیز سے کہ مستحق تھا انکا بسبب عمل کے اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کے یا کم کردیگا مدت اسکی عذاب کی پس یہ بھی ایک نوع ہے مغفرت کی مولانا ولی اللہ

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَۃَ وَالْمُزْدَلِفَۃِ

باب ہے بیچ بیان پھرنے کے عرفات و مزدلفہ سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ حِیْنَ دَفَعَ قَالَ کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے عروہ سے کہا عروہ نے پوچھے گئے اسامہ بن زید کہ کسطرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے حجۃ الوداع مین جسوقت کہ پھرے عرفات سے کہا تھے چلتے جلد پس جب پاتے راہ کشادہ دوڑاتے یعنی اپنی سواری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاءَہٗ زَجْرًا شَدِیْدًا وَّضَرْبًا لِّلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِہٖ اِلَیْھِمْ وَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ وہ پھرے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دن عرفہ کے یعنے عرفات سے طرف منی کے پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے زجر شدید یعنے ہانکنا جانورون کا ساتھ آواز بلند کے اور مارنا اونٹون کو پس

ترجمہ تحقیق اللہ نہین بخشا اسکو شریک کیا جاوے ساتھ

پس اشارہ کیا ساتھ کوڑے اپنے کے طرف لوگون کے بیچ تاکہ متوجہ ہون طرف حضرتؐ کے اور سنین بات حضرتؐ کی اور فرمایا اے لوگون لازم ہے تمکو آرام سے چلنا اسلیے
کہ تحقیق نیکی نہین ہے دوڑانا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی نیکی فقط دوڑانے ہی مین نہین ہے بلکہ ساتھ ادا کرنے افعال حج کے اور پرہیز کرنے ممنوعات کے ہے
حاصل یہ کہ جلدی کرنی نیکیون کی طرف خوب ہے لیکن اسطرح کہ پہونچے طرف مکروہات کے اور مترتب ہوا سپر گناہ پس نہ منافات ہوئی اس حدیث مین
اور پہلی حدیث مین ش ع **وَعَنْهُ** اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ
الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى **مِنًى فَكِلَاهُمَا** قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ **الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ اسامہ بن زید تھے پیچھے بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے بٹھا لیا فضل کو مزدلفہ سے منی تک پس
دونون نے کہا ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ پھینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کے جب پہلے کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک
کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا
بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
مغرب اور عشا کی مزدلفہ مین یعنے عشا کے وقت مین دونون اکٹھی پڑھین پڑھی ہر ایک انمین سے ساتھ تکبیر کے یعنی مغرب کے لیے جدی تکبیر کہی اور
عشا کے لیے جدی اور نفل نہ پڑھی درمیان اُن دونون کے اور نہ پیچھے ہر ایک کے اُن دونون مین سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ان نمازون کے
بعد جو نفل پڑھنے کی نفی کی تو اس سے نفی سنتون کی اور وترون کے بعد ان دونون کے نہین لازم آتی ش ع بد باب قصۃ حجۃ الوداع مین
جو بڑی حدیث جابرؓ سے گذری اور اسمین جو یہ جملہ ہے لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح مین ملا علی رح نے لکھا ہے کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ مین پڑھ چکے
تو سنتین مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑھی چنانچہ ایک روایت مین بھی آیا انتہی اور شیخ عابد سندھی نے بھی حاشیہ درمختار کے اسمین اختلاف
نقل کر کے لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ بعد عشا کے سنتین اور وتر پڑھی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو
کوئی نماز مگر اپنے وقت مین سوائے دو نمازون کے نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ مین یعنی مغرب کی نماز عشا کے وقت مین پڑھی اور پڑھی نماز
فجر کی اُسدن یعنے مزدلفہ مین دن نحر کے پہلے وقت اُسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوا دو نمازون کے الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بھی حضرتؐ نے
عرفات مین جمع کی ہین کہ عصر ظہر کے وقت مین پڑھی اسکا ذکر یہان نہین کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تھا سبب اسکے کہ دن تھا حاجت اُسکے بیان کرنیکی
کچھ نہین اور پہلے وقت سے مراد یہ ہے کہ تاریکی مین پڑھے پہلے وقت معمولی سے کہ اُجالے مین پڑھتے تھے نہ یہ کہ پڑھی پہلے فجر کے اسلیے کہ پہلے فجر سے پڑھنی نماز فجر کی
درست نہین سب عالمون کے نزدیک ش ع بد **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ
فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا مین اُن شخصون مین تھا کہ آگے بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مزدلفہ کی رات کو بیچ زمرے ضعیفون اہل اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ضعیفون سے مراد عورتین اور لڑکے ہین انکو حضرتؐ نے
پہلے روانہ کر دیا تھا منی کو انمین ابن عباسؓ بھی تھے اور حضرتؐ بعد روشن ہونے صبح کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے سوار ہوئے سنت یہی ہے اور حضرتؐ
نے اہل کو بھیجدیا تا ایذا نپاوین بسبب ازدحام کے یہ جائز ہے اور روایت مین آیا ہے چنانچہ وہ آگے آتی ہے کہ حضرتؐ نے ان لوگون کو آگے روانہ کیا اور
فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنے آفتاب کے مذہب امام اعظمؒ کا بھی یہی ہے اور بعضی روایتون مین مطلق آیا ہے کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کرو

اُسپر امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے عمل کیا ہے کہ اُنکے نزدیک بعد آدھی رات کے رمی جمار جائز ہے ہ ح ** **وَعَنْہُ** عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهٗ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ نقل کی فضل بن عباس سے اور تھے فضل سوار پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے جبکہ چلے مزدلفہ سے منی کو یہ کہ حضرتؐ نے فرمایا بیچ شام عرفہ کے اور صبح مزدلفہ کے لوگون کو جس وقت کہ پھرے اور جلد ہانکین سواریان اور مار کوٹ بہت کی لازم ہے تمکو چلنا ساتھ آہستگی کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکے ہوئے تھے اُونٹنی اپنی کو یہان تک کہ داخل ہوئے میدان محسر مین اور وہ ہے منی سے فرمایا لازم ہے تمکو اُٹھا لینا کنکریون کا یعنے اس میدان سے مانند کنکریون خذف کے کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنے منارون پر اور کہا فضل نے کہ ہمیشہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہان تک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو جب پہلی کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** فرمایا بیچ شام عرفہ کے یعنے جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلے اور اُسوقت فضل حضرتؐ کے ساتھ سوار نہ تھے اور صبح مزدلفہ کے یعنے جبکہ مزدلفہ سے منا کو آتے تھے اور اسوقت فضل حضرتؐ کے ساتھ سوار تھے اور محسر منی سے ہے یعنے وہ ایک جگہ ہے منی کے قریب آخر مزدلفہ مین اور خذف کہتے ہین اسکو کہ چھوٹی کنکری یا گٹھلی کھجور کی دونون شہادت کی انگلیون مین رکھ کر پھینکتے ہین اور مراد یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریان چنے کے برابر کہ جیسی وہ ہوتی ہین یہان سے اُٹھا لو اور کنکریان جس جگہ سے اُٹھا وین جائز ہے مگر وہ کنکریان کہ منارون پر ایک دفعہ ماری جاوین پھر اُنکو نہ اُٹھا وے اور اگر اُنمین سے بھی اُٹھا وے جائز ہے ولیکن خلاف اولی اور شمنی نے شرح نقایہ مین لکھا ہے کہ اُن کنکریون سے رمی کرنی کفایت تو کرتی ہے لیکن یہ فعل بُرا ہے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ سات کنکریان اُٹھا وے کہ واسطے رمی جمرۃ العقبہ کے آج کام آوینگی یا ستر اُٹھا وے کہ سات تو آج کام آوینگی اور تریسٹھ اور دنون کے لیے رکھے ہ ح طیبی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا

اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے اور اُنپر تھی تسکین چلنے مین اور حکم کیا لوگون کو ساتھ آہستہ چلنے کے اور جلدی چلائی اُونٹنی اپنی بیچ میدان محسر کے اور حکم کیا لوگون کو یہ کہ مارین ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنے چنے چنے برابر اور فرمایا حضرتؐ نے یعنے صحابہؓ کو کہ شاید کہ مین نہ دیکھونگا تمکو پیچھے اس برس کے **ف** یعنے مین انتقال کرونگا احکام دین کے اور حج کے مجھسے معلوم کر لو اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کیے احکام اور وداع کیا یارون کو اور سال آیندہ مین کہ گیارھوان سال ہجری تھا بیچ الاول کو حضرت کا انتقال ہوا ہ ع **لَمْ اَجِدْ** هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اِلَّا فِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ کہا صاحب مشکوٰۃ نے کہ نہین پائی مین نے یہ حدیث بخاری اور مسلم مین مگر پائی جامع ترمذی مین ساتھ تقدیم و تاخیر کے یعنے صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہے کہ صحیحین کی ہے اور اُسمین ہے نہین پس چاہیے تھا کہ اسکو پہلی فصل مین نہ لاتا دوسری فصل مین لاتا اور اعتراض پھر بھی باقی رہتا بسبب تقدیم و تاخیر کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

اور روایت ہے محمد بن قیس بن مخرمہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کے تھے پھرتے عرفات سے جس وقت ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین مردون کی بیچ چہرون اُنکے کے پہلے غروب ہونے کے یعنے چلتے عرفات سے پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور چلتے مزدلفہ سے بعد نکلنے آفتاب کے جس وقت ہوتا

له اس میں اور پہلی حدیث باب سابق میں کہ اس میں جلدی چلنا آیا ہے منافات نہیں ۱۲

کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں ہیں مردوں کی اوپر چہروں اُنکے اور تحقیق ہم نہیں چلینگے عرفات سے یہاں تک کہ غروب ہو آفتاب اور چلینگے ہم مزدلفہ سے پہلے نکلنے آفتاب کے طریقہ ہمارا مخالف ہو بت پوجنے والوں کے طریقہ کے اور شرک کرنے والوں کے طریقہ کے **ف** پگڑیاں مردوں کی یعنے آدھا آفتاب باہر ہوتا تھا اور آدھا غروب مشابہت پگڑی کے ساتھ اسلیے دی کہ آدھا کرہ پگڑی کی شکل ہوتا ہے اور اسیطرح مزدلفہ سے ایسے وقت چلتے کہ آدھا آفتاب طلوع ہوتا اور آدھا اندر اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور ایک صحیح نسخہ میں لکھا ہے حاشیہ پر رواہ البیہقی اے فی شعب الایمان ولفظ البیہقی خطبنا و ساقہ نحوہ ش ع ۔ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْمُزْدَلِفَۃِ اُغَیْلِمَۃَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰی حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ یَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَیَقُوْلُ اُبَیْنِیَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَۃَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آگے بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے منی کو رات مزدلفہ کے میں یعنی عید الضحی کی شب میں کہ ہم کتنے ایک لڑکے تھے اولاد عبد المطلب کی سے سوا گدھوں پر پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ مارتے تھے ہماری رانوں پر یعنے از راہ محبت کے وقت رخصت کے اور فرماتے تھے اے چھوٹے بیٹوں میرے نہ پھینکنا تم کنکریاں منارے پر یعنے جمرۃ العقبہ پر یہاں تک کہ نکلے آفتاب نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ دلیل ہے اسپر کہ نہیں جائز ہے رمی رات میں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہؒ کا اور اکثر علما کا اور امام شافعیؒ کے نزدیک آدھی رات کے بعد سے جائز ہے اور بعد طلوع فجر کے رمی کرنی جائز ہے سبکے نزدیک لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے ساتھ کراہت کے اور بعد طلوع آفتاب کے مستحب ہے ش ع ۔ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَۃَ لَیْلَۃَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَۃَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَکَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْیَوْمَ الَّذِیْ یَکُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو یعنے مزدلفہ سے منی کو رات عید قربان کے پس کنکریاں ماریں منارے پر یعنے جمرۃ العقبہ پر پہلے فجر کے پھر چلیں اور طواف کیا یعنے طواف فرض اور تھا یہ دن ایسا دن کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس یعنے اُنکی نوبت کا دن تھا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسمیں اشارہ ہے طرف سبب بھیجنے اُنکے کے رات سے اور طرف سبب رمی کے رات سے اور طواف اضافہ کرنے کے دن میں بخلاف اور بیبیوں کے کہ اُنھوں نے رات آیندہ میں طواف اضافہ کیا اور شافعیؒ نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر جائز ہونے رمی جمرہ کے پہلے فجر کے اگرچہ افضل بعد فجر کے ہے اور اور وں نے کہا کہ یہ رخصت ام سلمہ ہی کو تھی اور اوروں کو درست نہیں پہلے فجر کے بسبب حدیث ابن عباسؓ کے اور ممکن ہے کہ فجر سے مراد نماز فجر ہو ش ع ۔ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ یُلَبِّی الْمُقِیْمُ وَالْمُعْتَمِرُ حَتّٰی یَسْتَلِمَ الْحَجَرَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ وَرُوِیَ مَوْقُوْفًا عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لبیک کہے مقیم یا عمرہ کرنے والا یہاں تک کہ بوسہ دے حجر اسود کو نقل کی یہ ابو داؤد نے یعنے مرفوع اور کہا ابو داؤد نے کہ روایت کی گئی ہے یہ موقوف ہے ابن عباسؓ پر **ف** مقیم یعنے جو کہ مکہ کا رہنے والا ہو عمرہ کرنے والوں میں سے اور یا عمرہ کرنے والا یعنے جو کہ باہر کا آیا ہوا عمرہ کرے پس او تنویع کے لیے ہے اور یہاں تک کہ بوسہ دے الخ مقصود یہ ہے کہ عمرے میں موقوف کرے لبیک وقت چومنے حجر اسود کے جیسے کہ حج میں موقوف کرتے ہیں ساتھ رمی جمرۃ العقبہ کے ش ع ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** یَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ الشَّرِیْدَ یَقُوْلُ اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاہُ الْاَرْضَ حَتّٰی اَتٰی جَمْعًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سے یہ کہ اُسنے سُنا شرید صحابی کو کہ کہا پھرا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے عرفات سے پس نہ لگے پاؤں حضرتؐ کے زمین کو یہاں تلک کہ آئے مزدلفہ میں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** مقصود یہ ہے کہ تمام راہ میں حضرتؐ سوار چلے پیادہ پا نہیں چلے نہ یہ کہ اصلا زمین پر اُترے ہی نہیں اسلیے کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرتؐ راہ میں درہ پہاڑ کیطرف تشریف لیگئے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اسامہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگے ہے یعنے مزدلفہ میں پڑھینگے ش ح ۔ **وَعَنْ** ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ یُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَیْرِ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰہِ کَیْفَ تَصْنَعُ بِالْمَوْقِفِ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ السُّنَّۃَ

لہ یعنی کنکریاں ماریں منار پر ۱۲

فَعَجِّلْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہو ابن شہاب سے کہ کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے یہ کہ حجاج بن یوسف نے اُس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو پیغام بھیجا عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کسطرح کرین ہم ٹھہرنے کے دن عرفہ کے یعنی نماز ظہر اور عصر کے پہلے وقوف کے پڑھین ملاکر یا پیچھے پس کہا سالم نے اگر ارادہ کرتا ہی تو سنت کا پس سویرے پڑھ یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کے پس کہا عبداللہ ابن عمرؓ نے کہ سچ کہا سالم نے کہ تھے صحابہ جمع کرتے درمیان ظہر و عصر کے واسطے اوا کرنے طریقہ سنت کے کہا ابن شہاب نے کہ کہا مین نے سالم کو کہ کیا کیا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سالم نے کہ نہین اتباع کرتے اسمین یعنی اسطرح نماز پڑھنین مگر طریقہ پیغمبر خدا کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہو کہ جسنے ایک لاکھ اور بیس ہزار آدمی باندھکر قتل کیے تھے وہ عبدالملک بن مروان کیطرف سے عبداللہ بن زبیر پر چڑھ کر آیا تھا مکہ مین اور انکو سولی پر کھینچا بعد ازان عبدالملک نے اُسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اُسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج مین عبداللہ بن عمرؓ کے اقوال اور افعال کی اور پوچھتا رہنا اُنسے مسائل حج کے اور مخالفت انکی نکرنا پس اُس حالت مین اُنسے یہ مسئلہ مذکور بھی پوچھا۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب ہی بیچ بیان پھینکنے کنکریون کے مناروں پر **ف** جمار اصل مین کنکریون کو کہتے ہین اور جمار نام اُن سنگریزون کا ہو کہ مناروں پر مارے جاتے ہین اور جن مناروں پر کہ وہ سنگریزے مارتے ہین اُنکو جمرات کہتے ہین بسبب پھینکنے جمار کے اُنپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرۃ العقبہ عید کے روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریان مارتے ہین اور گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کو تینون پر اور اُنپر کنکریان مارنی واجب ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہو جابرؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے تھے کنکریان سوار اپنی سواری پر دن نحر کے اور فرماتے کہ سیکھو افعال حج کے اسلیے کہ تحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین حج نکرون پیچھے اُس حج اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا شافعیؒ نے کہ مستحب ہی اُسکو کہ پہونچے منیٰ مین سوار یہ کہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو دن نحر کے سوار اور جو کوئی پہونچے منیٰ مین پیادہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہوین بارہوین کو رمی کرے سب جمرات کو پیادہ اور تیرہوین کو سوار اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جو رمی کہ بعد اُسکے رمی ہی جیسیکہ رمی جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطی کے اُسمین افضل یہ ہی کہ پیادہ پا کرے اسلیے کہ بعد اُسکے کھڑا رہنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب ہی ساتھ عاجزی کے اور جو کچھ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرۃ العقبہ کی دن نحر کے سوار اور دونون مین رمی کی پیادہ سب پر ۱۲ ع ح

وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے منارے کو ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریون کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** طور کنکریان پھینکنے کا مختلف لکھا ہی لیکن صحیح تر یہ ہی کہ انگلی شہادت اور انگوٹھے کے سرون سے پکڑکر یعنی چٹکی مین رکھکر پھینکے اور معمول بھی اب اسیطرح ہی ۱۲ ع ح

وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا پھینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان منارے پر دن نحر کے وقت چاشت کے اور پیچھے دن نحر کے جس وقت کہ دوپہر ڈھلی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگر کنکریان منارون پر ڈالدے پھینکے نہین تو کافی ہی لیکن ہی برا خلاف رکھتے ہین کہ یہ کافی ہی نہین اور منحوہ کہتے ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک کو اور پیچھے دن نحر کے یعنی ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک ہین بعد زوال کے رمی کرتے تھے کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن پیچھے گیارہوین کو نہین ہوتا ہی مگر بعد زوال کے اور اسیطرح تیسرے دن پھر اگر مکہ کو جاوے

تو پہلے ہونے فجر تیرہوین کے چلا جاوے اور اگر بعد ہونے فجر کے جاویگا تو رمی ضرور ہی اور اُسدن پہلے زوال کے بھی رمی جائز ہی ٭ **وَعَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ انْتَھٰی اِلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی فَجَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَسَارِہٖ وَمِنًی عَنْ یَمِیْنِہٖ وَرَمٰی بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا رَمَی الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ وہ پہونچے طرف جمرۂ کبریٰ کے یعنی جمرۂ عقبہ کے پس کیا خانہ کعبہ کو بائین طرف اپنے اور منیٰ کو داہنے اپنے اور پھینکین سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے پھر کہا ابن مسعود نے کہ اسیطرح پھینکین کنکریان اُس شخص نے کہ اُتاری گئی اُسپر سورۂ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس کیا کعبہ کو بائین اور منیٰ کو داہنی طرف اور اور جمرات کو رمی کرے تو مستحب ہی کہ قبلہ رو کھڑا ہووے ٭ اور بیہقی نے روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے اللہ اکبر اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشکورا اور خاص سورۂ بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اُسمین افعال حج کے مذکور ہین ٭ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ استنجا طاق ہی یعنی ڈھیلے لیوے اور پھینکنا کنکریون کا طاق ہی یعنے سات کنکریان پھینکی اور پھرنا درمیان صفا اور مروے کے طاق ہی یعنے سات بار اور گرد پھرنا خانہ کعبہ کے طاق ہی یعنے سات بار اور جسوقت کہ دھونی اگر کی لیوے ایک تمھارا پس چاہیے کہ طاق لیوے یعنے تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** سات سات کنکریان پھینکنی جمرات پر واجب ہی اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے واجب ہی اور طواف مین سات بار پھرنا فرض ہی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک چار شوط یعنی پھیرے فرض ہین اور باقی واجب ہین ٭

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** قُدَامَۃَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ عَلٰی نَاقَۃٍ صَھْبَاءَ لَیْسَ ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ وَّلَیْسَ قِیْلَ اِلَیْکَ اِلَیْکَ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی قدامہ بن عبداللہ بن عمار سے کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریان یعنی جمرۂ عقبہ پر دن نحر کے سوار اُوٹنی صہبا پر نہ تھا اُس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف ہو نقل کی یہ شافعی و ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** صہبا اُس اُونٹنی کو کہتے ہین کہ سفیدی اُسکی ساتھ سرخی کے ملی ہو اسطرح کہ نوکین بالون کی سُرخ ہون اور اندر سے سفید اور غیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ جیسے امیرون کے آگے نقیب وچوبدار اہتمام کرتے چلتے ہین حضرت کے آگے معمول نتھا ٭ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْیُ الْجِمَارِ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ لِاِقَامَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین مقرر کیا گیا ملنا مناروں کا اور پھرنا درمیان صفا اور مروے کے مگر واسطے قائم کرنے یاد خدا کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ظاہر مین یہ فعل ایسے ہین کہ انکا عبادت ہونا نہین معلوم ہوتا ہی اسلیے فرمایا کہ یہ مقرر ہوئے واسطے قائم کرنے ذکر اللہ کے یعنے تکبیر سنت ہی ساتھ ہر کنکری کے اور دعائین مذکورہ سنت ہین سعی مین ٭ **وَعَنْھَا** قَالَتْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَبْنِیْ لَکَ بِنَاءً یُظِلُّکَ بِمِنًی قَالَ لَا مِنًی مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا نہ بناوین ہم آپکے لیے عمارت کہ سایہ کرے تمکو منا مین فرمایا نہین منا جگہ ہی بٹھانے اونٹ اُس شخص کی کہ پہلے پہونچے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** معنی یہ ہین کہ خصوصیت اسمین ساتھ سبقت کے ہی نہ ساتھ مکان بنانے کے یعنی منیٰ ایسی جگہ ہی کہ کسی کے لیے خصوصیت اُسمین نہین جو پہلے پہونچے کسی جگہ منیٰ مین مستحق اُسکا وہی ہی ٭

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ وُقُوْفًا طَوِیْلًا یُکَبِّرُ اللّٰہَ وَیُسَبِّحُہٗ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُو اللّٰہَ وَلَا یَقِفُ عِنْدَ جَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ رَوَاہُ مَالِکٌ

روایت ہے نافع سے کہ کما تحقیق ابن عمرؓ تھے ٹھہرتے نزدیک دو مناروں پہلے کے ٹھہرنا دراز اللہ اکبر کہتے اور سبحان اللہ کہتے اور الحمد للہ کہتے اور دعا مانگتے
اللہ سے بیچ ہاتھ اٹھا کر اور نہ ٹھہرتے نزدیک جمرۃ العقبہ کے نقل کی یہ مالک نے **ف** مراد دو مناروں پہلے سے جمرۂ اولی اور وسطی ہے ابن عمرؓ جب کنکر
رمی کر چکتے تو ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتے وہان ٹھہرنا اور دعا وزاری کرنا اور تسبیحات مذکورہ پڑھنی مسنون ہین اور لکھا ہے علمانے کہ بقدر پڑھنے سورۂ
بقرہ کے کھڑے رہنا چاہیے اور بعضے اہل اللہ اتنے کھڑے رہے ہین کہ انکے پانوؤن ورم کر گئے ہین اور نہین ٹھہرتے تھے یعنے دعا کے لیے نزدیک جمرہ عقبہ کے
نہ دن نحر کے اور نہ اور ایام مین اور اس سے نہین لازم آتا ہے ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ اسیطرح دیکھا مین نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو **ش** ح **باب الہدی** باب ہے بیچ بیان ہدی کے **ف** ہدی ساتھ زبر ہ کے اور سکون دال کے نام
اُن چارپایون کا ہے کہ حرم مین ذبح کیے جاتے ہین واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری دنبہ بھیڑ ہو خواہ گائین بیل بھینس خواہ اونٹ اور عمرہ وغیرہ جو قربانی
مین شرط ہے سو بھی انمین ہے کفایت کرتی ہے بکری اور مانند اسکے ہر جگہ مگر جبکہ طواف الزیارۃ کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف
عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو نہین کفایت کرتا اسمین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور ہدی دو قسم پر ہین واجب اور تطوع یعنے نفل پھر ہدی واجب کی
کئی قسمین ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہ ہے کہ بندہ ہدیہ بھیجتا ہے اسکو جناب حق میں
اور نزدیکی حاصل کرتا ہے اللہ تعالے سے بسبب اسکے **ش** ح **ش** مولانا **ش** ملتقی الابحر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّہْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِہٖ فَاَشْعَرَھَا فِیْ صَفْحَۃِ سَنَامِھَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا
وَقَلَّدَھَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کے پھر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو بیچ کنارے کوہان داہنے اسکی کے اور پونچھ ڈالا خون اسکا اور ہار ڈالا گلے مین دو جوتیون کا
پھر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر کہ نام اسکا قصوا تھا پس جبکہ اٹھایا اونٹنی نے آنحضرتؐ کو بیدا پر کہ نام ایک جگہ کا ہے لبیک کہی ساتھ حج کے نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے جب حضرتؐ حج کے لیے چلے اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہے پہونچے تو ظہر کی نماز پڑھی پھر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کے
لے چلے تھے پس نیزہ مارا اسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچھ کر دو جوتیان اسکے گلے مین ڈالین واسطے علامت ہدی کے تاکہ لوگ اس نشانی سے
معلوم کرلین کہ ہدی ہے پس تعرض کرین قزاق اور اگر راہ بھول جاوے تو لوگ پہونچادیوین اور یہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ جسپر یہ علامت نہ دیکھتے
تو اسکو لوٹ لیتے اور جسکو دیکھتے اسطرح پر تو چھوڑ دیتے پھر شارع نے بھی اسکو روا رکھا واسطے اغراض مذکورہ کے اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنے یہ
زخمی کرنا سنت ہے لیکن غنم مین یعنے بکری دنبہ بھیڑ مین ترک کرے اشعار کو اسلیے کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہار ڈالنا
مستحب ہے اور اشعار مطلق مکروہ ہے اور علمانے تاویل اسکی یہ کی ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اپنے زمانہ کے اشعار کو مکروہ کہا ہے کہ اسوقت مین لوگ بہت زخمی
کردیتے تھے کہ خوف ہوتا تھا سرایت زخم کا نہ یہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتے تھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑھی
اور باب صلوۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی مدینہ مین پڑھی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق ان مین
یون ہوسکتی ہے کہ ابن عباسؓ نے حضرتؐ کے ساتھ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑھی ہوگی حضرتؐ کو نفل پڑھتے دیکھ کر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑھتے
ہین اور لبیک کہی ساتھ حج کے یعنے اور عمرے کی اسلیے کہ صحیحین مین انس سے آیا ہے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتے تھے ساتھ حج اور
عمرے کے پس راوی نے فقط حج ہی ذکر کیا اسلیے کہ وہ اصل ہے یا یہ کہ سنا نہو عمرے کا ذکر کرنا **ش** ع **ش** مولانا **ش** **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ اَھْدَی النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً اِلَی الْبَیْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا ہدی بھیجی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکبار طرف

خانہ کعبہ کیطرف پھر ہار ڈالا انکے گلے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ متفق ہین علما اسپر کہ اشعار یعنے زخمی کرنا بکریون مین نہین ہی اور تقلید یعنے ہار ڈالنا انکے سنت ہی خلاف ہی اسمین امام مالک کا ش ع ✤ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَۃَ بَقَرَۃً يَوْمَ النَّحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہؓ کی طرف سے ایک گاے دن نحر کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ نَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِہٖ بَقَرَۃً فِیْ حَجَّتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیون کیطرف سے ایک گاے اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہ مسلم نے ف کہا گیا ہی کہ یہ حدیث اور اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرتؐ نے انکے اذن سے قربانی کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کیطرف سے بغیر اذن انکے کے جائز نہین ذکرہ الطیبی ✤ اور مشہور ائمہ کے نزدیک یہ ہی کہ گاے سات تک کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہی اور امام مالک کے نزدیک ایک گاے یا ایک بکری وغیرہ تمام گھر والون کیطرف سے کفایت کرتی ہی پس یہ حدیث دلیل انکی ہوسکتی ہی اگر سات سے زیادہ کیطرف سے کی ہو اور اورون کے نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کیطرف سے کی ہوگی ✤ ع ح ✤ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَہَا وَاَشْعَرَہَا وَاَہْدَاہَا فَمَا حَرُمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ کَانَ اُحِلَّ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا بٹے مین نے ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کے اپنے ہاتھ سے پھر ڈالے انکے گلے مین اور زخمی کیا انکو یعنے کوہان انکے زخمی کیے اور ہدی کر کے بھیجا انکو طرف خانہ کعبہ کے یعنے جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکرؓ کو امیر حاجیون کا کر کے بھیجا اور انکے ساتھ اونٹ ہدی کے بھیجے پس نہ حرام ہوئی حضرتؐ پر کوئی چیز کہ تھی حلال کی گئی انکے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرتؐ پر احکام احرام کے جاری نہوے اور حضرت عائشہؓ نے یہ بات اسلیے کہی کہ انھون نے سنا تھا کہ ابن عباسؓ کہتے ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بھیجے حرام ہوتی ہین اسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہونچے ہدی حرم مین اور ذبح کیجاوے پس یہ حدیث بیان کر کے قول ابن عباس کا رد کیا ع ح ✤ وَعَنْہَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَہَا مِنْ عِہْنٍ کَانَ عِنْدِیْ ثُمَّ بَعَثَ بِہَا مَعَ اَبِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا بٹے مین نے ہار اونٹون کی صوف کے کہ تھا میرے پاس پھر بھیجا اونٹون کو ہدی کر کے ساتھ باپ میرے کے یعنے حضرت ابوبکرؓ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بَدَنَۃً فَقَالَ ارْکَبْہَا فَقَالَ اِنَّہَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْہَا فَقَالَ اِنَّہَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْہَا وَیْلَکَ فِی الثَّانِیَۃِ اَوِ الثَّالِثَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پھر کہا اسنے کہ تحقیق یہ ہدی ہی یعنے کیونکر سوار ہون اسپر وہ سمجھا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پھر کہا اسنے کہ یہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو وائے ہی تجکو یعنے مین کہتا ہون اور پھر تو عذر کرتا ہی یہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْہَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ارْکَبْہَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَیْہَا حَتّٰی تَجِدَ ظَہْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الزبیرؓ سے کہ کہا سنا مین نے جابرؓ بن عبداللہ سے کہ پوچھی گئی سوار ہونے ہدی کی سے پس کہا کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سوار ہو اسپر اچھی طرح یعنے اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچے اسکو جسوقت کہ مضطر ہووے تو طرف اسکے یہان تک کہ پاوے تو اور سواری نقل کی یہ مسلم نے ف اختلاف کیا ہی علما نے کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہی یا نہین بعضے تو کہتے ہین کہ اگر ضرر نکرے تو سوار ہووے اور حنفیہ کہتے ہین کہ اگر ضرورت پڑے تو سوار ہووے اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سوار ہونے کا آیا ہی وہ محمول ہی ضرورت پر ش ع ✤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسِتَّ عَشْرَۃَ بَدَنَۃً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَہٗ فِیْہَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْہَا قَالَ انْحَرْہَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَیْہَا فِیْ دَمِہَا ثُمَّ اجْعَلْہَا عَلٰی صَفْحَتِہَا

وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ
ساتھ ایک شخص کے یعنی ناجیہ اسلمی کے مکہ کو اور امیر کیا اُسکو اُنمین یعنے نگہبانی کرتا ہوا لیجاوے اور مکہ مین پہونچکر ذبح کرے پس کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا کرون مین
اُس اونٹ کو کہ نہ چل سکے اُنمین سے یعنے بسبب تھک جانے کے یا دبلاپے کے قریب الرگ ہو فرمایا ذبح کر اُسکو پھر رنگ دے دونون پاپوشین اُسکی خون
اُسکے مین یعنے وہ پاپوشین کہ گلے مین ڈالین تھین بطریق ہار کے پھر چھاپ دے تو اُن پاپوشون سے اوپر کنارے کوہان اُسکے کے اور نہ کھا اُسمین سے تو
اور نہ کوئی رفیقون تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے ف چھاپہ دینے کو اسلیے فرمایا کہ تا جانین راہ چلنے والے کہ ہدی ہے پس کھاوین اُسمین سے فقیر نہ غنیا کہ کھانا
اُسکا اغنیا پر حرام ہے اور نہ کھا تو اُسمین سے الخ برابر ہے کہ فقیر ہو یا غنی ہو انکو مطلق منع اسلیے کیا کہ کہین بہانہ ماندگی کا کرکے اپنے کھانے کے لیے ذبح نہ
کر ڈالین اور اگر کوئی کہے کہ جب نہ کھاویگا اسکو کوئی قافلہ مین سے تو یون ہی ضائع ہوگا جواب یہ کہ جنگل کے رہنے والے انکے پیچھے منتفع ہونگے اور کبھی قافلے والے
کہ بعد انکے آتے ہین وہ فائدہ اُٹھاتے ہین اس سے ط ع * راستے مین جو ہدی ہلاک ہونے لگے اور اُسکو ذبح کرے اُسکا تو یہ حکم ہے جو مذکور ہوا کہ اُسکا کھانا
اغنیا کو اور قافلہ والون کو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہے چنانچہ وہ ملتقی الابحر اور درمختار مین مذکور ہے کہ ہدی واجب جو ہلاک ہونے لگے یا عیب والی
فاحش ہو تو اور ہدی قائم مقام اُسکے کرے اور اُسکو جو چاہے سو کرے اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونے لگے تو ذبح کرے اُسکو اور جوتیان اُسکے خون مین رنگ کر اُسکی
گردن پر چھاپہ دے اور نہ کھاوے اُس سے وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جا کر ذبح ہو اُسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کے فائدہ مین مذکور ہے کہ ہدی نفل
اور متعہ اور قران اور قربانی مین سے کھانا مستحب ہے اور سوا انکے نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہے کہ لکھا ہے کہ یہ حکم اُس
ہدی کا ہے کہ واجب کیا ہو اُسکو اپنے پر یعنے ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کھانا اُسکا درست ہے انتہی پس اُنھون نے راستے کے ہدی کو وہان کے ہدی پر قیاس
کرکے یہ لکھا ہے اور یہ ہے خلاف متون کے واللہ اعلم * مولانا * وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ
عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا نحر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حدیبیہ کے
اونٹ سات کیطرف سے اور گائین سات کیطرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین دلیل ہے واسطے امام اعظمؒ اور اکثر اہل علم کے کہ جائز ہے شریک ہونا
سات کا اونٹ مین اور گائی مین جبکہ سبکو قربت یعنے ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرح کی ہو جیسے کہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرے کو بھی ہدی یا
قربت مختلفہ ہو جیسے کہ بعضے ہدی کا ارادہ کرین اور بعضے قربانی کا اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر بعضے ارادہ کرین قربت کا اور بعضے گوشت کا تو بھی جائز ہے اور
امام مالکؒ کے نزدیک نہین جائز ہے شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہے بالاجماع * طیبی * ع * وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ
أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ آئے ایک شخص کے پاس کہ بٹھایا تھا اونٹ اپنا درحالیکہ نحر کرتا تھا اُسکو کہا ابن عمرؓ نے کہ کھڑا کر تو اُسکو اور پاؤن باندھ
یعنے بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نحر کہتے ہین نیزہ مارنے کو اونٹ کے سینہ مین اور ذبح کہتے ہین چھری سے
گائین وغیرہ کے گلا کاٹنے کو پس نحر اونٹ مین سنت ہے اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کرکے بایان زانو رسی سے
باندھے اور اُسکے سینہ پر نیزہ مارے تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑے اور ابن ہمام نے لکھا ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ کھڑا کرکے نحر کرنا افضل ہے اور اگر کھڑا
نہ کر سکے تو بٹھا کر کرنا افضل ہے لٹا کر کرنے سے اور گائین بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پاؤن کھلے ذبح کرے * ح ع * وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ
أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ
نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خبرگیری کرون مین

اُنکے اونٹون کی اور یہ کہ تصدق کرون مین اُنکے گوشت اور پوست اور جھولین اور یہ کہ نہ دون مین قصاب کو اُنمین سے یعنی مزدوری اُنکی اُنمین سے ندون فرمایا حضرتؐ نے ہم اُسکو دینگے یعنے مزدوری اُسکی اپنے پاس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد اونٹون سے وہ اونٹ ہین کہ حضرتؐ بطریق ہدی [illegible] تھے مکے مین بیچ حجۃ الوداع کے اور وہ سب سو تھے جیسا کہ اوپر گذرا اور جھول اور مہار اور کھال وغیرہ ہدی کی بید دیدی قصاب کو اُسکی مزدوری مین ندی یا او احساناً دیدے تو جائز ہی بالاجماع اور کھال کو بیچ کر قیمت اُسکی اگر للہ دیدے تو بھی جائز ہی اور ہدی کا دودھ نہ دوہے بلکہ اُسکی چھاتی پر ٹھنڈا پانی چھڑک دے تا دودھ منقطع ہو جاے اور اگر دوہے تو للہ دیدے ہے متفق وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا تھے ہم نہ کھاتے گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن سے پھر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کھاؤ اور توشہ کرلو یعنی تین دن کے بعد بھی پس کھایا ہمنے اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابتدا اسلام مین لوگون کو احتیاج گوشت کی بہت تھی حضرتؐ نے حکم فرمادیا تھا کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن کے جمع نکر رکھا کرو کھانے کے لیے للہ دیدیا کرو بعد ازان کہ احتیاج نرہی اور قربانی کرنی سبکو میسر ہوئی اجازت فرمادی کہ اگر بعد تین دن کے بھی جمع کرو مضائقہ نہین اور کہا شمنی نے کہ مستحب ہی کھانا ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین سے اور نہین جائز ہی سوا انکے اور ہدایا مین سے کھانا اسلیے کہ وہ کفارات ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِأَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَأْسِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیگئے سال حدیبیہ کے مین بیچ ہدایا اپنی کے اونٹ کہ تھا ابوجہل کا اُسکی ناک مین ایک نتھنی تھی چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ سونے کی تھی غصہ مین ڈالتی تھی بسبب اُسکے مشرکون کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے سال ہجری مین عمرے کو تشریف لیچلے تھے کہ مشرکون نے حدیبیہ مین روکا اور مکے مین نہ آنے دیا چنانچہ یہ قصہ مشہور ہی پس اس سفر مین جو حضرتؐ اونٹ اپنے ہدی کے لیگئے ذبح کرنے کے لیے اُنمین ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا کہ بدر کی لڑائی مین غنیمت مین آیا تھا اُسکو حضرتؐ اسلیے لیگئے تا مشرک دیکھ کر غمگین ہون اور جلین کہ مسلمانون کے ہاتھ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ غمگین کرنا اور غصہ مین ڈالنا کافرون کو مستحب ہی وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُوْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ اور روایت ہی ناجیہ خزاعی سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کسطرح کرون مین ساتھ اُس جانور کے کہ قریب مرنے کے پہونچے جانورون ہدی کے مین سے فرمایا کہ ذبح کر ڈال اُسکو پھر رنگ پاپوش اُسکی اُسکے خون مین یعنی جو کہ اُسکے ہار مین ہی اُسکو خون مین رنگ کر اُسکی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑ دے درمیان لوگون کے اور درمیان ہدی کے یعنے منع نکر فقرا کو اُسکے کھانے سے پس کھاوین وہ اُس سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے ف کھاوین وہ اس سے یعنے فقرا سواے ہمراہیون کے جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہوچکا ہی اور ناجیہ اسلمی سے ظاہر یہ ہی کہ اختلاف نسبت مین ہی اور ذات ایک ہی اسلیے کہ ناجیہ صحابہ مین ایک ہی پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہ دونون نام اُسکے قبیلے کے ہین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی
عبد اللہ بن قرط سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ بہت بڑا دن دنون مین نزدیک اللہ کے دن نحر کا ہی پھر دن قر کا کہا ثور نے کہ راوی ہی حدیث کا
اور وہ دن دوسرا ہی یعنے گیارہوین تاریخ کا راوی نے او نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چھ پس شروع کیا اونٹون نے کہ نزدیک ہوتے
طرف حضرتؐ کے تاکہ اسکو اُنہین سے پہلے ذبح کرین کہا راوی نے پس جب گرین کروٹین جانورون کی زمین پر کہا راوی نے پس بولے حضرتؐ بولنا آہستہ کہ
نہ سمجھا مین اسکو پھر کہا مین نے یعنی اُس شخص کو کہ پاس تھا میرے کہ کیا فرمایا حضرتؐ نے کہا اُسنے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیجاوے یعنی اس ہدی مین سے
نقل کی یہ ابوداود نے وَذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِيْ بَابِ الْأُضْحِيَةِ اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابن عباسؓ اور جابرؓ کی باب الاضحیہ مین ف
بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہی کہ جملہ بزرگ ایام سے دن نحر کا ہی اسلیے کہ عشرہ افضل ہی اپنے سوا سے انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہی یا عشرہ ذیحجہ
کا ہی پھر بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ افضل ایام عشرہ ذیحجہ کا ہی اور بعضی سے معلوم ہوتا ہی کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہی انمین تطبیق
یون دیجاوے کہ حدیثون عشرہ ذیحجہ کو مقید کرین ساتھ اشہر حرم کے یعنے اشہر حرم مین عشرہ ذیحجہ کا افضل ہی پس حاصل یہ کہ عشرہ ذیحجہ کا حرام
مہینون مین افضل ہی اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہی اور نہین بعید ہی یہ کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہی باعتبار حیثیت کے یعنے رمضان
مین روزے رکھے جاتے ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہی اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا
افضل ہی اور عشرہ ذیحجہ مین افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہی اس جہت سے وہ افضل ہی اور پھر دن قر کا عید کے دوسرے دن کا یہ نام اسلیے ہوا کہ لوگ
قرار و آرام پکڑتے ہین اُس دن منی مین بعد رنج اُٹھانے کے ادائے مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ عرفہ افضل ایام ہی پس یہان بھی وہی مراد
کہ جملہ افضل ایام سے دن قر کا ہی اور تاکہ اسکو اُنہین پہلے ذبح کرین یعنے واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرتؐ کے ہر ایک منتظر اسکا تھا کہ
مجھے پہلے ذبح کرین اور یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِيْ بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ
كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْا وَأَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی سلمہؓ بن اکوع سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم مین سے پس نہ صبح کرے پیچھے تیسرے دن کے اس حال مین
کہ اُنکے گھر مین ہو کچھ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہؓ نے ای رسول خدا کے کرین ہم جیسا کہ کیا تھا ہمنے سال گذرے ہوئے مین یعنے
نہ رکھین گوشت قربانی بعد تین دن کے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اُس سال مین لوگون پر تھی محنت و مشقت و محتاجگی پس چاہا مینے
یعنے ساتھ منع کرنے کے جمع کرنے سے یہ کہ مدد کرو تم اُنکی یعنے اب حاجت نہ رہی نہی بھی نہ رہی اگر رکھوگے اجازت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک
سال قحط شدید ہوا تھا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بھر گیا تھا باہر کے رہنے والون سے اُس سال حضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو تقسیم کر دین
جمع نکر رکھین سال آئندہ مین جب حاجت نہ رہی تو اجازت دیدی رکھنے کی ع وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا أَنْ تَأْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ
الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی نبیشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
تھے ہم منع کرتے تمکو گوشت قربانی یا ہدی کے سے یہ کہ کھاؤ تم اسکو زیادہ تین دن سے تاکہ وسعت ہو تمکو یعنے تمہارے فقرا کو بھی پہونچے لایا اللہ تعالی
وسعت پس کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنے ساتھ تصدق کرنے کے خبردار ہو اور تحقیق یہ دن یعنے منی کے کہ چار دن ہین دن ہین

کھانے اور پینے کے یعنے پس روزہ حرام ہوا انمین اور یاد کرنی خدا کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی یہ دن بہت یاد کرنے خدا کے ہین بموجب قول اللہ تعالی کے فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا ۱ھ ع

باب الحلق

باب ہی بیچ بیان سر منڈانے کے ف اس باب مین سر منڈانے کا ذکر ہو اور بال کترولنے کا بھی اور مولف نے اکتفا کیا ہی ساتھ بیان کرنے افضل کے کہ احرام سے نکلے تو سر منڈانا افضل ہی بال کتروانے سے اور تفصیل اسکی آگے ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور ثابت نہین ہوا ہی منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواے حج اور عمرے کے ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حلق راسه فی حجة الوداع واناس من اصحابه وقصر بعضهم متفق علیه

روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع مین اور بعضے لوگون نے بھی منڈایا صحابیون مین سے اور کتروائے بال بعضے صحابیون نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعضون نے واسطے متابعت حضرتؐ کے اور حاصل کرنے فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نے عمل جواز کیا کہ بال کتروائے اور صحیحین وغیرہما مین آیا ہی کہ حضرتؐ نے عمرۃ القضا مین بال کتروائے پس دونون چیزین حضرتؐ سے ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہو ۱ع

وعن ابن عباس قال قال لی معاویة انی قصرت من راس النبی صلی اللہ علیه وسلم عند المروة بمشقص متفق علیه

اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا کہا واسطے میرے معاویہؓ نے کہ تحقیق مین نے کترے بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مروے کے ساتھ پیکان تیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے کہا کہ مشقص بڑی قینچی کو کہتے ہین ا ع یہ یعنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال نہین کتروائے اپنے حج مین بلکہ سر منڈایا پس یہ بال کتروانے جو معاویہ نے روایت کی عمرے مین تھے چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہ کہنا نزدیک مروے کے اسلیے کہ اگر حج مین ہوتا تو کہتے منی مین ح ع

وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال فی حجة الوداع اللهم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال اللهم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال والمقصرین متفق علیه

اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع مین یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والون پر عرض کیا صحابہؓ نے اور کتروانے والے بالون کے لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ فرمایا یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والے بالون کے لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ کہا حضرتؐ نے اور کتروانے والون پر بھی رحم کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے افضلیت سر منڈانے کی معلوم ہوئی کہ حضرتؐ نے کئی بار سر منڈانے والے کے لیے دعا کی اور کتروانے والون کے لیے کئی بار کے بعد ۱ع

وعن یحیی بن الحصین عن جدته انها سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم فی حجة الوداع دعا للمحلقین ثلثا وللمقصرین مرة واحدة رواه مسلم

اور روایت ہی یحیی بن حصین سے کہ نقل کی اپنی دادی سے کہ کنیت اسکی ام الحصین ہی یہ کہ اُسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطے منڈانے والون کے تین بار اور واسطے کتروانے والون کے ایک بار یعنے اخیر کو نقل کی یہ مسلم نے ف صحیحین کی روایت کہ اسکے اوپر مذکور ہوئی اُس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے دو بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی اور تیسری بار مین کتروانے والون کے لیے اور صحیحین ہی کی ایک اور روایت مین آیا ہی کہ چوتھی بار مین حضرتؐ نے دعا کی کتروانے والون کے لیے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی اور ایکبار کتروانے والون کے لیے خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار مین علیحدہ انکے لیے دعا کی وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ یہ دعا کئی مجلسون مین کی ہو کسی مین دو بار سر منڈانے والون کے لیے اور تیسری بار کتروانے والون کے لیے اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانے والون کے لیے اور چوتھی بار کتروانے والون کے لیے پایا یہ کہ جس راوی نے جو سنا اور تحقیق ہوا اُسکے نزدیک وہ روایت کیا ۱ع

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم اتی منی فاتی الجمرة فرماها ثم اتی منزله بمنی ونحر نسکه ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقه الایمن فحلقه ثم دعا ابا

طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَیْسَرَ فَقَالَ اِحْلِقْ فَحَلَقَہٗ فَاَعْطَاہُ اَبَا طَلْحَۃَ فَقَالَ اقْسِمْہُ بَیْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے منی میں پھر آئے جمرۃ العقبہ کے پاس پس ماریں کنکریاں اُسکو پھر آئے اپنے مکان میں کہ منی میں تھا اور ذبح کی ہدی اپنی پھر بلایا سر مونڈنے والے کو کہ نام اُسکا معمر بن عبداللہ تھا اور آگے کیے سر مونڈنے والے کے داہنی طرف اپنے سر کے پس مونڈا حضرتؐ کا پھر بلالیا حضرتؐ نے ابوطلحہؓ انصاری کو اور دیے بال منڈے ہوئے اُنکو پھر آگے کے بائیں طرف سر کے اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس دیے بال منڈے ہوئے ابوطلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالوں کو درمیان لوگوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ دائیں طرف سے ابتدا کرنی سر منڈانے میں سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سر منڈانے والے کی معتبر اور بعضوں نے کہا کہ دائیں طرف مونڈنے والے کی معتبر ہے ۔ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَیَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْہِ مِسْکٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھی میں خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے احرام باندھنے کے یعنی احرام حج کا باندھنے یا عمرے کا یا دونوں کا اور دن نحر کے پہلے طواف کرنے خانہ کعبہ کے یعنی بعد سر منڈانے اور کپڑے پہننے کے ساتھ خوشبوئی کے کہ اُسمیں ہوتا مشک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ اولی بیچ خوشبوئی احرام کے مشک گلاب ہے اور دن نحر کے احرام سے نکل آتے ہیں اور سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں سوا عورت کے اور بعد طواف کے عورت بھی حلال ہو جاتی ہے یعنی جماع کرنا اُس سے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّھْرَ بِمِنًی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکہ میں دن نحر کے یعنی بعد رمی اور ذبح کرنے کے اور طواف فرض کیا وقت چاشت کے پھر پھرے یعنی اُسی روز اور نماز پڑھے ظہر کی منی میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** باب حجۃ الوداع میں جابرؓ سے حدیث گذری اُس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی مکے میں پڑھی اور اس سے معلوم ہوا کہ منی میں پڑھی وجہ تطبیق کی جابرؓ کی حدیث کے فائدہ میں ذکر کی گئی ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَلِیٍّ وَعَائِشَۃَ قَالَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَۃُ رَاْسَھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے کہا دونوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جب احرام سے نکلے تو سر نہ منڈاوے یا مطلق مراد ہے اسلیے کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے مانند ڈاڑھی منڈانے کے مرد کو مگر بضرورت جائز ہے عورت کو سر منڈانا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَی النِّسَاءِ التَّقْصِیْرُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے عورتوں پر سر منڈانا سوائے اسکے نہیں کہ عورتوں پر ہے کتروانا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** یعنے عورتیں احرام سے نکلیں تو اُنپر سر منڈانا واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور واجب ہے اُنکو کتروانا بالوں کا بخلاف مردوں کے کہ واجب ہے اُنپر ایک امر سے اور سر منڈانا افضل ہے پھر ہمارے نزدیک کتروانے میں تو واجب یہ ہے کہ بقدر ایک انگشت کے سر کے چوتھائی سر کے بالوں کے کتروادے اور تمام سر کے کترانے مستحب ہیں اور منڈانے میں چوتھائی سر کا منڈوانا واجب ہے اور سارے سر کا افضل ہے تو یہ ہے اور اختیار کیا ہے ابن ہمام نے جو کہ اختیار کیا ہے امام مالکؒ نے کہ واجب ہے منڈوانا اور کتروانا سارے سر کا اور دعوی کیا ہے کہ قواب یہی ہے ۔ ع ۔ و منتخا فیھذا الباب خال عن الفصل الثالث اور یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے

باب

باب ہے بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ یَسْاَلُوْنَہٗ فَجَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ

آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے حجۃ الوداع میں بیچ منی کے واسطے لوگون کے کہ پوچھتے تھے مسائل حج حضرت سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تھا مین پس منڈوایا مینے سر اپنا پہلے ذبح کرنے کے پس فرمایا کہ ذبح کرے اب اور نہین گناہ پھر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہین جانتا تھا مین پس نحر کیا مین نے پہلے کنکریون مارنے کے مناروں پر فرمایا اب پھینک کنکریان اور نہین گناہ ہین نہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے کہ مقدم ہوئے یا موخر ہوئے مگر یہ فرمایا کر اور نہین گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہ ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ منڈایا مین نے پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا پھینک اور نہین گناہ اور آیا ایک شخص اور کہا طواف فرض کیا مین نے خانۂ کعبہ کا پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا اب کنکریان پھینک اور نہین گناہ ف دن نحر کے چار چیزین اس ترتیب سے کرنی چاہیین کہ پہلے منی مین پہونچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منارہ کا ہے سات کنکریان مارے پھر جانور کہ بیان انکا اوپر ہو چکا ذبح کرے پھر سر منڈاوے پھر مکہ مین جاکر طواف کرے خانۂ کعبہ کا اس ترتیب سے کرنا ان چیزون کا سنت ہے اکثرون کے نزدیک بموجب اس حدیث کے اور امام شافعی اور امام احمد بھی انہین مین ہین پس نہین آتا دم یعنے جانور ذبح کرنا انکے نزدیک اگر کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نے کہ یہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظم اور امام مالک انہین مین ہین وہ کہتے ہین کہ مراد نہ ہونے حرج سے نہونا گناہ کا ہے بسبب جہل ونسیان کے لیکن دم واجب ہے یعنے اگر کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اُسکے ذبح کرے اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن عباس نے نقل اس حدیث کے اور واجب کیا دم پس اگر وہ یہ معنی نہ سمجھتے تو کیون دم واجب کرتے واللہ اعلم ﴿وَعَنِ﴾ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے جاتے دن نحر کے منی مین فرماتے نہین گناہ پس پوچھا آپ سے ایک شخص نے کہا کنکریان پھینکین مین نے پیچھے شام ہونے کے پس فرمایا نہین گناہ نقل کی یہ بخاری نے ف نزدیک امام موصوف کے اگر دن نحر کے تاخیر کرے کنکریان پھینکنے مین غروب تک تو لازم ہوتا ہے دم اور مراد پیچھے شام سے اُنکے نزدیک بعد عصر ہے اور بیچ مذہب ہمارے کے اسمین تفصیل ہے کہ کنکریان پھینکنے کے لیے مابعد طلوع فجر کا دن نحر کے وقت جواز کا ہے ساتھ اساءۃ کے یعنے جائز ہے لیکن برا اور مابعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون ہے اور مابعد زوال کا غروب تک وقت جواز کا ہے بغیر اساءۃ کے اور رات وقت جواز ہے ساتھ اساءۃ کے اور اساءۃ اس صورت مین ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کرے پس اگر چرواہے اور مانند انکے رات کو کنکریان پھینکین تو اُنکے حق مین اساءۃ نہین چنانچہ اس حدیث مین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو وہ شخص چرواہا اور مانند اُسکے ہوگا اُسکو فرمایا گناہ نہین اسلیے کہ معذور تھا اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر تاخیر کرے رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کرے اور اُسپر دم لازم آتا ہے ابوحنیفہ کے نزدیک بخلاف صاحبین کے پھر وقت مسنون بیچ دو دنون کے کہ بعد دن نحر کے ہین بعد زوال سے غروب ہونے آفتاب تک ہے اور مابعد غروب سے طلوع ہونے فجر تک وقت مکروہ ہے اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک باقی ہے اور وقت قضا کا باقی ہے اتفاقاً اور جب غروب ہووے آفتاب چوتھے دن کا یعنی تیرہوین کا تو فوت ہوتا ہے وقت ادا اور قضا کا سبکے نزدیک ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری ﴿عَنْ﴾ عَلِيٍّ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینے طواف افاضہ یعنے طواف فرض کیا پہلے سر منڈانے کے فرمایا اُسکو اب سر منڈالے یا کتروالے اور نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا مینے پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا پھینک کنکریان اور نہین گناہ نقل کی یہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری ﴿عَنْ﴾ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَکَانَ النَّاسُ یَاْتُوْنَہٗ فَمِنْ قَائِلٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَعَیْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَیْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَیْئًا فَکَانَ یَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَھُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِکَ الَّذِیْ حَرِجَ وَھَلَکَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہا نکلا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کرنے کو پس تھے لوگ آتے حضرت کے پاس بعضا کہنے والا کہتا یا رسول اللہ پھرا میں صفا مروہ میں پہلے طواف کرنے کے یا پیچھے کی میں نے ایک چیز یا پہلے کی میں نے ایک چیز یعنی بیچ افعال ایام منی کے پس تھے حضرت فرماتے نہیں کچھ گناہ لیکن گناہ اس شخص پر ہے کہ آبروریزی کرے مسلمان کی اس حال میں کہ وہ شخص ہو ظالم پس شخص ہے گنہگار اور ہلاک نقل کی یہ ابوداؤد نے

ف پھرا میں صفا مروہ میں یعنی حج کے لیے پیچھے احرام کے اور طواف قدوم کے اگر آفاقی تھا یا پیچھے طواف نفل کے اگر مکی تھا پہلے طواف کے یعنی طواف افاضہ کے اور اخیر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بیچ تقدیم و تاخیر افعال منی کے بسبب نادانستگی کے گناہ نہیں ہے گناہ اسپر ہے کہ از راہ ظلم کے ناحق کسی کی آبروریزی کرے یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کرے اس سے وہ نکل گیا کہ دین کے لیے کسی کی آبروریزی کرے وہ گنہگار کرے ع

بَابُ خُطْبَۃِ یَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْیِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَالتَّوْدِیْعِ

باب ہے بیچ بیان خطبہ کے دن نحر کے اور پھینکنے کنکریوں کے تشریق کے دنوں میں کہ وہ تین دن ہیں بعد عید نحر کے اور بیچ بیان طواف رخصت کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَہَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَۃُ اِثْنَا عَشَرَ شَہْرًا مِنْہَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُو الْقَعْدَۃِ وَذُو الْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَہْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّۃِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَہْرِکُمْ ھٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْاَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰہُمَّ اشْہَدْ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہے مانند وضع اپنی کی کہ تھا بیچ دن پیدا کرنے اللہ تعالی کے آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ مہینے کا ہو گیا انہیں سے چار مہینے باحرمت ہیں تین تو پے در پے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کے ہے اور فرمایا حضرت نے کونسا مہینہ ہے یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہاں تک کہ گمان کیا ہمنے کہ نام رکھینگے اسکا ساتھ غیر نام اسکے کے پھر فرمایا کیا نہیں ہے ذیحجہ کہا ہمنے ذیحجہ مقرر ہے فرمایا کونسی بستی ہے یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اسکا ساتھ غیر نام اسکے کے فرمایا کیا نہیں بلدہ کہ نام مکہ کا ہے عرض کیا ہمنے مقرر ہے بلدہ فرمایا کونسا دن ہے یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اسکا ساتھ غیر نام اسکے کے فرمایا کیا نہیں ہے دن نحر کا عرض کیا ہمنے کہ ہاں مقرر ہے فرمایا پس تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئیں تمہاری تمپر حرام ہیں مانند حرام ہونے اسدن تمہارے کے اس بستی تمہاری کے بیچ اس مہینے تمہارے کے اور البتہ ملوگے پروردگار اپنے سے پس پوچھیگا تمسے عملوں تمہارے سے خبردار ہو پس نہ پھر جانا میری وفات کے پیچھے گمراہ ہو کہ مارے بعض تمہارا گردن بعض کی خبردار ہو آیا پہونچا دیا میں نے یعنی احکام الٰہی کو عرض کیا ہمنے کہ ہاں پہونچا دیا کہا حضرت نے یا الٰہی تو گواہ رہ یعنی انکے اقرار پر تاروز قیامت کے منکر نہوں پس چاہیے کہ پہونچاوے حاضر غائب کو پس بعضے پہونچائے گئے زیادہ یاد رکھتے ہیں سننے والے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خطبہ فرمایا

انتہٰی مستحب ہے نزدیک شافعیہ کے خطبہ بیچ اوّل ایام نحر کے اور ہمارے نزدیک دوسرے دن نحر کے چنانچہ حدیثون صحیحہ مین قید دوسرے دن کی آئی ہے وہ موید مین
ہمارے مذہب کے پس خطبہ مذکورہ نصیحت کا ہوگا اور خطبہ معروفہ دوسرے دن نحر کے واللہ اعلم اور پیدا کیا آسمان و زمین یعنے بارہ مہینے کا برس ہو گیا جیسا کہ
ابتداے پیدایش مین تھا جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموات والارض آخر آیت تک معنے
کلام کے یہ ہین کہ عرب نے ایام جاہلیت مین تغیر کر دیا تھا اسکو ایک برس بارہ مہینے کا مقرر کیا تھا اور ایک برس تیرہ مہینے کا پس تاخیر کرتے تھے حج کو ہر دو برس مین
ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے بعد انکے ہوتا پس متبدل ہوتے مہینے انکے اور حلال ٹھہراتے مہینون حرام کو اور حرام ٹھہراتے غیر انکے کو یعنے پہلے مہینون حرام مین
لڑتے نہ تھے اور بہت تعظیم کرتے تھے انکی لیکن بسبب حساب کے حرام مہینون کو حلال کر ڈالا تھا یعنی اگرچہ واقع مین مثلاً محرم ہوتا اسکو وہ اپنے حساب سے محرم نجانتے
اور لڑتے اور ان مہینون کے غیر کو حرام ٹھہراتے اپنے حساب سے جیسے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا انما النسیٔ زیادۃ فی الکفر الآیۃ پس باطل کیا اللہ تعالےٰ نے انکو اور مقرر کیا
اسکو اصل ہیأت پر جس برس مین کہ حجۃ الوداع کیا حضرت نے اُس برس مین ذیحجہ اپنی جگہ پر تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الزمان قد استدار کہیئتہ
یعنے حکم کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ ہو ذیحجہ اسوقت مین پس یاد رکھو اسکو اور کیا کرو حج اسوقت مین اور نہ متبدل کیا کرو ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے اور کہا بیضاوی نے
کہ تھے عرب جب آتا مہینا حرام اور انکو اُسمین لڑنا منظور ہوتا حلال ٹھہرا لیتے اور ٹھہراتے جگہ اسکی اور مہینا یہان تک کہ ترک کر دی تھی خصوصیت مہینون کی
اور اعتبار کیا تھا اعداد انتہی پس گویا کہ تھے عرب مختلف تاخیر مین واللہ اعلم اور السنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم ثلثۃ متوالیات ذوالقعدۃ ... یعنے علیحدہ ہی بیچ مین واسطے جملہ پہلے کے اور
چار مہینے با حرمت مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے فلا تظلموا فیہن انفسکم کہا جمہور نے کہ حرمت قتال کی انمین منسوخ ہے اور تاویل کیا ہے انھون نے ظلم کو ساتھ ارتکاب معاصی کے
انمین یعنے گناہ نکرو انمین کہ بہت بُرا ہے مانند گناہ کرنے کے حرم مین اور حالت احرام مین اور موید ہے قول جمہور کا یہ کہ حضرتؐ نے گھیرا طائف کو اور غزوہ کیا ہو
اوزن سے حنین مین بیچ شوال اور ذیقعدہ کے اور بعضون نے کہا حرمت انکی اب بھی باقی ہے اور مضر نام قبیلہ کا ہے عرب مین وہ رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے
اسلیے رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہا جب مضر اور حضرت نے مہینے وغیرہ کو اسلیے پوچھا کہ لوگون کے نفسون مین حرمت مہینہ کی اور شہر کی اور دن کی خوب قرار پکڑے
تاکہ بنا کرین اُسپر جو کہ منظور تھا بیان کرنا پھر لوگون نے جوکہا جواب مین کہ اللہ و رسول اسکا خوب جانتا ہے از راہ ادب کے کہا اور تاکہ معلوم کرین کہ غرض اس سوال سے
کیا ہے اور ایک روایت مین کفار آیا ہے بدلے ضلالا کے یعنے مشابہ کافرون کے نہو جاؤ اعمال مین کہ بعض بعض کو قتل کرنے لگے ۱۲ **وعن** وبرۃ قال سألت
ابن عمرؓ متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارمہ فاعدت علیہ المسئلۃ فقال کنا نتحین فاذا زالت الشمس رمینا رواہ
البخاری اور روایت ہے وبرہ سے کہا پوچھا مین نے ابن عمرؓ سے کہ کسوقت پھینکون مین کنکریان منارون پر یعنے گیارھوین بارھوین ذیحجہ کو فرمایا
جسوقت پھینکے امام تیرا اسوقت پھینک یعنی پیروی کر رمی مین اسکی کہ بہ نسبت تیرے زیادہ جانتا ہو وقت رمی کو پس پھر عرض کیا مین نے اُنپر مسئلہ یعنے چاہی مین نے تحقیق
وقت رمی کی پس فرمایا کہ تھے ہم انتظار کرتے یعنے وقت رمی کا پس جسوقت ڈھلتی دوپہر رمی کرتے ہم یعنے پھینکتے کنکریان نقل کی یہ بخاری نے **وعن**
سالم عن ابن عمر انہ کان یرمی جمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم مستقبل القبلۃ
طویلا ویدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الوسطی بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاۃ ثم یاخذ بذات الشمال فیسہل ویقوم
مستقبل القبلۃ ثم یدعو ویرفع یدیہ ویقوم طویلا ثم یرمی جمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی بسبع حصیات
یکبر عند کل حصاۃ ولا یقف عندہا ثم ینصرف فیقول ہکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ رواہ البخاری
اور روایت ہے سالمؓ سے کہ نقل کی ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ تھے پھینکتے نزدیک کے منارے پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے پیچھے ہر کنکری کے پھر آگے بڑھتے یہان تک کہ آتے نرم زمین
پر پھر کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے دیر تک یعنے بقدر پڑھنے سورہ بقرہ کے اور دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھر پھینکتے بیچ کے منارے پر سات کنکریان

اللہ اکبر کہتے جب پھینکتے کنکری پھر چلتے بائیں طرف یہان تک کہ آتے زمین نرم مین اور کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے پھر دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور کھڑے
رہتے دیر تک پھر پھینکتے منارے عقبہ پر نالے کے اندر سے سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے نزدیک ہر کنکری کے اور نہ ٹھہرتے نزدیک اُسکے پھر پھرتے اور کہتے اسطرح سے
دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے تھے اُسکو نقل کی یہ بخاری نے ف ترتیب مذکور سے رمی کرنی ہمارے نزدیک سنت ہے لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہے کہ
اسکو ترک نکرے اسلیے کہ واجب ہے امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک پھر موالات یعنے پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور امام مالکؒ کے مذہب مین واجب اور نالے کے اندر سے
ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر کنکریان پھینکے جمرۃ العقبہ پر اوپر کے جانب سے تو کافی ہے لیکن یہ خلاف سنت ہے اور پہلے دو منارون کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا
اور تیسرے کے پاس نہین حکمت اسکی کچھ معلوم نہین اگرچہ بعضون نے کچھ کچھ لکھا ہے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْتَ بِمَکَّۃَ لَیَالِیَ مِنًی مِنْ اَجْلِ سِقَایَتِہٖ فَاَذِنَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا پروانگی
مانگی عباسؓ بیٹے عبد المطلب کے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو رہنے کی مکے مین راتون منی کے مین بسبب مت سبیل زمزم کے پس اذن دیا حضرتؐ نے
انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پانی زمزم کا پینا پیچھے طواف افاضہ کے مستحب ہے پس اُس زمانہ مین کتنے ایک حوض بھرے رہتے تھے آب زمزم سے کہ کنوئین سے
اگر سبب ازدحام کے کوئی نہ پی سکے تو اُن حوضون مین سے پیوے اور اُسکے داروغہ عباسؓ بن عبد المطلب چچا حضرتؐ کے تھے اور نائب انکے کئی تھے وہ پلایا کرتے
پس جن راتون مین کہ منا مین رہتے ہین اُنہین پروانگی چاہی حضرت عباسؓ نے کہ حکم ہووے تو مین مکے مین ہون واسطے خدمت پانی پلانے کے حضرتؐ نے
پروانگی دی اور رات کو منی مین رہنا راتون معلومہ مین واجب ہے جمہور علما کے نزدیک اور سنت ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور ایک روایت شافعیؒ اور
احمدؒ سے بھی یہی ہے اور معتبر رات کے رہنے مین اکثر رات ہے یعنے آدھی رات سے زیادہ اور ایسا ہی حکم اُس جگہ کا ہے کہ قیام رات کا وہان مستحب ہے مانند لیلۃ العید
وغیرہ کے کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہے اور جو کہ سنت کہتے ہین وہان رات کے رہنے کو دلیل انکی یہی حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرتؐ اجازت دیتے
رات کے رہنے کی مکے مین اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جائز ہے اُسکو کہ مشغول ہے پانی پلانے مین مانند عباسؓ کے اور اُسکو کہ اور عذر شدید ہو یہ کہ ترک
کرے رات کو رہنا منی مین مکے شیون مین انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکے کہ نہین جائز ہے ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ فدیہ کے اور ساتھ عذر کے
دفع ہوتی ہے اُس سے اساءۃ یعنے برائی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَی السِّقَایَۃِ فَاسْتَسْقٰی فَقَالَ
الْعَبَّاسُ یَا فَضْلُ اذْہَبْ اِلٰی اُمِّکَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِہَا فَقَالَ اسْقِنِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِنَّہُمْ یَجْعَلُوْنَ اَیْدِیَہُمْ فِیْہِ قَالَ اسْقِنِیْ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ اَتٰی زَمْزَمَ وَہُمْ یَسْقُوْنَ وَیَعْمَلُوْنَ فِیْہَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّکُمْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ
قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰی ہٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلٰی عَاتِقِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل کے پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباسؓ نے اپنے بیٹے کو اے فضل جا تو اپنی ماں کے پاس اور لے آ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی
اپنی ماں کے پاس سے یعنے پانی خاص کہ نہ مستعمل ہو پس فرمایا حضرتؐ نے پلا مجھکو یعنے اسمین سے پس کہا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہین ہاتھ اپنے اسمین
فرمایا پلا مجھکو یعنے اسمین سے پس پیا حضرتؐ نے اُس پانی مین سے پھر آئے کوئین زمزم کے پاس اور لوگ یعنے اولاد عبد المطلب پانی پلاتے تھے لوگون کو اور محنت
کرتے تھے پلانے مین پھر فرمایا کام کیے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیے جاؤ گے تم یعنے غالب ہونگے تم پر لوگ پانی کھینچنے
مین بسبب اتباع سنت میری کے اور نہین کھینچنے دینگے تمکو پانی اور یہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا البتہ اُترتا مین یعنے اُونٹنی پر سے کہ حضرتؐ سوار تھے اُس پر تا کہ
لوگ دیکھین اور احکام سیکھین یہان تک کہ رکھتا مین رسی اسپر اور اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے ف لوگ ڈالتے ہین ہاتھ یعنے
گمان یہ ہے کہ اکثر لوگون کے ہاتھ ستھرے نہین ہوتے اور وہ اسمین ہاتھ ڈالتے ہین اسلیے آپکے واسطے الگ رکھے ہوئے پانی مین سے منگایا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ

کیا مضائقہ ہے اسی مین سے پلاؤ پس پیا اُس سے اور موافق اسکے ہے وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے پینا بقیہ پانی وضو لوگون کے سے از راہ تبرک کے اور منقول ہے انس سے بطریق مرفوع کے کہ تواضع سے ہے یہ کہ پیوے آدمی جھوٹے بھائی اپنے کے سے اور حدیث سور المومن شفاء غیر معروف ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت اُسی پر نے اُترے نہیں پانی کھینچنے اور پینے کے لیئے اور ایک روایت مین عطاء سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کر چکے تو کھینچا ڈول یعنے زمزم سے نہ کھینچا ساتھ انکے کسی نے پس پیا پھر ڈالا پانی ڈول کا کوتین مین پس وجہ تطبیق کی انمین یہ ہے کہ اول آنحضرت بھیڑ کو دیکھ کر نہ اُترے ہونگے پھر دوبارہ تشریف لائے تو جھیڑ دیکھ کر پانی کھینچا اور پیا ہو ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَۃً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَکِبَ اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ بِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی اور عشا کی پھر سو رہے تھوڑا سا سونا محصب مین پھر سوار ہوئے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اُسکا یعنے طواف الوداع نقل کی یہ بخاری نے **ف** محصب اصل مین اُس جگہ کو کہتے ہین کہ جہان سنگریزے بہت ہون اور اب نام ایک جگہ معین کا ہے متصل منی کے اور اُسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہین اسلیئے اسمین کہا راوی نے کہ حضرت نے نماز پڑھی محصب مین اور دوسری حدیث مین کہا کہ نماز پڑھی ابطح مین اور اُترنا محصب مین بعد نکلنے کے منی سے تھا تیرھوین ذیحجہ کو ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّہْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ قَالَ بِمِنًی قَالَ فَاَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اِفْعَلْ کَمَا یَفْعَلُ اُمَرَاؤُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد العزیز بن رفیع سے کہا پوچھا مین نے انس بن مالک سے کہا مین نے خبر دے مجکو ساتھ اُس چیز کے جانی تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہان پڑھی نماز ظہر کی آٹھوین تاریخ ذیحجہ کے کہا انس نے کہ منی مین کہا عبد العزیز نے یعنے کہا مین نے انس سے کہ پس کہان پڑھی نماز عصر کی دن نفر کے یعنے چلنے کے کہ تیرھوین تاریخ ذیحجہ کی ہے کہا انس نے کہ پڑھی نماز ابطح مین پھر کہا انس نے کہ تو جیسا کہ کرتے ہین سردار تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرت نے تو اسیطرح کیا ہے اور تو اُسطرح کر کہ جسطرح کرتے ہین امرا تیرے مخالفت انکی نکر کہ باعث فتنہ انگیزی کا نہو اور یہ کچھ امر ضروری بھی نہین اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نے محصب مین پڑھی اور اسمین سکوت ہے ظہر کی نماز سے یعنے اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منی مین پڑھی یا محصب مین کہ اسکو ابطح بھی کہتے ہین پس تعارض نہین دونون مین ۔ سوا ابن ماجہ ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَیْسَ بِسُنَّۃٍ اِنَّمَا نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ کَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ اِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا اُترنا ابطح مین نہین ہے سنت نہین اُترے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسواسطے کہ اُترنا اُسمین تھا بہت آسان واسطے نکلنے حضرت کے جب نکلے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ابطح مین حضرت اسلیئے اُترے تھے کہ تا چھوڑ جاوین وہان اسباب اپنا اور مکے مین جا کر طواف الوداع کرین پھر جب وہانسے نکل کر مدینہ کو آنے لگین تو آسان ہو نکلنا کہ سکبار ہون اور جاننا چاہیے کہ اختلاف ہے اسمین کہ تحصیب یعنے اُترنا محصب مین سنت ہے یا نہین بعضے کہتے ہین کہ وہ سنن حج سے ہے اور تتمہ افعال حج سے ہے یہ قول ابن عمر کا ہے اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منی مین فرمایا کہ ہم اُترنے والے ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون نے آپسمین عہد کیا تھا اور قسم کھائی تھی کہ ساتھ بنی ہاشم کے اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگے یہان تک کہ محمد کو ہمارے سپرد نہین کرینگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کی نشانیون کو اُس مکان مین کہ ظاہر کی تھین کافرون نے نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالے کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر بن الخطاب سے لایا ہے کہ اُنھون نے فرمایا کہ حلبہ سنت سے ہے اُترنا ابطح مین بیچ رات یوم النفر کے اور حکم کرتے تھے لوگون کو اسکا اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ اُترنا آنحضرت کا محصب مین بقصد اسکے تھا کہ دکھاوین مشرکون کو قدرت باریتعالی پس سنت ہے وہان اُترنا انتہی اور بعضون نے کہا کہ سنت نہین ہے

بلکہ ایک امر اتفاقی تھا کہ اَبُو رافع مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ داروغہ اسباب کا تھا وہان اُتر پڑا اور خیمہ آنحضرت کا وہان کھڑا کیا بحسب اتفاق و رائے اپنی کے بحسب امر حضرت کے اور یہ قول ابن عباسؓ اور عائشہؓ کا ہے جیسا کہ اس حدیث مین کہا جاننا چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اُترے اگرچہ بطریق اتفاق کے تھا اُترنا تو اچھا ہے وہان اُترنا اور صحابہؓ اور خلفاء راشدین بھی اسپر عمل کرتے تھے اور اگر نہ اُترے تو کچھ لازم نہین آتا ح **وَعَنْهَا** قَالَتْ أَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ أَبِيْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ اٰخِرِهٖ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا احرام باندھا مین نے تنعیم سے ساتھ عمرے کے پس داخل ہوئی مین یعنی مکہ مین اور ادا کیا مین نے عمرہ اپنا یعنے جو کہ رہگیا تھا بسبب ہونے حیض کے اسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصہ حجۃ الوداع کے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح مین یہان تک کہ فارغ ہوئی مین پھر حکم فرمایا لوگون کو ساتھ کوچ کرنے کے پھر نکلے حضرتؐ یعنے ابطح سے اور گذرے خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اسکا پہلے فجر کی نماز سے یعنے طواف وداع پھر نکلے طرف مدینہ کے کہا مؤلف نے کہ یہ حدیث نہین پائی مین نے ساتھ روایت بخاری اور مسلم کے یعنے ایک کے اُن دونون مین سے بلکہ ساتھ روایت ابوداؤد کے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے بیچ آخر اسکے کے **ف** پھر نکلے طرف مدینہ کے احتمال ہے کہ پہلے نماز فجر کے نکلے ہون یا بعد نماز کے اور ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے یعنے ابوداؤد کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تھوڑا اختلاف ہے پس اسمین اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول مین اور مخالفت کی ابوداؤد کی واللہ اعلم ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے آدمی پھرتے تھے ہر طرف مین یعنے بعد حج کرنے کے لوگ اپنے ملک کیطرف چلے جاتے تھے خواہ طواف کرتے خواہ نکرتے یعنے قید اسکے نتھے کہ مکہ مین آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکلے ایک تمہارا یعنے آفاقی یہان تک کہ ہو آخر وقت اسکا ساتھ خانہ کعبہ کے یعنے طواف کرے مگر موقوف کیا گیا ہے یعنے طواف وداع عورت حائضہ سے یعنے اور اسیطرح نفاس والی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس طواف کو طواف وداع بھی کہتے ہین اور طواف الصدر بھی یہ طواف واجب ہے اور مضائقہ نہین ہے اسکا کہ اقامت کرے بعد اسکے جسقدر رہا چاہے لیکن افضل یہ ہے کہ وقت نکلنے کے کرے چنانچہ منقول ہے امام ابوحنیفہؒ سے کہ کہا اگر طواف الوداع کرے کوئی پھر اقامت کرے عشا تک تو محبوب تر ہے میرے نزدیک یہ کہ اور طواف کرے اور نہین ہے یہ طواف اہل مکہ پر اور نہ اسپر کہ جو میقات کے اندر رہتا ہو اور اسیطرح اسپر بھی نہین ہے کہ جو مکہ مین آرہا اور پھر منظور ہوا اسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنے والے حج پر ہے اور نہ عمرہ کرنے والے پر ہے اور اس طواف مین رمل یعنے اکڑ کر چلنا نہین اور نہ بعد اسکے سعی ہے ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِيْ إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کے مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنے کو مگر کہ روکنے والی تمہاری یعنے کوچ کرنے سے یعنے اسلیے کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف وداع کیا ہے نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اسکو اللہ اور زخمی کرے کیا طواف کیا ہے دن نحر کے یعنے طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہان فرمایا پس چل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رات روز نفر سے مراد وہی رات ہے کہ جسمین حضرتؐ محصب مین رہے تھے یعنے تیرہوین کی رات اور وہ رات باب الحج مین منسوب ہوتی ہے ساتھ روز سابق کے نہ آیندہ کے پس رات روز نفر کے یعنے تیرہوین کی وہ ہے کہ بعد تیرہوین دن کے آتی ہے اور حضرت صفیہ نے یہ گمان کیا تھا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کے ہے کہ ترک اسکا نہین جائز بسبب عذر کے اور حضرتؐ نے جانا کہ اُنھون نے طواف الزیارۃ نہین کیا ہے اور آپ ٹھہرانا پڑیگا اسلیے یہ فرمایا کہ ہلاک کرے الخ اور یہ اصل مین بد دعا ہے لیکن یہان ارادہ دعاے بد کا نہین بلکہ عادت عرب کی ہے کہ ایسے کلمات از راہ پیار کے

ہوتے ہین اور پس چل یعنے مدینہ کو بغیر طواف وداع کے اسلیئے کہ وجوب اسکا ساقط ہے بسبب عذر کے اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہو الا تمہا تابع حج **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا
قَالُوْا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا لَا یَجْنِیْ
جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِهٖ اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ عَلٰی وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا
اَبَدًا وَلٰکِنْ سَتَکُوْنُ لَهٗ طَاعَۃٌ فِیْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَسَیَرْضٰی بِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ روایت ہے عمرو بن
احوص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین یعنے دن نحر کے کہ کونسا دن ہے عرض کیا صحابہ نے کہ دن ہے حج اکبر کا
فرمایا پس تحقیق خون تمھارے اور مال تمھارے اور آبروئین تمھاری درمیان تمھارے حرام کی گئی ہین مانند حرمت اسدن تمھارے کے بیچ اس شہر تمھارے کے
خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا مگر اپنی جان پر یعنے جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے وبال اسکا اسی پر پڑتا ہے کہ وہ ماخوذ ہوتا ہے اسکے کرنے سے اور نہین پکڑا جاتا
خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر اور نہ بیٹا اپنے باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیا جاوے بیچ اس
شہر تمھارے کے یعنی مکے کے ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمانبرداری بیچ اُن چیزون کے کہ حقیر جانوگے اپنے عملون سے پس خوش ہوگا ساتھ اُسکے
یعنے گناہون کے کہ حقیر جانوگے اُنکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور صحیح کیا ترمذی نے اسکو **ف** دن ہے حج اکبر کا حج اکبر نام ہے مطلق حج کا جیسا کہ
قرآن مجید مین آیا ہے وآذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی نے کہ وہ دن عید کا ہے اسلیئے
کہ اُسدن حج تمام ہوتا ہے اور بڑے بڑے افعال حج کے اُسمین ہوتے ہین اور صحیح ابھی کہا گیا ہے کہ حضرت کھڑے ہوئے دن نحر کے نزدیک جمرات کے حجۃ الوداع
مین اور فرمایا کہ یہ دن حج اکبر کا ہے اور حج کی صفت اکبر اسلیئے لائے کہ عمرے کو حج اصغر کہتے ہین اور اوپر کی حدیث مین جواب صحابہ کا تھا اللہ ورسولہ اعلم
اور اسمین یہ جواب مذکور ہوا کہ یہ دن حج اکبر کا ہے شاید کہ بعضون نے وہ جواب دیا ہو اور بعضون نے یہ اور تحقیق خون تمھارے الخ یعنے جیسا اسدن اور اس شہر مین آپسمین
خون کرنے کو اور مال لینے کو اور بے آبروئی کرنے کو حرام و برا سمجھتے ہو اسیطرح سے ہر جگہ اور ہر وقت حرام و بُرا ہے اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر الخ
ظاہر تر یہ ہے کہ یہ نفی ہے یعنے نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے فرزند پر اور نہ فرزند اپنے باپ پر یعنے کوئی کسی کے ظلم کرنے سے ماخوذ نہین ہوتا پس موافق ہے
یہ قول اللہ تعالے کے ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنے نہین بوجھ اُٹھاتا کوئی بوجھ اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور خاص یہ دونون ذکر کیئے گئے اسلیئے کہ قریب
اقربا کے ہین پس جب یہ نہین ماخوذ ہوتے ساتھ فعل اُسکے کے تو غیر انکے بطریق اولے نہین ماخوذ ہونگے پس گویا یہ تاکید ہے پہلے جملہ کی اور عبادت کیا جاوے
یعنے فرمانبرداری کیا جاوے بیچ عبادت غیر خدا تعالے کے یعنے کوئی شیطان کے بہکانے سے عبادت غیر اللہ کے نہین کریگا مکے مین اور مراد یہ ہے کہ ظاہر
مین نہین کرنے کا اسلیئے کہ کبھی جاتے ہین کفار مکے مین خفیہ اور عملون اپنے سے یعنے قتل کرنا اور لوٹنا اور مانند انکے کے اور حقیر جاننا صغائر کا مراد ہے یہ
کہ گناہ کرتے ہو اور انکو حقیر جانتے ہو اُن عملون مین فرمانبرداری شیطان کی ہے کہ راضی ہوتا ہے شیطان اُنسے اور وہ عمل باعث فتنہ و فساد کے
ہوتے ہین ع ح قولہ لا یجنی جان علی نفسہ کو شارحین نے بدون لفظ الا کے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ نفی ہے بمعنی نہی کے یعنے نہ ظلم کرے کوئی
ظلم کرنے والا اپنے نفس پر مراد یہ ہے کہ کوئی کسی پر ظلم نکرے اسلیئے کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے حقیقت مین اپنے نفس پر کرتا ہے کہ مستحق عذاب کرتا ہے
اسکو پس یہ لکھ کر لکھا ہے کہ ایک روایت مین یہ جملہ ساتھ لفظ الا کے آیا ہے یعنے لا یجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس عاجز نے جو ابن ماجہ مین دیکھا تو لفظ
الا کا موجود ہے اور مولانا صاحب زادہ اللہ شرفا کے نسخہ مین بھی لفظ الا کا ہے اسلیئے ترجمہ موافق اُسکے کیا گیا ہے مولف **وعن** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ قَالَ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰی عَلٰی بَغْلَۃٍ شَهْبَاءَ وَعَلِیٌّ یُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ

بکین قائم وقاعد رواہ ابوداؤد اور روایت ہے رافع بیٹے عمرو مزنی کے سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگون کو منی مین
اسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنے اول دن نحر کے اوپر خچر کے کہ سر اُسکے بالون کے سرخ تھے اور اندر سے سفید اور حضرت علیؓ بیان کرتے تھے حضرتؐ کی
طرف سے یعنے جو لوگ کہ دور تھے اُنکو حضرت علیؓ سمجھاتے تھے جو کچھ کہ حضرتؐ فرماتے تھے اور لوگ بعضے کھڑے تھے اور بعضے بیٹھے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ**
عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّیَارَۃِ یَوْمَ النَّحْرِ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہے عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کے رات تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور
ابن ماجہ نے **ف** تاخیر کی یعنے جائز کیا تاخیر طواف زیارت کو یا تو سیکھنے کے لئے یا عورتون کے لئے اسلئے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرتؐ نے طواف زیارت کیا دن نحر کے
پھر نماز پڑھی مکے مین یا منی مین کہا طیبی نے اول وقت اُسکا نزدیک شافعیؒ کے عید کی آدھی رات کے بعد ہوا اور ہمارے نزدیک بعد طلوع ہونے فجر عید کے ہے
اور آخر وقت اُسکا جب طواف نہ کرے جائز ہے انتہی لیکن واجب ہے ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ کہ ہو ایام نحر میں پس اگر تاخیر کریگا اُنسے لازم آویگا اُسپر
دم یعنے جانور ذبح کرنا **ع** **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرْمُلْ فِی السَّبْعِ الَّذِیْ اَفَاضَ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** رمل کہتے ہین اکڑ کر
جلدی چلنے چھاتی نکال کر مونڈھے ہلاتے ہوئے پس یہ حضرتؐ نے طواف زیارت مین کہ فرض ہے نہین کیا اسلئے کہ طواف القدوم مین کر چکے تھے **ع**
مسئلہ طواف الزیارت کرے بغیر رمل اور سعی کے اگر سعی اور رمل کر چکا ہے پہلے اس طواف کے اور اگر یہ دونون چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین
کرے۔ درمختار **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمٰی اَحَدُکُمْ جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ رَوَاہُ
فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَی الْجَمْرَۃَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ
اِلَّا النِّسَاءَ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈا دے
اور بال کتروا دے پس حلال ہوئی اُسکے لئے ہر چیز سوائے عورتون کے یعنے عورتون سے صحبت کرنی ابھی نہین حلال ہوئی یہ بعد طواف زیارت کے حلال ہوگی
نقل کی یہ یعنی صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے اور بیچ روایت احمد اور نسائی کے ابن عباسؓ سے یون ہے کہ کہا جسوقت کہ مارے
کنکریان جمرہ کو یعنے جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اُسکے ہر چیز سوائے عورتون کے **وَعَنْہَا** قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ
اٰخِرِ یَوْمِہٖ حِیْنَ صَلَّی الظُّہْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مِنًی فَمَکَثَ بِہَا لَیَالِیَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ کُلَّ جَمْرَۃٍ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ
یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ وَیَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰی وَالثَّانِیَۃِ فَیُطِیْلُ الْقِیَامَ وَیَتَضَرَّعُ وَیَرْمِی الثَّالِثَۃَ فَلَا یَقِفُ عِنْدَہَا رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر دن نحر کے یعنی عید قربان کے آخر روز مین اُسوقت کہ نماز
ظہر کی پڑھی پھر پھر کر آئے طرف منی کے پھر ٹھہرے منی مین راتون دن تشریق کے یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین ذیحجہ کے مارتے تھے کنکریان جمرہ کو جسوقت
ڈھلتی دوپہر ہر جمرہ کو یعنے منارے کو سات سات کنکریان تکبیر کہتے ساتھ ہر کنکری کے اور ٹھہرتے نزدیک پہلے منارے کے اور دوسرے کے یعنے وسطی کے اور دراز کرتے
ٹھہرنا یعنی اذکار کے لئے اور زاری کرتے یعنی ساتھ طرح طرح کے دعاؤن اور عرض حاجات کے اور مارتے تیسرے منارے کو اور نہ ٹھہرتے پاس اُسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ حدیث
دلیل ہے اسپر کہ حضرتؐ نے ظہر کی نماز دن نحر کے مکے ہی مین پڑھی اور طواف بعد ظہر کے کیا اور نہ ٹھہرتے تھے پاس اُسکے یعنے دعا کے لئے نہ یہ کہ دعا نکرتے تھے پاس اُسکے
یا بعد اُسکے یعنی ٹھہر کر دعا نکرتے تھے چلتے مین کرتے تھے **ع** **وَعَنْ** اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرُعَاءِ
الْاِبِلِ فِی الْبَیْتُوْتَۃِ اَنْ یَّرْمُوْا یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ یَجْمَعُوْا رَمْیَ یَوْمَیْنِ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ فَیَرْمُوْہُ فِیْ اَحَدِہِمَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
چرانے والے اونٹوں کے بیچ ترک کرنے شب باشی کے منی میں اور یہ کہ کنکریاں ماریں یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کے یعنی پہلے دن نحر کے پھر جمع کریں مارنا دو دن کا
پیچھے دن نحر کے پس ماریں دونوں دن کا مارنا بیچ ایک کے ان دونوں میں سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے ف
کہا طیبی نے مراد یہ ہے کہ اجازت دی چرانے والوں کو یہ کہ رات کو نہ رہیں منی میں تشریق کی راتوں میں اسلیے کہ مشغول ہوتے ہیں چرانے میں اور اجازت دی
یہ کہ کنکریاں ماریں دن عید کے جمرۃ العقبہ پر فقط پھر نہ ماریں عید کے دوسرے دن بلکہ ماریں تیسرے دن دونوں دن کا مارنا قضا اور ادا اور نہیں
جائز ہے ائمہ کے نزدیک تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کے یعنی تیسرے دن کے بدلے بھی اگر دوسرے دن میں ماریں نہیں درست اور تاخیر درست ہے کہ دوسرے دن کے
بدلے بھی تیسرے دن ماریں ع

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

باب ہے بیچ بیان ان چیزوں کے کہ بچے انسے محرم ف یعنی اس باب میں بیان ہے ان چیزوں کا
کہ حرام ہے کرنا انکا محرم کو خواہ واجب ہو انسے دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہے انکا کہ مباح ہے محرم کو کرنا انکا اور صدقہ اسمیں یہ ہے کہ آدھی
صاع یعنی دو سیر گیہوں دے یا ایک صاع جو یا کچھ تھوڑی سی چیز غیر معین ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ
وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا
تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمر سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا پہنے محرم قسم کپڑوں کے سے یعنی اور کیا نہ پہنے فرمایا نہ پہنو کرتے اور نہ باندھو پگڑیاں
اور نہ پہنو پائجامے اور نہ اوڑھو بارانیاں اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے پاپوشیں پس پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دونوں ٹخنوں کے
نیچے سے اور نہ پہنو کپڑوں میں سے اس چیز کو کہ لگی ہو اسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اسکو ورس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا
بخاری نے ایک روایت میں اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے ف مراد ساتھ پہنے کرتوں اور پائجاموں کے پہننا انکا اسطرح
کہ معمول ہے پہننے کا جیسے کرتے کو گلے میں پہنتے ہیں اور پائجامہ کو پاؤں میں پس اسطرح پہننا منع ہے اور اگر انکو بدن پر ڈالے مانند چادر کے تو نہیں منع اسلیے
اس صورت میں یہ نہیں کہینگے کہ کرتا پہنا اور پائجامہ پہنا اور نہ بارانی مراد اس سے یہ ہے کہ ایسی چیز نہ اوڑھے کہ سر کو ڈھانپ لے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی
خواہ اور کچھ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف میں اسکو پہننا اور اوڑھنا نہ کہتے ہوں مانند رکھ لینے کونڈے کے اور اٹھا لینے گٹھری کے سر پر تو مضائقہ نہیں اور مراد ٹخنے سے
اس جگہ مذہب حنفی میں وہ ہڈی ہے کہ پشت پا کے بیچ میں ہوتی ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہے کعب کا وضو میں دھونا فرض ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے
کہ جس پاس جوتی نہو اور وہ موزہ پہن لے تو آیا واجب آتا ہے اسپر فدیہ یا نہیں پس کہا مالک اور شافعی نے کہ نہیں ہے اسپر کچھ اور کہا ابو حنیفہ اور
علماء انکے نے کہ اسپر فدیہ ہے جیسے کہ جب احتیاج ہو سر منڈانے کی تو سر منڈاوے اور فدیہ دیوے اور ورس ایک قسم گھانس کی ہے زرد رنگ مشابہ زعفران کے
اور زعفران اور ورس کے رنگ سے منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہے ان میں اور نہ نقاب ڈالے یعنی منہ کو برقع اور نقاب سے نہ ڈھانکے اور منہ پر کوئی چیز اسطرح
ڈھانکے کہ الگ رہے منہ سے تو جائز ہے مرد کو بھی منہ ڈھانکنا حرام ہے مانند عورت کے ہمارے نزدیک اور یہی کہا مالک نے اور احمد نے ایک روایت میں اور
خلاف ہے اسمیں امام شافعی کا اور ہودج اگر سر کو لگے تو اسمیں بیٹھنا منع ہے اور نہیں تو نہیں اور اسیطرح پردہ کعبہ کا اور خیمہ سر کو لگے تو منع ہے انکے نیچے
کھڑا ہونا ورنہ نہیں ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ
نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تھے کہ جسوقت نپاوے محرم پاپوشین تو پہنے موزے اور جسوقت کہ نپاوے تہ بند پہنے پاجامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہنے موزے یعنی ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا اور جس صورت مین تہ بند ہو اور ازار پہنے تو نہین ہی اسپر فدیہ امام شافعی کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک یہ ہی کہ پاجامہ کو توڑ کر تہ بند کرے اور اگر بغیر پھاڑے پہنے گا تو دم آویگا اسپر یعنی جانور ذبح کرے ؏ **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهِ عَلَيَّ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ مین کہ ناگاہ آیا ایک شخص گنوار اسپر تھا کرتہ اور وہ شخص لتھڑا ہوا تھا خلوق مین کہ ایک قسم کی خوشبو ہی زعفران وغیرہ سے بنتی ہی پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے احرام باندھا تھا عمرے کا اس حال مین کہ یہ کرتہ میرے بدن پر تھا پس فرمایا کہ خوشبو جو کہ تجھپر ہی پس دھو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ پس اتار ڈال اسکو پھر کر عمرے اپنے مین یعنی احرام عمرے کے مین جیسا کرتا ہی تو بیچ احرام حج اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جعرانہ نام ہی ایک جگہ کا کہ ایک منزل ہی مکے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام عمرے کا وہان سے باندھا تھا اور دھو ڈال دھونے کو اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہی مردون کو اور تین بار دھونے کو اسلیے فرمایا کہ خوب طرح چھوٹ جاوے والا واجب چھوٹ ڈالنا اصل خلوق کا تھا جسطرح کہ ہو اور پھر کر تو یعنی پرہیز کر احرام عمرے کے مین ان چیزون سے کہ پرہیز کرتا ہی تو احرام حج مین اور محرم اگر سر پہ بغیر خوشبو کا لگاوے پس اگر زینت کے لیے لگاویگا تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین پھر جاننا چاہیے کہ جو چیزین احرام مین حرام ہین اگر قصداً مرتکب انکا ہوگا تو واجب ہوگا اسمین فدیہ سب علما کے نزدیک اور اگر بھول کر مرتکب ہوگا تو نہین لازم آنے کا اسپر فدیہ نزدیک شافعی رح اور ثوری رح اور احمد اور اسحق کے اور واجب ہوگا نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کے رح ؏ **وَعَنْ** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق کہ نکاح کرے محرم اور نہین لائق کہ نکاح کر دے محرم کسیکا یعنی بولایت یا بوکالت اور نہین لائق کہ منگنی کرے محرم نقل کی یہ مسلم نے **ف** امام شافعی رح اور جمہور علما کے نزدیک پہلی دونون نہیان تحریمی ہین اور تیسری تنزیہی پس نہین درست انکے نزدیک اپنا نکاح کرنا اور نہ اور کا نکاح کر دینا اور امام اعظم رح کے نزدیک تینون نہیان تنزیہی ہین اور دلیل انکی یہ ہی کہ آنحضرت نے حالت احرام مین حضرت میمونہ سے نکاح کیا ؏ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے یعنی عمرۃ القضا کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ اور روایت ہی یزید بیٹے اصم بھانجے میمونہ کے سے کہ نقل کی میمونہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ احرام مین نہ تھے نقل کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ رح نے رحمت کرے انکو اللہ کہ اکثر یعنی تینون امام اور تابعین انکے اسپر ہین کہ حضرت ص نے نکاح کیا میمونہ سے بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح انکے کا اسوقت کہ وہ احرام مین تھے پھر ہم بستر ہوئے ساتھ انکے یعنی صحبت کی بغیر حالت احرام مین سرف مین مکے کی راہ مین **ف** نکاح میمونہ کا اور صحبت ہونی انسے سرف مین ہوئی اور سرف نام ایک جگہ کا ہی مکے کی راہ مین دس کوس مکے سے اور عجائبات اتفاقات سے یہ ہی کہ وفات میمونہ کی بھی سرف ہی مین ہوئی اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن عباس رض کی اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض ہین حدیث ابن عباس کی

دلالت کرتی ہی اسپر کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی اسپر دلالت کرتی ہی کہ نکاح انکا غیر حالت احرام مین ہوا پس ہمارے علمانے ترجیح دی ہی ابن عباسؓ کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیئے کہ عباسؓ ابن یزید سے افضل و اکمل ہین حفظ و فقہ مین لیکن حدیث ابن عباسؓ کی بخاری اور مسلم مین ہی رہا یہ کہ حدیث عثمانؓ کی مین کہ نہی وارد ہوئی ہی اپنے نکاح کرنے اور غیر کے نکاح کرنے سے وہ تاویل کی گئی ہی کہ مراد یہ ہی کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سے اور مناسب حال اسکے نہین اسلیئے کہ مشغول ہی عبادت مین نہ یہ کہ مراد تحریم ہی چنانچہ اس حدیث کے فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہی اور جو حمل کیا ہی شافعیہ نے حدیث ابن عباسؓ کی کو اسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرتؐ کا احرام مین یا باعتبار کہا کہ نکاح کیا اس حال مین کہ وہ محرم تھے اسمین تکلف ہی اور ملا علی قاری رحمہ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہی بخوف درازگی کے اور نہ سمجھ مین آنے عوام کے اسپر اکتفا کیا **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْسِلُ رَاْسَہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ایوبؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے دھوتے سر اپنا حالت احرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جائز ہی بلاخلاف محرم کے لیے دھونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹے بال اور اگر سر خطمی سے دھووے تو اسپر دم آتا ہی یعنی جانور ذبح کرنا نزدیک ابو حنیفہ اور مالکؒ کے اسلیئے کہ خوشبو کی قسم سے ہی اور اگر سر دھووے صابون یا بیری کے پتون اور مانند انکی کے سے تو نہین ہی اسپر کچھ بیچ نزدیک **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا بھری ہوئی سینگی کھچوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جائز ہی جمہور علما کے نزدیک سینگی لینی اگر بال نہ ٹوٹے ہون **وَعَنْ** عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ اِذَا اشْتَکٰی عَیْنَیْہِ وَھُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَھُمَا بِالصَّبِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمانؓ سے کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ جب دکھین آنکھین اسکی یا ضعف بصارت ہو اور وہ ہو محرم لیپ دے انکو ساتھ ایلوے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** تاج المصادر مین تضمید کے معنی لیپ کرنے کے لکھے ہین اور علمانے آنکھون کے اندر لگانے کے لکھے ہین بطور سرمہ کے اور طیبی نے کہا کہ تضمید اصل مین کہتے ہین پٹی باندھنے کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانے کو بھی کہتے ہین اگرچہ باندھا نجاوے پھر جاننا چاہیے کہ اگر سرمہ لگاوے محرم اسطرح کا کہ اسمین کچھ خوشبو ہو تو اسپر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوے کہ اسمین خوشبو نہو تو کچھ مضائقہ نہین اور نہین لازم ہوگا اسپر کچھ اور اگر پٹی باندھے کسی عضو پر سوائے سر اور منھ کے تو نہین لازم آتا اسپر کچھ لیکن مکروہ ہی اور اگر ڈھانکے گا چوتھائی سر یا منھ اپنا تو اسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتھائی سے ڈھانکے گا تو صدقہ آویگا **وَعَنْ** اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ رَاَیْتُ اُسَامَۃَ وَبِلَالًا وَاَحَدُھُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام حصین کی سے کہ کہا دیکھا مین نے اسامہ اور بلال کو اس حال مین کہ ایک انمین سے لیئے ہوا تھا مہار پکڑے ہوئے تھا مہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اٹھائے ہوئے تھا کپڑا اپنا سایہ کرتا تھا گرمی آفتاب سے یہان تک کہ مارین کنکریان جمرۃ العقبہ کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** سایہ کرتا تھا یعنی ساتھ کپڑے کے کہ اونچا تھا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تھا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اٹھائے ہوئے تھا مانند تاج کے اوپر سر مبارک پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی محرم کو سایہ کرنا اپنے پر بشرطیکہ سایہ کرنے والی چیز سر کو نہ لگے اور یہی قول اکثر علما کا ہی اور مالکؒ اور احمدؒ مکروہ رکھتے ہین اسکو **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِہٖ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ مَکَّۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَھُوَ یُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَھَافَتُ عَلٰی وَجْھِہٖ فَقَالَ اَتُؤْذِیْکَ ھَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَکَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَۃُ اَصْوُعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوِ انْسُکْ نَسِیْکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اسپر اور وہ تھا حدیبیہ مین پہلے داخل ہونے مکے کے اور تھا محرم اور وہ جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئین جھڑتی تھین منھ پر اسکے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیری کہا ہان فرمایا پس منڈوا ڈال سر اپنا اور کھلا ایک فرق کے درمیان چھ مسکینون کے اور فرق

تین صاع کا ہوتا ہے یا روزے رکھے تین دن یا ذبح کرے جانور لائق ذبح کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعب صحابی ہیں انصاری اصحاب شجرہ سے انکے پاس ایک بت تھا کہ پوجا کرتے تھے اسکو اور عبادہ بن صامت یار انکے تھے ایک روز عبادہ کعب کے پاس آئے دیکھا کہ کعب بت کو پوجکر گھر سے نکلے عبادہ گھر میں گئے اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گھر میں آئے تو دیکھا کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہے غصہ میں آئے اور چاہا کہ عبادہ کو برا کہیں پھر سوچے اور دل میں کہا کہ اگر اس بت میں کچھ قدرت ہوتی تو اپنے تئیں بچاتا یہ سوچ کر مسلمان ہوئے اللہ تعالی جب ہدایت کرتا ہے تو یون کرتا ہے اور پہلے داخل ہونے کے مکے کے یعنے اور وہ متوقع تھے کہ مکے میں جا رہینگے جبتک ممانعت نہوئی تھی داخل ہونے سے مکے میں بعد ازان مشرکین نے منع کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتے ہیں اور صاع چار سیر کا ہوتا ہے پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہ کہ آدھا آدھا صاع یعنے دو دو سیر گیہوں ہر مسکین کو دے یا تین روزے رکھے یا جانور ذبح کرے اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ الخ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی النساء فی احرامھن عن القفازین والنقاب وما مس الورس والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا او خفا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے عورتوں کو بیچ احرام انکے کے پہنے دستانون کے سے اور ڈالنے نقاب کے سے یعنی اسطرح کی نقاب سے کہ منھ کو لگے اور پہنے اس کپڑے کے سے کہ لگی ہو اسکو ورس اور زعفران اور چاہیے کہ پہنے بعد اسکے جو چاہے انواع کپڑوں سے کسنبا کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پاجامہ ہو یا کرتہ ہو یا موزہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بعد اسکے یعنے بعد نکلنے کے احرام سے حضرت شیخ رح نے تو یہ معنی لکھے ہیں اور ملا علی قاری رح نے یہ معنی لکھے ہیں کہ بعد اس چیز کے کہ ذکر کی گئی یعنے سوا چیزون مذکورہ کے جو چاہے اقسام کپڑوں سے سو پہنے اور لکھا ہے کہ ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہے درمیان زعفرانی کپڑے اور کسنبی کے اور ہمارے مذہب میں دونوں منع معلوم ہوتے ہیں خزانۃ الاکمل اور در الوالجی وغیرہما میں لکھا ہے کہ اگر پہنے محرم رنگا ہوا کسنب کا یا ورس کا یا زعفران کا چھپا تا ایکدن یا زیادہ تو اسپر دم لازم ہوتا ہے اور اگر کم ایکدن سے پہنے تو صدقہ دینا آتا ہے پس لائق یہ ہے کہ حمل کیجاوے یہ حدیث اوپر کسنبی دھوئے ہوئے کے کہ جسمین خوشبو نہو اور کہا طیبی نے کہ زیور کو کپڑوں میں کہا مجازا

وعن عائشۃ قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمات فاذا جاوزوا بنا سدلت احدانا جلبابھا من راسھا علی وجھھا فاذا جاوزونا کشفناہ رواہ ابوداؤد ولابن ماجۃ معناہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا قافلہ گذرتا ہم پر یعنے عورتوں پر اور ہوتین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھے ہوئے یعنے اور بسبب احرام کے منھ کھلے ہوتے پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارے آگے سے ڈالتے ایک ہماری چادر اپنے سر سے اوپر منھ اپنی کے یعنے اسطرح کہ منھ کو نہ لگتی پس جسوقت کہ بڑھ جاتا قافلہ سے کھول دیتین ہم منھ اپنا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکے

وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدھن بالزیت وھو محرم غیر المقتت یعنی غیر المطیب رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے استعمال کرتے تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام میں نقل کی یہ ترمذی نے ف مقتت اس تیل کو کہتے ہیں کہ پھول خوشبو کے اسمین ڈال کر پکایا جاوے تا خوشبودار ہو جاوے یا ملایا جاوے اسمین تیل خوشبو کا پھر جاننا چاہیے کہ محرم اگر سارے عضو پر تیل لگا دے خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کے تو اسپر دم یعنے جانور ذبح کرنا لازم آتا ہے اتفاقا اور اگر تیل لگا دے زیتون کا یا تلوں کا کہ اسمین خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگا دے تو اسپر دم لازم آویگا نزدیک ابوحنیفہؒ کے اور صدقہ نزدیک صاحبین کے تفصیل اسکی یہ ہے کہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ ہوں دونوں تیل خالص خوشبو سے بغیر پکائے ہوئے پس جو خوشبودار ہو کہ جسمین پھول گلاب وغیرہ کے ڈال کر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال اسکے کے اتفاقا اور اسیطرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اسمین بھی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت میں ہے کہ تیل بہت لگا دے اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون

یا تیلون کا تو اُسپر صدقہ آویگا اتفاقاً پھر یہ دم وغیرہ دونون تیلون کے استعمال سے جب لازم ہوتا ہی کہ استعمال کرے انکو بطور خوشبو لگانے کے اور اگر استعمال
کرے انکو بطور دوا کے تو نہین آئے گا اُسپر کچھ بالاجماع بخلاف استعمال کرنے مشک اور اور خوشبویون کے کہ اُنکے استعمال سے بہر نوع دم لازم آتا ہی خواہ بطور خوشبو کے استعمال
کرے خواہ بطور دوا کے یہ ہی بیچ درمختار

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَیَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِي عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی نافع سے یہ کہ ابن عمرؓ نے پائی سردی پس کہا ڈال مجھپر کوئی کپڑا ای نافع پس ڈالی مین نے اُنپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہی تو مجھپر یہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پہنے اُسکو محرم نقل کی یہ ابوداود نے **ف** ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ اگر سیے ہوئے کپڑے کو اُسطرح استعمال کرے کہ معمول ہی اُسکے استعمال کرنے کا تو منع ہی ورنہ نہین پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اُسکا اوپر ہوچکا ہی اور ابن عمرؓ نے اس سے منع کیا پس یا تو مذہب انکا یہی ہوگا کہ مطلق سیے ہوئے کے استعمال سے پرہیز کرتے ہونگے اور یا اسلیے منع کیا کہ سر ڈھانک دیا ہوگا یہ ہی مولانا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِي وَسَطِ رَاْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بیٹے مالکؓ کے سے ایسا عبداللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کھچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچون بیچ سر اپنے مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبداللہ کی اسلیے لفظ مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہین اور ابن بحینہ مین الف لکھا جاتا ہی اور بحینہ مان تھین عبداللہ کی اور بیوی مالک کی اور سر مین پچھنے لینے سے بال ضرور ٹوٹے ہونگے پس یہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہ پچھنے لے کہ وہان بال نہون تو جائز ہی بغیر فدیہ کے بیچ مسئلہ چوتھائی سر سے کم منڈاوے یا پچھنون وغیرہ کے سبب سے بال چوتھائی سر سے کم کے ٹوٹین تو صدقہ دے یعنی ایک بھوکے کو کھلاوے یا دو سیر گیہون دے اور چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے بلا عذر یا پچھنے بلا عذر لے اور اُس سے بال اسقدر ٹوٹین تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا مانند اُسکے ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کے چوتھائی یا چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے یا بسبب عارضہ کے پچھنے لے اور اسقدر بال ٹوٹین تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزون مین سے ایک چیز کرے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینون کو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنے اگر پچھنون کی جگہ سے بال منڈواوے پچھنون کے لیے تو دم آتا ہی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور صدقہ صاحبینؒ کے نزدیک اور پچھنون کی جگہ سے مراد ہی دونون کنارے گردن کے اور گدی اور اگر ساری گردن منڈواوے تو دم آتا ہی اتفاقاً اور اگر سارے سے کم منڈواوے تو صدقہ مذکورہ آتا ہی اور آپسے بال ٹوٹین تو کچھ نہین آتا یہ ہی مناسک ملا علی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی انسؓ سے کہا سینگی کھچوائی یعنی بھری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تھے محرم پشت قدم پر بسبب درد کے کہ تھا اُنکے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** یہ پچھنے لینے مقصور ہین بغیر ٹوٹنے بالون کے پس نہین اشکال کسی مین اور معہذا عذر بھی تھا

وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے اُسوقت کہ تھے بغیر احرام کے اور بنا کیا ساتھ اُنکے یعنے تصرف مین لائے اور وہ تھی بغیر احرام کے اور تھا مین پیغام پہونچانے والا درمیان حضرتؐ کے اور میمونہؓ کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی **ف** اوپر کی حدیث ابن عباسؓ کی گذری اُس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے حالت احرام مین میمونہؓ سے نکاح کیا اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جاننا چاہیے

کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم میں آئی ہے اور یہ دونوں میں سے ایک میں بھی نہیں ہے پس نہیں پہونچتی ہے یہ اُسکے درجہ کو ع درشرح حدیث یزید گر بالا گذشت **باب المحرم یجتنب الصید** باب ہے بیچ بیان محرم کے کہ بچے شکار سے ف محرم کو شکار کرنا اور راہ دکھانی اور کو اور اشارہ کرنا طرف شکار کے حرام ہے سب علما کے نزدیک اور اگر ان افعال میں سے کچھ بھی کریگا لازم ہوگا اُسپر بدلہ یعنے قیمت شکار کی ساتھ تشخیص دو عادلون کے بحسب قیمت اُس جگہ کے کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اُس سے اگر موضع شکار میں نہو اُسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اُسکی کے ہدی اگر آسکے اُسمین پس ذبح کرے اُسکو حرم میں اور اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اُسکی کے غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنے چار چار سیر دے کم اس سے ندے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ پھر اگر بچ رہے کم طعام فقیر سے للہ دیدے اُسکو یا ایک روزہ رکھے بدلے اُسکے اور قصداً شکار کرنے والا اور بھول کر کرنے والا برابر ہین اور اگر زخمی کرے شکار کو یا کاٹے عضو اُسکا یا اُکھاڑے بال اُسکے بدلہ دے اُس چیز کا کہ ناقص ہوگی قیمت اُسکی سے اور اگر اُکھیڑے پر اُسکے یا کاٹے ہاتھ یا پاؤن اُسکے پس ایسا ہو جاوے کہ بچا نسکے اپنے کو بلی وغیرہ سے پس اُسپر قیمت پوری ہے اور اگر دودھ دوہے اُسکا پس قیمت دے اُسکے دودھ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑے تو اُسکی قیمت دے اور بیچ کھانے محرم کے شکار کو تفصیل ہے کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور محرم شکار کرے کھانا اُسکا محرم کو حرام ہے بالاتفاق اور اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے یا محرم کے لیے باذن اُسکے یا بغیر اذن اُسکے کہ اُسمین کئی مذاہب اور اقوال ہین علما کے مذہب بعضے صحابہؓ کا کہ علیؓ بھی انہین مین ہین اور بعضے تابعین کا یہ ہے کہ حرام ہے محرم پر کھانا شکار کا مطلق اور دلیل اُنکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہے اور مذہب امام شافعی رح اور احمد کا یہ ہے کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور اُسکے لیے شکار کرے ساتھ اذن اُسکی کے یا بغیر اذن اُسکی کے تو حرام ہے اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے اور اگر کچھ اُسمین سے محرم کے لیے بطریق ہدیہ کے بھیجے حلال ہے اور مذہب امام ابوحنیفہؒ اور علماء اُنکے کا یہ ہے کہ حلال ہے کھانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکرے اور حکم نکرے ساتھ اُسکے اور راہ نہ بتاوے اور اشارہ نکرے طرف اُسکے اور مدد نکرے شکار کرنے میں دو یا کوئی اور اگرچہ اُسکے لیے شکار کیا جاوے چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہے اسپر اور مراد شکار سے ہے حیوان وحشی بحسب اصل خلقت کے کہ پیدائش و نسل اُسکی جنگل میں ہو پس جائز ہے محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بط گھر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلا آتا ہے بسبب ذبح کرنے کبوتر کے اور ہرن پلے ہوئے کے اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہے محرم و غیر محرم کو خواہ اُسکو کھاتے ہون یا نہ کھاتے ہون بحسب آیت شریفہ کے احل لکم صید البحر وطعامہ آخر آیت تک پھر جنگل کے جانور جو کھائے جاتے ہین حرام ہے شکار کرنا اُنکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کھائے نہین جاتے ہین اُنکو تقسیم کیا ہے صاحب بدائع نے دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین طبعاً اور ابتدا کرتے ہین ساتھ ایذا کے اکثر مانند شیر اور چیتے اور بھیڑیے اور مانند اُنکے کے پس جائز ہے محرم کو قتل کرنا اُنکا اور نہین آتا اُسپر کچھ اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتے ساتھ ایذا کے اکثر مانند ضبع وغیرہ کے پس جائز ہے محرم کو مارنا اُنکا اگر چوٹ کرین اُسپر اور نہین آتا اُسپر کچھ اور اگر چوٹ نکرین تو نہین مباح محرم کو یہ کہ ابتدا کرے ساتھ مارنے کے اگر ماریگا اُنکو ابتداً تو لازم ہوگا اُسپر بدلہ ع ملتقی

الفصل الاول فصل پہلی

عن الصعب بن جثامة انه اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا وحشيا وهو بالابواء او بودان فرده عليه فلما راى ما في وجهه قال انا لم نرده عليك الا انا حرم متفق عليه روایت ہے صعب بن جثامہؓ سے یہ کہ اُنھون نے بطریق تحفہ کے بھیجا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرتؐ تھے ابوا مین یا ودان مین پس پھیر دیا حضرتؐ نے اُنپر پس جبکہ دیکھی حضرتؐ نے وہ چیز کہ تھی بیچ چہرہ اُسکے کے یعنے ناخوشی اور غم معلوم کیا سبب نہ قبول کرنے کے فرمایا تحقیق ہمنے نہین پھیر دیا اُسکو تمپر مگر اسلیے کہ تھے ہم احرام باندھے ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابوا اور ودان نام ہے جگہون کا درمیان

مکہ اور مدینہ کے اور ظاہر آیہ حدیث دلیل ہی انکی کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو حرام کہتے ہین محرم کے لیے اور مذہب ہمارا مذہب حضرت عمرؓ اور ابوہریرہؓ اور طلحہؓ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سا ہی پس ہمارے نزدیک ادیہ ہی کہ گورخر زندہ شکار کر بھیجا تھا اسکا لینا محرم کو درست نہین اسلیے پھیر دیا لیکن ایک روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بھیجا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ران گورخر کی بھیجی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ٹکڑا اسکا بھیجا ان روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہان بھی گوشت اُسکا مراد ہو جواب یہ کہ اول زندہ گورخر بھیجا ہوگا وہ نہ لیا پھر ران اور گورخر کی کہ اُسکو بعضون نے گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نے ٹکڑا اُسکا کہا یہ بھی او ٹہری دلیل ہماری یہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کے پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرتؐ نے حکم کیا ابوبکرؓ کو کہ بانٹ دو اُسکو ہمراہیون کو اور شافعیہؒ کہتے ہین کہ پھیر دیا بگمان اسکے کہ میرے لیے شکار کیا گیا ہی ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ وَھُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِیًّا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ فَلَمَّا رَاَوْہُ تَرَکُوْہُ حَتّٰی رَاٰہُ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَرَکِبَ فَرَسًا لَہٗ فَسَاَلَھُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطَہٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَہٗ فَحَمَلَ عَلَیْہِ فَعَقَرَہٗ ثُمَّ اَکَلَ فَاَکَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْہُ قَالَ ھَلْ مَعَکُمْ مِّنْہُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْکُمْ اَحَدٌ اَمَرَہٗ اَنْ یَّحْمِلَ عَلَیْھَا اَوْ اَشَارَ اِلَیْھَا قَالُوْا لَا قَالَ فَکُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَحْمِھَا اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے سال حدیبیہ مین تیچھے رہ گئے وہ بعضے اپنے یارون کے ساتھ اور یار انکے محرم تھے اور ابو قتادہ تھے غیر محرم پس دیکھا اُنکے یارون نے گورخر پہلے انکے دیکھنے سے پس جب دیکھا یارون اُنکے نے گورخر کو چھوڑ دیا اُسکو یہان تک کہ دیکھا اُسکو ابو قتادہ نے پس سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر پھر مانگا یارون سے یہ کہ دیوین اُسکو کوڑا اُسکا پس نہ دیا اُنھون نے کوڑا پس لیا ابو قتادہ نے کوڑا یعنے گھوڑے سے اتر کر پھر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اُسکو پھر کھایا اور کھایا ساتھ والون نے پھر پشیمان ہوئے یعنے بگمان اسکے کہ محرم کو مطلق شکار کا کھانا درست نہین پس جبکہ ملے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپؐ سے یعنے حکم اُسکا کہ آیا کھانا اُسکا درست تھا ہمکو یا نہین فرمایا کہ ہی تمھارے پاس اُسمین سے کچھ کہا اُنھون نے ہمارے ساتھ ہی پاؤن اُسکا پس لیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا اُسکو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت اُن دونون کے یہ ہی کہ پس جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا حضرتؐ نے کیا تم مین سے کسی نے حکم کیا تھا ابو قتادہ کو یہ کہ حملہ کرے گدھے پر یا اشارہ کیا تھا طرف اُسکے کہا اُنھون نے کہ نہین فرمایا پس کھایا جو باقی رہا ہو اُسکے گوشت میں سے ف کھایا اُسکو اور ایک روایت صحیحہ مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھایا اُس سے تطبیق انمین یون دیجاوے کہ اول حضرتؐ نے نہ کھایا ہوگا بخوف اسکے کہ کسی محرم نے حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پھر جب یہ امر تحقیق ہو گیا نوش فرمایا اور حکم کیا تھا یعنے صریح حکم کیا تھا یا دلالت کی تھی یعنی راہ بتائی تھی اُسکی طرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہ ہی کہ دلالت زبان سے ہوتی ہی اور اشارہ ہاتھ سے اور بعضون نے کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہی اور اشارت حاضر مین اور دلالت حرام ہی محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہی حرم مین نہ حل مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت اور مدد نکی ہو اور اسمین رد ہی انکا کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو منع کرتے ہین ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ قَتَلَھُنَّ فِی الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ اَلْفَارَۃُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین نہین گناہ اُسپر کہ مارے اُنکو حرم مین اور احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچھو اور کتا کاٹ کھنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کوے سے مراد کوا سیاہ و سفید ہی کہ وہ اکثر مردار و نجاست کھاتا ہی جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہی اس سے نکل گیا کوا کھیتی کھانے والا کہ رنگ اُسکا سیاہ ہوتا ہی اور چونچ اور پاؤن لال

له بیان مذہب
له جس کو ابھی دیکھا ہے
له یعنی کھیتی کا کوا
اس طرح کا ہونا ۱۲

یعنی مارے گئے گئے کٹنے کے حکم مین ہین سب جانور درندے حملہ کرنے والے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہو عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاوین حل مین بھی اور حرم مین بھی یعنے بغیر احرام کے ہو مارنے والا یا احرام باندھے ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کھنا اور چیل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حرام ہو مارنا اُس کتے کا کہ جسمین منفعت ہو اور ایسے ہی مارنا اُس کتے کا کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا اُن جانورون کا کہ مذکور ہوا حصر انھین پر نہین ہو بلکہ یہی حکم ہو سب موذی جانورون کا مانند چیونٹی اور مچھر اور پسو اور چیچڑے اور کھٹمل اور مانند انکے کے اور اگر مارے جون تو صدقہ دے جو چاہے ہ ح ملتقی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْاِحْرَامِ حَلَالٌ مَالَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہو جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے تمھارے بیچ احرام کے حلال ہو جبتک کہ نہ کیا ہو تمنے شکار یا نہ کیا ہو واسطے تمھارے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنے اگر تم حالت احرام مین شکار کروگے یا تمھارے لیے کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنے والا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کھانا اُسکا دلیل پکڑی ہو ساتھ اس حدیث کے مالک اور شافعی نے اسپر کہ حرام ہو گوشت اُس شکار کا کہ شکار کیا ہو اُسکو غیر احرام والے نے واسطے احرام والے کے اور ابو حنیفہ نے یہ معنی لیے ہین کہ اگر بطریق ہدیہ کے بھیجا جاوے طرف تمھارے شکار تو اُسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بھیجے تو نہین حرام ہوگا معنی اسکے یہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمھارے تو نہین درست کھانا اسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اسکو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر امر یا دلالت یا اشارے اُسکے کے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کے سے ہو نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** کہا علما ہمارے نے کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اسلیے کہا کہ یہ مشابہ ہو شکار دریا کے اس بات مین کہ بغیر ذبح کے درست ہو پس نہین جائز ہو محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اُسپر بسبب مارنے اُسکے کے تصدق یعنے صدقہ دے جو چاہے اور ہدایہ مین لکھا ہو کہ ٹڈی شکار جنگل کے سے ہو کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضے علمانے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ جائز ہو شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اسلیے کہ یہ شکار دریا کا ہو اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہو بموجب اس قول اللہ تعالے کے احل لکم صید البحر ع + ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابی سعید خدریؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مار ڈالے محرم درندے حملہ کرنے والے کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** حملہ کرنے والے کو یعنے جو کہ قصد کرے مار ڈالنے اور زخمی کرنے کا مانند شیر اور بھیڑیے اور چیتے وغیرہ کے ہ ع **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ **هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ** اور روایت ہو عبد الرحمن بن ابی عمار سے کہا پوچھا مین نے جابرؓ بن عبد اللہ سے حال جانور جرغ کا کیا شکار ہو وہ پس کہا ہان پس کہا مین کہ کھایا جاوے کہا کہ ہان پھر کہا مین نے کہ سنا ہو تمنے اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہان نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو **ف** شکار ہو وہ یعنی شکار ہو کہ کھانا اُسکا محرم کو حرام ہو یا نہین اور کھانا گوشت جرغ کا نزدیک امام شافعی کے درست ہو بموجب اس حدیث کے اور امام مالکؒ اور امام اعظمؒ کے نزدیک نہین درست بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہو ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ

هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيْهِ كَبْشٌ اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال جانور جرغ کا فرمایا کہ وہ شکار ہے اور دیوے بیچ اُسکے دنبہ یا مینڈھا جسوقت کہ پہونچے اُسکو محرم نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی اگر محرم نے احرام کی حالت مین جرغ کو شکار کیا یا خرید اُسکو اُسکے بدلے ایک دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہے **وَعَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَيَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَيَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے خزیمہ بن جزی سے کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال کھانے جرغ کے سے فرمایا کیا کھاتا ہے جرغ کو کوئی یعنی نہ چاہیے کسیکو کھانا اور پوچھا مین نے حضرتؐ سے حال کھانے بھیڑیے کا فرمایا کیا کھاتا ہے بھیڑیے کو وہ کوئی کہ اسمین ہو بھلا یعنی ایمان یا تقوی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہین اسناد اسکی قوی **ف** یہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہے اگرچہ ضعیف ہے باعتبار سند کے اور قوت دی ہے اسکو روایت ابن ماجہ کی سے کہ لفظ اُسکے یہ ہین ومن یاکل الضبع اور موید ہے اسکی یہ حدیث کہ حضرتؐ نے منع کیا ہے کھانے ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کے سے کہ درندون مین سے ہو اور یہ ہے ذی ناب درندہ پس بسبب تعارض دلیلون کے بیچ تحریم اور اباحت کے مکروہ تحریمی ہے یہ نزدیک ابو حنیفہ کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهُ قَالَ فَاَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد الرحمنؓ بن عثمان تیمی سے کہ کہا تھے ہم ساتھ طلحہ بن عبید اللہ کے اور ہم تھے محرم پس ہدیہ بھیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا اور طلحہ سوتے تھے پس بعضون نے ہم مین سے کھایا یعنی اسلیے کہ جائز ہے محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہو اور بعضون نے ہم مین سے پرہیز کیا یعنی گمان کیا محرم کو کھانا اُسکا درست نہین پس جب جاگے طلحہؓ موافقت کی ان شخصون کی کہ کھایا تھا اُسکو کہا طلحہ نے پس کھایا ہمنے اسکو یعنی مثل اسکے کو ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** موافقت کی یعنے ساتھ قول کے یا فعل کے یعنے یا تو بزبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ بھی باقی رہا ہوا کھایا اور مراد جانور سے یا تو جنس ہے کہ کئی تھے یا وہ جانور بڑا تھا کہ کفایت کیا جماعت کو

بَابُ الْاِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

باب بیچ بیان روکنے محرم کے اور فوت ہوجانے حج کے **ف** روکنے محرم کے ہمارے نزدیک جب باز رکھے محرم کو حج سے بیماری یا دشمن یا خرچ ہو چکے یا محرم عورت کا یا خاوند اُسکا راہ مین مر جاوے تو چاہیے اُسکو یہ کہ بھیجے ایک بکری کہ ذبح کیجاوے اُسکی طرف سے حرم مین بیچ وقت معین کے اور احرام سے نکلے بعد ذبح ہونے اُسکے کے بغیر سر منڈانے اور بال کتروانے کے اور قارن ہو تو دو جانور بھیجے اور تینون امامون کے نزدیک رکنا بسبب دشمن ہی کے ہوتا ہے پس مریض اُنکے نزدیک باقی رہتا ہے احرام پر اور اگر عذر جاتا رہے اور حج فوت ہو نکلے احرام سے ساتھ عمل عمرے کے اور فوت ہونے حج کے یعنی احرام باندھے ہوئے تھا اور نہ پایا مکان وقوف کا یعنے عرفات بیچ زمانہ وقوف کے کہ وہ بعد زوال عرفہ سے تا طلوع فجر دن نحر کے ہے اگرچہ ایک ساعت ہو اور یہان ایک عجیب مسئلہ ہے کہ اگر کوئی پہونچے وہان اخیر رات نحر کے مین اور نماز عشا کی پڑھی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاوینگا عرفات کو تو فوت ہو گی عشا اور مشغول ہونگا عشا مین تو فوت ہوگا وقوف پس بعضون نے تو کہا ہے کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اُس سے وقوف اور بعضون نے کہا کہ چھوڑ دے نماز اور جاوے طرف عرفہ کے بیچ بیچ ملتقی مسئلہ درمختار مین لکھا ہے کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چھوڑ دے نماز اور جاوے عرفات کو **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا روکے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتون سے یعنے بعد حلال ہونے کا ل کے اور ذبح کی ہدی اپنی یہان تک کہ عمرہ کیا

اگلے سال نقل کی یہ بخاری نے ف روکے گئے یعنے عمرے کا احرام باندھ کر مکے کو چلے تھے مشرکون نے روکا حدیبیہ مین حضرتؐ احرام سے نکل آئے اور واو واسطے جامع نسا نہ انکے مین طلق جمع کے لیے ہی یعنے منڈوانا وغیرہ ترتیب سے نہین مذکور ہی اور صحیحین مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے احرام سے نکلے حدیبیہ مین جبکہ روکا انکو مشرکون نے اور حضرتؐ تھے احرام باندھے ہوئے عمرے کا پس نحر کیا یعنے ہدی ذبح کی پھر سر منڈایا پھر فرمایا اپنے اصحاب کو کہ کھڑے ہو پس نحر کرو پھر سر منڈاؤ اور ہدایہ مین ہی کہ پھر احرام سے نکلے کہا ابن ہمام نے کہ اس قید نے یہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سے نکلتا محصر پہلے ذبح ہونے ہدی کے پس اگر محصر یعنی رکنے والے نے ہدی بھیجی اور کہدیا کہ فلانے دن ذبح کرنا اور اسنے گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنے کوئی چیز ممنوع احرام کی پھر معلوم ہوا کہ اُس روز نہ ذبح ہوئی تھی لازم ہوگا اسپر بدلہ یعنے جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر کہ یہ حرم ہی اور جائز ہی امام شافعیؒ کے نزدیک ذبح کرنا ہدی رکنے کا جہان روکا جاوے اور حنفیہؒ کہتے ہین کہ نہ ذبح کرے محصر ہدی کو مگر حرم مین اور باقی ہدایا مین اتفاق ہی دونون کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رُکنے کی جگہ ذبح کرنے کو کہتے ہین دلیل انکی یہ ہی کہ حضرتؐ نے اور صحابہؓ نے حدیبیہ مین ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہی اور حنفیہؒ یہ جواب دیتے ہین کہ ممکن نہ تھا ہدی کا پہونچنا حرم مین پس بضرورت وہین ذبح کی اور بعضے کہتے ہین کہ کچھ حدیبیہ حل مین ہی اور کچھ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہو اور اگلے سال یعنے ساتوین برس ہجری مین اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنے رُک جاوے تو قضا اُسکی کرے ہمارے نزدیک قضا اُسکی واجب ہی اور شافعیؒ کے نزدیک اُسپر قضا نہین اور اگلے سال کے عمرے کا نام عمرة القضا ہونا موید ہی ہمارے مذہب کا ع ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عبد اللہؓ بن عمرؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے عمرے کے لیے پس روکا کفار قریش نے درے خانہ کعبہ کے پر ذبح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ہدی اپنے کے اور سر منڈوایا اور کترولئے بال یارون اُنکے نے نقل کی یہ بخاری نے ف یارون اُنکے نے یعنے بعضے یارون نے بال کتروائے اور بعضون نے سر منڈائے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نہین لازم ہی سر منڈانا یا بال کتروانے محصر پر نزدیک ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے اور ابو یوسفؒ نے کہا کہ کرنا چاہیے ایک چیز کو انمین سے اور اگر نہ کریگا تو احرام سے نکل آئیگا اور نہین آویگا اُسپر کچھ ع ع **وَعَنْ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مسورؓ بن مخرمہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا پہلے سر منڈانے کے اور حکم کیا اپنے صحابیون کو ساتھ اسکے یعنے ساتھ نحر کے پہلے سر منڈانے کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيْ اَوْ يَصُوْمُ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ اُنھون نے کہا کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے قول اُنکا کہ اگر روکا جاوے ایک تمھارا حج کرنے سے یعنے مانع ہو کوئی عذر بڑے رکن حج کے سے کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور مانع ہو طواف اور سعی سے تو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروے مین پھر حلال ہووے ہر چیز سے یعنے جو کچھ احرام مین کرنا حرام تھا وہ درست ہوا یہان تک کہ حج کرے اگلے سال پھر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر نپاوے ہدی نقل کی یہ بخاری نے ف جاننا چاہیے کہ فائتؒ یعنے جسکا حج فوت ہوا اگر وہ مفرد ہو تو اُسپر قضا ہی حج کی سال آیندہ مین اور نہ عمرہ ہی اُسپر اور نہ دم یعنے جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کے کہ اگر حج کرنے سے روکا جاوے راستے مین تو حرم مین ہدی بھیجے جب وہ وہان ذبح ہو تو احرام سے نکل جاوے اور سال آیندہ قضا کرے حج کی اور ایک عمرہ کرے اگر مفرد ہی اور اگر قارن ہی تو دو عمرے کرے اور اگر وہان پہونچکر روکا جاوے

فائت وہ کہ احرام باندھ کر چلا تھا دیر ہو گئی وقوف عرفات کا فوت ہوا اور محصر وہ کہ احرام باندھ کر چلا تھا بسبب بیماری یا دشمن وغیرہ کے

یعنے وقوف عرفہ کا بسبب عذر کے نہ میسر ہووے طواف و سعی کر سکتا ہی تو طواف و سعی کرے یعنی عمرہ کرکر احرام سے نکل آوے اور سال آئندہ مین قضا حج کی کرے پھر بدنے
ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر ہدی نپاوے اور اس حدیث مین یہی صورت مذکور ہی اور اگر ہو فائت قارن یعنے حج اور عمرے کی نیت کی ہو تو وہ طواف
کرے واسطے عمرے کے اور سعی کرے اُسکے لیے پھر دوسرا طواف کرے واسطے فوت ہونے حج کے اور سعی کرے اُسکے لیے اور سر منڈواوے یا بال کترواوے اور
باطل ہوگا اُس سے دم قِران کا اور اگر ہوگا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اُسکا اور ساقط ہوگا اُس سے دم اُسکا اور اگر ساتھ لایا ہو ہدی کرے اُسکو جو چاہے اور ان
سب فوت کرنے والون پر نہین واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ
حَبَسْتَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا داخل ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کے پس فرمایا واسطے
اُسکے شاید کہ تو ارادہ رکھتی ہی حج کا یعنے ہمارے ساتھ پس ہم بھی چاہتے ہین کہ چلے تو حج کے لیے ہمارے ساتھ کہا اُسنے یعنے ہان ارادہ رکھتی ہون ولیکن قسم ہی اللہ کی
نہین پاتی مین اپنے تئین مگر بیمار اپنے مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کے نہین جانتی کہ حج پورا کر سکون گی پس فرمایا واسطے اُسکے کہ حج کر تو یعنے احرام
حج کا باندھ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنے کا احرام سے اُس جگہ ہوگا کہ روکے تو مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جس جگہ مجکو مرض پیدا
ہو اور نہ چل سکون مین خانہ کعبہ کی طرف پس اُس جگہ احرام سے باہر نکل آؤنگی مین اور تینون امام جو کہتے ہین کہ احصار یعنے رکنا بسبب مرض کے
نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے مباح ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرتؐ اُسکو ساتھ شرط کرنے کے
کیونکہ غایت مشقت اور امام اعظمؒ جو کہتے ہین کہ احصار بسبب مرض کے بھی ہوتا ہی وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کے کہ آگے آتی ہی
اور دلیل اُنکی یہ ہی کہ ابن عمرؓ منکر تھے شرط کرنے کے اور کہتے کہ کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت تمہارے نبی کی اور یہ بھی کہتے کہ فائدہ شرط کرنے کا یعنی اس
عورت کے حق مین یہ تھا کہ جلدی احرام سے نکل آوے اسلیے کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر کر نکلتی یعنی جب پہونچتی ہدی اپنی جگہ پر اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا مقرر کہ
درست نہین کہ احرام سے باہر نکلے یہان تک کہ ذبح کیجاوے ہدی اسکی حرم مین مگر یہ کہ شرط کرے یعنے اگر شرط کرے کہ جہان مین رکون وہان احرام سے
نکل آؤن تو مجرد رکنے کے حلال ہو جاتا ہی بغیر ذبح ہونے ہدی کے ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ رَوَاهُ روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے صحابہؓ کو یہ کہ بدلین ہدی کے جانورون کو وہ جانور کہ ذبح کیے تھے سال حدیبیہ کے مین بیچ عمرۃ القضا کے
نقل کی ف یعنے پہلے وقت احصار یعنے رکنے کے کہ جانور ہدی کے ذبح کیے تھے سال آئندہ کہ عمرہ قضا کا بجا لاوین اور جانور بدلے اُنکے ذبح کرین تا ذبح
کرنا حرم مین واقع ہو اسلیے کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہی مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہی اور یہ جس صورت مین کہ ذبح کرنا حدیبیہ
مین غیر حرم مین تھا ظاہر ہی اور اگر ہم کہین کہ حدیبیہ مین بھی حرم مین تھا اسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہی پس بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے
فضیلت کے تھا اور امر واسطے استحباب کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مشکوۃ کے مین بیچ سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور ایک نسخہ مین لاحق کر دیا ہی لفظ
ابوداؤد کا اور ایک نسخہ مین یہ عبارت زیادہ ہی وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحٰق ح ح ع وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی
حجاج بن عمرو انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنے پاؤن اُسکا یا لنگڑا ہو جاوے پس تحقیق ہو گیا حلال

یعنے جائز ہو اسکو کہ ترک کرے احرام کو اور پھر آوے اپنے وطن کی طرف اور لازم ہو اسپر حج اگلے سال نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا ابوداود نے ایک روایت مین یا بیمار ہو جاوے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہو اور مصابیح مین کہا بغوی نے کہ ضعیف ہو **ف** یا بیمار ہو یعنے جسکو حادث ہو بعد احرام کے کوئی مانع سواے احصار دشمن کے تو بھی جائز ہو ترک کرنا احرام کا یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ حصار یعنے رکنا بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہو جیسا کہ مذہب ابوحنیفہؒ کا ہو اور یہ ضعیف ہو یعنے سند بغوی کی ضعیف ہو پس اسکی سند ضعیف ہونے سے یہ نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بھی ضعیف ہو اور برتقدیر تعارض کے ترجیح ہوگی حسن کہنے ترمذی کو اوپر ضعیف کہنے بغوی کے اور ایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کے صحیح بھی ہو اور توربشتی نے کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہو ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہو عبدالرحمن بن یعمر دیلی کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حج عرفہ ہو یعنے بڑا رکن حج کا نوین تاریخ ذیحجہ کے وقوف عرفات کا ہو جسنے کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کے مین یعنی دسوین رات ذیحجہ کی مین پہلے طلوع ہونے فجر کے پس بتحقیق پایا اسنے حج دن منی کے تین ہین یعنے گیارھوین بارھوین تیرھوین کہ جنکو ایام تشریق کہتے ہین ان تین دنون مین منی مین رہتے ہین اور رمی کرتے ہین پس جو شخص کہ جلدی کرے بیچ دو دن کے پس نہین گناہ اسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہین گناہ اسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہو **ف** پایا حج یعنے حج فوت نہوا اور امن مین رہا فساد سے اگر جماع نکیا پہلے وقوف کے اور جسنے وقوف نکیا یعنی نہ ٹھہرا عرفات مین یہان تک کہ فجر ہوگئی واجب ہو اسپر یہ کہ نکل آوے احرام سے ساتھ افعال عمرے کے اور حرام ہو اسپر ہمیشہ احرام باندھے رہنا سال آیندہ تک اور جو شخص جلدی کرے الخ یعنی جو شخص کنکریان تینون مناروں پر بارھوین تاریخ پیچھے دوپہر کے مار کر چلا آیا مکہ مین پس نہین اسپر کچھ گناہ اور ساقط ہوا اسے تیرھوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنا تیرھوین کی اور جو کوئی بارھوین تاریخ مناروں کو کنکریان مار کر منی ہی مین ٹھہر رہا یہان تک کہ تیرھوین تاریخ بھی تینون مناروں کو کنکریان مارین تو اسپر بھی گناہ نہین یعنے دونون باتین برابر ہین جائز ہونے مین اگرچہ تاخیر افضل ہو بسبب کثرت عبادت کے اور آیا ہو کہ اہل جاہلیت دو فریق تھے بعضے تعجیل کو گناہ جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو پس یہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل و تاخیر دونون برابر ہین اور کسی مین گناہ نہین ع ح

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب ہو بیچ بیان حرمت حرم مکے کے محفوظ رکھے اسکو اللہ تعالے آفات سے **ف** حرم کہتے ہین اس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکے کے ہو بسبب تعظیم کعبے کے حرم کو بھی اللہ تعالے نے معظم و مکرم کیا ہو اور حرم اسکا نام اسلیے ہوا کہ بسبب بزرگی اسکی کے حرام کی ہین اللہ تعالی نے اسمین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہہ اور سبب حرم ہونے کا بعضون نے یہ کہا ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بھیجا تو وہ ڈرتے تھے شیطان سے کہ ہلاک نکر ڈالین مجکو پس بھیجا اللہ تعالے نے ملائکہ کو تا نگہبانی انکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین وہان فرشتے کھڑے ہوئے ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہہ کھڑے رہنے فرشتون کی تھی وہ حرم ہوئی اور بعضون نے کہا کہ جب حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وقت بنانے کعبے کے رکھا روشن ہوگئی اس سے زمین ہر طرف سے پس جتنی زمین روشن ہوئی بسبب روشنی حجر اسود کے وہ حرم ہوئی اور حدون حرم کے اوپر منارے بنے ہوئے ہین علامت کے لیے ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کے نہین ہین ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ف اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ چیزین کعبہ مین کرنی درست ہین حرم کی تعظیم کعبہ ہی کے سبب سے ہو [illegible]

وَاِنَّہٗ لَمْ یَحِلَّ الْقِتَالُ فِیْہِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ یَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ فَھُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَۃِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُعْضَدُ شَوْکُہٗ وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُہٗ وَلَا یَلْتَقِطُ لُقَطَتَہٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَھَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ لِقَیْنِھِمْ وَلِبُیُوْتِھِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا یُعْضَدُ شَجَرُھَا وَلَا یَلْتَقِطُ سَاقِطَتَھَا اِلَّا مُنْشِدٌ روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکے کے کہ نہین ہو ہجرۃ ولیکن جہاد او رنیت خالص کرنی عمل مین باقی ہو اور جسوقت کہ بلائے جاؤ جہاد کے لیے یعنے حکم کرے امام جہاد کے لیے نکلنے کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کے کہ تحقیق یہ شہر یعنے ساری زمین حرم حرام کیا اُسکو اللہ تعالےٰ نے یعنی حرام کی لوگون پر ہتک اُسکی اور واجب کی اُنپر تعظیم اُسکی اُسدن سے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو یعنے حرمت اسکی قدیم سے ہو پس وہ حرام کیا گیا ہو ساتھ حرمت اللہ تعالی کے قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال اُسمین کسی کے لیے پہلے مجھسے اور نہین حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک ساعت دن سے یعنی دن فتح مکے کے پس وہ حرام کیا گیا یعنے ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے کی طرح تک کاٹا جاوے درخت خاردار اُسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اُس سے اور نہ بھگایا جاوے شکار اُسکا یعنی نہ متعرض ہو اُس سے ساتھ شکار کرنے اور وحشت دلانے اور برانگیختہ کرنے کے اور نہ اُٹھایا جاوے لقطہ اُسکا مگر جو شخص کہ تعریف کرے اُسکو یعنی اُسکو جائز ہو اُٹھانا اُسکا اور نہ کاٹی جاوے گھاس اُسکی پس کہا عباسؓ نے یارسول اللہ مگر اذخر یعنے اذخر کہ نام ایک گھاس کا ہو اُسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے لہارون اور سُنارون اُنکی کے ہو یعنے اُنکو احتیاج پڑتی ہو اسکی بیچ لگانے لوہے اور سونے چاندی کے اور واسطے گھرون اُنکے کے یعنی گھرون کی چھتون مین کام آتی ہو پس فرمایا مگر اذخر یعنے اُسکو اکھاڑو تو جائز ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہؓ کے یہ ہو کہ نہ کاٹا جاوے درخت اُسکا اور نہ اُٹھاوے گری چیز اُسکی مگر تلاش کرنے والا

ف نہین ہجرۃ الخ یعنے جب حضرتؐ ہجرت کرکر مکے سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرۃ فرض تھی اُسپر کہ استطاعت رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دار الحرب نرہا پس نہین حاصل ہوتا اب بسبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہو اجر بسبب جہاد کے اور اچھی نیت کے اور باقی ہو قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہو واسطے محافظت دین کے اور احکام اسلام کے اور نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اُسکا چہ جاے ویسا درخت اور ہدایہ مین لکھا ہو کہ جو کوئی کاٹے گھاس حرم کی یا درخت کہ اُسکا مملوک نہین اور آپسے اُگا ہو تو لازم ہوتی ہو قیمت اُسکی مگر خشک گھاس کے کاٹنے مین قیمت نہین دینی آتی لیکن کاٹنا اُسکا بھی درست نہین اور چرائی بھی نچاوے گھاس حرم کی مگر اذخر کہ اُسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہو اور کماۃ یعنے کھنبی بھی مستثنےٰ ہو اسلیے کہ نباتات سے نہین ہو اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہو چرانا چارپایون کا حرم کی گھاس مین اور لقطہ اُس چیز کو کہتے ہین کہ پڑی پاوے اور مالک اُسکا معلوم نہو تو حکم اُسکا غیر حرم مین یہ ہو کہ تعریف کرے یعنے لوگون کے مجمع مین کہتا پھرے کہ کسی کی چیز ہمنے پائی ہو پھر اگر مالک نہ ملے اور یہ فقیر ہو تو اپنے کام مین لاوے اور اگر غنی ہو تو تصدق دیدے بعد ازان اگر مالک آجاوے تو اُسکو قیمت اُسکی دیوے اور حرم کے لقطہ مین نہین ہو مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث مین فرمایا یہان تک کہ مالک ملے پس خرچ نکرے اُسکو اور نہ تصدق کرے اور نہ مالک ہوتا ہو اور یہ مذہب شافعیؒ کا ہو اور اکثر علما نے فرق نہین کیا ہو درمیان لقطہ حرم اور غیر اُسکے کے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہو اور دلیل اُنکی اور حدیثین ہین کہ مطلق آئی ہین چنانچہ باب لقطہ کے مین آوینگی انشاء اللہ تعالیٰ اور معنی اِس حدیث کے اُنکے نزدیک یہ ہین کہ ایک برس کامل تک مکے مین بھی تعریف کرے جیسیکہ اور جاے کرتے ہین اور مخصوص ساتھ ایام موسم کے نہین ہو حاصل یہ کہ اسطرح اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم یہ نلیجاوے کہ وہان تعریف مخصوص ایام موسم ہی پر ہو واللہ اعلم

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ لِاَحَدِکُمْ اَنْ یَّحْمِلَ بِمَکَّۃَ السِّلَاحَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین حلال واسطے کسی کے تم مین سے یہ کہ اٹھاوے مکہ مین ہتھیار نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یعنے ہتھیار اٹھانا مکہ مین بدون ضرورت کے نہین درست ہی یہ قول جمہور علما کا ہی اور حسن نے کہا کہ مطلق ہتھیار اٹھانا مکے مین مکروہ ہی یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ
بلا ضرورت ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِہِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَہُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ اِنَّ
ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اُقْتُلْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکے مین دن فتح مکے کے اور اُنکے
سر مبارک پر تھا خود پس جب کہ اُتارا اُسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑے ہوئے ہی پردے کعبے کے فرمایا مار ڈال اُسکو نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے حضرت جو خود پہنے ہوئے مکے مین داخل ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکے مین بغیر احرام کے جائز ہی اُسکو کہ نہ ارادہ رکھتا ہو نسک
یعنے حج یا عمرے کا اور یہ صحیح قول شافعی کا ہی اور شمنی نے کہا کہ دلیل ہماری یہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سے بغیر احرام کے
اور یہ بھی ہی کہ احرام واسطے تعظیم اُس جگہ کے ہی پس برابر ہی حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اور غیر انکا اور حضرت جو بغیر احرام کے داخل ہوئے دن فتح
مکے کے تو حلال ہو گیا تھا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کے جیسا کہ سمجھا جاتا ہی اس حدیث سے انہا لم تحل لاحد قبلی الخ اور مار ڈالا اُسکو کہا طیبی نے
کہ مرتد ہو گیا تھا ابن خطل اور مار ڈالا تھا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تھا اُسکی اور ایک لڑکی گانے والی تھی کہ ہجو کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اصحاب کرام انکے کی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا اُسکے مار ڈالنے کا اس سے مالک اور شافعی دلیل پکڑتے ہین اسپر کہ جائز ہی قائم کرنا حدود کا اور قصاص کا
بیچ حرم مکے کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتے ہین کہ اُسکو مارا بسبب مرتد ہونے کے اور مانا کہ اگر قتل قصاص ہی کے لیے کیا تو حمل کرینگے ہم
کہ قتل اُسکو بیچ ساعت مباح ہونے حرم کے ہوا ہو ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ
عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے یعنے مکے مین دن فتح مکے کے
بغیر احرام کے اور اُنپر تھی پگڑی سیاہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر ایہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خود پہنے ہوئے ہونگے اور اُسپر عمامہ باندھا ہوگا اور احرام نہ باندھنے
کی تقریر ابھی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی پہننا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہی ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَۃَ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ وَکَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ وَفِیْہِمْ اَسْوَاقُہُمْ وَمَنْ لَیْسَ مِنْہُمْ قَالَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنے کعبہ کا پس جسوقت کہ پہونچیگا بیچ میدان ایک زمین کے دھنسایا
جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے یعنے سب کے سب دھنسائے جاوینگے کہا مین نے یا رسول اللہ کسطرح سے دھنسایا جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے
اور اُنمین ہونگے بازاری اُنکے اور وہ شخص کہ نہین انہین سے یعنے کفر مین اور بیچ قصد خراب کرنے کعبہ کے شریک اُنکے نہین ہونگے بلکہ ضعیف اور قیدی
اُنکے ہونگے اور فرمایا دھنسائے جاوینگے ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے پھر اُٹھائے جاوینگے اپنی نیتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ خبر دی ہی
حضرت نے آخری زمانے کے حال کی کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین یہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اُسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا
کہ دھنسائے جاوینگے الخ یعنے وہ دھنسائے جاوینگے پس داخل ہونگے اُنمین یہ بھی اگرچہ قصد انکا اُنکا سا نہین ہونے کا اسلیے کہ اُنھون نے بڑھائی بھیڑ اُنکی اور
مدد کی اُنکی فساد اُنکے پر پھر اُٹھائے جاوینگے سب اپنی نیتون پر کہ جو نیت اسلام کی رکھتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکھتا ہوگا دوزخی ہوگا ع
وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیوں چھوٹی اور پتلی کا حبشیون مین سے

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مقصد یون ہے کہ خرابی کعبہ کی حبشی کے ہاتھ ہوگی اور یہ جائے عبرۃ ہے کہ کعبہ باوجود اسقدر عظمت کے ایک حقیر آدمی کے ہاتھ سے خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی عالم کی متعلق ہے ساتھ وجود اس خانۂ مبارک کے ۱۲ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون خراب کرنے والے کعبہ کے کو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ بھدا اکھاڑیگا خانۂ کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی یہ بخاری نے **ف** افحج ساتھ تقدیم ح کے جیم پر اسکو کہتے ہین کہ نیچے اسکے آپسمین نزدیک ہون اور ایڑیان اور پنڈلیان دور دور ۱۲ علی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہے اسمین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بند کرنا الخ یعنے خریدے غلہ گرانی مین اس نیت سے کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچیگا یہ حرام ہے ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہے جیسا کہ فرمایا کجروی ہے یعنے میل کرنا ہے حق سے طرف باطل کے جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہے ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ۱۲ مسئلہ مکروہ ہے احتکار یعنے بند کر رکھنا قوت آدمیون اور جانورون کے کا نیت مذکورہ سے اُس شہر مین کہ ضرر کرے شہر والون کو ملتقی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مکے کے یعنے جبکہ رخصت ہونے وہان سے دن فتح مکے کے کیا خوب شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میرے اور اگر تحقیق قوم میری یعنے قریش نہ نکالتے مجھکو تجھسے نہ رہتا مین کہین سوائے تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے **ف** یہ دلیل ہے جمہور کی اسپر کہ مکہ افضل ہے مدینہ سے اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہے مکہ سے ۱۲ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بیٹے عدی بیٹے حمراء کے سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اوپر حزورہ کے پس فرمایا قسم ہے اللہ کی تحقیق تو البتہ بہتر زمین خدا کا ہے اور بہت محبوب زمین خدا کا طرف خدا کے اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجھسے نہ نکلتا مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حزورہ نام ایک جگہ کا ہے مکے مین وہان حضرت نے کھڑے رہ کر مکے کو خطاب کر کر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ لائق ہے مومن کو یہ کہ نہ نکلے مکے سے مگر جبکہ نکالا جاوے اُس سے حقیقۃً یا حکمًا اور حکمًا سے مراد ہے ضرورت دینی یا دنیوی اور اسلیے کہا گیا ہے کہ داخل ہونا مکے مین سعادت ہے اور نکلنا اُس سے شقاوت ہے ۱۲ اس مسئلہ مین جو علما نے اختلاف کیا ہے ملا علی رح نے اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہے اور درمختار مین لکھا ہے کہ نہین مکروہ ہے مجاورت مکے اور مدینہ کی یعنے رہنا انمین اُسکے لیے کہ اعتماد رکھتا ہو اپنے نفس پر یعنے جانتا ہو کہ مجھسے گناہ نہین ہونے کا تو وہان رہے والا نہ رہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم فیہا فقولوا ان اللہ قد اذن لرسولہ ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیہا ساعۃ من نہار وقد عادت حرمتہا الیوم کحرمتہا بالامس ولیبلغ الشاہد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو قال قال انا اعلم بذلک منک یا ابا شریح ان الحرم لا یعیذ عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ متفق علیہ وفی البخاری الخربۃ الجنایۃ روایت ہی ابی شریح عدوی سے یہ کہ انہون نے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال مین کہ وہ بھیجتا تھا لشکر طرف مکہ کے یعنی واسطے لڑنے کے اجازت دے مجھکو اے امیر تا بیان کرون مین واسطے تیرے ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ کے سُنا اُسکو کانون میرے نے اور یاد رکھا اُسکو دل میرے نے اور دیکھا اُسکو آنکھون میری نے جسوقت کہ فرمایا اُسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اُسپر پھر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہی اُسکو اللہ نے اور نہین بزرگی دی اُسکو لوگون نے پس نہین حلال واسطے اُس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی کرے اُسمین یعنی اگرچہ لائق قتل کے ہو اور یہ جو کہ لائق قتل کے نہو اُسکو ہر جگہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹے اُسمین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈھونڈھے بسبب لڑنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسمین پس کہو واسطے اُسکے تحقیق اللہ نے اذن دیا واسطے رسول اپنے کے اور نہین اذن دیا تمکو اور سوا اُسکے نہین کہ اذن دیا واسطے میرے اُسمین ایک ساعت دن مین سے اور ہو گئی تعظیم اُسکی آج کے دن یعنی دن خطبہ مذکورہ فرمانے کے مانند تعظیم اُسکی کے جو کل گذری ہوئی کے یعنے سوا ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہونچا دے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کیا جواب دیا تجکو عمرو نے کہا ابو شریح نے کہ کہا عمرو نے مین خوب جانتا ہون اُسکو یعنی اس حدیث کو تجسے اے ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون کے اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ بخاری کے معنی خربہ کے قصور کے ہین **ف** عمرو بن سعید حاکم تھا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کی طرف سے پس وہ لشکر بھیجتا تھا طرف مکے کے واسطے قتل کرنے عبد اللہ بن زبیر کے اُسکو ابو شریح صحابی نے کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کہ خروج کرے خلیفہ پر یعنے اسکے گمان مین عبد الملک خلیفہ برحق تھا اُسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نے حال آنکہ وہ خلیفہ باطل تھا اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون کے یعنی جو کوئی کسیکا خون کرکر حرم مین چلا آوے تو حرم اُسکو بھی پناہ نہین دیتی اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے یعنے اگر کوئی فساد دین مین کرے یا اور کوئی قصور کرے جیسیکہ مال کسیکا تلف کرے یا حق کسیکا ضائع کرے اور پھر حرم مین بھاگ کر چلا آوے بدلہ اُسکا اُس سے ساقط نہین ہونے کا حاصل یہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہگار ہی کہ طاعت امام سے نکل گیا ہی اگر حرم سے نکل آویگا وہان سزا اُسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اُسکو مارونگا ؏ **وعن** عیاش بن ابی ربیعۃ المخزومی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال ہذہ الامۃ بخیر ما عظموا ہذہ الحرمۃ حق تعظیمہا فاذا ضیعوا ذلک ہلکوا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگی یہ امت ساتھ بھلائی کے جب تک کہ تعظیم کرینگی اس حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکے کی حق تعظیم اُسکی کا اور جسوقت کہ ضائع کرینگے اس تعظیم کو ہلاک ہو جاوینگے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اسمین کچھ مسائل کہ متعلق حج کے ہین لکھے جاتے ہین حج غنی کا افضل ہی حج فقیر کے سے اور حج فرض اولے ہی فرمانبرداری والدین کی سے بخلاف حج نفل کے کہ اس سے فرمانبرداری والدین کی افضل ہی اور بنانا سرا کا افضل ہی حج نفل سے اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ مین یعنے صدقہ افضل ہی یا حج نفل بزازیہ مین ترجیح دی ہی افضلیت حج کو اسلیے کہ اسمین مال بھی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی بھی ہوتی ہی اور وقوف جمعہ کو زیادتی ہی ستر حجون پر اور مغفرت کیجاتی ہی اسمین ہر شخص کی بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہی کہ حج سے بڑے گناہ بھی جھڑتے ہین یا نہین بعضون نے کہا کہ ہان جھڑتے ہین جیسے حربی مسلمان ہوتا ہی تو اسکے سب گناہ جھڑتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالے کے گناہ جھڑتے ہین اور بندون کے حق نہین معاف ہوتے جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہی تو اللہ تعالے کے گناہ

معاف ہوتے ہین نہ بندون کے اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ بڑے گناہون کو نہین جاتی ہی مگر توبہ اور نہین کوئی قائل ہی ساقط ہونے دین کے اگرچہ حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوۃ کے مگر ہان گناہ دیر کرکے ادا کرنے قرض کا اور تاخیر کرنے نماز کا اور مانند انکے کا ساقط ہوجاتا ہی اور جو کہ چھوٹے گناہ کے قائل ہوئے ہین مراد انکی یہی ہی اور مستحب ہی داخل ہونا کعبہ مین جبکہ نہ ستاوے کسیکو یا اور کوئی اور نہین جائز خریدنا کعبہ کے غلاف اور پردے کا ہی شیبہ سے بلکہ لیوے تو امام سے لیوے یا اُسکے نائب سے اور جائز ہی اُسکو پہننا انکا اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کہین سے کوئی کسیکو قتل کرکر حرم مین آن بیٹھے تو اُسکو قتل نکرے جبتک کہ وہان سے باہر نہ نکلے مگر جبکہ حرم ہی مین قتل کرے تو قاتل کو وہان مارنا جائز ہی اور اگر قتل کرے خانہ کعبہ مین تو اُسمین قتل نکیا جاوے اور مکروہ ہی استنجا کرنا آب زمزم سے نہ نہانا اور مکہ افضل ہی مدینہ سے مگر جس قطعہ زمین پر کہ لگے ہین اعضا علیہ الصلوۃ والسلام کے یعنے دفن کیے گئے ہین اُسپر وہ مطلق افضل ہی حتے کہ کعبہ سے اور عرش و کرسی سے بھی اور زیارت حضرت کی قبر کی مستحب ہی بلکہ بعضون نے کہا ہی کہ واجب ہی اُسکے لیے کہ فراغت رکھتا ہو اور حج پہلے کرے زیارت سے اگر حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکھتا ہی چاہے حج پہلے کرے چاہے زیارت جبتک کہ نگذرے مدینہ پرسے اور اگر مدینہ پرسے گذرے تو پہلے حضرت کی زیارت ہی کرے بالضرور اور چاہیے کہ نیت کرے ساتھ زیارت کے زیارت حضرت کی مسجد کی بھی اسلیے کہ فرمایا ہی حضرت نے کہ نماز اُسمین بہتر ہی ہزار نمازون سے بیچ غیر اسکی کے سوائے مسجد حرام کے یعنے اُسمین لاکھ نمازون کا ثواب ہوتا ہی اور اسیطرح اور عبادتون کا بھی ثواب وہان زیادہ ہوتا ہی یہ مسائل دُرمختار مین سے لکھے گئے پھر چاہا مین نے کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اُسکے ایک جا لکھون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کے فائدہ مین متفرق لکھے جاچکے ہین مگر ایکجا اکٹھے لکھنے مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی پس اس عرصہ مین رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا کا کہ اُسمین مسائل ضروری حج کے معتبر کتابون سے بہت اچھی ترتیب سے لکھے ہین اس عاجز کے ہاتھ لگ گیا اُسکو ہندی زبان مین کرکر ایک فصل مین لکھتا ہون

فصل جاننا چاہیے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اُسکو چاہیے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی رضامندی اور ادائے فرض کا ارادہ کرے کچھ خیال نام نمود کا نہو والا سب محنت برباد جاویگی پھر اگر یہ ہندوستان کا رہنے والا ہی تو جب جہاز مین بیٹھ کر طرف مکہ معظمہ کے جانے لگے محاذی یلملم احرام باندھے اور باندھنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط احرام حج کا باندھنا کہ اُسکو افراد کہتے ہین دوسرے یہ کہ احرام عمرے کا باندھے اور پھر مکہ معظمہ مین پہونچکر افعال عمرے کے حج کے مہینون مین کرکر احرام سے نکل آوے پھر احرام باندھکر حج ادا کرے اس قسم کو تمتع کہتے ہین تیسرے یہ کہ احرام عمرے کا باندھے غیر مہینون حج کے مین اور افعال عمرے کے کرکر احرام سے نکل آوے چوتھے یہ کہ میقات پر یا محاذی اُسکے پہونچکر احرام حج اور عمرے کا ساتھ باندھے پھر صورتین مکہ شریف مین پہونچکر افعال عمرے کے بجالاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج کے آوین افعال حج کے کرکر احرام سے نکلے اُسکو قران کہتے ہین اور یہ امام اعظم رحمہ کے نزدیک افراد و تمتع سے بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندھنے کا کرے تو مستحب ہی کہ ناخن ہاتھ پانون کے اور بال بغلون اور زیر ناف کے دور کرے اور لبین لیوے اور اگر عادت سر منڈانے کی ہو تو سر بھی منڈواوے والا کنگھی کرے اور اگر بیوی یا لونڈی ساتھ ہووے تو صحبت کرے پھر وضو کرے یا نہاوے اور نہانا افضل ہی اور باندھے لنگ اور اوڑھے چادر نئی اور سفید اور یہ افضل ہی اور اگر دونون دھوئی ہوئی ہون یا پہنے ایک کپڑا کہ اُس سے ستر ڈھنک جاوے تو بھی جائز ہی اور خوشبو لگاوے اور پڑھے دو رکعتین پھر اگر ارادہ قران کا رکھتا ہی تو یون کہے اللھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھمالی وتقبلھمامنی اور اگر ارادہ تمتع کا کرے تو یون کہے اللھم انی ارید العمرۃ فیسرھالی وتقبلھامنی اور اگر ارادہ افراد کا کرے تو یون کہے اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے کرے تو بھی کافی ہی پھر لبیک کہے پس جب لبیک کہے بہ نیت حج یا عمرے کے تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کے یہ ہین لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ان الفاظ سے کم نہ کہے اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک

الیک وفلعمل لبیک لبیک الہ الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے کہتا ہے خصوصاً بعد نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور وقت ملنے قافلہ سے اور وقت چڑھنے کے بلندی پر اور وقت اُترنے کے بلندی سے جنگل مین غرضکہ اس سفر کو حکم نماز کا ہے جیسے کہ نماز مین وقت انتقالات کے تکبیر کہتے ہین ایسے ہی اس سفر مین وقت اُترنے کے چڑھنے بلندی و پستی سے لبیک کو ورد زبان کرے اور جب کہ محرم ہو تو لازم ہے کہ کتنی چیزون سے پرہیز کرے سیا ہوا کپڑا نہ پہنے مانند کرتہ اور انگرکھے اور جامہ اور فرغل اور جبا اور قبا اور پائجامہ اور بلانی اور موزہ اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند انکے کا اور مراد پہننے سے اسطرح کا پہننا ہے کہ جس طرح عادت ہی انکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھ مضائقہ نہین مثلاً اگر کرتہ یا پائجامہ کو بدن پر نہ پہنے اور اگر انکو اوڑھ لے یا بطور لنگ کے باندھے تو مضائقہ نہین اور محرم نہ پہنے رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند زعفرانی اور کسنبی اور مانند انکے کے لیکن دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکرے مانند بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے کے شہوت سے اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کے نکرے اور فسق و فجور نکرے اور کسی سے جنگ و جدل نکرے اور شکار صحرائی وحشی نمارے حتی کہ اشارہ بھی نکرے شکار کی طرف اور نہ بتاوے اسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنے والے کی اور شکار دریائی مانند مچھلی کے درست ہے اور استعمال خوشبو کا نکرے اور ناخن اور بال سر اور داڑھی کے بلکہ تمام بدن کے دور نکرے نہ منڈاوے اور نہ کترواوے اور نہ اُکھیڑے اور بال سر و داڑھی کے خطمی وغیرہ سے نہ دھووے اور جائز ہے محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام مین اور گھر کے اور کجاوے کے سایہ مین بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن سے اور منھ اور سر کسی چیز سے نہ ڈھانکے اور جوئین نمارے اور مارنا کتنے ایک جانورون کا حالت احرام مین جائز ہے نہ دم واجب ہوتا ہے اور نہ صدقہ وہ یہ ہین کوا اور چیل اور سانپ اور بچھو اور چوہا اور چچڑی اور کچھوا اور بھیڑیا اور گبدڑا اور پروانہ اور مکھی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بھڑ اور پسو اور مچھڑ اور درندہ حملہ کرنے والا اور جانور موذی اور فرائض حج کے چار ہین اول احرام دوسرے وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت بعد اُسکا زوال سے فجر عید الضحیٰ تک ہے اور تیسرے طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحیٰ کے کرنا بہتر ہے اور ایام نحر سے تاخیر کرنے مین دم لازم آتا ہے اور چوتھے ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندھے اور بعد ازان وقوف عرفہ کرے اور بعد ازان طواف الزیارۃ اگر ایک بھی انمین سے فوت ہوگا حج نہین ہووے گا اور واجبات حج کے یہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے اور کنکریان مارنی مینارون پر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکے کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کترمانے اور احرام میقات سے باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضون نے اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع کرنا داہنی طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈھانکنا اور سعی درمیان صفا اور مروے کے صفا سے شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروے کے پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکے کا قارن اور متمتع کو اور بعد ہر سات شوط کے دو رکعتین پڑھنی اور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کے اسطرح کہ اول رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت کرے اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے اور سعی درمیان صفا اور مروے کے بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنے حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزین کہ انکے ترک سے دم لازم آوے وہ بھی واجب ہین اور سوائے انکے سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائین یا بکری یا مانند انکے اور بکری اور مانند اسکے ہر جگہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارت کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو انمین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنے اونٹ یا گائین اور اپنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سے کھانا مستحب ہے اور سوائے انکے مین سے اسکو کھانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے عاجز ہو تو اُسپر دس روزے لازم ہین تین روزے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے واقع ہو اور سات روزے بعد از فراغ حج کے رکھے جہان چاہے رکھے اور اگر پہلے سر منڈانے کے ہدی پر قادر ہو تو اُسپر ہدی ہی لازم ہے

اسوقت روزہ بدل نہین ہونے کا اور جسوقت ارادہ مکہ مین جانیکا کرے تو نہاوے اور یہ مستحب ہی اور جانب بلندی مکہ معظمہ کے کہ ثنیۂ علیا ہی داخل ہووے
اور دن کو جانا مکہ مین بہتر ہی رات کے جانے سے اور جبکہ شہر مین داخل ہووے تو اول مسجد الحرام مین جاوے بعد رکھنے اسباب کے جہان کہ منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہی کہ
وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کے سے کہ اسکو باب السلام بھی کہتے ہین مسجد مین جاوے اس حال سے کہ متواضع اور خشوع کرنے والا اور ذلیل
جاننے والا اپنے کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنے والا اور تعظیم کرنے والا ہو جب بیت اللہ کو دیکھے تو تکبیر و تہلیل کرے اور جب مسجد حرام مین داخل ہو تو طواف کرے
اور طواف قدوم کہ قارن اور مفرد وغیر مکے کے لیے سنت ہی بجا لاوے اسطرح کہ اول منہ حجر اسود کی طرف کر کر تکبیر و تہلیل کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور وقت
بوسہ دینے کے دونو ہاتھ اُٹھاوے جیسکہ وقت تکبیر تحریمہ کے اُٹھاتے ہین اور بوسہ دینا اس صورت مین ہی کہ کسیکو ایذا نہو پس اگر بسبب ازدحام کے بوسہ ندے سکے
تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے اور اگر یہ بھی نکر سکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بھی نکر سکے تو دو ہتھیلیون سے اشارہ کر کر انکو چومے اور تکبیر و تہلیل اور تحمید
کرے اور درود پڑھے اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کے پھرے اور طواف بہیأت اضطباع کرے یعنے چادر داہنی
بغل کے نیچے سے نکال کر بائین مونڈھے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے طواف کرے اور اول تین پھیرون مین رمل بھی کرے یعنے جلد چلے مونڈھے ہلا کر
اور سینہ نکال کر جیسے بانکے چلتے ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذرے اسیطرح کرے کہ جو پہلے کیا تھا یعنے بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑھے اور طواف کو ختم بھی
حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور رکن یمانی کو وہ سامنے حجر اسود کے ہی بوسہ ندے بلکہ ہاتھ ہی لگاوے بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک
واجب ہی اور یہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑھے اور اگر بسبب ازدحام کے وہان نہ پڑھ سکے تو مسجد مین جہان چاہے وہان پڑھے اور اول رکعت
مین بعد سورۃ فاتحہ کے قل یا پڑھے اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جا کر پانی پیٹ بھر کر
پیوے اور پھر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تہلیل اور درود پھر پڑھے اور مفرد کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کے سعی درمیان
صفا اور مروے کے کرے اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بھی جائز ہی پس مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ
نظر پڑے اور بیت اللہ کی طرف منہ کرے اور ہاتھ اٹھاوے دعا کے لیے اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑھے اور جو چاہے دعا کرے پھر طرف مروے کے اترے
اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہونچے تو میل اخضر سے میل دوسرے تک جلد چلے اور پھر اپنی چال مروے پر چڑھے اور سامنے قبلہ کے کھڑا ہو کر جیسے تکبیر
وغیرہ صفا پر کی تھی مروے پر بھی کرے اسیطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے کرے اور ختم مروے پر اور شرط سعی کی یہ ہی کہ بعد طواف کے ہو
اگر پہلے طواف سے سعی کی پھر کرنا سعی کا لازم ہی اور طہارت اس سعی کے لیے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لیے شرط نہین ہی لیکن اولی ہی اور
طواف کے لیے طہارت ضرور ہی اور وقت طواف اور سعی کرنے کے باتکرنی مکروہ ہی اور جب سعی سے فارغ ہو پھر مسجد الحرام مین جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ
بہتر ہی واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹھہرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے اور ساتوین ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑھتا ہی اسمین بیان ہوتے ہین
احکام حج کا مانند نکلنے کے طرف منی کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنے کے منی مین اور بغیر ذلک اسکو سننے کہ
بہتر ہی اور اسیطرح روز عرفہ کے عرفات مین اور گیارہوین کو منی مین احکام حج کے خطبہ مین بیان ہوتے ہین انکو بھی سنے پھر اگر احرام سے نکل آیا ہو
تو آٹھوین ذیحجہ کو احرام حج کا باندھ کر بعد طلوع آفتاب کے منی مین آوے اور اگر ظہر پڑھ کر آوے تو بھی مضائقہ نہین اور رات کو منی مین رہے اور روز
عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی مین پڑھ کر طرف عرفات کے جاوے اور اگر آٹھوین تاریخ منی مین نہ آوے اور دن عرفہ کے عرفات کو جاوے تو بھی جائز ہی لیکن
خلاف سنت ہی اور عرفات مین جس جگہ کہ چاہے اترے سواے بطن عرنہ کے اور اترنا نزدیک جبل عرفات کے افضل ہی اور اسدن بعد زوال کے نہانا
سنت ہی اور عرفات مین وقوف کرے کہ فرض ہی بدون اسکے حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کے بشرط احرام کے نماز ظہر اور عصر کی جمع کرے

ف [illegible] مسجد مین جہان [illegible] اور [illegible] دیوارون سر دو ستون [illegible] جو سبز [illegible] اور ایسے دیوار مین نشان منارون کے بنا دیے ہین ۱۲ منہ

اور استغفار اور لبیک و تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتھ عاجزی اور تذلل اور اخلاص کے بہت پڑھے اور اپنی حاجت مانگے اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ امام کے مزدلفہ میں آوے اور درمیان راہ میں استغفار اور لبیک اور حمد اور درود اور ذکر بہت پڑھتا رہے اور مزدلفہ میں آنکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشا کی جمع کرے اور رات کو وہیں رہے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا میں مشغول رہے اور بعد ہونے فجر کے تاریکی میں نماز ادا کرے اور پھر وقوف کرے مزدلفہ میں جہاں چاہے سوائے وادی محسر کے بلکہ جب اس وادی سے گذرے تو جلد وہاں سے گذر جاوے اور بعد فجر کے وقوف کرے روشنی ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منیٰ کو روانہ ہو اور وہاں پہونچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب اول سنگریزہ مارے تو لبیک موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کترواوے بعد ازاں مکہ میں آنکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہے اس وقت حاجت سعی کی نہیں اور اگر پہلے سعی نہیں کی ہے تو بعد طواف الزیارہ کے سعی کرے جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانے کے مستحب ہے کہ ناخن کترواوے اور لبیں لواوے اور استرہ لیوے اور بعد سر منڈوانے کے جو چیز کہ حرام ہوئی تھی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزیں باعث جماع کی ہیں وہ بعد طواف الزیارۃ کے حلال ہونگی اور بعد طواف الزیارۃ کے منیٰ میں آنکر رات کو رہے پھر ایام منیٰ میں دن کو مکہ میں جاکر طواف اور زیارۃ کعبہ کرتا رہے اور رات کو منیٰ میں رہے اور دوسرے دن نحر کے یعنے گیارہویں کو تینوں جمرات یعنے مناروں پر رمی[1] کرے پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کے ہے اسکو جمرہ اولیٰ اور جمرہ ادنیٰ کہتے ہیں اُسپر سات سنگریزے مارے اور بعد ازاں اُس جمرہ پر کہ متصل اسکے ہے اسکو جمرہ وسطیٰ کہتے ہیں اور بعد ازاں جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت مارنے ہر سنگریزے کے تکبیر کہتا رہے اور اسیطرح تیسرے دن یعنے بارہویں کو تینوں جمرات پر سات سات سنگریزے مارے اور چوتھے دن یعنے تیرہویں کو اگر وہاں رہے تو اُسپر رمی تینوں جمرات کے لازم ہے اور اگر کوچ کیا تو رمی اُس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارہویں بارہویں تیرہویں میں بعد زوال کے ہے لیکن تیرہویں کو اگر پہلے زوال سے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ مسنون بعد زوال کے ہے اور گیارہویں اور بارہویں میں پہلے زوال سے رمی کرنی جائز نہیں اور مستحب ہے کہ سنگریزے چھوٹے ہوں بہت بڑے نہوں اور پاک ہوں اور نزدیک جمرات سے سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ میں سے لیوے اور چٹکی میں پکڑکر پھینکے اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتھ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو رمی کہ بعد اسکے رمی ہے یعنے رمی جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی پیادہ پا کرے اور جو رمی کہ بعد اسکے رمی نہیں یعنے رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اُسمیں یکسان ہے اور نشیب نالہ میں کھڑے ہوکر طرف بلندی کے رمی کرے اور اسوقت منیٰ داہنے ہاتھ کی طرف ہو اور کعبہ بائیں ہاتھ کیطرف اور اگر سنگریزے مناروں سے دور پڑیں تو درست نہیں مناروں پر یا نزدیک پڑیں اور سنگریزے داہنے ہاتھ سے پھینکے اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سب ڈالدے جائز نہیں اگر ڈالیگا تو وہ ایک ہی کنکر پھینکنا گنا جاویگا بعد ان افعال کے وادی محصب میں آنا ایک دو ساعت ٹھہر کر مکہ میں طواف الصدر کے لیے جاوے اگر وہاں سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ میں ٹھہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے یہ طواف کرے اور یہ طواف واجب ہے اور اس طواف میں رمل اور سعی نہیں ہے اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بھرکر پیوے کئی بار کرکر اور ہر بار نظر کعبہ کی طرف کرتا رہے اور وہ پانی منہ اور سر اور بدن پر بھی ملے اور پھر طرف بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نجا سکے تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دے اور سینہ اور منہ اپنا ملتزم سے لگاوے اور کعبہ کے پردوں کو پکڑکر گریہ وزاری بہت سی کرے اور اسوقت بھی ساتھ تکبیر وتہلیل اور اذکار اشغال اور حمد وثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالے سے طلب کرے اور منہ اپنا کعبہ کی طرف کرکر پچھلے پاؤں مسجد سے باہر نکلے اور جسطرف چاہے روانہ ہو اور عمرہ سنت[2] ہے واجب نہیں اور ایک سال میں بکرات ادا ہوتا ہے اور وقت اسکا تمام سال ہے مگر ایام حج میں مکروہ ہے غیر قارن کو اور ایام حج کے یہ ہیں روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف ہے اور واجب اُسمیں دو چیزیں ہیں ایک سعی درمیان صفا اور مروے کے دوسرے سر منڈانا یا بال کتروانے اور شرائط اور سنن اور آداب اسکے وہی ہیں

[1] رمی سنگریزوں کا ... مین صحیح روایت ... یہی ہے ... عمرہ

[2] سنت ہے اور بعضوں ... واجب ... ۱۲

جو حج مین ہین پہلے اور احکام جنایات کے یہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب اپنے سر پر مہندی کا کرے یا استعمال زیت کا کرے یا پہنے کپڑا ایسا ہوا تمام روز اسطرح کہ عادت ہی سلے پہننے کی یا ڈھانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوے سر چوتھائی یا زیادہ اُس سے یا ایک بغل یا بال زیر ناف کے لے یا گردن کے یا ترشواوے ناخن دونون ہاتھون کے یا دونون ہاتھ پانون کے یا ایک ہاتھ پانون کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پھرے یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام مین بوسہ لیوے بیوی کا یا چھوے اسکو ساتھ شہوت کے یا تاخیر کرے سر منڈانے کو یا طواف زیارت کو ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہی اگر تلبید کرے یعنے گوند وغیرہ سے بال سر کے جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس اُسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکے اپنا سر یا پہنے کپڑا ایسا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوے کم چوتھائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے تا پانچ ترشواوے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بے وضو کرے یا ترک کرے رمی ایک منارے کا تینون منارون مین سے بعد دن نحر کے یا غیر اپنے کا سر مونڈے پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدھا صاع گیہون ہی یعنے دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے کپڑا ایسا ہوا ساتھ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتون مین محرم پر لازم ہی کہ ایک چیز کرے تین چیزون مین سے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینون کو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کرے یا بتادے شکار کو یا اشارہ کرے اسکی طرف پس اُسپر بدلہ لازم آتا ہی یعنے قیمت شکار کی ساتھ تشخیص دو عادلون کے بحسب قیمت اُس جگہ کے کہ شکار کیا ہی یا بحسب قیمت اُس موضع کے کہ قریب ہو اُس سے اگر موضع شکار مین نہو اُسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اُسکی کے ہدی اگر آسکے اُسمین پس ذبح کرے اُسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے اُسکا غلہ اور دیوے ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنے چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصد کرنے والا اور بھول کر کرنے والا اور عالم اور جاہل اور برغبت کرنے والا اور بجبر کرنے والا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبو کی بہت سی کھاوے تو دم لازم آتا ہی اور سونگھنے خوشبو کی اور پھول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کے سے محرم پر کچھ واجب نہین ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہین اور مارنے جون کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹھی کے اور یہ اُس صورت مین ہی کہ اپنے بدن سے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین مین سے پکڑ کر مارے کچھ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب مین ڈالے اس نیت سے کہ جوئین مر جاوین اور جوئین بہت مرین تو اُسپر لازم ہوتا ہی تصدق کرنا آدھا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونے کے لیے ڈالے اور نیت جوون کے مرنے کی نہو اور وہ مرین تو اُسپر کچھ لازم نہین ہوتا الحمد للہ تمام ہوئے مسائل حج کے اب لکھی جاتی ہین دعائین حج کی

فصل پڑھے وقت احرام کے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہین مضائقہ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ اور پڑھے بعد احرام کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ وَكُلِّ شَیْءٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَى الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰى اَدَاءِ الْعُمْرَةِ یا کہے عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَارْتَضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اَللّٰهُمَّ فَلَكَ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ اور پڑھے وقت داخل ہونے کے حرم مین اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑھے جبکہ

وقت دیکھنے مکہ کو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اور پڑھے وقت دیکھنے بیت اللہ کے اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّبِرًّا وَّمَھَابَۃً اور پڑھے وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ
جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا
دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور پڑھے جبکہ قریب ہو حجر اسود کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور پڑھے وقت ابتدائے طواف کے
اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور پڑھے نزدیک دروازے
بیت اللہ کے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اور نزدیک
رکن عراقی کے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالشَّکِّ وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمَنْظَرِ
فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور پڑھے نزدیک اس کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اَللّٰھُمَّ اسْقِنِیْ
بِکَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً لَّا اَظْمَاُ بَعْدَھَا اَبَدًا اور پڑھے نزدیک رکن شامی کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا
وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ
اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَعُوْذُ
مِنَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیت تک اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ
فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اور پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ
وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت پکڑنے پردے کعبہ کے یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ
عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ اِلٰھِیْ وَقَفْتُ بِبَابِکَ وَالْتَزَمْتُ بِعَتَبَتِکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ
وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنْ سُجُوْدِ غَیْرِکَ فَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَّسْاَلَۃِ غَیْرِکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ اَعْتِقْ
رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی اور پڑھے بعد دو رکعتوں طواف کے
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور پڑھے وقت پینے پانی زمزم کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ
شِفَاءً مِّنْ کُلِّ سَقَمٍ وَّارْزُقْنِی الْاِخْلَاصَ وَالْیَقِیْنَ وَالْمُعَافَاتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پڑھے جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ
مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۲۹

وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اور پڑھے درمیان صفا اور مروہ کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑھے دن عرفہ کے عرفات میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰہُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّہَارِ وَشَرِّ مَا تَہُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰہُمَّ اہْدِنِیْ بِالْہُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اور تھی اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن عرفہ کے اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ اَللّٰہُمَّ اہْدِنَا بِالْہُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا مُّبٰرَکًا اور پڑھے عرفہ کی رات میں ہر کلمہ ہزار بار سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْہَوَاءِ رُوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ اور پڑھے جب دیکھے دیواریں مدینہ منورہ کی اَللّٰہُمَّ ہٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِکَ فَاجْعَلْہُ لِیْ وِقَایَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور پڑھے نزدیک دروازہ مدینہ کے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا اور کہے نزدیک زیارت روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَرَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَہْلِ بَیْتِکَ وَاَصْحَابِکَ الطَّاہِرِیْنَ وَاَزْوَاجِکَ الطَّاہِرَاتِ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْکَ الْغَافِلُوْنَ

بَابُ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ حَرَسَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی

باب بیچ بیان حرم یعنے گرد مدینہ کے محفوظ رکھے اسکو اللہ تعالیٰ ف حدیثیں بیچ حرام ہونے مدینہ اور گردے اسکے کے آئی ہیں اور اختلاف کیا ہے علما نے اسمیں ہمارے نزدیک معنے اسکے حرام ہونے کے یہ ہیں کہ اسکی تعظیم وتکریم کرے نہ یہ کہ وہ حرام ہے مانند مکہ کے پس ہمارے نزدیک حرام نہیں درخت کاٹنے مدینے اور گرد اسکی کے اور شکار کرنا اسمیں اور تینوں اماموں کے نزدیک یہ چیزیں حرام ہیں وہاں بھی بغیر ضمان کے یعنے بدلہ نہیں آتا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا کَتَبْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِیْ ہٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْہَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِہَا اَدْنَاہُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہُمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ

وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نہین لکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سواے قرآن کے اور اُس چیز سے کہ اس صحیفہ مین ہی کہا حضرت علی رضؓ نے صحیفہ مین یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہی درمیان عیر کے ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ مین بدعت یعنے جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و سنت کی یا ٹھکانا دے بدعتی کو پس اُسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے یعنے کامل قبول نہین ہوتے فرض اور نہ نفل عہد مسلمانون کا ایک ہی ہی حاصل کر سکتا ہی ساتھ اُسکے ادنا اُنکا پس جو شخص کہ توڑے مسلمان کے عہد کو پس اُسپر بھی ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے فرض اور نہ نفل اور جو شخص کہ موالات کرے ایک قوم سے بغیر اذن صاحبون اپنے کے پس اُسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے فرض اور نہ نفل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ بھی ہی کہ جو شخص کہ دعوی کرے طرف غیر باپ اپنے کے یعنے کہے کہ مین فلانے کا بیٹا ہون اور واقع مین اسکا ہی نہین یا نسبت کرے اپنے کو طرف غیر مالکون اپنے کے پس اُسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے فرض اور نہ نفل **ف** اُس چیز کی کہ اس صحیفہ مین ہی آیا ہی کہ لوگون نے آپس مین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کیا ہی حضرت علی رضؓ کو ساتھ اور صحیفہ کے یعنے کتاب کے سواے قرآن کے اُسکے جواب مین حضرت علی رضؓ نے یہ فرمایا کہ ہمنے نہین لکھا ہی مین نے حضرت صلعم سے سواے قرآن کے اور اُس چیز کے کہ صحیفہ مین ہی اور صحیفہ سے مراد ورق کاغذ ہی کہ اُسمین احکام دیات کے اور اور بعضے احکام لکھے تھے اور وہ حضرت علی رضؓ کی تلوار کے غلاف مین رہتا تھا اور اُن احکام مین یہ حکم مدینہ کا بھی تھا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہی یعنے بزرگ قدر ہی اور ممنوع ہی اسمین ایسی چیز کرنی کہ جاعث اُسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کے حرام بمعنی حرم کے ہی یعنے مدینہ مانند حرم مکے کے ہی جو چیزین کہ حرم مکہ مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عیر اور ثور کے ہی کہ یہ دو پہاڑ ہین دونون طرف مدینہ مطہرہ کے اور لفظ صرف کے معنی ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کے معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضون نے کہا شفاعت اور بعضون نے کہا توبہ اور عہد مسلمانون کا ایک ہی الخ یعنے ایک یہ بھی حکم لکھا ہوا تھا اُس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانون کا مانند شی واحد کے ہی سعی حاصل کر سکتا ہی ساتھ اُسکے ادنا اُنکا یعنے ادنا بھی اختیار عہد امان دینے کا رکھتا ہی اور اُسکے امان دینے سے اورون کو سعی کرنی اُسکے عہد پورا کرنے مین لازم ہوتی ہی حاصل یہ کہ جو کوئی مسلمانون مین سے ہی اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کے امان دیوے کسی کافر کو اور عہد کرے اُس سے اور اپنی پناہ مین لاوے تو نہین جائز ہی کسیکو توڑنا اُسکا اور جو کوئی توڑے مسلمان کے عہد کو یعنے قتل کرے اُس کافر کو یا لیلیوے مال اُسکا تو اُسپر بھی لعنت ہی الخ اور جو شخص کہ موالات کرے یعنے دوستی کرے جاننا چاہیے کہ ولا دو قسم پر ہی ایک تو ولاء موالات وہ یہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ آپس مین دوستی رکھتے تھے اور عہد باندھتے تھے اور قسم کھاتے تھے کہ نیک و بد مین آپسمین شریک اور مدد و معاون رہینگے اور آپسمین ایک دوسرے کے دوست سے دوستی رکھینگے اور دشمن سے دشمنی اور ایام جاہلیت مین امر ناحق و باطل پر بھی مدد کرتے تھے اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتے تھے اور اکثر اہل عجم عرب مین آنکر صحابہؓ سے عقد موالات باندھتے تھے اور دوسرے ولاء عتاقت ہی کہ جسنے غلام آزاد کیا ہی اُس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہونے عصبہ اُس غلام کے وہ آزاد کرنے والا وارث اُسکا ہوتا ہی کہ ذوی الفروض سے جو کچھ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال[1] ہی کہ مراد موالات سے یہان قسم اول ہو پس معنے یہ ہونگے کہ ایک شخص کے موالی یعنے دوست مذکور ہون تو نہ چاہیے کہ اور قوم کو موالی ٹھہراوے بغیر اذن موالی اپنے کے اسلیے کہ اسمین ایک طرح کی عہد شکنی اور ایذا دینی ہی مسلمانون کو اور احتمال یہ بھی ہی کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی نسبت کرے اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنے والے اپنے کی طرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کیطرف نسبت کرنے مین اس صورت مین قید بغیر اذن موالیہ کے بنا بر غالب کے ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہی اپنے مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر مالک اذن دیدے تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہو اسلیے

[1] علہ طیبی نے اول احتمال کو ترجیح دی ہی

کہ جو مجھ کو لازم آویگا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی نے کچھ نہین لکھا حضرت سے سوا قرآن کے اور صحیفہ مذکورہ کے پس حضرت علی کے قول سے یہ
باطل ہوتا ہی افترا شیعہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت نے وصیت کی تھی ساتھ خلافت کے اور اور اسرار کے اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ
اور ونکو نہین بتائین پس یہ سب دعوی باطل ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی لکھنا علم کا ع ح **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا وَ قَالَ الْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا
یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُھَا اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰہُ فِیْھَا مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْہُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِھَا وَجَھْدِھَا اِلَّا کُنْتُ لَہٗ
شَفِیْعًا اَوْ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون
درمیان دونون کنارون سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاوین درخت خاردار اسکے یا مارا جاوے شکار اسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی واسطے انکے یعنی واسطے رہنے والون
مومنین اسکے کے دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بھلائی کو تو نہ چھوڑین اسکو اور نہ جاوین مع ملنے اور کہین واسطے فراغت دنیا کے نہ چھوڑیگا اسکو
کوئی بے رغبتی سے مگر بدل دیگا اللہ اسمین اس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اس سے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اسکا بلکہ مفید ہوگا اسکو اور
نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اسکی سختی اور بھوک پر اور اسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اسکے شفاعت کرنے والا یا فرمایا کہ
گواہ ہونگا یعنی اسکی طاعت کا دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ کاٹا جاوے الخ حمل کیا ہی اسکو علما ہمارے نے نہی تنزیہی پر اور بے رغبتی سے
یعنی جو کوئی بضرورت چھوڑیگا وہ اسمین نہین داخل ہی اور اخیر حدیث مین بشارت ہی اور برخاتمہ بخیر ہونے رہنے والون مدینہ کے اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی
مومن کو یہ کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنے کے حرمین شریفین مین اور نہ نظر کرے طرف ظاہر کی نعمتون اور چگہ کی کے اسلیے کہ اصل نعمت نعمت آخرت کی
ہی بسبب حدیث کے اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ[1] **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَۃِ
وَشِدَّتِھَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اسکی محنت پر کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا مین واسطے اسکے شفاعت کرنے والا دن قیامت کے
نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ
بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ
وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاَنَا اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ ثُمَّ قَالَ یَدْعُوْ
اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَّہٗ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے لوگ جسوقت دیکھتے نیا پھل لاتے اسکو
طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ لیتے اسکو حضرت کہتے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ میوے ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ گھر ہمارے کے
اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ مد ہمارے کے یا الٰہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تھا
اور تحقیق مین بندہ تیرا اور نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نے دعا کی تھی تجھسے واسطے مکے کے یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہی فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ الخ اور مین دعا
کرتا ہون تجھسے واسطے مدینہ کے مانند اس چیز کے کہ دعا کی ابراہیم نے تجھسے واسطے مکے کے اور مثل اسکے ساتھ اسکے یعنی دو چند اسکے کہ دعا کی ابراہیم نے پھر کہا
ابوہریرہ نے بلاتے حضرت بہت چھوٹے لڑکے کو اپنے اہلبیت مین سے پس دیتے اسکو وہ پھل نقل کی یہ مسلم نے **ف** برکت کے معنی مین زیادہ ہونے کے اور
ہمیشگی کے پس برکت میوے کی تو ظاہر ہی اور برکت شہر کی یہ ہی کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اسمین بہت سے ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد بھی
بڑھائی گئی اور شہر بھی بڑھا اور خوب آباد ہوا مسلمانون سے اور صاع اور مد نام پیمانون کے ہین انکی برکت سے مراد یہ ہی کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ

[1] یعنی عیش با لذت نہین ہی مگر عیش آخرت کا ۱۲

علیہ وسلم حبیب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہی خلیل سے لیکن حضرت نے یہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنے کو فقط بندہ اور نبی ہی کہا واسطے تواضع کے اور حضرت نبا پہل لڑکے کو سلنے دیتے تھے کہ تا وہ خوش ہو جاوے ۔ع۔ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ فَجَعَلَہَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَامًا مَا بَیْنَ مَاْزِمَیْہَا اَنْ لَّا یُہْرَاقَ فِیْہَا دَمٌ وَلَا یُحْمَلَ فِیْہَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِیْہَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نے بزرگی دی مکے کو یعنی ظاہر کی بزرگی اُسکی پس گردانا اُسکو حرام اور تحقیق میں نے بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونوں طرفوں اُسکی کے ساتھ اسکے کہ نہ خونریزی کیجاوے اُسمیں اور نہ اُٹھایا جاوے اُسمیں ہتھیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اُسمیں درخت یعنی پتے درخت کے مگر واسطے کھانے جانوروں کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا تورپشتی نے کہ حرمة المدینة جو فرمایا مراد اُس تحریم سے تعظیم ہے نہ اور احکام کہ متعلق ہیں ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر یہ قول حضرت کا ہے کہ نہ جھاڑا جاوے اُسمیں درخت مگر واسطے کھانے جانوروں کے اور حرم مکے کے جو درخت ہیں اُنکے پتے جھاڑنے کسی حال میں درست نہیں اور شکار کرنا مدینہ میں بعضے علماء نے حرام جانا ہے اور جمہور صحابہؓ نے نہیں انکار کیا ہے پرند جانوروں کے شکار کرنے کا مدینہ میں اور نہیں پہونچی ہے ہمکو اسمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی ایسے طریق سے کہ اعتماد کیا جاوے اُسپر انتہی کلامہ ع ملا علی رحمہ اللہ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہے جو چاہے اُنکی شرح میں دیکھ لے **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَکِبَ اِلٰی قَصْرِہٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَخْبِطُہٗ فَسَلَبَہٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَہٗ اَھْلُ الْعَبْدِ فَکَلَّمُوْہُ اَنْ یَرُدَّ عَلٰی غُلَامِھِمْ اَوْ عَلَیْھِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِھِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی اَنْ یَرُدَّ عَلَیْھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عامر بن سعدؓ سے یہ کہ سعد سوار ہوئے طرف محل اپنے کے کہ عقیق میں تھا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تھا درخت یا جھاڑتا تھا پتے اُسکے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اُس غلام کے پس جب پھرے سعد یعنی طرف مدینہ کے آئے اُنکے پاس مالک غلام کے پس گفتگو کی اُنسے یہ کہ پھیر دیں انکے غلام پر یا اُنپر اُس چیز کو لی ہے غلام اُنکے سے یعنی کپڑے پس کہا سعد نے پناہ خدا کی یہ کہ پھیر دوں میں چیز کو کہ دلوائی ہے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ مانا یہ کہ پھیر دیں اُنپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہیں کہ عشرہ مبشرہ سے تھے اور عقیق نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے اور یا اُنپر یہ شک راوی ہے کہ اُن مالکوں نے علی غلامہم کہا یا بجاے علی غلامہم کہا یعنی ہمکو دیدو جو کچھ کہ لیا ہے ہمارے غلام سے اور دلوائی ہے یعنی اذن دیا ہے اسکا کہ جو کوئی دیکھے کسی کو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینے میں چھین لیوے کپڑے اُسکے یہ حدیث منسوخ ہے یا تاویل کی گئی ہے کہ یہ امر بنا بر زجر و تنبیہ کے تھا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی میں یہ ہے کہ نہیں لازم آتا بدلہ بیچ شکار مدینہ کے اور کاٹنے درخت اسکی کے بلکہ یہ حرام ہے بغیر لازم آنے بدلہ کے اور کہا بعضوں نے کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم مکہ کے اور بعضوں نے کہا کہ حرام بھی نہیں انتہی یہ مذہب ہمارا ہے لیکن مکروہ ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وُعِكَ اَبُوْبَکْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ کَحُبِّنَا مَکَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْھَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا وَانْقُلْ حُمَّاھَا فَاجْعَلْھَا بِالْجُحْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جب آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تپ میں ہوئے ابوبکرؓ اور بلال پھر آئی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی میں نے اُنکو پس فرمایا الٰہی دوست کر تو طرف ہمارے مدینہ کو مانند دوستی ہماری کے مکے کو بلکہ زیادہ تر اُس سے اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع اسکی کے اور مد اسکی کے اور نکال اسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اُسکی وبا کو اور رکھ اُسکو جحفہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے حالت تپ میں پوچھا کہ کیا حال ہے آپکا وہ اسوقت آواز بلند سے ذکر مکے کا اور اُسکی ہواے موافق کا اور مکانات کا اور لطافت

بہانے رونے بیٹھنے وغیرہ ذلک کرنے لگے حضرت عائشہؓ نے یہ حال حضرتؐ سے عرض کیا اُسپر حضرتؐ نے دعاے مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہ کا ہو درمیان مکہ اور
مدینہ کے اُس زمانہ مین وہان یہود رہتے تھے اور آیا ہو کہ زمین مدینہ مین پہلے ہجرت سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم سے وبا اور بیماری بہت تھی پس حکم کیا
حضرتؐ نے اُسکو کہ زمین کفار مین جاوے اور اس حدیث مین دلیل ہو اسپر کہ جائز ہو بددعا کرنی کفار پر ساتھ امراض موت و ہلاک کے اور خراب ہونے
شہرون اُنکے کے ۔ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فِیْ رُؤْیَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَدِیْنَةِ رَاَیْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ
الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی نَزَلَتْ مَھْیَعَةَ فَتَاَوَّلْتُھَا اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِیْنَةِ نُقِلَ اِلٰی مَھْیَعَةَ وَھِیَ الْجُحْفَةُ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ ۔ اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرؓ سے بیچ حدیث خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مقدمہ مدینہ کے کہ دیکھی مین نے ایک عورت
کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سے یہان تک کہ اُتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہو پس تعبیر ٹھہرائی مین نے اُسکی یہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کے
کہ نام جحفہ کا ہو نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُھَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُفْتَحُ الْیَمَنُ
فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ
فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ
وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو سفیان بن ابی زہیرؓ سے کہ کہا سنا مین نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعدارون اپنے کے اور
مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین یعنے بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چھوڑین اُسکو اور فتح کیا جاویگی شام پھر آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے
اور تابعدارون اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے
ساتھ اہل اپنے کے اور تابعدارون اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے یہ شہر اسلام
مین فتح ہو وینگے اور لوگ واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ اُنکی کے مدینہ سے مع اہل وعیال اور تابعدارون کے نکل کر وہان جا کر رہینگے
اور اگر جانین حقیقت حال کی اور سعادت مبدا و معاد کی تو وہان سے نہ نکلین ۔ ح م وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَھِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا گیا ہون مین ساتھ ہجرت کرنے کے ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہو سب
بستیون پر کہتے ہین اُسکو یثرب اور وہ مدینہ ہو دور کرتا ہو مدینہ بُرے آدمیون کو جیسے دور کرتی ہو بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غالب
آتی ہو سب بستیون پر یعنے جو کوئی اُسمین رہتا ہو غالب ہوتا ہو اور فتح کرتا ہو اور شہرون کو یہ خاصیت ہو اُس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اُسمین
آتا ہو اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہو پہلے قوم عمالقہ آئی اُسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتون کو بعد از ان یہود آئے وہ غالب ہوئے
عمالقہ پر پھر انصار ہوئے وہ غالب ہوئے یہود پر پھر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئے اُنکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق
سے مغرب تک لے لیا اور اُس شہر کا نام پہلے یثرب اور اثرب تھا اور بروزن مسجد کے جب حضرتؐ وہان تشریف لائے تو اُسکا نام مدینہ رکھا بسبب تمدن
اور اجتماع لوگون کے اُسمین اور منع فرمایا کہ اُسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیے کہ وہ نام جاہلیت کا تھا یا اسلیے کہ وہ مشتق ہو ثرب سے بمعنی ہلاک و فساد کے
یا اسلیے کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تھا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہو کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے چاہیے کہ دس
بار مدینہ کہے تا تدارک و تلافی اُسکی کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہو کہ استغفار کرے اور مراد بُرے آدمیون سے اہل کفر و شرک ہین کہ وہان سے

بسبب قوت اسلام کے نکالے گئے تھے ح وعن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالیٰ سمی المدینۃ
طابۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی
یہ مسلم نے ف یعنے اللہ تعالیٰ نے نام اسکا رکھا اوپر زبان حبیب اپنے کے طابہ اور ایک روایت میں ہے طیبہ یعنی پاک و خوش کہ پاک ہے نجاست و شرک سے اور موافق ہے
ہوا اسکی طبیعتوں سلیم کو اور خوش ہیں رہنے والے اسکے ح وعن جابر بن عبد اللہ ان اعرابیا بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصاب
الاعرابی وعک بالمدینۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اقلنی بیعتی فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما المدینۃ
کالکیر تنفی خبثہا وتنصع طیبہا متفق علیہ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے رہنے پر پاس
حضرت کے پس پہونچی اعرابی کو تپ مدینہ میں یعنے شدت کی تپ ہوئی لیکر وہ جانا اُسنے رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہاں سے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
کہا اے محمد پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا کہ پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نے پھر نکل گیا اعرابی یعنے مدینے سے بغیر اذن
حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے دور کرتا ہے میل اپنے کو اور خالص کرتا ہے اچھے اپنے کو یعنی نکال دیتا ہے
بُرے آدمی کو اور خالص کرتا ہے آدمی پاک کو آدمی پلید سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے انکار کیا بیعت کے پھیر دینے کا اسلیے کہ نہیں جائز تھا
پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت اقامت کا ساتھ حضرت کے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ نکالنا مدینہ کا برے آدمیوں کو اور خالص کرنا اچھوں کو
یا تو حضرت کے زمانے میں تھا یا اخیر زمانے میں ہوگا کہ جب دجال نکلے گا تو ہلایا اور جھاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلے گا اور جاویگا طرف دجال
کے ہر کافر و منافق اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہر زمانے میں ہو ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ
حتی تنفی المدینۃ شرارہا کما ینفی الکیر خبث الحدید رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ دور کریگا مدینہ شریروں اپنے کو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ مسلم نے وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہوں یا دروازوں مدینہ کے فرشتے نگہبان ہیں نہیں داخل ہوگی اُسمیں
بیماری طاعون اور نہ دجال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف طاعون نام ایک بیماری کا ہے غیر وبا کے وہ بیماری حضرت کی دعا سے مدینے میں نہیں ہوتی یہ
صریح معجزہ ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ نے مسوی میں اور حضرت شیخ نے طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہے اور لکھا ہے کہ نہ داخل ہونا وبا کا وقت
نکلنے دجال کے ہوگا یا ہمیشہ ح وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکۃ
والمدینۃ لیس نقب من انقابہا الا علیہ الملائکۃ صافین یحرسونہا فینزل السبخۃ فترجف المدینۃ باہلہا
ثلث رجفات فیخرج الیہ کل کافر ومنافق متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شہر مگر کہ
پائمال کریگا اسکو دجال سوا مکہ اور مدینے کے نہیں کوئی راہ راہوں مدینہ کے سے یا ہر ایک مکہ اور مدینے کے سے مگر کہ اُسپر ہیں فرشتے صف باندھے ہوئے
نگہبانی کرتے ہیں اسکی پس اُتریگا دجال زمین شور میں کہ باہر ہے مدینے سے پس ہلیگا مدینہ ساتھ رہنے والوں اپنے کے تین بار ہلنا پس
نکلیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ح وعن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سعدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں مکر کریگا مدینہ والوں سے کوئی مگر گھل جاویگا جیسا کہ گھلتا ہے نمک پانی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا
کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کے بیماری دق اور سل کی سے ہلاک ہوگیا ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتے سفر سے پس دیکھتے طرف دیواروں مدینہ کے دوڑاتے اونٹ اپنے کو اور اگر ہوتے اوپر کسی گھوڑے یا خچر یا مانند انکے پر جلد چلاتے اسکو
بسبب محبت مدینہ کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا
وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ
احد پس فرمایا یہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیمؑ نے حرام کیا مکہ کو یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اسکا اور
تحقیق مین حرام کرتا ہون اس جگہ کو کہ درمیان دونون طرفون سنگستان مدینہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تحقیق یہ ہے کہ یہ محمول ہے
ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے علم اور فہم اور محبت و عداوت جمادات مین بھی جیسی کہ لائق حال انکے کے ہین خصوصاً محبت انکی انبیا اور اولیا
کے ساتھ خصوصاً سید انبیا اور سلطان اولیا سے کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کے ہین اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اسکو سب چیز دوست
رکھتی ہے اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اسکے ہین چنانچہ رونا تنہ کھجور کا حضرتؐ کی مفارقت سے دلیل صریح ہے اس دعوی کی اور مین حرام کرتا ہون
یعنے تبرک کرتا ہون پس حرام سے یہ نہین مراد ہے کہ مانند مکہ کے حرام ہے یعنے اسکے درخت کاٹنے وغیر ذلک درست نہین ہے ع **وَعَنْ** سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو نقل کی یہ بخاری نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ**
فصل دوسری **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْ
حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهٗ ثِيَابَهٗ فَجَاءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے سلیمان بن ابی عبداللہؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے سعد بن ابی وقاصؓ کو
کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم یعنے گرد مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹھہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھین لیے سعدؓ نے کپڑے اسکے
پس آئے مالک اسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اسکے کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرائی ہے یہ حرم اور فرمایا ہے
کہ جو شخص پکڑے اس کسیکو کہ شکار کرتا ہو اسمین پس چاہیے کہ چھین لے اسباب اسکا پس نہین پھیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہے مجکو وہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دون مین تمکو مول اسکا یعنے ازراہ احسان ح نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ** صَالِحٍ مَوْلٰى لِسَعْدٍ اَنَّ
سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ عَبِيْدِ الْمَدِيْنَةِ يَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِيْ لِمَوَالِيْهِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهٗ سَلَبُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے صالح سے کہ غلام آزاد تھا سعد کا یہ کہ تحقیق سعد نے پائے کتنے ایک غلام غلامون مدینہ کے سے کہ کاٹتے تھے درخت مدینے کا پس لیا سعد نے اسباب
انکا اور کہا یعنے غلامون کے مالکون کو کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے تھے یہ کہ کاٹا جاوے درخت مدینہ کے سے کچھ اور فرمایا

جو کاٹے اسمین سے کچھ پس اسباب اسکا واسطے اس شخص کے ہی کہ پکڑے اسکو نقل کی یہ ابوداود نے ف صواب یہ ہی عن صالح عن مولی لسعد لفظ عن لکھنے والون سے رہ گیا ہی یا مصنف کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح غلام سعد کا نہین ہی بلکہ صالح مولی توامہ کا ہی اسنے مولی سعد کے سے روایت کی ہی ع وعن الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صید وج وعضاھہ حرم محرم للہ رواہ ابو داود وقال محی السنۃ وج ذکروا انہا من ناحیۃ الطائف وقال الخطابی انہ بدل انہا اور روایت ہی زبیرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار وج کا اور درخت خاردار اسکے حرام ہین حرام کیے گئے ہین واسطے اللہ کے نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا محی السنہ نے کہ وج ذکر کیا علما نے کہ تحقیق وہ ایک جانب ہی طائف کے اور کہا خطابی نے لفظ انہ بدل انہا کے ف واسطے اللہ کے یعنے بموجب حکم اللہ تعالے کے یا واسطے دوستون اسکے کے یعنے غازیون کے اور لکھا ہی علما نے کہ حرمت وج کی بطریق حمے کے تھی یعنے اسمین روندے ہوئے تھے غازیون کے گھوڑون کے اسلیے حرام تھا اسمین جانا شکار کے لیے اور نیز سے درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیون کو نہ یہ کہ حرمت اسکی بطریق حرم کے تھی اور اگر بطریق حرم کے تھی تو ایک وقت مخصوص مین تھی پھر منسوخ ہوئی اور کہا شافعی رح نے کہ نہ شکار کیا جاوے اسمین اور نہ درخت اسکا کاٹا جاوے لیکن ضمان یعنے بدلہ اسمین نہین ذکر کیا ہی ع ح

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بہا فانی اشفع لمن یموت بہا رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ مرے مدینہ مین پس چاہیے کہ مرے مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطے اس شخص کے کہ مرے مدینہ مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے ف اول جملہ حدیث کے معنے یہ ہین کہ جو کوئی رہ سکے مدینہ مین یہان تک کہ آوے اسکو موت پس چاہیے کہ رہے اسمین یہان تک کہ مرے اسمین کہ مین شفاعت اسکی کرونگا اگر گنہگار رہوگا گناہ بخشواونگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اسکے بلند کرواونگا اور مراد شفاعت سے خاص شفاعت ہی کہ جیسے وہان کے رہنے والون کے لیے ہوگی ویسی اورون کے لیے نہین ہونے کی والا شفاعت عام حضرتؐ کی سب مسلمانون کے لیے ہوگی پس افضل یہ ہی کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سے معلوم ہو کہ موت قریب پہونچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہے تا اس نعمت عظمی کو پہونچے کیا خوب دعا ہی حضرت عمرؓ کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یا الہی یہ دولت ہمسے بے زر و بے پر کو بھی نصیب کر آمین یا ارحم الراحمین ع

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر قریۃ من قری الاسلام خرابا المدینۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر بستی بستیون اسلام کی سے خراب ہونے مین مدینہ ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف یعنے قریب قیامت کے سب شہر وغیرہ ویران ہونگے اور مدینہ سبکے پیچھے ویران ہوگا یہ فضیلت حضرتؐ کی برکت سے مدینہ کو حاصل ہوئی ع

وعن جریر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی ای ھؤلاء الثلثۃ نزلت فھی دار ھجرتک المدینۃ او البحرین او قنسرین رواہ الترمذی روایت ہی جریرؓ بیٹے عبد اللہ کے سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالے نے وحی کی طرف میرے کہ جونسی ان بستیون مین سے اترو گے تم یعنے رہنے کے لیے پس وہی ہی گھر ہجرت تمھاری کا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہ ترمذی نے ف بحرین ایک جزیرہ ہی دریاے عمان مین اور قنسرین نام ہی ایک شہر کا شام کے شہرون مین سے اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ اللہ تعالی نے مجھے اختیار دیا کہ ان تین جگہون مین سے جہان چاہو رہو اور تاریخ مدینہ مین لکھا ہی کہ پہلے ہجرت کرنے سے حضرتؐ اختیار دیے گئے ان جگہون مذکورہ کے رہنے مین پھر آخر کو مدینہ معین ہوا ۔

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی بکرہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں داخل ہونے کا مدینہ میں خوف کانا دجال کا اور مدینہ کے اسدن یعنی دن نکلنے دجال کے سات دروازے ہونگے یعنے سات راہیں ہونگی ہر دروازے پر دو دو فرشتے ہونگے یعنے دائیں بائیں محافظت کے لیے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یا الٰہی کر دوان مدینہ میں دو چند اُس برکت سے کہ گردانی تو نے مکے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے مدینہ کی قوت میں بہ نسبت قوت مکے کے دو چند برکت دے اور یہ منافی نہیں ہے ہونے مکے کی افضل اُس سے باعتبار زیادہ ہونے حسنات کے ۱۲ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَۃَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِھَا کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کی سے تھا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس شخص نے زیارت کی میری قصد کر کر ہوگا بیچ ہمسائگی اور پناہ میری کے دن قیامت کے اور جو شخص کہ رہا مدینہ میں اور صبر کیا اُسکی سختیوں پر ہونگا میں واسطے اُسکے یعنے طاعت اُسکی کے گواہ اور شفاعت کرنے والا یعنے اُسکے گناہوں کی دن قیامت کے اور جو شخص کہ مریگا بیچ ایک کے دونوں حرموں میں سے یعنے مکہ و مدینہ کے اٹھاویگا اُسکو اللہ تعالےٰ امن والوں میں سے یعنے امن میں ہوگا خوف بڑے سے دن قیامت کے ف قصد کر کر یعنے خاص میری زیارت ہی کے لیے آیا بنظر ثواب کے نہ واسطے تجارت اور سنانے اور دکھانے اور مانند انکے کے حاصل یہ کہ کوئی غرض دنیوی نہ ہو بلکہ تھی محض میری زیارت کے لیے آیا ہو ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کی میری قبر کی پیچھے مرنے میرے کے ہوگا مانند اُس شخص کے زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے نقل کی یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی اسلیے کہ حضرت حیات النبی ہیں اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ مناسب تر یہ ہے کہ زیارت بعد حج کے کرے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر شریف میرے کی واجب و لازم ہوتی ہے اُسکے لیے شفاعت میری اور اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق ظلم کیا مجھپر اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے قصد کیا طرف مکے کے یعنے حج کے لیے پھر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہونے کا میری مسجد میں تو اُسکے لیے دو حج مبرور یعنے مقبول لکھے جاتے ہیں ۱۲ جذب القلوب وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ یُحْفَرُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِی الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا عَلَی الْاَرْضِ بُقْعَۃٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِھَا مِنْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا اور روایت ہے یحیی بن سعید سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیٹھے اور ایک قبر کھودی جاتی تھی مدینہ میں پس جھانکا ایک شخص نے قبر میں اور کہا بُری خوابگاہ مومن کی ہے یعنے یہ قبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بُری ہے وہ چیز کہ کہی تو نے کہا اُس شخص نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا اسکا سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کیا میں نے قتل فی سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند قتل فی سبیل اللہ کے نہیں ہے زمین پر کوئی جگہ کہ محبوب تر ہو نزدیک میرے کہ ہو قبر میری اُسمیں مدینہ سے تین بار فرمائی حضرتؐ نے یہ بات روایت کی یہ مالکؒ نے بطریق ارسال کے ف بُری ہے وہ چیز

دیئے اسلیے کہ بُرا کیا تو نے کہ مومن کو باوجودیکہ قبر اسکی باغ ہی باغون جنت کے سے اُسنے کہا کہ یہ ارادہ مین نے نہین کیا کہ قبر مطلق بُری خوابگاہ ہی بلکہ
یہ ارادہ کیا تھا مین نے کہ شہید ہونا اللہ کی راہ مین بہتر ہی گھر مین مرنے سے حضرت نے اُسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہین ہی کوئی مانند شہید ہونے کے
راہ خدا مین پھر ذکر کی فضیلت اُسکی کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ مین برابر ہی کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو ساتھ اس عبارت کے کہ نہین زمین پر الخ ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَّبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي
هٰذَا الْوَادِ الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا عمر بن خطابؓ نے
سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ بیچ وادی عقیق کے فرماتے آیا میرے پاس آج کی رات ایک آنے والا پروردگار میرے کیطرف سے یعنی فرشتہ اور کہا
نماز پڑھ اس جنگل مبارک مین اور کہہ عمرہ حج مین اور ایک روایت مین ہی کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی نماز اسمین مانند عمرہ اور حج کے ہی نقل کی یہ بخاری نے ف وادی عقیق
نام ایک جنگل کا ہی مدینہ کے جنگلون مین سے اور کہہ عمرہ حج مین یعنی وہان کی نماز کو گن برابر عمرے کے کہ حج مین ہو مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہی
اُس جنگل مین کہ حکم عمرہ اور حج کا رکھتی ہی اور فضائل مدینہ منورہ کے سوائے فضائل مذکورہ کے اور بھی بہت منقول ہین لکھا ہی علمائنے کہ حکیم مطلق جل
وعلےٰ نے بیچ مٹی اور میوون اس شہر پاک کے شفا رکھی ہی اکثر حدیثون مین آیا ہی کہ مدینہ کے غبار مین شفا ہی ہر بیماری سے اور بعضے طرق مین آیا ہی
کہ شفا ہی جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اپنے صحابہؓ کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتھ اس خاک پاک کے کرین اور مدینہ منورہ
مین صحابہؓ اور تابعینؒ سے یہ بات ارثا چلی آتی ہی اور بیچ لیجانے اس مٹی کے واسطے دوا کے آثار وارد ہوئے ہین اور اکثر علمانے اس علاج کو تجربہ کیا ہی
شیخ مجد الدین فیروزآبادی فرماتے ہین کہ مینے خود اسکا تجربہ کیا ہی کہ میرا غلام برس دن کامل سے عارضہ تپ مین گرفتار تھا مینے یہ مٹی تھوڑے سے پانی مین
ڈالی اور اُس غلام کو پلائی اُسی دن صحت پائی اور مین نے بھی یعنے حضرت شیخ عبدالحق نے تجربہ اس معالجہ کا کیا کہ ایام مین کہ مین وہان وارد تھا گرفتار
ہوا ساتھ عارضہ آماس قدمون کے کہ باتفاق طبیبون کے اس سے خوف ہلاک کا ہی طلب شفا کے ساتھ اسی خاک پاک کے تھوڑے سے دنون مین
ساتھ بہت سہل طرح کے اس عارضہ سے نجات پائی اور شفا طلب کرنی مدینہ کے میوون سے صحیحین کی حدیث مین آئی ہی کہ جو کوئی سات کھجورین عجوہ
کہ ایک قسم ہی کھجور کی نہار منہ کھاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسے تاثیر نہین کریگا اور بزرگی اس شہر کی یہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لوگون کو وصیت کی تھی اُس شہر شریف کے رہنے والون کی تعظیم و تکریم کے کہ لائق ہی امت میری کو کہ محافظت کرین حرمت ہمسایون میرے کی اور بیچ رعایت
حقوق اُنکے کے قصور نکرین اور جو کچھ اُنسے صادر ہو مواخذہ نکرین اور حتی المقدور درگذر کرین جبتک کہ یہ پرہیز کرین کبائر سے یعنے جبکہ کبیرہ کرین تو جو کچھ حکم
شریعت ہو بیچ حق اللہ کے اور حق بندون کے قائم کرین جو کوئی حفاظت انکے حرمت کی کریگا روز قیامت کے مین اُسکا گواہ اور شفاعت کرنے والا
ہونگا اور جو کوئی حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نرکھیگا پلایا جاویگا طینت الخبال سے اور طینت الخبال ایک حوض ہی دوزخ مین کہ اُسمین پیپ و لہو دوزخیون کا
جمع ہوتا ہی اور آیا ہی کہ ایکمرتبہ حضرتؐ نے اپنے دست مبارک اُٹھائے اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتھ میرے اور میرے شہر والون کے بدی کا خیال کرے جلدی
اُسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرتؐ نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گویا مجھے ڈرایا اور نسائی مین آیا ہی کہ جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو از راہ ظلم کے ڈراویگا اُسکو
اللہ اور ہوگی اُسپر لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کوئی عمل اُسکا نہین مقبول نہ فرض اور نہ نفل
اور آداب وہان کے یہ ہین کہ جسقدر وہان رہے اُسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان حاضر مسجد شریف مین رہے اور اعتکاف اُسمین کرے اور خیرات
کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز روزہ اور درود اور طاعات مین کرے اور اگر مسجد مین ہو نظر حجرہ شریفہ سے نہ اُٹھاوے اور اگر باہر مسجد کے
ہو قبہ شریفہ پر نظر رکھے ساتھ ہیبت اور تعظیم اور خضوع اور خشوع کے کہ حکم اُسکا بیچ استحباب کے حکم نظر کرنے کا طرف کعبہ کے ہی اور لوز انیث اور

ذوق کہ انتظار کرنے سے طرف قبہ کے باہر شہر سے مشتاق پاتے ہین دریافت کرنا اُسکا موقوف اُسی حالت پر ہے بیان اُسکا نہین ہو سکتا
؎ ذوق این مے نشناسی بخدا تا نچشی ۔ اور آداب وہان کا یہ ہے کہ جسقدر شب بیداری وہان ہو سکے اگرچہ ایک شب ہو بلکہ جانتے کہ
قدر اُس رات کی شب قدر سے کم نہین ہے بلکہ زیادہ اور چاہیئے کہ اُس شب مین کہ ایک ہی شب ساری عمر مین ہے درود بکثرت حضرت
پر بھیجے بلکہ تمام شب اُسمین مشغول رہے اور اگر نیند آنے لگے ساتھ خیال جمال باکمال حضرت کے لذت حاصل کر کر اُسکو دفع کرے جب
حضرت کے جمال باکمال کا خیال کریگا تو نیند کہان اور کچھ کہان ؎ قرار چیست صبوری کدام و خواب کجا ۔ اور اور آداب وہان کے
یہ ہین کہ دل اور زبان اور اعضا کو وقت داخل ہونے سے مسجد شریف مین وقت نکلنے تک ہر بری چیز اور خلاف ادب سے نگاہ رکھے
اور ہمیشہ تصور اسکا رکھے کہ کس جناب مین حاضر ہون اور اگر کوئی مخل اُسکی اوقات کا ہو اُس سے کنارہ کش ہووے اور اکتفا کرے
کلام مختصر پر بقدر ضرورت کے اور آداب مسجد کے اوپر گذر چکے ہین مثل تھوک وغیرہ نڈالنے کے وہان پر ضرور ملحوظ رکھے اور مسجد مین آنے سے
پہلے مصلے روضہ شریفہ اور منبر کے درمیان مین نہ بچھوا رکھے بلکہ اگر شوق حاصل کرنے اس فضیلت کا ہو سب سے پہلے وہان آوے
اور بیٹھے اور بیچ ختم کرنے قرآن کے اُس مسجد مین کہ جگہ اُترنے قرآن اور جبرئیل کی ہے اگرچہ ایکبار ہو قصور نکرے اور اگر ہو سکے تو پڑھے اور
مطالعہ کرے یا کسی سے سُنے اُن کتابون کو بھی کہ بیچ خصلتون اور فضیلتون حضرت سید کائنات کے ہین علیہ افضل الصلوات
واشرف التسلیمات تا شوق عبادت اور شوق ملاقات حضرت کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بقیع کی کہ
اُسمین مزارات صحابہ کرام اور ال اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہین کرے اور زیارت سید الشہدا حضرت امیر حمزہ چچا حضرت کے کی
اور زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور کنوؤن اور تمام مکانات حضرت کے کی کرے لیکن کلام اسمین ہے کہ زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت
حضرت کے کرے یا روز جمعہ کے فقط جیسا کہ اب عادت ہوئی ہے امام نووی اور تابعین انکے نے کہا کہ ہر روز کرے اور ہر بار کہ قبر شریف پر گذرے
اگرچہ باہر مسجد سے ہو کھڑا رہے اور سلام وصلوٰۃ بھیجے حضرت پر اگرچہ کئی بار گذر واقع ہو اور اگر سامنے قبر شریف کے آوے آداب زیارت کے
بجالاوے اور وہان کے لوگون کی محبت وتعظیم ضرور ملحوظ رکھے اگرچہ ساتھ فسق وبدعت کے منسوب ومطعون ہون اسلیے کہ شرف
حضرت کے ہمسائگی کا کافی ہے اور یہ شرف ساتھ کسی بدعت وگناہ کے جاتا نہین اور حسن خاتمہ اور مغفرت سے محروم نہین کرتا اور بعد
فارغ ہونے کے زیارات سے جب ارادہ وطن کے آنے کا کرے چاہیئے کہ رخصت ہووے مسجد نبوی سے ساتھ نماز اور دعا کے بیچ مصلے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے یا قریب اُسکے بعد ازان زیارت قبر مقدس کے ساتھ آداب زیارت کے کرے اور واسطے حاصل ہونے سعادت
کونین کے اپنے لیے اور جسکے لیے چاہے اللہ تعالےٰ سے دعا کرے اور قبول ہونا ان عبادات کا اور پہونچنا اہل وعیال مین ساتھ سلامتی کے
طلب کرے اور یہ دعا پڑھے اللہم انا نسالک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللہم لا تجعل ھذا آخر العہد بنبیک ومسجدہ وحرمہ
ویسر لی العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ وردنا الی اھلنا سالمین غانمین آمین ۔ اور علامتون قبولیت
اور حصول مقصود سے غلبہ رونے کا ہے اُسوقت بلکہ گریہ وزاری تمام اوقات مین باعث ذوق اور نشان امیدواری ہے
؎ این دلم باغ ست وچشمم ابر وش ۔ ابر گرید باغ خندد شاد وخوش ۔ اور اگر رونا غلبہ نکرے سعی تکلف رونے مین کرے اور
جو مضمون کہ ذوق ورقت لاوے سوچے کہ رونا اس مقام مین ہر وجہ علامت قبولیت کی ہے اور بعد ازان روتا ہوا اور غمگین وہانکی مفارقت سے
پھرے اور وقت رخصت کے پچھلے پاؤن نہ پھرے کہ یہ خاص کعبہ ہی کے لیے ہے اور وقت رخصت کے جسقدر ہو سکے تصدق کرے

1 اور وقت پھرنے کے آداب کہ وقت پھرنے کے سفر سے آتے ہین رعایت کرے اور جب اپنے شہر پہ پہونچے یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک
خیرہا وخیر اہلہا وخیر ما فیہا واعوذ بک من شرہا وشر اہلہا وشر ما فیہا اللھم اجعل لنا بہا قرارا ورزقا حسنا اور جب شہر مین آوے
پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون لا الہ الا اللہ
وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ واعز جندہ فلا شیء بعدہ اور پہلے آنے کے خبر پہونچنے کی خیریت سے
اپنے اہل کو پہونچاوے اور یکایک گھر مین نہ چلا آوے اور نہ رات کو آوے بہترین اوقات وقت چاشت ہے یا آخر روز پہلی رات کے
اور پہلے گھر مین آنے سے قصد مسجد کا کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اگر وقت مکروہ نہو اور دعا کرے اور شکر نعمت سلامتی سے
پہونچنے کا بجالاوے اور کہے الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات اور جو کوئی آگے آوے مصافحہ کرے اور اگر گلے ملے تو بھی جائز ہے
بشرطیکہ ملنے والا امرد نہو اور جب گھر مین آوے دو رکعت نماز پڑھے اور شکر اور دعا اور حمد وثنا مولے بجالاوے اور گھر والون کی
خبر پوچھ کر مسجد یا کسی اور جگہ مین قریب گھر کے آنکر بیٹھے تا لوگ ملنے کو آوین پس جو کوئی ملنے کو آوے اُس سے بتواضع اور خوشی
سے پیش آوے اور دعا کرے خصوصاً شہر مین آنے سے پہلے کہ دعا مسافر کی خصوصاً حاجی کی پہلے پہونچنے سے شہر مین مستجاب ہے
اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکھے مانند بجانے دف ومزامیر کے منع کرے اور خلاصہ تمام آداب اور روح تمام افعال حج کے اور
افضل اوضاع یہ ہے کہ بعد پھرنے کے اس سفر مبارک سے قصد کرے اوپر تجدید توبہ کے اور لازم کرے تقوی کو اور کوشش کرے
بیچ حاصل کرنے نیکیون ظاہر وباطن کے اسلیے کہ کہا ہے علمانے کہ علامت حج مبرور کی یہ ہے کہ جس حالت سے گیا تھا بہتر اُس سے ہو کر
پھرے اور دلیل اور علامت اسکی یہ ہے کہ حرص ہو اوپر اتباع سید انبیا کے صلی اللہ علیہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور اہل
اسکے سے اور سرگرم ہو محبت آخرت اور اہل اسکے مین ہے فی الترجمۃ وجذب القلوب ✤ للہ الحمد تمام ہوا دو سرا ربع ساتھ مدد وتوفیق
وقوۃ اللہ تعالے کے صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۵

تمت